مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا

سُنن ابُوداؤد شریف

تصنیف

امام ابوداؤد سُلیمان بن اشعث سجستانی قدس سرہٗ

ترجمہ وفوائد

مولانا عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری مدظلہٗ

(مترجم صحیح بخاری، سنن ابن ماجہ، مؤطا امام مالک)

فرید بُک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا (القرآن)

جس نے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی اطاعت کی تو بیشک اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے بھی آپ کو ان کا نگہبان (ذمہ دار) بنا کر نہیں بھیجا

سُنَن ابُوداؤد شریف

(مُترجَم)

جلد اوّل

تصنیف

امام ابوداؤد سُلیمان بن اشعث سجستانی قدس سرہٗ

۲۰۲ھ ــــــ ۲۷۵ھ

۸۱۷ء ــــــ ۸۸۹ء

ترجمہ وفوائد

مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری ظلہٗ

(مترجم صحیح بخاری، سنن ابن ماجہ، مؤطا امام مالک)

تقسیم کار

فرید بُک سٹال ۳۸ اردو بازار۔ لاہور۲ پاکستان

Marfat.com

ISBN 969-563-031-6

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : سننِ ابوداؤد (اول)

تصنیف : امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ : مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری قدس سرہٗ العزیز

اہتمام وتزیین : سیّد اعجاز احمد (بانیِ ادارہ)

مطبع : رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز، لاہور

اشاعتِ اوّل : ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء

اشاعتِ دوم : ذوالقعدۃ ۱۴۲۲ھ/فروری ۲۰۰۲ء

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

فون نمبر 042-7312173 ، فیکس نمبر 092-042-7224899

ای۔میل نمبر Email:info@faridbookstall.com

ویب سائٹ Visit us at : www.faridbookstall.com

Marfat.com

عرضِ ناشر

یہ عاجز خدا کا شکر ادا کرتا اور اپنی قسمت پر نازاں ہے کہ پروردگارِ عالم نے دینی کُتب کی نشر و اشاعت اور رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاداتِ عالیہ کو اُردو تراجم کے ساتھ منظرِ عام پر لانے کی سعادت سے میرے جیسے عصیاں شعار کو بھی نوازا۔ ہم بساط بھر کوشاں ہیں کہ پوری صحت کے ساتھ صحیح اُردو ترجموں سے مزین کر کے کتبِ احادیث کو شایانِ شان طریقے سے منظرِ عام پر لائیں تاکہ جو حضرات عربی سے نابلد ہیں وہ بھی اپنے محبوب آقا کے فرمودات و معمولات سے ناآشنا نہ رہیں اور احادیث مطہرہ سے واقف ہو کر اپنی زندگیوں کو اُسی سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ دارین کی ترقی و کامرانی کا راز اسی میں مضمر ہے۔ اسی سے یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ کا استحقاق حاصل ہوتا ہے۔ اور مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ بھی اسی پر شاہد ہے۔ کیوں کہ سنتِ رسول کا عامل ہونا درحقیقت کلامِ الٰہی پر عمل کرنا ہے۔ کہ یہ اُسی اجمال کی تفصیل، اسی متن کا حاشیہ و تفصیل اور اسی مقصدِ زیست کی تحصیل ہے۔

بفضلہٖ تعالیٰ چار سال کے مختصر سے عرصے میں ہم سنن نسائی، مسندِ امامِ اعظم، صحیح بخاری، اشعۃ اللمعات، جلد اول و دوم، مؤطا امام مالک، سنن ابن ماجہ اور جامع ترمذی پیش کر چکے اور اب سنن ابوداؤد کا تحفہ پیش کر رہے ہیں۔ علامہ عبدالحکیم خاں اختر شاہجہان پوری نے اس کے ترجمہ و تحشیہ کا فریضہ ادا کیا ہے۔ موصوف کے قلم کی سلامت روی اہلِ فکر و نظر اور علمی ہستیوں کے نزدیک مسلّمہ ہے۔ علم دوست اور انصاف پسند حضرات ان کی نگارشات کا اس بے چینی سے انتظار کرتے ہیں کہ ان کے ترجمے والی بخاری شریف کی مانگ بھی ہم سعیٔ بسیار سے پوری کر رہے ہیں جو اُن کے قلم کی پذیرائی اور مقبولیت کا بیّن ثبوت ہے۔ تمام اُردو ترجموں کو بالمقابل رکھ کر دیکھنے سے صاف نظر آنے لگتا ہے کہ احادیث مطہرہ کی اُردو میں صحیح ترجمانی کے لیے قسامِ ازل نے اختر شاہجہان پوری کا انتخاب فرما لیا تھا۔ یہ صحت و سلامتی ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔

؎ ایں سعادت بزورِ بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

میں جملہ ناشر حضرات اور اپنے قارئین کا تہہ دل سے ممنون ہوں جو توقع سے بڑھ کر ہمارے ساتھ تعاون کر رہے ہیں، جس سے ہمارے حوصلے اور بھی بلند ہو گئے ہیں۔ اُمید ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ یہ تعاون اور بھی بڑھتا رہے گا تاکہ احادیثِ مطہرہ کی نشر و اشاعت کا ہم سب کو کسی نہ کسی صورت سے شرف حاصل ہوتا رہے۔ علمائے دین سے ہمیں توقع ہے کہ اختلافِ مسالک کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ہمارے ان ترجموں کے بارے میں اپنے تاثرات اور گرامی قدر آراء سے تحریری طور پر مطلع فرمائیں گے۔ والسلام

العاجز: سید اعجاز احمد

Marfat.com

امام ابوداؤد

امام بخاری اور مسلم کے بعد جو امام حدیث سب سے زیادہ مرتبہ اور مقام کے مالک ہیں وہ امام ابوداؤد سجستانی ہیں جس زمانہ میں امام ابوداؤد نے تصنیف و تالیف کا آغاز کیا اس وقت عام طور پر علم حدیث میں جوامع اور مسانید کی تالیف کی جاتی تھی انہوں نے سب سے پہلے کتاب السنن لکھ کر علم حدیث میں ایک نئی راہ دکھلائی اور اس کے بعد متعدد آئمہ حدیث نے ان کے چراغ سے چراغ جلانے شروع کر دیئے اور فن حدیث میں کتب سنن کا ایک قابل قدر ذخیرہ جمع ہو گیا۔

امام ابوداؤد علم و حکمت میں جس طرح بے مثال تھے اسی طرح عبادت و ریاضت میں بھی اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ علماء اور فضلاء ان کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ اولیاء کرام ان کی زیارت کے لیے آتے اور حکام وقت ملاقات کے لیے پہروں ان کے دروازے پر کھڑے رہتے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں بے پناہ شہرت اور مقبولیت عطا فرمائی تھی وہ جس قدر دین کی خدمت کی لگن رکھتے تھے اللہ تعالےٰ نے ان کا نام اتنا ہی اونچا کر دیا۔

ولادت وسلسلۂ نسب

امام ابوداؤد کے نسب میں اختلاف ہے حافظ ابن حجر عسقلانی نے آپ کا نسب ابوداؤد سلیمان بن الاشعث بن شداد بن عمرو بن عامر بیان کیا ہے بعض لوگوں نے عامر کی جگہ عمران بھی لکھا ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عمران جنگ صفین میں حضرت علی کی رفاقت میں شہید ہو گئے تھے اور ابن داسۃ اور آجری نے آپ کا نسب یوں بیان کیا ہے حافظ ابوداؤد سلیمان بن الاشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد سجستانی ؎۱

امام ابوداؤد ۲۰۲ھ کو سجستان میں خاندان ازد کے ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئے یہ سال ولادت خود امام ابوداؤد کا بیان کردہ ہے

وطن مالوف

اس بات پر مؤرخین کا اتفاق ہے کہ امام ابوداؤد کا وطن سجستان ہے البتہ سجستان کے تعین میں مؤرخین کا اختلاف ہے ابن خلطان نے بیان کیا ہے کہ سجستانی کی نسبت سجستان کی طرف ہے جو بصرہ کی ایک بستی ہے۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اس پر تعاقب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس نسبت کی تحقیق میں ابن خلطان نے مغالطہ کھایا ہے اور ان جیسے شخص سے اس مغالطہ پر حیرت ہے کیونکہ انہیں تاریخ اور تصحیح انساب میں کمال حاصل ہے چنانچہ امام تاج الدین سبکی نے بھی ان کا رد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ ابن خلطان کا وہم ہے اور صحیح یہ ہے کہ سجستانی کی نسبت سجستان کی طرف ہے اور وہ سندھ اور ہرات کے درمیان قندھار سے متصل ایک مشہور ملک ہے جو ہند کے پہلو میں واقع ہے اور بزرگان چشت کا مشہور شہر چشت بھی اسی ملک میں ہے۔ زمانہ قدیم میں نسبت اس ملک کا پایۂ تخت تھا اہل عرب اس ملک کی طرف نسبت کرتے ہوئے سجزی بھی کہہ دیتے ہیں ؎۲

تحصیل علم حدیث

ابتدائی تعلیم کے بعد امام ابوداؤد نے علم حدیث کی طرف رغبت کی اور اپنے وقت کے مشہور اور جید اساتذہ اور جلیل القدر آئمہ حدیث سے اس علم کو حاصل کیا۔ علم حدیث کی تحصیل کی خاطر انہوں نے

؎۱ حافظ شہاب الدین ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۶۹

؎۲ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی المتوفی ۱۲۳۹ھ — بستان المحدثین ص ۲۸۳

Marfat.com

متعدد اسلامی شہروں کا سفر کیا خاص طور پر مصر، شام، حجاز، عراق اور خراسان وغیرہ میں کثرت کے ساتھ قیام کر کے علم حدیث حاصل کیا۔ سنن ابو داؤد میں انہوں نے اپنے ایک سفر کا واقعہ لکھا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے مصر میں ایک لمبی لکڑی دیکھی جب اس کی پیمائش کی تو وہ تیرہ بالشت نکلی۔ نیز میں نے ایک بہت بڑا اترنج دیکھا جب اس کو کاٹ کر اونٹ پر لادا تو اس کے دونوں حصے بڑے نقاروں کی مانند معلوم ہوتے تھے [1]

خطیب بغدادی لکھتے ہیں کہ امام ابو داؤد بصرہ میں سکونت رکھتے تھے اور تحصیل علم کے دوران ان گنت مرتبہ بغداد گئے اور وہیں بیٹھ کر انہوں نے اپنی کتاب السنن لکھی۔ امام ابو داؤد نے اپنے بصرہ کے سفر کا ایک واقعہ لکھا کہ میں عثمان مؤذن سے سماع کے لیے بصرہ گیا جس دن بصرہ پہنچا اسی دن ان کا انتقال ہو گیا۔ [2]

سادگی

امام ابو داؤد حفظ حدیث، اتقان روایت اور عبادت و ریاضت میں جس قدر بلند درجہ پر فائز تھے طبیعت کے اعتبار سے اسی قدر سادہ اور منکسر المزاج تھے ان کی سادگی اور بے نفسی کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی ایک آستین فراخ اور دوسری آستین تنگ رکھا کرتے تھے جب ان سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمایا ایک آستین کشادہ اس لیے رکھتا ہوں کہ اس میں اپنی کتاب کے کچھ اجزاء رکھ سکوں اور دوسری آستین بلا ضرورت کشادہ رکھنا اسراف میں داخل سمجھتا ہوں۔ [3]

اساتذہ

جن مشاہیر اور اعاظم اساتذہ حدیث سے امام ابو داؤد نے روایت حدیث کی ہے ان کی پوری فہرست تو بے حد طویل ہے چند اسماء یہ ہیں:۔ ابو سلمہ تبوذکی، ابو الولید طیالسی، محمد بن کثیر العبدی، مسلم بن ابراہیم، ابو عمر حوضی، ابو توبہ حلبی، سلیمان بن عبد الرحمٰن دمشقی، سعید بن سلیمان واسطی، صفوان بن صالح دمشقی، ابو جعفر نفیلی، احمد، علی، یحیٰی، اسحٰق، قطن بن نسیر یہ اسماء علامہ ابن حجر[4] نے ذکر کیے ہیں ان کے علاوہ حافظ ذہبی نے ابو عمر و ضریر، قعنبی، عبد اللہ بن رجاء، احمد بن یونس اور سلیمان بن حرب کا بھی امام ابو داؤد کے اساتذہ میں تذکرہ کیا ہے [5]

امام ابو داؤد خود اپنے مشائخ کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو عمر و ضریر سے ایک مجلس میں سماع کیا۔ ایک مجلس میں سعدویہ سے سماع کیا اسی طرح عاصم بن علی سے بھی ایک مجلس میں سماع کیا۔ نیز فرماتے ہیں کہ میں عمر بن حفص کے پیچھے ان کے گھر گیا لیکن ان سے کسی چیز کا سماع نہ کر سکا۔ آجری کہتے ہیں کہ امام ابو داؤد نے ابن حمانی، سوید، ابن کاسب، ابن حمید اور ابن وکیع سے کبھی حدیث روایت نہیں کی اور خلال بیان کرتے ہیں کہ امام ابو داؤد نے امام احمد بن حنبل سے بھی ایک حدیث کا سماع کیا تھا اور وہ اس بات پر بے حد فخر کیا کرتے تھے [6]۔

تلامذہ: ۔ امام ابو داؤد کے تلامذہ کا حلقہ بھی بے حد وسیع تھا۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے آپ کے تلامذہ میں ان حضرات

---

[1] الحافظ شمس الدین الذہبی المتوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۵۹۲

[2] الحافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۷۰

[3] الحافظ شمس الدین الذہبی المتوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۱۷۱

[4] الحافظ ابن حجر المتوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۶۹

[5] امام شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ص ۲ ص ۵۹۱

[6] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۷۱

Marfat.com

کا ذکر کیا ہے :۔ ابو علی محمد بن عمرو اللولوی[۱]، ابو طیب، احمد بن ابراہیم بن عبد الرحمٰن اشنانی، ابو عمرو احمد بن علی بن الحسن البصری، ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد اعرابی، ابو بکر محمد بن عبد الرزاق بن داسہ، ابو الحسن علی بن الحسن بن العبد الانصاری ابو عیسیٰ بن اسحٰق بن موسیٰ بن سعید رملی، وراقہ۔ ابو اسامہ محمد بن عبد الملک بن یزید رواس یہ وہ خوش نصیب حضرات ہیں جنہوں نے امام ابو داؤد سے سنن ابو داؤد کو روایت کیا ہے ان کے علاوہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن یعقوب البصری ہیں جنہوں نے امام ابو داؤد سے کتاب الرد علی اہل القدر کو روایت کیا ہے اور ابو بکر احمد بن سلیمان النجار ہیں جنہوں نے امام ابو داؤد سے کتاب الناسخ والمنسوخ کو روایت کیا ہے اور حافظ ابو عبید محمد بن علی بن عثمان آجری ہیں انہوں نے امام ابو داؤد سے کتاب المسائل کو روایت کیا ہے اور اسمٰعیل بن محمد صفار ہیں انہوں نے امام ابو داؤد سے مسند مالک کو روایت کیا ہے ان کے علاوہ امام ابو عبد الرحمٰن نسائی[۱]، امام ابو عیسیٰ ترمذی، حرب بن اسمٰعیل کرمانی، ذکریا ساجی، ابو بکر احمد بن محمد بن ہارون الخلال الحنبلی، عبد اللہ بن احمد بن موسیٰ عبدان الاہوزی، ابو بشر محمد بن احمد الدولابی، ابو عوانہ یعقوب بن اسحٰق الاسفرائنی، ابو بکر بن ابی داؤد ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا، ابراہیم بن حمید بن ابراہیم بن یونس عاقولی، ابو حامد بن جعفر اصبہانی، احمد بن معلی بن یزید دمشقی، احمد بن محمد بن یاسین ہروی، حسن بن صاحب الشاشی حسین بن ادریس انصاری، عبد اللہ بن محمد بن عبد الکریم رازی، علی بن عبد الصمد، محمد بن مخلد دوری، محمد بن جعفر بن مستفاض فریابی اور ابو بکر محمد بن یحییٰ صولی ان کے علاوہ امام ابو عیسیٰ ترمذی صاحب الجامع اور امام ابو عبد الرحمٰن نسائی صاحب السنن کو بھی امام ابو داؤد سے شرف تلمذ حاصل ہے۔

کلمات الثناء

امام ابو داؤد کی علم حدیث میں بے نظیر مہارت اور ان کی عظیم خدمات پر ان کے اساتذہ، معاصرین اور دیگر علماء نے ان کی بے حد تعریف اور تحسین کی ہے۔ نیز ان کی خدا خوفی، پاک دامنی اور عبادت اور ریاضت کی بھی لوگوں نے بے حد قدر کی ہے چنانچہ احمد بن محمد بن یاسین ہروی کہتے ہیں کہ وہ حافظ حدیث تھے اور سند حدیث اور اس کی علل کے ماہر تھے خدا سے بے حد ڈرتے تھے اور بے حد عبادت گذار تھے۔ محمد بن اسحٰق صغانی اور ابراہیم حربی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے امام ابو داؤد کے لیے علم حدیث اس طرح سہل کر دیا تھا جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے لوہے کو ملائم کر دیا تھا اور موسیٰ بن ہارون کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابو داؤد کو دنیا میں خدمت حدیث کے لیے اور آخرت میں جنت کے لیے پیدا کیا تھا اور ابو حاتم بن حبان نے کہا کہ ابو داؤد علم حدیث، علم فقہ اور تقویٰ اور خدا خوفی میں دنیا والوں کے امام تھے اور ابو عبد اللہ بن مندہ نے کہا کہ جن لوگوں نے احادیث کا اخراج کیا اور حدیث معلول کو غیر معلول اور صواب کو خطا سے متمیز کیا وہ دنیا میں صرف چار شخص تھے امام بخاری امام مسلم اور ان کے بعد ابو داؤد اور نسائی[۲]

حافظ ذہبی کہتے ہیں کہ امام ابو داؤد عالم باعمل تھے۔ حاکم نے کہا کہ وہ اپنے زمانہ میں تمام اصحاب حدیث کے امام تھے اور بعض آئمہ نے بیان کیا ہے کہ ابو داؤد اپنے خصائل میں امام احمد بن حنبل کے مشابہ تھے اور امام احمد اپنی سیرت میں امام وکیع کے مشابہ تھے اور وکیع، سفیان کے اور سفیان، منصور کے مشابہ تھے اور منصور ابراہیم نخعی کے اور ابراہیم نخعی، علقمہ کے مشابہ تھے اور علقمہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود کے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے اور ان مشائخ اور اساتذہ کے واسطوں

۱؎ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۷۱

۲؎ " " " ص ۱۷۲

Marfat.com

سے امام ابوداؤد کی سیرت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مشابہ تھی۔[1]

رجوع خلائق

امام ابوداؤد کے پاس ہر قسم کے لوگ آتے تھے۔ عقیدت مندوں کا ہر وقت ہجوم رہتا تھا۔ تشنگان علوم حدیث دور دور سے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی علمی پیاس بجھاتے۔ معاصرین علماء آپ کی مجلس میں مختلف علمی موضوعات پر مذاکرات کرتے خدا رسیدہ اور درویش صفت بزرگ آکر آپ کی زیارت کرتے اور بسا اوقات شاہان وقت بھی آکر آپ کے دروازے پر دستک دیا کرتے تھے۔

قاضی ابومحمد احمد بن محمد بن لیث بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مشہور عارف باللہ حضرت سہل بن عبداللہ تستری امام ابوداؤد سے ملاقات کے لیے آئے جب امام ابوداؤد کو معلوم ہوا تو وہ بہت خوش ہوئے اور انہوں نے حضرت سہل کو خوش آمدید کہا حضرت سہل نے کہا اے امام ذرا اپنی وہ مبارک زبان دکھائیں جس سے آپ احادیث رسول بیان کرتے ہیں تاکہ میں اس مقدس زبان کو بوسہ دوں امام ابوداؤد نے زبان منہ سے باہر نکالی اور حضرت سہل نے اس کو انتہائی عقیدت کے ساتھ بوسہ دیا۔[2]

عبداللہ بن محمد سبکی کہتے ہیں کہ مجھ سے امام ابوداؤد کے ایک خادم ابوبکر بن جابر نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ میں امام ابوداؤد کے ساتھ بغداد میں تھا ہم مغرب کی نماز سے فارغ ہوئے تو کسی شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے جا کر دروازہ کھولا تو دروازہ پر امیر ابو احمد موفق کھڑا ہوا تھا میں نے جا کر امام کو خبر دی انہوں نے امیر کو بلا لیا اور پوچھا کہ اس وقت کون سی ضرورت امیر کو یہاں لے آئی ہے امیر نے کہا میں تین سوال لے کر آیا ہوں پوچھا کون کون سے امیر نے کہا پہلا سوال یہ ہے کہ آپ یہاں سے بصرہ تشریف لے چلیں اور اس کو اپنا وطن بنالیں تاکہ وہاں زیادہ طلباء آپ سے فیض یاب ہو سکیں آپ نے پوچھا دوسرا سوال کونسا ہے۔ امیر نے کہا دوسری درخواست یہ ہے کہ آپ میری اولاد کے لیے کتاب السنن کی روایت کریں۔ آپ نے اس سے پھر تیسرا سوال پوچھا امیر نے کہا تیسری درخواست یہ ہے کہ میری اولاد کو باقی طلباء سے علیحدہ پڑھائیں کیونکہ خلیفہ کی اولاد کے لیے عام لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر پڑھنا مشکل ہے آپ نے فرمایا تمہاری پہلی دو خواہشیں تو پوری ہو سکتی ہیں لیکن تیسری خواہش پوری نہیں ہو سکتی کیونکہ حصول علم میں عام طلباء اور خلیفہ کی اولاد کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ امام ابوداؤد نے بصرہ میں درس قائم کر دیا جہاں پر خلیفہ کے صاحبزادے بھی عام طلباء کے ساتھ بیٹھ کر اکتساب علم کیا کرتے تھے۔

تصانیف

امام ابوداؤد کی زندگی طلب حدیث میں مختلف علاقوں کے سفر اور درس و تدریس کی بے پناہ مشغولیات میں گذری ہے اس کے باوجود مندرجہ ذیل تصانیف آپ سے یادگار ہیں۔

(۱) کتاب السنن (۲) کتاب المراسیل (۳) کتاب المسائل (۴) کتاب الرد علی القدریۃ (۵) کتاب الناسخ و المنسوخ (۶) کتاب التفرد (۷) کتاب فضائل الانصار (۸) مسند مالک بن انس (۹) کتاب الزہد (۱۰) دلائل النبوۃ (۱۱) کتاب الدعاء (۱۲) کتاب بدء الوحی (۱۳) اخبار الخوارج (۱۴) کتاب شریعۃ التفسیر (۱۵) فضائل الاعمال (۱۶) کتاب التفسیر (۱۷) کتاب نظم القرآن (۱۸) کتاب فضائل القرآن (۱۹) کتاب البعث والنشور (۲۰) کتاب شریعۃ المقاریٔ۔

---

[1] حافظ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۵۲۹

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۷۲

Marfat.com

وصال | تہتر سال کی قابلِ رشک اور لائقِ تقلید زندگی گزار کر امام ابوداؤد ۱۶، شوال ۲۷۵ھ کو جمعہ کے دن وصال فرما گئے[1] آپ نے وصیت کی تھی کہ حسین بن مثنیٰ سے آپ کو غسل دلایا جائے اور اگر وہ نہ ہوں تو حماد بن زید کی روایت کے مطابق آپ کو غسل دے دیا جائے چنانچہ آپ کی اس وصیت پر عمل کیا گیا۔[2]

---

[1] حافظ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۵۹۳
[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۷۳

Marfat.com

سنن ابوداؤد

سنن ابوداؤد کی تصنیف سے پہلے کتب احادیث میں مسانید اور جوامع کا رواج تھا جس میں سنن اور احکام اخبار اور قصص اور مواعظ اور آداب سب قسم کی احادیث شامل ہوتی تھیں۔ امام ابوداؤد نے سب سے پہلے مجرد سنن میں یہ کتاب تالیف کی۔ جب اس کتاب کو انہوں نے امام احمد بن حنبل پر پیش کیا تو انہوں نے بے حد تحسین کی۔ یحییٰ بن یحییٰ ذکریا ساجی نے کہا اسلام کی بنیاد قرآن کریم اور اس کا ستون سنن ابوداؤد ہے۔ ابن عربی نے کہا کہ دین کے مقدمات کا علم حاصل کرنے کے لیے کتاب اللہ اور سنن ابوداؤد کافی ہیں۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ علم حدیث میں اجتہاد کرنے کے لیے سنن ابوداؤد میں کافی سرمایہ ہے۔

حسن قبول اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ مقبولیت عطا فرمائی اور تمام طبقات فقہاء میں باوجود اختلاف مذاہب کے یہ کتاب یکساں مقبول رہی ہے۔ مصر، عراق بلاد مغرب بلکہ مسلمانوں کے ہر علاقہ میں اس کتاب کا درس دیا جاتا ہے۔ حسن بن محمد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ ایک بار انہیں خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ نے فرمایا جو شخص سنن کا علم حاصل کرنا چاہتا ہو وہ سنن ابوداؤد کا علم حاصل کرے[1]۔ حضور کے اس فرمان سے ظاہر ہوا کہ یہ کتاب بارگاہ رسالت میں مقبول ہے اور غالباً اسی سبب سے اس کتاب کو قبول خاص و عام حاصل ہوا۔

کلمات الثناء سنن ابوداؤد کی حسن افادیت، جامعیت اور احکام فقہیہ کے ماخذ ہونے کے لحاظ سے اس کو بعد کے علماء اور محققین نے بے حد پسند کیا اور تقریباً ہر دور کے علماء اس کو اپنے تعریفی کلمات سے نوازتے رہے۔ امام حافظ ابوجعفر بن زبیر غرناطی صحاح ستہ کی خصوصیات پر تبصرہ کے ضمن میں لکھتے ہیں۔ احادیث فقہیہ کے حصر و احصاء میں ابوداؤد کو جو خصوصیت حاصل ہے وہ صحاح ستہ کے باقی مصنفین میں سے کسی کو حاصل نہیں ہے[2]۔ امام غزالی فرماتے ہیں علم حدیث میں صرف یہی ایک کتاب مجتہد کے لیے کافی ہے[2]۔ ایک مرتبہ حافظ سعید بن سکن کی خدمت میں طلبہ حدیث کی ایک جماعت حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ ہمارے سامنے حدیث کی بہت سی کتابیں ہیں بہتر ہوگا کہ شیخ ہماری رہنمائی کچھ ایسی کتابوں کی طرف کریں جن پر ہم کفایت کر سکیں حافظ ابن سکن نے یہ سن کر کچھ جواب نہیں دیا بلکہ اٹھ کر سیدھے گھر چلے گئے اور کتابوں کے چار بستے لاکر اوپر تلے رکھ دیئے پھر فرمانے لگے ہذا قواعد الاسلام کتاب مسلم وکتاب بخاری وکتاب ابی داؤد وکتاب نسائی۔ (یہ وہ کتابیں ہیں جو اسلام کی بنیاد ہیں کتاب مسلم، کتاب بخاری، کتاب داؤد اور کتاب نسائی)[3]۔

ابوسلیمان خطابی لکھتے ہیں امام ابوداؤد کی کتاب السنن بلا ریب ایسی نفیس کتاب ہے کہ اس جیسی کتاب علم دین میں آج تک تصنیف نہیں

---

[1] شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۳۹ھ	بستان المحدثین ص ۲۸۷
[2] حافظ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ	تدریب الراوی ص ۵۶
[3] حافظ شمس الدین سخاوی	فتح المغیث ص ۲۸
[4] حافظ ابوالفضل محمد بن طاہر مقدسی	شروط الائمۃ الستۃ ص ۱۶

Marfat.com

ہوئی اس کتاب کو ہر قسم کے لوگوں نے پسند کیا اور یہ کتاب علماء کے سب فرقوں اور فقہاء کے تمام طبقات میں باوجود اختلاف مذاہب کے حکم مانی جاتی ہے سب لوگ اسی گھاٹ پر آتے ہیں اور یہیں سے سیراب ہوتے ہیں۔ اسی کتاب پر اہل عراق، اہل مصر، بلاد مغرب اور روئے زمین کے اکثر رہنے والوں کا اعتماد ہے البتہ خراسان میں بہت سے لوگ محمد بن اسماعیل، مسلم بن حجاج اور ان لوگوں کی کتابوں کے پسند کرنے والے ہیں جو جمع صحیح میں ان دونوں حضرات کے تابع اور ان کی شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوں لیکن ابوداؤد کی کتاب ترتیب کے اعتبار سے بہت عمدہ اور فقہ کے لحاظ سے ان سے بہت بڑھی ہوئی ہے۔[1]

امام نووی فرماتے ہیں جو شخص فقہ میں اشتغال رکھتا ہو اس کو سنن ابوداؤد کا خوب غور سے مطالعہ کرنا چاہیئے کیونکہ عام احکام جن احادیث پر موقوف ہیں وہ تمام احادیث اس کتاب میں آگئی ہیں اور امام ابوداؤد نے ان احادیث کو اس طرح تلخیص اور تہذیب کے ساتھ پیش کیا ہے کہ ان سے احکام کو حاصل کرنا سہل ہو گیا ہے۔

اسلوب امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں احادیث کو جمع کرنے اور ترتیب دینے میں جو اسلوب اختیار کیا ہے وہ بہت سی خوبیوں اور نکات پر مشتمل ہے چند خوبیاں ذکر کی جاتی ہیں۔

۱۔ امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں یہ التزام کیا ہے کہ اس میں صرف احکام سے متعلق احادیث لائیں گے چنانچہ اہل مکہ کے نام مکتوب میں انہوں نے خود لکھا ہے ولم اصنف فی الزھد وفضائل الاعمال وغیرھا فھذا اربعۃ الاف والثمانمائۃ کلھا فی الاحکام۔ یعنی میں نے زہد اور فضائل اعمال وغیرہا کے اثبات میں روایات جمع نہیں کی ہیں میری اس کتاب میں چار ہزار آٹھ سو احادیث ہیں اور وہ سب احکام سے متعلق ہیں۔

۲۔ اس کتاب میں امام ابوداؤد نے اپنے علم کے مطابق زیادہ ترصحیح ترین روایات ذکر کی ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے مکتوب میں لکھتے ہیں،۔ فان سالتمونی ان اذکرلکم الاحادیث التی فی کتاب السنن اھی اصح ما عرفت فی الباب فاعلموا انہ کذلک اور جن روایات میں کوئی ضعف یا علت ہو تو امام ابوداؤد اس کو بیان کر دیتے ہیں جیسا کہ عنقریب آئے گا۔

۳۔ اگر کوئی حدیث دو صحیح طریقوں سے مروی ہو اور ان میں سے ایک طریقہ کا راوی اسناد میں مقدم ہو (یعنی اس کی سند عالی ہو) اور دوسرے طریقہ کا راوی حفظ میں بڑھا ہوا ہو تو امام ابوداؤد ایسی صورت میں پہلے طریقہ کا ذکر کر دیتے ہیں۔ لکھتے ہیں،۔ قد روی من وجھین احدھما اقوی اسنادا والاخر صاحبہ اقدم فی الحفظ ۔

۴۔ بسا اوقات ایک حدیث کو دو تین سندوں کے ساتھ ذکر کرتے ہیں بشرطیکہ بعض سے متن میں کچھ زیادتی ہو چنانچہ مکتوب میں فرماتے ہیں واذا اعدت الحدیث فی الباب من وجھین او ثلاثۃ معزیادۃ کلام فیہ ۔

۵۔ بسا اوقات ایک حدیث بہت طویل ہوتی ہے اور اس کو بتمامہ ذکر کردینے سے یہ خوف ہوتا ہے کہ بعض سامعین اس کی غرض کو نہ سمجھ سکیں گے ایسی صورت میں امام ابوداؤد حدیث کا اختصار کر دیتے ہیں چنانچہ وہ لکھتے ہیں وربما فیہ کلمۃ زائدۃ علی الحدیث الطویل لانی لو کتبتہ بطولہ لم یعلم بعض من سمعہ ولا یفھم موضع الفقہ منہ فاختصرتہ لذلک ۔

۶۔ جن احادیث کی اسانید میں کوئی ضعف ہو یا اور کوئی علت خفیہ ہو اس کو امام ابوداؤد بیان کر دیتے ہیں اور جس حدیث کی سند کے بارے میں امام ابوداؤد کوئی کلام نہیں کرتے وہ عام طور پر صالح للعمل ہوتی ہے چنانچہ امام ابوداؤد مکتوب میں فرماتے ہیں۔ مالم اذکر فیہ شیئا فھو صالح ۔

---

[1] امام ابوسلیمان احمد بن محمد خطابی متوفی ۳۸۸ھ معالم السنن ج ۱ ص ۶

Marfat.com

٧۔ اس کتاب میں امام ابوداؤد نے عام طور پر مشہور روایات ذکر کی ہیں انہوں نے شاذ اور غریب روایات اس کتاب میں بہت کم درج کی ہیں لکھتے ہیں والاحادیث التی وضعتھا فی کتاب السنن اکثرھا مشاھیر۔[۱]

٨۔ امام ابوداؤد نے اپنی اس کتاب میں متروک الحدیث راوی سے کوئی روایت نہیں کی لکھتے ہیں! ولیس فی کتاب السنن الذی صنفتہ عن رجل متروک الحدیث۔

٩۔ ایک حدیث اگر متعدد اسانید سے مروی ہو تو بسا اوقات امام ابوداؤد وہ تمام اسانید ایک جگہ ذکر فرما دیتے ہیں مثلاً امام ابوداؤد روایت کرتے ہیں۔ حدثنا سلیمان بن حرب قال ثنا حماد ح وحدثنا مسدد وقتیبۃ عن حماد بن زید عن سنان بن ربیعۃ عن شھر بن حوشب عن ابی امامۃ ذکر وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث[۲]

١٠۔ کسی حدیث میں اگر مرفوع یا موقوف کا اختلاف ہو تو اس کا ذکر کر دیتے ہیں۔ مثلاً امام ابوداؤد ابوامامہ سے روایت کرتے ہیں۔ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح الماقین قال وقال الاذنان من الرأس قال سلیمان بن حرب یقولہا ابوامامۃ قال قتیبۃ قال حماد لا ادری اھو من قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم او ابی امامۃ یعنی قصۃ الاذنین[۳]

١١۔ اگر کوئی حدیث معلول ہو تو اس کی خفیہ علت بیان کر دیتے ہیں مثلاً باب کراہیۃ الکلام عند الخلاء کے تحت انہوں نے ابوسعید خدری سے ایک روایت اس بارے میں ذکر کی ہے اس کے بعد لکھتے ہیں قال ابوداؤد وھذا لم یسندہ الا عکرمۃ بن عمار[۴] یعنی یہ حدیث عام طرق سے مرسلاً مروی ہے صرف عکرمہ بن عمار نے اس کو موصولاً روایت کیا ہے اس لیے یہ حدیث معلل قرار پائی۔

١٢۔ جو روایت منکر ہو اس کی تصریح کر دیتے ہیں مثلاً باب الخاتم یکون فیہ ذکر اللہ تعالیٰ کے تحت ہمام کی سند سے ایک روایت ذکر کی کہ حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء جانے لگے تو آپ نے انگوٹھی اتار دی اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد امام ابوداؤد لکھتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے اور معروف روایت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی اور پھر اس کو پھینک دیا اور بتلایا کہ پہلی روایت میں ہمام کو وہم ہوا ہے[۵] اب یہ بات الگ ہے کہ محدثین نے اس معروف روایت کو بھی زہری کا وہم قرار دیا ہے اور بتلایا کہ یہ انگوٹھی سونے کی تھی۔

١٣۔ جو روایت ضعیف ہو اس کی بھی تصریح کر دیتے ہیں مثلاً باب کیف التکشف عند الحاجۃ کے تحت ایک حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں قال ابوداؤد رواہ عبد السلام بن حرب عن الاعمش عن انس بن مالک وھو ضعیف۔

١٤۔ بعض اوقات احادیث کے راویوں کے اسماء، کنیٰ اور القاب کی بھی وضاحت کر دیتے ہیں مثلاً ایک جگہ لکھتے ہیں ابن ربیعہ کنیتہ، ابن ربیعہ۔

١٥۔ امام ابوداؤد نے اپنی اس کتاب میں تکرار سے حتی الامکان گریز کیا ہے اگر کہیں کسی حدیث کو دوبارہ ذکر کرتے بھی ہیں تو اس میں اسناد یا متن حدیث میں کوئی مزید فائدہ پیش نظر ہوتا ہے۔

لہ امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث المتوفی ٢٧٥ھ	سنن ابوداؤد	ص ٨
۲ہ ایضاً " "	"	
۳ہ " " "	"	ص ٣
۴ہ " " "	"	ص ۴
۵ہ " " "	"	ص ٣

Marfat.com

شرائط

حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ امام ابو داؤد نے اپنی کتاب میں احادیث درج کرنے کے لیے یہ شرط مقرر کی ہے کہ وہ احادیث متصل السند اور صحیح ہوں اور وہ احادیث ایسے راویوں سے مروی ہوں جن کے ترک پر اجماع نہ ہوا ہو اور علامہ خطابی لکھتے ہیں کہ ابو داؤد کی کتاب صحیح اور حسن دونوں قسم کی احادیث کی جامع ہے اور ان کی اس کتاب میں احادیث سقیم میں سے مقلوب اور مجہول روایات اصلاً نہیں ہیں [۱]

امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں چونکہ ان احادیث کو جمع کرنے کا قصد کیا ہے جن سے فقہاء استدلال کرتے ہیں اور جن احادیث کو عام طور پر احکام کا مبنیٰ قرار دیا جاتا ہے اس لیے امام ابو داؤد نے اپنی شرائط میں وسعت رکھی ہے اور اس کتاب میں صحیح اور حسن سے کر لین صالح العمل تک احادیث کی گنجائش رکھی ہے البتہ اس کتاب میں وہ ایسی کوئی حدیث نہیں لائے جس کے ترک پر لوگوں کا اجماع ہو چکا ہو۔

شیخ ابوبکر حازمی نے تصریح کی ہے کہ امام ابوداؤد راویوں کے پہلے تین طبقوں سے استیعاب کرتے ہیں اور چوتھے طبقہ سے انتخاب کرتے ہیں یعنی کامل الضبط والاتقان اور کثیر الملازمۃ مع الشیخ، کامل الضبط والاتقان اور قلیل الملازمۃ اور کثیر الملازمۃ ان تین طبقوں سے امام ابو داؤد استیعاب کرتے ہیں اور ناقص الضبط اور قلیل الملازمۃ کے چوتھے طبقہ سے انتخاب کرتے ہیں۔

چار جامع حدیثیں

امام ابوداؤد خود فرماتے ہیں کہ سنن ابوداؤد میں چار حدیثیں ایسی ہیں جو مرد عاقل کے لیے اس کے دین میں کافی ہیں ان کی تفصیل یہ ہے [۲]

(۱) انما الاعمال بالنیات — اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔

(۲) من حسن اسلام المرء ترک مالا یعنیہ۔ — کسی شخص کے اچھے مسلمان ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ بے فائدہ کاموں کو چھوڑ دے۔

(۳) لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ۔ — کوئی شخص اس وقت تک کامل مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جسے وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(۴) الحلال بین والحرام بین و بینہما مشتبہات فمن اتقی الشبہات استبرا لدینہ۔ — حلال اور حرام دونوں ظاہر ہیں اور ان کے درمیان کچھ مشتبہات ہیں پس جو شخص مشتبہات سے بچتا رہے اس نے اپنے دین کو محفوظ کر لیا۔

شاہ عبد العزیز بیان کرتے ہیں کہ ان احادیث کے دین میں کفایت کے معنی یہ ہیں کہ ان میں شریعت کے قواعد کلیہ مشہورہ بیان کیے گئے ہیں اور شریعت کے قواعد کلیہ مشہورہ معلوم ہو جانے کے بعد جزئیات مسائل میں کسی مجتہد اور مرشد کی ضرورت نہیں رہتی اس لیے فقط ان چار احادیث کا جان لینا ہی انسان کی ہدایت کے لیے کافی ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ صحت عبادات کے لیے پہلی حدیث کافی ہے اور عمر عزیز کی حفاظت کے لیے دوسری حدیث ضامن ہے اور ہمسائیگان، خویش و اقارب اور دوسرے اہل معاملہ سے حسن سلوک کے لیے تیسری حدیث کفایت کرتی ہے اور اختلاف علماء یا اختلاف دلائل سے جو شکوک پیدا ہوتے ہیں ان کے ازالہ کے لیے چوتھی حدیث کافی ہے گویا مرد عاقل کے لیے یہ چاروں حدیثیں

---

[۱] فخر الحسن — مقدمہ التعلیق المحمود ص ۴

[۲] حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ — کشف الظنون ج ۲ ص ۱۰۰۴

Marfat.com

استاذ اور مرشد کا حکم رکھتی ہیں۔

تعداد احادیث

امام ابوداؤد نے اپنے مکتوب میں بیان کیا ہے کہ ان کی سنن مراسیل سمیت اٹھارہ اجزاء پر مشتمل ہے ایک جز مراسیل کا ہے اور باقی اجزاء پر دوسری احادیث مشتمل ہیں اور کل احادیث کی تعداد چار ہزار آٹھ سو ہے اور چھ سو مراسیل ہیں۔

امام ابوداؤد کا مکتوب

اہل مکہ نے امام ابوداؤد کو خط لکھ کر سنن احادیث کے بارے میں سوال کیا انہوں نے اس کا جو جواب لکھا وہ یہ ہے۔

"آپ لوگوں نے مجھ سے سنن کی احادیث کے بارے میں سوال کیا ہے کہ میں آپ کو بتاؤں کہ اس میں درج شدہ احادیث کیا میرے نزدیک صحیح ترین احادیث ہیں تو سن لیجیے یہ تمام احادیث ایسی ہی ہیں سوا ان احادیث کے جو دو طریقوں سے مروی ہوں اور ان میں سے ایک طریقہ علو اسناد کے لحاظ سے فائق ہو اور دوسرا حفظ رواۃ کے اعتبار سے قوی ہو تو ایسی صورت میں، میں پہلے طریقہ سے ہی حدیث کی روایت کر دیتا ہوں اور جب میں کسی کی ایک حدیث کو دو یا تین اسانید سے روایت کرتا ہوں تو اس کی وجہ بعض طرق میں کچھ زیادتی ہوتی ہے اور بسا اوقات میں کسی حدیث کا اس وجہ سے اختصار کر دیتا ہوں کہ کہیں اس کی طوالت کی وجہ سے سامعین اس حدیث کی فقہ سے نہ محروم رہ جائیں۔

باقی مراسیل کا جہاں تک تعلق ہے تو پہلے زمانہ میں امام مالک، سفیان ثوری اور امام اوزاعی وغیرہ ان سے استدلال کرتے تھے یہاں تک کہ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا زمانہ آیا اور انہوں نے مرسل حدیث پر کلام کرنا شروع کر دیا بہرحال جب حدیث متصل نہ ہو تو حدیث مرسل سے استدلال کیا جاتا ہے۔ اگرچہ وہ متصل کی طرح قوی نہیں ہوتی۔

میں نے اپنی اس سنن میں کسی ایسے شخص کی روایت درج نہیں کی جو متروک الحدیث ہو نیز اگر کوئی منکر حدیث اس مجموعہ میں آگئی ہے تو میں نے اس کا بیان کر دیا ہے اسی طرح اگر حدیث میں کوئی اور کمزوری ہو تو میں نے اس کا بھی بیان کر دیا ہے اور جس حدیث کے بعد میں نے کچھ نہیں لکھا وہ حدیث صالح للعمل ہوتی ہے سنن میں بعض احادیث بعض سے زیادہ صحیح ہیں۔ آپ کو سند صحیح کے ساتھ حضور کی جو سنت بھی ملے گی وہ اس کتاب میں موجود ہو گی سوا ان چیزوں کے جو سیرت کے ذیل میں بیان کی جاتی ہیں اور میرے خیال میں قرآن کریم کے بعد لوگوں کے لیے اس کتاب سے زیادہ کسی چیز کا سیکھنا ضروری نہیں ہے اور اس کتاب کو لکھ لینے کے بعد اگر کوئی شخص اور کچھ نہ لکھے تو کوئی حرج نہیں ہے اور جب کوئی شخص اس کتاب کا مطالعہ کرے گا تب ہی اس کو اس کی قدر معلوم ہو گی۔

سفیان ثوری، امام مالک اور امام شافعی کے مسائل کی بنیاد یہی احادیث پر ہے تاہم میں پسند کرتا ہوں کہ اس کتاب کے ساتھ صحابہ کرام کے فتاویٰ کو بھی لکھ لیا جائے نیز جامع سفیان ثوری کی طرز پر بھی کوئی کتاب نقل کر لی جائے کیونکہ وہ ان تمام جوامع میں سب سے بہتر ہے۔

میں نے اس کتاب میں اکثر احادیث مشہورہ جمع کی ہیں اور ہر وہ شخص جس کے پاس کچھ احادیث لکھی ہوئی ہوں ان میں مشہور احادیث ہوتی ہیں لیکن ان کو متمیز کرنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہے احادیث مشہورہ کی فضیلت یہ ہے کہ وہ قابل استدلال ہوتی ہیں اور غریب اور شاذ روایات اگرچہ امام مالک اور یحییٰ بن سعید جیسے ائمہ ثقات سے مروی ہوں پھر بھی لائق استدلال نہیں ہوتیں اور جو شخص غریب اور مطعون حدیث سے استدلال کرے تو اس استدلال کی وجہ سے وہ شخص خود ساقط الاعتبار ہو جاتا ہے اس کے برخلاف جو حدیث صحیح اور مشہور ہو اس کو کوئی شخص رد نہیں کر سکتا۔ ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ لوگ حدیث غریب کو ناپسند کرتے ہیں اور یزید بن حبیب کہتے ہیں کہ جب تم کسی شخص سے کوئی حدیث سنو تو اس کے توابع تلاش کرو اگر مل جائیں فبہا ورنہ اس حدیث

Marfat.com

کو چھوڑ دو۔

کتاب السنن میں مراسیل بھی ذکر کی گئی ہیں اور آئمہ حدیث کے نزدیک یہ معروف ہے کہ جب متصل حدیث نہ ملے تو مرسل بھی متصل کے حکم میں ہوتی ہے جیسے عن جابر والحسن عن ابی ھریرۃ یا عن الحکم عن المقسم عن ابن عباس یہ متصل نہیں ہے اور حکم نے مقسم سے جن چار حدیثوں کا سماع کیا ہے سنن کی روایات ان میں سے نہیں ہیں اور رہی یہ سند ابو اسحاق عن الحارث عن علی تو اس میں ابو اسحاق نے حارث سے صرف چار حدیثوں کا سماع کیا ہے جن میں سے ایک بھی متصل نہیں ہے اور کتاب السنن میں اس قسم کی احادیث بہت کم ہیں اور حارث کی تو اس میں صرف ایک روایت ہے بعض دفعہ حدیث کی کوئی علت مجھ پر مخفی رہتی ہے ایسی صورت میں کبھی میں اس حدیث کو ذکر کر دیتا ہوں اور کبھی نہیں کرتا کیونکہ یہ چیز عام لوگوں کے حق میں نقصان دہ ہے۔

کتاب السنن مراسیل سمیت اٹھارہ اجزاء پر مشتمل ہے جن میں سے ایک جز مراسیل کا ہے اور مراسیل میں سے بعض غیر صحیح ہیں اور بعض وہ ہیں جو دوسرے لوگوں کے نزدیک متصل اور صحیح ہیں کتاب السنن کی کل احادیث کی تعداد چار ہزار آٹھ سو ہے بعض احادیث فی نفسہ مرسل ہوتی ہیں اور بعض دوسری اسانید سے وہ متصل معلوم ہوتی ہیں لیکن درحقیقت وہ احادیث معلول ہوتی ہیں۔

میں نے کتاب السنن میں صرف احکام ہی کو تصنیف کیا ہے زہد اور فضائل اعمال سے متعلق احادیث نہیں لایا لہٰذا یہ چار ہزار آٹھ سو احادیث ہیں جو سب احکام سے متعلق ہیں ان کے علاوہ زہد اور فضائل سے متعلق بہت سی احادیث صحیحہ تھیں جن کا میں نے اس کتاب میں اخراج نہیں کیا۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ[1]۔"

تساہل

امام ابو داؤد کا سنن ابو داؤد میں ایک عام تساہل یہ ہے کہ وہ حدیث کے متابعات کی کامل تحقیق نہیں کرتے اور محض سرسری نظر سے اس پر تفرد کا حکم لگا دیتے ہیں مثلاً انہوں نے ایک روایت ذکر کی ہے حدثنا عبید اللہ بن عمر بن میسرۃ ثنا ابن مھدی ثنا عکرمۃ ابن عمار عن یحیی بن ابی کثیر عن ھلال بن عیاض قال حدثنی ابو سعید قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یخرج الرجلان یضربان الغائط عن عورتھما یتحدثان فان اللہ عز وجل یمقت علی ذلک۔

اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد امام ابو داؤد لکھتے ہیں قال ابو داؤد ھذا لم یسندہ الا عکرمۃ بن عمار[1] خلاصہ یہ ہے کہ امام ابو داؤد نے اس روایت پر اس لیے تفرد کا حکم لگایا ہے کہ اس روایت کو صرف عکرمہ بن عمار نے موصولاً بیان کیا ہے حالانکہ امام ابن دقیق العید نے بیان کیا ہے کہ ابان بن یزید نے بھی عکرمہ کی متابعت کرکے اس کو موصولاً بیان کیا ہے[2]۔ لہٰذا اس روایت میں عکرمہ کا تفرد نہ رہا۔

اسی طرح ایک اور روایت کے بارے میں امام ابو داؤد نے تفرد کا قول کیا ہے وہ یہ ہے حدثنا نصر بن علی عن ابی علی الحنفی عن ھمام عن ابن جریج عن الزھری عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلا وضع خاتمہ۔

اس حدیث کے بارے میں امام ابو داؤد لکھتے ہیں والوھم فیہ من ھمام ولم یروہ الا ھمام[3]۔ اس روایت کے بارے میں امام ابو داؤد ہمام کے تفرد کا قول کرتے ہیں حالانکہ امام دارقطنی نے کتاب العلل میں بیان کیا ہے کہ یحییٰ بن متوکل اور یحییٰ بن ضریس نے بھی اس حدیث کی ابن جریج سے روایت کرنے میں ہمام کی متابعت کی ہے لہٰذا اس حدیث کی ابن جریج سے روایت میں تفرد نہ رہا۔ ابن قیم نے یحییٰ بن متوکل پر

---

[1] امام ابو داؤد سلیمان بن الاشعث المتوفی ۲۷۵ھ — سنن ابو داؤد ص ۳

[2] علامہ علاؤ الدین بن علی بن عثمان الماردینی الشہیر بابن الترکمانی المتوفی ۷۴۵ھ — الجوہر النقی فی ذیل البیہقی ج ۱ ص ۱۰۰

[3] امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث متوفی ۲۷۵ھ — سنن ابو داؤد ص ۱۰۹

Marfat.com

جرح کی ہے لیکن ابوطیب شمس الحق نے عبداللہ بن مبارک، امام احمد بن حنبل اور علی بن مدینی کی تصریحات سے ثابت کر دیا ہے کہ جو شخص مجروح ہے وہ یحیٰی بن متوکل نام کا ایک اور راوی ہے اس کی کنیت ابوعقیل ہے مزی اور امام مذہبی کا بھی یہی قول ہے نیز ایک طویل بحث کے بعد حاکم نے تصریح کر دی ہے کہ عمار ثقتان کہ یہ دونوں ثقہ راوی ہیں اور جبکہ یہ دو ثقہ راوی اس حدیث میں ہمام کی متابعت کرتے ہیں تو اس حدیث کی روایت میں ہمام کا تفرد نہ رہا۔

اسی طرح ایک اور حدیث امام ابوداؤد نے روایت کی ہے حدثنا محمد بن الصباح البزاز نا شریک عن یزید بن ابی زیاد عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن البراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ الی قریب من اذنیہ ثم لا یعود۔ اس روایت کے بعد امام ابوداؤد لکھتے ہیں قال ابوداؤد روی ھذا الحدیث ھیشم و خالد و ابن ادریس عن یزید لم یذکروا ثم لا یعود، یعنی شریک، یزید بن ابی زیاد سے ثم لا یعود کی اس روایت میں متفرد ہیں کیونکہ یزید بن ابی زیاد کے دوسرے شاگرد اس حدیث میں ثم لا یعود کے الفاظ کی روایت نہیں کرتے لیکن یہاں بھی حسب سابق امام داؤد نے تساہل سے کام لیا ہے اور تتبع نہیں فرمایا کیونکہ امام ابن عدی نے کامل میں بیان کیا ہے کہ ہیشم، شریک اور ان کے ساتھ ایک جماعت نے یزید بن ابی زیاد سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس میں ثم لا یعود کے الفاظ موجود ہیں لہٰذا ثم لا یعود کی روایت میں یزید سے شریک کا تفرد نہ رہا نیز خیال رہے کہ ثم لا یعود کی روایت میں عبدالرحمن بن ابی لیلی سے یزید بھی متفرد نہیں ہے کیونکہ امام طحاوی نے بیان کیا ہے کہ عیسیٰ بن عبدالرحمن نے بھی اس حدیث کو عبدالرحمن بن ابی لیلی سے روایت کیا ہے رہا امام ابوداؤد کا یہ کہنا کہ ھیشم اور خالد وغیرہ نے اس حدیث کو یزید سے ثم لا یعود کے بغیر روایت کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ممکن ہے کہ یزید نے پہلے اس حدیث کے صرف بعض حصہ کو روایت کیا ہو اور بعد میں مکمل حدیث بیان کی ہو[3] بہرحال ثم لا یعود کی زیادتی کے ساتھ اس روایت میں نہ یزید سے شریک متفرد ہے اور نہ ابن ابی لیلی سے یزید متفرد ہے اور امام ابوداؤد کا اس روایت کے بارے میں تفرد کا قول کرنا تساہل کے سوا کچھ نہیں۔

شروحات

سنن ابوداؤد کی افادیت اور مقبولیت کے پیش نظر اس کی متعدد شروح تصنیف کی گئی ہیں چند شروح کے اسماء یہ ہیں۔

۱۔ معالم السنن ۔ یہ شرح ابوسلیمان احمد بن محمد ابن ابراہیم الخطابی المتوفی ۳۸۸ھ کی تصنیف ہے یہ ایک بسوط شرح ہے حافظ شہاب الدین ابومحمود احمد ابن محمد مقدسی متوفی ۷۶۵ھ نے اس شرح کا خلاصہ لکھا ہے اور اس کا نام عجالۃ العالم من کتاب المعالم لکھا ہے۔

۲۔ شرح سنن ابوداؤد ۔ یہ شرح قطب الدین ابوبکر بن احمد الشافعی ۷۵۲ھ کی تالیف ہے اور چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔

۳۔ شرح سنن ابوداؤد ۔ یہ شرح حافظ علاؤالدین مغلطائی متوفی ۷۶۲ھ کی تصنیف ہے اور نامکمل ہے۔

۴۔ شرح الزوائد علی الصحیحین ۔ یہ شرح شیخ سراج الدین عمر بن علی الشافعی المتوفی ۸۰۴ھ کی تالیف ہے۔

۵۔ شرح سنن ابوداؤد ۔ یہ شرح ابوزرعہ احمد بن عبدالرحیم عراقی متوفی ۸۲۶ھ کی شرح ہے اور نامکمل ہے یہ شرح بہت مبسوط انداز پر لکھنی شروع کی گئی تھی صرف سجدہ سہو تک کی شرح سات جلدوں پر مشتمل ہے۔

---

[1] شمس الحق عظیم آبادی — غایۃ المقصود ج ۱ ص ۱۴۱

[2] امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث متوفی ۲۷۵ھ — سنن ابوداؤد ص ۱۰۹

[3] حافظ بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ — عمدۃ القاری ج ۵ ص ۲۷۳

Marfat.com

۶۔ شرح سنن ابوداؤد۔ یہ شرح حافظ بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ کی تالیف ہے۔
۷۔ مرقاۃ الصعود الی سنن ابی داؤد۔ یہ شرح حافظ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ کی تصنیف ہے۔
۸۔ غایت المقصود۔ یہ شرح علامہ ابوطیب شمس الحق عظیم آبادی کی ایک مبسوط تالیف ہے جس کا صرف ایک جزو دستیاب ہے۔

مختصرات

سنن ابوداؤد کا اختصار بھی کیا گیا ہے اور اس مختصر کی متعدد شروح لکھی گئی ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔
۱۔ مختصر سنن ابی داؤد۔ یہ مختصر الحافظ زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی المنذری المتوفی ۶۵۶ھ کی تالیف ہے علامہ جلال الدین سیوطی نے اس مختصر کی شرح لکھی اور اس کا نام زہر الربی علی المجتبیٰ رکھا۔
۲۔ تہذیب السنن۔ ابن قیم محمد بن ابی بکر الجوزی المتوفی ۷۵۱ھ نے سنن ابوداؤد کی تہذیب کی اور اس کی شرح لکھی جس کا نام تہذیب السنن رکھا۔[1]

---

[1] شروح اور مختصرات کی یہ تمام تفصیل حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ کی کشف الظنون ج ۲ ص ۱۰۰۴ تا ۱۰۰۵ سے لی گئی ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مترجم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ امابعد۔ جب سے اردو زبان متحدہ ہندوستان کے اندر معرض وجود میں آئی تو دیگر علوم وفنون کی طرح اس زبان میں دینی کتابوں کے بھی انبار لگتے چلے گئے، معیاری اور غیر معیاری ہر طرح کی کتابیں آتی رہیں اور آ رہی ہیں۔ کیوں نہ ہو کہ یہی دین سے وابستگی کا ایک ثبوت ہے اور علوم دینیہ کی نشرو اشاعت کا بہت بڑا ذریعہ میدانِ تصنیف وتالیف ہے۔ تقریر کے الفاظ ہوا میں اڑ جاتے ہیں جب کہ تحریریں تاریخ کا ایک حصہ بن کر باقی رہتی ہیں :۔

کب کیا، کیونکر کیا، یہ پوچھتا کوئی نہیں
بلکہ یہ پوچھتے ہو کچھ کیا، کیسا کیا

کس کو یہ معلوم نہیں ہے کہ دین متین کی پوری عمارت اللہ تعالیٰ کے آخری کلام معجز نظام یعنی قرآن مجید پر تعمیر ہوئی ہے اور ہماری ناقص عقل کلام الٰہی کو سمجھنے کے لیے مجبور ہے کہ احادیث رسول کا سہارا لے۔ یوں قرآن کریم متن اور سنت رسول اس کی شرح ہے۔ دریں حالات سب سے زیادہ کام کتاب وسنت پر ہونا چاہیئے تھا اور ہونا بھی شایانِ شان چاہیئے تھا اسے حالات کی ستم ظریفی کے سوا اور کیا کہا جائے کہ ہم قرآن کریم ہی کے جملہ اردو تراجم اگر کسی غیر مسلم کے سامنے رکھ دیں تو اس کا دماغ چکرا جائے اور وہ خیالات کی دلدل میں پھنس کر رہ جائے گا کہ جس دین کے موجودہ علمبرداروں اور مبلغ جب شانِ خداوندی اور مقام مصطفوی پر ہی متفق نہیں تو دین کی اور کس بات پر متفق ہوں گے اور ان کا دین ہے کس چیز کا نام؟ آج اگر کوئی غیر مسلم مسلمان ہونا چاہیئے تو ان حضرات میں سے کس کے پیچھے لگے؟ کس کو سچا اور کسے جھوٹا قرار دے؟ جدھر نظر دوڑائے گا تو ہر نظریہ کے علمبردار کی پشت پر تائید کرنے والوں کا پورا لشکر نظر آئے گا۔ دریں حالات کیا وہ ان میں سے کسی اسلام کے نزدیک بھی پھٹکنے کی جرأت کرے گا جن کے موجودہ علمبردار ابھی یہ فیصلہ کرنے میں مصروف ہیں کہ اس کائنات کے خالق ومالک کی شان کیا ہے اور اس کے سب میں آخری اور سب سے ممتاز پیغمبر کا مقام کیا ہے؟

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

ترجمہ احادیث کے اندر بھی یہی ستم ظریفی کارفرما ہے۔ یہ غیر مسلموں اور اسلام کے بدخواہوں کی وہ سازش ہے جس کا ہم شکار ہو کر رہے کہ ایک خدا پر ایمان رکھنے والے، ایک ہی نبی کے امتی کہلانے والے اکیلے قرآن کریم کو اپنا ضابطۂ حیات قرار دینے والے اور ایک ہی قبلے کی جانب منہ کر کے نماز پڑھنے والے بھانت بھانت کی بولیاں بول رہے ہیں۔ ہر ایک کی اپنی ڈفلی اور اپنا راگ ہے یوں ایک اسلام کے درجنوں اسلام اور ایک امتِ مرحومہ کی کتنی ہی جماعتیں اور فرقے بنا دیئے جن کے علمبردار اور محافظ شب وروز تقریر وتحریر کے ہر میدان میں ایک دوسرے سے دست وگریباں ہیں۔ غیر مسلم ہمیں آپس میں بھڑا کر بغلیں بجا رہے ہیں کہ انہوں نے کیسی چابکدستی اور غیر محسوس طریقے ہمارا رخ کفر دشمنی سے ہٹا کر باہمی دشمنی کی جانب پھیر دیا کبھی ہم کافروں کو زیر کیا کرتے تھے لیکن اب ایک دوسرے فرقے کو زیر کرتے ہیں پہلے ہم غیر مسلموں کو اسلام کے دائرے

Marfat.com

میں لایا کرتے تھے لیکن اب ہر ایک اس کوشش میں سرگرداں ہے کہ دوسرے فرقے والوں کو اپنا ہم نوا بنا کر اپنے فرقے کی تعداد بڑھائی جائے گویا۔ ؎

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

جب ایسے حالات کے اندر کتب احادیث کے ترجمے ہوئے تو ظاہر ہے کہ ان کے اندر بھی اسی ستم ظریفی نے اپنا پورا پورا رنگ دکھایا ہوگا بہرحال کتب احادیث کے اردو زبان میں بھی ترجمے ہو رہے ہیں۔ میرے خیال میں اس کام کی دو لہریں آئی ہیں۔ دوسری لہر کو آئے تو ابھی تقریباً تین سال ہوئے ہیں جبکہ پہلی لہر آج سے ایک صدی پہلے آئی تھی۔

پہلی لہر ایک خاص ضرورت اور مصلحت کے تحت آئی تھی کہ متحدہ ہندوستان میں ایک تازہ اسلام ایجاد ہوا تھا اسے اپنے زندہ رہنے کے لیے سرمایہ ملت پر قبضہ جمانے کی ضرورت تھی۔ تراجم کی ابتدا یوں ہوئی کہ تیرھویں صدی کے آخر میں مولوی وحید الزماں خاں حیدر آبادی (المتوفی ۱۳۳۸ھ/۱۹۱۹ء) متحدہ ہندوستان سے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ چلے گئے تھے۔ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی قنوجی (المتوفی ۱۳۰۷ھ/۱۳۸۹ء) نے اپنے نوزائیدہ فرقے کو تقویت پہنچانے، حدیث رسول سے اپنا تعلق منوانے اور کتب احادیث کے اندر من مانی کارروائی کروانے کی غرض سے موصوف سے کتب احادیث اور خصوصاً صحاح ستہ کا اردو ترجمہ کرنے کی فرمائش کی اور پچاس روپیہ ماہانہ ان کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب ایک روپے کی دو اڑھائی من گندم اور ایک روپے کا چار سیر دیسی گھی مل جاتا تھا گویا آج کے حساب سے سات آٹھ ہزار روپے ماہوار گھر بیٹھے مل جاتے تھے جن کے باعث فکر معاش سے مطمئن ہو کر موصوف ترجمہ احادیث میں مصروف ہو گئے اور حدیث کی چھ سات کتابوں کا اردو میں ترجمہ کر دیا۔

ترجمہ خواہ کسی مقصد کے تحت کیا اور جیسا بھی کیا لیکن اس میدان میں انہوں نے کافی کام کیا جس کے باعث اردو زبان کا دامن کتب احادیث کے ترجموں سے خالی نہ رہا موصوف نے اپنے ہجرت کرنے اور مذکورہ وظیفہ پانے کا ذکر کرتے ہوئے خود بھی یوں تصریح فرمائی ہے۔

بعد حمد و صلوٰۃ کے فقیر حقیر سراپا تقصیر وحید الزماں عفا عنہ المنان خدمت میں برادران دین اور متبعان شریعت متین کی عرض کرتا ہے کہ ۱۲۹۴ھ میں جب ہندوستان بدعات سے بھر گیا اور کتاب و سنت سے لوگوں نے منہ موڑ لیا تو میں مع اپنے اہل و عیال کے شہر حیدر آباد دکن سے بارادۂ ہجرت حرمین شریفین نکلا۔ جس وقت شہر پونا میں وارد ہوا تو جناب اخی معظمی مولوی بدیع الزمان صاحب کا ایک خط شہر دار الاقبال بھوپال سے آیا۔ خلاصہ مضمون اس کا یہ تھا کہ جناب نواب فیض مآب، قامع بدعت، محی سنت نواب والا جاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خاں بہادر دام اقبالہ، ہمارے تمہارے قصد ہجرت سے مطلع ہو کر بہت خوش ہوئے اور خدمت ترجمہ صحاح ستہ کی مفوض فرمائی اور واسطے گزر اوقات کے پچاس پچاس روپیہ ماہوار حرمین شریفین میں مقرر فرمائے۔ اس خبر فرحت اثر کے سنتے ہی نہایت شادمانی ہوئی اور شکر اپنے منعم حقیقی کا ادا کیا۔"[1]

مولوی وحید الزماں خاں صاحب اگرچہ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والے مسلمانوں کے ناجی گروہ اور ملت اسلامیہ کے سواد اعظم کو خیرباد کہہ کر ایک نومولود فرقے میں شامل ہو گئے تھے جو ان دنوں اپنی کم سنی کے باعث گھٹنوں کے بل چل رہا تھا لیکن اس کے باوجود وہ امام موصوف سے داد پانے کی پوری امید رکھتے تھے۔ علامہ حیدر آبادی صاحب کو اپنے ترجموں کی صحت و مقبولیت پر ایسا غیر متزلزل یقین تھا کہ اپنی خوش فہمی پر الہام کی مہر لگا کر یہاں تک لکھ گئے۔

---

[1] وحید الزماں خاں، علامہ: دیباچہ امام مالک، جلد اول، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۱۷

Marfat.com

"کیا عجب ہے جو بعد ترجمہ ہو جانے صحاح ستہ کے تمام اہل ہند کی معمول بہ کسی زمانہ میں یہی کتابیں ہو جاویں علی الخصوص زمانہ مہدی علیہ السلام میں جو اب بلحاظ کیفیت اور حالت احمال کے نہایت قریب معلوم ہوتا ہے۔ ایک روز میں سر جھکا کر عالم خلوت میں تصور ذات الٰہی میں مصروف تھا، دفعتہً الہام ہوا کہ یہ ترجمہ صحاح ستہ ایک وقت میں نہایت مقبول ہو گا اور اہل اسلام ہند کے واسطے ایک سند محکم شمار کیا جاوے گا اور ضرور ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اگر ہماری حیات میں پیدا ہوں تو ان ترجموں کو دیکھ کر بہت خوش ہوں گے اور اگر ہماری موت کے بعد ظاہر ہوں تو اور مسلمانوں کو ہماری یہ وصیت ہے کہ ان کتابوں کو حضرت کے ملاحظہ میں لے جاویں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مطبوع طبع ہوں گے اور حضرت ممدوح اپنی دعائے مستجاب سے مؤلف اور مترجم اور باعث ترجمہ کو محروم نہ فرمائیں گے۔" [1]

علامہ حیدر آبادی کے بعد ترجمۂ احادیث کا کسی جانب سے باقاعدہ اور منظم کام نہ ہوا بلکہ جس عالم سے ہو سکا اس نے ایک آدھ کتاب کا ترجمہ کر دیا اور اس طرح پانچ چھ کتابوں کا ترجمہ دیوبندی حضرات کی جانب سے بھی ہو گیا۔ علاوہ ازیں ترجمان السنۃ کی صورت میں مولوی بدرِ عالم میرٹھی نے بھی چار جلدوں میں کافی فاضلانہ اور جاندار کام کیا ہے۔

اہلسنت وجماعت کی جانب سے علامہ محمود احمد رضوی مدظلہ 'فیوض الباری' کے نام سے بخاری شریف کی شرح لکھ رہے تھے جو تیس پاروں یعنی جلدوں میں مکمل ہوتی لیکن دس گیارہ پاروں کے بعد علامہ موصوف شاید ہار تھک کر چھوڑ بیٹھے۔ تفہیم البخاری کے نام سے علامہ غلام رسول رضوی مدظلہ، بخاری شریف کی دس جلدوں میں شرح لکھ رہے ہیں جس کی پانچ جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور باقی کام جاری ہے جناب قبلہ مفتی احمد یار خاں بدایونی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء) نے مراۃ المناجیح کے نام سے مشکوٰۃ شریف کی جو روح پرور اور ایمان افروز شرح لکھی، وہ اپنی مثال آپ ہونے کے ساتھ آٹھ جلدوں میں عام دستیاب ہے۔ بہرحال باقی علمائے اہلسنت نے اپنی ذمہ داری کو کما حقہ محسوس نہیں کیا اور جتنا کام ہونا چاہیئے تھا اتنا ہوا انہیں بلکہ اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہوا اور یہ میدان بھی گمراہ گروں کے لیے خالی چھوڑا ہوا تھا۔

محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑوں کو بھیڑیوں نے چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے۔ ملت اسلامیہ کی کشتی تلاطم خیز طوفانوں میں گھر کر بے رحم موجوں کے تھپیڑے کھا رہی ہے ان حالات میں کشتیٔ ملت کے ان ناخداؤں کو لمبی تان کر سونا اور خواب خرگوش کے مزے لینا کہاں تک زیب دیتا ہے یہ تو وہ خود ہی بتا سکتے ہیں یا کل صبح قیامت کو حال کھلے گا۔ چاہیئے تو یہی تھا کہ منظم طریقے پر گلشن اسلام کی اپنے خون پسینے سے آبیاری کرتے تاکہ یہ بہاروں سے ہمکنار رہتا۔ اپنے فرض کا احساس کرتے ہوئے حق وصداقت کے خلاف اٹھنے والے ہر فتنے کے سامنے اسلاف کی طرح سدِ سکندری بن کر کھڑے ہو جاتے۔ یوں ملت اسلامیہ کی خیر خواہی کا فریضہ ادا کرتے رہتے اور ہر دور میں اور ہر میدان میں اپنے جبّوں اور عماموں کی لاج رکھتے۔

موجودہ علمائے کرام نے اہلسنت وجماعت کے بھولے بھالے اور بے خبر مسلمانوں کو دانستہ یا نادانستہ طور پر اپنی سہل پسندی کے باعث مایوسی کے عمیق گڑھے میں دھکیل دیا تھا لیکن اہل حق کی اس بے کسی اور بے بسی پر خدائے ذوالمنن کو ترس آگیا کیونکہ یہ بھولی بھالی بھیڑیں جنہیں چاروں طرف سے بھیڑئیے گھسیٹ رہے ہیں آخر کار یہ بھیڑیں حبیب پروردگار کی ہیں۔ اسی لیے اہلسنت وجماعت کے اندر چند سالوں سے بیداری کی کچھ لہر سی دوڑ گئی ہے جس کے باعث ہر میدان میں کام ہونا شروع ہو گیا ہے اگرچہ زیادہ تر کام وہ حضرات کر رہے ہیں جنہیں موجودہ علمائے اہلسنت اپنی صف میں شامل کرتے ہوئے عار محسوس کرتے ہیں۔

---

[1] وحید الزمان خاں، علامہ: دیباچہ سنن ابو داؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۲۱

Marfat.com

بہرحال ترجمۂ احادیث کے میدان میں بھی کام شروع ہوا اور ہوا یوں کہ لاہور کے دو سید برادران اس کام کا عزم بالجزم کرکے اس طرح میدان میں کود پڑے کہ اپنا سارا اثاثہ داؤ پر لگا دیا ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب چودھویں صدی کا آخری سال سرپٹ دوڑ کر دنیا سے جانے اور اس کی جگہ سنبھالنے کے لیے پندرھویں صدی کا پہلا سال انگڑائیاں لے کر پر تول رہا تھا۔ ترجمۂ احادیث کی دوسری لہر سے میری مراد یہی مبارک موقع ہے۔

فرید بک سٹال لاہور والے سید اعجاز احمد صاحب اور حامد اینڈ کمپنی والے سید حامد لطیف چشتی صاحب نے حدیث کی اکثر کتابوں کے اردو ترجمے کروانے شروع کر دیئے تاکہ انہیں شایان شان طریقے سے منظر عام پر لایا جائے نصف درجن کتابیں منظر عام پر آگئیں اتنی ہی تیاری کے جملہ مراحل طے کرکے پریس کی جانب روانہ ہونے کے لیے تیار بیٹھی ہیں اور کتنی ہی کتابوں کے ترجمے ہو رہے ہیں۔ الحمد للہ کہ یہ کام بھی حوصلہ افزا طریقے پر چل پڑا ہے۔ میرے جیسا ناکارہ انسان دعائے خیر کے سوا اس مبارک میدان میں ان حضرات کا اور کیا ساتھ دے سکتا ہے پروردگار عالم انہیں مزید ہمت و استقامت اور دینی و دنیاوی وسائل دے کر اس میدان میں نمایاں کام کر دکھانے کی توفیق ارزاں فرمائے۔ آمین۔

آج سے قریباً سو سال پہلے حدیث کی چھ سات کتابوں کے اردو ترجمے علامہ وحید الزمان خاں صاحب کی معرفت منظر عام پر آئے کتنی ہی کتابوں کے ترجمے ان سو سالوں میں ہوئے اور منظر عام پر آئے جبکہ بعض کتابوں کے ترجمے ابھی ماضی قریب میں شائع ہوئے ہیں۔ احقر نے مذاہب و مسالک کے اختلاف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے احادیث کے ان قدیم و جدید ترجموں کو دیکھ کر ان میں بعض ایسی غلطیاں محسوس کی ہیں جو ترجمہ کرنے والوں سے دانستہ یا نادانستہ سرزد ہو گئی ہیں۔ اسلام و مسلمین کی خیر خواہی کے پیش نظر ایسی بعض فروگزاشتوں کی جانب اشارہ کر دینا مجھے ضروری نظر آیا تاکہ متعلقہ حضرات اگر واقعی انہیں غلطیاں سمجھیں تو اپنی اور مسلمانوں کی بھلائی کے پیش نظر وقت آنے پر ان کی اصلاح کر سکیں اور احادیثِ رسول کا تقدس برقرار رہ سکے۔

خدائے علیم و خبیر شاہد ہے کہ میرا مقصد نہ کسی کی پگڑی اچھالنا ہے اور نہ اپنی علامگی دکھانا بلکہ صرف اور صرف خیر خواہی کا فریضہ ادا کر رہا ہوں کہ احادیثِ مطہرہ کے مقدس دامن پر اگر ہمارے ہاتھوں دانستہ یا نادانستہ طور پر کوئی دھبہ لگ گیا ہے تو کیوں نہ اسے پہلی فرصت میں اپنی اور دوسرے مسلمانوں کی بھلائی کے پیش نظر مٹا دیا جائے اور خوب سے خوب تر کی جانب گامزن ہونے کی کوشش کی جائے۔ بس یہی مقصد ہے اور یہی مراد یعنی إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ٥ یہ ناچیز اپنی بے بضاعتی کے باوجود جن ترجموں کو حاصل کرکے دیکھ سکا وہ حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ تیسیر الباری، مکمل چھ جلدیں، از علامہ وحید الزماں حیدر آبادی صاحب، مطبوعہ لاہور
۲۔ بخاری شریف، مکمل تین جلدیں، ترجمہ چار مولوی صاحبان، مطبوعہ کراچی
۳۔ بخاری شریف " " ترجمہ قاری محمد عادل و قاری محمد فاضل صاحبان، مطبوعہ لاہور
۴۔ تفہیم البخاری، پانچ جلدیں، از علامہ غلام رسول رضوی صاحب، مطبوعہ لاہور
۵۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، مکمل چھ جلدیں، ترجمہ علامہ وحید الزمان خاں صاحب، مطبوعہ کراچی
۶۔ مؤطا امام مالک، مکمل دو جلدیں، " " " "
۷۔ سنن ابو داؤد، مکمل تین جلدیں، " " " "
۸۔ سنن نسائی، " ادارہ احیان، مطبوعہ لاہور

Marfat.com

۹- سنن ابن ماجہ، مکمل دو جلدیں، ترجمہ مولوی حبیب الرحمٰن کاندھلوی صاحب، مطبوعہ کراچی
۱۰- موضوعات کبیر مکمل " " "
۱۱- مشکوٰۃ المصابیح، مکمل تین جلدیں، ترجمہ نامعلوم مترجمین، مطبوعہ لاہور
۱۲- مرآۃ شرح مشکوٰۃ، مکمل آٹھ جلدیں، از مفتی احمد یار خاں بدایونی گجراتی صاحب، مطبوعہ لاہور
۱۳- اشعۃ اللمعات، جلد اول، ترجمہ مولوی سعید احمد نقشبندی صاحب، "
۱۴- مسند امام اعظم، ترجمہ و تحشیہ مولوی سعد حسن صاحب، مطبوعہ کراچی
۱۵- " ، ترجمہ و تحشیہ دوست محمد شاکر صاحب مطبوعہ لاہور
۱۶- کتاب الآثار، ترجمہ و تحشیہ مولوی محمد صغیر الدین صاحب، مطبوعہ کراچی
۱۷- موطا امام محمد، ترجمہ و تحشیہ خواجہ عبد الوحید صاحب، "
۱۸- ترجمان السنۃ، مکمل چار جلدیں، از مولوی بدر عالم میرٹھی صاحب مطبوعہ

یہ بظاہر اٹھارہ اور حقیقت میں چوّن ضخیم جلدیں ہیں۔ احقر نے بعض قسم کی اغلاط میں سے صرف چند غلطیوں کی جانب اشارے کیے ہیں جبکہ وہ ہر جلد میں سینکڑوں موجود ہیں تاکہ انہیں اگر غلطیاں محسوس کریں تو ترجمہ کرنے والے حضرات خود ایسی تمام فروگزاشتوں کو اپنی اپنی کتابوں سے نکال دیں ورنہ :۔ ؎

پندہا دادیم وحاصل شد فراغ
مَا عَلَيْنَا يَا أَخِي إِلَّا الْبَلَاغ !

عظمتِ خداوندی۔ پروردگارِ عالم ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ انبیائے کرام و اولیائے عظام بھی اسی کے بندے ہیں اور یہاں فضل و کمالِ بندگی کے دائرے سے سرِمو باہر نہیں ہوئے بلکہ وہ حضرات علیٰ قدرِ مراتب دوسرے لوگوں سے بارگاہِ خداوندی کے زیادہ ادب شناس تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر لحاظ سے ساری کائنات میں افضل و اعلیٰ اور بلند و بالا ہیں نیز ذات و صفاتِ باری تعالیٰ کے سب سے بڑے عارف ہیں۔ قارئین کرام! حسبِ ذیل چند سطروں کے آئینے میں ملاحظہ تو فرمائیں کہ احادیثِ مطہرہ کا ترجمہ کرتے ہوئے مترجمین حضرات نے کہاں تک عظمتِ خداوندی اور مقامِ الوہیت کو ملحوظ رکھا ہے :۔

۱- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے پانی برسنے کے واسطے تو فرماتے :۔ یا اللہ! پانی پلا اپنے بندوں کو۔ [۱]
۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے، پس فرماتے تھے :۔ اے اللہ! پیدا کرنے والے صبح کے اور رات کے۔ [۲]
۳- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (صحابۂ کرام) کی تکلیف اور بھوک دیکھ کر ارشاد فرمایا :۔ اے اللہ! عیش تو آخرت ہی کا بہتر ہے [۳]
۴- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض بیویوں کے تکلیف کی جگہ ہاتھ پھیرتے اور فرماتے :۔ اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما اور شفا دے۔ [۴]

---

[۱] وحید الزمان خاں، علامہ : موطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۲۲۶
[۲] " " " " ص ۲۴۸
[۳] محمد عادل و محمد فاضل مولوی : صحیح بخاری، جلد دوم، شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور، ص ۵۵۹
[۴] " " صحیح بخاری، جلد سوم " ، ص ۲۸۹

Marfat.com

۵- پھر فرمایا:- اے اللہ! ہمارے ارد گرد برسا اور ہم پر نہ برسا۔ یہ دو تین بار آپ نے فرمایا۔ [۵]

۶- ایک ران پر مجھے (حضرت اسامہ کو) اور دوسری پر حسن کو بٹھلاتے تھے۔ پھر دونوں کو ملاتے اور فرماتے:- اے اللہ! دونوں پر رحم فرما۔ [۶]

۷- اور فرمایا:- یا اللہ! اس کو ثابت قدم فرما۔ [۷]

۸- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ سے نکلتے تو فرماتے:- غفرانک یعنی چاہتا ہوں بخشش تیری۔ [۸]

۹- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں تشریف لے جاتے فرماتے:- پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے جو بڑا ہے۔ [۹]

۱۰- حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے:- یا اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال۔ [۱۰]

۱۱- حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرماتے تو فرماتے۔ اللھم لک رکعت وبک آمنت۔ [۱۱]

۱۲- پھر میں نے تلاش کیا تو حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں ملے اور آپ فرما رہے تھے:- اے میرے پروردگار! میرے چھپے اور کھلے گناہوں کو بخش دے۔ [۱۲]

۱۳- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد تین بار استغفار پڑھتے اور پھر فرماتے:- اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذوالجلال والاکرام۔ [۱۳]

۱۴- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- اللھم حوالینا ولا علینا۔ [۱۴]

۱۵- آپ منبر پر چڑھے، اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا:- اللھم اسقنا غیثا مغیثا۔ [۱۵]

۱۶- آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے نکال لیا اور فرمایا:- اللھم اغفرلی والحقنی بالرفیق الاعلیٰ۔ [۱۶]

۱۷- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے:- اللھم ربنا لک الحمد۔ [۱۷]

---

[۵] محمد عادل و محمد فاضل مولوی: صحیح بخاری، جلد سوم، شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور، ص ۳۹۰

[۶] " " " " " ، ص ۳۶۲

[۷] " " " " " ، ص ۴۷۴

[۸] وحید الزمان خاں، علامہ: سنن ابوداؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۵۰

[۹] " " " " " ، ص ۲۰۳

[۱۰] دوست محمد شاکر و حافظ عبد الستار: سنن نسائی، جلد اول، مطبوعہ کمپائن پرنٹرز لاہور، ص ۱۰۴

[۱۱] " " " " " ، ص ۳۲۴

[۱۲] " " " " " ، ص ۳۴۵

[۱۳] حبیب الرحمٰن کاندھلوی، مولوی: سنن ابن ماجہ، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۲۹۰

[۱۴] " " " " " ، ص ۳۷۹

[۱۵] " " " " " ، ص ۳۷۹

[۱۶] " " " " " ، ص ۴۷۲

[۱۷] نامعلوم مترجمین، مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، شائع کردہ دینی کتب خانہ لاہور، ص ۲۰۹

Marfat.com

۱۸- حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب تیز ہوا چلتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے :- اللھم انی اسئلک خیرہا وخیر ما فیھا - [۱۸]

۱۹- جب تیز ہوا چلتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو زانو بیٹھ جاتے اور فرماتے :- اللھم اجعلھا رحمۃ ولا تجعلھا عذابا - [۱۹]

۲۰- نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بادل گرجنے کی آواز اور بجلی کڑکنے کی آواز سنتے تو فرماتے :- اللھم لا تقتلنا بغضبک ولا - [۲۰]

۲۱- جب کوئی شخص بیمار ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سیدھا ہاتھ اور فرماتے :- اذھب الباس رب الناس - [۲۱]

۲۲- اس کے بعد آپ نے فرمایا :- اللھم اغفرلی لابی سلمۃ وارفع درجتہ فی المھدیین - [۲۲]

مترجمین حضرات نے نادانستہ طور پر عظمت الوہیت کو مدنظر نہیں رکھا ورنہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی بارگاہ خداوندی میں دعا، عرض اور التجا ہی کیا کرتے تھے۔ بھلا اللہ تعالیٰ سے فرمانے کی کس کو مجال ہے؟ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جب کوئی بڑے سے کچھ کہے تو اسے عرض کرنا وغیرہ الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جب بڑا اس سے کچھ کہے جو اس کی نسبت چھوٹا ہو تو اسے فرمانا کہتے ہیں۔ اب غور کیجیے کہ خدا سے بڑا کون ہے جو اس سے کچھ فرما سکے؟ ہرگز ایسا کوئی ایک بھی نہیں ہے۔ اس بارگاہ میں تو ہر کوئی دعا کرتا، عرض کرتا، التجا کرتا اور مانگتا ہے اگر ہمارے یہ ترجمہ کرنے والے توحید سے آشنا ہوتے یا عظمت الوہیت ان کے دلوں اور دماغوں میں سمائی ہوئی ہوتی تو ایسا لفظ کبھی نوک قلم پر نہ لاتے جس سے مقام الوہیت کی تنقیص ہوتی ہے۔

۲۳- اپنے رب کے حضور تشریف لے جائیں کیونکہ آپ کی امت اتنی نمازوں کی استطاعت نہیں رکھے گی۔ [۲۳]

یہ واقعہ معراج اور نمازوں میں کمی کروانے کا ذکر ہے۔ مترجمین کے نزدیک گویا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مشورہ دیا کہ آپ اپنے رب کے حضور تشریف لے جائیں۔ استغفر اللہ۔ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صحیح ترجمانی نہیں کیونکہ وہ ہرگز ایسا لفظ اپنی مبارک زبان پر نہیں لا سکتے تھے جس میں شان الوہیت کی تنقیص ہو۔ تنقیص کی وجہ اس عاجز سے سنیے۔ کلیہ یہ ہے کہ جب کوئی بڑا اپنے سے چھوٹے کے پاس آئے تو اسے تشریف لانا کہتے ہیں اور جب کوئی اپنے سے بڑے کے پاس جائے تو اسے حاضر ہونا کہتے ہیں۔ اب غور فرمائیے کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام اردو زبان میں گفتگو کرتے تو کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مشورہ دیتے کہ اپنے رب کے حضور تشریف لے جائیں۔ اگر طبع مبارک پر گراں نہ گزرے تو دوسرا کلیہ بھی ملاحظہ ہو کہ تشریف لانا اس کے آنے کو کہتے ہیں جس کے آنے سے میزبان کو شرف ملے۔ کیا خدا کو کسی سے شرف مل سکتا ہے ہرگز نہیں۔ لہٰذا یاد رکھیے کہ فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوئے تھے، تشریف نہیں لے گئے تھے :- ؎

من آنچہ شرط بلاغ ست با تو می گویم
تو از سخنم خواہ پند گیر خواہ ملال

مقام مصطفیٰ :- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ساری مخلوق میں افضل و اعلیٰ اور بلند و بالا ہیں۔ بعض مترجمین احادیث نے ترجمہ کرتے

---

۱۸ نامعلوم مترجمین، مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، شائع کردہ دینی کتب خانہ لاہور، ص ۳۶۱
۱۹ " " " " ، ص ۳۶۳
۲۰ " " " " ، ص "
۲۱ " " " " ، ص ۳۶۷
۲۲ " " " " ، ص ۳۸۷، ۳۸۸
۲۳ دوست محمد شاکر، عبدالستار، مولوی: سنن نسائی، جلد اول، مطبوعہ کمبائنڈ پرنٹرز لاہور، ص ۱۳۷

Marfat.com

وقت سرورِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے جابجا ٹھوکریں کھائی ہیں۔ ہم ایسی سینکڑوں عبارتوں میں سے یہاں نمونے کے طور پر چند عبارتیں پیش کرتے ہیں۔

۱۔ آنحضرت نے ابوبکر سے حضرت عائشہ کی درخواست کی۔[۲۴]

ترجمہ کرنے والے حضرات نے مسلمان کہلاتے ہوئے جس عامیانہ طریقے سے ان ہستیوں کے نام لیے ہیں یہ ان کا ہی دل گردہ ہے علاوہ بریں درخواست کرنا اسے کہتے ہیں جبکہ مطالبہ کرنے والا اپنے سے بڑی اور عظیم ہستی سے کوئی سوال کرے۔ کیا پروردگارِ عالم کے سوا کوئی اور ہستی ایسی ہے جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم درخواست کرتے یا کریں گے؟

۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا تو اس سے پناہ مانگی اور اپنا منہ بنا لیا۔ پھر دوزخ کا تذکرہ کیا اور اپنا منہ بنا لیا۔[۲۵]

منہ بنا لینا ایسا محاورہ ہے جو اچھے اور برے دونوں معنوں میں مستعمل ہے۔ فخرِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ایسا محاورہ استعمال کرنا قرینِ ادب نہیں۔ مترجمین کو راعنا اور انظرنا والے حکم سے سبق حاصل کرنا چاہیئے اور غور کرنا چاہیئے تھا کہ یہ الفاظ کس ہستی کی شان میں لکھے جا رہے ہیں جبکہ بزرگوں نے کائناتِ ارضی و سماوی کی اس سب سے عظیم الشان بارگاہ کی رفعت کا حال یوں بیان کیا ہے: ؎

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا!

۳۔ پھر جناب جبرائیل دوسری مرتبہ تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ جل جلالہٗ حکم فرماتا ہے کہ آپ کی امت قرآن حکیم کو دو طرح پڑھا کرے۔[۲۶]

ترجمے کے ان چند لفظوں میں تین باتیں قابلِ غور اور محلِ نظر ہیں:۔

۱۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا حبیبِ پروردگار کی بارگاہ میں آنا اور اسے تشریف لانے سے تعبیر کرنا۔
۲۔ حضرت جبرائیل کا حضور جانِ نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ کہنا اور اسے فرمایا بتانا۔
۳۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب کے لیے آپ کا لفظ استعمال کرنا۔

۴۔ پھر جناب جبرائیل تیسری دفعہ تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ اللہ جل جلالہٗ حکم فرماتا ہے کہ آپ کی امت قرآن حکیم کو تین طرح پڑھا کرے۔[۲۷]

۵۔ پھر چوتھی دفعہ جناب جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور فرمانے لگے:۔ اللہ جل جلالہٗ کا حکم ہے کہ آپکی امت قرآن کو سات طرح پر پڑھا کرے۔[۲۸]

کیا حضرت جبرائیل علیہ السلام کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آنا تشریف لانا تھا یا حاضر ہونا؟ نیز ان تینوں عبارتوں میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے:۔ "تشریف لائے اور فرمانے لگے"۔ جناب والا! بھلا اس کائنات میں کوئی ایک فرد بھی ایسا ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ فرمانے کا مجاز ہو؟ حضور والا! بڑا جب اپنے سے چھوٹے سے کچھ کہے تو اسے فرمانا کہتے ہیں۔ کیا رحمتِ دو عالم

---

۲۴ محمد عادل و محمد فاضل، مولوی: صحیح بخاری، جلد سوم، شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور، ص ۴۲
۲۵ " " " ، ص ۳۶۷
۲۶ دوست محمد و عبدالستار: سنن نسائی، جلد اول، مطبوعہ کیپائن پرنٹرز لاہور، ص ۲۹۷
۲۷ " " " ، ص "
۲۸ " " " ، ص "

Marfat.com

سے حضرت جبرائیل کا رتبہ بڑا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بڑا جب اپنے سے چھوٹے کے پاس آئے تو اسے تشریف لانا کہتے ہیں۔ کیا حضرت روح الامین شان میں سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بلند و بالا ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں ان کے آنے کو تشریف لانا قرار دیا گیا؟ کیا حضرت جبرائیل کے آنے سے رحمتِ دو عالم کو شرف ملتا تھا کہ ان کے یہاں آنے کو تشریف لانا قرار دیا گیا؟

۶۔ پھر سیدنا بلال تشریف لائے اور آپ کو نماز کے لیے جگایا۔ [۲۹]

اس بارگاہِ بیکس پناہ میں حضرت بلال تشریف لایا کرتے تھے؟ اچھا حضور والا!

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

۷۔ جس دن میں نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا اس دن تجھ پر اور تیری امت پر پچاس نمازیں فرض کی تھیں اب انہیں آپ اور آپ کی امت ادا کرے گی۔ [۳۰]

طرفہ تماشا ہے کہ ایک ہی جملے میں ضمائر کی ایسی کھچڑی! مخاطبے میں تو اور آپ شانہ بشانہ اُدھر اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے "تجھ پر اور تیری امت پر"۔ اِدھر ارشاد ہوتا ہے "آپ اور آپ کی امت۔ حضور والا! کیا پروردگار کو مڈل فیل منوانے کا ارادہ ہے؟ پہلے مخاطبے میں تفریط اور دوسرے میں افراط ہے۔ خوب خدا کی ترجمانی فرمائی۔ کاش! ترجمہ کرنے سے پہلے کنزالایمان سے مخاطبے کا ایمان افروز سلیقہ سیکھ لیا جاتا تو قلم یوں لغزش نہ کھاتا جبکہ حبیبِ خدا کا معاملہ بڑا ہی نازک مرحلہ اور ایسا دشوار گزار راستہ ہے جیسے پُل صراط۔

۸۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ابھی ابھی حضرت جبرائیل میرے پاس آئے اور آپ نے فرمایا یا رسول اللہ آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کی امت سے جو شخص ایک دفعہ درود شریف بھیجے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس پر دس دفعہ رحمت بھیجوں گا اور تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ سلامتی بھیجوں گا۔ [۳۱]

عجب شتر گربہ والا معاملہ ہے کہ سابقہ عبارت میں اللہ تعالیٰ سے صعودی دوڑ لگوائی اور اس عبارت میں تنزلی دوڑ شروع کروائی یعنی وہاں تیری امت کہنے کے بعد آپ کی امت کہلوایا اور یہاں آپ کی امت کہنے کے بعد تیری امت کہا۔ کتنے نازک مرحلے پر یہ بے احتیاطی! حضور والا! یہ اللہ اور اس کے سب سے برگزیدہ رسول کا معاملہ ہے۔ اگر عظمتِ خداوندی اور مقامِ مصطفوی ہی کو ہم سے ملحوظِ خاطر نہ رکھا گیا تو پورے دین میں ان سے نازک بات اور اہم ترین امر اور ہے کونسا جس کو پیشِ نظر رکھنے سے بات بن جائے گی۔ سارے دین کی بنیاد اور روحِ رواں یہی دونوں باتیں ہیں جن کا کلمہ طیبہ پڑھ کر حلف اٹھایا جاتا ہے۔ ذرا اس ادا پر بھی غور فرمایئے جو حضور کی زبان سے یہ کہلوایا ہے: "حضرت جبرائیل نے مجھ سے یہ فرمایا" کیا خدا کے سوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمانے کا کوئی مجاز ہے؟ ؎

کہنے کو ان سے کہہ رہا ہوں حالِ دل مگر
ڈر ہے کہ شانِ ناز پہ شکوہ گراں نہ ہو

۹۔ پھر ارشاد فرمایا تو نے تو نماز نہیں پڑھی۔ دوبارہ نماز پڑھیے۔ اس نے دوسری بار عرض کیا اس ذاتِ گرامی کی قسم جس نے آپ پر قرآن نازل فرمایا، میں تھک گیا ہوں، آپ مجھے سکھلائیں اور بتائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا جب تم نماز پڑھنا چاہو تو اچھی طرح وضو

---

[۲۹] دوست محمد و عبدالستار، مولوی: سننِ نسائی، جلد اول، مطبوعہ کمبائن پرنٹرز لاہور، ص ۳۴۳

[۳۰] 〃 〃 〃 ، ص ۱۳۸

[۳۱] 〃 〃 〃 ، ص ۳۹۸

Marfat.com

کرو، پھر کھڑے ہو قبلہ رخ اور تکبیر کہیے پھر قرآن مجید کی تلاوت کیجیے پھر اچھی طرح اطمینان سے رکوع کیجیے۔ بعد ازاں سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جائیے اور پھر اچھی طرح اطمینان سے سجدہ کیجیے۔ پھر سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جائیے۔ بعد ازاں تسلی سے سجدہ کرو۔ جب آپ ہر رکعت میں ایسا کریں گے تو نماز کو ادا کریں گے اور جتنی اس میں کمی کی تو اپنی نماز میں کمی کروگے۔" ۳۲

قارئین کرام! خط کشیدہ الفاظ کو ایک مرتبہ پھر بغور دیکھ لیجیے۔ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اردو میں کلام فرماتے تو ترجمہ کرنے والوں نے جو تصویر دکھائی ہے اس قابلیت کے پیش نظر تو حضور کو مڈل پاس کا سرٹیفکیٹ بھی نہ ملتا حالانکہ وہ معلم کائنات اور دنیا کے سب سے بڑے صاحب علم ہیں اور ہر علم و فضل میں کائنات کے ہر فرد سے لائق و فائق۔ لہٰذا۔

ع کام کرنے کے لیے یارو سلیقہ چاہیے

۱۰۔ جب میں واپس موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا۔ تونے کیا کیا؟ میں نے بیان کیا مجھ پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں لوگوں کا حال تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے بنی اسرائیل کو درست کرنے کی بڑی کوشش کی اور تمہاری امت اس قدر نمازیں ادا نہیں کرسکے گی۔ تو آپ دوبارہ پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ ۳۳

اللہ اللہ! کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نبی یہ کہہ سکتا ہے کہ تونے کیا کیا؟ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سر اس طرز تکلم کی تہمت کہاں تک درست قرار پائے گی؟ پھر ضمائر کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جانب سے یہ تشریح کر کی دکھانا کہ وہ اپنے اور ساری کائنات کے آقا و مولیٰ کو اس عبارت میں چار دفعہ مخاطب کر رہے ہیں لیکن ان لفظوں میں "تونے کیا کیا؟" ——— تم سے زیادہ ——— تمہاری امت ——— آپ دوبارہ ——— کیا ترجمانی کرنے والوں کے نزدیک حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی مڈل فیل تھے؟

۱۱۔ حضور نے اسے اپنے خاوند کی طرف سے اختیار دیا۔ ۳۴

جناب عالی! غور فرمائیے کہ اگر کوئی سوال کرے کہ حضور نے کس کے خاوند کی طرف سے اختیار دیا؟ بتائیے تو سہی کہ مذکورہ بالا عبارت کے آئینے میں اس سوال کا جواب کیا ہوگا؟ حضور والا! غور تو فرمایا ہوتا کہ یہ شان مصطفوی کا مرحلہ ہے۔ حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاملے میں تو ذرا سی بے احتیاطی بھی دین و ایمان کی تباہی کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔ جب اللہ اور اس کے سب سے برگزیدہ رسول (جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہی کے معاملے میں ہم احتیاط نہیں کریں گے تو باقی خواہ سارے دین کو بھی سر پر اٹھائے پھریں یا سینے سے لگائے رکھیں وہ ایک مردہ لاش کے سوا کیا ہوگا؟ ؎

وائے ناکامی زاہد کہ جبیں پہ اس کی
داغ سجدہ تو بنا داغ محبت نہ بنا

۱۲۔ اس کتاب (مصنف ابن ابی شیبہ) کی ایک عام خصوصیت یہ ہے کہ ہر حدیث رسول کے پہلو بہ پہلو صحابہ و تابعین کے اقوال و فتاویٰ بھی درج ہیں جس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہر حدیث کے متعلق یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ اس حدیث پر اسلاف کا عمل رہا ہے یا نہیں اور صحابہ و تابعین نے اس حدیث کو شرف قبولیت بخشا ہے۔ ۳۵

---

۳۲ دوست محمد شاکر، عبدالستار، مولوی: سنن نسائی، جلد اول، مطبوعہ کیمائن پرنٹرز لاہور، ص ۳۲۵
۳۳ ″ ″ ص ۱۳۶
۳۴ ″ ″ ص ۲۶۹
۳۵ حبیب الرحمٰن کاندھلوی، مولوی: سنن ابن ماجہ، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۳۳

Marfat.com

صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سب قابلِ تعظیم اور امت مرحومہ کے پیشوا ہیں ان حضرات کا مقام اپنی جگہ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقام اپنی جگہ دریں حالات یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ صحابہ وتابعین کیا حضور کے ارشادات کو قبولیت کا شرف بخشتے تھے شرف بخشنے پر غور فرمایا جائے کہیں اس میں فرامین مصطفویہ کی تنقیص تو نہیں ؟

۱۳- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز تشریف لائے ۔ اس وقت آپ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا آپ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے اور فرمایا کہ آپ کے پروردگار نے فرمایا ہے ۔ [۳۶]

حضور والا! حضرت جبرئیل علیہ السلام واقعی قابلِ تعظیم اور لائق تکریم ہیں لیکن وہ بھی حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کہتے تو اسے فرمانا کہاں تک کہنا درست ہے ؟ بس اس بات پر غور کر لیا جائے کیونکہ رحمتِ دوعالم سے خدا کے سوا فرمانے کا کوئی دوسرا مجاز ہی نہیں باقی تو کہتے تھے یا عرض گزار ہوتے تھے اور بس ۔

۱۴- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل اور میکائیل تشریف لائے ۔ [۳۷]

حضرت جبرئیل و حضرت میکائیل علیہما السلام واقعی قابلِ تعظیم لیکن جب فخرِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے تو اسے آنے یا حاضر ہونے سے ہی تعبیر کیا جائے گا تشریف لانا قرار دینے میں ———— بارگاہ مصطفوی کی تنقیص ہے اور اس تنقیص کا الزام خود حضور پر رکھنا اور جرأت ۔

۱۵- میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وادیٔ عقیق میں یہ سُنا ہے آج کی رات ایک آنے والا میرے پروردگار کی طرف سے آیا اور کہا اس مبارک وادی میں نماز پڑھ ۔ [۳۸]

حضور والا! پروردگارِ عالم کی طرف سے آنے والا خواہ کتنا بھی معظم سہی لیکن پروردگار سے وہ یہ ضرور کہہ سکتا تھا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے یا پڑھ لیجیے لیکن حضور سے یہ ہرگز نہیں کہہ سکتا تھا کہ نماز پڑھ، کیونکہ مخلوق کا ہر فرد خواہ وہ کتنا ہی معظم کیوں نہ ہو ہر حال حبیبِ خدا کا ادب کرنا اس کے لیے ضروری ہے ۔

منصبِ نبوت: نبوت کا منصب انسانوں کے لیے انتہائی شرف کا مقام ہے جس کا انحصار فضلِ خداوندی پر ہے اور یہ مقام کسب و محنت سے نہیں ملتا ۔ بہر حال اب تو نبوت کا دروازہ ہی بند ہے اور اس سلسلے کی آخری کڑی اور اس عمارت کی آخری اینٹ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے ۔ ہر نبی ایک اعلیٰ پائے کا معلم ہوتا تھا جو عام انسانوں سے اپنی خوبیوں کے لحاظ سے انتہائی ممتاز ہوتا تھا ۔ گفتگو میں تہذیب اور شائستگی کے وہ اعلیٰ معیار پر فائز ہوتے تھے لیکن ہمارے بعض مترجمین احادیث نے اس حقیقت کو مدنظر نہیں رکھا اور ان کی انتہائی خوش نما اخلاقی تصویر میں گفتگو کا بہت ہی بدنما رنگ بھر دیا ہے اور یہ سب کچھ نادانستہ اور بے خبری میں کیا ہے ۔

۱- حضرت موسیٰ نے کہا آپ وہ آدم ہیں جسے اللہ نے اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور تجھ میں اپنی روح پھونکی اور اپنے فرشتوں سے تجھے سجدہ کروایا اور تجھے جنت میں سکونت عطا کی پھر تو اپنی خطا سے لوگوں کو زمین پر اتار لایا ۔ [۳۹]

---

[۳۶] نامعلوم مترجمین : مشکوٰۃ المصابیح ، جلد اول ، شائع کردہ دینی کتب خانہ لاہور ، ص ۲۲۰

[۳۷] " " " ، ص ۵۳۴

[۳۸] " " " ، ص ۶۸۰

[۳۹] سعید احمد نقشبندی ، مولانا : اشعۃ اللمعات ، جلد اول ، مطبوعہ جنرل پرنٹرز لاہور ، ۳۲۴

Marfat.com

۲- حضرت آدم نے فرمایا تو وہ موسیٰ ہے جسے اللہ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجھے تختیاں عطا کیں جن میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور تجھے مناجات اور اپنی رازداری کے ساتھ اپنا قرب عطا کیا۔[40]

۳- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- اس طرح آدم مناظرہ میں موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔[41]

تینوں عبارتوں کے خط کشیدہ الفاظ دیکھے جائیں تو ایک عام قاری کو یہی تاثر ملے گا کہ حضرات انبیائے کرام کو تہذیب اور شائستگی کے ساتھ کلام کرنے کی ہوا بھی نہیں لگی تھی۔ اگر غیر مسلم ایسی تحریروں کو دیکھیں تو کیا وہ یہ سوچنے پر مجبور نہیں ہوں گے کہ جن حضرات کو دنیا کا معلم اور انسانیت کا درس دینے والے بتایا جاتا ہے انہیں تو گفتگو کرنے کا سلیقہ بھی نہیں تھا۔ غور فرمایئے کہ ایسی تحریروں کی موجودگی میں ان لوگوں کو کس طرح مطمئن کیا جائے گا؟ معاملہ درحقیقت یہ ہے وہ حضرات تو واقعی انسانیت کے معلم تھے لیکن ہمیں ان کی ترجمانی کا سلیقہ نہیں آیا۔

۴- حضرت عمر نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ سے آیت کے بارے میں سوال کیا جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا بیشک اللہ نے آدم کو پیدا کیا پھر اس کی پشت پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا۔[42]

عبارت ۳ اور ۴ میں مترجم نے اس ہستی کی گفتگو کا انداز پیش کیا ہے جنہیں اخلاق عالیہ کی تکمیل کے لیے مبعوث فرمایا گیا تھا جبکہ ان عبارتوں کی روشنی میں ایک عام قاری کو وہ معلم کائنات مکتب اخلاقیات کے طالب علم بھی نظر نہیں آئیں گے کہ اپنے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر کیسے لفظوں میں کیا جن لفظوں میں ایک عام آدمی بھی اپنے باپ دادا کا ذکر کرنا پسند نہیں کرتا۔

۵- لہٰذا مجھ (حضور) کو ان (والدہ ماجدہ) پر شفقت کی وجہ سے رونا آگیا اور مسلمان آپ پر شفقت کرتے ہوئے رو پڑے۔[43]

جب کوئی اپنے سے چھوٹے پر اظہار محبت کرے تو اسے شفقت کرنا کہتے ہیں معلوم نہیں مترجم کے نزدیک مسلمانوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو والہانہ محبت اور بے پناہ تعلق خاطر کا اظہار کیا اسے شفقت کا نام کس وجہ سے دیا گیا۔

منصب صحابیت نبوت کے بعد صحابیت سب سے بلند ترین مرتبہ ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ساری امت محمدیہ کے سردار اور سب بزرگوں کے بزرگ ہیں۔ مصنفین حضرات جب اپنے فرقہ وارانہ بزرگوں کا نام لکھنے پر آتے ہیں تو اتنے القاب کے ساتھ کہ اکیلا نام ہی مشکل سے تین سطروں میں سماتا ہے اس کے برعکس یہ ستم ظریفی ملاحظہ فرمائی جائے کہ احادیث مطہرہ کے ترجمے کرنے والے بعض حضرات کے قلم کی سیاہی صحابہ کرام کے القاب و آداب لکھتے وقت کس طرح خشک ہوتی رہی اور عقیدت کا رشتہ کتنا ڈھیلا پڑتا رہا ہے۔

۱- عبداللہ بن عمر نے کہا کہ روزہ کسی شخص کا درست نہیں جب تک نیت نہ کرے قبل صبح صادق کے۔[44]

---

[40] سید احمد نقشبندی، مولانا: اشعۃ اللمعات، جلد اول، مطبوعہ جنرل پرنٹرز لاہور، ص ۳۲۴

[41] " " " ، ص ۳۲۵

[42] " " " ، ص ۳۵۲

[43]

[44] وحید الزمان خاں، علامہ: مؤطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۲۸۲

Marfat.com

۲۔ حمزہ بن عمرو اسلمی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں روزہ رکھا کرتا ہوں تو کیا روزہ رکھوں سفر میں۔[45]
۳۔ ابو ہریرہ نے کہا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔[46]
۴۔ ابو سعید خدری سے روایت ہے۔[47]
۵۔ سفیان بن عبد اللہ کو عمر بن خطاب نے متصدق کر کے بھیجا۔[48]
۶۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے فرمایا تو یہ باغ اپنے محتاج عزیزوں کو دے ڈال۔ انہوں نے حسان اور ابی بن کعب کو دے دیا۔[49]
۷۔ انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے۔[50]
۸۔ ابو حازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد سے سنا ان سے کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال پوچھا۔[51]
۹۔ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے نجد والوں میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔[52]
۱۰۔ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال بانٹا۔[53]
۱۱۔ عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں کا وقت پوچھا گیا۔[54]
۱۲۔ بریدہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے نماز کا وقت پوچھا۔[55]
۱۳۔ ابو امامہ کہتے ہیں کہ ہم نے عمر بن عبد العزیز کے ساتھ ظہر پڑھی۔ پھر انس بن مالک کے پاس گئے تو ان کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔[56]
۱۴۔ ابو الزبیر، جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں۔[57]

---

[45] وحید الزمان خاں، علامہ: مؤطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۲۹۰

[46] " " " ، ص ۳۰۹

[47] " " " ، ص ۳۲۳

[48] " " " ، ص ۳۴۷

[49] " : تیسیر الباری، جلد سوم، مطبوعہ المکہ پریس لاہور ، ص ۴۴

[50] " " " ، ص ۹۱

[51] " " ، جلد چہارم ، ص ۱۰۹

[52] " : صحیح مسلم، جلد اول، مطبوعہ سپر آرٹ پریس کراچی ، ص ۸۳

[53] " " " ، ص ۲۵۲

[54] " : صحیح مسلم جلد دوم " ، ص ۱۵۱

[55] " " " ، ص "

[56] " " " ، ص ۲۵۲

[57] " : سنن ابو داؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ، ص ۵۲

Marfat.com

۱۵- عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جب جماعت جنوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ ۵۸
۱۶- انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں گئے۔ ۵۹
۱۷- زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ ۶۰
۱۸- عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدائشی سنتوں سے کلی کرنا ہے۔ ۶۱
۱۹- حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے۔ ۶۲
۲۰- ثوبان سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ ۶۳
۲۱- انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے وضو کرتے تھے۔ ۶۴
۲۲- مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ چھوڑ کر۔ ۶۵
۲۳- علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ۶۶
۲۴- عائشہ سے روایت ہے کہ ام سلیم جو ماں ہیں انس بن مالک کی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ جل جلالہ نہیں شرم کرتا حق سے۔ ۶۷
۲۵- اس سند سے بھی یہ روایت ابو ہریرہ سے مروی ہے۔ ۶۸
۲۶- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریظہ کے روز ارشاد فرمایا ہمارے پاس قوم (کفار) کی خبر کون لائے گا؟ زبیر نے عرض کیا میں اس کے بعد دوبارہ آپ نے فرمایا ہمارے پاس قوم کی خبر کون لائے گا۔ پھر زبیر نے عرض کیا میں۔ ۶۹
۲۷- جب فاطمہ کو اس کا علم ہوا تو وہ حضور کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ کہتے ہیں آپ کو اپنی بیٹیوں کے متعلق کسی بات پر غصہ نہیں آتا۔ علی نے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دیا ہے۔ ۷۰

---

۵۸ وحید الزمان خاں، علامہ: سنن ابو داؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۵۲
۵۹ " " " " ، ص ۵۵
۶۰ " " " " ، ص "
۶۱ " " " " ، ص ۵۷
۶۲ " " " " ، ص ۵۸
۶۳ " " " " ، ص ۶۹
۶۴ " " " " ، ص ۷۰
۶۵ " " " " ، ص ۸۹
۶۶ " " " " ، ص ۱۱۶
۶۷ " " " " ، ص ۱۲۰
۶۸ حبیب الرحمٰن کاندھلوی، مولوی: سنن ابن ماجہ۔ جلد اول۔ مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۵۵
۶۹ " " " " ، ص ۷۷
۷۰ " " " " ، ص ۵۶۹

Marfat.com

۲۸- حضور کی خدمت میں آئے۔ یہ جھگڑا زمعہ کی ایک باندی کے لڑکے کے بارے میں تھا۔ سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے بھائی نے مجھے وصیت کی تھی کہ جس تم جاؤ تو زمعہ کی باندی کے لڑکے پر قبضہ کر لینا کیونکہ یہ اس کے نطفے سے تھا۔ عبد بن زمعہ نے کہا، یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی باندی کا بیٹا ہے[۱]

۲۹- اس کے بعد ابن عباس نے فرمایا کہ جب آدمی ان تمام گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے۔[۲]

۳۰- ام ہانی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔[۳]

۳۱- حضرت شریح نے عائشہ سے پوچھا۔[۴]

۳۲- مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔[۵]

۳۳- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جوان سفید پوش انسان کی شکل میں آئے۔[۶]

۳۴- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔[۷]

۳۵- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔[۸]

۳۶- طحاوی اور دار قطنی نے عائشہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔[۹]

۳۷- ایک روایت میں ہے کہ علی نے پانی منگایا۔[۱۰]

۳۸- حضرت شریح نے عائشہ سے پوچھا۔[۱۱]

۳۹- مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں نکلا۔[۱۲]

---

[۱] حبیب الرحمٰن کاندھلوی، مولوی: سنن ابن ماجہ، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۵۷۱

[۲] نامعلوم مترجمین: مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، شائع کردہ دینی کتب خانہ، ص ۴۳

[۳] سعد حسن، مولوی: مسند امام اعظم، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۶۹

[۴] " " " ، ص ۸۶

[۵] " " " ، ص ۹۰

[۶] دوست محمد شاکر، علامہ: " ، مطبوعہ عالمین پبلیکیشنز پریس لاہور، ص ۵

[۷] " " " ، ص ۲۳

[۸] " " " ، ص ۲۴

[۹] " " " ، ص ۴۵

[۱۰] " " " ، ص ۵۱

[۱۱] " " " ، ص ۵۵

[۱۲] " " " ، ص ۵۷

Marfat.com

۴۰ - ابن عمرؓ نے کہا کہ میں غزوۂ جلولا میں شمولیت کی غرض سے عراق پہنچا۔ ھ۸۳

۴۱ - خزیمہ بن ثابت کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح خفین کی مدت ھ۸۴

۴۲ - عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی یا بوریا طلب فرمایا۔ ھ۸۵

۴۳ - ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ھ۸۶

۴۴ - عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ھ۸۷

۴۵ - انس بن مالک نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز ایسے وقت میں پڑھتے۔ ھ۸۸

۴۶ - ابوہریرہ نے کہا جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالے۔ ھ۸۹

۴۷ - عبداللہ بن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے بکری کا گوشت کھا کر نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا۔ ھ۹۰

۴۸ - عبداللہ بن عمر کوفہ میں سعد بن ابی وقاص کے پاس آئے۔ ھ۹۱

۴۹ - ابوسعید خدری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ ھ۹۲

۵۰ - جس نے جریر بن عبداللہ کو ایک دن وضو کرتے اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ ھ۹۳

۵۱ - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص ایک شخص کے پاس سے گزرے۔ ھ۹۴

۵۲ - ابن عمرؓ نے ایک عورت کا جنازہ پڑھا۔ ھ۹۵

۵۳ - عمرو بن میمون، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ھ۹۶

ھ۸۳ دوست محمد شاکر، علامہ: مسند امام اعظم، مطبوعہ عالمین پبلیکیشنز پریس لاہور، ص ۶۰

ھ۸۴ " " " ، ص ۶۳

ھ۸۵ " " " ، ص ۶۶

ھ۸۶ " " " ، ص ۶۹

ھ۸۷ " " " ، ص ۷۱

ھ۸۸ عبدالوحید، خواجہ: موطا امام محمد، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۱۹

ھ۸۹ " " " ، ص ۲۰

ھ۹۰ " " " ، ص ۲۵

ھ۹۱ " " " ، ص ۳۳

ھ۹۲ محمد صغیر الدین، مولوی: کتاب الآثار، ص ۳۴

ھ۹۳ " " " ، ص ۳۷

ھ۹۴ " " " ، ص ۴۲

ھ۹۵ " " " ، ص ۱۲۲

ھ۹۶ " " " ، ص ۱۲۵

Marfat.com

۵۶۔ مسروق، عائشہ سے روایت کرتے ہیں۔ ۹۷ے

سینکڑوں میں سے نمونے کے طور پر صرف چھپن عبارتیں پیش کی ہیں جن کے اندر مترجمین حضرات نے صحابۂ کرام کے اسمائے گرامی ایسے عامیانہ طریقے پر لکھے ہیں کہ ان کے ساتھ کسی تعظیمی لفظ کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی ہے۔ ہم نے آج تک نہیں دیکھا کہ ان حضرات نے اپنے جماعت وار بزرگوں کے نام کہیں اپنی تصانیف میں یوں لکھے ہوں ——— احمد رضا کہتے ہیں ——— اشرف علی کہتے ہیں ——— نذیر حسین کہتے ہیں۔

بلکہ جب اپنے جماعت وار بزرگوں کا نام لکھنے پر آتے ہیں تو القاب و آداب کی اس کے ساتھ اتنی فوج ہوتی ہے کہ تین تین سطروں میں اکیلا نام نہیں سماتا۔ معلوم نہیں۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسمائے گرامی لکھتے وقت ان کے قلموں کی سیاہی کیوں خشک ہو جاتی ہے؟ حالانکہ یہ حضرات تو بالاتفاق تمام بزرگوں کے بھی بزرگ، قصرِ ملت اسلامیہ کی بنیاد اور ساری امتِ محمدیہ کے سرتاج ہیں ان کے متعلق تو غیروں نے بھی یوں برملا اعتراف کیا ہے:۔ ؎

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے رہبر ہو گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

تابعین پر الزام:۔ مترجمین حضرات نے جہاں کسی تعظیمی لفظ کے بغیر صحابۂ کرام کے اسمائے گرامی عامیانہ طریقے پر لکھے ہیں وہاں نادانستہ طور پر یہ تاثر دینے کی کوشش بھی کی ہے کہ گویا تابعین حضرات بھی اپنی ان علمی و روحانی پرورش کرنے والی ہستیوں کے نام اسی طرح لیا کرتے تھے۔ چند ایسی عبارتیں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا۔ ۹۸ے

۲۔ خالد بن اسلم سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے ایک روز افطار کیا رمضان میں۔ ۹۹ے

۳۔ امام مالک کو پہنچا کہ انس بن مالک بوڑھے ہو گئے تھے۔ ۱۰۰ے

۴۔ طاؤس یمانی سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل نے تیس گایوں میں سے ایک گائے ایک برس کی لی۔ ۱۰۱ے

۵۔ شام کے لوگوں نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا۔ ۱۰۲ے

۶۔ ابن شہاب سے روایت ہے کہ پہنچا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیہ لیا بحرین کے مجوس سے اور عمر بن خطاب نے جزیہ لیا فارس کے مجوس سے اور عثمان بن عفان نے جزیہ لیا بربر سے۔ ۱۰۳ے

۹۷ے محمد صغیر الدین، مولوی: کتاب الآثار، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۱۳۵

۹۸ے وحید الزمان خاں، علامہ: موطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۲۶۵

۹۹ے " " " ، ص ۳۰۰

۱۰۰ے " " " ، ص ۳۰۵

۱۰۱ے " " " ، ص ۳۴۱

۱۰۲ے " " " ، ص ۳۶۰

۱۰۳ے " " " ، ص ۳۶۱

Marfat.com

۷۔ اسلم عدوی سے روایت ہے کہ سنا میں نے عمر بن الخطاب سے کہتے تھے۔[۱۰۴]

۸۔ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر صدقہ نکالتے اپنے غلاموں کی طرف سے۔[۱۰۵]

۹۔ ثابت نے کہا انس بن مالک (نماز میں)، ایک شئ کرتے تھے۔[۱۰۶]

۱۰۔ سعید بن حارث نے کہا کہ ہم کو ابوسعید نے نماز پڑھائی۔[۱۰۷]

۱۱۔ صنابحی سے روایت ہے کہ میں عبادہ بن صامت کے پاس گیا۔[۱۰۸]

۱۲۔ دونوں نے وراد سے جو منشی تھے مغیرہ کے سنا کہ لکھا معاویہ نے مغیرہ کو۔[۱۰۹]

۱۳۔ ابی الزبیر نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن زبیر سے سنا کہ وہ خطبہ پڑھتے تھے اس منبر پر۔[۱۱۰]

۱۴۔ علقمہ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن مسعود سے کہا۔[۱۱۱]

۱۵۔ ابو جعفر الباقر کہتے ہیں ابن عمر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتے۔[۱۱۲]

۱۶۔ عبداللہ بن الزبیر فرماتے ہیں کہ ایک انصاری نے زبیر بن عوام سے حضور کے سامنے کھیتوں کے پانی کے بارے میں کچھ تنازع کیا۔[۱۱۳]

۱۷۔ عمر بن میمون کہتے ہیں، میں ابن مسعود کی خدمت میں ہر جمعرات کی شام کو جاتا۔[۱۱۴]

۱۸۔ شعبہ کہتے ہیں میں ابن عمر کے ساتھ ایک سال تک اٹھتا بیٹھتا رہا۔[۱۱۵]

۱۹۔ طاؤس بن کیسان کہتے ہیں ابن عباس فرمایا کرتے تھے۔[۱۱۶]

۲۰۔ سائب بن یزید کہتے ہیں میں مدینہ سے مکہ تک سعد بن ابی وقاص کے ساتھ رہا۔[۱۱۷]

---

[۱۰۴] وحید الزمان خاں۔ علامہ: موطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ مطبع جاوید پریس کراچی، ص ۳۶۵

[۱۰۵] " " ، ص ۳۶۶

[۱۰۶] غلام رسول رضوی، علامہ: تفہیم البخاری، جلد دوم، مطبوعہ الجدہ پرنٹرز لاہو، ص ۵

[۱۰۷] " " ، ص ۷

[۱۰۸] وحید الزمان خاں، علامہ: صحیح مسلم، جلد اول، مطبوعہ سپر آرٹ پریس کراچی، ص ۱۱۵

[۱۰۹] " صحیح مسلم، جلد دوم " ، ص ۱۳۸

[۱۱۰] " " ، ص ۱۳۹

[۱۱۱] " : سنن ابوداؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۶۸

[۱۱۲] حبیب الرحمٰن کاندھلوی، مولوی: سنن ابن ماجہ، جلد اول " ، ص ۳۹

[۱۱۳] " " " ، ص ۴۳

[۱۱۴] " " " ، ص ۴۵

[۱۱۵] " " " ، ص ۴۶

[۱۱۶] " " " ، ص ۴۶

[۱۱۷] " " " ، ص ۴۷

Marfat.com

۲۱۔ عبداللہ بن الزبیر فرماتے ہیں، میں نے اپنے والد زبیر سے عرض کیا۔ [118]

۲۲۔ نافع کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کو ایک رات دیکھا کہ وہ کھانا کھا رہے تھے۔ [119]

۲۳۔ حضرت عبدالرحمٰن بن کعب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب کعب کی موت کا وقت قریب آیا۔ [120]

۲۴۔ سعید بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف روزہ سے تھے کہ ان کے پاس کھانا لایا گیا۔ [121]

۲۵۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ زید بن ارقم ہمارے جنازوں کی نماز میں چار تکبیریں کہتے تھے۔ [122]

۲۶۔ حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص ابن عمر کے پاس آیا۔ [123]

۲۷۔ ایک روایت عبد خیر سے یوں ہے کہ علی نے پانی منگایا۔ [124]

۲۸۔ شریح کہتے ہیں کہ پھر میں علی کے پاس آیا۔ [125]

۲۹۔ سالم بن عبداللہ بن عمر کے بیٹے کہتے ہیں کہ مسح خفین کے بارہ میں سعد بن ابی وقاص اور میرے والد کے درمیان اختلاف رائے ہوا [126]

۳۰۔ حضرت ابو زبیر کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے دریافت کیا۔ [127]

۳۱۔ حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص ابن عمر کی خدمت میں آیا۔ [128]

۳۲۔ قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ میں نے جریر بن عبداللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ [129]

۳۳۔ ایک روایت عبد خیر سے یوں ہے کہ علی نے پانی منگایا۔ [130]

۳۴۔ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے بازار میں پیشاب کیا۔ [131]

---

[118] حبیب الرحمٰن کاندھلوی، مولوی: سنن ابن ماجہ جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۴۸

[119] " " " ، ص ۲۹۱

[120] نامعلوم مترجمین، مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، شائع کردہ دینی کتب خانہ لاہور، ص ۲۹۵

[121] " " " ، ص ۳۹۸

[122] " " " ، ص ۴۰۰

[123] سعد حسن، مولوی: مسند امام اعظم، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۴۴

[124] " " " ، ص ۸۲

[125] " " " ، ص ۸۶

[126] " " " ، ص ۹۲

[127] دوست محمد شاکر، علامہ " ، مطبوعہ عالمین پبلیکیشنز پریس لاہور، ص ۱۱

[128] " " " ، ص ۱۲

[129] " " " ، ص ۳۳

[130] " " " ، ص ۵۰

[131] عبدالوحید، خواجہ: موطا امام محمد، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۳۴

Marfat.com

۳۵- ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ام سلیم بنت ملحان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عورت کے متعلق پوچھنے کو آئیں۔ [۱۳۲]

۳۶- ابراہیم نے کہا کہ میں عبداللہ بن مسعود کے ساتھیوں علقمہ اور اسود وغیرہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا۔ [۱۳۳]

یقین نہیں آتا کہ تابعین عظام اگر اردو میں کلام فرماتے تو حضرات صحابۂ کرام کے اسمائے گرامی اس عامیانہ طریقے سے لیتے جیسے ہمارے مذکورہ مترجمین نے بتائے ہیں۔ تابعین حضرات تو ان بزرگوں کو اپنی عقیدت کا مرکز قرار دیا کرتے تھے کیونکہ سب کچھ ان کی وساطت ہی سے پایا تھا۔ لہٰذا ان کی خاکِ پا کو سرمۂ بصیرت سمجھتے اور ان کے راستوں میں دیدہ و دل کا فرش بچھا دیا کرتے تھے۔ ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ وہ حضرات اس احترام کے پوری طرح مستحق تھے کیونکہ ان کے نقوشِ قدم میں امت محمدیہ کا ضابطۂ حیات اور ان کی پیروی میں دارین کی سربلندی و نجات ہے دریں حالات ہمارے مترجمین حضرات نے اس حقیقت کو قطعاً سامنے نہیں رکھا۔

نرالی تہذیب: اس عنوان کے تحت ہم چند ایسی افسوسناک عبارتیں پیش کرنے لگے ہیں جن کے اندر حضرات صحابۂ کرام کا ذکر ایسے لفظوں میں کیا گیا ہے جن پر شرافت اور تہذیب اپنا سر پیٹ کر رہ جاتی ہے۔ عالم کہلانے والے اور انبیائے کرام کے وارث بننے والے تو درکنار ایک عام مسلمان بھی اتنے بڑے بزرگوں کا ذکر ایسے گھٹیا لفظوں میں نہیں کر سکتے۔ دریں حالات صحابۂ کرام کے متعلق علماء کہلانے والوں کے لیے ایسے الفاظ زبان یا نوکِ قلم پر لانا باایں جبّہ و دستار کب زیب دیتا ہے؟ کاش! ان مایۂ ناز ہستیوں کی عظمت اور احادیثِ مطہرہ کے تقدس کو ملحوظ رکھا ہوتا۔

۱- عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے ایک گھوڑا دیا خدا کی راہ میں۔ [۱۳۴]

حضور والا! کیا بارگاہِ رسالت کے تربیت یافتہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے مایۂ ناز والد محترم کا نام اس عامیانہ طریقے سے لے سکتے تھے۔

۲- ان آیات سے اللہ جل جلالہٗ نے عتاب فرمایا اپنے رسول پر اس واسطے کہ رسول نے اندھے کی طرف خیال نہ کیا جو صدق دل سے آیا تھا اور ہدایت کا راستہ ڈھونڈتا تھا اور متوجہ ہوئے ایک دنیادار کی طرف جو دل سے طالب اور شائق ہدایت کا نہ تھا اگرچہ غرض رسول کی اس سے یہ تھی کہ اندھے کی ہدایت بعد اس کے بھی ممکن ہے اور دنیادار کو اگر ہدایت ہو جائے تو اس کے سبب سے دین کو بڑی ترقی ہوگی۔ [۱۳۵]

حضور والا! ایک جلیل القدر اور بارگاہِ رسالت کے لاڈلے اور خاص تربیت یافتہ صحابی کے لیے اندھے کا لفظ دو بار استعمال کرنا اور القاب و آداب تو دور رہے ان کے نام تک کو نوکِ قلم پر نہ آنے دینا معلوم نہیں ذوقِ سلیم کا کونسا درجہ ہے؟ غور فرمائیے کہ مترجم کو بزرگ جاننے والے حضرات ان کی پیروی میں صحابۂ کرام کا ادب کس درجہ ملحوظ رکھیں گے؟

۳- اس وقت حضرت عمر نے دل میں کہا کاش تو مر گیا ہوتا اے عمر تین بار تو نے گڑگڑا کر پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کسی بار آپ نے جواب نہ دیا۔ [۱۳۶]

---

۱۳۲ محمد صغیر الدین، مولوی: کتاب الآثار، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۵۶

۱۳۳ " " ، ص ۱۲۵

۱۳۴ وحید الزمان خاں، علامہ: موطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۳۶۵

۱۳۵ " " " ، ص ۲۳۹

۱۳۶ " " " ، ص ۲۴۰

Marfat.com

حضور والا! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کڑکڑا کر پوچھنے کا کوئی مجاز ہے؟ کیا آپ کے نزدیک لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی پر اکابر اسی طرح عمل کرتے تھے۔

۴ ہم آپ کی عیادت کے واسطے آئے دیکھا تو آپ حضرت عائشہ کے بنگلے میں تسبیح پڑھ رہے ہیں۔ [۱۳۷]

ممکن ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بنگلہ علامہ حیدر آبادی نے دیکھا ہو۔

۵۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پھسکی مارے کوئی تم میں سے نماز میں تو چاہیئے کہ لوٹے اور وضو کرے اور اعادہ کرے نماز کا [۱۳۸]

۶۔ عمرو بن سلمہ سے اسی حدیث میں روایت ہے کہ میں ان کی امامت کیا کرتا تھا ایک چادر سے جس میں جوڑ لگا تھا اور پھٹی ہوئی تھی۔ جب میں سجدہ کرتا تو میری گانڈ کھل جاتی۔ [۱۳۹]

کاش! یہ لفظ لکھنے سے پہلے علامہ صاحب کا قلم ٹوٹ گیا ہوتا یا اس کی سیاہی خشک ہو جاتی کیا اس لفظ کا مفہوم تہذیب اور شائستگی کے پردے میں تحریر نہیں کیا جا سکتا تھا؟ اگر صحابی کی عظمت دل میں نہیں تھی تو کم از کم احادیث کے تقدس ہی کو مدنظر رکھ لیا ہوتا۔ اگر ان دونوں سعادتوں سے محروم تھے تو حدیثوں کا ترجمہ کرنا ہی بے سود تھا۔

۷۔ سیدنا حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں بخشش کو برقرار رکھوں؟ آپ نے دریافت فرمایا کیا آپ نے سب بیٹوں کو عطیہ دیا ہے اس نے عرض کیا۔ [۱۴۰]

اس عبارت کے آئینے میں اگر جھانک کر دیکھا جائے تو قاری یہی تاثر لے گا کہ حضرت بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام نیچا اور ترجمہ کرنے والوں کا اونچا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تو انہیں آپ کہہ کر مخاطب کر رہے ہیں اور ترجمہ کرنے والے حضرات ان کی جانب لفظ اس سے اشارہ کر رہے ہیں۔ دریں حالات غور کرنا ہوگا کہ فخر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ترجمہ کرنے والے کس مقام پر لے گئے اگر ڈاکٹر اقبال مرحوم آج زندہ ہوتے تو ان حضرات کے ترجمے کو دیکھ کر کیا یہ نہ کہہ اٹھتے۔

ع چہ بے خبر ز مقام محمدِ عربی ست

۸۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم نے ان کے بھائیوں کو بھی کچھ دیا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ [۱۴۱]

۹۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے اور بھی بچے ہیں اس کے علاوہ اس نے عرض کیا ہاں۔ [۱۴۲]

۱۰۔ مجھے میرے والد حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے تاکہ آپ کو اس عطیہ پر گواہ کریں جو آپ نے مجھے دیا تھا آپ نے اس سے پوچھا کیا تمہارے اس کے سوا اور بھی بیٹے ہیں یا کہ نہیں۔ [۱۴۳]

---

[۱۳۷] وحید الزمان خاں، علامہ: سنن ابوداؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۴۵۲

[۱۳۸] " " " " "

[۱۳۹] " " " " ، ص ۲۴۸

[۱۴۰] دوست محمد وعبد الستار، مولوی: سنن نسائی، جلد سوم، مطبوعہ عالمین پرنٹنگ پریس لاہور، ص ۲

[۱۴۱] " " " ، ص ۳

[۱۴۲] " " " ، ص ۵

[۱۴۳] " " " ، ص ۶

Marfat.com

قارئین کرام ذرا حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں ترجمہ کرنے والوں کے یہ الفاظ تو ملاحظہ فرمائیں:۔
نے عرض کیا ——— اس سے پوچھا ——— عبارت ۷ تا ۹ میں تینوں جگہ اس نے عرض کیا کے الفاظ ہیں اور عبارت ۸ میں ہے ——— اس
کہ اس سے پوچھا۔ دریں حالات عبارت ۷ میں لفظ سیدنا اور حضرت لکھنے کا فائدہ کیا ہوا؟ کیا جس ہستی کو سیدنا اور حضرت سمجھا اور کہا جائے
اس کی جانب کوئی لفظ اس کے ساتھ اشارہ کرتا ہے؟ دور کیوں جائیں مفتی احمد یار خاں یا قبلہ ابو البرکات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کا ذکر کرکے
ترجمہ کرنے والے ان کی جانب لفظ اس کے ساتھ اشارہ کرنے کی جرأت فرمائیں گے؟ کبھی نہیں۔ حالانکہ کہاں یہ حضرات اور کہاں ایک صحابی
کا مقام؟

۱۱۔ حضرت نعمان بن بشیر کی والدہ نے نعمان کے والد کو ان کے اس دیئے گئے عطیہ پر فرمایا کہ آپ نے جو عطیہ دیا ہے۔[۱۴۴]
ترجمہ کرنے والوں کے نزدیک گویا حضرت بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی اہلیہ محترمہ نے فرمایا تھا؟ دریں حالات مترجمین کے
نزدیک قرآن کریم میں الرجال قوامون علی النساء کی جگہ النساء قوامون علی الرجال ہونا چاہیئے تھا۔ کہیں ان حضرات کی اپنی گھریلو حالت تو اس
عبارت کے اندر کارفرما نہ ہو۔ ایسے ہی حالات کے اندر تو اکبر الہ آبادی نے کہا ہے:۔

اکبر ڈرا نہیں کبھی جرمن کی فوج سے
لیکن شہید ہو گیا بیوی کی نوج سے

من گھڑت اضافے:۔

اگر ترجمے میں وضاحت کی غرض سے کچھ الفاظ بڑھائے جائیں تو انہیں قوسین میں لکھا جاتا ہے ورنہ انہیں ترجمہ ہی کہا جائے گا اور متن میں ایسے الفاظ نہ ہوں جن کا وہ ترجمہ ہوں تو ایسی عبارت کو اضافہ ہی شمار کیا جاتا ہے
اور ایسا کرنا مناسب نہیں ہے اضافے کی چند عبارتیں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ ہم نے کنوئیں کو پانی سے بھرا ہوا دیکھا۔[۱۴۵]
۲۔ ان سے زہری نے ملاقات کی۔[۱۴۶]
۳۔ ظہر اور مظہر یہ دونوں بدر میں شریک تھے۔[۱۴۷]
۴۔ تاکہ آپ اس کے پھل سے گزر کریں۔ الی آخرہ۔[۱۴۸]
۵۔ مگر عائشہ نے مجھے روک دیا۔[۱۴۹]
۶۔ جان کے بدلے جان۔[۱۵۰]
۷۔ انہوں نے فوج کا امتحان لینے .... (تین سطریں)۔[۱۵۱]

---

[۱۴۴] دوست محمد شاکر و عبد الستار، مولوی: سنن نسائی، جلد سوم، مطبوعہ عالمین پرنٹنگ پریس لاہور، ص ۲

[۱۴۵] محمد عادل خاں و محمد فاضل، مولوی: صحیح بخاری، جلد دوم، شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور، ص ۳۵۱ سطر ۱۰

[۱۴۶] 〃 〃 〃 ، ص ۵۱۹، سطر پہلی

[۱۴۷] 〃 〃 〃 ، ص ۵۱۹، سطر ۱۱

[۱۴۸] 〃 〃 〃 ، ص ۵۲۵، سطر ۱۲

[۱۴۹] چار مولوی صاحبان 〃 مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ، ص ۵۸۳ ، سطر ۴

[۱۵۰] محمد عادل و محمد فاضل 〃 شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور ، ص ۷۲۱ ، سطر ۱۱

[۱۵۱] 〃 〃 〃 ، ص ۷۶۱ ، سطر ۲۴

Marfat.com

من گھڑت ترجمہ کرنا:- بعض مقامات ایسے بھی دیکھے کہ متن میں کچھ ہے لیکن ترجمہ میں بات کچھ اور بنادی ۔ ایسی چند عبارتیں بھی پیش کی جاتی ہیں:-

۸- وَاللّٰهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُوْنِيْ وَلَئِنْ قُلْتُ لَا تَعْذِرُوْنِيْ مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوْبَ وَبَنِيْهِ (ترجمہ) قسم کھا کر کہنے لگیں کہ اگر میں اپنی بے گناہی بیان کروں تو بھی تم کو یقین نہیں آئے گا اب تو میرا اور تمہارا حال ایسا ہے جیسا یعقوب اور ان کے بیٹوں کا۔ [۱۵۲]

۹- حوضی مسیرۃ شہر (ترجمہ) میرا حوض تینے مہینے مسافت کے برابر ہے۔ [۱۵۳]

۱۰- فقال لہ ان اختی نذرت ان تحج (ترجمہ) عرض کیا کہ میری ماں نے حج کرنے کی نذر مانی تھی۔ [۱۵۴]

۱۱- (نوٹ) حضرت ابن عباس کو کریب کا مولیٰ بنا دیا ہے۔ (دیکھیے) [۱۵۵]

۱۲- قبل ان تخرج من المسجد (ترجمہ) قبل اس کے کہ میں مسجد سے جاؤں۔ [۱۵۶]

۱۳- نوٹ:- حدیث ۱۶۱۶ کا من گھڑت ترجمہ کیا ہے (دیکھیے)۔ [۱۵۷]

۱۴- حتی یدخلوا فی الاسلام (ترجمہ) اور ان کو کفر و شرک سے دور کریں۔ [۱۵۸]

۱۵- واللّٰہ یقول یا ایہا الرسول الی آخرہ (من گھڑت ترجمہ کیا ہے)۔ [۱۵۹]

۱۶- واذ ہم نجویٰ مصدر من تاجیت (ترجمہ) نجویٰ کے معنی ہیں آپس میں مشورہ کرتے ہیں۔ [۱۶۰]

۱۷- فمرت سفینۃ (ترجمہ) ایک کشتی نظر آئی۔ [۱۶۱]

۱۸- لایبقی الا المسلم (ترجمہ) سوائے علم کے کوئی باقی نہ رہے گا۔ [۱۶۲]

۱۹- کل عام مرۃ (ترجمہ) ہر سال میں دو بار پیش کرتے تھے۔ [۱۶۳]

---

[۱۵۲] چار مولوی صاحبان، صحیح بخاری: جلد دوم، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۵۸۲، سطر ۱۰

[۱۵۳] " صحیح بخاری، جلد سوم " ، ص ۵۵۳، سطر ۱۴

[۱۵۴] " " " ، ص ۵۹۲، سطر ۲۱

[۱۵۵] محمد عادل و محمد فاضل، مولوی، صحیح بخاری، جلد دوم، شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور، ص ۶۶۵، سطر ۱۱

[۱۵۶] " " " ، ص ۷۰۹، سطر ۱۱

[۱۵۷] " " " ، ص ۷۲۱، سطر ۲۰

[۱۵۸] " " " ، ص ۷۴۶، سطر آخری

[۱۵۹] " " " ، ص ۷۷۴، سطر

[۱۶۰] " " " ، ص ۸۲۹، سطر

[۱۶۱] " " " ، ص ۸۴۰، سطر پہلی

[۱۶۲] " " " ، ص ۹۱۵، سطر ۶

[۱۶۳] " " " ، ص ۹۹۵، سطر ۱۷

Marfat.com

۲۰- قال ابن عبید اللہ مثل زر الحجلۃ (پوری عبارت کا ترجمہ من گھڑت کیا ہے)۔[164]

۲۱- مسلمۃ الکذاب صاحب القیامۃ (ترجمہ) دوسرا قیامہ کا رہنے والا مسیلمہ کذاب ہے۔[165]
نوٹ:- متن اور ترجمہ دونوں میں یمامہ کو قیامہ بنا رکھا ہے۔

۲۲- وکان لیعرف منہ (ترجمہ) دوسرے لوگوں کو بھی یہ ناگوار محسوس ہوتا۔[166]

۲۳- اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهٗ (ترجمہ) میرے باپ نے ایک جگہ میرا نکاح کر دیا اور میں شیبہ تھی اور مجھے وہ نکاح منظور نہ تھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نکاح فسخ کر دیا۔[167]

۲۴- نوٹ:- حدیث ۱۵۵ کے سامنے حدیث ۱۵۶ کا اور حدیث ۱۵۶ کے سامنے حدیث ۱۵۵ کا ترجمہ لکھا ہوا ہے۔[168]

۲۵- القحت لہ تمرات من اللیل (ترجمہ) ایک پیالے میں آنحضرت کو کھجوروں کا شیرہ پلایا ہے۔[169]

۲۶- وہو الخلیط من المعاشرۃ (ترجمہ) خلیط بمعنی ساتھی ہے۔[170]

۲۷- ثلاثین ومائۃ (ترجمہ) ایک سو بیس۔[171]

۲۸- كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي النَّجْوٰى (ترجمہ) تم نے سرکشی کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کس طرح سنا ہے۔[172]

۲۹- بَابٌ ۲۴۸ الدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَسَاكِيْنِ وَاِيْثَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الصُّفَّةِ وَالْاَرَامِلَ حِيْنَ سَئَلَتْهُ فَاطِمَةُ وَشَكَتْ اِلَيْهِ الطَّحْنَ وَالرَّحٰى اَنْ يُّخْدِمَهَا مِنَ السَّبْيِ فَوَكَلَهَا اِلَى اللّٰهِ (ترجمہ) رسول اللہ اور مسکینوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے ادائے خمس کی دلیلوں اور سرور عالم کا حضرت فاطمہ کی چکی پیسنے کی شکایت پر آپ کو لونڈی نہ دینا اور ان کی ضروریات کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے حوالے کر کے اہل صفہ اور بیوہ عورتوں کے لیے ایثار کرنے کے حکم کی وضاحت۔[173]

---

[164] محمد عادل و محمد فاضل، مولوی: صحیح بخاری، جلد دوم، شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور، ص ۳۴۱، سطر ۱۶

[165] ″ ″ ″ ، ص ۳۶۸، سطر ۷

[166] ″ : صحیح بخاری، جلد سوم ″ ، ص ۶۰، سطر آخری

[167] ″ ″ ″ ، ص ۹۲، سطر ۱۹

[168] ″ ″ ″ ، ص ۱۰۲، سطر ۲۰

[169] ″ ″ ″ ، ص ۱۰۶، سطر ۱۱

[170] ″ ″ ″ ، ص ۱۱۳، سطر ۱۶

[171] ″ ″ ″ ، ص ۱۱۷، سطر ۱۵، ۲۲

[172] ″ ″ ″ ، ص ۳۸۲، سطر ۲۴

[173] ″ ″ ″ ، ص ۱۶۹، ۱۷۰

Marfat.com

۳۰۔ فان للہ خمسہ یعنی للرسول (ترجمہ) مال غنیمت کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے۔[۱۷۴]

۳۱ شعبہ نے کہا میں اس لڑکے کو سرورِ عالم کی خدمت میں لے گیا۔[۱۷۵]

نوٹ:۔ اس عبارت میں شعبہ راوی کو صحابی بنا کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔

۳۲۔ بابٌ ۳۶ مَنْ لَمْ یُخَمِّسِ الْاَسْلَابَ وَمَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ مِنْ غَیْرِ اَنْ یُّخَمِّسَ وَحُکْمِ الْاِمَامِ فِیْهِ (ترجمہ) جو کوئی مقتول کافروں کے سازوسامان میں خمس نہ لے اور جو کوئی کسی کافر کو قتل کر دے تو مقتول کافروں کا مال و اسباب خمس نکالے یا امام کا حکم حاصل کیے بغیر اسی کا ہے۔[۱۷۶]

۳۳۔ لیکن نعمان بن ثابت سپہ سالار فوج۔[۱۷۷]

نوٹ:۔ لیکن صفحہ ۱۹۴ سطر ۷ اور ۱۰ میں ان کا اسم گرامی نعمان بن مقرن لکھا ہوا موجود ہے۔

۳۴۔ رَوَاهُ سَعِیْدُ بْنُ مِیْنَاءَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ (ترجمہ) سعید بن میناء نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔[۱۷۸]

نوٹ:۔ یہاں سعید بن میناء کو صحابی بنا دیا اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام ہی خارج کر دیا۔

۳۵۔ ہشام ابن عروہ عن ابیہ (ترجمہ) ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت زبیر سے روایت کرتے ہیں۔[۱۷۹]

نوٹ:۔ کیا ہشام بن عروہ کے والد ماجد کا اسم گرامی حضرت عروہ نہیں جو تابعی ہیں۔

۳۶۔ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ اِدْرِیْسَ عَائِذُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُبَادَةَ ابْنَ الصَّامِتِ وَکَانَ شَهِدَ بَدْرًا (ترجمہ) حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ادریس عائذ اللہ بن عبداللہ جو کہ بدر میں شریک تھے۔[۱۸۰]

نوٹ:۔ یہاں عائذ اللہ بن عبداللہ کو غزوہ بدر میں شامل کر کے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم گرامی خارج کر دیا۔

۳۷۔ ائذن لنا فلنترک لابن اختنا عباس فداءہٗ۔ (ترجمہ) ہمیں اجازت دیجیے کہ ہم اپنے بھتیجے حضرت عباس کا فدیہ معاف کر دیں۔[۱۸۱]

نوٹ:۔ معلوم نہیں مترجمین کے نزدیک بھانجے اور بھتیجے میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟

۳۸۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ حَرَّمَ مَکَّةَ وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا۔ (ترجمہ) یا اللہ حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں مکہ کو دو پتھریلے علاقوں کے درمیان حرم بناتا ہوں۔[۱۸۲]

[۱۷۴] محمد عادل و محمد فاضل، مولوی: صحیح بخاری، جلد سوم، شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور، ص ۱۷۰، سطر ۱۷

[۱۷۵] " " " ، ص ۱۷۰، سطر ۲۴

[۱۷۶] " جلد دوم " ، ص ۱۸۳، سطر ۱۲

[۱۷۷] " " " ، ص ۱۹۵، سطر ۲

[۱۷۸] " " " ، ص ۳۴۷، سطر ۲۰

[۱۷۹] " " " ، ص

[۱۸۰] " " " ، ص ۵۱۴، سطر ۲۷

[۱۸۱] " " " ، ص ۵۲۰، سطر ۱۴

[۱۸۲] " " " ، ص ۵۵۱

Marfat.com

نوٹ:۔ یہاں دو پتھریلے علاقوں کی درمیانی جگہ سے مکہ مکرمہ نہیں بلکہ مدینہ منورہ مراد ہے جیساکہ متعدد احادیث میں اس کی تصریح موجود ہے جس پر سب کا اتفاق ہے۔ ہم نے موطا امام مالک کے حواشی میں اس موضوع پر تفصیلی نوٹ بھی لکھ دیا ہے۔

۳۹۔ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُؤْكَلَ لُحُوْمُ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ (ترجمہ) حضرت عمر سے دریافت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع فرمایا؟[183]

۴۰۔ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ۔ (ترجمہ) تم برابر کرو اپنی صفوں کو نہیں تو اللہ پھوٹ ڈال دے گا تمہارے ارادوں میں۔[184]

۴۱۔ تَفْضُلُ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلٰوةِ الَّتِيْ لَا يُسْتَاكُ لَهَا ضِعْفًا۔ (ترجمہ) وہ نماز جس کے لیے مسواک کی گئی ہے اس نماز پر جس کے لیے مسواک نہیں کی گئی ستر درجے فضیلت رکھتی ہے۔[185]

نرالی دیانت:۔ ایسے سینکڑوں مقامات سامنے آئے کہ ایک دو لفظوں سے لے کر سطروں تک کے ترجمے غائب ہیں یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ ترجمہ کرنے والوں کی فروگزاشت ہے یا کتابت کرنے والوں کی سہل پسندی۔ یہاں نمونے کے طور پر چند فروگزاشتوں کی نشاندہی کی جاتی ہے:۔

۱۔ سطر۴۔ انہ اصابہا حراما سے ما نکح اباؤکم من النساء تک تقریباً دو سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[186]

۲۔ سطر ماقبل آخر۔ وَلَمْ يُحِلَّ نِكَاحَ اِمَاءِ اَهْلِ الْكِتَابِ۔ اَلْيَهُوْدِيَّةَ وَالنَّصْرَانِيَّةَ کا ترجمہ غائب ہے۔[187]

۳۔ سطر۲۱۔ اِذَا اَدَّعَتْهُ سے فَلَا يُعْرَفُ اَنَّهٗ مِنْهُ تک کا ترجمہ غائب ہے۔[188]

۴۔ سطر۱۴ اور سطر۱۵ دونوں کا ترجمہ غائب ہے۔[189]

۵۔ سطر۹۔ ان عتق المکاتب سے دو سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[190]

۶۔ صفحہ ۴۴ سطر۱۴ سے صفحہ ۴۵ سطر۱۵ تک تقریباً سولہ سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[191]

۷۔ آخری سطر کا ترجمہ غائب ہے۔[192]

---

[183] محمد عادل، محمد فاضل، مولوی: صحیح بخاری، جلد سوم، شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور، ص ۱۸۸

[184] وحید الزمان خان، علامہ: سنن ابوداؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۲۷۲

[185] نامعلوم مترجمین، مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، شائع کردہ دینی کتب خانہ لاہور، ص ۱۰۹

[186] وحید الزمان خان، علامہ: موطا امام مالک، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۲۵

[187] " " " ، ص ۳۱

[188] " " " ، ص ۶۱

[189] " " " ، ص ۱۰۱

[190] " " " ، ص ۱۴۳

[191] " " " ، ص ۱۴۴

[192] " " " ، ص ۱۵۱

Marfat.com

۸- سطر گیارہ سے تقریباً اڑھائی سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[۱۹۳]

۹- سطر۱۹ سے تقریباً چار سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[۱۹۴]

۱۰- سطر۱۲ سے تقریباً دو سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[۱۹۵]

۱۱- سطر۸۔ نظر الی قیمتہ سے امر الناس تک کا ترجمہ غائب ہے۔[۱۹۶]

۱۲- سطر۱۸ سے تقریباً پانچ سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[۱۹۷]

۱۳- سطر۱۴ سے تقریباً پانچ سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[۱۹۸]

۱۴- سطر۱۰ سے تقریباً چار سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[۱۹۹]

۱۵- سطر۱۴ سے تقریباً چار سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۰۰]

۱۶- سطر۵ سے تقریباً پانچ سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۰۱]

۱۷- سطر۷ سے تقریباً چار سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۰۲]

۱۸- سطر۲۳ فَقَذَفُوا فِي طَوِيٍّ مِّنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيثٍ مُّخْبِثٍ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۰۳]

۱۹- سطر۱۱ وَلَيْسَ بِهَا مِنْ دَاعٍ وَّلَا مُجِيبٍ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۰۴]

۲۰- سطر۲۲۔ ثم اقبل النّاس نحوہ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۰۵]

۲۱- سطر۲۳۔ یبایع تحت الشجرۃ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۰۶]

---

[۱۹۳] وحیدالزمان خاں، علامہ: موطا امام مالک، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۱۶۰

[۱۹۴] " " " ، ص ۱۷۴

[۱۹۵] " " " ، ص ۱۷۶

[۱۹۶] " " " ، ص ۱۸۴

[۱۹۷] " " " ، ص ۱۸۶

[۱۹۸] " " " ، ص ۱۹۳

[۱۹۹] " " " ، ص ۱۹۶

[۲۰۰] " " " ، ص ۲۰۷

[۲۰۱] " " " ، ص ۲۲۵

[۲۰۲] " " " ، ص ۲۸۸

[۲۰۳] چار مولوی صاحبان: صحیح بخاری، جلد دوم، مطبوعہ مطبع سعیدی، ص ۵۰۵

[۲۰۴] " " " ۵۷۵

[۲۰۵] " " " ۵۸۵

[۲۰۶] " " " ۵۹۶

Marfat.com

۲۲- سطر پہلی۔ وَاِذَا رَجُلٌ عِنْدَہٗ قَدْ جُمِعَتْ یَدَاہُ اِلٰی عُنُقِہٖ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۸۷]

۲۳- سطر۳۔ بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا یُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۸۸]

۲۴- سطر۲۳۔ لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۸۹]

۲۵- سطر۲۔ وَرَاْسُہٗ عَلٰی فَخِذِ عَائِشَۃَ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۹۰]

۲۶- سطر۲۲۔ فَقَبَضَہُ اللّٰہُ وَاِنَّ رَاْسَہٗ بَیْنَ نَحْرِیْ وَسَحْرِیْ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۹۱]

۲۷- سطر۲۲۔ فاذا رأیت ربی کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۹۲]

۲۸- باب ۵۶۳ کا ترجمہ نہیں کیا۔[۲۹۳]

۲۹- سطر۵۔ دو سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۹۴]

۳۰- سطر۴۔ کَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا سے تین سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۹۵]

۳۱- سطر۱۔ لم ینزل من الفجر کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۹۶]

۳۲- سطر۲۲۔ فنزلت فلا تعضلوہن آیت کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۹۷]

۳۳- سطر۱۰۔ والذین یتوفون۔ آیت کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۹۸]

۳۴- سطر۷۔ تَکُوْنُ فِیْ حَجْرِ وَلِیِّہَا کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۹۹]

۳۵- سطر۱۷۔ فَہُمْ اَحَقُّ بِہَا مِنْ اَہْلِہَا کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۰۰]

---

[۲۸۷] چار مولوی صاحبان: صحیح بخاری، جلد دوم، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۶۵۳

[۲۸۸] " " جلد سوم، ص ۲۸۸

[۲۸۹] " " " ، ص ۳۳۵

[۲۹۰] محمد عادل، محمد فاضل، مولوی: صحیح بخاری، جلد دوم، شائع کردہ فرسعید پبلشرز لاہور، ص ۶۹۷

[۲۹۱] " " " ، ص ۷۰۲

[۲۹۲] " " " ، ص ۷۱۰

[۲۹۳] " " " ، ص ۷۱۲

[۲۹۴] " " " ، ص ۷۱۵

[۲۹۵] " " " ، ص ۷۱۷

[۲۹۶] " " " ، ص ۷۲۵

[۲۹۷] " " " ، ص ۷۳۱

[۲۹۸] " " " ، ص ۷۳۲

[۲۹۹] " " " ، ص ۷۵۶

[۳۰۰] " " " ، ص ۷۵۸

Marfat.com

۳۶- سطر ۲۳- مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ کا ترجمہ غائب ہے۔[301]

۳۷- سطر ۲۳- قَالَ یَحْیٰی بَعْضُ الْحَدِیْثِ عَنْ عَمْرِ ابْنِ مُرَّةَ قَالَ- کا ترجمہ غائب ہے۔[302]

۳۸- ماقبل آخر- وَجَرَّبُوْا وَلَیْسَ ھٰذَا مِنْ ذَوْقِ الْغَمِّ- کا ترجمہ غائب ہے۔[303]

۳۹- سطر پہلی مَالَا تَاوِیْلَ لَہٗ- کا ترجمہ غائب ہے۔[304]

۴۰- سطر ۱- تَحَسَّسُوْا تَخَیَّرُوْا کا ترجمہ غائب ہے۔[305]

۴۱- سطر ۲۰- وَقَالَ مُجَاھِدٌ کا ترجمہ غائب ہے۔[306]

۴۲- سطر ۲۰- نَزَلَ بِہِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ کا ترجمہ غائب ہے۔[307]

۴۳- سطر ۱۱، ۱۲- فَاتَّخَذَ سَبِیْلَہٗ فِی الْبَحْرِ... مِثْلَ الطَّاقِ کا ترجمہ غائب ہے۔[308]

۴۴- سطر پہلی- یَا مُوْسٰی اِنِّیْ عَلٰی عِلْمٍ... لَا اَعْلَمُہٗ تین سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[309]

۴۵- سطر ۱۵- اَوْ کَالشَّعْرَةِ الْبَیْضَآءِ فِیْ جَنْبِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ کا ترجمہ غائب ہے۔[310]

۴۶- سطر ۴- فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ... مِسْطَحُ ابْنُ اُثَاثَةَ تین سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[311]

۴۷- سطر ۱۲- وَکَانَتْ اُمُّ حَسَّانَ بِنْتِ ثَابِتٍ مِنْ رَھْطِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ کا ترجمہ غائب ہے۔[312]

۴۸- سطر ۱۸- حَتّٰی اَسْقَطُوْا لَھَا بِہٖ کا ترجمہ غائب ہے۔[313]

۴۹- سطر ۳- بَعْدَ مَا اُنْزِلَ الْحِجَابُ کا ترجمہ غائب ہے۔[314]

---

[301] محمد عادل، محمد فاضل، مولوی: صحیح بخاری، جلد دوم، شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور، ص ۷۵۹

[302] " " " ۷۶۰

[303] " " " ۷۸۹

[304] " " " ۸۱۷

[305] " " " "

[306] " " " ۸۲۲

[307] " " " ۸۲۷

[308] " " " ۸۳۹

[309] " " " ۸۴۰

[310] " " " ۸۵۵

[311] " " " ۸۶۴

[312] " " " ۸۷۱

[313] " " " ۸۷۲

[314] " " " ۸۹۴

Marfat.com

۵۰- سطر۶- وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۱۵]

۵۱- سطر۵- سَابِقُ النَّهَارِ يَتَطَالِبَانِ ... مِنَ الْآخِرِ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۱۶]

۵۲- سطر۱۸- يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۱۷]

۵۳- سطر۲۶- اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۱۸]

۵۴- سطر۹- وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَهُمْ اَهْلُ الْبَازِرِ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۱۹]

۵۵- سطر۲۵- فَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَرٰى رُؤْيَا اَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۲۰]

۵۶- سطر۴- فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ .... دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۲۱]

۵۷- سطر۷- جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۲۲]

۵۸- سطر۲- فَاَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ ۔ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۲۳]

۵۹- سطر۲۱- وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۲۴]

۶۰- سطر۲- اَلنَّبِيُّ فِي لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۔ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۲۵]

۶۱- سطر۱۴- رَكِبْنَ الْاِبِلَ ۔ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۲۶]

۶۲- سطر۱۵- اِذَا كَانَتْ ذَاتَ مَالٍ وَجَمَالٍ ... قِلَّةً لِلْمَالِ وَالْجَمَالِ دو سطر کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۲۷]

۶۳- سطر۲۳ قَالَ مَرَّ بِنَا فِي مَسْجِدِ بَنِي رِفَاعَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۲۸]

---

۳۱۵ محمد عادل و محمد فاضل، مولوی: صحیح بخاری جلد دوم، شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور، ص ۲۸

۳۱۶ " " " ، ص ۲۱۳

۳۱۷ " " " ، ص ۲۱۸

۳۱۸ " " " ، ص ۳۵۶

۳۱۹ " " " ، ص ۳۵۷

۳۲۰ " " " ، ص ۴۱۳

۳۲۱ " " " ، ص ۴۷۸

۳۲۲ " " " ، ص ۵۱۰

۳۲۳ " " " ، ص ۵۲۷

۳۲۴ " " " ، ص ۵۷۸

۳۲۵ " : صحیح بخاری، جلد سوم ، ص ۶۱

۳۲۶ " " " ، ص ۷۲

۳۲۷ " " " ، ص ۹۳

۳۲۸ " " " ، ص ۹۹

Marfat.com

۶۴- سطر۱۳- ذراع الجفرة ... مِلءُ كسائِها ڈیڑھ سطر کا ترجمہ غائب ہے۔ [۳۲۹]

۶۵- سطر۳- مَن فعلَ ذٰلكَ مِنهُنَّ ... فتهلكي پوری پانچ سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [۳۳۰]

۶۶- سطر۲۴- فخرجتُ فجئتُ إلى المنبرِ فإذا حولَهُ رهطٌ کا ترجمہ غائب ہے۔ [۳۳۱]

۶۷- سطر۲۳- ثُمَّ ركعَ ركوعًا طويلًا کا ترجمہ غائب ہے۔ [۳۳۲]

۶۸- سطر۱۹- يُريدُ رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّم نفسَهُ - کا ترجمہ غائب ہے۔ [۳۳۳]

۶۹- سطر۱۱- فجئتُهُ بقبضةٍ أُخرى فأكلَ منها- کا ترجمہ غائب ہے۔ [۳۳۴]

۷۰- سطر۱۹- قالَ محمدُ بنُ يوسفَ ...... تا آخر اڑھائی سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [۳۳۵]

۷۱- سطر۱۲- قولُ المريضِ إنّي وجعٌ أو وا رأساهُ أو اشتدَّ بي الوجعُ (ترجمہ) مریض کا کہنا کہ [۳۳۶]

۷۲- سطر۲- قالَ صاحباي ما نرى كتابًا کا ترجمہ غائب ہے۔ [۳۳۷]

برائے نام ترجمہ: یہاں ان چند عبارتوں کی مثال کے طور پر نشاندہی کی جاتی ہے جن میں متن کی طویل عبارت کا ترجمے کے نام سے مختصر سا خلاصہ لکھ دیا ہے:۔

۱- سطر۶- قالَ مالكٌ فلو أنَّ رجلًا سے أصابَ أُمَّتَها تک تقریباً چار سطروں کا برائے نام ترجمہ کیا ہے۔ [۳۳۸]

۲- سطر۵ سے ساڑھے چار سطروں کا پونے دو سطری برائے نام ترجمہ کیا ہے۔ [۳۳۹]

۳- صفحہ ۱۷۰ کی آخری دو سطروں اور صفحہ ۱۷۱ کی پہلی تین سطروں کا برائے نام ترجمہ کیا ہے۔ [۳۴۰]

۴- سطر۷ تا ۱۳- ان تقریباً سات سطروں کا چار سطروں میں برائے نام ترجمہ کیا ہے۔ [۳۴۱]

---

[۳۲۹] محمد عادل و محمد فاضل، مولوی: صحیح بخاری، جلد سوم، شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور، ص ۱۰۸

[۳۳۰] " " " " ، ص ۱۱۰

[۳۳۱] " " " "

[۳۳۲] " " " ، ص ۱۱۳

[۳۳۳] " " " ، ص ۱۶۷

[۳۳۴] " " " ، ص ۱۹۵

[۳۳۵] " " " "

[۳۳۶] " " " ، ص ۲۶۳

[۳۳۷] " " " ، ص ۴۴۷

[۳۳۸] وحید الزمان خان، علامہ: موطا امام مالک، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی ، ص ۱۹۳

[۳۳۹] " " " ، ص ۱۹۶

[۳۴۰] " " " ، ص ۲۰۷

[۳۴۱] " " " ، ص ۲۲۵

Marfat.com

۵۔ سطر۲۱ سے تقریباً پانچ سطروں کا تین سطروں میں برائے نام ترجمہ کیا ہے۔[۳۴۲]

۶۔ سطر۱۲ سے تقریباً چار سطروں کا ایک سطر میں برائے نام ترجمہ کیا ہے۔[۳۴۳]

۷۔ آخری چار سطروں کا دو سطروں میں برائے نام ترجمہ کیا ہے۔[۳۴۴]

۸۔ آخری ساڑھے پانچ سطروں کا اڑھائی سطر میں ترجمہ کیا ہے۔[۳۴۵]

۹۔ سطر۹ سے پونے چار سطروں کا ایک سطر میں برائے نام ترجمہ کیا ہے۔[۳۴۶]

۱۰۔ سطر۱۵ سے آخری تین اقوال کا برائے نام ترجمہ کیا ہے۔[۳۴۷]

۱۱۔ پہلی سے آٹھویں سطر تک کا سوا دو سطروں میں برائے نام ترجمہ کیا ہے۔[۳۴۸]

۱۲۔ سطر سے آٹھ سطروں کا ساڑھے تین سطروں میں برائے نام ترجمہ کیا ہے۔[۳۴۹]

۱۳۔ قول ۱۱ سے ساڑھے پانچ سطروں کا سوا تین سطروں میں برائے نام ترجمہ کیا ہے۔[۳۵۰]

۱۴۔ سطر۱۱ سے آٹھ سطروں کا پونے پانچ سطروں میں برائے نام ترجمہ کیا ہے۔[۳۵۱]

۱۵۔ سطر۸ سے دس سطروں کا ساڑھے تین سطروں میں برائے نام ترجمہ کیا ہے۔[۳۵۲]

۱۶۔ سطر۳ سے ساڑھے چھ سطروں کا پونے چار سطروں میں برائے نام ترجمہ کیا ہے۔[۳۵۳]

۱۷۔ قول ۱۵ سے اٹھارہ سطروں کا بارہ سطروں میں برائے نام ترجمہ کیا ہے۔[۳۵۴]

۱۸۔ قول ۱۶ سے تیس سطروں کا بیس سطروں میں برائے نام ترجمہ کیا ہے۔[۳۵۵]

---

[۳۴۲] وحید الزمان خاں، علامہ: موطا امام مالک، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۲۱۱

[۳۴۳] " " " ، ص ۲۱۶

[۳۴۴] " " " ، ص ۲۱۹

[۳۴۵] " " " ، ص ۲۲۴

[۳۴۶] " " " ، ص ۲۲۵

[۳۴۷] " " " ، ص ۲۳۱

[۳۴۸] " " " ، ص ۲۴۶

[۳۴۹] " " " ، ص ۲۴۸

[۳۵۰] " " " "

[۳۵۱] " " " ، ص ۲۴۹

[۳۵۲] " " " ، ص ۲۵۰

[۳۵۳] " " " ، ص ۲۵۱

[۳۵۴] " " " ، ص ۲۵۱

[۳۵۵] " " " ، ص ۲۵۲

Marfat.com

۱۹- سطر ۳ سے انیس سطروں کا دس سطروں میں ٹیڈی ترجمہ کیا ہے۔ ۳۵۶

۲۰- سطر ۱۸ سے اڑھائی سطروں کا صرف نصف سطر میں حیرت انگیز ترجمہ کیا ہے۔ ۳۵۷

نقالی:- بعض مترجمین نے ایسا بھی کیا ہے کہ کسی حدیث کی کتاب کے سابقہ ترجمے کو سامنے رکھ کر اس میں برائے نام معمولی سی ردوبدل کر کے اپنا ترجمہ بھی تیار کر لیا اور یوں انگلی کٹا کر شہیدوں میں شمار ہو گئے اور شہسواروں میں نام لکھوا لیا ہے۔ ایسا کرنے سے ناشرین کا تجارتی کاروبار تو چلتا رہتا ہے لیکن ایسے مترجمین اپنے لیے کوئی ایسا زادِ راہ فراہم نہیں کرتے جو اگلے جہاں میں ان کے لیے نفع بخش ہو۔ بعض ترجمہ کرنے والے ایسے بھی ہیں جنہوں نے معمولی ردوبدل اور کاٹ چھانٹ کر کے دوسروں کے حواشی کو اپنے بنانے کی مذموم حرکتیں بھی کی ہیں۔ اگر ان حضرات کے اندر حواشی لکھنے کی اہلیت نہیں تو کتبِ احادیث پر حواشی لکھنے کا مشورہ انہیں کونسے ڈاکٹر نے دیا ہے؟

صلوٰۃ وسلام میں بدعت:- پروردگارِ عالم نے فرمایا ہے:- اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔ لیکن اکثر کتبِ احادیث کے اردو ترجموں کو دیکھا کہ ان میں ارشادِ خداوندی صلوٰۃ وسلام کی جگہ صؑ یا صلعم یا علم قسم کی شارٹ ہینڈ سے ہزاروں مقامات پر ٹرخایا ہوا ہے اور حکمِ باری تعالیٰ کی ذرا پروا نہیں کی۔ اسی طرح صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اسمائے گرامی کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ رضؓ کو کافی سمجھنے کی بیماری تو اتنی عام ہے کہ خدا کی پناہ۔ بھلا حکمِ خداوندی کو بدلنے کی اس مذموم حرکت کا کتاب وسنت سے کوئی جواز ہے۔ جو حضرات بدعتوں کے خلاف جہاد کرنے کے مدعی ہیں اور سمجھے بیٹھے ہیں کہ وہ زندہ ہی شاید شرک وبدعت کو مٹانے کے لیے ہیں، اس بدعتِ قبیحہ کی بیماری میں سب سے زیادہ مبتلا بھی وہی ہیں۔ اس غیر شرعی ایجاد کو چھوڑنے کی سب کو بھرپور کوشش کرنی چاہیئے۔

بفضلہ تعالیٰ اس ناچیز کو بھی صحیح بخاری، سنن ابن ماجہ، مؤطا امام مالک اور سنن ابوداؤد کے ترجمے کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا۔ جو حضرات زیورِ علم سے آراستہ ہیں ان سے احقر متوقع ہے کہ اختلافِ مسالک کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ناشر کی معرفت ہمارے ترجموں کے متعلق اپنی رائے سے مطلع فرمائیں گے۔ ممکن ہے آئندہ ایڈیشن میں وہ شاملِ اشاعت ہو سکیں سب سے زیادہ احسان مجھ پر ان حضرات کا ہو گا جو اختلافی مباحث سے قطعِ نظر کر کے میری غلطیوں اور فروگذاشتوں سے مجھے مطلع فرمائیں گے تاکہ قدرت کو منظور ہو تو آئندہ ان کی اصلاح ہو سکے۔

کتبِ احادیث کے ان ترجموں کو شایانِ شان طریقے سے منظرِ عام پر لانے والے سید اعجاز احمد صاحب کو خدائے ذوالمنن اشاعت احادیث کے لیے مستعد رکھے اور خدمتِ دینِ متین کی وافر سعادت و وسائل سے نوازے نیز انہیں دارین کی ہر پریشانی سے نجات بخشے۔ اسے میرے لیے کفارۂ سئیات، توشۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۚ وَتُبْ عَلَيْنَآ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

گدائے درِ اولیاء:- محمد عبدالحکیم خاں اختر
مجددی مظہری شاہجہان پوری
لاہور چھاؤنی

۲۷ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ
مطابق ۹ جولائی ۱۹۸۳ء

۳۵۶ وحید الزمان خان، علامہ، مؤطا امام مالک، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی۔ ص ۲۹۰

۳۵۷ ″ ″ ″ ″ ص ۲۷۶

Marfat.com

فہرست ابواب سنن ابوداؤد مترجم (عربی اردو) جلد اوّل

باب	عنوان	صفحہ
●	دیباچہ	۴
●	عرض مترجم	۱۷
	پارہ — ۱	
	۱۔ کتاب الطہارۃ	
۱	قضائے حاجت کے وقت خلوت میں جانا	//
۲	آدمی کا پیشاب کے لیے جگہ تلاش کرنا	//
۳	بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا کہے	۶۴
۴	قضائے حاجت کے وقت قبلے کی طرف منہ کرنے کی کراہیت۔	//
۵	اس بات کی اجازت	۶۶
۶	قضائے حاجت کے وقت ستر کیسے کھولے	//
۷	قضائے حاجت کے وقت بات کرنے کی کراہیت	۶۷
۸	پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب دینا	//
۹	بغیر طہارت ذکر الٰہی کرنا	۶۸
۱۰	جس انگوٹھی پر اللہ تعالیٰ کا نام ہو اسے لے کر بیت الخلاء میں جانا۔	//
۱۱	پیشاب کی چھینٹوں سے بچنا	//
۱۲	کھڑے ہو کر پیشاب کرنا	۶۹
۱۳	رات کو پیشاب کرنے کے لیے برتن اپنے پاس رکھ لینا۔	۷۰
۱۴	جن مقامات پر پیشاب کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔	۷۰
۱۵	غسل خانے میں پیشاب کرنا	//
۱۶	سوراخ میں پیشاب کرنے کی ممانعت	۷۱
۱۷	بیت الخلاء سے نکلے تو کیا کہے	//
۱۸	استنجا کے وقت شرمگاہ کو دایاں ہاتھ لگانے کی کراہیت۔	۷۲
۱۹	قضائے حاجت کے وقت ستر چھپانا	۷۳
۲۰	جن چیزوں سے استنجا کرنا منع فرمایا گیا ہے	//
۲۱	پتھروں سے استنجا کرنا	۷۴
۲۲	پاکی کا بیان	۷۵
۲۳	پانی سے استنجا کرنا	//
۲۴	استنجا کے بعد اپنا ہاتھ زمین پر رگڑنا	۷۶
۲۵	مسواک کا بیان	//
۲۶	مسواک کس طرح کرے	۷۷
۲۷	جو دوسرے آدمی کی مسواک استعمال کرے	//
۲۸	مسواک کو دھونا	۷۸
۲۹	مسواک فطری سنت ہے	//
۳۰	رات کو بیدار ہونے پر مسواک کرنا	۷۹
۳۱	گھر میں آتے ہی مسواک کرنا	۸۰
۳۲	وضو فرض ہے	//
۳۳	حدث کے بغیر دوبارہ وضو کرنا	۸۱
۳۴	پانی کبھی ناپاک نہیں ہوتا	//
۳۵	بضاعہ کنوئیں کا بیان	۸۲

Marfat.com

باب	عنوان	صفحہ
۳۶	پانی جنبی نہیں ہوتا	۸۳
۳۷	ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا	//
۳۸	کتے کے جھوٹے برتن کو دھونا	۸۴
۳۹	بلی کا جھوٹا	۸۵
۴۰	عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا	۸۶
۴۱	اس کی ممانعت	۸۷
۴۲	سمندری پانی سے وضو	//
۴۳	نبیذ سے وضو	۸۸
۴۴	کیا قضائے حاجت کے وقت کوئی نماز پڑھ لے۔	//
۴۵	وضو کے لیے کتنا پانی کافی ہے	۹۰
۴۶	وضو میں زیادہ پانی خرچ کرنا	۹۱
۴۷	پورا وضو کرنا	//
۴۸	پیتل کے برتن میں وضو کرنا	//
۴۹	وضو سے پہلے تسمیہ پڑھنا	۹۲
۵۰	دھونے سے پہلے برتن میں ہاتھ ڈالنے کا بیان۔	//
۵۱	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا بیان	۹۳
۵۲	تین تین مرتبہ دھونا	۱۰۲
۵۳	دو دو بار دھونا	//
۵۴	ایک ایک بار دھونا	۱۰۳
۵۵	کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں فرق رکھنا۔	//
۵۶	ناک سنکنے کا بیان	//
۵۷	داڑھی میں خلال کرنا	۱۰۵
۵۸	عمامہ پر مسح کرنا	//
۵۹	پاؤں دھونا	//
۶۰	موزوں پر مسح کرنا	۱۰۶
۶۱	مسح کی مدت	۱۰۹
۶۲	جرابوں پر مسح کرنا	۱۱۰
۶۳	جوتوں اور پاؤں پر مسح کرنا	//
۶۴	مسح کرنے کا طریقہ	//
۶۵	پانی چھڑکنے کا بیان	۱۱۲
۶۶	وضو کے بعد کیا کہے	//
۶۷	ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھنا	۱۱۳
۶۸	وضو میں کمی رہ جانا	//
۶۹	جب وضو ٹوٹنے کا شک ہو	۱۱۴
۷۰	بوسہ دینے سے وضو کا حکم	۱۱۵
۷۱	شرمگاہ چھونے سے وضو کرنا	۱۱۶
۷۲	اس بات کی اجازت	//
۷۳	اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنا	۱۱۷
۷۴	کچا گوشت چھونے یا دھونے سے وضو کا حکم	//
۷۵	مردار کو چھونے سے وضو نہ کرنا	۱۱۸

پارہ ـــ ۲

باب	عنوان	صفحہ
۷۶	آگ سے پکائی ہوئی چیز کھا کر وضو نہ کرنا	۱۲۰
۷۷	اس سے وضو لازم آنا	۱۲۲
۷۸	دودھ پی کر وضو کرنا	//
۷۹	اس کی رخصت	//
۸۰	خون نکلنے سے وضو کا حکم	//
۸۱	سونے سے وضو کا حکم	۱۲۴
۸۲	جو گندگی پر پیدل چلے	۱۲۵
۸۳	جس کا نماز میں وضو ٹوٹ جائے	//
۸۴	مذی کا بیان	۱۲۶
۸۵	حائضہ کے ساتھ مباشرت اور کھانے پینے کا بیان	۱۲۸

Marfat.com

باب	عنوان	صفحہ
۸۶	دخول کا بیان	۱۲۸
۸۷	جنبی کا دوبارہ جماع کرنا	۱۲۹
۸۸	دوبارہ جماع کرنا چاہے تو وضو کرلے	۱۳۰
۸۹	حالت جنابت میں سونا	〃
۹۰	حالت جنابت میں کھانا	〃
۹۱	جنبی کا وضو کرنا	۱۳۱
۹۲	جنبی کا غسل میں دیر کرنا	〃
۹۳	جنبی کا قرآن کریم پڑھنا	۱۳۲
۹۴	جنبی کا مصافحہ کرنا	۱۳۳
۹۵	جنبی کا مسجد میں داخل ہونا	〃
۹۶	جب جنبی بھول کر لوگوں کو نماز پڑھانے لگے	۱۳۴
۹۷	جو خواب میں تری دیکھے	۱۳۵
۹۸	عورت بھی مرد کی طرح تری دیکھے	〃
۹۹	جتنا پانی غسل کے لیے کافی ہے	۱۳۶
۱۰۰	غسل جنابت کا بیان	۱۳۷
۱۰۱	غسل کے بعد وضو کرنا	۱۴۰
۱۰۲	کیا غسل کرتے وقت عورت اپنے بال کھولے	〃
۱۰۳	جو جنبی اپنے سر کو خطمی سے دھوئے	۱۴۱
۱۰۴	اس پانی کا بیان جو مرد و عورت کے درمیان ہے۔	〃
۱۰۵	حائضہ کا ساتھ کھانا اور ملاپ رکھنا	۱۴۲
۱۰۶	حائضہ کا مسجد سے کوئی چیز لینا	۱۴۳
۱۰۷	حائضہ پر نماز کی قضا نہیں ہے	〃
۱۰۸	حائضہ سے جماع کرنے کا کفارہ	〃
۱۰۹	جو حائضہ سے جماع کے سوا سب کچھ کرے	۱۴۴
۱۱۰	جس نے مستحاضہ کے متعلق کہا کہ جتنے دن حیض آتا تھا اتنے دنوں کی نماز چھوڑے۔	۱۴۶
۱۱۱	جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دے	۱۴۹

باب	عنوان	صفحہ
۱۱۲	مستحاضہ ہر نماز کے لیے تازہ غسل کرے	۱۵۳
۱۱۳	جس نے کہا کہ مستحاضہ ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لے۔	۱۵۶
۱۱۴	جس نے کہا کہ مستحاضہ کو طہر کے بعد غسل کرنا چاہیے۔	۱۵۷
۱۱۵	جس نے کہا کہ مستحاضہ کو ایک نماز ظہر کے بعد دوسری نماز ظہر کے لیے غسل کرنا چاہیے۔	۱۵۹
۱۱۶	جس نے کہا کہ مستحاضہ کو روزانہ ایک بار غسل کرنا چاہیے اور ظہر کا نام نہ لیا۔	〃
۱۱۷	مستحاضہ کو ایام حیض میں غسل کرنا چاہیے	〃
۱۱۸	جس نے کہا کہ وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے	۱۶۰
۱۱۹	جس نے وضو کا ذکر نہیں کیا مگر بوقت حدث	〃
۱۲۰	اس عورت کا بیان جو طہر کے بعد زردی یا گندگی دیکھے۔	۱۶۱
۱۲۱	مستحاضہ سے اس کا خاوند جماع کر سکتا ہے	〃
۱۲۲	نفاس کے دنوں کا بیان	〃
۱۲۳	خون حیض دھونا	۱۶۲
۱۲۴	تیمم کا بیان	۱۶۴
۱۲۵	حالت اقامت میں تیمم	۱۶۹
۱۲۶	جنبی تیمم کرے	۱۷۱
۱۲۷	کیا جنبی سردی کے خوف سے تیمم کر سکتا ہے	۱۷۲
۱۲۸	چیچک والا تیمم کرے	۱۷۳
۱۲۹	تیمم کر کے نماز پڑھی اور وقت کے اندر پانی مل جائے۔	〃
۱۳۰	نماز جمعہ کے لیے غسل کرنا	۱۷۴
۱۴۰	جمعہ کے روز غسل نہ کرنے کی رخصت	۱۷۸

پارہ — ۳

Marfat.com

باب	عنوان	صفحہ
۱۳۲	اسلام قبول کرنے والے کو غسل کا حکم دیا جائے۔	۱۸۰
۱۳۳	عورت کا ان کپڑوں کو دھونا جو اس نے حالت حیض میں پہنے تھے۔	〃
۱۳۴	ان کپڑوں سے نماز پڑھنا جنہیں پہن کر اپنی بیوی سے صحبت کی تھی۔	۱۸۳
۱۳۵	عورتوں کے بچھانے کے کپڑوں پر نماز نہ پڑھنا	〃
۱۳۶	اس بات کی اجازت	〃
۱۳۷	جب کپڑے میں منی لگ جائے	۱۸۴
۱۳۸	جب بچہ کپڑے پر پیشاب کر دے	〃
۱۳۹	جس زمین پر پیشاب کر دیا جائے	۱۸۶
۱۴۰	خشک ہونے پر زمین کا پاک ہونا	۱۸۷
۱۴۱	جب نجاست کپڑے کے ایک حصے میں لگے۔	〃
۱۴۲	جوتے میں نجاست لگنا	۱۸۸
۱۴۳	نجس کپڑے سے پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ کرنا	۱۸۹
۱۴۴	کپڑے میں تھوک لگنا	〃

۲۔ کتاب الصلوٰۃ

باب	عنوان	صفحہ
۱۴۵	نماز کی فرضیت	۱۹۰
۱۴۶	نماز کے اوقات	۱۹۲
۱۴۷	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوقات نماز اور آپ کیسے نماز پڑھتے تھے۔	۱۹۶
۱۴۸	نماز ظہر کا وقت	۱۹۷
۱۴۹	نماز عصر کا وقت	۱۹۸
۱۵۰	درمیانی نماز (عصر) کا وقت	۱۹۹
۱۵۱	جسے ایک رکعت مل گئی اسے پوری نماز مل گئی	۲۰۰
۱۵۲	سورج زرد ہونے تک نماز عصر میں تاخیر کرنے پر تہدید۔	〃
۱۵۳	نماز عصر قضا کر دینے پر تہدید	۲۰۱
۱۵۴	نماز مغرب کا وقت	〃
۱۵۵	نماز عشاء کا وقت	۲۰۲
۱۵۶	نماز فجر کا وقت	۲۰۴
۱۵۷	نمازوں کی حفاظت کرنا	〃
۱۵۸	جب امام نماز میں وقت سے تاخیر کرے	۲۰۵
۱۵۹	جو سو جائے یا نماز پڑھنا بھول جائے	۲۰۷
۱۶۰	مسجدیں تعمیر کرنے کا بیان	۲۱۲
۱۶۱	گھروں میں نماز پڑھنے کی جگہ بنانا	۲۱۵
۱۶۲	مسجدوں میں چراغ جلانا	〃
۱۶۳	مسجد کی کنکریوں کا بیان	〃
۱۶۴	مسجد میں جھاڑو دینے کا بیان	۲۱۶
۱۶۵	مسجدوں میں عورتوں کا مردوں سے جدا رہنا	〃
۱۶۶	مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا کہنا چاہیے	۲۱۷
۱۶۷	مسجد میں داخل ہونے کی نماز کا بیان	۲۱۸
۱۶۸	مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت	〃
۱۶۹	مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنے کی کراہیت	۲۱۹
۱۷۰	مسجد میں تھوکنے کی کراہیت	〃
۱۷۱	مشرک کے مسجد میں داخل ہونے کا بیان	۲۲۲
۱۷۲	وہ جگہیں جن پر نماز پڑھنا جائز نہیں	۲۲۳
۱۷۳	اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کی ممانعت ہے۔	۲۲۴
۱۷۴	لڑکے کو نماز پڑھنے کا حکم کب دیا جائے	〃
۱۷۵	اذان کی ابتداء	۲۲۵
۱۷۶	اذان کس طرح دی جائے	۲۲۶
۱۷۷	اقامت کا بیان	۲۳۳
۱۷۸	اگر ایک اذان کہے اور دوسرا اقامت	۲۳۴
۱۷۹	جو اذان دے وہی اقامت کہے	〃

Marfat.com

باب	عنوان	صفحہ
۱۸۰	اذان بلند آواز سے کہنا	۲۲۵
۱۸۱	مؤذن کے لیے وقت کی پابندی کرنا ضروری ہے۔	〃
۱۸۲	منارے پر اذان کہنا	۲۲۶
۱۸۳	مؤذن کا اذان میں گھومنا	〃
۱۸۴	اذان و اقامت کے درمیان دعا مانگنا	۲۲۷
۱۸۵	اذان کی آواز سن کر کیا کہے	〃
۱۸۶	اقامت سنے تو کیا کہے	۲۲۹
۱۸۷	اذان کے بعد کی دعا	〃
۱۸۸	مغرب کی اذان کے وقت کیا کہے	۲۴۰

پارہ—۴

باب	عنوان	صفحہ
۱۸۹	اذان کہنے کی تنخواہ لینا	۲۴۱
۱۹۰	وقت سے پہلے اذان کہنے کا بیان	〃
۱۹۱	اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کا بیان	۲۴۲
۱۹۲	مؤذن امام کا انتظار کرے	〃
۱۹۳	تثویب کا بیان	۲۴۳
۱۹۴	نماز کی اقامت ہو جائے اور امام نہ آئے تو لوگ بیٹھ کر اس کا انتظار کریں۔	〃
۱۹۵	جماعت ترک کرنے پر وعید	۲۴۵
۱۹۶	نماز با جماعت کی فضیلت	۲۴۷
۱۹۷	نماز کے لیے پیدل چلنے کی فضیلت کا بیان	۲۴۸
۱۹۸	اندھیری رات میں نماز کے لیے جانے کا بیان	۲۵۰
۱۹۹	نماز کے لیے جاتے وقت کس طرح جانا چاہیے	〃
۲۰۰	جو نماز کے ارادے سے نکلا لیکن جماعت ہو چکی۔	۲۵۱
۲۰۱	عورتوں کے مسجد جانے کا بیان	〃

باب	عنوان	صفحہ
۲۰۲	اس بارے میں وعید	۲۵۲
۲۰۳	نماز کے لیے دوڑنا	۲۵۳
۲۰۴	مسجد میں دو دفعہ جماعت کرنا	۲۵۴
۲۰۵	جو اپنے گھر میں نماز پڑھ لے پھر جماعت ملے تو ان کے ساتھ پڑھ لے۔	〃
۲۰۶	جب جماعت سے نماز پڑھ لی۔ پھر دوسری جماعت ہو تو کیا دوبارہ پڑھے؟	۲۵۵
۲۰۷	قوم کی امامت اور اس کی فضیلت	۲۵۶
۲۰۸	امام کے متعلق جھگڑنے کی کراہیت	〃
۲۰۹	امامت کا زیادہ مستحق کون ہے	〃
۲۱۰	عورتوں کی امامت	۲۵۹
۲۱۱	ایسے کا امامت کرنا جس سے لوگ ناراض ہوں	۲۶۰
۲۱۲	اندھے کی امامت	〃
۲۱۳	زیارت کرنے والے کی امامت	۲۶۱
۲۱۴	جب امام لوگوں سے اونچی جگہ پر کھڑا ہو	〃
۲۱۵	اس شخص کی امامت جو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ چکا اور وہی نماز پڑھائے۔	۲۶۲
۲۱۶	جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے	〃
۲۱۷	دو میں سے ایک جماعت کرائے تو دونوں کیسے کھڑے ہوں؟	۲۶۴
۲۱۸	جب تین ہوں تو کیسے کھڑے ہوں	۲۶۵
۲۱۹	سلام کے بعد امام پھر جائے	۲۶۶
۲۲۰	امام کا اپنی جگہ پر نفل پڑھنا	〃
۲۲۱	امام جب آخری رکعت کے سجدے سے سر اٹھائے اور اس کا وضو ٹوٹ جائے۔	〃
۲۲۲	نماز کی تحریم و تحلیل کا بیان	۲۶۷
۲۲۳	مقتدی کو امام کی پیروی کرنے کا حکم ہے	〃
۲۲۴	امام سے پہلے سر اٹھانے اور اس سے پہلے رکھنے پر وعید	۲۶۸

Marfat.com

باب	عنوان	صفحہ
۲۲۵	امام سے پہلے چلے جانے کا بیان	۲۶۸
۲۲۶	کتنے کپڑوں میں نماز پڑھی جائے	〃
۲۲۷	جو کپڑے کو اپنی گردن کے پیچھے باندھ کر نماز پڑھے۔	۲۶۹
۲۲۸	ایسے کپڑے سے نماز پڑھنا جس کا کچھ حصہ دوسرے پر ہو۔	۲۷۰
۲۲۹	آدمی کا اکیلی قمیص سے نماز پڑھنا	〃
۲۳۰	جب کپڑا تنگ ہو	〃
۲۳۱	نماز میں کپڑے لٹکانا	۲۷۱
۲۳۲	کپڑا تنگ ہو تو اسے تہمد کی طرح باندھ لے	۲۷۲
۲۳۳	عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے	〃
۲۳۴	جب عورت دوپٹے کے بغیر نماز پڑھے	۲۷۳
۲۳۵	نماز میں کپڑا لٹکانا	〃
۲۳۶	جو بالوں کا جوڑا بنا کر نماز پڑھے	۲۷۴
۲۳۷	جوتے پہن کر نماز پڑھنا	〃
۲۳۸	نمازی اپنے جوتے اتار کر کہاں رکھے؟	۲۷۶
۲۳۹	چھوٹے بوریے پر نماز پڑھنا	〃
۲۴۰	پرانے بوریے پر نماز پڑھنا	〃
۲۴۱	اپنے کپڑے پر سجدہ کرنا	۲۷۷
۲۴۲	صفیں برابر کرنا	〃
۲۴۳	ستونوں کے درمیان صفیں بنانا	۲۸۰
۲۴۴	صف میں امام سے نزدیک رہنا مستحب ہے اور دور رہنے کی کراہیت۔	〃
۲۴۵	صف میں لڑکے کہاں کھڑے ہوں	۲۸۱
۲۴۶	عورتوں کی صف اور اگلی صف سے پیچھے رہنا	〃
۲۴۷	امام صف سے کدھر کھڑا ہو	۲۸۲
۲۴۸	جو پچھلی صف میں اکیلا نماز پڑھے	〃
۲۴۹	جو صف میں بغیر رکوع کیے ملے	〃
۲۵۰	نمازی کے سترے کا بیان	۲۸۳
۲۵۱	جب لکڑی نہ ملے تو لکیر کھینچ لے	〃
۲۵۲	اونٹ کی طرف نماز پڑھنا	۲۸۴
۲۵۳	جب سترے کی طرف نماز پڑھے تو اسے اپنی کس چیز کے سامنے رکھے۔	۲۸۵
۲۵۴	باتیں کرنے والوں اور سوئے ہوئے کی طرف نماز پڑھنا۔	〃
۲۵۵	سترے سے نزدیک رہنا	〃
۲۵۶	نمازی اپنے سامنے سے گزرنے والے کو روکے	۲۸۶
۲۵۷	نمازی کے سامنے سے گزرنے کی ممانعت	۲۸۷
۲۵۸	جو چیز نماز توڑتی ہے	〃
۲۵۹	امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے بھی کافی ہے	۲۸۹
۲۶۰	جس نے کہا کہ عورت کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔	〃
۲۶۱	جس نے کہا کہ گدھے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔	۲۹۰
۲۶۲	جس نے کہا کہ کتے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔	۲۹۱
۲۶۳	جس نے کہا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی	۲۹۲

پارہ — ۵

باب	عنوان	صفحہ
۲۶۴	نماز شروع کرنے کا بیان	۲۹۳
۲۶۵	رفع یدین کرنا	〃
۲۶۶	نماز شروع کرنا	۲۹۶
۲۶۷	دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان	۳۰۲
۲۶۸	جس نے رکوع کے وقت ہاتھ اٹھانے کا ذکر نہ کیا۔	۳۰۳

Marfat.com

باب	عنوان	صفحہ
۲۶۹	نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا	۳۰۵
۲۷۰	کس دعا کے ساتھ نماز شروع کی جائے	〃
۲۷۱	جس کے نزدیک نماز سبحانک اللھم سے شروع کی جائے۔	۳۱۱
۲۷۲	نماز شروع کرتے وقت سکتہ کرنا	۳۱۲
۲۷۳	جن کے نزدیک تسمیہ جہر سے نہیں پڑھنی چاہیئے۔	۳۱۳
۲۷۴	جس نے اسے آواز سے پڑھا	۳۱۵
۲۷۵	کوئی حادثہ پیش آ جائے تو نماز مختصر کر لینا	۳۱۶
۲۷۶	نماز میں نقص آنے کا بیان	〃
۲۷۷	نماز کو مختصر کرنا	〃
۲۷۸	ظہر کی قرأت کا بیان	۳۱۸
۲۷۹	پچھلی دو رکعتوں کو مختصر رکھنا	۳۲۰
۲۸۰	ظہر اور عصر میں قرأت کی مقدار	〃
۲۸۱	مغرب میں قرأت کی مقدار	۳۲۱
۲۸۲	مغرب میں چھوٹی سورتیں پڑھنا	۳۲۲
۲۸۳	عشاء کی قرأت کا بیان	۳۲۳
۲۸۴	جو اسی سورت کو دوسری رکعت میں دہرائے	〃
۲۸۵	فجر کی قرأت کا بیان	〃
۲۸۶	جو نماز میں قرأت ترک کر دے	〃
۲۸۷	جس کے نزدیک قرأت ہے جبکہ جہر سے نہ پڑھا جائے۔	۳۲۷
۲۸۸	جس کے نزدیک قرأت ہے جبکہ آواز سے نہ پڑھا جا رہا ہو۔	۳۲۸
۲۸۹	ان پڑھ اور غیر عربی کے لیے کتنی قرأت کافی ہے۔	۳۲۹
۲۹۰	کہاں کہاں تکبیر کہے	۳۳۰
۲۹۱	گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے کیسے رکھے	۳۳۲
۲۹۲	پہلی اور تیسری رکعت سے اٹھنا	۳۳۳
۲۹۳	دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء کرنا	〃
۲۹۴	جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے	۳۳۴
۲۹۵	دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا	۳۳۵
۲۹۶	عورتیں جب امام کے ساتھ ہوں تو سجدے سے کب سر اٹھائیں۔	
۲۹۷	رکوع کے بعد کھڑا ہو کر اور دونوں سجدوں کے درمیان کتنا ٹھہرے۔	۳۳۶
۲۹۸	اس کی نماز جو رکوع اور سجدوں میں اپنی پیٹھ سیدھی نہ کرے۔	۳۳۷
۲۹۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ جس کی نماز پوری نہ ہوئی تو نوافل سے پوری کی جائے گی۔	۳۴۱
۳۰۰	رکوع اور سجود کے احکام نیز ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا۔	〃
۳۰۱	آدمی رکوع اور سجود میں کیا کہے	۳۴۲
۳۰۲	رکوع اور سجود میں دعا کرنا	۳۴۴
۳۰۳	نماز میں دعا مانگنا	۳۴۵
۳۰۴	رکوع و سجود کی مقدار	۳۴۶
۳۰۵	جو امام کو سجدے میں پائے وہ کیا کرے	۳۴۸
۳۰۶	سجدہ کن اعضاء پر ہو	〃
۳۰۷	ناک اور پیشانی پر سجدہ کرنا	۳۴۹
۳۰۸	سجدے کی کیفیت	〃
۳۰۹	اس بات کی رخصت	۳۵۰
۳۱۰	کمر پر ہاتھ رکھنا	۳۵۱
۳۱۱	نماز میں رونا	〃
۳۱۲	نماز میں وسوسوں اور خیالات کی کراہیت	〃
۳۱۳	نماز میں امام کو لقمہ دینا	۳۵۲

Marfat.com

باب	عنوان	صفحہ
۳۱۴	لقمہ دینے کی ممانعت	۲۵۲
۳۱۵	نماز میں ادھر ادھر دیکھنا	〃
۳۱۶	ناک پر سجدہ کرنا	۲۵۳
۳۱۷	نماز میں کسی چیز کو دیکھنا	〃
۳۱۸	اس کی اجازت	۲۵۴
۳۱۹	نماز میں عمل	۲۵۵
۳۲۰	نماز میں سلام کا جواب دینا	۲۵۷
	پارہ — ۶	
۳۲۱	نماز میں چھینکنے والے کو جواب دینا	۲۶۰
۳۲۲	امام کے پیچھے آمین کہنا	۲۶۱
۳۲۳	نماز میں تالی بجانا	۲۶۳
۳۲۴	نماز میں اشارہ کرنا	۲۶۶
۳۲۵	نماز میں کنکریاں ہٹانا	۲۶۷
۳۲۶	کمر پہ ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنا	〃
۳۲۷	نماز میں لاٹھی کا سہارا لینا	〃
۳۲۸	نماز میں بولنے کی ممانعت	۲۶۸
۳۲۹	بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان	〃
۳۳۰	تشہد میں کس طرح بیٹھے	۲۷۱
۳۳۱	چوتھی رکعت میں سرین پر بیٹھنا	〃
۳۳۲	تشہد کا بیان	۲۷۳
۳۳۳	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنا	۲۷۷
۳۳۴	تشہد کے بعد کیا کہے	۲۷۹
۳۳۵	تشہد آہستہ پڑھنا	۲۸۰
۳۳۶	تشہد میں اشارہ کرنا	〃
۳۳۷	نماز میں ہاتھ ٹیکنے کی کراہیت	۲۸۲
۳۳۸	قعدہ اولیٰ میں تخفیف	۲۸۳

باب	عنوان	صفحہ
۳۳۹	سلام پھیرنے کا بیان	۳۸۳
۳۴۰	امام کے سلام کا جواب دینا	۳۸۴
۳۴۱	نماز کے بعد تکبیر کہنا	۳۸۵
۳۴۲	سلام کو مختصر رکھنا	〃
۳۴۳	جب نماز میں وضو ٹوٹ جائے تو چلا جائے	〃
۳۴۴	گھر میں جہاں فرض پڑھے ہوں اسی جگہ نوافل پڑھنا۔	〃
۳۴۵	سجدہ سہو کا بیان	۳۸۶
۳۴۶	جب پانچ رکعتیں پڑھیں	۳۹۰
۳۴۷	جس نے شک کو دور کرنے کے لیے کہا	۳۹۲
۳۴۸	جس نے کہا کہ ظنِ غالب کے مطابق پوری کرے۔	۳۹۳
۳۴۹	جس نے سلام کے بعد کہا	۳۹۴
۳۵۰	جو دو رکعتوں کے بعد تشہد پڑھے بغیر کھڑا ہو جائے۔	۳۹۵
۳۵۱	جو تشہد میں بیٹھنا بھول جائے	〃
۳۵۲	سجدہ سہو کے بعد تشہد پڑھ کر سلام پھیرے	۳۹۶
۳۵۳	نماز پڑھ کر عورتوں کا مردوں سے پہلے چلے جانا	۳۹۷
۳۵۴	نماز سے کیسے واپس لوٹے	〃
۳۵۵	آدمی کا اپنے گھر میں نوافل پڑھنا	〃
۳۵۶	جس نے قبلہ رو نماز نہ پڑھی پھر معلوم ہوا	۳۹۸
۳۵۷	جمعہ کے احکام	〃
۳۵۸	جمعہ کی وہ ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے	۴۰۰
۳۵۹	جمعہ کی فضیلت	۴۰۱
۳۶۰	جمعہ چھوڑنے پر وعید	〃
۳۶۱	جمعہ چھوڑنے کا کفارہ	۴۰۲
۳۶۲	جس پر جمعہ واجب ہے	〃
۳۶۳	بارش کے روز جمعہ	۴۰۳

Marfat.com

باب	عنوان	صفحہ
٣٦٤	ٹھنڈی رات میں جماعت سے رک جانا	۴۰٣
٣٦٥	غلام اور عورت کے لیے جمعہ	۴۰۵
٣٦٦	دیہات میں نماز جمعہ	〃
٣٦٧	جب عید جمعہ کے روز آئے	۴۰٦
٣٦٨	جمعہ کے روز نماز فجر میں کیا پڑھے	۴۰٧
٣٦٩	لباس جمعہ کا بیان	۴۰٨
٣٧٠	نماز سے پہلے جمعہ کے روز حلقہ بنانا	۴۰٩
٣٧١	منبر بنوانا	〃
٣٧٢	منبر کی جگہ	۴١٠
٣٧٣	جمعہ کے روز زوال سے پہلے نماز پڑھنا	〃
٣٧٤	نماز جمعہ کا وقت	〃
٣٧٥	جمعہ کی اذان	۴١١
٣٧٦	امام کا خطبے میں کسی سے خطاب کرنا	۴١٢
٣٧٧	امام کا منبر پر بیٹھنا	〃
٣٧٨	کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا	۴١٣
٣٧٩	کمان سے ٹیک لگا کر خطبہ دینا	〃
٣٨٠	منبر پر دونوں ہاتھ اٹھانا	۴١٦
٣٨١	خطبے چھوٹے پڑھنا	〃
٣٨٢	خطبے کے وقت امام کے نزدیک بیٹھنا	〃
٣٨٣	اگر کوئی حادثہ رونما ہو تو امام خطبہ موقوف کر دے۔	۴١٧
٣٨٤	امام اکڑوں بیٹھ کر خطبہ نہ دے	〃
٣٨٥	خطبے کے دوران باتیں کرنا	۴١٨
٣٨٦	محدث کا امام سے اجازت لینا	〃
٣٨٧	جب کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو	۴١٩
٣٨٨	جمعہ کے روز لوگوں کی گردنیں پھلانگنا	〃
٣٨٩	جو دوران خطبہ اونگھ رہا ہو	۴٢٠
٣٩٠	منبر سے اترنے کے بعد امام کا کلام کرنا	〃

باب	عنوان	صفحہ
٣٩١	جس نے جمعہ کی ایک رکعت پائی	۴٢٠
٣٩٢	نماز جمعہ میں کیا پڑھے	〃
٣٩٣	امام کی اقتداء کرنا جبکہ دونوں کے درمیان	۴٢١
	دیوار حائل ہو۔	〃
٣٩٤	جمعہ کے بعد نماز پڑھنا	〃
٣٩٥	نماز عیدین	۴٢٢
٣٩٦	عید کے لیے نکلنے کا وقت	۴٢۴
٣٩٧	عورتوں کا عید کے لیے نکلنا	〃
٣٩٨	عید کے روز خطبہ دینا	۴٢۵
٣٩٩	کمان سے ٹیک لگا کر خطبہ دینا	۴٢٧
۴٠٠	عید کے لیے اذان نہ کہنا	〃
۴٠١	عیدین کی تکبیریں	۴٢٨
۴٠٢	عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں کیا پڑھے	۴٢٩
۴٠٣	خطبے کے لیے لوگوں کا بیٹھنا	〃
۴٠۴	عید کے لیے ایک راستے سے آئے اور دوسرے سے جائے۔	۴٣٠

پارہ — ٧

باب	عنوان	صفحہ
۴٠۵	اگر عید کے روز امام نہ نکل سکے تو اگلے روز نماز عید کے لیے نکلے۔	۴٣١
۴٠٦	نماز عید کے بعد نماز پڑھنا	〃
۴٠٧	بارش کی وجہ سے مسجد میں نماز عید پڑھنا	۴٣٢
۴٠٨	نماز استسقاء اور اس کے احکام	〃
۴٠٩	استسقاء میں دونوں ہاتھوں کو اٹھانا	۴٣۴

٣۔ کتاب الکسوف

باب	عنوان	صفحہ
۴١٠	نماز کسوف	۴٣٧

Marfat.com

باب	عنوان	صفحہ
۴۱۱	جس کے نزدیک چار رکعتیں ہیں	۴۳۸
۴۱۲	نماز کسوف کی قرأت	۴۴۲
۴۱۳	اس نماز کے لیے لوگوں کو بلانا	۴۴۳
۴۱۴	اس میں صدقہ دینا	〃
۴۱۵	اس میں غلام آزاد کرنا	〃
۴۱۶	جس کے نزدیک دو رکعتیں ہیں	〃
۴۱۷	اندھیرے کے وقت نماز پڑھنے کا بیان	۴۴۴
۴۱۸	اللہ کی نشانی دیکھنے پر سجدہ ریز ہونا	۴۴۵

۴- ابواب صلوٰۃ السفر

باب	عنوان	صفحہ
۴۱۹	مسافر کی نماز	〃
۴۲۰	مسافر کب قصر کرے	۴۴۶
۴۲۱	سفر میں اذان دینا	۴۴۷
۴۲۲	مسافر کا نماز پڑھنا اور وقت میں شک ہو	〃
۴۲۳	دو نمازوں کو جمع کرنا	۴۴۸
۴۲۴	سفر میں قرأت کو مختصر کر دینا	۴۵۲
۴۲۵	سفر میں نوافل	〃
۴۲۶	سواری پر نوافل اور وتر پڑھنا	۴۵۳
۴۲۷	عذر کے باعث فرض اونٹ پر پڑھنا	۴۵۴
۴۲۸	مسافر کب پوری نماز پڑھے	〃
۴۲۹	دشمن کی سرزمین میں ہو تو قصر پڑھے	۴۵۸
۴۳۰	نماز خوف کا بیان	〃
۴۳۱	امام کے ساتھ ایک صف کھڑی ہو	۴۶۰
۴۳۲	جب مقتدی ایک رکعت پڑھ لیں	〃
۴۳۳	جس نے کہا کہ تکبیر تحریمہ اکٹھے کہیں	۴۶۱
۴۳۴	جس نے کہا کہ امام ہر گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے	۴۶۴
۴۳۵	جس نے کہا کہ ہر گروہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے	〃
۴۳۶	جس نے کہا کہ ہر گروہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لے اور دوسری نہ پڑھے۔	۴۶۵
۴۳۷	جس نے کہا کہ ہر گروہ کے ساتھ امام دو رکعتیں پڑھے۔	۴۶۶
۴۳۸	کفار کو تلاش کرنے والے کی نماز	۴۶۷

۵- ابواب التطوع

باب	عنوان	صفحہ
۴۳۹	نوافل کے احکام اور سنتوں کی رکعتیں	〃
۴۴۰	فجر کی دو رکعتیں	۴۶۹
۴۴۱	دونوں رکعتوں کو ہلکی پھلکی پڑھنا	〃
۴۴۲	ان کے بعد لیٹنا	۴۷۱
۴۴۳	جماعت ہو رہی ہے تو فجر کی سنتیں نہ پڑھے	۴۷۲
۴۴۴	ان کی قضا کب پڑھے	۴۷۳
۴۴۵	ظہر کے پہلے اور بعد چار رکعتیں پڑھنا	〃
۴۴۶	نماز عصر سے پہلے نفلی نماز پڑھنا	۴۷۴
۴۴۷	عصر کے بعد نماز پڑھنا	〃
۴۴۸	جب سورج بلند ہو تو اس کی اجازت	۴۷۵
۴۴۹	نماز مغرب سے پہلے نفل پڑھنا	۴۷۷
۴۵۰	چاشت کی نماز	۴۷۸

پارہ — ۸

باب	عنوان	صفحہ
۴۵۱	دن کی نماز کا بیان	۴۸۱
۴۵۲	صلوٰۃ التسبیح کا بیان	۴۸۲
۴۵۳	مغرب کے بعد دو رکعتیں کہاں پڑھی جائیں	۴۸۴
۴۵۴	عشاء کی سنتیں	〃

۶- ابواب قیام اللیل

Marfat.com

باب	عنوان	صفحہ
۴۵۵	تہجد کی فرضیت کا منسوخ ہونا اور اس میں آسانی	۴۸۵
۴۵۶	راتوں کو قیام کرنا	۴۸۶
۴۵۷	نماز میں نیند آنا	۴۸۷
۴۵۸	جس کا سوتے کے باعث وظیفہ رہ جائے۔	۴۸۸
۴۵۹	جس کا قیام کرنے کا ارادہ تھا لیکن سوتا رہا	"
۴۶۰	رات کا افضل حصہ	۴۸۹
۴۶۱	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو کس وقت قیام فرمایا کرتے تھے۔	۴۹۰
۴۶۲	رات کی نماز میں پہلے دو رکعتیں پڑھے	۴۹۲
۴۶۳	نماز شب کی دو دو رکعتیں ہیں	۴۹۳
۴۶۴	رات کی نماز میں قرأت کا آواز سے پڑھنا	"
۴۶۵	تہجد کی رکعتیں	۴۹۶
۴۶۶	نماز میں میانہ روی اختیار کرنے کا حکم ہے	۵۱۰

۷۔ ابواب شہر رمضان

باب	عنوان	صفحہ
۴۶۷	تراویح کا بیان	۵۱۱
۴۶۸	شبِ قدر کا بیان	۵۱۳
۴۶۹	جس نے کہا کہ وہ اکیسویں رات ہے	۵۱۵
۴۷۰	شبِ قدر کو تلاش کرو	۵۱۶
۴۷۱	جس نے روایت کی کہ وہ سترھویں رات ہے	"
۴۷۲	جس نے روایت کی کہ وہ آخری سات راتوں میں ہے	"
۴۷۳	جس نے کہا ستائیسویں رات ہے	"
۴۷۴	جس نے کہا وہ سارے رمضان میں ہے	۵۱۷
۴۷۵	قرآن مجید کتنے دنوں میں پڑھے	"
۴۷۶	قرآن کریم کے حصے مقرر کرنا	۵۱۹
۴۷۷	آیات کی گنتی	۵۲۲

۸۔ ابواب السجود

باب	عنوان	صفحہ
۴۷۸	سجدہ تلاوت کا بیان اور قرآن کریم میں کتنے سجدے ہیں۔	۵۲۲
۴۷۹	جس کے نزدیک مفصل سورتوں میں سجدہ نہیں ہے۔	۵۲۳
۴۸۰	جس کے نزدیک سورۂ والنجم میں سجدہ ہے	۵۲۴
۴۸۱	سورۂ انشقاق اور سورۂ علق میں سجدہ	"
۴۸۲	سورۂ ص میں سجدہ	"
۴۸۳	سوار اگر آیت سجدہ سنے	۵۲۵
۴۸۴	سجدہ کے وقت کیا کہے	۵۲۶
۴۸۵	جو نماز فجر کے بعد آیت سجدہ پڑھے	"

۹۔ ابواب الوتر

باب	عنوان	صفحہ
۴۸۶	وتر کا استحباب	"
۴۸۷	جو وتر نہ پڑھے	۵۲۷
۴۸۸	وتر کی رکعتیں	۵۲۸
۴۸۹	وتر میں کونسی سورتیں پڑھے	"
۴۹۰	وتر میں قنوت پڑھنا	۵۲۹
۴۹۱	وتر کے بعد کی دعا	۵۳۱
۴۹۲	سونے سے پہلے وتر پڑھنا	۵۳۲
۴۹۳	وتر کے وقت کا بیان	۵۳۳

پارہ — ۹

باب	عنوان	صفحہ
۴۹۴	وتر دو دفعہ نہیں پڑھے جاتے	۵۳۴
۴۹۵	نمازوں میں قنوت پڑھنا	"
۴۹۶	گھر میں نوافل پڑھنے کی فضیلت	۵۳۶
۴۹۷	افضل عمل	۵۳۷
۴۹۸	رات کے قیام کی ترغیب	"

Marfat.com

باب	عنوان	صفحہ
۴۹۹	قرآن مجید پڑھنے کا ثواب	۵۳۸
۵۰۰	سورۂ فاتحہ کا بیان	۵۴۰
۵۰۱	جس نے کہا کہ یہ طوال مفصل سے ہے	״
۵۰۲	آیۃ الکرسی کا بیان	۵۴۱
۵۰۳	سورۂ اخلاص کا بیان	״
۵۰۴	سورۂ الفلق اور سورۂ والناس کا بیان	۵۴۲
۵۰۵	قرأت میں ترتیل کس طرح مستحب ہے	״
۵۰۶	قرآن مجید یاد کر کے بھولنے پر وعید	۵۴۴
۵۰۷	قرآن کریم کا نزول سات قرائتوں میں ہوا ہے	۵۴۵
۵۰۸	دعا کا بیان	۵۴۷
۵۰۹	کنکریوں کے ذریعے تسبیح پڑھنا	۵۵۳
۵۱۰	جب سلام پھیرے تو کیا کہے	۵۵۵
۵۱۱	استغفار کا بیان	۵۵۸
۵۱۲	اپنے گھر والوں اور اپنے مال کے لیے بددعا کرنے کی ممانعت۔	۵۶۶
۵۱۳	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا دوسرے پر درود بھیجنا۔	۵۶۷
۵۱۴	پیٹھ پیچھے کسی کے لیے دعا کرنا	״
۵۱۵	جب کسی قوم سے خوف ہو تو کیا کہے	״
۵۱۶	نماز استخارہ	۵۶۸
۵۱۷	کن چیزوں سے پناہ مانگی جائے	״

۱۰۔ کتاب الزکوٰۃ

باب	عنوان	صفحہ
۵۱۸	زکوٰۃ کا نصاب	۵۷۳
۵۱۹	کیا تجارتی سامان پر زکوٰۃ ہے	۵۷۴
۵۲۰	کنز کیا ہے اور زیورات کی زکوٰۃ	״
۵۲۱	چرنے والے جانوروں کی زکوٰۃ	۵۷۵
۵۲۲	زکوٰۃ وصول کرنے والے کو راضی کرنا	۵۸۷

پارہ ۔۔۔ ۱۰

باب	عنوان	صفحہ
۵۲۳	مصدق کا زکوٰۃ دینے والے کے لیے دعا کرنا	۵۸۹
۵۲۴	اونٹ کے دانتوں کی تفسیر	״
۵۲۵	مال کی زکوٰۃ کہاں لی جائے گی	۵۹۰
۵۲۶	آدمی کا اپنے صدقہ کو خریدنا	۵۹۱
۵۲۷	لونڈی غلام کی زکوٰۃ	״
۵۲۸	پیداوار کی زکوٰۃ	״
۵۲۹	شہد کی زکوٰۃ	۵۹۲
۵۳۰	انگوروں کا اندازہ کرنا	۵۹۳
۵۳۱	پھلوں کا اندازہ کرنا	״
۵۳۲	کھجوروں کا اندازہ کب کیا جائے	۵۹۴
۵۳۳	زکوٰۃ میں کونسے پھل جائز نہیں ہیں	״
۵۳۴	صدقۂ فطر	۵۹۵
۵۳۵	صدقۂ فطر کب دیا جائے	״
۵۳۶	صدقۂ فطر کتنا دیا جائے	״
۵۳۷	جس نے نصف صاع گندم روایت کی	۵۹۸
۵۳۸	صدقۂ فطر کس پر ہے	۵۹۹
۵۳۹	زکوٰۃ جلدی دینا	۶۰۰
۵۴۰	زکوٰۃ کا مال ایک شہر سے دوسرے شہر لے جانا	״
۵۴۱	زکوٰۃ کس کو دی جائے اور غنی کون ہے	۶۰۱
۵۴۲	جس کو غنی ہونے کے باوجود صدقہ لینا جائز ہے۔	۶۰۵
۵۴۳	ایک ہی شخص کو زکوٰۃ کا کتنا مال دیا جاسکتا ہے	״
۵۴۴	سوال کرنا کب جائز ہے	۶۰۶
۵۴۵	بھیک مانگنے کی کراہیت	۶۰۸
۵۴۶	سوال سے بچنے کا بیان	۶۰۹

Marfat.com

باب	عنوان	صفحہ
۵۴۷	بنی ہاشم کو زکوٰۃ دینا	۶۱۱
۵۴۸	فقیر کا غنی کو صدقہ سے ہدیہ دینا	۶۱۲
۵۴۹	جس نے صدقہ دیا پھر اس کا وارث ہو گیا	//
۵۵۰	مال کے حقوق	//
۵۵۱	سائل کا حق	۶۱۵
۵۵۲	ذمی کافر کو صدقہ دینا	۶۱۶
۵۵۳	جس کا روکنا جائز نہیں	//
۵۵۴	مسجدوں میں سوال کرنا	//
۵۵۵	اللہ کے نام پر مانگنے کی کراہیت	//
۵۵۶	اللہ کے نام پر مانگنے والے کو دینا	۶۱۷
۵۵۷	جو اپنا سارا مال صدقہ دے	//
۵۵۸	اس کی اجازت	۶۱۸
۵۵۹	پانی پلانے کی فضیلت	۶۱۹
۵۶۰	مستعار دینے کا بیان	۶۲۰
۵۶۱	خازن کا ثواب	۶۲۱
۵۶۲	عورت کا خاوند کے مال سے صدقہ دینا	//
۵۶۳	رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا	۶۲۲
۵۶۴	حرص کا بیان	۶۲۴

۱۱۔ کتاب اللقطہ

باب	عنوان	صفحہ
	گری پڑی چیز کا بیان	۶۲۵

۱۲۔ کتاب المناسک

باب	عنوان	صفحہ
۵۶۵	عورت کا بغیر محرم کے حج کرنا	۶۳۲
۵۶۶	اسلام میں کوئی صرورت نہیں	۶۳۳
۵۶۷	حج میں تجارت کرنا	//
۵۶۸	حج کرنے میں جلدی کرے	۶۳۴
۵۶۹	کرائے کے جانور	//
۵۷۰	بچے کا حج کرنا	۶۳۵
۵۷۱	میقات کا بیان	//
۵۷۲	حائضہ حج کا احرام باندھے	۶۳۷
۵۷۳	احرام کے وقت خوشبو لگانا	۶۳۸
۵۷۴	سر کے بال جمانا	//
۵۷۵	ہدی کا بیان	//
۵۷۶	گائے کی ہدی	۶۴۰
۵۷۷	اشعار کا بیان	//
۵۷۸	ہدی کا تبدیل ہو جانا	۶۴۱
۵۷۹	جو ہدی بھیجے اور خود بیٹھا رہے	۶۴۲
۵۸۰	ہدی کے جانور پر سوار ہونا	//
۵۸۱	جب ہدی اپنے مقام پر پہنچنے سے پہلے ہی ہلاک ہو جائے	۶۴۳
•	جدول	۶۴۴
•	قطعۂ تاریخ طباعت	۶۴۵

Marfat.com

پارہ ۔۔۔ ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

کتاب الطہارۃ

بَابُ ۱ التَّخَلِّيْ عِنْدَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ

قضائے حاجت کے وقت خلوت میں جانا

۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ الْقَعْنَبِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ أَبْعَدَ۔

ابوسلمہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لیے جاتے تو بہت دور چلے جاتے تھے۔

۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اتنی دور چلے جاتے کہ کسی کو نظر نہ آتے ف

ف۔ کھلی جگہ ہو تو لوگوں یا آبادی سے دور جانا ستر پوشی کے باعث ایمانی غیرت کا تقاضا ہے کیونکہ الحیاء شعبۃ من الایمان (بخاری) یعنی حیا ایمان کا ایک حصہ ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۲ الرَّجُلِ يَتَبَوَّأُ لِبَوْلِهِ

آدمی کا پیشاب کے لیے جگہ تلاش کرنا

۳- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا أَبُو التَّيَّاحِ حَدَّثَنِيْ شَيْخٌ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ الْبَصْرَةَ فَكَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى فَكَتَبَ عَبْدُ اللّٰهِ إِلٰى أَبِيْ مُوْسٰى يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ مُوْسٰى إِنِّيْ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَرَادَ أَنْ يَّبُوْلَ فَأَتٰى دَمِثًا فِيْ أَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّبُوْلَ فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهِ۔

شیخ سے روایت ہے کہ جب حضرت عبد اللہ بن عباس بصرہ آئے تو حضرت ابوموسیٰ سے باتیں کر رہے تھے تو حضرت عبد اللہ نے چند باتیں پوچھتے ہوئے حضرت ابوموسیٰ کے لیے لکھا۔ حضرت ابوموسیٰ نے ان کے لیے جواباً لکھا کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا تو آپ نے پیشاب کرنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ ایک نرم جگہ پر دیوار کی جڑ میں تشریف لے گئے اور پیشاب کیا۔ پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پیشاب کرنا چاہے تو پیشاب کرنے کے لیے مناسب جگہ تلاش کرے۔ ف

Marfat.com

ف۔ جب بیت الخلاء کے علاوہ صاف زمین میں پیشاب کرنا پڑے تو ستر پوشی کی خاطر اوٹ تلاش کرنا بہت ضروری ہے نیز زمین کا سامنے کی جانب ڈھلان ہو تاکہ پیشاب بہتا ہوا پیروں کے نیچے نہ آئے۔ علاوہ بریں زمین نرم ہو تاکہ چھینٹیں اڑ کر پیروں اور کپڑوں کو پلید نہ کر دیں۔ پیشاب کی چھینٹوں سے بچاؤ نہ کرنے میں عذاب قبر کا خطرہ ہے۔ مشہور حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چند صحابۂ کرام کی معیت میں ایک قبرستان کے پاس سے گزر ہوا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ کی سواری کا جانور بدکنے لگا۔ دوسری میں ہے کہ آپ نے دو قبروں سے چیخ پکار کی آواز سنی۔ آپ نے ایک درخت کی شاخ لی اس کے دو حصے کیے اور دونوں قبروں پر انہیں نصب فرما دیا۔ صحابۂ کرام نے وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ ایک غیبت کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہیں کیا کرتا تھا مجھے امید ہے کہ جب تک یہ ٹہنیاں سرسبز رہیں گی تو ان کی تسبیح کی برکت سے ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی (بخاری)۔ چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی چیزوں سے خوشبو بھی بہت پسند تھی اسی لیے بزرگوں نے قبروں پر پھولوں کا ڈالنا تجویز کیا کہ جب تک تر رہیں گے تو ان کی تسبیح کی برکت سے صاحب قبر کو نفع ہوگا اور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ چیز یعنی خوشبو سے زائرین کے دلوں اور دماغوں کو فرحت حاصل ہوگی۔ واللہ تعالیٰ۔

بَاب ۳۔ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا کہے

۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَعَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے حماد کی روایت میں ہے تو کہتے: ”اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں“ اور عبدالوارث کی روایت میں ہے تو کہتے: ”میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں ناپاکی اور ناپاکوں سے“۔

۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو يَعْنِي السَّدُوسِيَّ قَالَ أَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ وَقَالَ شُعْبَةُ وَقَالَ مَرَّةً أَعُوذُ بِاللهِ وَقَالَ وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ۔

ابن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی حدیث روایت کی کہ کہتے: ”اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں“۔ شعبہ کی روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ کہا: ”میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں“۔ اور وہیب نے عبدالعزیز سے روایت کی: ”پس اللہ کی پناہ پکڑنی چاہیے“۔

۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ شیاطین حاضر ہوتے رہتے ہیں لہٰذا جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں جائے تو اسے کہنا چاہیے: ”میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں ناپاکی اور ناپاکوں سے“۔

بَاب ۴۔ كَرَاهِيَةِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ۔

قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے کی کراہت

۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

Marfat.com

عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قِيْلَ لَهٗ لَقَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى الْخِرَاءَةَ قَالَ اَجَلْ لَقَدْ نَهَانَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ وَاَنْ لَّا نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ وَاَنْ لَّا يَسْتَنْجِيَ اَحَدُنَا بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ يَسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ عَظْمٍ۔

کہ ان سے کہا گیا کہ آپ کے نبی نے ہر چیز آپ لوگوں کو سکھا دی یہاں تک کہ قضائے حاجت کا طریقہ بھی۔ فرمایا یہی بات ہے کہ آپ نے منع فرمایا ہے کہ بول و براز کے وقت ہم قبلہ کی طرف منہ کریں اور یہ کہ ہم دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کریں اور ہم سے کوئی تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجا نہ کرے یا گوبر اور ہڈی سے استنجا نہ کرے۔

٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ اُعَلِّمُكُمْ فَاِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا وَلَا يَسْتَطِبْ بِيَمِيْنِهٖ وَكَانَ يَاْمُرُ بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ وَّيَنْهٰى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہارے باپ کی طرح ہوں کیونکہ تمہیں تعلیم دیتا ہوں۔ جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے بیٹھے تو قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ نہ کرے اور دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کرے اور آپ تین ڈھیلوں کا حکم فرماتے نیز گوبر اور ہڈی کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرماتے۔ ف

ف۔ قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ کر کے بول و براز کرنا۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرام ہے خواہ جنگل میں کرے یا گھر میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صرف جنگل میں ایسا کرنا حرام ہے دونوں جانب احادیث بھی ہیں اور صحابہ و تابعین اور علمائے کاملین کا جم غفیر بھی۔ علمی بحث سے صرف نظر کرتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ یہ ممانعت جبکہ بیت اللہ کی عظمت کے پیش نظر احتراماً ہے تو عظمت والی چیزوں کی جتنی زیادہ تعظیم و توقیر کی جائے بہتر من یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب کے تحت تقویٰ کا تقاضا اور رضائے الٰہی کا موجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٩۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رِوَايَةً قَالَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَّلَا بَوْلٍ وَّلٰكِنْ شَرِّقُوْا وَغَرِّبُوْا فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ قَدْ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَكُنَّا نَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے بیٹھے تو قبلہ کی جانب منہ نہ رکھے۔ پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت۔ بلکہ مشرق یا مغرب کو منہ رکھے جب ہم شام میں آئے تو ہم نے دیکھا کہ وہاں بیت الخلاء قبلہ رخ بنے ہوئے ہیں تو ہم قبلہ کی جانب سے پھر جاتے اور اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے۔ ف

ف۔ یہ حکم مدینہ منورہ والوں کے لیے ہے کہ بول و براز کے وقت شمال یا جنوب کی جانب منہ رکھا کریں کیونکہ مدینہ منورہ کا قبلہ جنوب کی جانب ہے یعنی مکہ مکرمہ ان کے جنوب میں ہے انہیں حکم دیا کہ بول و براز کے وقت مشرق یا مغرب کی جانب منہ رکھا کریں تاکہ قبلے کی جانب نہ منہ ہو اور نہ پیٹھ جو ممالک مکہ مکرمہ کے مشرق یا مغرب میں واقع ہیں ان کے لیے یہ حکم نہیں ہے جیسا کہ پاکستان، بھارت، افغانستان اور ایران والوں کا قبلہ جانب مغرب ہے لہٰذا وہ مغرب کی جانب نہ منہ کر سکتے ہیں اور نہ پیٹھ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

Marfat.com

١٠- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ أَبِي مَعْقِلٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ بِبَوْلٍ أَوْ غَائِطٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأَبُو زَيْدٍ هُوَ مَوْلَى بَنِي ثَعْلَبَةَ۔

حضرت معقل بن ابو معقل اسدی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب یا پاخانے کے وقت دونوں قبلوں (بیت اللہ اور بیت المقدس) کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا ہے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوزید بنی ثعلبہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

١١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُولُ إِلَيْهَا فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هٰذَا قَالَ بَلٰى إِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ فِي الْفَضَاءِ فَإِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَأْسَ۔

مروان اصغر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے قبلہ کی جانب اپنا اونٹ بٹھایا اور پھر اس کی طرف پیشاب کرنے لگے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ابوعبدالرحمٰن کیا ایسا کرنے سے منع نہیں فرمایا گیا ہے؟ فرمایا کیوں نہیں، خالی جگہ میں ایسا کرنے سے منع فرمایا گیا ہے لیکن جب تمہارے اور قبلے کے درمیان کوئی ایسی چیز ہو جو تمہیں چھپائے تو پھر کوئی مضائقہ نہیں۔

بَابُ ٥ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ۔

اس بات کی اجازت

١٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ عَلٰى ظَهْرِ الْبَيْتِ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دو اینٹوں پر بیٹھے بیت المقدس کی جانب منہ کر کے حاجت رفع فرما رہے ہیں۔

١٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَأَيْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا۔

مجاہد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیشاب کرتے وقت قبلہ کی جانب منہ کرنے سے منع فرمایا ہے پھر وصال سے ایک سال پہلے میں نے آپ کو ادھر منہ کرتے ہوئے دیکھا۔

بَابُ ٦ كَيْفَ التَّكَشُّفُ عِنْدَ الْحَاجَةِ۔

قضائے حاجت کے وقت ستر کیسے کھولے؟

١٤- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ حَاجَةً لَا يَرْفَعُ ثَوْبَهُ حَتّٰى

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو جب تک زمین کے نزدیک نہ ہو جاتے اس وقت تک کپڑا نہ اٹھاتے۔ امام ابوداؤد

Marfat.com

يَدْنُوَ مِنَ الْأَرْضِ قَالَ أَبُو دَاؤُدَ رَوَاهُ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ۔

نے فرمایا کہ عبد السلام بن حرب، اعمش، حضرت انس بن مالک والی سند ضعیف ہے۔

باب ۷ كَرَاهِيَةِ الْكَلَامِ عِنْدَ الْخَلَاءِ۔

قضائے حاجت کے وقت بات کرنے کی کراہیت

١٥ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ ثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَمْقُتُ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ أَبُو دَاؤُدَ هٰذَا لَمْ يُسْنِدْهُ إِلَّا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو دو آدمی قضائے حاجت کے لیے نکلیں اور اپنے ستر کھول کر آپس میں گفتگو کرتے رہیں تو اللہ تعالیٰ اس بات سے ناراض ہوتا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے عکرمہ بن عمار ہی نے روایت کیا ہے۔

باب ۸ فِي الرَّجُلِ يَرُدُّ السَّلَامَ وَهُوَ يَبُولُ۔

پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب دینا

١٦ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاؤُدَ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَغَيْرِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَيَمَّمَ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک آدمی کا گزر ہوا جبکہ آپ پیشاب کر رہے تھے تو اس نے آپ کو سلام کیا مگر آپ نے اسے جواب نہ دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمم کرکے پھر اس آدمی کو سلام کا جواب دیا۔

١٧ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ أَبِي سَاسَانَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ قَالَ إِنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى تَوَضَّأَ ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللهَ تَعَالٰى ذِكْرُهُ إِلَّا عَلٰى طُهْرٍ أَوْ قَالَ عَلٰى طَهَارَةٍ۔

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ پیشاب کر رہے تھے تو انہوں نے سلام عرض کیا لیکن آپ نے انہیں جواب مرحمت نہ فرمایا یہاں تک وضو فرمالیا۔ پھر ان سے عذر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ناپسند کیا مگر پاکی کی حالت میں یا فرمایا کہ حالت طہارت میں۔ ف

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کے بغیر سلام کا جواب دینا پسند نہیں فرماتے تھے اگر کوئی سلام کرتا اور آپ کا وضو نہ ہوتا تو تیمم فرمالیتے۔ اس حدیث کی روشنی میں لاوضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ (الحدیث) کو دیکھا جائے تو اس کے مفہوم کو

Marfat.com

سمجھنے میں کافی مدد ملتی ہے اور حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موقف کی برتری واضح ہو جاتی ہے۔ مذکورہ حدیث ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور مسند احمد میں حضرت ابوہریرہ سے دارمی میں حضرت ابوسعید خدری سے مروی ہے اس کے باعث امام احمد بن حنبل وضو سے پہلے تسمیہ کا پڑھنا واجب اور وضو کی شرط بتاتے ہیں۔ جبکہ جمہور نے ترک تسمیہ کو نفی کمال پر محمول کیا ہے کیونکہ ارشادِ خداوندی اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوہکم کو دیکھیے، اگر تسمیہ وضو کی شرط ہوتی تو اس کا ذکر فاغسلوا وجوہکم سے بھی پہلے ہوتا۔ معلوم ہوا کہ وضو سے پہلے تسمیہ کا پڑھنا ضروری نہیں ہاں باعث تکمیل وضو ہونے کے سبب مستحب یا سنت ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ٩ فِي الرَّجُلِ يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالَى عَلَى غَيْرِ طُهْرٍ۔

١٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ يَعْنِي الْفَأْفَاءَ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ۔

بغیر طہارت ذکرِ الٰہی کرنا

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کا ذکر ہر حالت (وضو ہو یا نہ ہو) میں کر لیا کرتے تھے۔

باب ١٠ الْخَاتَمِ يَكُونُ فِيهِ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالَى يَدْخُلُ بِهِ الْخَلَاءَ۔

١٩- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ عَنْ هَمَّامٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَضَعَ خَاتَمَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ وَإِنَّمَا يُعْرَفُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ أَلْقَاهُ وَالْوَهْمُ فِيهِ مِنْ هَمَّامٍ وَلَمْ يَرْوِهِ إِلَّا هَمَّامٌ۔

جس انگوٹھی پر اللہ تعالیٰ کا نام ہو اسے لے کر بیت الخلاء میں جانا

زہری سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو اپنی انگشتری مبارک کو اتار دیا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث منکر ہے اور یہ معروف اس سند کے ساتھ ہے:۔ ابن جریج زیاد بن سعد، زہری، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور پھر اسے ڈال دیا۔ مذکورہ روایت میں ہمام کو وہم ہوا ہے اور ہمام کے سوا کسی نے اسے روایت نہیں کیا۔

باب ١١ الْاِسْتِبْرَاءِ مِنَ الْبَوْلِ۔

٢٠- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَنَّادٌ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا

پیشاب کی چھینٹوں سے بچنا

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی بڑے گناہ پر عذاب نہیں دیئے جا رہے۔ جہاں تک اس کا تعلق ہے تو یہ پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور وہ چغل خوری کرتا پھرتا تھا۔ پھر آپ نے کھجور کی ایک تر ٹہنی منگوائی اور چیر کر اس کے دو حصے

Marfat.com

بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ ثُمَّ غَرَسَ عَلَى هٰذَا وَاحِدًا وَعَلَى هٰذَا وَاحِدًا وَقَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا قَالَ هَنَّادٌ يَسْتَتِرُ مَكَانَ يَسْتَنْزِهُ۔

۲۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ كَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ يَسْتَنْزِهُ۔

۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَمَعَهُ دَرَقَةٌ ثُمَّ اسْتَتَرَ بِهَا ثُمَّ بَالَ فَقُلْنَا انْظُرُوا إِلَيْهِ يَبُولُ كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ فَسَمِعَ ذٰلِكَ فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمُوا مَا لَقِيَ صَاحِبُ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَطَعُوا مَا أَصَابَهُ الْبَوْلُ مِنْهُمْ فَنَهَاهُمْ فَعُذِّبَ فِي قَبْرِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ جِلْدَ أَحَدِهِمْ وَقَالَ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَسَدَ أَحَدِهِمْ۔

بَابُ ۱۲۔ الْبَوْلِ قَائِمًا۔

۲۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ ح وَثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَهٰذَا لَفْظُ حَفْصٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ فَذَهَبْتُ أَتَبَاعَدُ فَدَعَانِي حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ۔

کے ایک حصہ اس قبر پر اور دوسرا اس قبر پر گاڑ دیا اور فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں شاید ان دونوں کے عذاب میں کمی ہوتی رہے۔ ہناد نے فرمایا کہ پاک کرنے کی جگہ کو پاک نہیں کرتا تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ اپنے پیشاب سے چھپتا نہ تھا اور ابو معاویہ نے فرمایا کہ بچتا نہ تھا۔

عبد الرحمٰن بن حسنہ کا بیان ہے کہ میں اور عمرو بن العاص دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ایک ڈھال لے کر باہر نکلے۔ پھر اس کے ساتھ پردہ کر کے آپ نے پیشاب کیا۔ ہم نے کہا کہ ان کی طرف دیکھیے جو عورتوں کی طرح چھپ کر پیشاب کرتے ہیں۔ آپ نے یہ بات سن کر فرمایا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کے ساتھ کیا ہوا تھا؟ جب ان میں سے کسی کو پیشاب لگ جاتا تو اس جگہ کو کاٹ دیتے جہاں پیشاب لگا ہوا ہوتا۔ اس نے انہیں ایسا کرنے سے روکا تو اسے قبر میں عذاب دیا گیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ منصور، ابووائل، ابوموسیٰ نے اس حدیث میں فرمایا "آدمی اپنی جلد کو"۔ عاصم، ابووائل، ابوموسیٰ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آدمی اپنے جسم کے حصے کو"۔

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا

حفص بن عمر اور مسلم بن ابراہیم، شعبہ سے۔ مسدد، ابوعوانہ حفص، سلیمان، ابووائل، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر تشریف فرما ہوئے تو کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ پھر پانی منگوا کر اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ مسدد نے یہ بھی فرمایا۔ میں پیچھے ہٹنے لگا تو مجھے بلا لیا، یہاں تک کہ میں آپ کے پیٹھ پیچھے تھا۔

ف۔ اس حدیث حذیفہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک دفعہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ثابت ہو رہا ہے جبکہ حضرت عائشہ صدیقہ

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا قَاعِدًا (احمد، ترمذی، نسائی) یعنی جو تمہیں بتائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے تو اسے سچا نہ سمجھنا کیونکہ آپ بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے تھے۔ اسی لیے علمائے کرام نے فرمایا ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے کیونکہ اولاً اس میں بے پردگی ہے اور ثانیاً پیشاب کی چھینٹوں سے کپڑوں اور پیروں کے پلید ہونے کا احتمال۔ مذکورہ حدیث حذیفہ میں جو ایک مرتبہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا مشاہدہ مذکور ہوا تو اس کو حضرات محدثین نے عذر پر محمول کیا اور مختلف عذر بیان کیے گئے ہیں۔ بہر حال اس ایک واقعے کا صدقہ ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا امت محمدیہ کے لیے حرام نہ رہا اور بغیر کسی عذر کے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا خلافِ ادب اور مکروہ قرار پایا جسے عذر کے بغیر جائز قرار نہ دے گا مگر کوئی بے ادب یا غلاظت پسند جبکہ کامل مسلمان صفائی پسند اور با ادب ہوتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۳ فِي الرَّجُلِ يَبُولُ بِاللَّيْلِ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ يَضَعُهُ عِنْدَهُ۔

۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى ثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ حُكَيْمَةَ بِنْتِ أُمَيْمَةَ ابْنَةِ رُقَيْقَةَ عَنْ أُمِّهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عِيدَانٍ تَحْتَ سَرِيرِهِ يَبُولُ فِيهِ بِاللَّيْلِ

رات کو پیشاب کرنے کے لیے برتن اپنے پاس رکھ لینا

امیمہ بنت رقیقہ نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک لکڑی کا پیالہ تھا جو آپ کے تخت کے نیچے رکھا جاتا تاکہ رات کے وقت اس میں پیشاب کر لیں۔

باب ۱۴ الْمَوَاضِعِ الَّتِي نُهِيَ عَنِ الْبَوْلِ فِيهَا۔

۲۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوا وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ ظِلِّهِمْ۔

جن مقامات پر پیشاب کرنے سے منع فرمایا گیا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کے دو کاموں سے بچتے رہا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ لعنت کے دو کام کون سے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کے راستوں اور سایہ دار جگہوں میں قضائے حاجت سے فارغ ہونا۔

۲۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَبُو حَفْصٍ وَحَدِيثُهُ أَتَمُّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ أَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْحِمْيَرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالظِّلِّ۔

اسحاق بن سوید رملی اور عمر بن خطاب ابوحفص اور ان کی حدیث زیادہ قوی ہے، سعید بن حکم، نافع بن یزید، حیوۃ بن شریح، ابوسعید حمیری، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لعنت کے تین کاموں سے بچو یعنی لوگوں کے اترنے، راستہ چلنے اور سائے کی جگہوں میں قضائے حاجت کرنے سے۔

باب ۱۵ فِي الْبَوْلِ فِي الْمُسْتَحَمِّ۔

۲۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ وَ

غسل خانے میں پیشاب کرنا

احمد بن محمد بن حنبل اور حسن بن علی، عبدالرزاق، احمد

Marfat.com

الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ اَخْبَرَنِي اَشْعَثُ وَقَالَ الْحَسَنُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مُسْتَحَمِّهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ قَالَ اَحْمَدُ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ فِيْهِ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ۔

معمر، اشعث، حسن، اشعث بن عبد اللہ، حسن، حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی غسل خانے میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی میں نہائے گا۔ احمد کی روایت میں ہے کہ پھر اسی میں وضو کرے گا حالانکہ اکثر وسوسے اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَمْتَشِطَ اَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ اَوْ يَبُوْلَ فِيْ مُغْتَسَلِهِ۔

حمید حمیری یعنی ابن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ ان کی ملاقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایسے صحبت یافتہ سے ہوئی جیسے حضرت ابو ہریرہ کو صحبت حاصل ہوئی تھی اور انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے اور اپنے نہانے کی جگہ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ۔

سوراخ میں پیشاب کرنے کی ممانعت

۲۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَيْسَرَةَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّبَالَ فِي الْجُحْرِ قَالَ قَالُوْا لِقَتَادَةَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ قَالَ كَانَ يُقَالُ اِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ۔

قتادہ نے حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ معاذ بن ہشام کا بیان ہے کہ قتادہ سے پوچھا گیا کہ سوراخ میں پیشاب کرنا کیوں مکروہ ہے؟ فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ وہ جنات کے رہنے کی جگہ ہیں۔ ف

ف۔ سوراخ میں پیشاب کرنا کئی وجوہ سے مناسب نہیں ممکن ہے کہ اس میں کیڑے کوڑے رہتے ہوں تو پیشاب سے انہیں ضرر پہنچے یا کسی سانپ وغیرہ موذی جانور کا مسکن ہو اور پیشاب کرنے والے کو ضرر پہنچائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی سوراخ کے اندر جنات رہتے ہوں اور سانپ وغیرہ کی شکل میں اس کے اندر رہائش پذیر ہوں۔ اگر ایسے سوراخ میں پیشاب کیا گیا تو ان کی جانب سے انتقامی کارروائی کا خطرہ ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ۔

بیت الخلاء سے نکلے تو کیا کہے

۳۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ

یوسف بن ابو بردہ کے والد ماجد کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے نکلتے تو کہا کرتے: بخشش تیری (خدا کی) طرف سے ہے۔ ف

Marfat.com

غُفْرَانَكَ۔

ف۔ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے غفرانک یعنی اے اللہ! میں تیری بخشش چاہتا ہوں کہ جس طرح تو نے اس اذیت کو مجھ سے دور کر کے عافیت بخشی ہے اسی طرح گناہوں کو دور کر کے نجات مرحمت فرما۔ یہ تعلیم امت کے لیے ہے ورنہ گناہوں کو ان کے مقدس دامن پر رسائی کہاں۔ امت کو تعلیم دی کہ وہ ہر موقع پر اپنی بخشش کے لیے کوشاں رہیں اور اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ ایک حدیث میں یوں دعا کرنا وارد ہوا ہے۔ الحمد للہ الذی اذہب عنی الاذیٰ وعافانی (ابن ماجہ) بہتر ہے کہ ان دونوں دعاؤں کو ملا لیا جائے یعنی غفرانک الحمد للہ الذی اذہب عنی الاذیٰ وعافانی کہا جائے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بابـ١٨ كَرَاهِيَةِ مَسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِيْنِ فِي الْاِسْتِبْرَاءِ۔

استنجا کے وقت شرمگاہ کو دایاں ہاتھ لگانے کی کراہیت

٣١۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَا ثَنَا اَبَانُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلَا يَشْرَبْ نَفَسًا وَّاحِدًا۔

یحییٰ بن عبد اللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنی شرمگاہ سے اپنا دایاں ہاتھ نہ لگائے اور جب بیت الخلاء میں جائے تو دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کرے اور جب (پانی یا کوئی چیز) پیئے تو ایک ہی سانس میں نہ پیئے۔ ف

ف۔ کیونکہ ایک ہی سانس میں غٹ غٹ پانی پی جانا بعض اوقات اتنا نقصان دہ ثابت ہو جاتا ہے کہ ایسا کرنے سے انسان کی موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔ لہٰذا کیوں نہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق بیٹھ کر اطمینان سے تین سانسوں میں پئیں کہ نقصان سے بچ جائیں اور ثواب بھی پائیں کہ ہم خرما و ہم ثواب کا مضمون صادق آئے نیز برتن دائیں ہاتھ میں رکھیں، پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھیں اور فارغ ہونے پر الحمد للہ کہیں کہ منعم حقیقی کی نعمت کا شکر ادا کرنا رضائے الٰہی کا موجب بنے اور لئن شکرتم لازیدنکم کی بشارت کا مصداق ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٣٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمِصِّيْصِيُّ نَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ نَا اَبُوْ اَيُّوْبَ يَعْنِي الْاِفْرِيْقِيَّ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ وَمَعْبَدٍ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ يَمِيْنَهٗ لِطَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ وَثِيَابِهٖ وَيَجْعَلُ شِمَالَهٗ لِمَا سِوٰى ذٰلِكَ۔

حارثہ بن وہب خزاعی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پینے اور کپڑے پہننے کے لیے دایاں دست مبارک استعمال کیا کرتے اور ان کے سوا باقی تمام کاموں کے لیے دوسرا دست اقدس استعمال کرتے۔

٣٣۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ بْنُ الرَّبِيْعِ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دایاں دست اقدس

Marfat.com

عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهٖ وَطَعَامِهٖ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهٖ وَمَا كَانَ مِنْ اَذًى۔

وضو اور کھانے کے لیے تھا اور دوسرا دست مبارک آپ استنجا کرنے اور نجاست ہٹانے میں استعمال فرماتے تھے۔

۳۴ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيْعٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ۔

محمد بن حاتم بن بزیع، عبد الوہاب بن عطاء، سعید، ابومعشر، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کے ہم معنی روایت کی ہے۔

بَابُ ۱۹ الْاِسْتِتَارِ فِي الْخَلَاءِ۔

۳۵ – حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ ثَوْرٍ عَنِ الْحُصَيْنِ الْحُبْرَانِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهٖ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اِلَّا اَنْ يَجْمَعَ كَثِيْبًا مِنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِيْ اٰدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرٍ قَالَ حُصَيْنٌ الْحِمْيَرِيُّ قَالَ وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ ثَوْرٍ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخَيْرُ۔

قضائے حاجت کے وقت ستر چھپانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو سرمہ لگائے تو طاق مرتبہ لگانا چاہیے۔ جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور ایسا نہ کیا تو کوئی مضائقہ نہیں جو استنجا کرے تو طاق ڈھیلے لے۔ جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور ایسا نہ کیا تو کوئی مضائقہ نہیں جو کھانا کھائے تو دانتوں میں خلال کرنے سے جو نکلے اسے پھینک دینا چاہیے اور جو زبان سے لگا ہے اسے نگل جانا چاہیے۔ جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور ایسا نہ کیا تو کوئی مضائقہ نہیں۔ جو قضائے حاجت کے لیے جائے تو پردہ پوشی کر لینی چاہیے اگر کوئی اوٹ نہ ملے تو ریت کا ڈھیر بنا کر اس کی آڑ لے لینی چاہیے کیونکہ شیطان آدمی کی شرمگاہ سے کھیلتا ہے۔ جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور ایسا نہ کیا تو کوئی مضائقہ نہیں۔ ابوداؤد، ابوعاصم ثور نے حصین حمیری کہا ہے۔ عبدالملک بن صباح، ثور نے ابوسعید الخیر کہا ہے۔

بَابُ ۲۰ مَا يُنْهٰى اَنْ يُسْتَنْجٰى بِهٖ۔

۳۶ – حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ اَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِيْ ابْنَ فَضَالَةَ الْمِصْرِيَّ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ اَنَّ شُيَيْمَ بْنَ بَيْتَانَ اَخْبَرَهُ عَنْ شَيْبَانَ الْقِتْبَانِيِّ قَالَ اِنَّ مَسْلَمَةَ بْنَ مُخَلَّدٍ اسْتَعْمَلَ رُوَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ عَلٰى اَسْفَلِ الْاَرْضِ قَالَ شَيْبَانُ فَسِرْنَا مَعَهُ مِنْ كُوْمِ شَرِيْكٍ اِلَى

جن چیزوں سے استنجا کرنا منع فرمایا گیا ہے

شیبان قتبانی کا بیان ہے کہ مسلمہ بن مخلد نے اپنی نیچے والی زمین میں کام کرنے کے لیے رویفع بن ثابت کو رکھا۔ شیبان نے فرمایا کہ میں ان کے ساتھ علقام جانے کے لیے کوم شریک سے علقما تک یا علقما سے کوم شریک کو گیا۔ اس دوران رویفع نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم میں کوئی دوسرے مسلمان بھائی سے اونٹ اس شرط پر لے لیا کرتا کہ جو منافع ہو وہ

Marfat.com

عَلْقَمَاءَ اَوْمِنْ عَلْقَمَاءَ اِلٰی کُوْمِ شَرِیْكٍ یُرِیْدُ عَلْقَامَ فَقَالَ رُوَیْفِعٌ اِنْ كَانَ اَحَدُنَا فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیَاْخُذُ نِضْوَاَخِیْهِ عَلٰی اَنَّ لَهُ النِّصْفَ مِمَّا یَغْنَمُ وَلَنَا النِّصْفُ وَاِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَیَطِیْرُ لَهُ النَّصْلُ وَالرِّیْشُ وَلِلْاٰخَرِ الْقِدْحُ ثُمَّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَارُوَیْفِعُ لَعَلَّ الْحَیٰوةَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِیْ فَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّهُ مَنْ عَقَدَ لِحْیَتَهٗ اَوْتَقَلَّدَ وَتَرًا اَوِاسْتَنْجٰی بِرَجِیْعِ دَابَّةٍ اَوْعَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا مِنْهُ بَرِیْءٌ۔

نصف آپ کا اور نصف ہمارا ہو گا اور ہم میں سے ایک کی طرف سے تیر کا پیکاں اور پر ہوتا جبکہ دوسرے کی لکڑی ہوتی۔ پھر بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:۔ اے رویفع! شاید تمہاری عمر دراز ہو اور میرے بعد بھی زندہ رہو تو لوگوں کو بتا دینا کہ جس نے اپنی داڑھی میں گرہ لگائی یا گھوڑے کے گلے میں تانت کا حلقہ ڈالا یا جانور کے گوبر یا ہڈی سے استنجا کیا تو محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔

۳۷۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ خَالِدٍ نَا مُفَضَّلُ عَنْ عَیَّاشٍ اَنَّ شُیَیْمَ بْنَ بَیْتَانَ اَخْبَرَهٗ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَیْضًا عَنْ اَبِیْ سَالِمٍ الْجَیْشَانِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو یَذْكُرُ ذٰلِكَ وَهُوَ مَعَهٗ مُرَابِطٌ بِحِصْنِ بَابِ اَلْیُوْنَ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَحِصْنُ اَلْیُوْنَ بِالْفُسْطَاطِ عَلٰی جَبَلٍ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَهُوَشَیْبَانُ بْنُ اُمَیَّةَ یُكْنٰی اَبَاحُذَیْفَةَ۔

یزید بن خالد، مفضل، عیاش، شیتم بن بیتان بھی اس حدیث کو ابوسالم جیشانی سے روایت کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ عبداللہ بن عمرو اس کا اس وقت ذکر کرتے تھے جبکہ قلعے کا محاصرہ کیے ہوئے (مصر میں) یہ ان کے ساتھ باب الیون پر تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ الیون والا قلعہ فسطاط (مصر میں) پہاڑ کے اوپر ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شیبان (مذکورہ حدیث)

۳۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ اَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا زَكَرِیَّا بْنُ اِسْحٰقَ اَنَا اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّتَمَسَّحَ بِعَظْمٍ اَوْ بَعْرٍ۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں گوبر اور مینگنیوں کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا حَیْوَةُ بْنُ شُرَیْحٍ الْحِمْصِیُّ نَا ابْنُ عَیَّاشٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو السَّیْبَانِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الدَّیْلَمِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ انْهَ اُمَّتَكَ اَنْ یَّسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثَةٍ اَوْحُمَمَةٍ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ لَنَا فِیْهَا رِزْقًا قَالَ فَنَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

عبداللہ بن الدیلمی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جنات کا ایک وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا:۔ یا محمد! آپ کی امت ہڈی۔ گوبر اور کوئلے سے استنجا کرتی ہے حالانکہ اللہ عزوجل نے ان چیزوں میں ہماری روزی رکھی ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں کو ان چیزوں کے ساتھ استنجا کرنے سے) منع فرما دیا۔

بابٌ ۲۱ اَلْاِسْتِنْجَاءُ بِالْاَحْجَارِ

پتھروں سے استنجا کرنا

۴۰۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَقُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَا نَا یَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْطٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَطِيبُ بِهِنَّ فَإِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ۔

۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ فَقَالَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا رَوَاهُ أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ۔

بَابٌ ۲۲ الْاِسْتِبْرَاءِ۔

۴۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْمُقْرِئُ قَالَا نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيَى التَّوْأَمُ ح وَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا أَبُو يَعْقُوبَ التَّوْأَمُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهُ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عُمَرُ فَقَالَ مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهِ قَالَ مَا أُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ أَنْ أَتَوَضَّأَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً۔

بَابٌ ۲۳ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ۔

۴۳۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْوَاسِطِيَّ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَمَعَهُ غُلَامٌ مَعَهُ مِيضَأَةٌ وَهُوَ أَصْغَرُنَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ السِّدْرَةِ فَقَضٰى حَاجَتَهُ فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَقَدِ اسْتَنْجٰى بِالْمَاءِ۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جائے تو اسے چاہیے کہ پاکی حاصل کرنے کے لیے تین پتھر ساتھ لے جائے کیونکہ یہ (پاک ہونے کے لیے) اسے کفایت کریں گے۔

عمرو بن خزیمہ سے روایت ہے کہ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استنجا کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ تین ڈھیلوں سے جن میں گوبر نہ ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو اسامہ اور ابن نمیر نے بھی ہشام سے اسی طرح روایت کی ہے۔

پاکی کا بیان

قتیبہ بن سعید اور خلف بن ہشام مقری۔ عبداللہ بن یحییٰ توأم۔ عمرو بن عون، ابو یعقوب التوأم، عبداللہ بن ابی ملیکہ کی والدۂ ماجدہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرنے لگے تو حضرت عمر کوزے میں پانی لے کر آپ کے پیچھے جا کھڑے ہوئے۔ فرمایا کہ عمر! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ دھونے کے لیے پانی ہے۔ فرمایا کہ مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا ہے کہ جب بھی پیشاب کروں تو دھویا کروں اور اگر میں ایسا کرتا تو یہ سنت مؤکدہ ہو جاتی۔

پانی سے استنجا کرنا

عطا بن ابو میمونہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ لوٹا لیے ہوئے ایک لڑکا تھا جو ہم میں سب سے کم عمر تھا۔ اس نے پانی ایک بیری کے درخت کے پاس رکھ دیا۔ جب حضور قضائے حاجت سے فارغ ہو کر ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے پانی سے استنجا کیا۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ "یہ آیت اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں" (۹ : ۱۰۸) فرمایا

Marfat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِىْ اَهْلِ قُبَآءَ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا قَالَ كَانُوْا يَسْتَنْجُوْنَ بِالْمَآءِ فَنَزَلَتْ فِيْهِمْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ۔

چونکہ وہ پانی سے استنجا کیا کرتے تھے اس لیے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

بَابٌ ۲۴ اَلرَّجُلُ يَدْلُكُ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ اِذَا اسْتَنْجٰى۔

استنجا کے بعد اپنا ہاتھ زمین پر رگڑنا

۴۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ خَالِدٍ نَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ نَا شَرِيْكٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِى الْمُخَرِّمِىَّ نَا وَكِيْعٌ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَى الْخَلَآءَ اَتَيْتُهٗ بِمَآءٍ فِىْ تَوْرٍ اَوْ رَكْوَةٍ فَاسْتَنْجٰى ثُمَّ مَسَحَ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ بِاِنَآءٍ اٰخَرَ فَتَوَضَّاَ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَحَدِيْثُ الْاَسْوَدِ بْنِ عَامِرٍ اَتَمُّ۔

ابراہیم بن خالد، اسود بن عامر، شریک۔ محمد بن عبداللہ مخرمی، وکیع، شریک، ابراہیم بن جریر، مغیرہ، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں جاتے تو میں پیالے یا چھاگل میں پانی لے کر حاضر خدمت ہو جاتا۔ پس آپ استنجا کرتے، پھر اپنے دستِ مبارک کو زمین پر رگڑتے۔ پھر دوسرے برتن کے اندر میں آپ کی خدمت میں پانی پیش کرتا تو اس سے وضو فرماتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسود بن عامر کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔ ف

ف۔ مقصود یہ ہے کہ ہاتھ میں نجاست کا کوئی اثر باقی نہ رہے اور اسی غرض سے ہاتھ مٹی پر رگڑے جاتے تھے اب ایجادات کے دور میں یہ مقصد صابن سے بدرجہ اتم حاصل کیا جا سکتا ہے۔ بعض نام نہاد ترقی یافتہ لوگ بیسن وغیرہ سے ہاتھ دھوتے ہیں، اس میں رزق کی بے قدری ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۲۵ اَلسِّوَاكُ۔

مسواک کا بیان

۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهٗ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَآءِ وَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

اعرج کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرفوعاً روایت کی کہ حضور نے فرمایا: اگر میں اسے مسلمانوں پر تنگی نہ جانتا تو انہیں نماز عشاء دیر سے پڑھنے اور ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

۴۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِىِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ فَرَاَيْتُ زَيْدًا يَجْلِسُ فِى الْمَسْجِدِ وَاِنَّ السِّوَاكَ مِنْ اُذُنِهٖ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْكَاتِبِ فَكُلَّمَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ ابوسلمہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت زید کو دیکھا کہ مسجد میں بیٹھے رہتے اور مسواک ان کے کان پر یوں رکھی ہوتی جیسے کاتب اپنے کان پر قلم رکھتا ہے اور جب بھی نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو مسواک کر لیتے۔

Marfat.com

اسْتَاكَ۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ تَوَضُّؤَ ابْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ ذَاكَ فَقَالَ حَدَّثَتْنِيهِ أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي عَامِرٍ حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرَ بِالْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شُقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أُمِرَ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَى أَنَّ بِهِ قُوَّةً فَكَانَ لَا يَدَعُ الْوُضُوءَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ رَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ۔

بَابٌ ۲۶ كَيْفَ يَسْتَاكُ۔

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَرَأَيْتُهُ يَسْتَاكُ عَلَى لِسَانِهِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَاكُ وَقَدْ وَضَعَ السِّوَاكَ عَلَى طَرَفِ لِسَانِهِ وَهُوَ يَقُولُ آهْ آهْ يَعْنِي يَتَهَوَّعُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مُسَدَّدٌ كَانَ حَدِيثًا طَوِيلًا وَلٰكِنِّي اخْتَصَرْتُهُ۔

بَابٌ ۲۷ فِي الرَّجُلِ يَسْتَاكُ بِسِوَاكِ غَيْرِهِ۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى نَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنُّ وَعِنْدَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَأُوحِيَ إِلَيْهِ فِي فَضْلِ السِّوَاكِ أَنْ كَبِّرْ أَعْطِ

محمد بن یحییٰ بن حبان کا بیان ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے کہا۔ کیا وجہ ہے کہ وضو ہو یا نہ ہو لیکن حضرت ابن عمر ہر نماز کے لیے وضو کرتے ہیں۔ فرمایا مجھ سے اسماء بنت زید بن خطاب اور ان سے حضرت عبد اللہ بن حنظلہ بن ابو عامر نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر نماز کے لیے وضو کرنے کا حکم فرمایا خواہ وضو ہو یا نہ ہو۔ جب اس میں آپ نے مشقت محسوس فرمائی تو ہر نماز کے لیے مسواک کرنے کا حکم فرمایا۔ پس حضرت ابن عمر نے دیکھا کہ ان کے اندر اس کام کی قوت ہے تو وہ ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا ترک نہ فرماتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابراہیم بن سعد نے اسے محمد بن اسحاق سے روایت کرتے ہوئے عبید اللہ بن عبد اللہ کہا ہے:۔

مسواک کس طرح کرے؟

ابو بردہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ مسدد کی روایت میں ہے کہ ہم سواریاں مانگنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو میں نے دیکھا کہ آپ زبان مبارک پر مسواک پھیر رہے تھے سلیمان کی روایت میں ہے کہ فرمایا۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسواک کر رہے تھے اور مسواک کو زبان مبارک کے ایک جانب کرکے اُہ اُہ کہہ رہے تھے جیسے کوئی قے کرتا ہے۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ مسدد نے فرمایا۔ یہ حدیث طویل ہے جسے میں نے مختصر کر دیا ہے۔

جو دوسرے آدمی کی مسواک استعمال کرے

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اور آپ کی خدمت میں دو آدمی موجود تھے جن میں ایک آدمی دوسرے سے بڑا تھا۔ پس آپ پر مسواک کی فضیلت میں وحی فرمائی گئی اور بڑے آدمی کو مسواک عطا فرمانے کا حکم ہوا۔

Marfat.com

السِّوَاكَ اَكْبَرَهُمَا۔

بَابُ ۲۸ غَسْلِ السِّوَاكِ۔

۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ نَا عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيْدٍ الْكُوْفِيُّ الْحَاسِبُ نَا كَثِيْرٌ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَيُعْطِيْنِي السِّوَاكَ لِاَغْسِلَهُ فَاَبْدَاُ بِهٖ فَاَسْتَاكُ ثُمَّ اَغْسِلُهُ وَاَدْفَعُهُ اِلَيْهِ۔

بَابُ ۲۹ اَلسِّوَاكُ مِنَ الْفِطْرَةِ۔

۵۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ بِالْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ۔

۵۳- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ وَدَاوُدُ بْنُ شَبِيْبٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ مُوْسَى عَنْ اَبِيْهِ وَقَالَ دَاوُدُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الْفِطْرَةِ الْمَضْمَضَةَ وَالْاِسْتِنْشَاقَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ اِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ زَادَ وَالْخِتَانَ قَالَ وَالْاِنْتِضَاحَ وَلَمْ يَذْكُرْ اِنْتِقَاصَ الْمَاءِ يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ وَرُوِيَ نَحْوُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ خَمْسٌ كُلُّهَا فِي الرَّاْسِ ذَكَرَ فِيْهَا الْفَرْقَ وَلَمْ يَذْكُرْ اِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ وَرُوِيَ نَحْوُ حَدِيْثِ حَمَّادٍ

مسواک کو دھونا

کثیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے، پھر دھونے کے لیے مجھے عنایت فرما دیتے۔ پس اسے لے کر میں مسواک کرنے لگتی پھر اسے دھو کر آپ کی خدمتِ اقدس میں پیش کر دیتی۔

مسواک فطری سنت ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دس باتیں پیدائشی سنت ہیں یعنی مونچھیں کترانا۔ داڑھی بڑھانا۔ مسواک کرنا۔ پانی سے ناک صاف کرنا، ناخن کاٹنا، انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا۔ بغل کے بال اکھاڑنا، موئے زیرِ ناف مونڈنا اور پانی کے ساتھ استنجا کرنا۔ زکریا کا بیان ہے کہ مصعب بن شیبہ نے فرمایا دسویں بات میں بھول گیا ہوں، شاید وہ کلی کرنا ہے۔

موسیٰ بن اسمٰعیل اور داؤد بن شبیب، حماد، علی بن زید سلمہ بن محمد بن عمار بن یاسر۔ موسیٰ، اسمٰعیل، داؤد، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پیدائشی سنتوں میں سے کلی کرنا اور ناک صاف کرنا ہے۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا لیکن داڑھی بڑھانے کا ذکر نہ کیا مگر ختنہ اور ازار پر پانی چھڑکنا زیادہ بیان کیا اور پانی سے استنجا کرنے کا ذکر نہ کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے اور فرمایا کہ وہ پانچ ہیں اور سر سے متعلق ہیں اور جن میں مانگ نکالنے کا ذکر کیا اور داڑھی بڑھانے کا ذکر نہیں فرمایا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح حدیث روایت کی حماد، طلق بن حبیب اور مجاہد، بکر بن عبداللہ

Marfat.com

عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ وَّمُجَاهِدٍ وَّعَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُزَنِيِّ قَوْلَهُمْ وَلَمْ يَذْكُرُوْا اِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ وَفِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ نَحْوَهُ وَذَكَرَ اِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ وَالْخِتَانِ۔

بن مزنی ہے، انہی کے لفظوں میں لیکن داڑھی بڑھانے کا ذکر نہیں کیا اور جو حدیث محمد بن عبداللہ بن ابومریم، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی اس میں داڑھی بڑھانا ہے اور ابراہیم نخعی نے داڑھی بڑھانے اور ختنے کا ذکر کیا ہے۔

بَابٌ ۳۰ السِّوَاكُ لِمَنْ قَامَ بِاللَّيْلِ۔

رات کو بیدار ہونے پر مسواک کرنا

۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّحُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔

ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو قیام کرتے تو اپنا دہن مبارک مسواک سے صاف فرمایا کرتے تھے۔

۵۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ثَنَا حَمَّادٌ نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْضَعُ لَهُ وَضُوْءُهُ وَسِوَاكُهُ فَاِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ تَخَلّٰى ثُمَّ اسْتَاكَ۔

سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی اور مسواک رکھ دی جاتی۔ جب آپ رات میں قیام فرماتے تو استنجا کرنے کے بعد مسواک کرتے۔

۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اُمِّ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَّلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ اِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ۔

ام محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات یا دن میں خواب سے بیدار نہ ہوتے مگر وضو کرنے سے پہلے مسواک فرما لیا کرتے تھے۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى نَا هُشَيْمٌ اَنَا حُصَيْنٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ اَتٰى طَهُوْرَهُ فَاَخَذَ سِوَاكَهُ فَاسْتَاكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيٰتِ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ حَتّٰى قَارَبَ اَنْ يَّخْتِمَ السُّوْرَةَ اَوْ خَتَمَهَا ثُمَّ تَوَضَّاَ فَاَتٰى مُصَلَّاهُ فَصَلّٰى

علی بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک رات میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس (اپنی خالہ ام المؤمنین حضرت میمونہ کے حجرے میں) گزاری۔ جب آپ خواب سے بیدار ہوئے اور وضو کرنا چاہا تو مسواک کی پھر یہ آیتیں تلاوت فرمائیں۔ "بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے باہم بدلنے میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لیے (۳ : ۱۹۰) یہاں تک کہ آخر کے نزدیک جا پہنچے یا سورت ختم کر دی۔ پھر وضو کر کے جائے نماز پر آ گئے اور دو رکعت نماز پڑھی پھر اپنے بستر کی طرف لوٹے

Marfat.com

رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ كُلُّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ حَتّٰى خَتَمَ السُّورَةَ۔

اور سو گئے جتنی دیر اللہ نے چاہا۔ پھر بیدار ہوئے اور پہلے کی طرح کیا۔ پھر بستر کی طرف لوٹے اور سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے اور پہلے کی طرح کیا۔ ہر دفعہ مسواک کرتے اور دو رکعت نماز پڑھتے، پھر وتر پڑھتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا:۔ ابن فضیل کا بیان ہے کہ حصین نے فرمایا پھر مسواک کی اور وضو فرمایا اور آپ کہتے:۔ ان فی خلق السموات والارض آخر سورت تک۔

باب ۳۱

گھر میں آتے ہی مسواک کرنا

۵۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَ ثَنَا عِيسَى ثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ۔

مقدام بن شریح کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے گزارش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے کاشانۂ عرش آستان میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے کونسا کام کرتے تھے؟ فرمایا کہ مسواک کرتے تھے۔

باب ۳۲ فَرْضِ الْوُضُوءِ۔

وضو فرض ہے

۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ وَلَا صَلٰوةً بِغَيْرِ طُهُورٍ۔

ابوالملیح نے اپنے والد ماجد حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس صدقہ کو قبول نہیں فرماتا جو چوری کے مال سے ہو اور نہ اس نماز کو جو بغیر طہارت کے ہو۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ تَعَالٰى جَلَّ ذِكْرُهُ صَلٰوةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ۔

ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ جل جلالہ نماز کو قبول نہیں فرماتا جب تک کوئی بے وضو ہو یہاں تک کہ وہ وضو کر لے۔

۶۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ۔

محمد بن حنفیہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کنجی طہارت اس کی تحریم اللہ اکبر کہنا اور اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے۔

Marfat.com

باب ۳۳ الرَّجُلُ يُجَدِّدُ الْوُضُوْءَ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ۔

۶۲ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ فَارِسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ ح وَثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ وَاَنَا لِحَدِيْثِ ابْنِ يَحْيَى اَضْبَطُ عَنْ غُطَيْفٍ وَقَالَ مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِيْ غُطَيْفٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمَّا نُوْدِيَ بِالظُّهْرِ تَوَضَّاَ فَصَلّٰى فَلَمَّا نُوْدِيَ بِالْعَصْرِ تَوَضَّاَ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ عَلٰى طُهْرٍ كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ وَهٰذَا حَدِيْثُ مُسَدَّدٍ وَهُوَ اَتَمُّ۔

حدث کے بغیر دوبارہ وضو کرنا

محمد بن یحییٰ ابن فارس، عبد اللہ بن یزید المقری۔ مسدد، عیسیٰ بن یونس، عبد الرحمٰن بن زیاد، امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن یحییٰ کی حدیث میں اس کے بعد مجھے یوں محفوظ ہے۔ غطیف محمد، ابی غطیف الہذلی کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھا۔ جب ظہر کی اذان ہوئی تو انہوں نے وضو کرکے نماز پڑھی۔ جب عصر کی اذان ہوئی تب بھی وضو کرکے نماز پڑھی۔ میں نے یہ بات ان کی خدمت میں عرض کی تو ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جو وضو کی حالت میں وضو کرے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ (از روئے سند) مسدد کی یہ حدیث زیادہ مکمل ہے۔

باب ۳۴ مَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ۔

۶۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَعُثْمٰنُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُهُمْ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوْبُهٗ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ هٰذَا لَفْظُ ابْنِ الْعَلَاءِ وَقَالَ عُثْمَانُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ وَالصَّوَابُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ۔

پانی کبھی ناپاک نہیں ہوتا

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ ان کے والد محترم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسے پانی (جوہڑ) کے متعلق پوچھا گیا جس میں جنگلی جانور اور درندے آتے جاتے ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ جب پانی دو قلوں کے برابر ہو تو ناپاک نہیں ہوتا۔ یہ ابن العلاء کے الفاظ ہیں۔ عثمان اور حسن بن علی نے اسے محمد بن عباد بن جعفر سے بھی روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ (محمد بن عباد بن جعفر نہیں بلکہ) صحیح نام محمد بن جعفر ہے۔

---

۶۴ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ ثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَبُوْ كَامِلٍ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

موسیٰ بن اسمعیل، حماد، ابوکامل، یزید یعنی ابن زریع محمد بن اسحٰق، محمد بن جعفر، کامل نے اس کے بعد کہا کہ ابن الزبیر عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر نے اپنے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس پانی کے متعلق پوچھا گیا جو جنگل میں ہو۔

Marfat.com

۶۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا عَاصِمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَإِنَّهُ لَا يَنْجَسُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَمَّادُ بْنُ يَزِيدَ وَقَفَهُ عَنْ عَاصِمٍ۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میرے والد محترم نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب پانی دو قلوں کے برابر ہو تو وہ نجس (ناپاک) نہیں ہوتا امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حماد بن یزید نے اس حدیث کو عاصم سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ ف

ف۔ حدیث قلتین کے تحت اہل حق کے ائمہ اربعہ کے درمیان قلہ کی تعریف میں شدید اختلاف ہے اور اسی طرح پانی کے کثیر و قلیل میں پایا جاتا ہے۔ پانی کی طہارت و نجاست کے بارے میں حضرات احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کا موقف طہارت و نظافت کا سب سے زیادہ حامل ہے جبکہ دین متین کے اندر ہر قسم کی غلاظت کو سمیٹ لینے کے شائق ٹولے نے اپنی غلاظت پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے حدیث قلتین میں انتہائی توسع سے کام لیتے ہوئے پانی کی اس بہتات کے زمانے میں بھی غلیظ پانی کو پاک منوانے پر ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہوا ہے۔ یہ حدیث صحیحین میں نہیں ہے بلکہ ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، مسند احمد اور دارمی میں ہے محدثین کے امام یعنی امام علی بن مدینی نے فرمایا جو شیوخ بخاری سے ہیں اور امام بن حنبل کے ہم عصر ہیں کہ یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت نہیں اور اجماع صحابہ کے خلاف ہے (اشعۃ اللمعات) پانی کی اس بہتات کے زمانے میں حضرات احناف کے مطابق عمل کرنا ہی احوط و انسب ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۵- مَا جَاءَ فِي بِئْرِ بُضَاعَةَ۔

بضاعہ کنوئیں کا بیان

۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيهَا الْحِيَضُ وَلَحْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءُ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ رَافِعٍ۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن رافع نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش پیش کی گئی کہ ہم بضاعہ کنوئیں کے پانی سے وضو کرتے ہیں حالانکہ اس میں حیض کے کپڑے، کتوں کا گوشت اور گندی چیزیں پھینکی جاتی ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانی پاک ہوتا ہے، اسے کوئی چیز نجس (ناپاک) نہیں کرتی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ بعض حضرات نے (عبداللہ بن رافع کے بجائے) عبدالرحمن بن رافع کہا ہے۔

۶۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيَّانِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ سَلِيطِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ

عبیداللہ بن عبدالرحمن بن رافع انصاری عدوی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جبکہ حضور کی خدمت میں یہ گزارش کی گئی کہ آپ کو بضاعہ کنوئیں سے لا کر پانی پلایا

Marfat.com

العَدَوِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقَالُ لَهُ إِنَّهُ يُسْتَسْقَى لَكَ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقَى فِيهِ لُحُومُ الْكِلَابِ وَالْمَحَائِضُ وَعَذِرُ النَّاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَسَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيدٍ قَالَ سَأَلْتُ قَيِّمَ بِئْرِ بُضَاعَةَ عَنْ عُمْقِهَا قَالَ أَكْثَرُ مَا يَكُونُ فِيهَا الْمَاءُ إِلَى الْعَانَةِ قُلْتُ فَإِذَا نَقَصَ قَالَ دُونَ الْعَوْرَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَدَّرْتُ أَنَا بِئْرَ بُضَاعَةَ بِرِدَائِي مَدَدْتُهُ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَرَعْتُهُ فَإِذَا عَرْضُهَا سِتَّةُ أَذْرُعٍ وَسَأَلْتُ الَّذِي فَتَحَ لِي بَابَ الْبُسْتَانِ فَأَدْخَلَنِي إِلَيْهِ هَلْ غُيِّرَ بِنَاؤُهَا عَمَّا كَانَتْ عَلَيْهِ قَالَ لَا وَرَأَيْتُ فِيهَا مَاءً مُتَغَيِّرَ اللَّوْنِ۔

باب ۳۶ الْمَاءُ لَا يُجْنِبُ۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْنَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَوَضَّأَ مِنْهَا أَوْ يَغْتَسِلَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ۔

باب ۳۷ الْبَوْلُ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ۔

۶۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

جاتا ہے اور وہ ایسا کنواں ہے کہ اس میں کتوں کا گوشت، حیض کے کپڑے اور لوگوں کے فضلات وغیرہ ڈالے جاتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پاک ہوتا ہے اسے کوئی چیز نجس (ناپاک) نہیں کرتی۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ میں نے قتیبہ بن سعید کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے بضاعہ کنوئیں کے متولی سے اس کی گہرائی کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا کہ زیادہ سے زیادہ اس کا پانی اتنا ہوتا ہے کہ ناف تک آئے۔ میں نے پوچھا کہ جب کم ہو جاتا ہے؟ کہا کہ ستر (گھٹنے) سے نیچے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے اندازہ کرنے کی غرض سے بضاعہ کنوئیں کی اپنی چادر کے ساتھ پیمائش کی۔ چنانچہ ناپنے پر چوڑائی چھ ذراع (چھ گز) نکلی۔ پھر میں نے اس شخص سے پوچھا جس نے میرے لیے باغ کا دروازہ کھولا اور مجھے اس تک جانے دیا تھا کہ جس حالت پر یہ پہلے تھا کیا وہ تعمیر بدل گئی ہے؟ کہا نہیں اور میں نے اس کے پانی کا رنگ بدلا ہوا ہی دیکھا ہے۔

پانی جنبی نہیں ہوتا

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک زوجۂ مطہرہ نے لگن سے غسل کیا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے وضو یا غسل کرنے تشریف لے آئے۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ میں جنابت سے تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (بچا ہوا) پانی تو جنبی نہ ہوتا۔ وہ حضرت ابن عباس کی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں)۔

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا

ہشام بن محمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی پانی سے غسل کرنا پڑے۔

ابو محدث نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَآءِ الدَّآئِمِ وَلَا یَغْتَسِلُ فِیْہِ مِنَ الْجَنَابَۃِ۔

تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اور اس پانی کے اندر جا کر غسل جنابت نہ کرے۔ ف

ف۔ یہاں دو مسئلے ہیں جنہیں علیحدہ کرنا ضروری ہے۔ ایک ہے پانی میں پیشاب کرنا تو یہ جائز نہیں ہے خواہ پانی کثیر ہو یا قلیل اور جاری ہو یا ٹھہرا ہوا۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ پانی میں اگر کوئی پیشاب کرے تو وہ پلید ہو گا یا پاک رہے گا؟ اس سلسلے میں یہ بات متفق علیہ ہے کہ جاری پانی ناپاک نہیں ہو گا اور اسی طرح آب کثیر۔ اب رہا ٹھہرا ہوا قلیل پانی تو اس کے بارے میں آئمہ کرام کے درمیان وہی اختلاف ہے جو قلتین کی تعریف میں ہے۔ بہر حال پانی کے اندر پیشاب اور پاخانہ کرنے سے حتی الامکان احتراز و اجتناب کرنا چاہیئے خواہ وہ قلیل ہو یا کثیر اور ٹھہرا ہوا ہو یا جاری اور دریا و نہر وغیرہ میں غسل جنابت کر لینے میں چنداں مضائقہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۸ اَلْوُضُوْءُ بِسُؤْرِ الْکَلْبِ۔

کتے کے جھوٹے برتن کو دھونا

۷۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَۃُ فِیْ حَدِیْثِ ہِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ طُہُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ اِذَا وَلَغَ فِیْہِ الْکَلْبُ اَنْ یَّغْسِلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلٰہُنَّ بِالتُّرَابِ۔ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ کَذٰلِکَ قَالَ اَیُّوْبُ وَحَبِیْبُ بْنُ الشَّہِیْدِ عَنْ مُحَمَّدٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال کر کتا پانی جائے تو اسے سات مرتبہ دھو کر پاک کرے اور پہلی مرتبہ مٹی سے مانجھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح ایوب، حبیب بن شہید نے محمد سے روایت کی ہے۔

۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ جَمِیْعًا عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ بِمَعْنَاہُ وَلَمْ یَرْفَعَاہُ وَزَادَ وَاِذَا وَلَغَ الْہِرُّ غُسِلَ مَرَّۃً۔

مسدد، معتمر بن سلیمان۔ محمد بن عبید، حماد بن زید، ایوب محمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے معناً روایت کیا لیکن دونوں روایتیں مرفوعاً نہیں ہیں اور یہ بھی کہا کہ جب بلی پی جائے تو ایک مرتبہ دھوئے۔

۷۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سِیْرِیْنَ حَدَّثَہٗ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْکَلْبُ فِی الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْہُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَلسَّابِعَۃُ بِالتُّرَابِ۔ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ اَمَّا اَبُوْ صَالِحٍ وَاَبُوْ رَزِیْنٍ وَالْاَعْرَجُ وَثَابِتٌ الْاَحْنَفُ وَہَمَّامُ بْنُ مُنَبِّہٍ وَاَبُو السُّدِّیِّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَوَوْہُ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ وَلَمْ یَذْکُرُوا التُّرَابَ۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھویا کرو، ساتویں دفعہ مٹی سے مانجھ کر دھونا چاہیئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوصالح اور ابورزین اور اعرج اور ثابت احنف اور ہمام بن منبہ اور ابوسدی عبدالرحمٰن نے بھی اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے لیکن انہوں نے مٹی کا ذکر نہیں کیا۔

Marfat.com

۷۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا لَهُمْ وَلَهَا فَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَفِي كَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مِرَارٍ وَالثَّامِنَةَ عَفِّرُوْهُ بِالتُّرَابِ قَالَ اَبُو دَاوُدَ وَهٰكَذَا قَالَ ابْنُ مُغَفَّلٍ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتوں کو مار دینے کا حکم فرمایا پھر ارشاد ہوا کہ تمہارا وہ کیا بگاڑتے ہیں؟ چنانچہ شکاری کتے اور ریوڑ کی رکھوالی کرنے والے کتے کی اجازت دی اور فرمایا کہ جب کتا کسی برتن میں منہ ڈھال دے تو اسے سات مرتبہ دھویا کرو اور آٹھویں دفعہ مٹی سے مانجھ لیا کرو۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ ابن مغفل نے اسی طرح فرمایا ہے۔ ف

ف۔ بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ اس برتن کو سات بار دھویا جائے۔ امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور اکثر محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا یہی مذہب ہے کہ سات دفعہ دھونا ضروری ہے مسلم کی روایت میں ہے کہ پہلی دفعہ مٹی سے دھوئے اور ابوداؤد کی اس روایت میں ہے کہ سات دفعہ دھونے کے بعد آٹھویں بار مٹی سے مانجھے۔ ترمذی میں ہے کہ پہلی یا آخری بار مٹی سے دھوئے۔ بزار کی ایک روایت میں ہے کہ ایک دفعہ مٹی سے مانجھے اور امام احمد بن حنبل سے ایک روایت آئی ہے کہ آٹھ دفعہ دھونے کے بعد مٹی سے مانجھے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا مذہب ہے کہ دیگر نجاسات کی طرح یہاں بھی ضروری تین دفعہ ہی دھونا ہے اور سات دفعہ دھونے کا حکم تکمیل طہارت کی غرض سے استحباب کے طور پر ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۹ سُؤْرِ الْهِرَّةِ۔

بلّی کا جھوٹا

۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوْءً فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِي اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا بِنْتَ اَخِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ۔

کبشہ بنت کعب بن مالک سے روایت ہے جو ابن ابوقتادہ کے نکاح میں تھیں کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر تشریف لائے تو میں نے ان کے حضور وضو کے لیے پانی رکھ دیا پس ایک بلی آئی اور اس میں سے پانی پینے لگی۔ انہوں نے اس کے لیے برتن ٹیڑھا کر دیا یہاں تک کہ وہ پانی پی چکی۔ کبشہ کا بیان ہے کہ میں یہ منظر دیکھتی رہی۔ فرمایا اے بھتیجی! کیا تم اس بات پر تعجب کرتی ہو؟ میں عرض گزار ہوئی کہ ہاں۔ ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ ناپاک نہیں ہے یہ تو تمہارے پاس پھرنے پھرانے والی چیزوں میں سے ہے۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِيْنَارٍ التَّمَّارِ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّ مَوْلَاتَهَا اَرْسَلَتْهَا بِهَرِيْسَةٍ اِلٰى عَائِشَةَ فَوَجَدَتْهَا تُصَلِّي فَاَشَارَتْ اِلَيَّ اَنْ ضَعِيْهَا

صالح بن دینار التمار کی والدہ ماجدہ نے اپنی آزاد کردہ لونڈی کو ہریسہ دے کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ اس نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ حضرت صدیقہ نے اسے رکھنے کا اشارہ کر دیا۔ پس ایک

Marfat.com

فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَأَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتِ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا۔

بلی آئی اور اس میں سے کھانے لگی جب یہ فارغ ہوئیں تو اسی جگہ سے کھانے لگیں جہاں سے بلی نے کھایا تھا اور ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ ناپاک نہیں ہے کیونکہ یہ تو تمہارے پاس پھرنے پھرانے والی چیزوں میں سے ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بلی کے بچے ہوئے پانی سے وضو فرما لیا کرتے تھے۔ ف

ف۔ بلی نر ہو یا مادہ پالتو ہونے کی صورت میں حرج کے باعث اس کے جھوٹے کو پاک قرار دیا گیا ہے تاکہ امت محمدیہ کے لیے دقت نہ رہے کیونکہ گھروں میں پھرنے کے باعث وہ برتنوں میں اکثر منہ ڈال دیتی ہیں۔ دوسری روایت میں جو بلی کو درندوں میں شمار کیا ہے کیونکہ وہ چوہے اور چوزے وغیرہ کھا جاتی ہے اور درندوں کا جھوٹا ناپاک ہے لہٰذا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بلی کا جھوٹا مکروہ ہے اگر اور پانی مل سکے تو بلی کے جھوٹے پانی سے وضو نہ کرے اور اگر پانی نہ مل سکے تو اس کی موجودگی میں تیمم درست نہیں۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کراہت کے بغیر بلی کا جھوٹا پاک ہے (اشعۃ اللمعات) ابوداؤد کے علاوہ یہ روایت مؤطا امام مالک ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، مسند احمد اور دارمی میں بھی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَاب ۴۰ الْوُضُوءِ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ۔

عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا

۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَنَحْنُ جُنُبَانِ۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں پانی لے کر غسل کر لیا کرتے تھے حالانکہ ہم دونوں حالت جنابت میں ہوتے تھے۔

۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ خَرَّبُوذَ عَنْ أُمِّ صُبَيَّةَ الْجُهَنِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اخْتَلَفَتْ يَدِي وَيَدُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوُضُوءِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

ام صبیہ جہنیہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک ہی برتن میں وضو کرتے ہوئے کبھی میرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ آپس میں ٹکرا جاتے تھے (جب کبھی ایک ہی برتن میں پانی لے کر وضو کرتے)۔

۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُسَدَّدٌ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ جَمِيعًا۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، مسدد، حماد، ایوب، نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں مرد اور عورت وضو کر لیا کرتے تھے۔ مسدد نے کہا کہ سب مل کر ایک ہی برتن سے۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

Marfat.com

قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ نَحْنُ وَالنِّسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نُدْلِي فِيهِ أَيْدِيَنَا۔

تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم اور عورتیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک برتن سے وضو کر لیا کرتے۔ ہم سب اسی میں ہاتھ ڈالا کرتے تھے۔

باب ۴۱ النَّهْيُ عَنْ ذٰلِكَ۔

اس کی ممانعت

۸۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ سِنِينَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيعًا۔

احمد بن یونس، ازہیر، داؤد بن عبد اللہ، حمید الحمیری کا بیان ہے کہ مجھے ایک ایسا شخص ملا جسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف چار سال حاصل رہا تھا جیسے حضور کی صحبت حضرت ابوہریرہ نے پائی۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے یا آدمی عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے۔ مسدد نے یہ بھی کہا کہ چلوؤں سے اکٹھے پانی لینا چاہیئے۔

۸۲- حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي حَاجِبٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ الْأَقْرَعُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ۔

ابوحاجب نے حضرت حکم بن عمرو اقرع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ آدمی اس پانی سے وضو کرے جو عورت کی طہارت سے بچا ہو۔

باب ۴۲ الْوُضُوءُ بِمَاءِ الْبَحْرِ۔

سمندری پانی سے وضو

۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ آلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ قَالَ إِنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ۔

سعید بن سلمہ جو آل ازرق سے تھے انہیں مغیرہ بن ابو بردہ نے بتایا بنی عبد الدار سے تھے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم سمندری سفر کرتے ہیں اور ہمارے پاس تھوڑا پانی ہوتا ہے جبکہ ہم اس سے وضو کرتے ہیں تو پیاسے رہ جاتے ہیں۔ لہٰذا کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا پانی پاک اور اس کا مردار حلال ہے۔ ف

ف- امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تمام سمندری جانور حلال ہیں جب امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ان میں سے صرف مچھلی حلال ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارے لیے دو مردے حلال فرما دیئے گئے ہیں یعنی ٹڈی اور مچھلی چونکہ

Marfat.com

سمندر کے اندر ان دونوں حلال مردوں سے مچھلی ہی پائی جاتی ہے لہٰذا صرف وہی حلال ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۴۳ الوضوء بالنبيذ۔

نبیذ سے وضو

۸۴۔ حدثنا هناد وسليمان بن داود العتكي قال ثنا شريك عن ابي فزارة عن ابي زيد عن عبد الله بن مسعود ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له ليلة الجن ما في اداوتك قال نبيذ قال تمرة طيبة وماء طهور قال سليمان بن داود عن ابي زيد او زيد كذا قال شريك ولم يذكر هناد ليلة الجن۔

ابوزید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے جنات کی حاضری والی رات میں فرمایا کہ تمہاری چھاگل میں کیا ہے عرض گزار ہوا کہ نبیذ ہے فرمایا کہ کھجور پاک ہے اور پانی پاک کرنے والا ہے سلیمان بن داؤد نے ابوزید یا زید سے اسی طرح روایت کی ہے شریک کا بیان ہے کہ ہناد نے جنات والی رات کا ذکر نہیں فرمایا۔

۸۵۔ حدثنا موسى بن اسمعيل قال حدثنا وهيب عن داود عن عامر عن علقمة قال قلت لعبد الله بن مسعود من كان منكم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة الجن فقال ما كان معه منا احد۔

علقمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ آپ حضرات میں سے جنات والی رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کون موجود تھا؟ فرمایا کہ ہم میں سے کوئی ایک بھی موجود نہیں تھا۔

۸۶۔ حدثنا محمد بن بشار قال ثنا عبد الرحمن قال ثنا بشر بن منصور عن ابن جريج عن عطاء انه كره الوضوء باللبن والنبيذ وقال ان التيمم اعجب الي منه۔

ابن جریج نے عطا سے روایت کی ہے کہ وہ دودھ اور نبیذ سے وضو کرنے کو ناپسند فرماتے تھے اور فرمایا کہ تیمم کرنا میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۸۷۔ حدثنا ابن بشار قال حدثنا عبد الرحمن قال حدثنا ابو خلدة قال سالت ابا العالية عن رجل اصابته جنابة وليس عنده ماء وعنده نبيذ يغتسل به قال لا۔

ابوخلدہ نے ابوالعالیہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو جنابت کی حالت میں ہے اور اس کے پاس پانی نہ ہو لیکن نبیذ ہو تو کیا وہ نبیذ سے غسل کرے؟ فرمایا کہ نبیذ کے ساتھ غسل نہ کرے۔

باب ۴۴ ايصلي الرجل وهو حاقن۔

کیا قضائے حاجت کے وقت کوئی نماز پڑھ لے

۸۸۔ حدثنا احمد بن يونس قال حدثنا زهير قال حدثنا هشام بن عروة عن ابيه عن عبد الله بن ارقم انه خرج حاجا او معتمرا ومعه الناس وهو يؤمهم فلما كان ذات يوم اقام الصلوة صلوة الصبح ثم قال ليتقدم احدكم وذهب الخلاء فاني سمعت رسول الله صلى الله

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج یا عمرہ کے لیے نکلے اور ان کے ساتھ کافی آدمی تھے جن کی یہ امامت کراتے تھے ایک روز جب صبح کی نماز ہونے لگی تو انہوں نے فرمایا کہ اپنے میں سے کسی ایک کو کھڑا کرلو اور خود قضائے حاجت کے لیے چلے گئے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَذْهَبَ الْخَلَاءَ وَقَامَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ قَالَ أَبُوْدَاوُدَ رَوٰى وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ وَأَبُوْ ضَمْرَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَرْقَمَ وَالْأَكْثَرُ الَّذِيْنَ رَوَوْهُ عَنْ هِشَامٍ قَالُوْا كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ۔

۸۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى اَلْمَعْنٰى قَالُوْا حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ حَزْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ عِيْسٰى فِيْ حَدِيْثِهِ ابْنُ أَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ اتَّفَقُوْا أَخُو الْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ فَجِيْءَ بِطَعَامِهَا فَقَامَ الْقٰسِمُ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُصَلِّيْ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ۔

۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيْ حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ لَا يَؤُمُّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُ فِيْ قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يُصَلِّيْ وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ۔

۹۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْرٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيْ حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ أَنْ يُصَلِّيَ وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَهُ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ قَالَ وَلَا يَحِلُّ

کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو بیت الخلاء جانا پڑے اور ادھر نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے بیت الخلاء میں جانا چاہیئے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ وہیب بن خالد اور شعیب بن اسحاق اور ابوضمرہ نے اس حدیث کو ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد کوئی اور آدمی جس نے حضرت عبداللہ بن ارقم سے روایت کی ہے لیکن اکثر حضرات نے اس کی ہشام سے روایت کی اور وہی کہا جو زہیر نے کہا ہے۔

احمد بن محمد بن حنبل اور مسدد اور محمد بن عیسیٰ نے معناً تمام حضرات نے یحییٰ بن سعید، ابی حرزہ، عبداللہ بن محمد۔ ابن عیسیٰ نے اپنی حدیث میں ابن ابی بکر کہا، پھر سب قاسم بن محمد کے بھائی پر متفق ہو گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں موجود تھے کہ ان کا کھانا لایا گیا۔ پھر قاسم بن محمد کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ حضرت صدیقہ کا ارشاد ہوا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کھانا پیش ہو جائے تو نماز نہ پڑھی جائے اور نہ اس وقت پڑھی جائے جب پاخانہ یا پیشاب؟

ابوحی مؤذن نے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تین باتوں کا کرنا کسی کے لیے جائز نہیں ہے۔ ایسا شخص لوگوں کی امامت نہ کرے جو لوگوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے ہی دعا کرے اگر اس نے ایسا کیا تو خیانت کی اور اجازت لینے سے پہلے دوسرے کے گھر کے اندر نہ جھانکے۔ اگر ایسا کیا تو گویا اندر داخل ہو گیا اور پیشاب پاخانے کی حاجت کے وقت نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ بوجھ ہلکا کرلے۔

ابوحی مؤذن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ پیشاب یا پاخانہ کی حاجت کے وقت نماز پڑھے۔ یہاں تک کہ بوجھ ہلکا کرلے۔ پھر اس لفظ پر ایسا ہی اضافہ کر کے فرمایا:۔ اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے جائز نہیں

Marfat.com

لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ يَؤُمَّ قَوْمًا اِلَّا بِاِذْنِهِمْ وَلَا يَخْتَصُّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ وَهٰذَا مِنْ سُنَنِ اَهْلِ الشَّامِ لَمْ يُشْرِكْهُمْ فِيْهَا اَحَدٌ۔

کہ لوگوں کی امامت کرائے مگر ان کی اجازت سے اور انہیں چھوڑ کر اپنے لیے ہی دعا نہ مانگے۔ اگر ایسا کیا تو لوگوں کی خیانت کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ شام والوں کی حدیث ہے اور اس میں کوئی ایک بھی ان کا شریک نہیں ہے۔

باب ۴۵ مَا يُجْزِئُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوْءِ۔

وضو کے لیے کتنا پانی کافی ہے

۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ رَوَاهُ اَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ صَفِيَّةَ۔

صفیہ بنت شیبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک صاع پانی سے غسل اور ایک مد پانی سے وضو فرمالیا کرتے تھے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابان نے قتادہ سے اس کی روایت کی اور فرمایا کہ میں نے اسے صفیہ سے سُنا ہے۔

۹۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ۔

سالم بن ابی الجعد کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی سے غسل اور ایک مد پانی سے وضو فرمالیا کرتے تھے۔

۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ عَنْ جَدَّتِيْ وَهِيَ اُمُّ عُمَارَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَاُتِيَ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَدْرَ ثُلُثَيِ الْمُدِّ۔

عباد بن تمیم نے اپنی دادی جان حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمانا تھا تو آپ کے حضور ایک برتن میں پانی پیش کیا گیا جو ایک مد کا دو تہائی ہوگا۔

۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِاِنَاءٍ يَسَعُ رِطْلَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا اِلَّا اَنَّهُ قَالَ يَتَوَضَّأُ بِمَكُّوْكٍ وَلَمْ يَذْكُرْ رِطْلَيْنِ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ شَرِيْكٍ قَالَ عَنِ ابْنِ جَبْرِ بْنِ عَتِيْكٍ قَالَ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ جَبْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

عبداللہ بن جبر کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے برتن سے وضو فرما لیتے جس میں دو رطل پانی آتا اور ایک صاع پانی سے غسل فرما لیتے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شعبہ، عبداللہ بن عبداللہ بن جبر نے فرمایا کہ میں نے حضرت انس سے سنا مگر اس میں فرمایا کہ ایک مکوک پانی سے وضو فرما لیتے اور دو رطل کا ذکر نہ کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ بن آدم نے شریک سے اس کی روایت کرکے فرمایا کہ انہوں نے ابن جبر بن عتیک سے فرمایا کہ سفیان، عبداللہ بن عیسیٰ نے جبر بن عبداللہ سے اسے روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ

Marfat.com

اَبُوْدَاوُدَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ الصَّاعُ خَمْسَةُ اَرْطَالٍ قَالَ اَبُوْدَاوُدَ وَهُوَ صَاعُ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ وَهُوَ صَاعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۴۶ الْاِسْرَافِ فِي الْوُضُوْءِ۔

۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِيْ نَعَامَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ عَنْ يَمِيْنِ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلْتُهَا قَالَ يَا بُنَيَّ سَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذْ بِهٖ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِي الطُّهُوْرِ وَالدُّعَاءِ۔

باب ۴۷ فِيْ اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ۔

۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيٰنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى قَوْمًا وَاَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ فَقَالَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔

باب ۴۸ الْوُضُوْءِ فِيْ اٰنِيَةِ الصُّفْرِ۔

۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ صَاحِبٌ لِّيْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَوْرٍ مِّنْ شَبَهٍ۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَنَّ اِسْحٰقَ بْنَ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ۔

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَسَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

صاع پانچ رطل کا ہوتا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن ابی ذئب والا صاع ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صاع ہے۔

وضو میں زیادہ پانی خرچ کرنا

ابونعامہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا کہ ان کا صاحبزادہ یوں دعا کر رہا ہے "اے اللہ! میں تجھ سے جنت کے دائیں جانب محل کا سوال کرتا ہوں تاکہ اس میں داخل ہو جاؤں"۔ انہوں نے فرمایا اے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور جہنم سے پناہ مانگو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب اس امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو طہارت اور دعا میں حد سے نکلیں گے۔

پورا وضو کرنا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ ان کی ایڑیاں خشک ہیں۔ فرمایا کہ ایڑیوں کے لیے آگ میں خرابی ہے لہٰذا پورا وضو کیا کرو۔

پیتل کے برتن سے وضو کرنا

ہشام بن عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں غسل کرتی تو میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کانسی کے ایک ہی کھڑے سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

محمد بن علاء، اسحاق بن منصور، حماد بن سلمہ، ایک آدمی ہشام بن عروہ ان کے والد ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی ہے۔

حسن بن علی، ابوالولید اور سہل بن حماد، عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابوسلمہ، عمرو بن یحییٰ، ان کے والد محترم نے

Marfat.com

بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ جَآءَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجْنَا لَہٗ مَآءً فِیْ تَوْرٍ مِّنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّاَ۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے پس ہم نے آپ کے لیے پیتل کے ایک پیالے میں پانی نکالا تو آپ نے اس سے وضو فرمایا۔

باب ۴۹ فِی التَّسْمِیَۃِ عَلَی الْوُضُوْءِ۔

وضو سے پہلے تسمیہ پڑھنا

۱۰۱- حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ یَعْقُوْبَ بْنِ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَہٗ وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ۔

یعقوب بن ابوسلمہ کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کی نماز نہ ہوگی جس کا وضو نہیں ہے اور اس کا وضو (کامل) نہیں ہے جو اس پر اللہ کا نام نہ لے۔ ف

ف۔ سنن ابوداؤد کی اسی جلد کی حدیث ۱۷ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو بے وضو ہونے کی وجہ سے سلام کا جواب نہ دیا اور جواب نہ دینے کی وجہ یوں بیان فرمائی۔ یعنی مجھے ناپسند ہوا کہ اللہ کا نام بغیر طہارت کے لوں۔ یہ فعل بھی استحبابی ہے اور وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنا بھی مستحب ہی ہوگا۔ اگر وضو سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا فرض ہو جیسا کہ غیر مقلد حضرات کا خیال ہے تو یہ تضاد کیسے اٹھے گا کہ ادھر بغیر وضو بسم اللہ کا پڑھنا فرض اور ادھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہ دیا کہ "مجھے بغیر وضو اللہ تعالیٰ کا نام لینا پسند نہیں ہے"۔ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وضو سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم یا بسم اللہ والحمد للہ علی دین الاسلام یا سبحان اللہ العظیم وبحمدہ کہنے کا حکم استحبابی اور تکمیل ثواب کے لیے ہے جیسا کہ دارقطنی میں حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے وضو کیا اور ذکر الٰہی کیا تو اس کا سارا جسم پاک ہو جاتا ہے لیکن جس نے وضو کیا اور اللہ کا نام نہ لیا تو اس کے اعضائے وضو ہی پاک ہوں گے اس سے ظاہر ہے کہ وضو کے وقت تسمیہ کا پڑھنا اگر فرض یا واجب ہوتا تو بغیر تسمیہ کے اعضائے وضو پاک نہ ہوتے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰۲- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَھْبٍ عَنِ الدَّرَاوَرْدِیِّ قَالَ وَذَکَرَ رَبِیْعَۃُ اَنَّ تَفْسِیْرَ حَدِیْثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ اَنَّہُ الَّذِیْ یَتَوَضَّاُ وَیَغْتَسِلُ وَلَا یَنْوِیْ وُضُوْءً لِلصَّلٰوۃِ وَلَا غُسْلًا لِّلْجَنَابَۃِ۔

دراوردی کا بیان ہے کہ ربیعہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث، "اس کا وضو نہیں جو اس پر اللہ کا نام نہ لے" کی تفسیر میں فرمایا کہ جو وضو اور غسل کرے تو نماز کا وضو اور جنابت کا غسل نہیں ہوگا (دوسرا معنی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ بات نماز کے وضو اور غسل جنابت کے متعلق نہیں ہے)۔

باب ۵۰ فِی الرَّجُلِ یُدْخِلُ یَدَہٗ فِی الْاِنَآءِ قَبْلَ اَنْ یَّغْسِلَھَا۔

دھونے سے پہلے برتن میں ہاتھ ڈالنے کا بیان

۱۰۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

Marfat.com

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔

روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی رات کے وقت سو کر اٹھے تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ تین دفعہ دھولے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری۔

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا رَزِينٍ۔

ابو صالح کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ دو مرتبہ دھوئے یا تین دفعہ اور ابو رزین کا ذکر نہیں کیا۔

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ أَوْ أَيْنَ كَانَتْ تَطُوفُ يَدُهُ۔

ابو مریم کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا:۔ جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ برتن میں داخل نہ کرے یہاں تک کہ اُسے تین مرتبہ دھولے کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اُس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری یا اس کا ہاتھ کہاں گھومتا پھرتا رہا۔ ف

ف۔ یہ استحباب اور کمال پاکیزگی کی وجہ سے ہے کیونکہ ہاتھ جسم کے جس حصے کو بھی سوتے ہوئے لگا ہوگا آخر وہ جسم کا حصہ اور پاک ہے کیونکہ ہاتھ کھانے اور کلام الٰہی تک کو لگتا ہے لہٰذا ان کی تکریم کے باعث ہاتھوں کو دھو لینا باعثِ ثواب اور درجہ رکھتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۵۱ صِفَةُ وُضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بیان

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى وَ

حمران بن ابان مولیٰ عثمان بن عفان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ پہلے انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں ــــ پر تین دفعہ پانی ڈال کر انہیں دھویا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا اور اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی تک تین دفعہ دھویا۔ پھر اسی طرح بائیں ہاتھ کو۔ پھر سر کا مسح کیا۔ پھر اپنے دائیں قدم کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر اسی طرح بائیں قدم کو

Marfat.com

إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے اسی وضو کی طرح وضو فرماتے دیکھا۔ پھر فرمایا کہ جو میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے، جن میں اپنے نفس سے باتیں نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَرْدَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي حُمْرَانُ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَضْمَضَةَ وَالْاِسْتِنْشَاقَ وَقَالَ فِيهِ وَمَسَحَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ هٰكَذَا وَقَالَ مَنْ تَوَضَّأَ دُونَ هٰذَا كَفَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَمْرَ الصَّلٰوةِ۔

حمران کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا اور پھر سابقہ حدیث کی طرح بیان کیا لیکن اس میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا ذکر نہ کیا اور اس میں کہا کہ تین مرتبہ سر کا مسح کیا، پھر تین مرتبہ اپنے دونوں پیر دھوئے، پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو فرماتے دیکھا ہے اور فرمایا کہ جو اس سے کم بھی وضو کرے تب بھی اسے کفایت کرے گا اور نماز کے بارے میں کوئی ذکر نہ کیا۔

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ قَالَ ثَنَا زِيَادُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ الْمُؤَذِّنُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ قَالَ سُئِلَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْوُضُوءِ فَقَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ سُئِلَ عَنِ الْوُضُوءِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأُتِيَ بِمِيضَأَةٍ فَأَصْغَاهَا عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِي الْمَاءِ فَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَأَخَذَ مَاءً فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ فَغَسَلَ بُطُونَهُمَا وَظُهُورَهُمَا مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُونَ عَنِ الْوُضُوءِ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَحَادِيثُ عُثْمَانَ الصِّحَاحُ كُلُّهَا تَدُلُّ عَلَى مَسْحِ الرَّأْسِ أَنَّهُ مَرَّةً فَإِنَّهُمْ ذَكَرُوا

عثمان بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ ابن ابی ملیکہ سے وضو کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے دیکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے وضو کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے پانی منگایا تو لوٹے میں لایا گیا جسے انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ پر ڈالا اور پھر اسے پانی میں داخل کیا تو تین دفعہ کلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی لیا اور تین دفعہ منہ دھویا پھر تین مرتبہ دایاں ہاتھ دھویا اور تین مرتبہ بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ داخل کر کے پانی لیا اور اپنے سر اور دونوں کانوں کا مسح کیا اور ان کے اندرونی اور بیرونی حصوں کو ایک مرتبہ دھویا۔ پھر اپنے دونوں پیر دھوئے۔ پھر فرمایا کہ وضو کے متعلق پوچھنے والے کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس سلسلے میں حضرت عثمان سے جو صحیح حدیثیں مروی ہیں وہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ سر کا مسح ایک دفعہ ہے کیونکہ ہر عضو کو تین بار دھونا بتا کر فرمایا کہ سر کا مسح کرے اور دوسرے ارکان

Marfat.com

الْوُضُوْءَ ثَلٰثًا وَقَالُوْا فِيْهَا وَمَسَحَ رَأْسَهٗ وَلَمْ يَذْكُرُوْا عَدَدًا كَمَا ذَكَرُوْا فِيْ غَيْرِهٖ۔

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ عَلْقَمَةَ اَنَّ عُثْمَانَ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ فَاَفْرَغَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى ثُمَّ غَسَلَهُمَا اِلَى الْكُوْعَيْنِ قَالَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَذَكَرَ الْوُضُوْءَ ثَلٰثًا قَالَ وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مِثْلَ مَا رَاَيْتُمُوْنِيْ تَوَضَّاْتُ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ وَاَتَمَّ۔

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقِ بْنِ جَمْرَةَ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَمَسَحَ رَأْسَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ هٰذَا قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ رَوَاهُ وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ تَوَضَّاَ ثَلٰثًا فَقَطْ۔

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ اَتَانَا عَلِيٌّ وَقَدْ صَلّٰى فَدَعَا بِطَهُوْرٍ فَقُلْنَا مَا يَصْنَعُ بِالطَّهُوْرِ وَقَدْ صَلّٰى مَا يُرِيْدُ اِلَّا لِيُعَلِّمَنَا فَاُتِيَ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ فَاَفْرَغَ مِنَ الْاِنَاءِ عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا فَمَضْمَضَ وَنَثَرَ مِنَ الْكَفِّ الَّذِيْ يَاْخُذُ فِيْهِ وَغَسَلَ يَدَهُ الشِّمَالَ ثَلٰثًا ثُمَّ جَعَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلٰثًا وَرِجْلَهُ الْيُسْرٰى ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّعْلَمَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ هٰذَا۔

کی طرح اس کا عدد بیان نہیں فرمایا۔

عبداللہ بن عبید بن عمیر نے ابوعلقمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا تو پہلے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں کو پہنچوں تک دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا تین تین مرتبہ اور ہر ایک کا دھونا تین تین مرتبہ بیان کر کے فرمایا کہ اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر اپنے دونوں پیر دھوئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا جیسے وضو کرتے ہوئے تم نے مجھے دیکھا ہے۔ پھر باقی حدیث زہری کی طرح پوری بیان کی۔

عامر بن شقیق بن جمرہ کا بیان ہے کہ شقیق بن سلمہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی کلائیاں تین تین مرتبہ دھوئیں اور تین دفعہ سر کا مسح کیا۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ وکیع نے اسرائیل سے بھی اسے روایت کیا ہے اور صرف یہی کہا کہ تین تین مرتبہ اعضاء دھوئے۔

خالد بن علقمہ نے عبد خیر سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور انہوں نے نماز پڑھ لی تھی۔ پس انہوں نے وضو کے لیے پانی منگوایا ہم نے آپس میں کہا کہ یہ وضو کے پانی کا کیا کریں گے جبکہ نماز پڑھ چکے ہیں لہٰذا ہمیں سکھانا چاہتے ہیں پس ایک برتن میں پانی لا کر اور ایک طشت پیش کر دیا گیا پس پہلے انہوں نے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے۔ پھر تین دفعہ کلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی لیا۔ کلی کرنے اور ناک میں پانی لینے کے لیے اسی ہتھیلی میں پانی لیا۔ پھر تین مرتبہ اپنا منہ دھویا۔ پھر تین مرتبہ دایاں ہاتھ دھویا اور تین مرتبہ بایاں ہاتھ۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر ایک دفعہ اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر دایاں پیر تین مرتبہ دھویا اور بایاں پیر بھی تین مرتبہ۔ پھر فرمایا کہ جو

حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معمول وضو کرنے میں اکثر ایسا ہی تھا

Marfat.com

١١٢- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ صَلَّى عَلِيٌّ الْغَدَاةَ ثُمَّ دَخَلَ الرَّحْبَةَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتَاهُ الْغُلَامُ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ قَالَ فَأَخَذَ الْإِنَاءَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى وَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ فَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ سَاقَ قَرِيبًا مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ مُقَدَّمَهُ وَمُؤَخَّرَهُ مَرَّةً ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ۔

خالد بن علقمہ ہمدانی کا بیان ہے کہ عبد خیر نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز فجر پڑھنے کے بعد رحبہ میں داخل ہوتے اور پانی منگوایا تو ایک لڑکے نے برتن میں پانی لا کر طشت سمیت پیش کیا راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ سے برتن کو پکڑا اور اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر تین مرتبہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دھویا پھر دایاں ہاتھ داخل کیا اور تین دفعہ کلی کی۔ پھر تین دفعہ ناک میں پانی لیا۔ پھر ابو عوانہ والی حدیث کے قریب قریب بیان کیا، پھر آگے اور پیچھے سے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی۔

١١٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ عُرْفُطَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ خَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا أُتِيَ بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ مَعَ الِاسْتِنْشَاقِ بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

مالک بن عرفطہ نے عبد خیر سے سنا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ان کے لیے کرسی لائی گئی تو اس پر جلوہ افروز ہوئے۔ پھر پانی کا ایک کوزہ لایا گیا تو انہوں نے تین دفعہ اپنے ہاتھ دھوئے۔ پھر کلی کی اور اسی ایک چلو سے ناک میں پانی لیا اور پھر باقی حدیث بیان کی۔

١١٤- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ الْكِنَانِيُّ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا وَسُئِلَ عَنْ وُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ مَسَحَ رَأْسَهُ حَتَّى لَمَّا يَقْطُرْ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ وُضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

زر بن حبیش نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے متعلق پوچھا گیا تھا تو حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ اپنے سر کا مسح کیا یہاں تک کہ پانی ٹپکنے کو تھا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اسی طرح وضو فرمایا کرتے تھے۔

١١٥- حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الطُّوسِيُّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَاحِدَةً ثُمَّ قَالَ هَكَذَا تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابو فروہ نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ انہوں نے اپنے مبارک چہرے کو تین دفعہ دھویا اور اپنی دونوں کلائیاں تین تین دفعہ دھوئیں اور اپنے سر کا ایک دفعہ مسح کیا پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اسی طرح وضو کیا کرتے تھے۔

Marfat.com

١١٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو تَوْبَةَ قَالَا ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وَأَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَذَكَرَ وُضُوءَهُ كُلَّهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ طُهُوْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مسدد اور ابو توبہ، ابو الاحوص۔ عمرو بن عون، ابو الاحوص ابو اسحاق، ابو حیہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو ان کا سارا وضو بیان کیا کہ تین تین مرتبہ تھا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر اپنے دونوں پیر ٹخنوں تک دھوئے۔ پھر فرمایا میں نے یہ پسند کیا کہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کرنا دکھا دوں۔

١١٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ وَقَدْ أَهْرَاقَ الْمَاءَ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَتَيْنَاهُ بِتَوْرٍ فِيهِ مَاءٌ حَتّٰى وَضَعْنَاهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ كَيْفَ كَانَ يَتَوَضَّأُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ بَلَى فَأَصْغَى الْإِنَاءَ عَلَى يَدِهِ فَغَسَلَهَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فَأَفْرَغَ بِهَا عَلَى الْأُخْرَى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي الْإِنَاءِ جَمِيعًا فَأَخَذَ بِهِمَا حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ أَلْقَمَ إِبْهَامَيْهِ مَا أَقْبَلَ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ الثَّانِيَةَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفِّهِ الْيُمْنَى قَبْضَةً مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهَا عَلَى نَاصِيَتِهِ فَتَرَكَهَا تَسْتَنُّ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ وَظُهُورَ أُذُنَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَيْهِ جَمِيعًا فَأَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى رِجْلِهِ وَفِيهَا النَّعْلُ فَفَتَلَهَا بِهَا ثُمَّ الْأُخْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ قُلْتُ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ قُلْتُ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ قُلْتُ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ وَفِي

عبید اللہ خولانی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور وہ پانی سے استنجا کر چکے تھے پس انہوں نے وضو کے لیے پانی منگوایا تو ہم نے ایک پیالے میں پانی لا کر ان کے سامنے رکھ دیا۔ پس انہوں نے فرمایا۔ اے ابن عباس! کیا میں تمہیں نہ دکھاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیسے وضو فرمایا کرتے تھے؟ میں عرض گزار ہوا، کیوں نہیں۔ پس انہوں نے اپنے ہاتھ پر برتن سے پانی ڈالا اور اسے دھویا۔ پھر اپنی دونوں ہتھیلیاں دھوئیں۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ اکٹھے کر کے برتن میں ڈالے اور لپ میں پانی بھر کر اپنے منہ پر مارا۔ پھر اپنے دونوں انگوٹھوں کو کانوں کے گرد پھیرا۔ پھر دوسری اور تیسری دفعہ ایسا ہی کیا۔ پھر اپنے دائیں چلو میں پانی لے کر پیشانی پر ڈالا اور اسے چہرے پر بہنے دیا۔ پھر اپنی دونوں کلائیاں کہنیوں تک تین تین مرتبہ دھوئیں پھر سر کا مسح کیا اور کانوں کے بیرونی حصے کا پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر برتن میں داخل کیا اور لپ پانی لے کر اپنے پیر پر مارا جس میں جوتا پہنا ہوا تھا اور اسے اس کے ساتھ ملا۔ پھر دوسرے پیر کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا میں عرض گزار ہوا کہ جوتوں سمیت؟ فرمایا کہ جوتوں سمیت ہی۔ میں دوبارہ عرض گزار ہوا کہ جوتوں سمیت؟ فرمایا کہ جوتوں سمیت ہی۔ میں سہ بارہ عرض گزار ہوا کہ جوتوں سمیت؟ فرمایا کہ جوتوں سمیت ہی۔

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن جریج کی حدیث اس حدیث علی کے مشابہت رکھتی ہے۔ اس میں حجاج بن محمد نے ابن جریج سے

Marfat.com

النَّعْلَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ شَيْبَةَ يُشْبِهُ حَدِيثَ عَلِيٍّ قَالَ فِيهِ حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ فِيهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا۔

روایت کی ہے کہ اپنے سر کا مسح ایک مرتبہ کیا اور اس میں ابن وہب نے ابن جریج سے روایت کی ہے کہ اپنے سر کا مسح تین دفعہ کیا۔

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

عمرو بن یحییٰ مازنی کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گزارش کی جو عمرو بن یحییٰ مازنی کے جد امجد تھے کہ کیا آپ ہمیں دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح وضو فرمایا کرتے تھے؟ حضرت عبداللہ بن زید نے فرمایا۔ ہاں چنانچہ وضو کے لیے پانی منگوا کر پہلے اپنے ہاتھوں پر ڈالا اور دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر تین دفعہ کلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی ڈالا۔ پھر تین دفعہ اپنا منہ دھویا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو دو مرتبہ دھوئے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا کہ انہیں آگے سے لے گئے اور پیچھے سے پیشانی تک لائے پھر انہیں گدی تک لے گئے اور اسی جگہ تک واپس لے آئے جہاں سے ابتدا کی تھی۔ پھر اپنے دونوں پیر دھوئے۔

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ خَالِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

عمرو بن یحییٰ مازنی کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کرتے ہوئے کہا پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا ایک ہی چلو پانی سے اور ایسا تین دفعہ کیا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ حَبَّانَ بْنَ وَاسِعٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيَّ يَذْكُرُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ وُضُوءَهُ قَالَ وَمَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُمَا۔

حبان بن واسع کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا نیا پانی لے کر اس پانی سے نہ کیا جو ہاتھوں میں لگا ہوا تھا اور اپنے دونوں پیر دھوئے یہاں تک کہ انہیں صاف کر دیا۔

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ

عبدالرحمٰن بن میسرہ حضرمی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

Marfat.com

ثنا ابو المغيرة قال ثنا حريز قال حدثني عبد الرحمن بن ميسرة الحضرمي قال سمعت المقدام بن معديكرب الكندي قال اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بوضوء فتوضا فغسل كفيه ثلثا و غسل وجهه ثلثا ثم غسل ذراعيه ثلثا ثلثا ثم تمضمض واستنشق ثلثا ثم مسح براسه واذنيه ظاهرهما وباطنهما۔

مقدام بن معدیکرب کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا تو آپ وضو کرنے لگے۔ چنانچہ تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کو دھویا اور تین مرتبہ اپنا مبارک چہرہ دھویا۔ پھر تین تین مرتبہ اپنی دونوں کلائیاں دھوئیں۔ پھر تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے سر کا مسح فرمایا اور کانوں کا ان کے باہر اور اندر سے۔

۱۲۲۔ حدثنا محمود بن خالد ويعقوب بن كعب الانطاكي لفظه قالا ثنا الوليد بن مسلم عن حريز بن عثمان عن عبد الرحمن بن ميسرة عن المقدام بن معديكرب قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضا فلما بلغ مسح راسه وضع كفيه على مقدم راسه فامرهما حتى بلغ القفا ثم ردهما الى المكان الذي منه بدا قال محمود قال اخبرني حريز۔

عبد الرحمن بن میسرہ کا بیان ہے کہ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا جب آپ سر کے مسح تک پہنچے تو اپنی ہتھیلیاں سر کے اگلے حصے پر رکھ کر انہیں پیچھے لے گئے یہاں تک کہ گدی تک جا پہنچے پھر واپس لائے یہاں تک کہ اسی جگہ آ پہنچے جہاں سے ابتدا کی تھی۔ محمود کا بیان ہے کہ یہ مجھے حریز بن عثمان نے بتایا۔

۱۲۳۔ حدثنا محمود بن خالد وهشام بن خالد المعنى قالا ثنا الوليد بهذا الاسناد قال ومسح باذنيه ظاهرهما وباطنهما زاد هشام و ادخل اصابعه في صماخ اذنيه۔

محمود بن خالد اور ہشام بن خالد نے اسی سند کے ساتھ ولید سے اس کی معناً روایت کرتے ہوئے کہا اور مسح کیا اپنے دونوں کانوں کا ان کے باہر اور اندر کی جانب۔ ہشام نے یہ بھی کہا کہ اپنی انگلیاں کانوں کے سوراخ میں داخل کیں۔

۱۲۴۔ حدثنا مؤمل بن الفضل الحراني قال ثنا الوليد بن مسلم قال ثنا ابو الازهر المغيرة بن فروة ويزيد بن ابي مالك ان معاوية توضا للناس كما راى رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضا فلما بلغ راسه غرف غرفة من ماء فتلقاها بشماله حتى وضعها على وسط راسه حتى قطر الماء او كاد يقطر ثم مسح من مقدمه الى مؤخره ومن مؤخره الى مقدمه۔

یزید بن ابو مالک کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ نے لوگوں کے لیے وضو کیا جیسا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا تھا۔ جب وہ سر تک پہنچے تو بائیں ہاتھ سے چلو میں پانی لے کر سر کے درمیان میں ڈالا جو ٹپکنے لگا یا ٹپکنے کے قریب ہو گیا پھر سر کے اگلے حصے سے پچھلے حصے تک مسح کیا اور پھر پچھلے حصے سے اگلے تک کیا۔

۱۲۵۔ حدثنا محمود بن خالد قال ثنا الوليد بهذا الاسناد قال فتوضا ثلثا ثلثا وغسل

محمود بن خالد نے ولید سے مذکورہ بالا سند کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا۔ پس انہیں تین تین دفعہ دھویا اور

Marfat.com

رِجْلَيْهِ بِغَيْرِ عَدَدٍ۔

دونوں پیر دھوئے بغیر کسی گنتی کے۔

١٢٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينَا فَحَدَّثَتْنَا أَنَّهُ قَالَ اسْكُبِي لِي وَضُوءًا فَذَكَرَتْ وُضُوءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فِيهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَوَضَّأَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مَرَّةً وَوَضَّأَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ يَبْدَأُ بِمُؤَخَّرِ رَأْسِهِ ثُمَّ بِمُقَدَّمِهِ وَبِأُذُنَيْهِ كِلْتَيْهِمَا ظُهُورِهِمَا وَبُطُونِهِمَا وَوَضَّأَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا مَعْنَى حَدِيثِ مُسَدَّدٍ۔

عبداللہ بن محمد بن عقیل کا بیان ہے کہ ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لایا کرتے تھے ایک مرتبہ فرمایا کہ میرے وضو کے لیے پانی لاؤ۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:- پس آپ نے اپنے دونوں ہاتھ تین تین مرتبہ دھوئے اور مبارک چہرہ تین دفعہ دھویا اور ایک دفعہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے دونوں ہاتھ (بازو) تین تین مرتبہ دھوئے اور دو دفعہ سر کا مسح کیا۔ سر کے پیچھے سے ابتدا کی اور پھر آگے سے اور پھر اندر سے دونوں کانوں کا مسح کیا اور تین تین مرتبہ دونوں پیر دھوئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہی معنی ہیں، حدیث مسدد کے۔

١٢٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ يُغَيِّرُ بَعْضَ مَعَانِي بِشْرٍ قَالَ فِيهِ وَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا۔

اسحاق بن اسمٰعیل، سفیان نے ابن عقیل سے مذکورہ حدیث کی روایت کی اور بعض باتوں میں اختلاف کرتے ہوئے کہا اور تین دفعہ کلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی ڈالا۔

١٢٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ عِنْدَهَا فَمَسَحَ الرَّأْسَ كُلَّهُ مِنْ قَرْنِ الشَّعْرِ كُلَّ نَاحِيَةٍ لِمُنْصَبِّ الشَّعْرِ لَا يُحَرِّكُ الشَّعْرَ عَنْ هَيْئَتِهِ۔

عبداللہ بن محمد بن عقیل کا بیان ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے پاس وضو فرمایا تو سارے سر کا مسح کیا، بالوں کی ابتداء سے ہر جانب بالوں کے جھکاؤ کے لحاظ سے کہ کسی بال کو اس کی ہیئت سے نہ ہلاتے (یعنی بالوں کو اسی حالت پر رکھتے۔

١٢٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ أَنَّ رُبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَمَسَحَ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً۔

عبداللہ بن محمد بن عقیل کا بیان ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا کہ آپ نے سر کا مسح فرمایا اس کے اگلے حصے کا، پچھلے حصے کا، دونوں کنپٹیوں اور دونوں کانوں کا ایک ہی مرتبہ۔

١٣٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ

مسدد، عبداللہ بن داؤد، سفیان بن سعید ابن عقیل

Marfat.com

داؤد عن سفیان بن سعید عن ابن عقیل عن الربیع ان النبی صلی الله علیه وسلم مسح براسه من فضل ماء کان فی یده۔

نے حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے سر کا مسح اسی پانی سے کیا جو ہاتھوں میں لگا ہوا تھا۔

۱۳۱ ـ حدثنا ابراهیم بن سعید قال حدثنا وکیع قال حدثنا الحسن بن صالح عن عبد الله بن محمد بن عقیل عن الربیع بنت معوذ ان النبی صلی الله علیه وسلم توضأ فادخل اصبعیه جحری اذنیه۔

عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو اپنے کانوں کے دونوں سوراخوں میں انگلیاں داخل فرمائیں۔

۱۳۲ ـ حدثنا محمد بن عیسی ومسدد قالا حدثنا عبد الوارث عن لیث عن طلحة بن مصرف عن ابیه عن جده قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یمسح راسه مرة واحدة حتی بلغ القذال وهو اول القفا وقال مسدد مسح راسه من مقدمه الی مؤخره حتی اخرج یدیه من تحت اذنیه قال مسدد فحدثت به یحیی فانکره قال ابوداود وسمعت احمد یقول ان ابن عیینة زعموا انه کان ینکره ویقول ایش هذا طلحة عن ابیه عن جده۔

طلحہ بن مصرف کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سر کا مسح ایک دفعہ کرتے دیکھا ہے، یہاں تک کہ گردن کی ابتدا تک پہنچ جاتے اور مسدد نے کہا کہ اپنے سر کا مسح کیا اس کے اگلے حصے سے پچھلے آخری حصے تک حتیٰ کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں کے نیچے سے نکالا۔ مسدد کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث یحییٰ سے بیان کی تو انہوں نے اسے منکر ٹھہرایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے امام احمد کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابن عیینہ اسے منکر قرار دیتے اور فرماتے: طلحہ عن ابیہ عن جدہ، یہ کیا ہے؟

۱۳۳ ـ حدثنا الحسن بن علی حدثنا یزید بن هارون قال انا عباد بن منصور عن عکرمة بن خالد عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رای رسول الله صلی الله علیه وسلم یتوضأ فذکر الحدیث کله ثلثا ثلثا قال ومسح براسه واذنیه مسحة واحدة۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا پھر ساری حدیث میں تین تین کا ذکر کیا اور فرمایا کہ سر اور کانوں کا مسح صرف ایک بار ہی فرمایا۔

۱۳۴ ـ حدثنا سلیمان بن حرب قال ثنا حماد ح وحدثنا مسدد وقتیبة عن حماد بن زید عن سنان بن ربیعة عن شهر بن حوشب عن ابی امامة ذکر وضوء النبی صلی الله علیه وسلم قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم

سلیمان بن حرب، حماد، مسدد، قتیبہ، حماد بن زید، سنان بن ربیعہ، شہر بن حوشب سے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آنکھ کے دونوں کوئیوں کو بھی ملتے تھے ان کا بیان ہے کہ حضور نے فرمایا دونوں کان

Marfat.com

يَمْسَحُ الْمَاقَيْنِ قَالَ وَقَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُهَا أَبُو أُمَامَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ لَا أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَبِي أُمَامَةَ يَعْنِي قِصَّةَ الْأُذُنَيْنِ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنْ سِنَانٍ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ ابْنُ رَبِيعَةَ كُنْيَتُهُ أَبُو رَبِيعَةَ۔

باب ۵۲ الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا۔

۱۳۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ الطُّهُورُ فَدَعَا بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّاحَتَيْنِ فِي أُذُنَيْهِ وَمَسَحَ بِإِبْهَامَيْهِ عَلَى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ وَبِالسَّبَّاحَتَيْنِ بَاطِنَ أُذُنَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَلَى هٰذَا أَوْ نَقَصَ فَقَالَ أَسَاءَ وَظَلَمَ أَوْ ظَلَمَ وَأَسَاءَ۔

باب ۵۳ الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ۔

۱۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيُّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ۔

۱۳۷ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَتُحِبُّونَ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَدَعَا

سر کا حصہ ہیں۔ سلیمان بن حرب نے کہا کہ حضرت ابوامامہ ایسا ہی فرمایا کرتے۔ قتیبہ سے حماد نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ کانوں کے متعلق یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی یا حضرت ابوامامہ نے۔ قتیبہ نے سنان ابی ربیعہ کہا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن ربیعہ وہی ہیں جن کی کنیت ابوربیعہ ہے۔

تین تین مرتبہ دھونا

عمرو بن شعیب کے والد ماجد سے ان کے والد محترم نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! وضو کا طریقہ کیا ہے؟ پس آپ نے برتن میں پانی منگوایا اور اس سے دونوں ہاتھ تین بار دھوئے۔ پھر تین مرتبہ اپنا مبارک چہرہ دھویا۔ پھر تین تین دفعہ اپنی کلائیاں دھوئیں۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا اور اپنی انگلیوں کو کانوں کے سوراخوں میں داخل کیا اور دونوں انگوٹھوں کے ساتھ کانوں کے بیرونی حصے کا اور شہادت کی دونوں انگلیوں سے کانوں کے اندرونی حصے کا مسح کیا۔ پھر تین تین مرتبہ اپنے دونوں پیر دھوئے پھر فرمایا کہ وضو کا طریقہ یہ ہے جس نے اس پر کچھ اضافہ کیا یا کچھ کمی کی تو اس نے برا کیا اور ظلم کیا یا ظلم کیا اور برا کیا۔

دو دو بار دھونا

محمد بن علاء، زید یعنی ابن حباب، عبدالرحمٰن بن ثوبان، عبداللہ بن الفضل ہاشمی۔ اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو دو دفعہ وضو کیا۔

عطاء بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہم سے فرمایا۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہیں یہ دکھاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح وضو فرمایا کرتے تھے؟ پس انہوں نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور اپنے دائیں ہاتھ میں ایک چلو پانی لے کر اس سے کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ پھر دوبارہ پانی لے کر دونوں ہاتھوں کو اکٹھا کیا اور مبارک

Marfat.com

بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ فَاغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ الْيُمْنَى فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ أَخَذَ أُخْرَى فَجَمَعَ بِهَا يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ أَخَذَ أُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنَى ثُمَّ أَخَذَ أُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرَى ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ نَفَضَ يَدَهُ ثُمَّ مَسَحَ بِهَا رَأْسَهُ وَأُذُنَيْهِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً أُخْرَى مِنَ الْمَاءِ فَرَشَّ عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى وَفِيهَا النَّعْلُ ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدِهِ يَدٌ فَوْقَ الْقَدَمِ وَيَدٌ تَحْتَ النَّعْلِ ثُمَّ صَنَعَ بِالْيُسْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ۔

باب ٥٤ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً۔

١٣٨ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِوُضُوءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً۔

باب ٥٥ فِي الْفَرْقِ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ

١٣٩ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ لَيْثًا يَذْكُرُ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَخَلْتُ يَعْنِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ وَالْمَاءُ يَسِيلُ مِنْ وَجْهِهِ وَلِحْيَتِهِ عَلَى صَدْرِهِ فَرَأَيْتُهُ يَفْصِلُ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ۔

باب ٥٦ فِي الِاسْتِنْثَارِ۔

١٤٠ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لْيَنْثُرْ۔

١٤١ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ قَارِظٍ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

چہرے کو دھویا پھر اور پانی لے کر اس سے دایاں ہاتھ دھویا۔ پھر اور پانی لے کر اس سے بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر پانی سے ایک چلو لے کر اسے گرادیا اور اس تری سے سر اور دونوں کانوں کا مسح کیا پھر ایک چلو پانی اور لے کر اپنے دائیں پیر پر چھڑکا اور اس پاؤں میں جوتا تھا تو اس پر ہاتھوں سے مسح کیا کہ ایک ہاتھ اوپر پاؤں کے اوپر اور دوسرا جوتے کے نیچے رکھا۔ پھر اسی طرح بائیں پیر کا مسح کیا۔

ایک ایک بار دھونا

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وضو نہ دکھاؤں؟ پس انہوں ایک ایک دفعہ وضو کیا۔

کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں فرق رکھنا

طلحہ بن مصرف سے ان کے والد ماجد نے اور ان سے ان کے والد محترم نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ وضو فرما رہے تھے اور پانی آپ کے چہرۂ اقدس اور داڑھی مبارک سے سینۂ پر نور پر بہہ رہا تھا۔ پس میں نے دیکھا کہ آپ نے کلی کرنے اور ناک میں پانی لینے کے درمیان فرق رکھا۔

ناک سنکنے کا بیان

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اسے چاہیئے کہ اپنی ناک میں پانی لے اور ناک سنکے۔

ابراہیم بن موسیٰ، وکیع، ابن ابی ذئب، قارظ، ابوغطفان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ناک کو دو یا تین مرتبہ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَنْثِرُوْا مَرَّتَيْنِ بَالِغَتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا۔

مبالغہ کے ساتھ سنک لیا کرو۔

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ فِيْ اٰخَرِيْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ قَالَ كُنْتُ وَافِدَ بَنِي الْمُنْتَفِقِ اَوْ فِيْ وَفْدِ بَنِي الْمُنْتَفِقِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُصَادِفْهُ فِيْ مَنْزِلِهٖ وَصَادَفْنَا عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ فَاَمَرَتْ لَنَا بِخَزِيْرَةٍ فَصُنِعَتْ لَنَا قَالَ وَاُتِيْنَا بِقِنَاعٍ وَلَمْ يَقُلْ قُتَيْبَةُ الْقِنَاعَ وَالْقِنَاعُ الطَّبَقُ فِيْهِ تَمْرٌ ثُمَّ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَبْتُمْ شَيْئًا اَوْ اُمِرَ لَكُمْ بِشَيْءٍ قَالَ فَقُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَبَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسٌ اِذْ دَفَعَ الرَّاعِيْ غَنَمَهٗ اِلَى الْمُرَاحِ وَمَعَهٗ سَخْلَةٌ تَيْعَرُ فَقَالَ مَا وَلَّدْتَ يَا فُلَانُ قَالَ بَهْمَةً قَالَ فَاذْبَحْ لَنَا مَكَانَهَا شَاةً ثُمَّ قَالَ لَا تَحْسِبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسَبَنَّ اِنَّا مِنْ اَجْلِكَ ذَبَحْنَاهَا لَنَا غَنَمٌ مِائَةٌ لَا نُرِيْدُ اَنْ تَزِيْدَ فَاِذَا وَلَّدَ الرَّاعِيْ بَهْمَةً ذَبَحْنَا مَكَانَهَا شَاةً قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِي امْرَاَةً وَاِنَّ فِيْ لِسَانِهَا شَيْئًا يَعْنِي الْبَذَآءَ قَالَ فَطَلِّقْهَا اِذًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لَهَا صُحْبَةً وَلِيْ مِنْهَا وَلَدٌ قَالَ فَمُرْهَا يَقُوْلُ عِظْهَا فَاِنْ يَكُ فِيْهَا خَيْرٌ فَسَتَفْعَلُ وَلَا تَضْرِبْ ظَعِيْنَتَكَ كَضَرْبِكَ اُمَيَّتَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا۔

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ میں بنی منتفق کا وفد بنا کر یا ان کے وفد میں شامل ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب روانہ ہوا۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو کاشانہ اقدس پر آپ کو نہ پایا اور وہاں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں انہوں نے ہمارے لیے خزیرہ کا حکم دیا جو ہمارے لیے بنایا گیا اور تھالی لائی گئی۔ قتیبہ نے تھالی اور کھجوروں کا ذکر نہیں کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو فرمایا کہ تمہیں کچھ کھلایا یا تمہارے متعلق کسی چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہاں! اسی اثناء میں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک چرواہا گزرا جو بکریوں کو چراگاہ کی طرف لے جا رہا تھا اور اس کے ساتھ ایک نومولود بچہ تھا جو ممیا رہا تھا۔ فرمایا کہ اے فلاں! کیا بچہ دیا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ پٹھیا۔ فرمایا کہ اس کے بدلے ہمارے لیے ایک بکری ذبح کر دو پھر فرمایا کہ اپنے لیے نہ سمجھ لینا بلکہ اسے ہمارے لیے ذبح کرنا۔ ریوڑ میں سو بکریاں ہیں اور ہم ان میں اضافہ کرنا نہیں چاہتے جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کی جگہ ہم بکری ذبح کروا لیتے ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میری بیوی بدزبان ہے فرمایا تو اسے طلاق دے دو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ہم نے ایک عرصہ اکٹھے گزارا ہے اور اس سے بچے بھی ہیں۔ فرمایا تو اسے نصیحت کرو، اگر اس میں بھلائی ہوگی تو سمجھ جائے گی اور اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح نہ مارنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے وضو کے متعلق بتائیے۔ فرمایا کہ پورا وضو کیا کرو اور انگلیوں کے درمیان خلال کیا کرو اور ناک میں مبالغے کے ساتھ پانی لیا کرو ماسوائے اس حالت کے کہ تم روزہ دار ہو۔

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ

عاصم بن لقیط بن صبرہ نے اپنے والد ماجد سے

Marfat.com

سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ وَافِدِ بَنِي الْمُنْتَفِقِ إِنَّهُ أَتَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ فَلَمْ نَنْشَبْ أَنْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَلَّعُ يَتَكَفَّأُ وَقَالَ عَصِيدَةٍ مَكَانَ خَزِيرَةٍ۔

۱۴۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَمَضْمِضْ۔

بَابٌ ۵۷ تَخْلِيلُ اللِّحْيَةِ۔

۱۴۵ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ يَعْنِي رَبِيعَ بْنَ نَافِعٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ زَوْرَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ وَقَالَ هٰكَذَا أَمَرَنِي رَبِّي۔

بَابٌ ۵۸ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ۔

۱۴۶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَأَصَابَهُمُ الْبَرْدُ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَمْسَحُوا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِينِ۔

۱۴۷ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي مَعْقِلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قِطْرِيَّةٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ وَلَمْ يَنْقُضِ الْعِمَامَةَ۔

بَابٌ ۵۹ غَسْلِ الرِّجْلِ۔

۱۴۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ

روایت کی ہے کہ وہ بنی منتفق کا وفد لائے تو وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر معناً مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تھوڑی ہی دیر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے آگے کو جھکتے ہوئے اور راوی نے خزیرہ کی جگہ عصیدہ کہا۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، ابو عاصم، ابن جریج سے یہ حدیث اسی طرح روایت کرتے ہوئے اس میں کہا۔ جب وضو کرو تو کلی کر لیا کرو۔

داڑھی میں خلال کرنا

ولید بن زروان نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو ایک چُلو پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے لگاتے اور داڑھی مبارک میں اس کے ساتھ خلال کرتے اور فرمایا کہ میرے پروردگار نے مجھے یہی حکم دیا ہے۔

عمامہ پر مسح کرنا

راشد بن سعد کا بیان ہے کہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سریہ بھیجا تو ان لوگوں کو سردی لگی۔ جب وہ خدمتِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں واپس آکر حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں حکم فرمایا کہ پگڑیوں اور موزوں پر مسح کیا کریں۔

ابو معقل سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا اور آپ کے اوپر قطری کا بنا ہوا عمامہ تھا پس آپ نے اپنا دست مبارک عمامے کے نیچے داخل کر کے سر اقدس کے اگلے حصے کا مسح کیا اور مقدس عمامے کی بندش کو نہ توڑا۔

پاؤں دھونا

ابو عبدالرحمٰن حبلی سے روایت ہے کہ حضرت مستورد

Marfat.com

لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ يَدْلُكُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ۔

بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو اپنے دونوں پیروں کی انگلی کو اپنی چھنگلی انگشت مبارک سے ملتے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

موزوں پر مسح کرنا

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ زِيَادٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ عَدَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَعَدَلْتُ مَعَهُ فَأَنَاخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدِهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمَّا جُبَّتِهِ فَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا إِلَى الْمِرْفَقِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ رَكِبَ فَأَقْبَلْنَا نَسِيرُ حَتَّى نَجِدَ النَّاسَ فِي الصَّلٰوةِ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَصَلّٰى بِهِمْ حِينَ كَانَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ وَوَجَدْنَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفَّ مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَصَلّٰى وَرَاءَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ ثُمَّ سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوتِهِ فَفَزِعَ الْمُسْلِمُونَ فَأَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ لِأَنَّهُمْ سَبَقُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ أَصَبْتُمْ أَوْ قَدْ أَحْسَنْتُمْ۔

عروہ بن مغیرہ بن شعبہ نے اپنے والد ماجد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ غزوۂ تبوک میں نماز فجر سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راستہ چھوڑ کر ایک جانب ہو گئے تو میں نے بھی آپ کے ساتھ راستہ چھوڑ دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اونٹ بٹھایا اور قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے تو میں نے آپ کے دست اقدس پر چھاگل سے پانی ڈالا۔ پس آپ نے دونوں ہاتھ دھوئے پھر اپنا پر نور چہرہ دھویا پھر اپنی کلائیوں سے کپڑا ہٹانا چاہا تو جبہ مبارک کی دونوں آستینیں تنگ تھیں پس آپ نے ہاتھ داخل کیے اور انہیں جبہ کے نیچے سے نکال لیا اور پھر دونوں کو کہنیوں تک دھویا اور سر کا مسح فرمایا۔ پھر اپنے دونوں موزوں پر مسح کر کے سوار ہو گئے۔ پس ہم سفر کرتے ہوئے آگے بڑھے یہاں تک کہ جب لوگوں سے ملے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے جنہوں نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کو آگے کھڑا کر لیا تھا نماز کا وقت ہو جانے کے باعث وہ لوگوں کو نماز پڑھانے لگے تھے حضرت عبدالرحمن کو ہم نے پایا کہ وہ لوگوں کو نماز فجر کی ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کے ساتھ صف میں شامل ہو گئے لہٰذا حضرت عبدالرحمن بن عوف کے پیچھے آپ نے دوسری رکعت پڑھی جب حضرت عبدالرحمن نے سلام پھیر دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باقی نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے جبکہ مسلمان فارغ ہو چکے تھے۔ پس انہوں نے کثرت سے تسبیح کہنا شروع کر دی کیونکہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ

مسدد، یحییٰ یعنی ابن سعید۔ مسدد، معتمر، تیمی، بکر حسن، ابن مغیرہ بن شعبہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عَنِ التَّيْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ نَاصِيَتَهُ وَذَكَرَ فَوْقَ الْعِمَامَةِ قَالَ عَنِ الْمُعْتَمِرِ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَعَلَى نَاصِيَتِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ قَالَ بَكْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ۔

عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور اپنی مبارک پیشانی پر مسح کیا اور ذکر کیا کہ عمامہ کے اوپر۔ معتمر ان کے والد ماجد، بکر بن عبد اللہ، حسن، ابن مغیرہ بن شعبہ سے حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موزوں اپنی پیشانی مبارک اور اپنے عمامہ پر مسح فرمایا کرتے تھے۔ بکر کا بیان ہے کہ اسے میں نے ابن مغیرہ سے سُنا ہے۔

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْبِهِ وَمَعِي إِدَاوَةٌ فَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَتَلَقَّيْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ مِنْ جِبَابِ الرُّومِ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَضَاقَتْ فَادَّرَعَهُمَا ادِّرَاعًا ثُمَّ أَهْوَيْتُ إِلَى الْخُفَّيْنِ لِأَنْزِعَهُمَا فَقَالَ لِي دَعِ الْخُفَّيْنِ فَإِنِّي أَدْخَلْتُ الْقَدَمَيْنِ فِي الْخُفَّيْنِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا قَالَ أَبِي قَالَ الشَّعْبِيُّ شَهِدَ لِي عُرْوَةُ عَلَى أَبِيهِ وَشَهِدَ أَبُوهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عروہ بن شعبہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ہم چند سوار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے اور میرے ساتھ ایک چھاگل تھی۔ پس حضور اپنی حاجت کے لیے ایک جانب نکلے۔ جب واپس تشریف لائے تو میں چھاگل لیے ہوئے ملا۔ پس میں نے پانی ڈالا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور مبارک چہرہ بھی۔ پھر اپنی کلائیاں نکالنے کا ارادہ کیا اور آپ نے رومی جبوں میں سے صوف کا جبہ پہنا ہوا تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں پس آپ نے انہیں نیچے کی جانب سے نکال لیا۔ پھر میں موزے اتارنے کے لیے جھکا تو مجھ سے فرمایا کہ موزوں کو رہنے دو کیونکہ میں نے انہیں اس وقت پہنا تھا جبکہ میرے دونوں قدم طہارت سے تھے پس آپ نے ان پر مسح فرمایا۔ یونس کے والد ماجد سے شعبی نے فرمایا کہ عروہ نے اپنے والد ماجد کی شہادت دی اور ان کے والد ماجد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت دی۔

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هٰذِهِ الْقِصَّةَ قَالَ فَأَتَيْنَا النَّاسَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَنْ يَمْضِيَ قَالَ فَصَلَّيْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ

زرارہ بن اوفی سے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیچھے رہ گئے پھر پورے واقعے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ پھر ہم لوگوں کے پاس پہنچے تو حضرت عبد الرحمن بن عوف انہیں صبح کی نماز پڑھا رہے تھے۔ جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی طرف جاری رکھنے کا اشارہ فرمایا پس میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکے پیچھے ایک رکعت پڑھی۔ جب انہوں نے سلام پھیر دیا تو

Marfat.com

رَكْعَةً فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِي سُبِقَ بِهَا وَلَمْ يَزِدْ عَلَيْهَا شَيْئًا
قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَ
ابْنُ عُمَرَ يَقُولُونَ مَنْ أَدْرَكَ الْفَرْدَ مِنَ الصَّلٰوةِ
عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ۔

۱۵۳ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ ثَنَا أَبِي
قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ حَفْصِ بْنِ
عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
السُّلَمِيِّ أَنَّهُ شَهِدَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ يَسْأَلُ
بِلَالًا عَنْ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ كَانَ يَخْرُجُ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَآتِيهِ بِالْمَاءِ
فَيَتَوَضَّأُ وَيَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ وَمُوْقَيْهِ قَالَ
أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ أَبُو عَبْدِ اللهِ مَوْلَى بَنِي تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ۔

۱۵۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ قَالَ
ثَنَا ابْنُ دَاوُدَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ
عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ أَنَّ جَرِيرًا بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ
عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي أَنْ أَمْسَحَ وَقَدْ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا
إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ قَالَ مَا
أَسْلَمْتُ إِلَّا بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ۔

۱۵۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ
الْحَرَّانِيُّ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ قَالَ ثَنَا دَلْهَمُ بْنُ صَالِحٍ
عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ
تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا قَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ دَلْهَمِ بْنِ
صَالِحٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْبَصْرَةِ۔

۱۵۶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا ابْنُ
حَيٍّ هُوَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عَامِرٍ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر وہ رکعت پڑھی جو رہ
گئی تھی اور اس پر کوئی اور اضافہ نہیں کیا۔ امام ابوداؤد نے
فرمایا کہ حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابن زبیر اور حضرت ابن
رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرمایا کرتے کہ جو طاق رکعتیں پائے تو اس پر
سہو کے دو سجدے ہیں۔

ابوعبدالرحمن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف
بھی موجود تھے جبکہ وہ حضرت بلال سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا وضو دریافت کر رہے تھے۔ پس حضرت بلال نے فرمایا کہ حضور
حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے۔ چنانچہ آپ کی خدمت میں
پانی پیش کیا جاتا تو وضو فرماتے اور مسح کرتے اپنے عمامے اور موزوں
پر۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ وہ ابوعبداللہ راوی ہیں جو بنی تیم بن
مرہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن
عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیشاب کر کے وضو کیا تو موزوں
پر مسح کیا اور فرمایا کہ میرے لیے مسح کرنے میں کیا رکاوٹ ہے
جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے
دیکھا ہے لوگوں نے کہا کہ ایسا سورۃ المائدہ کے نزول سے پہلے
ہوتا تھا انہوں نے کہا کہ میں نے سورۃ المائدہ کے نازل ہو جانے
کے بعد اسلام قبول کیا۔

ابوبریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ
نجاشی (شاہ حبشہ) نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
لیے دو سیاہ اور سادے موزے آپ کے پہننے کے لیے تحفے کے
طور پر بھیجے آپ نے انہیں پہنا پھر وضو فرمایا اور ان کے اوپر
مسح کیا۔ مسدد نے دلہم ابن صالح کہا ہے۔ امام ابوداؤد نے
فرمایا کہ اس حدیث کو صرف اہل بصرہ نے ہی روایت کیا ہے۔

عبدالرحمن بن ابو نعم نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

الْهَجَلِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي نُعْمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَسِيْتَ قَالَ بَلْ اَنْتَ نَسِيْتَ بِهٰذَا اَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ۔

نے موزوں پر مسح فرمایا تو میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کیا آپ بھول گئے ہیں؟ فرمایا بلکہ تم بھول گئے ہو کیونکہ مجھے میرے رب عزوجل نے یہی حکم فرمایا ہے۔

باب ۶ التَّوْقِيْتِ فِي الْمَسْحِ۔

مسح کی مدت

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَّلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً قَالَ اَبُوْدَاؤدَ رَوَاهُ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ بِاِسْنَادِهٖ قَالَ فِيْهِ وَلَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا۔

ابو عبداللہ جدلی نے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ موزوں پر مسح کی مدت مسافر کے لیے تین دن اور مقیم کے لیے ایک رات دن ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ منصور بن معتمر نے جو ابراہیم تیمی کی سند سے روایت کی ہے اس میں حضرت خزیمہ نے فرمایا کہ اگر ہم زیادہ مدت چاہتے تو زیادہ مل جاتی۔

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَزِيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ قَطَنٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ عُمَارَةَ قَالَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَكَانَ قَدْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْقِبْلَتَيْنِ اَنَّهٗ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَوْمًا قَالَ وَيَوْمَيْنِ قَالَ وَثَلٰثَةً قَالَ نَعَمْ وَمَا شِئْتَ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ الْمِصْرِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَزِيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ عُمَارَةَ قَالَ فِيْهِ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ مَا بَدَا لَكَ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ وَقَدِ اخْتُلِفَ فِيْ اِسْنَادِهٖ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ اِسْحٰقَ السَّيْلَحِيْنِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ اخْتُلِفَ فِيْ اِسْنَادِهٖ۔

ابی بن عمارہ سے حضرت یحییٰ بن ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی جانب نماز پڑھی تھی کہ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ کیا میں موزوں پر مسح کرلیا کروں؟ فرمایا ہاں۔ عرض کی کہ ایک دن فرمایا دو دن۔ عرض گزار ہوئے تین دن؟ فرمایا ہاں اور جو تم چاہو امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن ابی مریم مصری، یحییٰ بن ایوب۔ عبدالرحمٰن بن رزین، محمد بن یزید بن ابوزیاد، عبادہ بن نسی نے ابی بن عمارہ سے جو روایت کی ہے اس میں کہا۔ یہاں تک کہ سات تک پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور جو تمہارا دل چاہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس کی اسناد میں اختلاف کیا گیا ہے اور یہ مضبوط نہیں ہے اور اسے یحییٰ بن اسحاق سیلحینی نے یحییٰ بن ایوب سے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ف

ف۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک موزوں پر مسح کی مدت مقیم کے لیے ایک رات دن اور مسافر کے لیے تین رات دن

Marfat.com

ہے موزوں پر مسح کرنا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اس کا انکار وہی کرے گا جو بدعتی یا بد مذہب ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۶۲ المسح علی الجوربین۔

۱۵۹۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ عن وکیع عن سفیان عن ابی قیس الاودی ھو عبد الرحمن بن ثروان عن ھذیل بن شرحبیل عن المغیرۃ بن شعبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ ومسح علی الجوربین والنعلین قال ابو داود کان عبد الرحمن بن مھدی لا یحدث بھذا الحدیث لان المعروف عن المغیرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الخفین وروی ھذا ایضا عن ابی موسی الاشعری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ مسح علی الجوربین ولیس بالمتصل ولا بالقوی ومسح علی الجوربین علی بن ابی طالب وابن مسعود والبراء بن عازب وانس بن مالک وابو امامۃ وسھل بن سعد وعمرو بن حریث وروی ذلک عن عمر بن الخطاب وابن عباس۔

باب ۶۳

۱۶۰۔ حدثنا مسدد وعباد بن موسی قالا ثنا ھشیم عن یعلی بن عطاء عن ابیہ قال عباد قال اخبرنی اوس بن ابی اوس الثقفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ ومسح علی نعلیہ وقدمیہ وقال عباد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی علی کظامۃ قوم یعنی المیضاۃ ولم یذکر مسدد المیضاۃ والکظامۃ ثم اتفقا فتوضأ ومسح علی نعلیہ وقدمیہ۔

باب ۶۴ کیف المسح۔

۱۶۱۔ حدثنا محمد بن الصباح البزاز قال ثنا عبد الرحمن بن ابی الزناد قال ذکرہ ابی عن

جرابوں پر مسح کرنا

ہزیل بن شرحبیل نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبدالرحمن بن مہدی اسے بیان نہیں کرتے تھے کیونکہ حضرت مغیرہ سے مشہور روایت یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا۔ اور اسی طرح حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جرابوں پر مسح کیا۔ یہ روایت متصل نہیں اور یہ مضبوط بھی نہیں۔ حضرت علی، حضرت ابن مسعود، حضرت براء بن عازب، حضرت انس بن مالک، حضرت ابوامامہ، حضرت سہل بن سعد اور حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جرابوں پر مسح کیا نیز حضرت عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اس کی روایت کی گئی ہے۔

جوتوں اور پاؤں پر مسح کرنا

عباد کو حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور اپنے جوتوں اور پیروں پر مسح کیا۔ عباد نے کہا میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کی دو کنوؤں کی درمیانی نالی پر تشریف فرما ہوئے (گئے)۔ مسدد نے دو کنوؤں کی درمیانی نالی کا ذکر نہیں کیا۔ پھر دونوں اس بات پر متفق ہیں:۔ اور مسح کیا اپنے جوتوں اور اپنے دونوں پیروں پر۔

مسح کرنے کا طریقہ

عروہ بن زبیر نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موزوں

Marfat.com

عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقَالَ غَيْرُ مُحَمَّدٍ عَلٰى ظَهْرِ الْخُفَّيْنِ۔

١٦٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالرَّاْيِ لَكَانَ اَسْفَلُ الْخُفِّ اَوْلٰى بِالْمَسْحِ مِنْ اَعْلَاهُ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ۔

١٦٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِهٖ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ مَا كُنْتُ اَرٰى بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ اِلَّا اَحَقَّ بِالْغَسْلِ حَتّٰى رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى ظَهْرِ خُفَّيْهِ۔

١٦٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالرَّاْيِ لَكَانَ بَاطِنُ الْقَدَمَيْنِ اَحَقَّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا وَقَدْ مَسَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ظَهْرِ خُفَّيْهِ وَرَوَاهُ وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِهٖ قَالَ كُنْتُ اَرٰى اَنَّ بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ اَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا حَتّٰى رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ ظَاهِرَهُمَا قَالَ وَكِيْعٌ يَعْنِي الْخُفَّيْنِ وَرَوَاهُ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ كَمَا رَوَاهُ وَكِيْعٌ وَرَوَاهُ اَبُو السَّوْدَاءِ عَنِ ابْنِ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّاَ فَغَسَلَ ظَاهِرَ قَدَمَيْهِ وَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

١٦٥۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مَرْوَانَ وَمَحْمُوْدُ بْنُ

پر مسح فرمایا کرتے تھے۔ محمد بن صباح کے سوا دوسرے حضرات نے کہا کہ موزوں کی پشت پر مسح فرمایا کرتے تھے۔

عبد خیر کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر دین میں رائے کو دخل ہوتا تو موزوں کے اوپر والے حصے کی نسبت نیچے کی طرف مسح کرنا بہتر ہوتا حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ موزوں کے اوپر والے حصے پر مسح فرماتے۔

یزید بن عبد العزیز نے اعمش سے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کو روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ میں پیروں کے تلووں کو دھونا مقدم شمار کیا کرتا تھا یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو موزوں کے ظاہری حصے پر مسح فرماتے ہوئے دیکھا۔

اعمش نے مذکورہ حدیث کو روایت کرتے ہوئے فرمایا اگر دین رائے پر منحصر ہوتا تو پیروں کے تلوے مسح کے ظاہری حصے سے زیادہ حقدار تھے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موزوں کے ظاہری حصے پر مسح فرمایا۔ وکیع نے اعمش سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ میں سمجھتا تھا کہ مسح کرنے میں ظاہری حصے سے تلوے مقدم ہیں یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے ظاہری حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ وکیع کا بیان ہے کہ موزوں پر عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے وکیع کی طرح روایت کی ہے۔ ابو السوداء ابن عبد خیر، عبد خیر نے فرمایا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے دونوں قدموں کی پشت کو دھویا اور فرمایا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

رجاء بن حیاۃ کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ

Marfat.com

خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ الْمَعْنٰى قَالَا ثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ اَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ رَجَآءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّأْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَمَسَحَ اَعْلَى الْخُفَّيْنِ وَاَسْفَلَهُمَا قَالَ اَبُوْدَاوُدَ وَبَلَغَنِيْ اَنَّهٗ لَمْ يَسْمَعْ ثَوْرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ رَجَآءٍ۔

بَابٌ ۶۵ فِي الْاِنْتِضَاحِ۔

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ الثَّقَفِيِّ اَوِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَالَ يَتَوَضَّأُ وَيَنْتَضِحُ قَالَ اَبُوْدَاوُدَ وَافَقَ سُفْيَانَ جَمَاعَةٌ عَلٰى هٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْحَكَمُ اَوِ ابْنُ الْحَكَمِ۔

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ اَوِ ابْنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرْجَهٗ۔

بَابٌ ۶۶ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا تَوَضَّأَ۔

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُدَّامَ اَنْفُسِنَا نَتَنَاوَبُ الرِّعَايَةَ رِعَايَةَ اِبِلِنَا فَكَانَتْ عَلَيَّ رِعَايَةُ الْاِبِلِ فَرَوَّحْتُهَا بِالْعَشِيِّ فَاَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ اِلَّا فَقَدْ اَوْجَبَ فَقُلْتُ بَخٍ بَخٍ مَا اَجْوَدَ

تعالیٰ عنہ نے اپنے کاتب سے فرمایا کہ غزوہ تبوک کے دوران نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو موزوں پر ان کے اوپر اور نیچے مسح کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھے بات پہنچی ہے کہ ثور بن یزید نے یہ حدیث رجاء بن حیات سے نہیں سنی (یعنی منقطع ہے)۔

پانی چھڑکنے کا بیان

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت سفیان بن حکم ثقفی یا حضرت حکم بن سفیان ثقفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے تو وضو کر لیتے اور میانی پر پانی چھڑک لیتے۔

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ایک جماعت نے اس اسناد میں سفیان کی موافقت کی ہے۔ بعض حضرات نے الحکم اور بعض نے ابن الحکم کہا ہے۔

مجاہد نے حکم یا ابن حکم سے اور انہوں نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا۔ پھر وضو فرمایا اور اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑکا۔

وضو کے بعد کیا کہے

جبیر بن نفیر سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور باری سے اپنے ساتھیوں کی خدمت کرتے اور اونٹ چرایا کرتے تھے۔

ایک روز اونٹ چرانے کی باری میری تھی۔ میں تیسرے پہر انہیں لے کر آیا تو میں نے پایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ پس میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا۔ تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے۔ پھر دو رکعتیں پڑھنے کے لیے کھڑا ہو تو ان میں اپنے دل اور اپنی نگاہ کے ساتھ متوجہ رہے مگر اس کے لیے (جنت یا نجات) واجب ہو جاتی ہے۔ میں نے کہا: واہ واہ! یہ کتنی اچھی بات ہے۔ میرے سامنے

Marfat.com

هٰذِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيَّ الَّتِيْ قَبْلَهَا يَا عُقْبَةُ اَجْوَدُ مِنْهَا فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُلْتُ مَا هِيَ يَا اَبَا حَفْصٍ قَالَ اِنَّهٗ قَالَ اٰنِفًا قَبْلَ اَنْ تَجِيْئَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّاُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ وُضُوْئِهٖ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ قَالَ مُعَاوِيَةُ وَحَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ۔

١٧٠۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْ عَقِيْلٍ عَنِ ابْنِ عَمِّهٖ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ اَمْرَ الرِّعَايَةِ قَالَ عِنْدَ قَوْلِهٖ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ رَفَعَ نَظَرَهٗ اِلَى السَّمَاۗءِ فَقَالَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ۔

بَابُ ٦٧ الرَّجُلُ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ۔

١٧١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرِ الْبَجَلِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ اَبُوْ اَسَدِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْوُضُوْءِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَكُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ۔

١٧٢۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيٰنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اِنِّيْ رَاَيْتُكَ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهٗ قَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهٗ۔

بَابُ ٦٨ تَفْرِيْقِ الْوُضُوْءِ۔

کھڑے ہوئے ایک آدمی نے کہا۔ اے عقبہ! آپ سے پہلے جو بات ارشاد فرمائی وہ اس سے بھی اچھی تھی۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ میں نے کہا۔ اے ابو حفص! وہ کیا ہے۔ کہنے لگے کہ آپ کے آنے سے ذرا پہلے ابھی ابھی فرمایا ہے کہ تم میں کوئی بھی ایسا نہیں کہ وضو کرے تو وضو اچھی طرح کرے، پھر وضو سے فارغ ہونے پر کہے: "میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں" مگر اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ (دوسری سند) معاویہ، ربیعہ بن یزید، ابو ادریس نے حضرت عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے۔

حسین بن عیسیٰ، عبداللہ بن یزید مقری، حیوۃ بن شریح، ابو عقیل، ان کے چچازاد بھائی، حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی ہے اور اس میں اونٹ چرانے کا ذکر نہیں کیا۔ بتاتے ہوئے فرمایا۔ پس اچھی طرح وضو کرے۔ پھر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہے۔ باقی حدیث معناً حدیث معاویہ کے مطابق ہے۔

ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھنا

محمد بن عیسیٰ، شریک، عمرو بن عامر بجلی، محمد یعنی ابو اسد بن عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وضو کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے تازہ وضو فرمایا کرتے تھے اور ہم ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھ لیا کرتے تھے۔

سلیمان بن بریدہ کے والد ماجد حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانچوں نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھائیں اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ آج میں نے آپ کو ایسا کام کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ پہلے آپ نہیں کرتے تھے۔ فرمایا کہ میں نے ایسا جان بوجھ کر کیا ہے۔

وضو میں کمی رہ جانا

Marfat.com

١٧٣- حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ قَالَ ثَنَا اَنَسٌ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَوَضَّاَ وَتَرَكَ عَلٰى قَدَمِهٖ مِثْلَ مَوْضِعِ الظُّفُرِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ هٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ بِمَعْرُوْفٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ وَلَمْ يَرْوِهٖ اِلَّا ابْنُ وَهْبٍ وَحْدَهٗ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْجَزَرِيِّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ قَالَ ارْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ۔

قتادہ بن دعامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی وضو کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے ناخن برابر جگہ اپنے پیر میں خشک چھوڑ رکھی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ واپس جاؤ اور اچھی طرح وضو کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث جریر بن حازم سے معروف نہیں ہے اور اسے صرف ابن وہب ہی نے روایت کیا ہے جبکہ معقل بن عبید اللہ جزری ابو الزبیر، جابر، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی کے مانند روایت کی ہے جس میں فرمایا۔ واپس جاؤ اور اچھی طرح وضو کرو۔

١٧٤- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ وَحُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى قَتَادَةَ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، یونس اور حمید، حضرت حسن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معناً حدیث قتادہ کی طرح روایت کی ہے۔

١٧٥- حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يُّصَلِّيْ وَفِيْ ظَهْرِ قَدَمِهٖ لُمْعَةٌ قَدْرُ الدِّرْهَمِ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ اَنْ يُّعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوةَ۔

خالد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور اس کے قدم پر ایک درہم کے برابر ایسی جگہ تھی جسے پانی نہیں پہنچا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھے۔

باب ٦٩ اِذَا شَكَّ فِي الْحَدَثِ۔

جب وضو ٹوٹنے کا شک ہو

١٧٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ خَلَفٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ شَكٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى يُخَيَّلَ اِلَيْهِ فَقَالَ لَا يَنْفَتِلْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا۔

سعید بن مسیب اور عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ ان کے چچا حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ اگر آدمی کو نماز میں ہوا خارج ہونے کا شک گزرے۔ فرمایا کہ نماز نہ توڑے یہاں تک کہ آواز سنے یا بدبو پائے۔

١٧٧- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

Marfat.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَوَجَدَ حَرَكَةً فِي دُبُرِهِ أَحْدَثَ أَوْ لَمْ يُحْدِثْ فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ فَلَا يَنْصَرِفْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا۔

جب تم میں سے کوئی نماز کے اندر ہو اور وہ اپنی پیٹھ میں حرکت محسوس کرے اور شک میں مبتلا ہو جائے کہ وضو ٹوٹا یا نہ ٹوٹا تو نماز نہ توڑے یہاں تک کہ آواز —— سنے یا بدبو محسوس کرے۔ ف

ف۔ کیونکہ ایسا وسوسہ آدمی کے دل میں شیطان ڈالتا ہے تاکہ وہ نماز توڑ دے۔ لہٰذا وسوسے پر عمل نہ کرے اور نماز جاری رکھے ہاں وضو ٹوٹنے اور ہوا خارج ہونے کا یقین ہو جائے تو نماز خود ٹوٹ گئی۔ اب نماز جاری نہ رکھے بلکہ وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقُبْلَةِ۔

بوسہ دینے سے وضو کا حکم

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي رَوْقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَهَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هُوَ مُرْسَلٌ وَإِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ شَيْئًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا رَوَاهُ الْفِرْيَابِيُّ وَغَيْرُهُ۔

ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں بوسہ دیا اور وضو نہ کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہ سے کچھ بھی نہیں سنا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح اسے فریابی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَنْ هِيَ إِلَّا أَنْتِ فَضَحِكَتْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰكَذَا رَوَاهُ زَائِدَةُ وَعَبْدُ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات میں سے ایک کو بوسہ دیا پھر نماز کے لیے نکلے اور وضو نہیں فرمایا عروہ کا بیان ہے کہ میں نے ان سے کہا وہ آپ ہی ہوں گی پس وہ ہنس پڑیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زائدہ اور عبدالحمید حمانی نے سلیمان اعمش سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَخْلَدٍ الطَّالَقَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَغْرَاءَ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ثَنَا أَصْحَابٌ لَنَا عَنْ عُرْوَةَ الْمُزَنِيِّ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ لِرَجُلٍ احْكِ عَنِّي أَنَّ هٰذَيْنِ يَعْنِي حَدِيثَ الْأَعْمَشِ هٰذَا عَنْ حَبِيبٍ وَحَدِيثَهُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ يَحْيٰى احْكِ عَنِّي أَنَّهُمَا شِبْهُ لَا شَيْءَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرُوِيَ

ابراہیم بن مخلد طالقانی، عبدالرحمٰن بن مغراء، اعمش ان کے چند ساتھی، عروہ مزنی نے اس کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ بن سعید القطان نے ایک آدمی سے کہا کہ یہ دونوں حدیثیں مجھ سے نقل کر و یعنی اعمش کی حدیث بواسطہ حبیب اور اسی اسناد کے ساتھ اس کی حدیث کہ مستحاضہ ہر نماز کے لیے وضو کرے۔ یحییٰ نے کہا کہ مجھ سے یہ غلط نقل کی گئی ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سفیان ثوری سے مروی ہے کہ ہم سے حبیب نے نہیں روایت

Marfat.com

عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ مَا حَدَّثَنَا حَبِيبٌ إِلَّا عَنْ عُرْوَةَ الْمُزَنِيِّ يَعْنِي لَمْ يُحَدِّثْهُمْ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَدْ رَوَى حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ حَدِيثًا صَحِيحًا۔

کی مگر عروہ مزنی کے واسطے سے یعنی انہوں نے عروہ بن زبیر سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حمزہ الزیات حبیب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ اس اسناد کے ساتھ یہ حدیث صحیح روایت کی ہے۔ ف

ف۔ عورت کو بوسہ دینا ناقض وضو ہے یا نہیں، اس مسئلے میں آئمہ کے درمیان اختلاف ہے امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک عورت کو بوسہ دینا ناقض وضو ہے۔ خواہ شہوت سے ہو یا بغیر شہوت، عورت اپنی بیوی ہو یا غیر امام شافعی رحمۃ اللہ کے نزدیک اجنبی عورت کو بوسہ دینا ناقض وضو ہے جبکہ دونوں بالغ ہوں یہ حضرات قرآن کریم کی آیت اولمستم النساء کو اپنی دلیل ٹھہراتے ہیں جبکہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک لمس نساء سے جماع مراد ہے جیسا کہ کتب تفاسیر میں ہے لہٰذا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عورت کو بوسہ دینا ناقض وضو نہیں ہے۔ اس مسئلے میں احناف کی دلیل وہ حدیث بھی ہے جو صحیحین میں موجود ہے کہ عروہ بن زبیر سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تو میرے پیر کو چھوتے لہٰذا میں پیروں کو سیکڑ لیتی اور جب آپ کھڑے ہوتے تو پھیلا لیتی۔ اس حدیث میں دوران نماز حضرت صدیقہ کے پیروں کو ہاتھ لگانا مذکور ہے جس سے ثابت ہوا کہ لمس نساء ناقض وضو نہیں ہے۔ امام ترمذی نے شافعی مذہب کی ضرورت سے زیادہ حمایت کرتے ہوئے اس حدیث کی اسناد پر مختلف اعتراضات کیے ہیں لیکن ان سے حدیث کی صحت متاثر نہیں ہوتی اور احناف کی دلیل اسی طرح اپنی جگہ پر ثابت و قائم اور چمکتا رہی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ۔

شرمگاہ چھونے سے وضو کرنا

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَذَكَرْنَا مَا يَكُونُ مِنْهُ الْوُضُوءُ فَقَالَ مَرْوَانُ وَمِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ عُرْوَةُ مَا عَلِمْتُ ذَلِكَ فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرَتْنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

عبد اللہ بن ابوبکر نے عروہ بن زبیر کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں مروان بن الحکم کے پاس گیا تو ہم نے ان چیزوں کا ذکر کیا جن سے وضو لازم آتا ہے مروان نے کہا اور شرمگاہ چھونے سے بھی عروہ نے کہا مجھے یہ معلوم نہیں۔ مروان نے کہا کہ مجھے حضرت بسرہ بنت صفوان نے بتایا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو وضو کرے۔ ف

ف۔ مس ذکر ناقض وضو ہے یا نہیں اس مسئلے میں کافی اختلاف ہے اور اختلاف کیوں نہ ہوتا جب صحابۂ کرام سے مختلف روایات وارد ہیں۔ اہل حق کے باقی آئمہ ثلاثہ کے نزدیک مس ذکر ناقض وضو ہے جبکہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مس ذکر سے وضو پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور جسم کے دوسرے حصوں کی طرح وہ بھی ایک حصہ ہے۔ جب دوسرے حصوں کو چھونے سے وضو پر کوئی اثر نہیں پڑتا تو مس ذکر سے وضو کیوں ٹوٹنے لگا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ۔

اس بات کی اجازت

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ

قیس بن طلق نے اپنے والد ماجد حضرت طلق بن علی

Marfat.com

عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ كَأَنَّهُ بَدَوِيٌّ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا تَرَى فِي مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ مِنْهُ أَوْ بِضْعَةٌ مِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَجَرِيرٌ الرَّازِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو ایک بدوی شخص آکر عرض گزار ہوا۔ یا نبی اللہ! اگر کوئی وضو کرنے کے بعد اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگا بیٹھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بھی جسم کا ایک حصہ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے ہشام بن حسان، سفیان ثوری، شعبہ اور ابن عیینہ اور جریر رازی، محمد بن جابر نے حضرت قیس بن طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَقَالَ فِي الصَّلٰوةِ۔

مسدد، محمد بن جابر نے حضرت قیس بن طلق سے مذکورہ حدیث کو اسی اسناد کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے اضافہ کیا کہ نماز میں۔

باب ۷۳ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ۔

اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنا

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّؤُوا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنْ لُحُومِ الْغَنَمِ فَقَالَ لَا تَوَضَّؤُوا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَقَالَ لَا تُصَلُّوا فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَإِنَّهَا مِنَ الشَّيٰطِينِ وَسُئِلَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ فَقَالَ صَلُّوا فِيهَا فَإِنَّهَا بَرَكَةٌ۔

عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ اس کے بعد وضو کیا کرو۔ بکری کے گوشت کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس کے بعد وضو نہ کرو۔ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز نہ پڑھو کیونکہ ان کا تعلق شیاطین سے ہے اور بکریوں کے ریوڑوں میں نماز پڑھنے کی بابت دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ ان میں نماز پڑھ لیا کرو کیونکہ وہ برکت کی جگہیں ہیں۔ ف

ف۔ نماز ہر پاک جگہ میں پڑھی جا سکتی ہے اور جہاں اپنے مال کی حفاظت بھی ہوتی رہے وہ اور بھی اچھا۔ اونٹوں کے تھان میں شاید بایں وجہ نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہو کہ کوئی نماز پڑھے اور اونٹ آپس میں شرارت کرتے ہوئے ممکن ہے اسے کچل دیں لہٰذا خطرے کے باعث ان کے تھان میں نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۷۴ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ اللَّحْمِ النِّيءِ وَغَسْلِهِ۔

کچا گوشت چھونے یا دھونے سے وضو کا حکم

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ الْمَعْنٰى

ہلال بن میمون جہنی نے عطاء بن یزید لیثی سے روایت کی۔ ہلال نے کہا کہ حضرت ابو سعید خدری کے سوا مجھے اس کی کوئی

Marfat.com

قَالُوْا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُوْنِ الْجُهَنِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ قَالَ هِلَالٌ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَقَالَ اَيُّوْبُ وَعَمْرٌو اُرَاهُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِغُلَامٍ يَسْلُخُ شَاةً فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَحَّ حَتّٰى اُرِيَكَ فَاَدْخَلَ يَدَهُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ فَدَحَسَ بِهَا حَتّٰى تَوَارَتْ اِلَى الْاِبِطِ ثُمَّ مَضٰى فَصَلّٰى لِلنَّاسِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ زَادَ عَمْرٌو فِيْ حَدِيْثِهِ يَعْنِيْ لَمْ يَمَسَّ مَاءً وَقَالَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُوْنِ الرَّمْلِيِّ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ رَوَاهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا لَمْ يَذْكُرْ اَبَا سَعِيْدٍ۔

سند معلوم نہیں۔ ایوب اور عمرو نے بھی اسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک لڑکے کے پاس سے گزرے جو بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا ایک طرف ہو جاؤ میں اتار کر دکھاتا ہوں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک کھال اور گوشت کے درمیان اندر داخل کیا حتیٰ کہ وہ بغل تک چلا گیا۔ پھر آپ نے جا کر لوگوں کو نماز پڑھائی اور نیا وضو نہ کیا۔ عمرو نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ پانی کو ہاتھ بھی نہ لگایا اور اسے ہلال بن میمون رملی سے روایت کیا۔

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے عبدالواحد بن زیاد، ابومعاویہ، ہلال، عطا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ـــ مرسلاً روایت کیا ہے اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

باب ۷۵ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الْمَيْتَةِ۔

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوْقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ كَنَفَتَيْهِ فَمَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَاَخَذَ بِاُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

مردار کو چھونے سے وضو نہ کرنا

جعفر کے والد ماجد نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر عالیہ بستیوں میں سے ایک بستی کے بازار میں سے ہوا جو دونوں جانب تھا۔ پس آپ کو چھوٹے کانوں والا بکری کا ایک مردہ بچہ ملا۔ آپ نے اسے کان سے پکڑ کر اٹھا لیا پھر فرمایا کہ تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ یہ اس کا ہو؟ پھر باقی حدیث آخر تک بیان کی۔ ف

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام کو مخاطب کرکے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا و مافیہا کی قدر و قیمت بکری کے اس مرے ہوئے بچے سے زیادہ نہیں ہے جس طرح تم میں سے کوئی اس بچے کو لینے کے لیے تیار نہیں کیونکہ وہ کسی مصرف کا نظر نہیں آتا اسی طرح دنیا بھی بیکار ہے اور قطعاً کسی مصرف کی نہیں بلکہ قابل احتراز و اجتناب ہے۔ اسی لیے واقف اسرار حقائق اور سرمایۂ ملت کے نگہبان حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) نے شیخ فرید بخاری گورنر لاہور کے نام مکتوب گرامی لکھتے ہوئے دنیا کی حقیقت یوں بیان فرمائی:۔

دنیا بظاہر شیریں اور صورت میں تازگی رکھتی ہے لیکن حقیقت میں زہر قاتل ہے اس کا فائدہ باطل اور اس میں گرفتار ہونا بیکار ہے۔ اس کا مقبول ذلیل و خوار ہے اور اس پر فدا ہونے والا پاگل۔ اس کا حکم سونے میں لپٹی ہوئی نجاست جیسا ہے اور شکر ملے ہوئے زہر کے مانند ہے۔ عقلمند وہ ہے جو اس بیکار دولت پر فریفتہ نہ ہو اور ایسے خراب سامان کی محبت میں گرفتار ہونے سے بچے۔" (مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۵۰)۔

Marfat.com

دنیا بارگاہ خداوندی میں ذلیل و خوار اور مبغوض کیوں ہے، اس کی وجہ بتاتے ہوئے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے مکتوب میں یوں فرمایا ہے :۔

کمینی دنیا حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے نزدیک اس لیے ملعونہ و مبغوضہ ہے کہ حصولِ دنیا نفسانی خواہشات کے حصول کا ممد و معاون ہے لہٰذا جو دشمن کی مدد کرے وہ ضرور لعنت کا مستحق ہوگا اسی لیے فقر فخر محمدی ہوا علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات و التسلیمات۔ فقر میں نفس کی نامرادی ہے اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰت و التسلیمات کی بعثت کا مقصد نفس کو عاجز کرنا ہے جبکہ تکلیفاتِ شرعیہ میں یہ حکمت ہے کہ نفس امارہ عاجز اور خراب ہوتا ہے۔ شرائعُ نفسانی خواہشات کو مٹانے کی غرض سے وارد ہوئی ہیں جس قدر شریعت کے مطابق عمل کیا جائے گا اسی قدر نفسانی خواہشات زوال پذیر ہوں گی۔" (مکتوباتِ امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۵۲)۔

****

Marfat.com

پارہ — ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابٌ ۷۶ فِيْ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ الْمَعْنٰى قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ اَبِيْ صَخْرَةَ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضِفْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاَمَرَ بِجَنْبٍ فَشُوِيَ وَاَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِيْ بِهَا مِنْهُ قَالَ فَجَاءَ بِلَالٌ فَاٰذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ قَالَ فَاَلْقَى الشَّفْرَةَ وَقَالَ مَالَهٗ تَرِبَتْ يَدَاهُ وَقَامَ يُصَلِّيْ وَزَادَ الْاَنْبَارِيُّ وَكَانَ شَارِبِيْ وَفٰى فَقَصَّهٗ لِيْ عَلٰى سِوَاكٍ اَوْ قَالَ اَقُصُّهٗ لَكَ عَلٰى سِوَاكٍ۔

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ قَالَ ثَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا ثُمَّ مَسَحَ يَدَهٗ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى۔

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَهَسَ مِنْ كَتِفٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

آگ سے پکائی ہوئی چیز کھا کر وضو نہ کرنا

عطاء بن یسار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کی دستی کا گوشت کھا کر نماز پڑھی اور وضو نہ فرمایا۔

مغیرہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوا تو آپ نے بکری کی ایک ران کا حکم فرمایا جو بھونی گئی۔ آپ چھری لے کر اس میں سے میرے لیے کاٹنے لگے کہ اتنے میں حضرت بلال نماز کے لیے بلانے آ گئے۔ پس آپ نے چھری ڈال دی اور فرمایا کہ اس کے ہاتھ خاک آلودہ ہوں اسے ہو کیا گیا ہے؟ اور نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ انباری کی روایت میں یہ بھی ہے کہ میری مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں۔ جنہیں آپ نے مسواک پر رکھ کر کاٹ دیا یا یہ فرمایا کہ میں تیرے بالوں کو مسواک پر رکھ کر کاٹ دیتا ہوں۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت تناول فرمایا، پھر اپنا دستِ مبارک اُس فرش سے پونچھ لیا جو آپ کے نیچے بچھا ہوا تھا، پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔

یحییٰ بن یعمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کی دستی کا گوشت تناول فرمایا پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

Marfat.com

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَرَّبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَّلَحْمًا فَاَكَلَ ثُمَّ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ بِهٖ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ طَعَامِهٖ فَاَكَلَ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور روٹی اور گوشت پیش کیا۔ آپ نے تناول فرمایا۔ پھر وضو کے لیے پانی منگوا کر اُس سے وضو کیا۔ پھر ظہر کی نماز پڑھ کر اپنا باقی کھانا منگوایا۔ پس کھا کر پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور دوبارہ وضو نہ فرمایا۔

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ سَهْلٍ اَبُوْ عِمْرَانَ الرَّمْلِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ اٰخِرُ الْاَمْرَيْنِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكَ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ هٰذَا اخْتِصَارٌ مِّنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ۔

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دونوں صورتوں میں سے آخری فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کھا کر وضو نہیں فرمایا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ مذکورہ بالا حدیث کا خلاصہ ہے۔

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ كَرِيْمَةَ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ مِنْ خِيَارِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ ثُمَامَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مِصْرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهٗ يُحَدِّثُ فِيْ مَسْجِدِ مِصْرَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ سَابِعَ سَبْعَةٍ اَوْ سَادِسَ سِتَّةٍ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَارِ رَجُلٍ فَمَرَّ بِلَالٌ فَنَادَاهُ بِالصَّلٰوةِ فَخَرَجْنَا فَمَرَرْنَا بِرَجُلٍ وَّبُرْمَتُهٗ عَلَى النَّارِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطَابَتْ بُرْمَتُكَ قَالَ نَعَمْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ فَتَنَاوَلَ مِنْهَا بُضْعَةً فَلَمْ يَزَلْ يَعْلُكُهَا حَتّٰى اَحْرَمَ بِالصَّلٰوةِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ۔

عبید بن ثمامہ مرادی کا بیان ہے کہ مصر میں ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں نے مصر کی مسجد میں انہیں حدیث بیان کرتے ہوئے سُنا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی کے گھر میں سات یا چھ آدمیوں کو میں نے اپنے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دیکھا۔ پس حضرت بلال گزرے اور انہوں نے نماز کے لیے آواز دی۔ پس ہم باہر نکلے تو ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس کی ہانڈی آگ پر پک رہی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: کیا تمہاری ہانڈی پک گئی ہے؟ عرض گزار ہوا، ہاں آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ آپ نے اس میں سے ایک بوٹی اٹھائی اور اسے چباتے رہے، یہاں تک کہ نماز کی تکبیر کہی اور ایسا کرتے ہوئے میں نے آپ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ف

ف۔ شروع اسلام میں یہی حکم تھا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے دوبارہ وضو کرنا پڑتا ہے۔ بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اور صرف اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کیا جاتا تھا اس کے بعد یہ دوسرا حکم بھی منسوخ ہو گیا اور فرمایا گیا کہ آگ پر پکی ہوئی خواہ کوئی چیز بھی کھائی جائے اس کا وضو پر کوئی اثر نہیں پڑتا اُس کے بعد صرف کلی کر لینا کافی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

Marfat.com

باب ۷۷ التَّشْدِيْدُ فِيْ ذٰلِكَ۔

اس سے وضو لازم آنا

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوُضُوْءُ مِمَّا اَنْضَجَتِ النَّارُ۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ، ابوبکر بن حفص، اغر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو کرنا ہوتا ہے آگ سے پکی ہوئی چیز کھا کر۔

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ عَنْ يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ سَعِيْدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ فَسَقَتْهُ قَدَحًا مِّنْ سَوِيْقٍ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ قَالَتْ يَا ابْنَ اُخْتِيْ اَلَا تَوَضَّأُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّؤُا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ اَوْ قَالَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ قَالَ اَبُوْدَاوُدَ فِيْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ يَا ابْنَ اَخِيْ۔

ابوسلمہ نے ابوسفیان بن سعید بن مغیرہ سے روایت کی کہ وہ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُمّ المومنین نے انہیں ایک پیالہ ستو پلائے۔ انہوں نے پانی منگوا کر کلی کی فرمایا اے میرے بھانجے! تم وضو کیوں نہیں کرتے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آگ سے پکائی ہوئی چیز کھا کر وضو کیا کرو یا فرمایا کہ جس کو آگ نے مس کیا ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زہری کی حدیث میں اے بھتیجے ہے۔ ف

ف ان دونوں حدیثوں میں جو آگ پر پکائی ہوئی چیز کھا کر وضو کرنے کا حکم ہے یہ ابتدائی دور کی بات ہے۔ شروع اسلام میں یہی حکم تھا لیکن بعد میں یہ منسوخ ہوگیا تھا کہ آگ پر پکائی ہوئی چیز کھا لینے سے وضو پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

باب ۷۸ اَلْوُضُوْءُ مِنَ اللَّبَنِ۔

دودھ پی کر وضو کرنا

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ لَهُ دَسَمًا۔

عبید بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرما کر پانی منگوایا تو کلی کی۔ پھر فرمایا کہ اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

باب ۷۹ الرُّخْصَةُ فِيْ ذٰلِكَ۔

اس کی رخصت

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ عَنْ مُطِيْعِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَلَمْ يُمَضْمِضْ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَصَلّٰى قَالَ زَيْدٌ دَلَّنِيْ شُعْبَةُ عَلٰى هٰذَا الشَّيْخِ۔

توبہ عنبری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرما کر کلی نہیں کی اور نہ وضو کیا اور نماز پڑھ لی۔ زید نے فرمایا کہ اس بوڑھے کو یہ شعبہ نے بتایا۔

باب ۸۰ اَلْوُضُوْءُ مِنَ الدَّمِ۔

خون نکلنے سے وضو کا حکم

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ

عقیل بن جابر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے

Marfat.com

ثنا ابن المبارك عن محمد بن إسحاق قال حدثني صدقة بن يسار عن عقيل بن جابر عن جابر قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني في غزوة ذات الرقاع فأصاب رجل امرأة رجل من المشركين فحلف أن لا أنتهي حتى أهريق دما في أصحاب محمد فخرج يتبع أثر النبي صلى الله عليه وسلم فنزل النبي صلى الله عليه وسلم منزلا فقال من رجل يكلؤنا فانتدب رجل من المهاجرين ورجل من الأنصار فقال كونا بفم الشعب قال فلما خرج الرجلان إلى فم الشعب اضطجع المهاجري وقام الأنصاري يصلي وأتى الرجل فلما رأى شخصه عرف أنه ربيئة للقوم فرماه بسهم فوضعه فيه فنزعه حتى رماه بثلاثة أسهم ثم ركع وسجد ثم انتبه صاحبه فلما عرف أنهم قد نذروا به هرب فلما رأى المهاجري ما بالأنصاري من الدماء قال سبحان الله ألا أنبهتني أول ما رمى قال كنت في سورة أقرؤها فلم أحب أن أقطعها۔

فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے یعنی غزوہ ذات الرقاع میں۔ پس ایک آدمی نے کسی مشرک کی بیوی کو مار دیا تو اس نے قسم کھائی کہ اُس وقت تک چین سے نہیں بیٹھوں گا جب تک محمد کے ایک ساتھی کا خون نہ بہا دوں۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقوشِ قدم دیکھتا ہوا نکلا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک منزل پر اُترے تو فرمایا: کون ہمارا پہرہ دے گا؟ ایک مہاجر اور ایک انصار نے یہ ذمہ لیا۔ فرمایا کہ گھاٹی کے دہانے پر چلے جاؤ۔ جب دونوں حضرات گھاٹی کے دہانے پر پہنچ گئے تو مہاجر لیٹ گیا اور انصاری کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ چنانچہ ایک شخص آیا اور دیکھ کر اُس نے پہچان لیا کہ یہ قوم کے نگران ہیں۔ پس اس نے ایک تیر مارا جو انہیں آ لگا انہوں نے اُسے نکال دیا، یہاں تک کہ اُس نے تین تیر مارے۔ پھر انہوں نے رکوع سجدہ کر کے اپنے ساتھی کو بتایا۔ تیر انداز نے جب دیکھا کہ وہ خبردار ہو گئے تو بھاگ گیا۔ جب مہاجر نے انصاری کا خون دیکھا تو تعجب سے کہا کہ آپ نے مجھے پہلے ہی تیر پر کیوں نہ بتایا؟ کہا کہ میں ایک سورت پڑھ رہا تھا جسے توڑنا میں نے پسند نہ کیا۔

باب في الوضوء من النوم۔

سونے سے وضو کا حکم

۱۹۹۔ حدثنا أحمد بن محمد بن حنبل قال ثنا عبد الرزاق قال أنا ابن جريج قال أخبرني نافع قال حدثني عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم شغل عنها ليلة فأخرها حتى رقدنا في المسجد ثم استيقظنا ثم رقدنا ثم استيقظنا ثم رقدنا ثم خرج علينا فقال ليس أحد ينتظر الصلوة غيركم۔

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء میں اتنی دیر کر دی کہ ہم مسجد میں سو گئے۔ ہم دوبارہ بیدار ہو کر سو گئے۔ ہم سہ بارہ بیدار ہو کر سو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا: تمہارے سوا کوئی ایک بھی نہیں جو نماز کے انتظار میں ہو۔

۲۰۰۔ حدثنا شاذ بن فياض قال ثنا هشام الدستوائي عن قتادة عن أنس قال كان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اتنی دیر تک نمازِ عشاء کا انتظار کرتے کہ اُن کے سر جھک جاتے۔ پھر نماز پڑھتے اور

Marfat.com

يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُءُوْسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّئُوْنَ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ زَادَ فِيْهِ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا نَخْفِقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِلَفْظٍ اٰخَرَ۔

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ وَدَاؤدُ بْنُ شَبِيْبٍ قَالَا ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ حَاجَةً فَقَامَ يُنَاجِيْهِ حَتّٰى نَعَسَ الْقَوْمُ اَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ ثُمَّ صَلّٰى بِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ وُضُوْءً۔

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْجُدُ وَيَنَامُ وَيَنْفُخُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ لَهُ صَلَّيْتَ وَلَمْ تَتَوَضَّأْ وَقَدْ نِمْتَ فَقَالَ اِنَّمَا الْوُضُوْءُ عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا زَادَ عُثْمَانُ وَهَنَّادٌ فَاِنَّهُ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ قَوْلُهُ الْوُضُوْءُ عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا هُوَ حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ لَمْ يَرْوِهِ اِلَّا يَزِيْدُ الدَّالَانِيُّ عَنْ قَتَادَةَ وَرَوٰى اَوَّلَهُ جَمَاعَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمْ يَذْكُرُوْا شَيْئًا مِنْ هٰذَا وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحْفُوْظًا وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ وَقَالَ شُعْبَةُ اِنَّمَا سَمِعَ قَتَادَةُ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ اَرْبَعَةَ اَحَادِيْثَ حَدِيْثَ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَحَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ فِي الصَّلٰوةِ وَحَدِيْثَ الْقُضَاةِ ثَلٰثَةٌ وَحَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِيْ رِجَالٌ مَرْضِيُّوْنَ

دوبارہ وضو نہ کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شعبہ نے قتادہ سے جو روایت کی اس میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہمارے سر جھک جاتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن ابو عروبہ نے اسے قتادہ سے دوسرے لفظوں میں روایت کیا ہے۔

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز عشاء کی اقامت کہی گئی تو ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! مجھے آپ سے ایک کام ہے پس آپ کھڑے ہو کر اس سے سرگوشی کرتے رہے یہاں تک کہ لوگ اونگھنے لگے یا بعض حضرات۔ پھر آپ نے اُن کے ساتھ نماز پڑھی اور راوی نے دوبارہ وضو کرنے کا ذکر نہ کیا۔

ابوالعالیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے، سو جاتے اور خراٹے لیتے رہتے۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھ لیتے اور دوبارہ وضو نہ کرتے میں عرض گزار ہوا کہ آپ نے بغیر وضو کیے نماز پڑھ لی حالانکہ آپ سو گئے تھے۔ فرمایا کہ وضو اس پر لازم ہے جو ٹیک لگا کر سو جائے۔ عثمان اور ہناد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ جب ٹیک لگائے گا تو جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں گے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا، یہ کہنا کہ وضو اس پر ہے جو ٹیک لگا کر سویا ہو۔ یہ حدیث منکر ہے کیونکہ یزید دالانی کے سوا اسے قتادہ سے کسی نے روایت نہیں کیا۔ حدیث کے پہلے حصے کو حضرت ابن عباس سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے لیکن اُنہوں نے اس بات کا ذکر تک نہیں کیا اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔ شعبہ نے فرمایا کہ قتادہ نے ابوالعالیہ سے چار حدیثیں سُنی ہیں۔

۱۔ یونس بن متّیٰ کے متعلق حدیث۔
۲۔ نماز کے متعلق حضرت ابن عمر سے حدیث۔
۳۔ قضاۃ ثلاثہ کی حدیث۔
۴۔ حضرت ابن عباس کی یہ حدیث کہ مجھ سے کتنے ہی پسندیدہ حضرات نے حدیث بیان کی ہے جن میں سے حضرت عمر بھی

Marfat.com

مِنْهُمْ عُمَرُ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ.

ہیں اور حضرت عمر مجھے ان میں سب سے پسند ہیں۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ فِي آخَرِينَ قَالُوا ثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الْوَضِينِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مَحْفُوظِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِذٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عائذ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مقعد کی ڈاٹ آنکھیں ہیں (یعنی بیدار آدمی کے علم میں یہ بات رہتی ہے کہ مقعد سے کچھ نکلا یا نہ نکلا) جو سو جائے اُسے وضو کرنا چاہیئے۔ ف

ف: سونے کو باین وجہ ناقضِ وضو فرمایا کہ سونے والے کو ریح کے خارج ہونے کے متعلق علم و اختیار نہیں رہتا اور یہ اُسی صورت میں ہے کہ وہ سہارا لے کر سوئے کیونکہ سہارا لے کر سونے کی صورت میں جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا کوئی بغیر سہارا لیے سو بھی جائے تو اتنے سے سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ باقی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معاملہ بھی دوسرے لوگوں سے جُدا تھا۔ آپ کا سونا ناقضِ وضو بالکل نہیں تھا۔ ایک دفعہ آپ محوِ خواب تھے کہ بیدار ہونے پر نماز شروع کر دی اور وضو نہ کیا۔ اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تعجب ہوا اور عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سُنی تھی۔ مقصد یہی تھا کہ سونے کے باوجود آپ نے نماز کے لیے وضو نہ فرمایا، ارشاد ہوا عائشہ! تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي یعنی میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا (بخاری) اور باقی انبیائے کرام علیہم السلام کے خواب کی حالت بھی یہی ہوتی تھی۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی اپنی اُمت کے حق میں ریوڑ کے محافظ کی طرح ہوتا ہے۔ جس طرح نگران کا اپنے ریوڑ کی نگرانی سے غافل ہو جانا مناسب نہیں اسی طرح نبی کا اپنی امت سے خواب میں بھی غافل ہو جانا اُن حضرات کی شان کے شایان نہیں اور پروردگارِ عالم انہیں بوقتِ خواب بھی اُمت کے حالات و کوائف سے بے خبر نہیں ہونے دیتا تھا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَاب ۸۲ فِي الرَّجُلِ يَطَأُ الْأَذٰى بِرِجْلِهِ.

جو گندگی پر پیدل چلے

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ وَجَرِيرٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا لَا نَتَوَضَّأُ مِنْ مَوْطِئٍ وَلَا نَكُفُّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ أَوْ حَدَّثَهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَقَالَ هَنَّادٌ عَنْ شَقِيقٍ أَوْ حَدَّثَهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ.

ہناد بن سری اور ابراہیم بن ابو معاویہ۔ عثمان بن ابو شیبہ شریک، جریر اور ابن ادریس، اعمش، شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم پیدل چلنے کے بعد پیروں کو دھویا نہیں کرتے تھے نیز نماز میں بالوں اور کپڑوں کو سمیٹا نہیں کرتے تھے۔ ابراہیم بن ابو معاویہ، اعمش، شقیق مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے۔ ہناد، شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی (یعنی بغیر واسطۂ مسروق کے)

بَاب ۸۳ فِيمَنْ يُحْدِثُ فِي الصَّلٰوةِ.

جس کا نماز میں وضو ٹوٹ جائے

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيسَى

مسلم بن سلام نے حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے

Marfat.com

بْنِ حَطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدِ الصَّلٰوةَ۔

دورانِ نماز کسی کی ہوا خارج ہو جائے تو اُسے چاہیئے کہ لوٹ جائے اور وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے۔

بَابٌ ۸۴ فِي الْمَذْيِ۔

مذی کا بیان

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ الْحَذَّاءُ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَجَعَلْتُ أَغْتَسِلُ حَتّٰى تَشَقَّقَ ظَهْرِي فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ ذُكِرَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلٰوةِ وَإِذَا فَضَخْتَ الْمَاءَ فَاغْتَسِلْ۔

حصین بن قبیصہ کا بیان ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ میری مذی بہت بہتی تھی۔ مجھے بار بار غسل کرنا پڑتا جو مجھے اپنے اُوپر بوجھ نظر آیا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا یا آپ سے ذکر کروایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو۔ جب تم مذی دیکھو تو اپنی شرمگاہ کو دھو کر اسی طرح وضو کر لیا کرو جیسے نماز کے لیے کرتے ہیں۔ اور جب تم پانی (مذی) بہاؤ تو غسل کیا کرو۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنْ أَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَاذَا عَلَيْهِ فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَتَهُ وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ قَالَ الْمِقْدَادُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ۔

مقداد بن اسود کا بیان ہے کہ اُن سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس شخص کے متعلق پوچھیے جو اپنی بیوی کے پاس جائے اور اس کی مذی نکل آئے تو اُس پر کیا لازم ہے؟ چونکہ میرے نکاح میں حضور کی صاحبزادی ہے اس لیے خود پوچھنے میں مجھے عار محسوس ہوتی ہے۔ حضرت مقداد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی یہ چیز دیکھے تو اپنی شرمگاہ کو دھو کر اُسی طرح وضو کرلے جیسے نماز کے لیے کیا جاتا ہے۔

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لِلْمِقْدَادِ وَذَكَرَ نَحْوَ هٰذَا قَالَ فَسَأَلَهُ الْمِقْدَادُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَغْسِلْ ذَكَرَهُ وَأُنْثَيَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَجَمَاعَةٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِقْدَادِ عَنْ

ہشام بن عروہ نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد سے کہا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مقداد کے دریافت کرنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی شرمگاہ اور دونوں خصیوں کو دھو لینا چاہیئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سفیان ثوری اور ایک جماعت نے ہشام، عروہ، حضرت مقداد، حضرت علی

Marfat.com

عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدِيثٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قُلْتُ لِلْمِقْدَادِ فَذَكَرَ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ وَالثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ وَرَوَاهُ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ أُنْثَيَيْهِ۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا۔ پھر معنًا مذکورہ حدیث بیان کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے مفضل بن فضالہ، ثوری، ابن عیینہ، ہشام، عروہ بن زبیر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ابن اسحاق، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر، حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور فوطوں کا ذکر نہیں فرمایا۔

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً وَكُنْتُ أُكْثِرُ مِنْهُ الْاِغْتِسَالَ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا يُجْزِئُكَ عَنْ ذٰلِكَ الْوُضُوءُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ بِمَا يُصِيبُ ثَوْبِي مِنْهُ قَالَ يَكْفِيكَ بِأَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَنْضَحَ بِهَا مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تَرٰى أَنَّهُ أَصَابَهُ۔

سعید بن عبید بن سباق نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری شدت کے ساتھ مذی نکلا کرتی ہے جس کے باعث کثرت سے غسل کرنا پڑتا۔ پس میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو فرمایا کہ اس کے لیے تمہیں وضو کرلینا کافی ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جو میرے کپڑے میں لگ جاتی ہے اس کے لیے کیا کروں؟ فرمایا کہ تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ جہاں تم اپنے کپڑے پر لگی ہوئی دیکھو تو اُس پر ایک چُلّو پانی چھڑک لیا کرو۔

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يُوجِبُ الْغُسْلَ وَعَنِ الْمَاءِ يَكُونُ بَعْدَ الْمَاءِ فَقَالَ ذٰلِكَ الْمَذْيُ وَكُلُّ فَحْلٍ يُمْذِي فَتَغْسِلُ مِنْ ذٰلِكَ فَرْجَكَ وَأُنْثَيَيْكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلٰوةِ۔

علاء بن حارث نے حرام بن حکیم سے روایت کی ہے کہ اُن کے چچا جان حضرت عبداللہ بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ غسل کن چیزوں سے واجب ہوتا ہے اور اگر غسل کرنے کے بعد پانی نکل آئے؟ فرمایا کہ یہ مذی ہوتی ہے اور ہر نر کی مذی خارج ہوتی ہے۔ اس کے باعث اپنی شرمگاہ اور فوطوں کو دھو لیا کرو اور نماز کے وضو کی طرح وضو کرلیا کرو۔ ف

ف۔ نہانے کے بعد یا کسی بھی وقت مذی نکلے تو اس سے غسل لازم نہیں آتا۔ بخاری و مسلم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ۔ ترمذی میں ہے:۔ مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ جب کہ ابوداؤد کی اس روایت میں فوطوں کے دھونے کا ذکر بھی ہے۔ اس سلسلے کی تمام روایات کو سامنے رکھنے سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ جسم یا

Marfat.com

کپڑے میں جہاں مذی لگ گئی ہو اُسے دھو کر وضو کر لیا جائے کیونکہ مذی خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن غسل لازم نہیں آتا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۸۵ فِي مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ وَمُوَاكَلَتِهَا۔

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحِلُّ لِي مِنِ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ لَكَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَذَكَرَ مُوَاكَلَةَ الْحَائِضِ أَيْضًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

حائضہ کے ساتھ مباشرت اور کھانے پینے کا بیان

علاء بن حارث نے حرام بن حکیم سے روایت کی ہے کہ ان کے چچا جان (حضرت سہل بن حنیف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میرے لیے اپنی بیوی سے کیا چیز جائز ہے، جب کہ وہ حائضہ ہے؟ فرمایا کہ تہمد سے اُوپر تمہارے لیے سب کچھ جائز ہے اور حائضہ کے ساتھ کھانے پینے کا ذکر بھی کیا۔ پھر باقی حدیث آخر تک بیان کی۔

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْيَزَنِيُّ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ سَعْدٍ الْأَغْطَشِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِذٍ الْأَزْدِيِّ قَالَ هِشَامٌ هُوَ ابْنُ قُرْطٍ أَمِيرُ حِمْصَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذٰلِكَ أَفْضَلُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ۔

عبدالرحمٰن بن عائذ ازدی نے ہشام یعنی ابن قرط امیر حمص سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آدمی کے لیے اپنی بیوی سے کیا چیزیں جائز ہیں جب کہ وہ حائضہ ہو؟ فرمایا کہ تہمد سے اوپر سب کچھ جائز ہے اور اس سے بچنا افضل ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ سند قوی نہیں ہے۔

باب ۸۶ فِي الْإِكْسَالِ

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ أَرْضَى أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جَعَلَ ذٰلِكَ رُخْصَةً لِلنَّاسِ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لِقِلَّةِ الثِّيَابِ ثُمَّ أَمَرَ بِالْغُسْلِ وَنَهَى عَنْ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ۔

دخول کا بیان

حضرت سہل بن سعد ساعدی نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع اسلام میں کپڑوں کی قلت کے باعث لوگوں کو اس (دخول سے غسل لازم نہ آنے) کی رخصت (معافی) عطا فرمائی تھی۔ پھر غسل کرنے کا حکم فرمایا اور غسل ترک کرنے سے منع فرما دیا گیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ایسا سمجھنے سے منع فرما دیا کہ پانی نکلنے سے غسل لازم آئے گا۔

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ ثَنَا مُبَشِّرٌ الْحَلَبِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ أَبِي غَسَّانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

حضرت سہل بن سعد کا بیان ہے کہ حضرت اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ یہ جو فتوے دیتے تھے کہ انزال

Marfat.com

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ الْفُتْيَا الَّتِي كَانُوا يُفْتُونَ أَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ كَانَتْ رُخْصَةً رَخَّصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَدْءِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرَ بِالِاغْتِسَالِ بَعْدُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ۔

ہونے سے غسل لازم آتا ہے یہ رخصت تھی کہ شروع اسلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معافی عطا فرمائی تھی۔ پھر اُس کے بعد غسل کرنے کا حکم فرما دیا گیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو غسان سے مراد محمد بن مطرف ہیں۔

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفَرَاهِيدِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ وَأَلْزَقَ الْخِتَانَ بِالْخِتَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

ابو رافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب مرد اور عورت کی چاروں شاخوں (دونوں رانوں اور پنڈلیوں) کے درمیان بیٹھ گیا اور ختنہ ختنے سے جا ملا تو غسل واجب ہو گیا۔

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَكَانَ أَبُو سَلَمَةَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی (احتلام کی منی) نظر آنے سے غسل ہے۔ ابو سلمہ ایسا ہی کیا کرتے تھے (یعنی انزال ہونے پر غسل کیا کرتے تھے)۔ ف

ف: شروع اسلام میں حکم تھا کہ انزال ہونے پر غسل لازم آتا تھا۔ متعدد صحابۂ کرام نے اسے روایت کیا ہے لیکن ایک مدت کے بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا اور حکم ہوا کہ جب مرد اور عورت کے ختنے آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ انزال خواہ ہو یا نہ ہو۔ یہی مذہب ہے حضرات خلفائے راشدین، حضرت عائشہ صدیقہ، اکثر صحابۂ کرام، تابعین عظام اور ائمہ اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا۔ زیر بحث حدیث اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ ہے اور صحیح مسلم میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ۔ ترمذی میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اِنَّمَا الْمَاءُ فِي الْاِحْتِلَامِ یعنی یہ حکم احتلام سے متعلق ہے کہ پانی یعنی منی نظر آئے تو غسل واجب ہے اور اگر منی نظر نہ آئی تو غسل واجب نہیں خواہ خواب میں دیکھا ہو کہ اُسے احتلام ہوا ہے۔ اس کے برعکس احتلام کا کوئی علم نہ ہو لیکن جسم یا کپڑوں پر منی دیکھی تو اُس پر غسل کرنا واجب ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں جماع کے متعلق بھی یہی حکم تھا کہ پانی لیکن وہ منسوخ ہوا اور یہ حکم صرف احتلام کے بارے میں مخصوص ہو گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ

باب ۸۷ فِي الْجُنُبِ يَعُودُ۔

جنبی کا دوبارہ جماع کرنا

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَكَذَا رَوَاهُ هِشَامٌ

حمید الطویل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی روز ایک غسل سے اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس ہو آتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح ہشام بن زید نے حضرت انس سے روایت کی ہے

Marfat.com

بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ وَمَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَصَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ كُلُّهُمْ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۸۸ الْوُضُوءُ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ۔

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَمَّتِهِ سَلْمٰى عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى نِسَائِهِ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهِ وَعِنْدَ هٰذِهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا تَجْعَلُهُ غُسْلًا وَاحِدًا فَقَالَ هٰذَا أَزْكٰى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدِيثُ أَنَسٍ أَصَحُّ مِنْ هٰذَا۔

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتٰى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يُعَاوِدَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوءًا۔

باب ۸۹ فِي الْجُنُبِ يَنَامُ۔

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ۔

باب ۹۰ الْجُنُبُ يَأْكُلُ۔

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ۔

اور معمر، قتادہ نے حضرت انس سے روایت کی ہے اور صالح بن ابوالاخضر نے زہری سے، سب نے حضرت انس سے، انہوں نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

دوبارہ جماع کرنا چاہے تو وضو کرے

سلمٰی نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواجِ مطہرات کے پاس گئے (صحبت کی) ایک سے فارغ ہو کر غسل کرتے، پھر دوسری سے فارغ ہو کر۔ راوی کا بیان ہے: میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ آپ ایک ہی بار غسل کیوں نہیں فرما لیتے؟ فرمایا کہ قلبی طہارت، بہتری اور جسمانی طہارت اس میں زیادہ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت انس کی حدیث اس سے زیادہ صحیح ہے۔

عمرو بن عون، حفص بن غیاث، عاصم الاحول، ابوالمتوکل حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس گیا۔ پھر دوبارہ جانا چاہے تو دونوں کے درمیان وضو کر لے۔

حالتِ جنابت میں سونا

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ رات کے وقت وہ جنابت کی حالت میں ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ وضو کرو اپنی شرمگاہ کو دھو لو اور سو جایا کرو۔

حالت جنابت میں کھانا

زہری نے ابوسلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں سونا چاہتے تو نماز کے وضو کی طرح وضو فرما لیا کرتے تھے۔

Marfat.com

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَزَادَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ فَجَعَلَ قِصَّةَ الْأَكْلِ قَوْلَ عَائِشَةَ مَقْصُورًا وَرَوَاهُ صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ عُرْوَةَ أَوْ أَبِي سَلَمَةَ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ۔

بَابٌ ۹۱ مَنْ قَالَ الْجُنُبُ يَتَوَضَّأُ۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيٰى ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ تَعْنِي وَهُوَ جُنُبٌ۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى يَعْنِي ابْنَ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ أَوْ نَامَ أَنْ يَتَوَضَّأَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ بَيْنَ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ رَجُلٌ وَقَالَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الْجُنُبُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ تَوَضَّأَ۔

بَابٌ ۹۲ فِي الْجُنُبِ يُؤَخِّرُ الْغُسْلَ۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا مُعْتَمِرٌ ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا بُرْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَرَأَيْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ فِي آخِرِهِ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ

یونس نے زہری سے اُسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ حالتِ جنابت میں جب کھانے کا ارادہ فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دھو لیا کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن وہب نے یونس سے روایت کرتے ہوئے جو کھانے کے متعلق کہا وہ حضرت عائشہ کا قول ہے۔ اس کی صالح بن ابو الاخضر نے زہری سے ابن مبارک کے مطابق روایت کی ماسوائے اس کے جبکہ عروہ یا ابو سلمہ سے روایت کی۔ اوزاعی، یونس، زہری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابنِ مبارک کے مطابق روایت کی۔

جنبی کا وضو کرنا

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو کر لیتے حالانکہ آپ جنابت کی حالت میں ہوتے۔

یحیٰی بن یعمر نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کو رخصت مرحمت فرمائی ہے کہ جب کھائے، پیئے یا سوئے تو وضو کر لے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث میں یحیٰی بن یعمر اور حضرت عمار بن یاسر کے ایک آدمی اور ہے۔ حضرت علی، حضرت ابن عمر و بن العاص اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ جنبی جب کھانے کا ارادہ کرے تو وضو کر لے۔

جنبی کا غسل میں دیر کرنا

غضیف بن حارث کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے پہلے حصے میں غسل فرماتے دیکھا یا پچھلے میں؟ فرمایا کہ کبھی پہلے حصے میں غسل فرماتے اور کبھی پچھلے میں۔ تکبیر کہتے ہوئے میں نے خدا کا شکر ادا کیا جس نے اس کام میں آسانی فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِي آخِرِهِ قُلْتُ اللَّهُ
أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً
قُلْتُ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ أَمْ فِي آخِرِهِ قَالَتْ رُبَّمَا أَوْتَرَ
فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ فِي آخِرِهِ قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قُلْتُ
أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ أَوْ يُخَافِتُ بِهِ قَالَتْ رُبَّمَا جَهَرَ بِهِ
وَرُبَّمَا خَافَتَ قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً۔

کو رات کے پہلے حصّے میں وتر پڑھتے ہوئے دیکھا یا پچھلے میں؟ فرمایا کہ کبھی رات کے پہلے حصّے میں وتر پڑھتے اور کبھی پچھلے میں تکبیر کہتے ہوئے میں نے خدا کا شکر ادا کیا جس نے اس کام میں آسانی فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز سے قرآن مجید پڑھتے دیکھا یا آہستہ؟ فرمایا کہ کبھی بلند آواز سے تلاوت کرتے اور کبھی آہستہ۔ تکبیر کہتے ہوئے میں نے خدا کا شکر ادا کیا جس نے اس کام میں آسانی فرمائی۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو
بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ
الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ۔

عبداللہ بن نجی کے والد ماجد نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رحمت کے فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر، کتّا یا جنبی ہو۔ ف

ف۔ فرشتوں سے یہاں رحمت کے فرشتے مراد ہیں۔ جان دار کی تصویر بنانا اور رکھنا جائز نہیں ہے۔ کتّا جو ریوڑ وغیرہ کی حفاظت کے لیے رکھا جائے وہ مستثنیٰ ہے۔ جنبی کو بغیر کسی وجہ کے غسل میں دیر کرنا اچھا نہیں کیونکہ اس حالت میں وہ کتنے ہی نیک کاموں سے محروم ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ وَهُوَ
جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَمَسَّ مَاءً قَالَ أَبُو دَاوُدَ ثَنَا
الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَاسِطِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ
بْنَ هَارُونَ يَقُولُ هَذَا الْحَدِيثُ وَهْمٌ يَعْنِي
حَدِيثَ أَبِي إِسْحَاقَ۔

ابو اسحاق نے اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں پانی کو ہاتھ لگائے بغیر سو جایا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حسن بن علی واسطی نے یزید بن ہارون کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابو اسحاق کی یہ حدیث ایک وہم ہے۔

باب ۹۳ فِي الْجُنُبِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ۔

جنبی کا قرآن کریم پڑھنا

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلِمَةَ
قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ أَنَا وَرَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَّا وَ

عبداللہ بن سلمہ کا بیان ہے کہ میں دو آدمیوں کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے خیال میں ایک ہمارے قبیلے سے اور ایک بنی اسد سے

Marfat.com

رَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ أَحْسَبُ فَبَعَثَهُمَا عَلِيٌّ وَجْهًا وَقَالَ إِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِينِكُمَا ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْمَخْرَجَ ثُمَّ خَرَجَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَخَذَ مِنْهُ حَفْنَةً فَتَمَسَّحَ بِهَا ثُمَّ جَعَلَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَنْكَرُوا ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ أَوْ قَالَ يَحْجُزُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ۔

تھا۔ حضرت علی نے دونوں کو اپنے سامنے بلا کر فرمایا کہ ماشاء اللہ تم دونوں طاقتور ہو، جانفشانی سے اپنے دین کی خدمت کرنا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور کھڈی (الطرین) میں چلے گئے۔ پھر باہر آئے تو پانی منگوایا تو اس میں سے ایک چلو پانی لے کر منہ پر پھیرا۔ اور قرآن مجید پڑھنے لگے۔ لوگوں کو یہ بات ناپسند ہوئی تو فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکل کر ہمیں قرآن کریم پڑھاتے اور ہمارے ساتھ گوشت کھاتے اور اس میں کوئی جھجک محسوس نہ فرماتے یا یہ فرمایا کہ جنابت کے سوا قرآن مجید سے آپ کو کوئی چیز نہ روکتی۔ ف

ف۔ جنبی قرآن کریم کی تلاوت نہیں کر سکتا۔ بے وضو تلاوت کر سکتا ہے لیکن قرآن مجید کو ہاتھ نہیں لگا سکتا کیونکہ لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ۔ واللہ اعلم

بَابٌ ۹۴ فِي الْجُنُبِ يُصَافِحُ۔

جنبی کا مصافحہ کرنا

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ فَأَهْوَى إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي جُنُبٌ فَقَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيْسَ بِنَجِسٍ۔

ابو وائل نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملے تو اُن کی جانب جھکے یہ عرض گزار ہوئے کہ میں جنبی ہوں۔ فرمایا کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى وَبِشْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَأَنَا جُنُبٌ فَاخْتَنَسْتُ فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ قَالَ فِي حَدِيثِ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ ثَنِي بَكْرٌ۔

ابو رافع کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مدینہ منورہ کے ایک راستے میں ملے جبکہ میں حالت جنابت میں تھا۔ پس میں ایک جانب ہٹ کر پرے چلا گیا اور غسل کر کے حاضر بارگاہ ہوا تو فرمایا۔ اے ابو ہریرہ! تم کہاں تھے؟ عرض گزار ہوا کہ میں جنبی تھا اور طہارت بغیر آپ کی بارگاہ میں بیٹھنا میں نے ناپسند کیا۔ فرمایا سبحان اللہ! مسلمان تو کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔ فرمایا کہ حدیث بشر تو حمید نے بکر سے روایت کی ہے۔

بَابٌ ۹۵ فِي الْجُنُبِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ۔

جنبی کا مسجد میں داخل ہونا

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا أَفْلَتُ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَسْرَةُ بِنْتُ دَجَاجَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوهُ بُيُوتِ

جسرہ بنت دجاجہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ کے بعض صحابہ کرام نے اپنے گھروں کے دروازے آنے جانے کے لیے مسجد کے اندر

Marfat.com

أَصْحَابِهِ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَجِّهُوا هٰذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَصْنَعِ الْقَوْمُ شَيْئًا رَجَاءَ أَنْ تَنْزِلَ فِيهِمْ رُخْصَةٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ بَعْدُ فَقَالَ وَجِّهُوا هٰذِهِ عَنِ الْمَسْجِدِ فَإِنِّي لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ فُلَيْتٌ الْعَامِرِيُّ۔

بَابٌ ۹۶ فِي الْجُنُبِ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ وَهُوَ نَاسٍ۔

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ أَنْ مَكَانَكُمْ ثُمَّ جَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَصَلّٰى بِهِمْ۔

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَقَالَ فِي أَوَّلِهِ فَكَبَّرَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنِّي كُنْتُ جُنُبًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ وَانْتَظَرْنَا أَنْ يُكَبِّرَ انْصَرَفَ ثُمَّ قَالَ كَمَا أَنْتُمْ وَرَوَاهُ أَيُّوبُ وَابْنُ عَوْنٍ وَهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَبَّرَ ثُمَّ أَوْمَأَ إِلَى الْقَوْمِ أَنِ اجْلِسُوا فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي صَلٰوةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذٰلِكَ حَدَّثَنَاهُ مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنِ الرَّبِيعِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَبَّرَ۔

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ قَالَ

نکال لیے تھے۔ فرمایا کہ ان کے دروازے مسجد کی طرف سے بند کر دو پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور اس سلسلے میں لوگوں نے کچھ بھی نہ کیا، اس اُمید پر کہ شاید اجازت نازل ہو جائے۔ کچھ دیر بعد آپ دوبارہ اُن کے پاس تشریف لائے تو فرمایا کہ ان کے دروازے مسجد کی طرف سے بند کر دو کیونکہ میں حائضہ اور جنبی کے لیے مسجد کو حلال نہیں کرتا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ افلت بن خلیفہ وہی فلیت عامری ہیں۔

جب جنبی بھول کر لوگوں کو نماز پڑھانے لگے

حسن نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر پڑھانے کے لیے مسجد میں داخل ہوئے تو دستِ مبارک سے اپنی جگہ رہنے کا اشارہ فرمایا۔ پھر واپس تشریف لائے تو آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا پس لوگوں کو نماز پڑھائی۔

حماد بن سلمہ نے اپنی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کو معناً روایت کیا اور اس کے شروع میں کہا کہ آپ نے تکبیر کہہ لی اور اس کے آخر میں کہا کہ جب آپ نماز پوری کر چکے تو فرمایا کہ میں بھی ایک بشر ہوں اور میں جنبی تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زہری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب آپ مصلے پر کھڑے ہوئے اور ہم نے انتظار کیا کہ آپ تکبیر کہیں تو آپ لوٹ چلے۔ پھر فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہنا۔ اسے روایت کرتے ہوئے کہا ایوب اور ابن عون اور ہشام، محمد، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، پس تکبیر کہی پھر لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ تو جا کر غسل فرمایا۔ اسی طرح روایت کی ہے مالک، اسمٰعیل بن ابو حکیم، عطاء بن یسار نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی تکبیر کہی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے حدیث بیان کی اسی طرح مسلم بن ابراہیم، ابان یحییٰ، ربیع ابن محمد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے تکبیر کہی۔

عمرو بن عثمان حمص، محمد بن حرب، زبیدی۔ عیاش بن ارزق

Marfat.com

ثنا محمد بن حرب قال ثنا الزبیدی ح وحدثنا عیاش بن الازرق قال اخبرنا ابن وهب عن یونس ح وحدثنا مخلد بن خالد قال ثنا ابراهیم بن خالد امام مسجد صنعاء قال ثنا رباح عن معمر ح وثنا مؤمل بن الفضل قال ثنا الولید عن الاوزاعی کلهم عن الزهری عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال اقیمت الصلوٰة وصف الناس صفوفهم فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی اذا قام فی مقامه ذکر انه لم یغتسل فقال للناس مکانکم ثم رجع الی بیته فخرج علینا ینطف راسه قد اغتسل ونحن صفوف وهذا لفظ ابن حرب وقال عیاش فی حدیثه فلم نزل قیاما ننتظره حتی خرج علینا وقد اغتسل۔

ابن وہب، یونس، مخلد بن خالد، ابراہیم بن خالد امام مسجدِ صنعاء، رباح، معمر، مؤمل بن الفضل، ولید، اوزاعی، زہری، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز کی اقامت کہی گئی اور لوگوں نے صفیں بنالیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یہاں تک کہ اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ یاد آیا کہ غسل نہیں کیا ہے تو لوگوں سے فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہنا۔ پھر کاشانۂ اقدس کی جانب لوٹ گئے۔ پھر مکاں عرش آستاں سے نکل کر ہمارے پاس جلوہ افروز ہوئے تو سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا، غسل کرنے کے باعث اور ہم صف بستہ تھے۔ یہ روایت ابن حرب کے لفظوں میں ہے۔ عیاش بن ازرق نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ ہم کھڑے ہو کر آپ کا انتظار کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ غسل کر کے ہمارے پاس تشریف لے آئے۔

باب ۹۷ فی الرجل یجد البلة فی منامه۔

۲۳۶۔ حدثنا قتیبة بن سعید قال ثنا حماد بن خالد الخیاط قال ثنا عبد الله العمری عن عبید الله عن القاسم عن عائشة قالت سئل النبی صلی الله علیه وسلم عن الرجل یجد البلل ولا یذکر احتلاما قال یغتسل وعن الرجل یری ان قد احتلم ولا یجد البلل قال لا غسل علیه فقالت ام سلیم المرأة تری ذلك علیها غسل قال نعم انما النساء شقائق الرجال۔

جو خواب میں تری دیکھے

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو تری دیکھے اور اسے احتلام یاد نہ ہو۔ فرمایا وہ غسل کرے اور اس شخص کے متعلق جس نے دیکھا کہ اُسے احتلام ہوا ہے لیکن تری نہ پائے۔ فرمایا کہ اُس پر غسل نہیں ہے۔ حضرت اُمِّ سلیم عرض گزار ہوئیں کہ اگر عورت ایسا دیکھے تو کیا اس پر غسل ہے؟ فرمایا ہاں اس سلسلے میں عورتیں مردوں کی طرح ہیں۔

باب ۹۸ المرأة تری ما یری الرجل۔

۲۳۷۔ حدثنا احمد بن صالح قال ثنا عنبسة ثنا یونس عن ابن شهاب قال قال عروة عن عائشة ان ام سلیم الانصاریة وهی ام انس بن مالك قالت یا رسول الله ان الله لا یستحیی من الحق ارایت المرأة اذا رأت فی المنام ما یری الرجل اتغتسل ام لا قالت عائشة فقال النبی

عورت جب مرد کی طرح تری دیکھے

عروہ نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ حضرت اُمِّ سلیم جو حضرت انس بن مالک کی والدہ ماجدہ ہیں، عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا تو جب عورت خواب میں وہی دیکھے (احتلام) جو مرد دیکھتا ہے تو اُسے غسل کرنا چاہیئے جب کہ پانی (منی) دیکھے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلْتَغْتَسِلْ إِذَا وَجَدَتِ الْمَاءَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهَا فَقُلْتُ أُفٍّ لَكِ وَهَلْ تَرَى ذٰلِكَ الْمَرْأَةُ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَرِبَتْ يَمِينُكِ يَا عَائِشَةُ وَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا رَوَى الزُّبَيْدِيُّ وَعُقَيْلٌ وَيُونُسُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَابْنُ أَبِي الْوَزِيرِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَوَافَقَ الزُّهْرِيَّ مُسَافِعٌ الْحَجَبِيُّ قَالَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَأَمَّا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ فَقَالَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہاں اُسے غسل کرنا چاہیئے جب کہ پانی (منی) دیکھے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں اُن کے پاس گئی اور اُن سے کہا، آپ پر افسوس ہے، کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری جانب متوجہ ہو کر فرمایا، اے عائشہ تمہارے دائیں ہاتھ میں مٹی لگے اور یہ مشابہت کہاں سے ہوتی ہے؟ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کی ہے زبیدی، عقیل، یونس، زہری کے بھتیجے اور ابوالوزیر، مالک نے زہری سے۔ زہری کے موافق مسافع حجبی نے کہا عروہ، حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے لیکن ہشام نے کہا عروہ، زینب بنت ابو سلمہ نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی کہ حضرت ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔

باب ۹۹ مِقْدَارِ الْمَاءِ الَّذِي يُجْزِئُ بِهِ الْغُسْلُ۔

جتنا پانی غسل کے لیے کافی ہے

۲۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ هُوَ الْفَرَقُ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ فِيهِ قَدْرُ الْفَرَقِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ الْفَرَقُ سِتَّةَ عَشَرَ رِطْلًا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ صَاعُ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ خَمْسَةُ أَرْطَالٍ وَثُلُثٌ قَالَ فَمَنْ قَالَ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ بِمَحْفُوظٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ مَنْ أَعْطَى فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ بِرِطْلِنَا هٰذَا خَمْسَةَ أَرْطَالٍ وَثُلُثًا فَقَدْ أَوْفَى قِيلَ لَهُ الصَّيْحَانِيُّ ثَقِيلٌ قَالَ الصَّيْحَانِيُّ أَطْيَبُ قَالَ لَا أَدْرِي۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل جنابت فرمایا کرتے جو فرق ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ معمر نے اس حدیث کو زہری سے روایت کیا ہے جس میں حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کر لیا کرتے جس میں ایک فرق پانی ہوتا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن عیینہ نے بھی حدیث مالک کے مانند روایت کی ہے۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک فرق رطل کا ہوتا ہے۔ جس نے آٹھ رطل کہا اُس کی بات درست نہیں ہے۔

امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جس نے صدقۂ فطر میں ہمارے رطل سے پانچ اور ایک تہائی دیئے تو اُس نے پورا صدقۂ فطر دیا۔ اُن سے کہا گیا کہ صیحانی کھجور بھاری ہوتی ہے۔ فرمایا کہ صیحانی عمدہ ہے۔ اُس نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔

Marfat.com

بَابٌ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

٢٣٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ ثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا۔

غسل جنابت کا بیان

سلیمان بن صرد نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور غسل جنابت کا ذکر کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالتا ہوں اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا (کہ اس طرح پانی ڈالتا ہوں)

٢٤٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفَّيْهِ فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ۔

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کا ارادہ فرماتے تو برتن میں پانی منگواتے جو دودھ دوہنے والے برتن جتنا ہوتا۔ پھر چلو میں پانی لے کر پہلے سر کے دائیں جانب ڈالتے، پھر بائیں جانب پھر دونوں ہتھیلیوں میں لے کر سر کے اوپر۔

٢٤١۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ عَنْ صَدَقَةَ قَالَ ثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَيْرٍ أَحَدُ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي وَخَالَتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَتْهَا إِحْدَاهُمَا كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ عِنْدَ الْغُسْلِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ وَنَحْنُ نُفِيضُ عَلَى رُءُوسِنَا خَمْسًا مِنْ أَجْلِ الضَّفْرِ۔

بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کے ایک فرد جمیع بن عمیر کا بیان ہے کہ میں اپنی والدۂ محترمہ اور خالہ جان کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُن میں سے ایک نے پوچھا کہ آپ غسل کے وقت کیا کرتے ہیں؟ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے وضو کی طرح وضو فرماتے۔ پھر اپنے سر پر تین دفعہ پانی ڈالتے اور ہم چوٹیوں کے باعث اپنے سر پر پانچ مرتبہ پانی ڈالا کرتی ہیں۔

٢٤٢۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاشِحِيُّ وَمُسَدَّدٌ قَالَا ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ سُلَيْمَانُ يَبْدَأُ فَيُفْرِغُ بِيَمِينِهِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ غَسَلَ يَدَيْهِ يَصُبُّ الْإِنَاءَ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ اتَّفَقَا فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ وَقَالَ مُسَدَّدٌ يُفْرِغُ عَلَى شِمَالِهِ وَرُبَّمَا كَنَتْ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے سلیمان راوی نے کہا کہ ابتدا کرتے تو دائیں ہاتھ سے۔ مسدد راوی نے کہا کہ دونوں ہاتھ دھوتے برتن سے دائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر۔ پھر دونوں حضرات متفق ہو گئے کہ اپنی شرمگاہ کو دھوتے مسدد نے کہا کہ بائیں ہاتھ پر ڈالتے اور کبھی بطور کنایہ شرمگاہ کہا۔ پھر وضو کرتے نماز وضو کی طرح۔ پھر برتن میں دونوں ہاتھ

Marfat.com

عَنِ الْفَرْجِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْإِنَاءِ فَيُخَلِّلُ شَعْرَهُ حَتّٰى إِذَا رَاٰى أَنَّهُ قَدْ أَصَابَ الْبَشْرَةَ أَوْ أَنْقَى الْبَشْرَةَ أَفْرَغَ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلٰثًا فَإِذَا فَضَلَ فَضْلَةٌ صَبَّهَا عَلَيْهِ۔

داخل کر کے بالوں میں خلال کرتے، یہاں تک کہ جب دیکھتے کہ پانی جلد تک پہنچ گیا یا جلد صاف ہو گئی تو تین دفعہ سر پر پانی ڈالتے پھر جتنا پانی بچ جاتا اُسے اپنے اُوپر ڈال لیتے۔

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدِيٍّ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ أَبِيْ مَعْشَرٍ عَنِ النَّخْعِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ بِكَفَّيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ مَرَافِغَهُ وَأَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَإِذَا أَنْقَاهُمَا أَهْوٰى بِهِمَا إِلٰى حَائِطٍ ثُمَّ يَسْتَقْبِلُ الْوُضُوْءَ وَيُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى رَأْسِهِ۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسلِ جنابت کا ارادہ فرماتے تو اپنی ہتھیلیوں سے شروع فرماتے کہ انہیں دھو کر پھر جوڑوں کو دھوتے اور اُن پر پانی ڈالتے تاکہ وہ صاف ہو جائیں اور انہیں دیوار سے رگڑتے۔ پھر وضو فرماتے اور اپنے سر مبارک پر پانی ڈالتے۔

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ شَوْكَرٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ ثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَئِنْ شِئْتُمْ لَأُرِيَنَّكُمْ أَثَرَ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَائِطِ حَيْثُ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اُس دیوار پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کا نشان دکھا دوں جہاں آپ غسلِ جنابت فرماتے تھے۔

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا يَغْتَسِلُ بِهِ مِنَ الْجَنَابَةِ فَأَكْفَأَ الْإِنَاءَ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى فَغَسَلَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ صَبَّ عَلٰى فَرْجِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ بِشِمَالِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَغَسَلَهَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ وَجَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحّٰى نَاحِيَةً فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ فَنَاوَلْتُهُ الْمِنْدِيْلَ فَلَمْ يَأْخُذْهُ وَجَعَلَ يَنْفُضُ الْمَاءَ عَنْ جَسَدِهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ كَانُوْا لَا يَرَوْنَ بِالْمِنْدِيْلِ

حضرت ابنِ عباس سے اُن کی خالہ جان حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی رکھا تاکہ اس کے ساتھ غسلِ جنابت فرمائیں تو آپ نے برتن سے دائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اُسے دو یا تین دفعہ دھویا۔ پھر اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک کر اُسے دوسرے دستِ مبارک سے دھویا۔ پھر اپنا دستِ مبارک زمین پر مار کر اُسے دھویا۔ پھر کلّی کی، ناک میں پانی ڈالا، پُرنور چہرہ دھویا اور دونوں ہاتھ بھی۔ اپنے سرِ اقدس اور جسمِ اطہر پر پانی بہایا۔ پھر اس مقام سے ہٹ کر اپنے دونوں پیر دھوئے تو میں نے رومال پیش کیا جو نہ لیا اور آپ کے جسمِ اطہر سے پانی ٹپکتا رہا۔ اعمش کا بیان ہے کہ میں نے ابراہیم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ صحابۂ کرام رومال میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔ لیکن عادت بنا لینا انہیں ناپسند تھا۔ امام ابوداؤد

Marfat.com

بَأْسًا وَلٰكِنْ كَانُوا يَكْرَهُوْنَ الْعَادَةَ قَالَ اَبُوْدَاوُدَ قَالَ مُسَدَّدٌ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دَاوُدَ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَهُ لِلْعَادَةِ فَقَالَ هٰكَذَا هُوَ وَلٰكِنْ وَجَدْتُهُ فِيْ كِتَابِيْ هٰذَا۔

نے فرمایا کہ مسدد نے عبداللہ بن داؤد سے کہا، صحابہ کرام عادت کو ناپسند فرماتے تھے؟ فرمایا کہ بات یہی ہے لیکن میں نے اپنی کتاب میں اسی طرح پایا ہے۔

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى الْخُرَاسَانِيُّ اَبْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يُفْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى سَبْعَ مِرَارٍ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ فَنَسِيَ مَرَّةً كَمْ اَفْرَغَ فَسَاَلَنِيْ كَمْ اَفْرَغْتُ فَقُلْتُ لَا اَدْرِيْ فَقَالَ لَا اُمَّ لَكَ وَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَدْرِيَ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى جِلْدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَهَّرُ۔

ابن ابی ذئب کا بیان ہے کہ شعبہ نے فرمایا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جب غسل جنابت فرماتے تو دائیں ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر سات مرتبہ پانی ڈالتے، پھر اپنی شرمگاہ کو دھوتے۔ ایک مرتبہ وہ پانی ڈالنے کی تعداد بھول گئے تو مجھ سے پوچھا کہ میں نے کتنی دفعہ پانی ڈالا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے تو معلوم نہیں۔ فرمایا کہ تمہاری ماں نہ رہے، تمہیں معلوم کرنے سے کس نے روکا؟ پھر نماز کے وضو کی طرح وضو فرماتے۔ پھر اپنے سارے جسم پر پانی بہاتے۔ پھر فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح طہارت فرمایا کرتے تھے۔

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اَيُّوْبُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُصْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مِرَارٍ وَغُسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ سَبْعَ مِرَارٍ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْئَلُ حَتّٰى جُعِلَتِ الصَّلٰوةُ خَمْسًا وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ مَرَّةً وَغُسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ مَرَّةً۔

عبداللہ بن عصم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نمازیں پچاس تھیں۔ نیز غسل جنابت سات دفعہ کیا جاتا اور پیشاب لگنے سے کپڑے کو سات دفعہ دھویا جاتا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر سوال کرتے رہے یہاں تک کہ نمازیں پانچ مقرر فرما دی گئیں۔ نیز جنابت سے ایک دفعہ غسل کیا جاتا اور پیشاب لگنے سے کپڑے کو ایک دفعہ دھویا جاتا۔

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا الْحَارِثُ بْنُ وَجِيْهٍ نَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَاَنْقُوا الْبَشَرَ قَالَ اَبُوْدَاوُدَ اَلْحَارِثُ بْنُ وَجِيْهٍ حَدِيْثُهُ مُنْكَرٌ وَهُوَ ضَعِيْفٌ۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک ہر بال کے نیچے جنابت ہے لہٰذا ہر بال کو دھو لیا کرو اور جسم کو صاف کر لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حارث بن وجیہ کی حدیث منکر ہے کیونکہ وہ ضعیف ہے۔

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ اَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

زاذان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے غسل جنابت میں ایک بال کی جگہ بھی چھوڑ دی جسے نہ دھویا اُسے

Marfat.com

تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي وَكَانَ يَجُزُّ شَعْرَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

بَابٌ الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ۔

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا أَبُو إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ وَصَلَوٰةَ الْغَدَاةِ وَلَا أُرَاهُ يُحْدِثُ وُضُوءً بَعْدَ الْغُسْلِ۔

بَابٌ الْمَرْأَةُ هَلْ تَنْقُضُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ۔

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ زُهَيْرٌ إِنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي أَفَأَنْقُضُهُ لِلْجَنَابَةِ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْفِنِي عَلَيْهِ ثَلَاثًا وَقَالَ زُهَيْرٌ تَحْثِي عَلَيْهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِيضِي عَلَى سَائِرِ جَسَدِكِ فَإِذَا أَنْتِ قَدْ طَهُرْتِ۔

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ ثَنِي ابْنُ نَافِعٍ يَعْنِي الصَّائِغَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ فَسَأَلْتُ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ فِيهِ وَاغْمِزِي قُرُونَكِ عِنْدَ كُلِّ حَفْنَةٍ۔

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يَحْيَى

آگ کا اس طرح عذاب دیا جائے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسی لیے میں اپنے سر کا دشمن ہوں، اسی لیے میں اپنے سر کا دشمن ہوں، اسی لیے میں اپنے سر کا دشمن ہوں اور اپنے بالوں کو منڈایا کرتے تھے۔

غسل کے بعد وضو کرنا

اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کر کے دو رکعتیں پڑھتے اور نماز فجر اور میں نے آپ کو غسل فرما لینے کے بعد کبھی تازہ وضو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

کیا غسل کرتے وقت عورت اپنے بال کھولے

عبداللہ بن رافع مولیٰ اُمّ سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سے ایک عورت نے زہیر سے کہا کہ وہ عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! میں اپنی چوٹی سختی سے باندھتی ہوں۔ کیا غسلِ جنابت کے لیے اُسے کھولا کروں؟ فرمایا کہ تمہارے لیے سر پر تین لپ پانی ڈال لینا کافی ہے۔ زہیر کا بیان ہے کہ تین لپ پانی سر پر ڈال کر اُسے سارے جسم پر بہالو تو اس وقت تم پاک ہو جاؤ گی۔

مقبری نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت حضرت اُمّ سلمہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے فرمایا کہ اُس کی خاطر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ معناً بیان کرتے ہوئے اس میں کہا ہر لپ کے ساتھ اپنی لٹوں کو نچوڑ لیا کرو۔

صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ

Marfat.com

بْنُ اَبِیْ بُکَیْرٍ نَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِیَّۃَ بِنْتِ شَیْبَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَتْ اِحْدَانَا اِذَا اَصَابَتْھَا جَنَابَۃٌ اَخَذَتْ ثَلٰثَ حَفَنَاتٍ ھٰکَذَا تَعْنِیْ بِکَفَّیْھَا جَمِیْعًا فَتَصُبُّ عَلٰی رَاْسِھَا وَاَخَذَتْ بِیَدٍ وَّاحِدَۃٍ فَصَبَّتْھَا عَلٰی ھٰذَا الشِّقِّ وَالْاُخْرٰی عَلَی الشِّقِّ الْاٰخَرِ۔

رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم میں سے جب کسی کو غسل جنابت کی حاجت ہوتی تو تین لپ پانی لیتے اور دونوں ہاتھوں کو اکٹھا کر کے بتایا کہ ایسے پس اپنے سر پر پانی ڈالتے نیز ایک چلو پانی لے کر ایک جانب ڈالتے اور دوسرا چلو لے کر دوسری جانب ڈالا جاتا۔

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ نَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ دَاؤدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سُوَیْدٍ عَنْ عَائِشَۃَ بِنْتِ طَلْحَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنَّا نَغْتَسِلُ وَعَلَیْنَا الضِّمَادُ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُحِلَّاتٍ وَّمُحْرِمَاتٍ۔

عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم غسل کرتے حالانکہ ہم نے سر پر لیپ کیا ہوا ہوتا۔ اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتیں احرام سے باہر اور حالتِ احرام میں۔

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ قَرَأْتُ فِیْ اَصْلِ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ اَبِیْہِ حَدَّثَنِیْ ضَمْضَمُ بْنُ زُرْعَۃَ عَنْ شُرَیْحِ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ اَفْتَانِیْ جُبَیْرُ بْنُ نُفَیْرٍ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَۃِ اَنَّ ثَوْبَانَ حَدَّثَھُمْ اَنَّھُمُ اسْتَفْتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اَمَّا الرَّجُلُ فَلْیَنْشُرْ رَاْسَہٗ فَلْیَغْسِلْہُ حَتّٰی یَبْلُغَ اُصُوْلَ الشَّعْرِ وَاَمَّا الْمَرْاَۃُ فَلَا عَلَیْھَا اَنْ لَّا تَنْقُضَہٗ لِتَغْرِفْ عَلٰی رَاْسِھَا ثَلٰثَ غَرَفَاتٍ بِکَفَّیْھَا۔

ضمضم بن زرعہ نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ جبیر بن نفیر نے غسل جنابت کے متعلق مجھے فتویٰ دیا کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو حضور نے فرمایا، مرد اپنا سر کھول کر دھوئے یہاں تک کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے اور عورت کے لیے ضروری نہیں ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں سے تین لپ پانی اپنے سر پر نہ ڈالے۔

باب ۱۰۳ فِی الْجُنُبِ یَغْسِلُ رَاْسَہٗ بِالْخِطْمِیِّ۔

جو جنبی اپنے سر کو خطمی سے دھوئے

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِیَادٍ نَا شَرِیْکٌ عَنْ قَیْسِ بْنِ وَھْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ سُوَاءَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَغْسِلُ بِالْخِطْمِیِّ وَھُوَ جُنُبٌ یَجْتَزِئُ بِذٰلِکَ وَلَا یَصُبُّ عَلَیْہِ الْمَاءَ۔

بنی سواءۃ کے ایک آدمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کرتے ہوئے اپنے سر مبارک کو خطمی سے دھوتے تو اسی کو کافی سمجھتے اور پھر سر پر پانی نہ بہاتے۔

باب ۱۰۴ فِیْمَا یُفِیْضُ بَیْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَۃِ مِنَ الْمَاءِ۔

اس پانی کا بیان جو مرد و عورت کے درمیان ہے

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا یَحْیَی بْنُ

بنی سواءۃ بن عامر کے ایک شخص نے حضرت عائشہ صدیقہ

Marfat.com

آدَمَ نَا شَرِيكٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ سُوَاءَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَائِشَةَ فِيمَا يُفِيضُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنَ الْمَاءِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ كَفًّا مِّنْ مَّاءٍ يَصُبُّ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَأْخُذُ كَفًّا مِّنْ مَّاءٍ ثُمَّ يَصُبُّهُ عَلَيْهِ۔

بَابٌ۔ مُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَمُجَامَعَتِهَا۔

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ كَانَتْ إِذَا حَاضَتْ مِنْهُمُ الْمَرْأَةُ أَخْرَجُوهَا مِنَ الْبَيْتِ وَلَمْ يُوَاكِلُوهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهَا فِي الْبَيْتِ فَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ذِكْرُهُ وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَاصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ غَيْرَ النِّكَاحِ فَقَالَتِ الْيَهُودُ مَا يُرِيدُ هٰذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ شَيْئًا مِّنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُودَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا أَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِّنْ لَّبَنٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَظَنَنَّا أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا۔

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَتَعَرَّقُ الْعَظْمَ وَأَنَا حَائِضٌ فَأُعْطِيهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رضی اللہ عنہا سے اُس پانی کے متعلق روایت کی ہے جو مرد و عورت کے درمیان بہے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چلو پانی لے کر اُسے پانی (منی) پر ڈالتے اور دوسرا چلو پانی لے کر اُسے اپنے جسمِ اطہر پر ڈالتے۔

حائضہ کے ساتھ کھانا اور ملاپ رکھنا

ثابت البنانی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہود کی جب کسی عورت کو حیض آتا تو اُسے گھر سے نکال دیتے۔ نہ اُس کے ساتھ کھاتے پیتے اور نہ اُسے گھر میں اپنے ساتھ رکھتے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق یہ حکم نازل فرمایا:۔ اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم، تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے۔ تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں میں (۲:۲۲۲) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُنہیں گھروں میں اپنے پاس رکھو اور جماع کے سوا اُن کے ساتھ سب کچھ کرو۔ پس یہود نے کہا کہ یہ شخص ہمارے معاملات میں سے کوئی ایسی چیز چھوڑنا نہیں چاہتا جس میں ہماری مخالفت نہ کرے۔ چنانچہ حضرت اسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشر دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! یہودی ایسا کہتے ہیں، تو کیوں نہ ہم حیض میں جماع کر لیا کریں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پُرنور چہرے کا رنگ بدل گیا، یہاں تک کہ ہمیں گمان ہوا کہ اُن دونوں حضرات پر غصہ آیا ہے۔ پس وہ دونوں نکل گئے۔ اسی اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا۔ پس آپ نے اُن دونوں حضرات کو بُلا کر انہیں دودھ پلایا تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ ناراضگی ان پر نہیں تھی۔

مقداد بن شریح نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حالت حیض کے اندر میں ہڈی چوس رہی تھی تو میں نے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی تو آپ نے اپنا منہ اُسی جگہ پر رکھا جہاں

Marfat.com

فَيَضَعُ فَمَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي فِيهِ وَضَعْتُهُ وَأَشْرَبُ الشَّرَابَ فَأُنَاوِلُهُ فَيَضَعُ فَمَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كُنْتُ أَشْرَبُ مِنْهُ۔

میں نے اپنا منہ رکھا ہوا تھا۔ اور میں پانی پی کر آپ کو دے دیتی تو آپ اُسی جگہ منہ رکھتے جہاں منہ رکھ کر میں پی رہی تھی۔

٢٦٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حَجْرِي فَيَقْرَأُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

منصور بن عبدالرحمٰن نے صفیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں اپنا سر مبارک رکھ کر تلاوت فرماتے اور میں حائضہ ہوتی۔

بَابٌ الْحَائِضِ تُنَاوِلُ مِنَ الْمَسْجِدِ۔

حائضہ کا مسجد سے کوئی چیز لینا

٢٦١۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ۔

قاسم بن محمد بن ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ مسجد سے مجھے نماز پڑھنے کا بوریا لا دو۔ میں عرض گزار ہوئی کہ حائضہ ہوں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔

بَابٌ فِي الْحَائِضِ لَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ۔

حائضہ پر نماز کی قضا نہیں ہے

٢٦٢۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا وُهَيْبٌ نَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلٰوةَ فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ لَقَدْ كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نَقْضِي وَلَا نُؤْمَرُ بِالْقَضَاءِ۔

ابوقلابہ نے معاذہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا حائضہ نماز کی قضا پڑھے؟ فرمایا کیا تم حروریہ (خارجیہ) ہو؟ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حیض آتا اور ہم قضا نہ پڑھتے اور نہ ہمیں قضا پڑھنے کا حکم فرمایا گیا۔

٢٦٣۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو نَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ۔

معاذہ عدویہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مذکورہ حدیث کو روایت کیا ہے۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ہمیں روزے کی قضا رکھنے کا حکم دیا گیا لیکن نماز کی قضا پڑھنے کا حکم نہیں فرمایا گیا تھا۔

بَابٌ فِي إِتْيَانِ الْحَائِضِ۔

حائضہ سے جماع کرنے کا کفارہ

٢٦٤۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مقسم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنی بیوی سے حالتِ حیض میں جماع کر بیٹھے تو وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ

Marfat.com

وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ نِصْفِ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَكَذَا الرِّوَايَةُ الصَّحِيحَةُ قَالَ دِينَارٌ أَوْ نِصْفُ دِينَارٍ وَرُبَّمَا لَمْ يَرْفَعْهُ شُعْبَةُ۔

دے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس طرح یہ روایت صحیح ہے کہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ دے اور کبھی کبھار شعبہ اسے مرفوعاً روایت نہیں کرتے تھے۔

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ نَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا أَصَابَهَا فِي أَوَّلِ الدَّمِ فَدِينَارٌ وَإِذَا أَصَابَهَا فِي انْقِطَاعِ الدَّمِ فَنِصْفُ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مِقْسَمٍ۔

مقسم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر حیض کے شروع میں جماع کیا تو ایک دینار اور حیض ختم ہونے کے قریب کیا ہو تو نصف دینار صدقہ دے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کی ہے ابن جریج، عبدالکریم نے مقسم سے۔

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا شَرِيكٌ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ بَذِيمَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آمُرُهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِخُمُسَيْ دِينَارٍ۔

مقسم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی حالت حیض میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھے تو اُسے چاہیئے کہ نصف دینار صدقہ دے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کی ہے علی بن بذیمہ، مقسم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اوزاعی، یزید بن ابی مالک، عبدالحمید بن عبدالرحمن نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ دینار کا ۲/۵ حصہ صدقہ دے۔

بَابُ ۱۰۹ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنْهَا مَادُونَ الْجِمَاعِ۔

جو حائضہ سے جماع کے سوا سب کچھ کرے

۲۶۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ الرَّمْلِيُّ ثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ نُدْبَةَ مَوْلَاةِ مَيْمُونَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ إِلَى أَنْصَافِ الْفَخِذَيْنِ أَوِ الرُّكْبَتَيْنِ تَحْتَجِزُ بِهِ۔

ندبہ مولاۃ میمونہ سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات سے مباشرت فرماتے حالانکہ وہ حالت حیض میں ہوتیں جب کہ انہوں نے ازار سے نصف رانوں تک یا گھٹنوں تک پردہ کیا ہوا ہوتا۔

Marfat.com

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ اِحْدٰنَا اِذَا كَانَتْ حَائِضًا اَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُضَاجِعُهَا زَوْجُهَا وَقَالَتْ مَرَّةً يُبَاشِرُهَا۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسے ازار باندھنے کا حکم فرماتے، پھر اس کے پاس لیٹ جاتے ایک دفعہ فرمایا کہ مباشرت بھی کرتے۔

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خِلَاسًا الْهَجَرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ كُنْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيْتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَاَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ فَاِنْ اَصَابَهُ مِنِّيْ شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ لَمْ يَعْدُهُ ثُمَّ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَاِنْ اَصَابَ تَعْنِيْ ثَوْبَهُ مِنْهُ شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَعْدُهُ ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ۔

خلاس ہجری نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رضائی میں رات گزار لیتے اور میں حائضہ ہوتی۔ اگر میرا خون آپ کے جسم اطہر کو لگ جاتا تو آپ صرف اُتنی ہی جگہ کو دھو کر نماز پڑھ لیا کرتے اور اگر میرا خون آپ کے کپڑے کو لگ جاتا تو صرف اتنے ہی کپڑے کو دھو کر اس کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرتے۔

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غُرَابٍ قَالَ اِنَّ عَمَّةً لَهُ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِحْدٰنَا تَحِيْضُ وَلَيْسَ لَهَا وَلِزَوْجِهَا اِلَّا فِرَاشٌ وَاحِدٌ قَالَتْ اُخْبِرُكِ بِمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ لَيْلًا وَاَنَا حَائِضٌ فَمَضٰى اِلٰى مَسْجِدِهِ تَعْنِيْ مَسْجِدَ بَيْتِهِ فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتّٰى غَلَبَتْنِيْ عَيْنِيْ وَاَوْجَعَهُ الْبَرْدُ فَقَالَ اُدْنِيْ مِنِّيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ حَائِضٌ فَقَالَ وَاِنْ اكْشِفِيْ عَنْ فَخِذَيْكِ فَكَشَفْتُ فَخِذَيَّ فَوَضَعَ خَدَّهُ وَصَدْرَهُ عَلٰى فَخِذَيَّ وَحَنَيْتُ عَلَيْهِ حَتّٰى دَفِئَ وَنَامَ۔

عمارہ بن غراب کو اُن کی پھوپھی جان نے بتایا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوئی کہ ہم میں سے کسی عورت کو جب حیض آئے جب کہ اس جوڑے (میاں اور بیوی) کے پاس صرف ایک بستر ہو؟ فرمایا کہ میں تمہیں بتاتی ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ ایک رات آپ میرے پاس تشریف لائے جب کہ میں حائضہ تھی تو پہلے اپنی مسجد میں چلے گئے جو گھر میں تھی۔ آپ واپس نہ لوٹے یہاں تک میں اونگھنے لگی۔ آپ کو سردی محسوس ہوئی تو مجھ سے فرمایا کہ میرے قریب ہو جاؤ عرض گزار ہوئی کہ میں حائضہ ہوں۔ فرمایا کہ اپنی رانیں کھول دو۔ پس میں نے اپنی رانیں کھول دیں تو آپ نے اپنا رخسار مبارک اور سینہ فیض گنجینہ میری رانوں پر رکھ دیا اور میں خود بھی آپ پر جھک گئی یہاں تک کہ خود آپ کی سردی دور ہوگئی اور سو گئے۔

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي الْيَمَانِ عَنْ اُمِّ ذَرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيْرِ فَلَمْ نَقْرَبْ رَسُوْلَ

ام ذرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب مجھے حیض شروع ہو جاتا تو میں بستر سے بوریئے پر آ جاتی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس وقت تک قریب نہیں جایا کرتی تھی جب تک حیض سے پاک

Marfat.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَدْنُ مِنْہُ حَتّٰی نَطْہُرَ۔

نہ ہو جاتی۔

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَرَادَ مِنَ الْحَائِضِ شَیْئًا اَلْقٰی عَلٰی فَرْجِہَا ثَوْبًا۔

عکرمہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی کسی زوجہ مطہرہ سے مباشرت وغیرہ کا ارادہ کرتے اور وہ حائضہ ہوتیں تو ان کی شرمگاہ پر کپڑا ڈال دیا کرتے۔

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ نَا جَرِیْرٌ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا فِیْ فَوْحِ حَیْضِنَا اَنْ نَتَّزِرَ ثُمَّ یُبَاشِرُنَا وَاَیُّکُمْ یَمْلِکُ اِرْبَہٗ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْلِکُ اِرْبَہٗ۔

عبدالرحمن بن اسود کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیض کی شدت کے دوران ہمیں ازار باندھنے کا حکم فرماتے اور پھر ہم سے مباشرت کرتے اور تم میں سے اپنی شہوت پر اتنا اختیار کس کو ہے جتنا اختیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھا۔

بَابٌ فِی الْمَرْاَۃِ تُسْتَحَاضُ وَمَنْ قَالَ تَدَعُ الصَّلٰوۃَ فِیْ عِدَّۃِ الْاَیَّامِ الَّتِیْ کَانَتْ تَحِیْضُ۔

جس نے مستحاضہ کے متعلق کہا کہ جتنے دنوں حیض آتا تھا اتنے دنوں کی نماز چھوڑے

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنَّ امْرَاَۃً کَانَتْ تُہْرَاقُ الدِّمَاءَ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَہَا اُمُّ سَلَمَۃَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عِدَّۃَ اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامِ الَّتِیْ کَانَتْ تَحِیْضُہُنَّ مِنَ الشَّہْرِ قَبْلَ اَنْ یُّصِیْبَہَا الَّذِیْ اَصَابَہَا فَلْتَتْرُکِ الصَّلٰوۃَ قَدْرَ ذٰلِکَ مِنَ الشَّہْرِ فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِکَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ ثُمَّ لِتُصَلِّ۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک عورت کا خون جاری ہو گیا تو حضرت ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ پہلے جتنے دن حیض آتا تھا۔ ان دنوں کا خیال رکھے جب کہ اسے یہ تکلیف نہیں ہوئی تھی لہذا اتنے دنوں کی نماز چھوڑ دیا کرے اور جب وہ دن نکل جائیں تو غسل کر کے ایک لنگوٹ باندھ لے اور نماز پڑھا کرے۔

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ وَّیَزِیْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَوْہَبٍ قَالَا نَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا اَخْبَرَہٗ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ امْرَاَۃً کَانَتْ تُہْرَاقُ الدَّمَ فَذَکَرَ

سلیمان بن یسار نے ایک آدمی سے اور اس نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت کا خون جاری ہو گیا۔ اس کا معناً ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جب وہ دن گزر جائیں اور نماز کا وقت ہو جائے تو غسل کرے۔ معنًا

Marfat.com

مَعْنَاهُ قَالَ فَإِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْتَغْتَسِلْ بِمَعْنَاهُ۔

مذکورہ حدیث کی طرح۔

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ فَذَكَرَ مَعْنٰى حَدِيْثِ اللَّيْثِ قَالَ فَإِذَا خَلَّفَتْهُنَّ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْتَغْتَسِلْ وَسَاقَ مَعْنَاهُ۔

سلیمان بن یسار نے ایک انصاری سے روایت کی ہے کہ ایک عورت جس کا خون جاری رہتا (یعنی استحاضہ کی بیماری ہوگئی تھی) پھر حدیث لیث کی طرح معناً بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب ایام حیض گزر جائیں اور نماز کا وقت ہو تو غسل کرے اور آگے مذکورہ حدیث کی طرح معناً کہا۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ ثُمَّ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتَسْتَثْفِرْ ثُمَّ تُصَلِّيْ۔

صخر بن جویریہ نے نافع سے لیث کی اسناد کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے کہا کہ اتنے دنوں کی نماز چھوڑ دے۔ پھر جب نماز کا وقت ہو تو غسل کرنا چاہیئے اور ایک لنگوٹ باندھ لے اور نماز پڑھا کرے۔

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا وُهَيْبٌ نَا أَيُّوْبُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فِيْهِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ وَتَغْتَسِلُ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ وَتَسْتَثْفِرُ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّيْ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ سَمَّى الْمَرْأَةَ الَّتِيْ كَانَتِ اسْتُحِيْضَتْ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِيْ حُبَيْشٍ۔

سلیمان بن یسار نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہی واقعہ روایت کرتے ہوئے کہا کہ اتنے دنوں کی نماز چھوڑ دے اور باقی دنوں میں غسل کرے اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے اور نماز پڑھا کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اُس عورت کا نام جس کو استحاضہ کی بیماری تھی۔ اس حدیث میں حماد بن زید نے ایوب سے روایت کرتے ہوئے فاطمہ بنت ابو حبیش بتایا ہے۔

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَرَأَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْآنَ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْكُثِيْ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ رَوَاهُ قُتَيْبَةُ بَيْنَ أَضْعَافِ حَدِيْثِ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ فِيْ آخِرِهَا وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ وَيُوْنُسُ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ام حبیبہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خون کے متعلق پوچھا اور میں نے اُن کے ایک برتن کو خون سے بھرا ہوا دیکھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ جتنے دن تم حیض کے باعث نماز نہیں پڑھتی تھیں اتنے دن نہ پڑھا کرو، پھر غسل کر لیا کرو۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ جعفر بن ربیعہ کی حدیث کو قتیبہ نے درمیان اور آخر سے روایت کیا ہے۔ اور اسے روایت کیا علی بن عیاش اور یونس بن محمد نے لیث سے دونوں نے کہا جعفر بن ربیعہ سے۔

Marfat.com

بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ اللَّيْثِ فَقَالَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ۔

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِي إِذَا أَتَى قُرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّي فَإِذَا مَرَّ قُرْؤُكِ فَتَطَهَّرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقُرْءِ إِلَى الْقُرْءِ۔

عبداللہ بن منذر بن مغیرہ سے روایت ہے کہ عروہ بن زبیر نے فرمایا کہ حضرت زبیر نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ بنت جیش رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خون کی شکایت کرتے ہوئے حکم پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ یہ ایک رگ (کا خون) ہے۔ تم اپنے ایام حیض کا خیال رکھا کرو۔ جب وہ دن آئیں تو نماز نہ پڑھا کرو۔ جب تمہارے حیض کے دن گزر جائیں تو پاک ہو کر نماز پڑھتی رہو ایک حیض سے دوسرے حیض تک۔

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى نَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا أَمَرَتْ أَسْمَاءَ أَوْ أَسْمَاءُ حَدَّثَتْنِي أَنَّهَا أَمَرَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ أَنْ تَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَقْعُدَ الْأَيَّامَ الَّتِي كَانَتْ تَقْعُدُ ثُمَّ تَغْتَسِلُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا وَهْمٌ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ لَيْسَ هَذَا فِي حَدِيثِ الْحُفَّاظِ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَّا مَا ذَكَرَ سُهَيْلُ بْنُ صَالِحٍ وَقَدْ رَوَى الْحُمَيْدِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ تَدَعُ الصَّلَاةَ

عروہ بن زبیر نے حضرت فاطمہ بنت جیش رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت اسماء کو حکم دیا یا حضرت اسماء نے مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ مجھے یہ پوچھنے کا حضرت بنت ابو جیش نے حکم دیا۔ فرمایا کہ جتنے دن تم بیٹھی تھیں اتنے دن بیٹھی رہا کرو۔ پھر غسل کر لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے روایت کیا ہے قتادہ، عروہ بن زبیر نے زینب بنت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ایام حیض کی نماز چھوڑ دیا کرو۔ پھر غسل کر لو اور نماز پڑھا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زیادہ بیان کیا ابن عیینہ نے حدیث زہری میں، عمرہ کے واسطے سے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ حضرت ام حبیبہ کو استحاضہ ہو گیا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے انہیں حکم فرمایا کہ اپنے حیض کے دنوں کی نماز چھوڑ دیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ ابن عیینہ کا وہم ہے، زہری سے یہ بات دوسرے حفاظِ حدیث کی روایتوں میں نہیں ہے ماسوائے سہیل ابن ابو صالح کے اور حمیدی نے اس حدیث کو ابن عیینہ سے روایت کیا اور اس میں حیض کے دنوں کی نماز چھوڑنے کا ذکر نہیں کیا۔
قمیر نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ مستحاضہ اپنے حیض کے دنوں کی نماز چھوڑے، پھر غسل کرے۔ عبدالرحمٰن بن قاسم نے

Marfat.com

اَيَّامَ اَقْرَائِهَا وَرَوَتْ قُمَيْرُ عَنْ عَائِشَةَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَتْرُكُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا اَنْ تَتْرُكَ الصَّلٰوةَ قَدْرَ اَقْرَائِهَا وَرَوٰى اَبُوْ بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ اَبِيْ وَحْشِيَّةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اُسْتُحِيْضَتْ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ وَرَوٰى شَرِيْكٌ عَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ وَرَوَى الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ اِنَّ سَوْدَةَ اسْتُحِيْضَتْ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَضَتْ اَيَّامُهَا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَرَوٰى سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ عَبَّاسٍ اَلْمُسْتَحَاضَةُ تَجْلِسُ اَيَّامَ قُرُوْئِهَا وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ عَمَّارٌ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَّطَلْقُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّكَذٰلِكَ رَوَاهُ مَعْقِلُ الْخَثْعَمِيُّ عَنْ عَلِيٍّ وَّكَذٰلِكَ رَوَى الشَّعْبِيُّ عَنْ قُمَيْرَ امْرَاَةِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ دَاؤُدَ وَهُوَ قَوْلُ الْحَسَنِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءٍ وَّمَكْحُوْلٍ وَّاِبْرَاهِيْمَ وَسَالِمٍ وَّالْقَاسِمِ اِنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا قَالَ اَبُوْ دَاؤُدَ لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ عُرْوَةَ شَيْئًا۔

اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اپنے حیض کے دنوں کے مطابق نماز چھوڑ دیا کرو۔ روایت کیا اس کو ابو بشر جعفر بن ابو وحشیہ، عکرمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ کی شکایت ہوگئی۔ پھر اُسی طرح بیان کیا۔ روایت کی شریک، ابو یقظان، عدی بن ثابت، اُن کے والدِ محترم، اُن کے جدِّ امجد، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض کی نمازیں چھوڑ دے۔ پھر غسل کرے اور نماز پڑھے۔ روایت کیا اسے علاء بن مسیب، حکم، ابو جعفر، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو استحاضہ ہوگیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ جب تمہارے ایام حیض گزر جائیں تو غسل کر کے نماز پڑھا کرو۔ روایت کی اس کی سعید بن جبیر نے ——— حضرت علی اور حضرت ابن عباس سے کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض میں بیٹھی رہے۔ اسی طرح روایت کی عمار مولیٰ بنی ہاشم اور طلق بن حبیب نے حضرت ابن عباس سے اسی طرح روایت کی معقل خثعمی نے حضرت علی سے۔ اسی طرح روایت کیا اسے شعبی، قمیر زوجۂ مسروق نے حضرت عائشہ سے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حسن بصری، سعید بن مسیب، عطاء، مکحول، ابراہیم، سالم اور قاسم کا یہی قول ہے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ قتادہ نے عروہ سے کچھ بھی نہیں سنا۔

بَابُ اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ تَدَعُ الصَّلٰوةَ۔

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ النُّفَيْلِيُّ قَالَا ثَنَا زُهَيْرٌ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّي امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ

جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دے

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ بنت ابو حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ میں مستحاضہ عورت ہوں، کبھی پاک نہیں رہتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا کہ یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ کا خون ہے۔ جب حیض

Marfat.com

أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ فَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي۔

دن آیا کریں تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب وہ گزر جائیں تو اپنے جسم سے خون دھو کر نماز پڑھ لیا کرو۔

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ بِإِسْنَادِ زُهَيْرٍ وَّمَعْنَاهُ قَالَ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلٰوةَ فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي الدَّمَ عَنْكِ وَصَلِّي۔

ہشام نے زہیر کی سند کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے کہا کہ جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب اتنے دن گزر جائیں تو اپنے جسم سے خون دھو کر نماز پڑھ لیا کرو۔

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ ثَنَا أَبُو عَقِيلٍ عَنْ بُهَيَّةَ قَالَتْ سَمِعْتُ امْرَأَةً تَسْأَلُ عَائِشَةَ عَنِ امْرَأَةٍ فَسَدَ حَيْضُهَا وَأُهْرِيقَتْ دَمًا فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ آمُرَهَا فَلْتَنْظُرْ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحِيضُ فِي كُلِّ شَهْرٍ وَحَيْضُهَا مُسْتَقِيمٌ فَلْتَعْتَدَّ بِقَدْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْأَيَّامِ ثُمَّ لْتَدَعِ الصَّلٰوةَ فِيهِنَّ أَوْ بِقَدْرِهِنَّ ثُمَّ لْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لْتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ تُصَلِّي۔

بہیّہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ ایک عورت حضرت عائشہ سے اس عورت کے متعلق پوچھ رہی تھی جس کا حیض بگڑ جائے اور خون جاری ہو جائے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ انہیں حکم دو کہ ان دنوں کا انتظار کرے جن میں کہ اسے تندرستی کی حالت کے اندر حیض آتا تھا۔ پس انہیں شمار کر کے اتنے دن نماز چھوڑ دیا کرے۔ پھر غسل کر لے اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھا کرے۔

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمِصْرِيَّانِ قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ خَتَنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ الْأَوْزَاعِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ سَبْعَ سِنِينَ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ فَإِذَا

عروہ بن زبیر اور عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی حضرت ام حبیبہ بنت جحش کو سات سال خون استحاضہ آتا رہا جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے نکاح میں تھیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے یہ مسئلہ پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا کہ یہ حیض نہیں بلکہ ایک رگ کا خون ہے، لہٰذا غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اوزاعی نے اس حدیث میں کچھ زائد کہا کہ زہری، عروہ اور عمرہ، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ام حبیبہ بنت جحش کو سات سال تک استحاضہ کی شکایت رہی جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے نکاح میں تھیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ جب ایام حیض آئیں تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب وہ نکل جائیں تو غسل کر کے نماز پڑھا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس بات کا زہری کے اصحاب میں سے اوزاعی کے سوا

Marfat.com

أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يَذْكُرْ هٰذَا الْكَلَامَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ الْأَوْزَاعِيِّ وَرَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاللَّيْثُ وَيُونُسُ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَمَعْمَرٌ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَابْنُ إِسْحٰقَ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوا هٰذَا الْكَلَامَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِنَّمَا هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِيهِ أَيْضًا أَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا وَهُوَ وَهْمٌ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيهِ شَيْءٌ يَقْرُبُ مِنَ الَّذِي زَادَ الْأَوْزَاعِيُّ فِي حَدِيثِهِ۔

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو قَالَ ثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَ إِنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضَةِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا بِهِ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ مِنْ كِتَابِهِ هٰكَذَا ثُمَّ ثَنَا بِهِ بَعْدُ حِفْظًا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوٰى أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَ إِذَا رَأَتِ الدَّمَ الْبَحْرَانِيَّ فَلَا تُصَلِّي وَإِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ وَلَوْ سَاعَةً فَلْتَغْتَسِلْ وَتُصَلِّي وَقَالَ مَكْحُولٌ إِنَّ النِّسَاءَ لَا تَخْفٰى عَلَيْهِنَّ الْحَيْضَةُ إِنَّ دَمَهَا أَسْوَدُ غَلِيظٌ فَإِذَا

کسی نے ذکر نہیں کیا اور زہری سے اس کی عمرو بن حارث اور لیث اور یونس اور ابن ابی ذئب اور معمر اور ابراہیم بن سعد اور سلیمان بن کثیر اور ابن اسحاق اور سفیان بن عیینہ نے اس کو روایت کیا لیکن اس بات کا انہوں نے ذکر نہیں کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ لفظ صرف ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ والی روایت میں ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن عیینہ نے یہ بھی کہا ہے کہ آپ نے اسے ایام حیض میں نماز چھوڑ دینے کا حکم فرمایا یہ ابن عیینہ کا وہم ہے اور محمد بن عمرو نے جو زہری سے روایت کی ہے اس میں جو بات ہے وہ اوزاعی والی حدیث کے اضافے سے نزدیک ہے۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ مستحاضہ تھیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جب حیض کا خون آئے جو سیاہ رنگ کا ہوتا ہے تو ان دنوں میں نماز نہ پڑھنا اور جب دوسرے رنگ کا آئے تو وضو کر کے نماز پڑھتی رہا کرو۔ کیونکہ وہ ایک رگ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن مثنیٰ، ابن ابی عدی، محمد بن عمرو، زہری، عروہ، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ فاطمہ بنت ابوحبیش مستحاضہ تھیں۔ پھر معناً مذکورہ حدیث بیان کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی ہے انس بن سیرین نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا کہ جب سیاہ گاڑھا خون دیکھے تو نماز نہ پڑھے اور جب پاکی دیکھے خواہ ایک ہی ساعت رہے تو غسل کر کے نماز پڑھے۔ مکحول نے فرمایا کہ حیض کا معاملہ عورتوں سے چھپا ہوا نہیں ہوتا، اس کا خون سیاہ اور غلیظ ہوتا ہے۔ جب یہ رنگت چلی جائے اور خون زرد اور پیلا ہو جائے تو یہ استحاضہ ہے۔ چاہیئے کہ غسل کر کے نماز پڑھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے حماد بن زید، یحییٰ بن سعید، قعقاع بن حکیم نے سعید بن مسیب سے مستحاضہ کے بارے میں کہ جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دے اور جب چلے جائیں تو م

Marfat.com

ذَهَبَ ذٰلِكَ وَصَارَتْ صُفْرَةً رَقِيقَةً فَإِنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ فَلْتَغْتَسِلْ وَتُصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ تَرَكَتِ الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتِ اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَرَوَى سُمَيٌّ وَغَيْرُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ الْحَائِضُ إِذَا مَدَّ بِهَا الدَّمُ تُمْسِكُ بَعْدَ حَيْضَتِهَا يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ وَقَالَ التَّيْمِيُّ عَنْ قَتَادَةَ إِذَا زَادَ عَلَى أَيَّامِ حَيْضِهَا خَمْسَةَ أَيَّامٍ فَلْتُصَلِّ قَالَ التَّيْمِيُّ فَجَعَلْتُ أَنْقُصُ حَتَّى بَلَغْتُ يَوْمَيْنِ فَقَالَ إِذَا كَانَ يَوْمَيْنِ فَهُوَ مِنْ حَيْضِهَا وَسُئِلَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْهُ فَقَالَ النِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذٰلِكَ۔

روایت کی کہ وہ اپنے ایام حیض میں بیٹھی رہے اور اسی طرح حماد بن سلمہ، یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیّب سے اس کی روایت کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یونس نے حسن سے روایت کی ہے کہ حائضہ کا خون جب زیادہ دنوں جاری رہے تو حیض کے بعد ایک دو دن نماز سے رُکی رہے کیونکہ وہ مستحاضہ ہے۔ تیمی نے قتادہ سے کہا کہ جب حیض کے دنوں سے پانچ دن اوپر چلے جائیں تو نماز پڑھنی چاہیئے۔ تیمی نے فرمایا کہ میں اس مدّت میں کمی کرتے کرتے دو دنوں تک آگیا اور کہا کہ مزید دو دنوں تک حیض ہی کے ایام حیض ہیں۔ ابن سیرین سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ عورتیں ہی اس معاملے کو بہتر جانتی ہیں۔

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَغَيْرُهُ قَالَا نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَمَا تَرَى فِيهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلٰوةَ وَالصَّوْمَ فَقَالَ أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَتَلَجَّمِي قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِي ثَوْبًا فَقَالَتْ هُوَ

عمران بن طلحہ نے اپنی والدۂ ماجدہ حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے استحاضہ کی شکایت تھی اور شدّت سے بہنے والے خون حیض کی خون بہتا تھا۔ پس میں مسئلہ پوچھنے کی غرض سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور صورت حال آپ کو بتائی۔ میں نے آپ کو اپنی بہن حضرت زینب بنت جحش کے مکان میں پایا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں مستحاضہ عورت ہوں، جس کا خون شدّت سے جاری رہتا ہے۔ آپ کا اس کے متعلق کیا ارشاد ہے جس نے مجھے نماز اور روزے سے بھی روک دیا ہے فرمایا کہ میں تمہیں روئی رکھنے کا مشورہ دیتا ہوں کیونکہ وہ خون کو جذب کر لیتی ہے۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ خون اس سے زیادہ ہے۔ فرمایا تو لنگوٹ باندھ لو۔ عرض کی کہ وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ فرمایا کہ کپڑا رکھ لیا کرو۔ عرض گزار ہوئی کہ وہ اس سے

Marfat.com

اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاٰمُرُكِ بِاَمْرَيْنِ اَيَّهُمَا فَعَلْتِ اَجْزَاَ عَنْكِ مِنَ الْاٰخَرِ فَاِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا فَاَنْتِ اَعْلَمُ قَالَ لَهَا اِنَّمَا هٰذِهٖ رَكْضَةٌ مِّنْ رَّكَضَاتِ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِيْ سِتَّةَ اَيَّامٍ اَوْ سَبْعَةَ اَيَّامٍ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى ذِكْرُهٗ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتِ اَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَاْتِ فَصَلِّيْ ثَلٰثًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَوْ اَرْبَعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَّاَيَّامَهَا وَصُوْمِيْ فَاِنَّ ذٰلِكِ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكَ فَافْعَلِيْ كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيْضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ مِيْقَاتَ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ وَاِنْ قَوِيْتِ عَلٰى اَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ فَتَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَافْعَلِيْ وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِيْ وَصُوْمِيْ اِنْ قَدَرْتِ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَعْجَبُ الْاَمْرَيْنِ اِلَيَّ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عَقِيْلٍ فَقَالَ قَالَتْ حَمْنَةُ هٰذَا اَعْجَبُ الْاَمْرَيْنِ اِلَيَّ لَمْ يَجْعَلْهُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَهٗ كَلَامَ حَمْنَةَ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ يَقُوْلُ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عَقِيْلٍ فِيْ نَفْسِيْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ كَانَ عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ رَافِضِيًّا وَّذَكَرَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ۔

بَابٌ مَا رُوِيَ اَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔

۲۸۸ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَقِيْلٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ

بھی زیادہ ہے، وہ بے تحاشا بہتا رہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں، ان میں سے جس ایک پر تم عمل کر لو گی وہی تمہارے لیے کافی ہوگا اور اگر دونوں پر عمل کر سکو تو تم جانو۔ فرمایا کہ یہ شیطان کی لاتوں میں سے ایک لات ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانے کہ تمہیں چھ روز حیض آتا تھا کہ سات روز اتنے دن خود کو حائضہ سمجھو یہاں تک کہ جب تم اپنے آپ کو حیض سے پاک سمجھو تو ۲۳ یا ۲۴ روز نمازیں پڑھو اور روزے رکھو۔ تمہارے لیے یہی کافی ہے اور ہر مہینے اسی طرح کیا کرو جیسے حیض والی عورتیں کرتی ہیں اور جیسے ان کا حیض اور پاکی کے دنوں میں معمول ہوتا ہے دوسری صورت یہ ہے کہ اگر تم کر سکو تو نمازِ ظہر کو مؤخر کر لینا اور نمازِ عصر کو جلدی پڑھنا اور ایک غسل کے ساتھ ان دونوں نمازوں کو جمع کر لینا اور ایک دفعہ غسل نمازِ فجر کے لیے کرنا۔ اگر تم ایسا کر سکو تو روزے رکھ لینا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں میں سے یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی اس کی عمرو بن ثابت نے عقیل سے کہ "دونوں میں سے یہ مجھے زیادہ پسند ہے" یہ حضرت حمنہ کا قول ہے۔ انہوں نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں بلکہ حضرت حمنہ کا قول قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابنِ ثابت نے جو ابن عقیل سے روایت کی ہے اس پر میرا دل مطمئن نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عمرو بن ثابت رافضی تھا اور اس بات کا ذکر یحییٰ بن معین نے کیا ہے۔

مستحاضہ ہر نماز کے لیے تازہ غسل کرے

عروہ بن زبیر اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی حضرت امّ حبیبہ بنت جحش جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے نکاح میں تھیں، انہیں سات سال استحاضہ کی

Marfat.com

زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ خَتَنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ فِي مِرْكَنٍ فِي حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتّٰى تَعْلُوَ حُمْرَةُ الدَّمِ الْمَاءَ۔

شکایت رہی۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حیض نہیں بلکہ رگ کا خون ہوتا ہے۔ پس غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وہ اپنی بہن حضرت زینب بنت جحش کے حجرے میں ایک بڑے لگن کے اندر غسل کیا کرتیں، یہاں تک کہ خون کی سرخی پانی پر غالب آجاتی۔

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَنْبَسَةُ نَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔

احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے حضرت ام حبیبہ سے اسے روایت کیا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ ثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُورٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ جَحْشٍ وَكَذٰلِكَ رَوٰى مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِمَعْنَاهُ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِهِ وَلَمْ يَقُلْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ۔

عروہ بن زبیر نے اس حدیث کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ اس میں کہا کہ اُسے ہر نماز کے لیے غسل کرنا چاہیے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ قاسم بن مبرور، یونس، ابن شہاب، عمرہ، حضرت عائشہ نے حضرت ام حبیبہ بنت جحش سے روایت کی ہے۔ اس طرح روایت کی معمر، زہری، عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے۔ کبھی معمر نے عمرہ عن ام حبیبہ کہتے ہوئے اسے معناً روایت کیا۔ اسی طرح روایت کیا اسے ابراہیم بن سعد اور ابن عیینہ نے زہری، عمرہ، حضرت عائشہ صدیقہ سے۔ ابن عیینہ نے اپنی حدیث میں یہی کہا لیکن یہ نہیں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غسل کرنے کا حکم فرمایا۔

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ ثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں حضرت ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ کی شکایت

Marfat.com

أُمَّ حَبِيبَةَ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَغْتَسِلَ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ أَيْضًا قَالَ فِيهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

رہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غسل کرنے کا حکم دیا تھا پس وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔ امام اوزاعی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے اور اس میں کہا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔

۲۹۲- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيضَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسِلِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا وَهْمٌ مِنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَالْقَوْلُ فِيهِ قَوْلُ أَبِي الْوَلِيدِ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں حضرت ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ کی شکایت ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہر نماز کے لیے غسل کرنے کا حکم فرمایا اور پھر باقی حدیث بیان کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو الولید طیالسی نے اسے روایت کیا ہے جب کہ میں نے اُن سے سُنا نہیں۔ انہوں نے سلیمان بن کثیر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ حضرت زینب بنت جحش سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نماز کے لیے غسل کر لیا کرو اور باقی حدیث بیان کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے عبدالصمد نے سلیمان بن کثیر سے کہ ہر نماز کے لیے وضو کیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ عبدالصمد کا وہم ہے جس میں کلام ہے اور صحیح ابو الولید کا قول ہے۔

۲۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ وَكَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّيَ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّ بَكْرٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى مَا يَرِيبُهَا بَعْدَ الطُّهْرِ إِنَّمَا هِيَ أَوْ قَالَ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ أَوْ عُرُوقٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَقِيلٍ الْأَمْرَانِ جَمِيعًا قَالَ

ابو سلمہ نے زینب بنت ابو سلمہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت کا خون جاری رہتا تھا اور وہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ ہر نماز سے پہلے غسل کر کے نماز پڑھا کریں۔ ابو سلمہ نے فرمایا کہ مجھے خبر دی امّ بکر نے اور انہیں خبر دیتے ہوئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کے متعلق فرمایا جو حیض سے پاک ہونے کے بعد بھی کچھ دیکھے کہ وہ رگ ہے یا فرمایا کہ وہ رگیں ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن عقیل کی حدیث میں دونوں باتیں جمع ہیں۔ فرمایا کہ اگر تم میں طاقت ہو تو ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرو۔ ورنہ نمازیں جمع کر لیا کرو۔ جیسا کہ قاسم بن محمد نے اپنی حدیث میں کہا ہے

Marfat.com

إِنْ قَوِيتِ فَاغْتَسِلِي لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَإِلَّا فَاجْمَعِي كَمَا قَالَ الْقَاسِمُ فِي حَدِيثِهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْقَوْلُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔

اور اس قول کو روایت کیا ہے سعید بن جبیر نے حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔

باب ۱۱۳ مَنْ قَالَ تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلًا۔

جس نے کہا کہ مستحاضہ ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لے

۲۹۴- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ ثَنِي أَبِي نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيضَتِ امْرَأَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُمِرَتْ أَنْ تُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَأَنْ تُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ غُسْلًا فَقُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ایک عورت کو استحاضہ کی شکایت ہوگئی تو اسے حکم دیا گیا کہ عصر کو جلدی اور ظہر کو مؤخر کر کے دونوں کے لیے ایک ہی غسل کر لیا کرو۔ نیز مغرب کو مؤخر اور عشاء میں جلدی کر کے ان دونوں کے لیے غسل کر لیا کرو اور صبح کی نماز کے لیے بھی غسل کرنا۔ پس میں (شعبہ) نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے کہا کہ کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع ہے؟ فرمایا کہ میں تم سے کوئی حدیث بیان نہیں کرتا مگر جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع ہو۔

۲۹۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيٰى نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ اسْتُحِيضَتْ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا جَهَدَهَا ذٰلِكَ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِغُسْلٍ وَتَغْتَسِلُ لِلصُّبْحِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً اسْتُحِيضَتْ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا بِمَعْنَاهُ۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت سہلہ بنت سہیل کو استحاضہ کی شکایت ہوگئی تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تو آپ نے اُسے حکم دیا کہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرے۔ جب اس کا نبھانا مشکل ہوا تو آپ نے اسے حکم دیا کہ ظہر اور عصر کو ایک غسل کے ساتھ جمع کر لیا کرو اور مغرب و عشا کو دوسرے میں اور نمازِ فجر کے لیے تیسرا غسل کیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے روایت کیا ہے ابن عیینہ، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم بن محمد نے معناً فرمایا کہ ایک عورت کو استحاضہ کی شکایت ہوگئی تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا پس آپ نے اُسے حکم فرمایا۔

۲۹۶- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَنَا خَالِدٌ عَنْ سُهَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! فاطمہ بنت ابو حبیش کو استحاضہ کی اتنے عرصہ سے شکایت ہے

Marfat.com

قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِيْ حُبَيْشٍ اسْتُحِيْضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ تُصَلِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا مِنَ الشَّيْطٰنِ لِتَجْلِسْ فِيْ مِرْكَنٍ فَإِذَا رَأَتْ صُفْرَةً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَوَضَّأُ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيْمُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ قَوْلُ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ۔

بَابُ مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ مِنْ طُهْرٍ إِلٰى طُهْرٍ۔

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ أَنَا ح وَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ وَالْوُضُوْءُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ زَادَ عُثْمَانُ وَتَصُوْمُ وَتُصَلِّيْ۔

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِيْ حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ خَبَرَهَا قَالَ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ ثُمَّ تَوَضَّئِيْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَصَلِّيْ۔

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ الْوَاسِطِيُّ نَا يَزِيْدُ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ أَبِيْ مِسْكِيْنٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أُمِّ كُلْثُوْمٍ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ

جس کے باعث انہوں نے نماز چھوڑ رکھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب سے فرمایا کہ یہ تو شیطان کی شرارت ہوتی ہے انہیں لگن میں بیٹھنا چاہیئے۔ جب پانی پر زردی دیکھیں تو ظہر اور عصر کے لیے غسل کریں، مغرب وعشاء کے لیے دوسرا غسل کریں اور نماز فجر کے لیے تیسرا اور اس کے درمیان میں وضو کرتی رہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جب ہر نماز کے لیے غسل کرنا ان کے لیے مشکل ہو گیا تو انہیں حکم دیا کہ دو نمازیں جمع کر لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے ابراہیم نے حضرت ابن عباس سے اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی اور عبداللہ بن شداد کا۔

جس نے کہا کہ مستحاضہ کو طہر کے بعد غسل کرنا چاہیئے

جعفر بن محمد، عثمان بن ابوشیبہ، شریک، ابو یقظان، عدی بن ثابت نے اپنے والد ماجد سے، انہوں نے اپنے والد محترم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے متعلق فرمایا کہ وہ اپنے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کر کے نماز پڑھے اور ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عثمان کی روایت میں یہ بھی ہے کہ روزے اور نماز پڑھے۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت فاطمہ بنت ابو حبیش حاضر ہوئیں اور اپنا حال عرض کیا۔ فرمایا کہ پھر غسل کر لینا۔ پھر ہر نماز کے لیے تازہ وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرنا۔

احمد بن سنان قطان الواسطی، یزید، ایوب بن ابو مسکین، حجاج، ام کلثوم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ ایک دفعہ غسل کر

Marfat.com

الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ تَعْنِي مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ تَوَضَّأُ إِلَى أَيَّامِ أَقْرَائِهَا۔

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ نَا يَزِيْدُ عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنِ امْرَأَةِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُوْدَاوُدَ وَحَدِيْثُ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبٍ وَأَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ كُلُّهَا ضَعِيْفَةٌ لَا تَصِحُّ وَدَلَّ عَلَى ضُعْفِ حَدِيْثِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَوْقَفَهُ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ وَأَنْكَرَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ أَنْ يَكُوْنَ حَدِيْثُ حَبِيْبٍ مَرْفُوْعًا وَأَوْقَفَهُ أَيْضًا أَسْبَاطٌ عَنِ الْأَعْمَشِ مَوْقُوْفًا عَلَى عَائِشَةَ قَالَ أَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ عَنِ الْأَعْمَشِ مَرْفُوْعًا أَوَّلَهُ وَأَنْكَرَ أَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَدَلَّ عَلَى ضُعْفِ حَدِيْثِ حَبِيْبٍ هٰذَا أَنَّ رِوَايَةَ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فِي حَدِيْثِ الْمُسْتَحَاضَةِ وَرَوٰى أَبُو الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوٰى عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ وَبَيَانٌ وَمُغِيْرَةُ وَفِرَاسٌ وَمُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ حَدِيْثِ قُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ تَوَضَّئِيْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَرَوَاهُ دَاوُدُ وَعَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً وَرَوٰى هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ الْمُسْتَحَاضَةُ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَهٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ كُلُّهَا ضَعِيْفَةٌ إِلَّا حَدِيْثَ قُمَيْرٍ وَحَدِيْثَ عَمَّارٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَحَدِيْثَ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ وَالْمَعْرُوْفُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْغُسْلُ۔

لے۔ پھر اپنے ایام حیض تک وضو کرتی رہے۔

مسروق کی بیوی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عدی بن ثابت کی حدیث اور اعمش کی حبیب اور ایوب ابوالعلاء سے، یہ سب ضعیف ہیں، صحیح نہیں ہیں، اور اعمش نے جو حبیب سے روایت کی اس ضعف پر یہ حدیث دلالت کرتی ہے۔ حفص بن غیاث نے اعمش سے موقوفاً روایت کی ہے اور حفص بن غیاث نے حدیث حبیب کے مرفوع ہونے کا انکار کیا ہے اور اسباط نے اعمش سے حضرت عائشہ پر موقوفاً روایت کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن داؤد نے اعمش سے مرفوعاً اور وہ اس کا پہلا حصہ ہے اور اس میں ہر نماز کے لیے وضو کرنے کی بات کا انکار کیا ہے اور حدیث حبیب کے ضعف پر یہ بات دلالت کرتی ہے کہ روایت ہے زہری سے عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ نے مستحاضہ کی حدیث میں فرمایا کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرے۔ روایت کی ابوالیقظان، عدی بن ثابت، اُن کے والد ماجد، حضرت علی اور حضرت عمار مولیٰ بنی ہاشم نے حضرت ابن عباس سے۔ روایت کی عبدالملک ابن میسرہ اور بیان اور مغیرہ اور فراس اور مجالد نے شعبی سے بروایت قمیر، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ روزانہ ایک مرتبہ غسل کرے روایت کی ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے کہ مستحاضہ ہر نماز کے لیے وضو کرے۔ یہ تمام حدیثیں ضعیف ہیں سوائے حدیث قمیر اور حدیث عمار مولیٰ بنی ہاشم اور حدیث ہشام بن عروہ کے جو انہوں نے اپنے والد ماجد سے روایت کی اور حضرت ابن عباس کا مشہور قول غسل کے متعلق ہے۔ (یعنی مستحاضہ غسل کرے۔)

Marfat.com

باب من قال المستحاضة تغتسل من ظهر إلى ظهر

۳۰۱۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن سمي مولى أبي بكر أن القعقاع وزيد بن أسلم أرسلاه إلى سعيد بن المسيب يسأله كيف تغتسل المستحاضة فقال تغتسل من ظهر إلى ظهر وتتوضأ لكل صلوة فإن غلبها الدم استثفرت بثوب قال أبو داود وروي عن ابن عمر وأنس بن مالك تغتسل من ظهر إلى ظهر وكذلك رواه داود وعاصم عن الشعبي عن امرأته عن قمير عن عائشة إلا أن داود قال كل يوم وفي حديث عاصم عند الظهر وهو قول سالم بن عبد الله والحسن وعطاء قال مالك إني لأظن حديث ابن المسيب من ظهر إلى ظهر إنما هو من طهر إلى طهر ولكن الوهم دخل فيه ورواه مسور بن عبد الملك بن سعيد بن عبد الرحمن بن يربوع قال فيه من طهر إلى طهر فقلبها الناس من ظهر إلى ظهر۔

جس نے کہا کہ مستحاضہ کو ایک نمازِ ظہر کے بعد دوسری نمازِ ظہر کے لیے غسل کرنا چاہیئے

سمی مولیٰ ابوبکر کو قعقاع اور زید بن اسلم نے سعید بن مسیب کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ مستحاضہ کس طرح غسل کرے؟ فرمایا کہ وہ ایک نمازِ ظہر کے بعد دوسری نمازِ ظہر کے لیے غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے۔ اگر خون کا غلبہ ہو تو ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی ہے حضرت ابن عمر اور حضرت انس بن مالک سے کہ ایک ظہر سے دوسری ظہر تک۔ اسی طرح روایت کی ہے ابوداؤد اور عاصم نے شعبی، ایک عورت، قمیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے۔ مگر داؤد نے روزانہ کہا۔ حدیث عاصم میں ہے کہ ظہر کے نزدیک۔ یہی قول ہے سالم بن عبداللہ اور حسن اور عطاء کا۔ مالک نے فرمایا۔ ابن مسیب کی حدیث میں جو ظہر سے ظہر تک ہے تو میرے خیال میں یہ طہر سے طہر تک ہوگا اور اس میں وہم داخل ہو گیا ہے۔ روایت کیا اسے مسور بن عبدالملک بن سعید بن عبدالرحمن بن یربوع نے اور اس میں طہر سے طہر تک کہا جسے بدل کر لوگوں نے ظہر تک بنا دیا۔

باب من قال تغتسل كل يوم ولم يقل عند الظهر

۳۰۲۔ حدثنا أحمد بن حنبل نا عبد الله بن نمير عن محمد بن أبي إسمعيل عن معقل الخثعمي عن علي قال المستحاضة إذا انقضى حيضها اغتسلت كل يوم واتخذت صوفة فيها سمن أو زيت۔

جس نے کہا کہ مستحاضہ کو روزانہ ایک بار غسل کرنا چاہیئے اور ظہر کا نام نہ لیا

احمد بن حنبل، عبداللہ بن نمیر، محمد ابو اسمٰعیل، معقل خثعمی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستحاضہ کا جب حیض بند ہو جائے تو وہ روزانہ غسل کیا کرے اور گھی یا روغن زیتون لگا کر کپڑا استعمال کیا کرے۔

باب من قال تغتسل بين الأيام

۳۰۳۔ حدثنا القعنبي نا عبد العزيز يعني ابن محمد عن محمد بن عثمان أنه سأل القاسم بن محمد عن المستحاضة قال تدع

مستحاضہ کو ایامِ حیض میں غسل کرنا چاہیئے

قعنبی، عبدالعزیز ابن محمد، محمد بن عثمان نے قاسم بن محمد سے مستحاضہ کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ وہ اپنے حیض کے دنوں کی نماز چھوڑ دے۔ پھر غسل کر کے نماز

Marfat.com

الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ فَتُصَلِّيْ ثُمَّ تَغْتَسِلُ فِي الْاَيَّامِ۔

پڑھے۔ پھر ایام میں غسل کرے۔

باب ۱۱۸ مَنْ قَالَ تَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔

جس نے کہا کہ وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو قَالَ ثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ حُبَيْشٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَاِنَّهُ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَاَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِيْ وَصَلِّيْ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَثَنَا بِهِ ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ حِفْظًا فَقَالَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ وَرُوِيَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ الْعَلَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْقَفَهُ شُعْبَةُ تَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابو حبیش رضی اللہ عنہا مستحاضہ تھیں تو ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حیض کا خون آئے تو وہ خون دیکھنے میں سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔ جب ایسا ہو تو ہر نماز سے رُکی رہو۔ جب یہ ختم ہو جائے تو وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن المثنیٰ اور ابن ابو عدی نے جب ہم سے زبانی یہ حدیث بیان کی تو کہا کہ عروہ نے حضرت عائشہ سے روایت کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی علاء بن مسیب اور شعبہ نے حکم کے واسطے کے ساتھ ابو جعفر سے۔ علاء نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا اور شعبہ نے موقوفاً کہا کہ ہر نماز کے لیے وضو کرے۔ ف

ف احادیث مطہرہ میں مستحاضہ کے متعلق مختلف احکام وارد ہوئے کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرے، روزانہ ۲ دو مرتبہ غسل کرے روزانہ ایک دفعہ غسل کر لیا کرے۔ یہ تمام احکام ابتدائی دور اسلام کے ہیں جو ایک دوسرے سے منسوخ ہوتے رہے اور آخری یہ ہے کہ جب استحاضہ کا خون جاری ہو تو عورت نماز پڑھتی رہے اور ہر نماز کے لیے تازہ وضو کیا کرے۔ مستحاضہ کے لیے مسجد میں داخل ہونا اور تلاوت و طواف کرنا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۱۹ مَنْ لَمْ يَذْكُرِ الْوُضُوْءَ اِلَّا عِنْدَ الْحَدَثِ۔

جس نے وضو کا ذکر نہیں کیا مگر بوقت حدث

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ نَا هُشَيْمٌ نَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اُسْتُحِيْضَتْ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَنْتَظِرَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ فَاِنْ رَاَتْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ تَوَضَّاَتْ وَصَلَّتْ۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ اپنے حیض کے دنوں کا انتظار کریں۔ پھر غسل کر کے نماز پڑھیں اگر پھر کوئی چیز دیکھیں تو وضو کریں اور نماز پڑھ لیا کریں۔

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ ثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ثَنِي اللَّيْثُ عَنْ رَبِيْعَةَ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى عَلَى الْمُسْتَحَاضَةِ وُضُوْءً عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ

لیث نے ربیعہ سے روایت کی ہے کہ وہ مستحاضہ پر ہر نماز کے لیے وضو کو ضروری شمار نہیں کرتے تھے سوائے اس کے کہ اُسے خون کے سوا کوئی دوسرا حدث ہو جائے

Marfat.com

إِلَّا أَنْ يُصِيبَهَا حَدَثٌ غَيْرُ الدَّمِ فَتَوَضَّأُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا قَوْلُ مَالِكٍ يَعْنِي ابْنَ أَنَسٍ۔

تو وضو کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے۔ ف

ف امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دیگر احادیث کی رُو سے خونِ استحاضہ بھی ناقضِ وضو ہے لہٰذا مستحاضہ ہر نماز کے لیے معذور کی طرح تازہ وضو کرے گی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ١٢٠ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ

اس عورت کا بیان جو طہر کے بعد زردی یا گندگی دیکھے۔

٣٠٧۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَكَانَتْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ شَيْئًا۔

اُمّ ہذیل نے حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ طہر کے بعد ہم گندگی اور زردی کو کوئی اہمیت نہیں دیا کرتے تھے۔

٣٠٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمٰعِيلُ نَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِمِثْلِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أُمُّ الْهُذَيْلِ هِيَ حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ كَانَ ابْنُهَا اسْمُهُ هُذَيْلٌ وَاسْمُ زَوْجِهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔

محمد بن سیرین نے اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اُمّ ہذیل وہی حفصہ بنت سیرین ہیں۔ اُن کے صاحبزادے کا نام ہذیل اور خاوند کا اسم گرامی عبدالرحمٰن تھا۔

بَابٌ ١٢١ الْمُسْتَحَاضَةُ يَغْشَاهَا زَوْجُهَا۔

مستحاضہ سے اس کا خاوند جماع کر سکتا ہے

٣٠٩۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ نَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ تُسْتَحَاضُ فَكَانَ زَوْجُهَا يَغْشَاهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ مُعَلَّى ثِقَةٌ وَكَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا يَرْوِي عَنْهُ لِأَنَّهُ كَانَ يَنْظُرُ فِي الرَّأْيِ۔

شیبانی سے روایت ہے کہ عکرمہ نے فرمایا کہ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا مستحاضہ تھیں لیکن ان کا خاوند ان سے صحبت کرتا تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ بن معین نے معلّٰی کو ثقہ کہا ہے اور امام احمد بن حنبل اُس سے روایت نہیں کرتے تھے کیونکہ وہ عقلیات کی جانب مائل تھا۔

٣١٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَهْمِ نَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ مُسْتَحَاضَةً وَكَانَ زَوْجُهَا يُجَامِعُهَا۔

احمد بن ابو سُریج رازی، عبداللہ بن جہم، عمرو بن ابو قیس عاصم، عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا مستحاضہ تھیں اور ان کا خاوند اُن سے جماع کیا کرتا تھا۔

بَابٌ ١٢٢ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ النُّفَسَاءِ۔

نفاس کے دنوں کا بیان

٣١١۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ مُسَّةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتِ النُّفَسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ

مُسّہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں نفاس والی عورتیں اپنے نفاس کے بعد چالیس رات دن

Marfat.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَقْعُدُ بَعْدَ نِفَاسِہَا اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً وَّکُنَّا نَطْلِیْ عَلٰی وُجُوْہِنَا الْوَرْسَ تَعْنِیْ مِنَ الْکَلَفِ۔

بیٹھا کرتی تھیں اور ہم خشکی کا اثر دُور کرنے کے لیے اپنے چہروں پر ورس مَلا کرتے تھے۔

۳۱۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ یَحْیٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ یَعْنِیْ حِبِّیْ نَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ کَثِیْرِ بْنِ زِیَادٍ قَالَ ثَنَّتْنِی الْاَزْدِیَّۃُ یَعْنِیْ مُسَّۃَ قَالَتْ حَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ فَقُلْتُ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّ سَمُرَۃَ بْنَ جُنْدُبٍ یَاْمُرُ النِّسَآءَ یَقْضِیْنَ صَلٰوۃَ الْمَحِیْضِ فَقَالَتْ لَا یَقْضِیْنَ کَانَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ نِّسَآءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَقْعُدُ فِی النِّفَاسِ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً لَا یَاْمُرُہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَضَآءِ صَلٰوۃِ النِّفَاسِ قَالَ مُحَمَّدٌ یَعْنِی ابْنَ حَاتِمٍ وَّاسْمُہَا مُسَّۃُ تُکْنٰی اُمَّ بُسَّۃَ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ وَکَثِیْرُ بْنُ زِیَادٍ کُنْیَتُہٗ اَبُوْسَہْلٍ۔

مُسَّہ کا بیان ہے کہ میں نے حج کیا تو حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ اے اُمّ المومنین! سمرہ بن جندب عورتوں کو حیض کے دنوں کی نمازوں کے قضا پڑھنے کا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا کہ اُن پر قضا نہیں ہے۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات میں سے نفاس کے باعث چالیس دن رات بیٹھی رہتیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں نفاس کی نمازیں قضا پڑھنے کا حکم نہ فرماتے۔ محمد بن حاتم نے کہا کہ اس کا نام مُسَّہ اور کنیت اُمِّ بُسَّہ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ کثیر بن زیاد کی کنیت ابو سہل ہے۔

بَابٌ ۱۲۳ اِلْاِغْتِسَالُ مِنَ الْمَحِیْضِ۔

خونِ حیض دھونا

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِیُّ ثَنَا سَلَمَۃُ یَعْنِی ابْنَ الْفَضْلِ نَا مُحَمَّدٌ یَعْنِی ابْنَ اِسْحٰقَ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ سُحَیْمٍ عَنْ اُمَیَّۃَ بِنْتِ اَبِی الصَّلْتِ عَنِ امْرَاَۃٍ مِّنْ بَنِیْ غِفَارٍ قَدْ سَمَّاہَا لِیْ قَالَتْ اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی حَقِیْبَۃِ رَحْلِہٖ قَالَتْ فَوَاللّٰہِ لَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الصُّبْحِ فَاَنَاخَ وَنَزَلْتُ عَنْ حَقِیْبَۃِ رَحْلِہٖ فَاِذَا بِہَا دَمٌ مِّنِّیْ وَکَانَتْ اَوَّلَ حَیْضَۃٍ حِضْتُہَا قَالَتْ فَتَقَبَّضْتُ اِلَی النَّاقَۃِ وَاسْتَحْیَیْتُ فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بِیْ وَرَاَی الدَّمَ قَالَ مَالَکِ لَعَلَّکِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاَصْلِحِیْ مِنْ نَّفْسِکِ ثُمَّ خُذِیْ اِنَآءً مِّنْ مَّآءٍ فَاطْرَحِیْ فِیْہِ مِلْحًا ثُمَّ اغْسِلِیْ مَا اَصَابَ

سلیمان بن سحیم نے اُمیہ بنت ابو صلت سے روایت کی کہ بنی غفار کی ایک عورت نے فرمایا جس نے مجھے اپنا نام بتایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر حقیبے میں بٹھایا۔ اس نے کہا کہ خدا کی قسم، صبح کے وقت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور اپنا اونٹ بٹھایا تو میں آپ کے حقیبے سے اُتر گئی۔ دیکھا تو وہاں میرا خون لگا ہوا تھا اور یہ میرا پہلا حیض تھا۔ میں اونٹنی سے لگ گئی اور حیا محسوس کرنے لگی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور خون کو دیکھا تو فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا؟ شاید تمہیں حیض آگیا؟ میں عرض گزار ہوئی کہ ہاں۔ فرمایا کہ اپنے آپ کو درست کر لو۔ پھر ایک برتن میں پانی لے کر نمک ڈال لو۔ پھر اس کے ساتھ حقیبے میں جو خون لگا ہوا ہے اُسے دھو ڈالو۔ پھر دوبارہ اپنی جگہ پر سوار ہو جاؤ۔ اُن کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کیا تو آپ نے

Marfat.com

الْحَقِيبَةِ مِنَ الدَّمِ ثُمَّ هُوَ دِي لِمَرْكَبِكِ قَالَتْ فَلَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ رَضَخَ لَنَا مِنَ الْفَيْءِ قَالَتْ وَكَانَتْ لَا تَطْهُرُ مِنْ حَيْضَةٍ إِلَّا جَعَلَتْ فِي طُهُورِهَا مِلْحًا وَأَوْصَتْ بِهِ أَنْ يُجْعَلَ فِي غُسْلِهَا حِينَ مَاتَتْ۔

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ أَسْمَاءُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ إِحْدَانَا إِذَا طَهُرَتْ مِنَ الْمَحِيضِ قَالَ تَأْخُذُ سِدْرَهَا وَمَاءَهَا فَتَوَضَّأُ ثُمَّ تَغْسِلُ رَأْسَهَا وَتَدْلُكُهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْمَاءَ أُصُولَ شَعْرِهَا ثُمَّ تُفِيضُ عَلَى جَسَدِهَا ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَتَهَا فَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَرَفْتُ الَّذِي يَكْنِي عَنْهُ فَقُلْتُ لَهَا تَتَبَّعِينَ آثَارَ الدَّمِ۔

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ فَأَثْنَتْ عَلَيْهِنَّ وَقَالَتْ لَهُنَّ مَعْرُوفًا قَالَتْ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً قَالَ مُسَدَّدٌ كَانَ أَبُو عَوَانَةَ يَقُولُ فِرْصَةً وَكَانَ أَبُو الْأَحْوَصِ يَقُولُ قَرْصَةً۔

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي ابْنَ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَقَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِي

فئی کے مال سے ہمیں بھی مرحمت فرمایا اور وہ اپنے حیض سے کبھی پاک نہ ہوتیں مگر غسل کے پانی میں نمک ڈالتیں اور بوقتِ وفات اپنے غسل کے پانی میں اسے ڈالنے کی وصیت کی۔

صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت اسماء بنت شکل انصاریہ حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے کوئی حیض سے پاک ہو کر کس طرح غسل کرے؟ فرمایا کہ بیری کے پتوں والا پانی لے کر وضو کرے۔ پھر اپنا سر دھوئے اور ملے، یہاں تک کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ پھر پانی اپنے جسم پر ڈالے۔ پھر تھوڑی سی روئی، اون یا کپڑا لے کر اُس کے ساتھ صفائی کرنا۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! اُس کے ساتھ کیسے صفائی کروں؟ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں اس کنایہ کو سمجھ گئی تھی تو میں نے اُن سے کہا کہ مراد خون کے نشانات کو صاف کرنا ہے۔

صفیہ بنت شیبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے انصار کی عورتوں کا ذکر کرتے ہوئے اُن کی تعریف کی اور فرمایا اُن کا احسان ہے کہ ان میں سے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ پھر معناً باقی حدیث بیان کی مگر اس میں فرمایا کہ کپڑا وغیرہ مشک لگا ہوا۔ مسدد کا قول ہے کہ ابو عوانہ اسے فرصہ کہتے اور ابو الاحوص قرصہ یعنی چھوٹا ٹکڑا کہتے۔

صفیہ بنت شیبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ حضرت اسماء نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ پھر پہلی حدیث کی طرح معناً بیان کرتے ہوئے کہ مشک لگایا ہوا پھایہ۔ عرض گزار ہوئیں کہ میں اُس کے ساتھ کیسے صفائی کروں؟ فرمایا سبحان اللہ اُسی کے ساتھ صفائی کیا کرو

Marfat.com

بِهَا وَاسْتَتِرِي بِثَوْبٍ وَزَادَ وَسَأَلَتْهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ تَأْخُذِينَ مَاءَكِ فَتَطَهَّرِينَ أَحْسَنَ الطُّهُورِ وَأَبْلَغَهُ ثُمَّ تَصُبِّينَ عَلَى رَأْسِكِ الْمَاءَ ثُمَّ تَدْلُكِيهِ حَتَّى يَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِكِ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَسْأَلْنَ عَنِ الدِّينِ وَأَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِيهِ۔

اور اپنا رخِ انور کپڑے سے چھپا لیا۔ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ اُنہوں نے آپ سے غسلِ جنابت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ پانی لے کر خوب اچھی طرح خود کو پاک کرو اور مبالغہ کرو۔ پھر اپنے سر پر پانی ڈال کر ملو، یہاں تک کہ بالوں کی جڑوں میں پہنچ جائے۔ پھر اپنے سارے جسم پر پانی ڈالو۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ انصار کی عورتیں بہت بہترین ہیں کہ دینی مسائل پوچھنے اور انہیں سمجھنے کے راستے میں حیا انہیں روکتی نہیں۔

بَابٌ ۲۲ التَّيَمُّمِ۔

تیمم کا بیان

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَبْدَةُ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَأُنَاسًا مَعَهُ فِي طَلَبِ قِلَادَةٍ أَضَلَّتْهَا عَائِشَةُ فَحَضَرَتِ الصَّلَوٰةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ فَأُنْزِلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ زَادَ ابْنُ نُفَيْلٍ فَقَالَ لَهَا أُسَيْدٌ يَرْحَمُكِ اللَّهُ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ تَكْرَهِينَهُ إِلَّا جَعَلَهُ اللَّهُ لِلْمُسْلِمِينَ وَلَكِ فِيهِ فَرَجًا۔

عبداللہ بن محمد نفیلی، ابو معاویہ، عثمان بن ابو شیبہ، عبدہ ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُسید بن حضیر اور اُن کے ساتھ کچھ لوگوں کو ہار کی تلاش میں روانہ فرمایا جو حضرت عائشہ نے گم کر دیا تھا۔ نماز کا وقت ہو گیا تو لوگوں نے وضو کے بغیر نماز پڑھی۔ پس اُنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا ذکر کیا۔ پس تیمم کی آیت نازل ہو گئی۔ ابن نفیل کی روایت میں یہ بھی ہے: حضرت اُسید نے حضرت عائشہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے جب بھی آپ پر کوئی افتاد پڑی تو اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے اور آپ کے لیے اس میں آسانی پیدا فرما دی۔

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ حَدَّثَهُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُمْ تَمَسَّحُوا وَهُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّعِيدِ لِصَلَوٰةِ الْفَجْرِ فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيدَ ثُمَّ مَسَحُوا وُجُوهَهُمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ عَادُوا فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيدَ مَرَّةً أُخْرَى فَمَسَحُوا بِأَيْدِيهِمْ كُلِّهَا إِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْآبَاطِ مِنْ بُطُونِ أَيْدِيهِمْ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نماز فجر کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مٹی سے تیمم کیا انہوں نے اپنی ہتھیلیاں مٹی پر مار کر اپنے چہروں پر ایک مرتبہ پھیریں اور دوسری مرتبہ مٹی پر ہتھیلیاں مار کر اپنے پورے ہاتھوں پر پھیریں کندھوں تک اور بازوؤں کے نیچے بھی بغلوں تک۔

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ نَحْوَ هٰذَا

سلیمان بن داؤد مہری اور عبد الملک بن شعیب نے ابن وہب سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا: مسلمان تیمم

Marfat.com

الْحَدِيثِ قَالَ قَامَ الْمُسْلِمُونَ فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ التُّرَابَ وَلَمْ يَقْبِضُوا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَنَاكِبَ وَالْآبَاطَ قَالَ ابْنُ اللَّيْثِ إِلَى مَا فَوْقَ الْمِرْفَقَيْنِ۔

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ فِي آخَرِينَ قَالُوا نَا يَعْقُوبُ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَّسَ بِأُولَاتِ الْجَيْشِ وَمَعَهُ عَائِشَةُ فَانْقَطَعَ عِقْدٌ لَهَا مِنْ جَزْعِ ظِفَارٍ فَحَبَسَ النَّاسَ ابْتِغَاءُ عِقْدِهَا ذٰلِكَ حَتَّى أَضَاءَ الْفَجْرُ وَلَيْسَ مَعَ النَّاسِ مَاءٌ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ذِكْرُهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخْصَةَ التَّطَهُّرِ بِالصَّعِيدِ الطَّيِّبِ فَقَامَ الْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبُوا بِأَيْدِيهِمُ الْأَرْضَ ثُمَّ رَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَلَمْ يَقْبِضُوا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوا بِهَا وُجُوهَهُمْ وَأَيْدِيَهُمْ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَمِنْ بُطُونِ أَيْدِيهِمْ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَمِنْ بُطُونِ أَيْدِيهِمْ إِلَى الْآبَاطِ زَادَ ابْنُ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِي حَدِيثِهِ وَلَا يَعْتَبِرُ بِهٰذَا النَّاسُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ إِسْحٰقَ قَالَ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَذَكَرَ ضَرْبَتَيْنِ كَمَا ذَكَرَ يُونُسُ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ضَرْبَتَيْنِ وَقَالَ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ وَكَذٰلِكَ قَالَ أَبُو أُوَيْسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَشَكَّ فِيهِ ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ مَرَّةً عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اضْطَرَبَ فِيهِ وَمَرَّةً قَالَ عَنْ أَبِيهِ وَمَرَّةً قَالَ عَنِ

کرنے لگے تو انہوں نے اپنی ہتھیلیوں کو مٹی پر مارا اور مٹی سے کچھ نہ لیا اور کندھوں اور بغلوں تک کا ذکر نہ کیا۔ ابن لیث نے کہا کر کہنیوں سے اُوپر تک۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولات الجیش میں اترے اور آپ کے ساتھ حضرت عائشہ تھیں، جن کا عقیق ظفار کا ہار ٹوٹ کر گم ہو گیا تھا تو لوگوں کو اُن کا ہار تلاش کرنے کے باعث رُکنا پڑا، یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی اور لوگوں کے پاس پانی نہ تھا۔ حضرت ابوبکر اُن پر ناراض ہوئے اور کہا کہ تم نے لوگوں کو روک دیا ہے جب کہ ان کے پاس پانی نہیں ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر وحی نازل کرتے ہوئے پاک مٹی سے طہارت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ پس مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیمم کرنے لگے تو انہوں نے اپنے ہاتھ زمین پر مار کر اُٹھا لیے اور مٹی ذرا بھی نہ لی اور اُنہیں اپنے چہروں پر پھیرا اور اپنے ہاتھوں پر کندھوں تک اور ہاتھوں کے اندرونی جانب بغلوں تک۔ ابنِ یحییٰ نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ ابنِ شہاب نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ لوگوں کے اس عمل کا اعتبار نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن اسحاق نے اسی طرح اس کی روایت کی ہے اور اس میں کہا کہ ابنِ عباس نے دو ضربوں کا ذکر کیا ہے جیسا کہ یونس نے ذکر کیا ہے۔ روایت کی ہیں معمر نے زہری سے دو ضربیں۔ مالک، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ اُن کے والد ماجد نے حضرت عمار سے روایت کی۔ اسی طرح ابو اویس نے زہری سے روایت کی اور ابن عیینہ کو اس میں شک واقع ہوا کہ ایک دفعہ کہا۔ عبید اللہ نے اپنے والد ماجد سے یا عبید اللہ نے حضرت ابنِ عباس سے، اس میں اضطراب ہے۔ ایک دفعہ کہا کہ اپنے والدِ ماجد سے اور دوسری دفعہ کہا کہ حضرت ابنِ عباس سے، اس میں اضطراب ہے اور زہری سے اس کے سماع میں شک ہے اور کسی نے بھی دو ضربوں کا

ابْنِ عَبَّاسٍ اضْطَرَبَ فِيهِ وَفِي سَمَاعِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ شَكٌّ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمُ الضَّرْبَتَيْنِ إِلَّا مَنْ سَمَّيْتُ.

۳۲۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا بَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أُجْنِبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا أَمَا كَانَ يَتَيَمَّمُ قَالَ لَا وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا فَقَالَ أَبُو مُوسَى فَكَيْفَ تَصْنَعُونَ بِهَذِهِ الْآيَةِ الَّتِي فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِي هَذَا لَأَوْشَكُوا إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا بِالصَّعِيدِ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى وَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ هَذَا لِهَذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ضَرُورَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَتَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَصْنَعَ هَكَذَا فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ فَنَفَضَهَا ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ وَبِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ عَلَى الْكَفَّيْنِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَفَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ.

۳۲۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّا نَكُونُ بِالْمَكَانِ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ قَالَ عُمَرُ أَمَّا أَنَا فَلَمْ أَكُنْ أُصَلِّي حَتَّى أَجِدَ الْمَاءَ قَالَ فَقَالَ عَمَّارٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ

ذکر نہیں کیا مگر جن کے میں نے نام لیے ہیں۔

شقیق کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری کے درمیان بیٹھا تھا تو حضرت ابوموسیٰ نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! اگر ایک جنبی آدمی ایک مہینے تک پانی نہ پائے تو آپ کے خیال میں کیا وہ تیمم کر سکتا ہے؟ فرمایا نہیں کر سکتا اگرچہ ایک مہینے تک پانی نہ ملے۔ حضرت ابوموسیٰ نے کہا کہ پھر سورۂ المائدہ کی اس آیت کا کیا کرو گے: "اگر تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی کا ارادہ کرو"۔ (۴:۴۳) حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ اگر لوگوں کو اس کی اجازت دے دی جائے تو قریب ہے کہ جب انہیں پانی ٹھنڈا لگے گا تو مٹی سے تیمم کرنے لگیں گے۔ چنانچہ حضرت ابوموسیٰ نے اُن سے کہا کہ اسی وجہ سے آپ جنبی کے لیے تیمم کرنا پسند کرتے ہیں کہا ہاں۔ پس حضرت ابوموسیٰ نے ان سے کہا کہ کیا آپ نے نہیں سنا جو حضرت عمار نے حضرت عمر سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام کے لیے بھیجا تو میں جنبی ہو گیا اور پانی نہ ملا تو میں مٹی پر لوٹ پوٹ ہوتا رہا جیسے جانور کرتے ہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سے یہ واقعہ عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: تمہارے لیے یہی کافی تھا کہ ایسے کر لیتے اور آپ نے زمین پر اپنا ہاتھ مار کر اس پر پھونک ماری۔ پھر دوسرے ہاتھ سے دائیں دستِ مبارک پر اور دائیں ہاتھ سے دوسرے دستِ مبارک اور پہنچوں پر مارا۔ پھر اپنے رُخِ انور پر مسح فرمایا۔ حضرت عبداللہ نے کہا: کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر نے حضرت عمار کے قول پر قناعت نہیں کی۔

ابومالک سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے فرمایا کہ میں حضرت عمر کے پاس تھا تو ایک آدمی نے آ کر کہا کہ ہم ایسی جگہ پر ایک دو ماہ رہتے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں تو اس وقت تک نماز نہیں پڑھ سکتا جب تک پانی نہ ملے۔ حضرت عمار نے کہا کہ اے امیر المومنین! کیا آپ کو یاد نہیں جب میں اور آپ اونٹوں میں تھے۔ پس ہم جنبی ہو گئے تو میں مٹی میں لیٹا۔ جب ہم

Marfat.com

أَمَا تَذْكُرُ إِذْ كُنْتُ أَنَا وَأَنْتَ فِي الْإِبِلِ فَأَصَابَتْنَا جَنَابَةٌ فَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ هٰكَذَا وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى نِصْفِ الذِّرَاعِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَمَّارُ اتَّقِ اللهَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ شِئْتَ وَاللهِ لَمْ أَذْكُرْهُ أَبَدًا فَقَالَ عُمَرُ كَلَّا وَاللهِ لَنُوَلِّيَنَّكَ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ۔

٣٢٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا حَفْصٌ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ ابْنِ أَبْزٰى عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ يَا عَمَّارُ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هٰكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ثُمَّ ضَرَبَ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَالذِّرَاعَيْنِ إِلَى نِصْفِ السَّاعِدِ وَلَمْ يَبْلُغِ الْمِرْفَقَيْنِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ۔

٣٢٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ وَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ شَكَّ سَلَمَةُ قَالَ لَا أَدْرِي فِيهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ يَعْنِي أَوْ إِلَى الْكَفَّيْنِ۔

٣٢٥۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ نَا حَجَّاجٌ يَعْنِي الْأَعْوَرَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِإِسْنَادِهِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ أَوِ الذِّرَاعَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ كَانَ سَلَمَةُ

بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ سے اس بات کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ تمہارے لیے ایسا کر لینا کافی تھا اور اپنے دونوں دستِ مبارک زمین پر مارے۔ پھر ان پر پھونک ماری اور ان سے اپنے پُرنور چہرے پر مسح فرمایا اور نصف کلائیوں تک۔ حضرت عمر نے کہا۔ اے عمار! خدا سے ڈرو۔ انہوں نے کہا۔ اے امیر المومنین! اگر آپ چاہیں تو میں اس کا کبھی ذکر نہ کروں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایسا نہیں ہے بلکہ آپ کو پورا پورا اختیار حاصل ہے۔

ابن ابزیٰ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا۔ فرمایا کہ اے عمار! تمہارے لیے یہی کافی تھا۔ پھر اپنے دونوں دستِ مبارک زمین پر مارے۔ پھر ایک کو دوسرے پر مار کر اپنے پُرنور چہرے پر مسح فرمایا اور کلائیوں پر نصف حد تک اور ایک ہی ضرب میں کہنیوں تک نہ پہنچے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے وکیع، اعمش، سلمہ بن کہیل نے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے۔ روایت کیا اسے جریر، اعمش، سلمہ، سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے اپنے والد ماجد عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے۔

عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے اس واقعہ کی روایت کی ہے۔ فرمایا کہ تمہارے لیے یہ کافی تھا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں دستِ مبارک زمین پر مارے۔ پھر اُن پر پھونک مار کر انہیں اپنے پُرنور چہرے اور ہتھیلیوں پر پھیرا۔ سلمہ نے اس میں شک کرتے ہوئے کہا کہ معلوم نہیں کہنیوں تک فرمایا یا ہتھیلیوں تک۔

شعبہ نے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کو روایت کیا ہے۔ کہا کہ پھر اُن پر پھونک ماری اور اُن کے ساتھ اپنے پُرنور چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح فرمایا، پہنچوں تک یا کلائیوں تک۔ شعبہ نے کہا کہ سلمہ کہا کرتے۔ دونوں ہتھیلیوں، چہرہ اور

Marfat.com

يَقُولُ الْكَفَّيْنِ وَالْوَجْهِ وَالذِّرَاعَيْنِ فَقَالَ لَهُ مَنْصُورٌ ذَاتَ يَوْمٍ اُنْظُرْ مَا تَقُولُ فَإِنَّهُ لَا يَذْكُرُ الذِّرَاعَيْنِ غَيْرُكَ۔

اور دونوں کلائیوں پر۔ پس منصور نے ایک روز اُن سے کہا، غور کیجئے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں کیونکہ کلائیوں کا ذکر آپ کے سوا کوئی نہیں کرتا۔

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ اَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ اِلَى الْاَرْضِ وَتَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ فَقَالَ سَمِعْتُ عَمَّارًا يَخْطُبُ بِمِثْلِهِ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ لَمْ يَنْفُخْ وَذَكَرَ حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ وَنَفَخَ۔

عبدالرحمٰن بن ابزی نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی روایت کی۔ ہے کہ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر، اُن کے ساتھ اپنا چہرہ اور اپنی ہتھیلیوں پر مسح کر لیا کرو اور پھر باقی حدیث بیان کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے شعبہ، حصین، ابومالک نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمار کو اسی طرح خطبہ دیتے ہوئے سنا مگر یہ بھی فرمایا کہ پھونک نہ مارو۔ حسین بن محمد، شعبہ، حکم سے اس حدیث کا ذکر کرتے ہوئے کہا: پس اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں اور پھونک ماری۔

۳۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّيَمُّمِ فَاَمَرَنِيْ بِضَرْبَةٍ وَاحِدَةٍ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ۔

سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزی نے اپنے والد ماجد عبدالرحمٰن بن ابزی سے روایت کی کہ حضرت عمار بن یاسر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمم کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے چہرے اور ہتھیلیوں کے لیے مجھے ایک ضرب کا حکم فرمایا۔

۳۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اَبَانُ قَالَ سُئِلَ قَتَادَةُ عَنِ التَّيَمُّمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَدِّثٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ۔

ابان سے روایت ہے کہ قتادہ سے سفر میں تیمم کے متعلق پوچھا گیا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ محدث، شعبی، عبدالرحمٰن بن ابزی، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہنیوں تک۔ ف

ف۔ جب وضو کے لیے پانی نہ ملے تو اس کی جگہ پاک مٹی یا جنسِ ارض سے تیمم کرنے کی اجازت ہے۔ اور وہ شرعاً باوضو شمار ہوتا ہے۔ اگر غسل کے لیے پانی نہ ملے یا سخت ضرر پہنچتا ہو تو اس کی جگہ بھی تیمم کفایت کرتا ہے۔ تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر منہ پر پھیرے جاتے ہیں اور پھر اسی طرح دوسری دفعہ مار کر دونوں ہاتھوں اور کلائیوں پر کہنیوں سمیت پھیرے جاتے ہیں۔ جہاں تک اُن کا وضو میں دھونا ضروری ہے۔ ضربوں کے متعلق دو مذہب ہیں۔ پہلا مذہب یہ ہے کہ مٹی پر ایک ہی ضرب

Marfat.com

مار کر ہاتھوں کو پہلے منہ پر پھر کلائیوں پر پھیر لے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ پہلی ضرب کے بعد منہ پر اور دوسری ضرب کے بعد کلائیوں پر ہاتھ پھیرے۔ دونوں جانب احادیث موجود ہیں۔ ہمارے امام ابو حنیفہ، صاحبین اور امام مالک کے نزدیک دو ضربیں ہیں، یہی مذہب شافعی کا محفوظ و مختار اور امام احمد بن حنبل کے بعض اصحاب کا مذہب ہے۔ حضرت علی، حضرت عبداللہ بن عمر، حسن بصری، شعبی، سالم بن عبداللہ، سفیان ثوری اور اکثر علماء کا مذہب یہی ہے۔ بعض محدثین ایک ضرب کی حدیثوں کو اصح واقوی قرار دیتے ہیں۔ جب کہ صحت وقوت میں دو ضرب کی حدیثیں بھی کم نہیں اور ایک ضرب کی حدیثوں میں تاویل کی گنجائش ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۵ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ

حالتِ اقامت میں تیمم

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو الْجُهَيْمِ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتَّى أَتَى عَلَى جِدَارٍ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز نے عمیر مولیٰ ابن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور عبداللہ بن یسار گئے جو مولیٰ تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت میمونہ کے، یہاں تک کہ ہم حضرت ابو جہیم بن حارث بن صمۃ انصاری کے پاس پہنچے۔ حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئر جمل کی جانب سے تشریف لا رہے تھے کہ آپ کو ایک آدمی ملا جس نے آپ کو سلام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ ایک دیوار آئی تو آپ نے اپنے پُرنور چہرے اور دونوں مبارک ہاتھوں پر مسح فرمایا۔ پھر اُس کے سلام کا جواب دیا۔ ف

ف۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے بغیر سلام کا جواب نہ دیا اور تیمم کر کے جواب دیا پھر تیمم کر کے جواب دینے کے بعد وجہ بیان فرمائی: "لم اکن علی طہر" کہ میں باوضو نہ تھا، دریں حالت وضو سے پہلے تسمیہ کا پڑھنا فرض یا واجب کس طرح ہو سکتا ہے؟ لہٰذا بات وہی ہوئی کہ جس طرح بغیر وضو کے سلام کا جواب دینا جائز ہے۔ اسی طرح بغیر وضو یعنی وضو سے پہلے تسمیہ کا پڑھنا بھی جائز ہے۔ لیکن فرض یا واجب نہیں ہو سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَوْصِلِيُّ أَبُو عَلِيٍّ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَبْدِيُّ نَا نَافِعٌ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي حَاجَةٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهُ وَكَانَ مِنْ حَدِيثِهِ يَوْمَئِذٍ أَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِكَّةٍ مِنَ السِّكَكِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا كَادَ الرَّجُلُ

محمد بن ثابت عبدی نے نافع سے روایت کی ہے کہ میں ایک ضرورت کے تحت حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت ابن عمر نے اپنی حاجت پوری کر لی۔ دورانِ گفتگو اس روز حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ کسی گلی میں ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور آپ قضائے حاجت یا پیشاب سے فارغ ہو کر نکلے تھے۔ پس اس نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ وہ آدمی

Marfat.com

أَنْ يَتَوَارَى فِي السِّكَّةِ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرَى فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَكُنْ عَلَى طُهْرٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ حَدِيثًا مُنْكَرًا فِي التَّيَمُّمِ قَالَ ابْنُ دَاسَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يُتَابَعْ مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ عَلَى ضَرْبَتَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَوْهُ فِعْلَ ابْنِ عُمَرَ۔

دوسری گلی میں جانے لگا تو آپ نے ایک دیوار پر اپنے دونوں ہاتھ مارے اور انہیں اپنے چہرۂ انور پر پھیرا۔ پھر دوسری ضرب ماری اور اپنی دونوں کلائیوں پر مسح کیا۔ پھر اس آدمی کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ میں نے تمہارے سلام کا جواب اس لیے نہیں دیا تھا کہ میں طہارت سے نہ تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تیمم کے متعلق محمد بن ثابت نے یہ حدیث منکر روایت کی ہے۔ ابن داسہ نے کہا کہ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو ضربوں کے واقعے کو محمد بن ثابت کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا، بلکہ انہوں نے حضرت ابن عمر کے فعل کو روایت کیا ہے۔ف

ف۔ امام ابوداؤد کے نزدیک اگر محمد بن ثابت کی اس حدیث میں کسی نے مرفوعاً متابعت نہیں کی تو نہ سہی اور دو ضربوں کا قول حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ہے تو اس سے حجت پر کیا اثر پڑا اور دلالت میں کون سی کمی آئی؟ بلکہ انصاف سے دیکھا جائے تو دو ضربوں کا معاملہ اور مستحکم ہو گیا کیونکہ حضرت ابن عمر جیسے شمع رسالت کے پروانے کسی کام کو اسی وقت کرتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھتے یا آپ کا فرمان سُن لیتے کیونکہ ان حضرات سے بڑھ کر اطاعت رسول کے پیکر چشم فلک کہن نے دیکھے کب ہیں؟ بعد والے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کی تلاش میں اسلاف کے علمی ذخائر کو کھنگالتے ہیں لیکن یہی دولت اُن حضرات کی نگاہوں کے سامنے تھی۔ جو کچھ وہ براہ راست دیکھتے اور سُنتے وہی کرتے تھے۔ وہ اتباع رسول کے پیکر اور اطاعت رسول کی چلتی پھرتی تصویریں تھیں۔ لہٰذا دو ضربوں کا قول حضرت ابن عمر کا فعل ہو تب بھی اس سے دو ضربوں کے مؤقف کا وزن کم نہیں ہوتا بلکہ نظر غائر سے دیکھیں تو اور بڑھ جاتا ہے۔ اسی لیے کہنا پڑتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف اس بارے میں بھی دیگر آئمہ کی نسبت احادیث کی معنویت اور اتباع رسول کے نزدیک زیادہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الْبُرُلُّسِيُّ نَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ قَالَ إِنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَائِطِ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ عِنْدَ بِئْرِ جَمَلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْحَائِطِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْحَائِطِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت سے فارغ ہو کر تشریف لا رہے تھے کہ بئر جمل کے پاس آپ کو ایک آدمی ملا اور اُس نے آپ کو سلام کیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے سلام کا جواب نہ دیا، یہاں تک کہ ایک دیوار کی طرف بڑھے تو دیوار پر اپنا دست مبارک رکھا، پھر اُسے اپنے پُرنور چہرے اور دونوں ہاتھوں پر ملا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس آدمی کے سلام کا جواب دیا۔

Marfat.com

باب ۱۲۶ الجنب یتیمم

۳۳۲۔ حدثنا عمرو بن عون نا خالد ح
وحدثنا مسدد قال نا خالد یعنی بن عبد الله
الواسطی عن خالد الحذاء عن ابی قلابة عن
عمرو بن بجدان عن ابی ذر قال اجتمعت غنيمة
عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا اباذر
ابد فيها فبدوت الى الربذة فكانت تصيبني
الجنابة فامكث الخمس والست فاتيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال ابوذر فسكت
فقال ثكلتك امك اباذر لامك الويل فدعا
لي بجارية سوداء فجاءت بعس فيه ماء
فسترتني بثوب واستترت بالراحلة واغتسلت
فكاني القيت عني جبلا فقال الصعيد الطيب
وضوء المسلم ولو الى عشر سنين فاذا وجدت
الماء فامسه جلدك فان ذلك خير وقال
مسدد غنيمة من الصدقة وحديث عمرو اتم۔

۳۳۳۔ حدثنا موسى بن اسمعيل نا حماد
عن ايوب عن ابي قلابة عن رجل من بني عامر
قال دخلت في الاسلام فاهمني ديني فاتيت
اباذر فقال ابوذر اني اجتويت المدينة فامر
لي رسول الله صلى الله عليه وسلم بذود و
بغنم فقال لي اشرب من البانها واشك في
ابوالها فقال ابوذر فكنت اعزب عن الماء
ومعي اهلي فتصيبني الجنابة فاصلي بغير طهور
فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بنصف
النهار وهو في رهط من اصحابه وهو في ظل
المسجد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ابوذر فقلت نعم هلكت يا رسول الله قال وما
اهلكك قلت اني كنت اعزب من الماء ومعي

جنبی کا تیمم

عمرو بن عون، خالد، مسدد، خالد یعنی ابن عبداللہ واسطی، خالد حذاء، ابو قلابہ، عمرو بن بجدان سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کافی بکریاں اکٹھی ہوگئیں تو فرمایا: اے ابوذر! انہیں چراؤ۔ پس میں انہیں ربذہ کی جانب لے گیا۔ مجھے جنابت لاحق ہوگئی جب کہ میں وہاں پانچ چھ روز رہا۔ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: اے ابوذر! میں خاموش رہا۔ ابوذر کی ماں اُسے روئے! تمہاری ماں کی خرابی ہو۔ پس آپ نے ایک سیاہ فام لونڈی کو بلایا جو ایک بالٹی لے کر آئی جس میں پانی تھا۔ پس میں نے ایک کپڑے سے ستر چھپا لیا اور سواری کی آڑ میں غسل کر لیا تو گویا میرے اوپر سے پہاڑ اُتر گیا۔ فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے خواہ دس سال گزر جائیں۔ جب تمہیں پانی ملے تو اپنے جسم پر بہا لو کیونکہ یہ بہتر ہے۔ مسدد نے کہا کہ بکریاں صدقہ کی تھیں اور مکمل حدیث عمرو ہے۔

بنی عامر کے ایک شخص سے روایت ہے کہ میں نے اسلام قبول کیا تو مجھے اپنے دین کو سیکھنے کا شوق دامنگیر ہوا۔ پس میں حضرت ابوذر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے چند اونٹوں اور بکریوں کا حکم فرمایا اور مجھ سے فرمایا کہ ان کا دودھ پیتے رہنا۔ حماد کو پیشاب کے متعلق فرمانے کا شک ہے۔ حضرت ابوذر نے فرمایا کہ میں پانی سے پرہیز کرتا رہا اور گھر والے میرے ساتھ تھے۔ مجھے جنابت لاحق ہوگئی تو میں بغیر طہارت کے نماز پڑھتا رہا۔ جب دوپہر کے وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ مسجد کے سائے میں شمع رسالت کے چند پروانوں کے درمیان جلوہ افروز تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوذر! میں عرض گزار ہوا۔ ہاں یا رسول اللہ! میں تو ہلاک ہوگیا۔ فرمایا:

Marfat.com

اَهْلِي فَتُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَاُصَلِّي بِغَيْرِ طُهُوْرٍ فَاَمَرَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَآءٍ فَجَآءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَآءُ بِعُسٍّ يَتَخَضْخَضُ مَا هُوَ بِمَلْاٰنَ فَتَسَتَّرْتُ اِلَى بَعِيْرٍ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ طَهُوْرٌ وَاِنْ لَّمْ تَجِدِ الْمَآءَ اِلَى عَشْرِ سِنِيْنَ فَاِذَا وَجَدْتَ الْمَآءَ فَاَمِسَّهُ جِلْدَكَ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ لَمْ يَذْكُرْ اَبْوَالَهَا هٰذَا لَيْسَ بِصَحِيْحٍ وَلَيْسَ فِيْ اَبْوَالِهَا اِلَّا حَدِيْثُ اَنَسٍ تَفَرَّدَ بِهِ اَهْلُ الْبَصْرَةِ.

باب ۱۲۷ اِذَا خَافَ الْجُنُبُ الْبَرْدَ اَيَتَيَمَّمُ

۳۳۴- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ نَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوْبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ احْتَلَمْتُ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فِيْ غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَاَشْفَقْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ فَاَهْلِكَ فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بِاَصْحَابِي الصُّبْحَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَمْرُو صَلَّيْتَ بِاَصْحَابِكَ وَاَنْتَ جُنُبٌ فَاَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ مَنَعَنِيْ مِنَ الْاِغْتِسَالِ وَقُلْتُ اِنِّيْ سَمِعْتُ اللّٰهَ يَقُوْلُ وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرٍ مِصْرِيٌّ مَوْلَى خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ وَلَيْسَ هُوَ ابْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ.

۳۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ

تمہیں کس چیز نے ہلاک کیا؟ عرض گزار ہوا کہ میں پانی سے بچتا تھا اور میری بیوی میرے ساتھ تھی تو مجھے جنابت لاحق ہوگئی اور میں طہارت کے بغیر نماز پڑھتا رہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے پانی لانے کا حکم فرمایا تو ایک کالی لونڈی بالٹی میں ہلتا ہوا پانی لے کر آئی یعنی وہ بھری ہوئی نہ تھی۔ پس میں نے اونٹ کی آڑ میں غسل کیا اور پھر حاضرِ بارگاہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اے ابوذر! بیشک پاک مٹی پاک کرنے والی ہے اگرچہ تمہیں دس سال تک پانی نہ ملے۔ جب پانی ملے تو اپنے جسم پر بہالو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے حماد بن زید نے ایوب سے اور پیشاب کا ذکر نہ کیا اور یہ بات صحیح نہیں ہے اور پیشاب کا ذکر صرف حدیثِ انس میں ہے۔

کیا جنبی خوفِ سردی سے تیمم کر سکتا ہے

عبدالرحمٰن بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوۂ ذات السلاسل کے دوران ایک ٹھنڈی رات میں مجھے احتلام ہوگیا۔ پس مجھے ڈر محسوس ہوا کہ غسل کرنے سے میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ پس میں نے تیمم کر کے اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا۔ اے عمرو! تم نے اپنے ساتھیوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھائی؟ میں نے غسل نہ کرنے کی وجہ بیان کی اور عرض گزار ہوا کہ میں نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "۔ اپنی جانوں کو قتل نہ کرو، بیشک اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہے" (۴ : ۲۹) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور مزید آپ نے کچھ نہیں فرمایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن جبیر مصری یہ خارجہ بن حذافہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ابن جبیر بن نفیر نہیں ہیں۔

عبدالرحمٰن بن جبیر نے ابوقیس مولیٰ عمرو بن العاص سے روایت کی کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ایک سریہ میں تھے، پھر مذکورہ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنے سرین دھوئے اور نماز کے لیے وضو کیا۔ پھر لوگوں کو نماز پڑھائی اور

Marfat.com

عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ كَانَ عَلَى سَرِيَّةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ قَالَ فَغَسَلَ مَغَابِنَهُ وَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَوٰةِ ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ التَّيَمُّمَ قَالَ أَبُو دَاؤُدَ وَرُوِيَ هٰذِهِ الْقِصَّةُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ فِيهِ فَتَيَمَّمَ۔

تیمم کا ذکر نہ کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا گیا ہے اس واقعہ کو اوزاعی کے واسطے کے ساتھ حسّان بن عطیہ سے اس روایت میں کہا کہ انہوں نے تیمم کیا۔

بَابٌ ۱۲۸ الْمَجْدُورُ يَتَيَمَّمُ۔

چیچک والا تیمم کرے

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْطَاكِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خُرَيْقٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ رَجُلًا مِنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهُ فِي رَأْسِهِ ثُمَّ احْتَلَمَ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ فَقَالَ هَلْ تَجِدُونَ لِي رُخْصَةً فِي التَّيَمُّمِ قَالُوا مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَأَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُخْبِرَ بِذٰلِكَ فَقَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ أَلَا سَأَلُوا إِذْ لَمْ يَعْلَمُوا فَإِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَعْصِرَ أَوْ يَعْصِبَ شَكَّ مُوسَى عَلَى جُرْحِهِ خِرْقَةً ثُمَّ يَمْسَحَ عَلَيْهَا وَيَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهِ۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں نکلے تو ہم میں سے ایک آدمی کے سر میں پتھر آکر لگا تو اس کا سر پھٹ گیا۔ پھر اُسے احتلام ہوگیا۔ اُس نے ساتھیوں سے کہا کہ کیا آپ کو میرے لیے تیمم کی اجازت نظر آتی ہے ؟ اُنہوں نے کہا کہ ہمارے نزدیک آپ کو تیمم کی اجازت نہیں ہے کیونکہ آپ پانی پر قادر ہیں پس اُس نے غسل کیا اور وفات پائی۔ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ بات بتائی تو فرمایا :۔ اللہ تمہیں مارے، تم نے اُسے قتل کر دیا۔ جب تمہیں معلوم نہ تھا تو مسئلہ کیوں نہ پوچھا کیونکہ بے خبری کا علاج پوچھنا ہے۔ اُس کے لیے تیمم کر لینا کافی ہے اور پٹی باندھ لیتا، اس میں موسیٰ کو شک ہے۔ زخم پر کپڑا باندھ کر مسح کر لیا جاتا اور باقی سارے جسم کو دھو لیتا۔

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي الْأَوْزَاعِيُّ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَصَابَ رَجُلًا جُرْحٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ احْتَلَمَ فَأُمِرَ بِالْاِغْتِسَالِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ أَلَمْ يَكُنْ شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالَ۔

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں ایک آدمی کو زخم پہنچا۔ پھر اُسے احتلام ہوگیا تو اُسے غسل کرنے کا حکم دیا گیا۔ اُس نے غسل کیا تو فوت ہوگیا جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا :۔ اُسے قتل کر دیا گیا، اللہ اُنہیں مارے۔ کیا معلوم کر لینا بے خبری کا علاج نہیں ہے ؟

بَابٌ ۱۲۹ الْمُتَيَمِّمُ يَجِدُ الْمَاءَ بَعْدَ مَا يُصَلِّي فِي الْوَقْتِ۔

تیمم کر کے نماز پڑھی اور وقت کے اندر پانی مل جائے

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بَكْرِ

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا :۔ دو آدمی سفر میں نکلے اور نماز کا وقت

Marfat.com

بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الصَّلٰوةَ وَالْوُضُوْءَ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ ثُمَّ أَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا ذٰلِكَ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلٰوتُكَ وَقَالَ لِلَّذِي تَوَضَّأَ وَأَعَادَ لَكَ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ غَيْرُ ابْنِ نَافِعٍ يَرْوِيهِ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عُمَيْرَةَ بْنِ أَبِي نَاجِيَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ ذِكْرُ أَبِي سَعِيدٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ هُوَ مُرْسَلٌ۔

ہو گیا لیکن اُن کے پاس پانی نہ تھا۔ پس اُنہوں نے پاک مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھ لی۔ پھر وقت کے اندر اُنہیں پانی مل گیا۔ پس ایک آدمی نے وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھ لی اور دوسرے نے اعادہ نہ کیا۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے اس بات کا ذکر کیا آپ نے اس شخص سے فرمایا جس نے اعادہ نہ کیا تھا کہ تم نے سنت کو پا لیا اور تمہاری پہلی نماز کافی ہے اور اس شخص سے فرمایا جس نے وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھی تھی کہ تمہارے لیے دُوگنا اجر ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ نافع کے علاوہ دوسرے حضرات نے اسے روایت کیا، لیث، عمیرہ بن ابوناجیہ، بکر بن سوادہ، عطاء بن یسار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث میں حضرت ابوسعید کا ذکر محفوظ نہیں۔ لہٰذا یہ مرسل ہے۔

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَى إِسْمٰعِيلَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ۔

ابو عبداللہ مولیٰ اسمٰعیل بن عبید سے روایت ہے کہ عطاء بن یسار نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے دو حضرات۔ آگے مذکورہ حدیث کو معناً روایت کیا۔

بَابٌ فِي الْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ۔

نمازِ جمعہ کے لیے غسل کرنا

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ نَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيٰى أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ أَتَحْتَبِسُونَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النِّدَاءَ فَتَوَضَّأْتُ قَالَ عُمَرُ الْوُضُوْءَ أَيْضًا أَوَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَتٰى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جمعہ کے روز جب حضرت عمر خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی آیا۔ حضرت عمر نے کہا کیا آپ نماز سے روک لیے جاتے ہیں؟ اُس شخص نے جواب دیا کہ ہوا یہی ہے کہ میں نے اذان کی آواز سُنی اور وضو کیا۔ حضرت عمر نے کہا: صرف وضو؟ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سُنا کہ جب تم میں سے کوئی نمازِ جمعہ کے لیے آئے تو اُسے غسل کر لینا چاہیئے۔

۳۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ

عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ مسلمان پر واجب ہے۔

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِیُّ نَا الْمُفَضَّلُ یَعْنِی ابْنَ فَضَالَۃَ عَنْ عَیَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُکَیْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ رَوَاحُ الْجُمُعَۃِ وَعَلٰی کُلِّ مَنْ رَاحَ اِلَی الْجُمُعَۃِ الْغُسْلُ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ اِذَا اغْتَسَلَ الرَّجُلُ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اَجْزَاَہٗ مِنْ غُسْلِ الْجُمُعَۃِ وَاِنْ اَجْنَبَ۔

اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بالغ مسلمان کے لیے جمعہ کو جانا ضروری ہے اور جو جانا چاہے اس پر غسل کرنا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ جب آدمی نے طلوعِ فجر کے بعد غسل کر لیا تو وہ غسلِ جمعہ کی طرف سے کافی ہوگا۔ خواہ وہ جنبی کیوں نہ ہوا ہو۔

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَوْہَبٍ الرَّمْلِیُّ الْہَمْدَانِیُّ وَعَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ یَحْیَی الْحَرَّانِیُّ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَۃَ ح وَحَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا حَمَّادٌ وَہٰذَا حَدِیْثُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ یَزِیْدُ وَعَبْدُ الْعَزِیْزِ فِیْ حَدِیْثِہِمَا عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبِیْ اُمَامَۃَ بْنِ سَہْلٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَاَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِیَابِہٖ وَمَسَّ مِنْ طِیْبٍ اِنْ کَانَ عِنْدَہٗ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَۃَ فَلَمْ یَتَخَطَّ اَعْنَاقَ النَّاسِ ثُمَّ صَلّٰی مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِہٖ کَانَتْ کَفَّارَۃً لِمَا بَیْنَہَا وَبَیْنَ جُمُعَتِہِ الَّتِیْ قَبْلَہَا قَالَ وَیَقُوْلُ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ وَزِیَادَۃُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ وَیَقُوْلُ اِنَّ الْحَسَنَۃَ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَحَدِیْثُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَۃَ اَتَمُّ وَلَمْ یَذْکُرْ حَمَّادٌ کَلَامَ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ۔

یزید بن خالد بن عبداللہ بن موہب رملی ہمدانی اور عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی، محمد بن سلمہ، موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، محمد بن ابراہیم ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، یزید اور عبدالعزیز، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابو امامہ بن سہل نے حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے لیے غسل کیا اور اپنے اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی جب کہ اس کے پاس ہو۔ پھر نماز جمعہ کے لیے آئے اور لوگوں کی گردنوں کے اوپر سے نہ پھلانگے۔ پھر نماز پڑھے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض فرمائی ہے۔ پھر خاموش رہے جب امام نکل آئے، یہاں تک کہ اپنی نماز سے فارغ ہو جائے تو یہ اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک کے صغیرہ گناہوں کا کفارہ ہو جائیگا راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ فرمایا کرتے تھے کہ مزید تین دن کے گناہ۔ اور فرماتے کہ نیکی کا اجر دس گنا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ محمد بن مسلمہ کی حدیث زیادہ مکمل ہے اور حماد نے کلام ابوہریرہ کا ذکر نہیں کیا۔

Marfat.com

٣٤٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ وَبُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسِّوَاكُ وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيبِ مَا قُدِّرَ لَهُ إِلَّا أَنَّ بُكَيْرًا لَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ فِي الطِّيبِ وَلَوْ مِنْ طِيبِ الْمَرْأَةِ۔

محمد بن سلمہ مرادی، ابن وہب، عمرو بن حارث، سعید بن ابو ہلال اور بکیر بن اشج، ابو بکر بن المنذر، عمرو بن سلیم زرقی، عبدالرحمن بن ابو سعید خدری نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے روز کا غسل ہر بالغ پر ہے اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا جو قسمت میں ہو۔ مگر بکیر نے عبدالرحمن کا ذکر نہیں کیا۔ اور خوشبو کے متعلق کہا کہ خواہ عورت کی خوشبو ہو۔

٣٤٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْجَرْجَرَائِيُّ حِبِّيٌّ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنِي أَوْسُ بْنُ أَوْسٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ ثُمَّ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا۔

ابوالاشعث صنعانی سے روایت ہے کہ حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے جمعہ کے روز غسل کیا اور غسل کروایا پھر جلدی گیا اور جلدی لے گیا اور سواری کے بغیر جائے اور امام کے قریب ہو کر غور سے سنے اور لغو بات نہ کرے تو اس کے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزے رکھنے اور شب بیداری کرنے کا ثواب ملے گا۔

٣٤٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ غَسَلَ رَأْسَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَسَاقَ نَحْوَهُ۔

عبادہ بن نسی نے حضرت اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے جمعہ کے روز اپنا سر دھویا اور غسل کیا۔ پھر باقی مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی۔

٣٤٧۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمِصْرِيَّانِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَسَّ مِنْ طِيبِ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَ لَهَا وَلَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ ثُمَّ

حضرت عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جمعہ کے روز غسل کیا اور اپنی بیوی کی خوشبو میں سے لگائی جبکہ اس کے پاس ہو اور اپنے کپڑوں میں سے اچھے کپڑے پہنے۔ پھر لوگوں کی گردنوں کے اوپر سے نہ پھلانگے اور وعظ کے دوران لغویات نہ کرے تو وہ اس کے لیے دو جمعوں کے درمیانی صغیرہ

Marfat.com

لَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ وَلَمْ يَلْغُ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهُمَا وَمَنْ لَغَا وَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ كَانَتْ لَهُ ظُهْرًا۔

گناہوں کا کفارہ ہوگا اور اگر لغویات کی اور لوگوں کی گردنوں کے اُوپر سے پھلانگتا رہا تو یہ نمازِ ظہر کی طرح ہوگا۔

۳۴۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ نَا زَكَرِيَّا نَا مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار وجہ سے غسل فرمایا کرتے تھے۔ (۱) جنابت سے (۲) جمعہ کے روز (۳) پچھنے لگوانے کے بعد اور (۴) میت کو غسل دینے کے بعد۔

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ نَا مَرْوَانُ نَا عَلِيُّ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ سَأَلْتُ مَكْحُولًا عَنْ هَذَا الْقَوْلِ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ قَالَ غَسَلَ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ۔

محمود بن خالد دمشقی، مروان، علی بن حوشب نے مکحول سے غسل کرنے اور کروانے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ اس سے مراد اپنے سر اور جسم کو دھونا ہے۔

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ نَا أَبُو مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ قَالَ قَالَ سَعِيدٌ غَسَلَ رَأْسَهُ وَغَسَلَ جَسَدَهُ۔

محمد بن ولید دمشقی، ابومسہر نے سعید بن عبدالعزیز سے غسل کرنے اور کروانے کے متعلق دریافت کیا تو سعید نے فرمایا کہ اس کا مطلب اپنے سر اور جسم کو دھونا ہے۔

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً وَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ۔

ابوصالح سمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے جمعہ کے روز غسلِ جنابت کیا، پھر چل دیا تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی دی۔ جو دوسری ساعت میں آیا تو گویا اس نے گائے کی قربانی دی۔ جو تیسری ساعت میں آیا تو گویا اس نے مینڈھے کی قربانی دی۔ جو چوتھی ساعت میں آیا تو گویا اس نے مرغ کا ثواب پایا۔ جو پانچویں ساعت میں آیا تو گویا اس نے انڈے کا ثواب حاصل کیا اور جب امام خطبے کے لیے نکل آتا ہے تو فرشتے خطبہ سننے کے لیے حاضر ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

باب ۱۳۰ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

٣٥٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ مُهَّانَ أَنْفُسِهِمْ فَيَرُوحُونَ إِلَى الْجُمُعَةِ بِهَيْأَتِهِمْ فَقِيلَ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ.

٣٥٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ جَاءُوا فَقَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ أَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِمَنِ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَأُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدْءُ الْغُسْلِ كَانَ النَّاسُ مَجْهُودِينَ يَلْبَسُونَ الصُّوفَ وَيَعْمَلُونَ عَلَى ظُهُورِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ إِنَّمَا هُوَ عَرِيشٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ حَارٍّ وَعَرِقَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ الصُّوفِ حَتَّى ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ آذَى بِذَلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيحَ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا كَانَ هَذَا الْيَوْمَ فَاغْتَسِلُوا وَلْيَمَسَّ أَحَدُكُمْ أَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهِ وَطِيبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللَّهُ تَعَالَى ذِكْرُهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوا غَيْرَ الصُّوفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِي كَانَ يُؤْذِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَقِ.

جمعہ کے روز غسل نہ کرنے کی رخصت

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ محنت مزدوری کر کے اسی حالت میں نماز جمعہ کے لیے جاتے کہ ان سے کہا جاتا کاش! آپ غسل کر لیتے۔

عمرو بن ابو عمرو نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ عراق کے رہنے والے کچھ لوگوں نے آکر کہا: اے ابن عباس! کیا آپ کے نزدیک جمعہ کے روز غسل کرنا واجب ہے؟ فرمایا نہیں لیکن جو غسل کرے تو اس میں پاکی اور بہتری ہے اور جو غسل نہ کرے تو اس پر واجب ہے نہیں اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ غسل کیسے شروع ہوا۔ لوگ مفلس تھے اور اونی کپڑے پہنتے تھے اور اپنی پیٹھ پر بوجھ اٹھاتے تھے اور ان کی مسجد تنگ تھی، اس کی چھت نیچی تھی کہ گویا ایک چھپر ہے۔ تو ایک گرمی کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے نکلے اور لوگوں نے موٹے اونی کپڑے پہنے ہوئے تھے تو ان کی بو سے ایک دوسرے کو تکلیف ہو رہی تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بو محسوس ہوئی تو آپ نے فرمایا اے لوگو! جب یہ دن آئے تو غسل کر لیا کرو اور جو تمہیں اچھا سا تیل یا خوشبو ملے تو لگا لیا کرو۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی حالت درست فرما دی تو موٹے اونی کپڑوں کے سوا دوسرے پہننے لگے، محنت تقسیم ہو گئی، مسجد وسیع ہو گئی اور پسینے کی وہ بدبو جاتی رہی جس سے ایک دوسرے کو تکلیف ہوا کرتی تھی۔ ف

ف۔ غسلِ جمعہ کے بارے میں ائمہ کرام کے درمیان اختلاف ہے۔ امام مالک اس کے وجوب کے قائل ہیں جیسا کہ بعض احادیث میں وارد ہوا ہے۔ اور ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل کا مذہب بھی یہی ہے کیونکہ ان احادیث میں غسلِ جمعہ کا حکم دیا گیا ہے اور ان حضرات نے امر کو وجوب پر محمول کیا ہے جب کہ دیگر ائمہ اور جمہور علماء اس کے مسنون و مستحب ہونے کے قائل ہیں اور انہوں نے امر کو استحباب کے تاکید و مبالغہ پر محمول کیا ہے۔ صحیح ترین موقف یہی معلوم ہوتا ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ غسلِ جمعہ واجب نہیں بلکہ افضل ہے اور بوقت ضرورت اس کی تاکید ہے جیسا کہ مسجدِ نبوی

Marfat.com

کی ابتدائی کیفیت اور محنت و مشقت کے باعث صحابۂ کرام کی ابتدائی حالت سے واضح ہو رہا ہے۔ جب وہ حالت نہ رہی تو تاکید کا حکم بھی جاتا رہا۔ لہٰذا ایسی حالت میں غسل کی تاکید اب بھی موجود اور عام حالات میں وہی مسنون و مستحب اور باعثِ ثواب واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَبِهَا وَ نِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَهُوَ اَفْضَلُ۔

ابوالولید، ہمّام، قتادہ، حسن، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے وضو کیا تو اچھا کیا اور خوب کیا اور جس نے غسل کیا تو اس میں فضیلت ہے۔ ف

ف۔ جمعہ کے روز غسل کرنا مسنون و مستحب اور باعثِ ثواب ہے لیکن واجب نہیں۔ اگر بغیر کسی مجبوری کے غسل نہ کیا تو خواہ مخواہ ثواب ضائع کیا۔ محنت و مشقت کے باعث جن کے جسموں اور کپڑوں سے بُو آئے اُن کے لیے غسل کرنا اور کپڑے بدلنا زیادہ ضروری ہے تاکہ نمازِ جمعہ میں حاضر ہونے والے دوسرے نمازیوں کو اُس کی بدبُو سے اذیت نہ پہنچے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

Marfat.com

پارہ — ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۱۳۲ الرَّجُلُ يُسْلِمُ فَيُؤْمَرُ بِالْغُسْلِ.

۳۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَنَا سُفْيَانُ نَا الْأَغَرُّ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدِّهِ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدُ الْإِسْلَامَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ.

اسلام قبول کرنے والے کو غسل کا حکم دیا جائے۔

محمد بن کثیر عبدی، سفیان، اغر، خلیفہ بن حصین سے اُن کے جدِ امجد حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسلام قبول کرنے کے ارادے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ بیری کے پتے ڈالے ہوئے پانی سے غسل کروں۔

۳۵۶- حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنْ عُثَيْمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ أَسْلَمْتُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ يَقُولُ احْلِقْ قَالَ وَأَخْبَرَنِي آخَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِآخَرَ مَعَهُ أَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ وَاخْتَتِنْ.

عثیم بن کلیب نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے اپنے والدِ محترم سے روایت کی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور مسلمان ہو گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنے زمانۂ کفر کے بال منڈوا دو اور انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے ساتھ چلنے والے شخص سے فرمایا کہ تم بھی اپنے زمانۂ کفر کے بال منڈوا دو اور ختنہ کروا لو۔

باب ۱۳۳ الْمَرْأَةُ تَغْسِلُ ثَوْبَهَا الَّذِي تَلْبَسُهُ فِي حَيْضِهَا.

۳۵۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَتْنِي أُمُّ الْحَسَنِ يَعْنِي جَدَّةَ أَبِي بَكْرٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سُئِلَتْ عَائِشَةُ عَنِ الْحَائِضِ يُصِيبُ ثَوْبَهَا الدَّمُ قَالَتْ تَغْسِلُهُ فَإِنْ لَمْ يَذْهَبْ أَثَرُهُ فَلْتُغَيِّرْهُ بِشَيْءٍ مِنْ صُفْرَةٍ قَالَتْ وَلَقَدْ كُنْتُ أَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ حِيَضٍ

عورت کا ان کپڑوں کو دھونا جو اس نے حالتِ حیض میں پہنے تھے

ابوبکر عدوی کی دادی جان اُم الحسن سے روایت ہے کہ معاذہ نے فرمایا، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس حائضہ کے متعلق پوچھا گیا جس کے حیض کا خون اس کے کپڑے سے لگ جائے۔ فرمایا کہ اُسے دھو ڈالے اور اگر نشانات نہ جائیں تو اس کپڑے پر کوئی زرد رنگ چڑھا لے۔ فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حیض آتا تھا۔ متواتر تین تین حیض اور میں اپنے لیے کپڑا نہیں دھوتی تھی۔

Marfat.com

جَمِيعًا لَا اَغْسِلُ لِي ثَوْبًا۔ ف

ف۔ اگر کپڑے میں حیض کا خون نہ لگے تو اس کا دھونا ضروری نہیں ہے اور یہ سمجھنا کہ حیض کی حالت میں پہنے ہوئے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں۔ یہ دور جاہلیت کا خیال ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ يَذْكُرُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ لِاِحْدَانَا اِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ تَحِيضُ فِيهِ فَاِذَا اَصَابَهُ شَيْءٌ مِنْ دَمٍ بَلَّتْهُ بِرِيقِهَا ثُمَّ قَصَعَتْهُ بِرِيقِهَا۔

حسن بن مسلم نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا نے فرمایا کہ ہم (ازواج مطہرات) میں سے کسی کے پاس ایک سے زیادہ کپڑا نہیں ہوتا تھا، اُسی میں حیض آتا۔ جب اس میں خون لگ جاتا تو اس پر تھوکتے اور تھوک سے چھڑا دیتے۔

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ نَا بَكَّارُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَسَاَلَتْهَا امْرَاَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي ثَوْبِ الْحَائِضِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ قَدْ كَانَ يُصِيبُنَا الْحَيْضُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلْبَثُ اِحْدَانَا اَيَّامَ حَيْضِهَا ثُمَّ تَطْهُرُ فَتَنْظُرُ الثَّوْبَ الَّذِي كَانَتْ تَقَلَّبَتْ فِيهِ فَاِنْ اَصَابَهُ دَمٌ غَسَلْنَاهُ وَصَلَّيْنَا فِيهِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ اَصَابَهُ شَيْءٌ تَرَكْنَاهُ وَلَمْ يَمْنَعْنَا ذٰلِكَ اَنْ نُصَلِّيَ فِيهِ اَمَّا الْمُمْتَشِطَةُ فَكَانَتْ اِحْدَانَا تَكُونُ مُمْتَشِطَةً فَاِذَا اغْتَسَلَتْ لَمْ تَنْقُضْ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّهَا تَحْفِنُ عَلٰى رَاْسِهَا ثَلٰثَ حَفَنَاتٍ فَاِذَا رَاَتِ الْبَلَلَ فِي اُصُولِ الشَّعْرِ دَلَكَتْهُ ثُمَّ اَفَاضَتْ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهَا۔

بکار بن یحییٰ کی دادی جان نے فرمایا کہ میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو ان سے قریش کی ایک عورت نے حیض والے کپڑے سے نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا حضرت اُم سلمہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہمیں حیض آتا تو وہ حیض کے دنوں میں ٹھہری رہتی۔ پھر پاک ہو کر وہ اُس کپڑے کو دیکھتی جس کے ساتھ ایام حیض گزارے اگر خون لگا ہوتا تو اُسے دھو دیتے اور اُس میں نماز پڑھتے۔ اور اس میں کوئی چیز رکاوٹ نہ تھی۔ جب ہم میں سے کسی کی چوٹی بندھی ہوئی تھی تو اُسی طرح رکھی جاتی اور غسل کرتے وقت اُسے کھولا نہ جاتا بلکہ اپنے سر پر تین لپ پانی ڈال لیا جاتا اور جب یہ دیکھا جاتا کہ پانی بالوں کی جڑوں میں پہنچ گیا ہے تو سر کو ملا جاتا اور پھر سارے جسم پر پانی بہا لیا جاتا۔ ف

ف۔ تری اگر بالوں کی جڑوں میں پہنچ جائے تو عورت کے لیے چوٹی کا کھولنا ضروری نہیں ہے۔ اگر بالوں کی جڑوں میں پانی نہ پہنچ سکے تو چوٹی کا کھولنا ضروری ہے۔ اگر ایک بال کی جڑ میں بھی پانی نہ پہنچ سکا تو غسل نہیں ہوگا اور اُس حالت میں کی ہوئی عبادتیں رائگاں جائیں گی۔ آج کل ایسی ناخن پالش اور ہونٹوں پر سرخی لگانے کا بھی رواج ہے جن کے باعث ناخن اور کھال تک پانی نہیں پہنچ سکتا ایسی کسی چیز کے باعث اگر جسم کے ایک بال برابر حصے تک پانی نہ پہنچ سکا۔ تو غسل ہرگز نہیں ہوگا اور ایسی عورت عبادت کرنے کلام الٰہی کو ہاتھ لگانے، حج وطواف کرنے اور مسجد میں جانے کے قابل نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ

فاطمہ بنت منذر روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے سُنا، ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ رہی تھی کہ جب ہم میں سے کوئی اپنے

Marfat.com

سَمِعْتُ امْرَأَةً تَسْأَلُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَصْنَعُ إِحْدَانَا بِثَوْبِهَا إِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ أَتُصَلِّي فِيهِ قَالَ تَنْظُرُ فَإِنْ رَأَتْ فِيهِ دَمًا فَلْتَقْرُصْهُ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ وَلْتَنْضَحْ مَا لَمْ تَرَ وَلْتُصَلِّ فِيهِ۔

آپ کو حیض سے پاک دیکھے تو اپنے کپڑوں کا کیا کرے تاکہ اُن میں نماز پڑھ سکے۔ فرمایا دیکھو اگر اس میں خون نظر آئے تو تھوڑا سا پانی ڈال کر اُسے کھُرچ دو اور اگر کچھ بھی نظر نہ آئے تو اس میں نماز پڑھ لو۔

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ إِذَا أَصَابَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لْتَنْضَحْهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ لْتُصَلِّ۔

فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کوئی اپنے کپڑے میں حیض کا خون لگا ہوا دیکھے تو کیا کرے؟ فرمایا جب تم میں سے کسی کو حیض کا خون لگ جائے تو اُسے کھُرچ دے پھر اُسے پانی سے دھو دے اور پھر نماز پڑھ لے۔

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْمَعْنَى قَالَ حُتِّيهِ ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ انْضَحِيهِ۔

مسدد، حماد۔ مسدد، عیسیٰ بن یونس۔ موسیٰ بن اسمٰعیل حماد بن سلمہ نے ہشام سے معناً روایت کرتے ہوئے دونوں نے کہا کہ اُسے کھُرچ دو۔ پھر اس پر پانی ڈالو، پھر اُسے دھو لو۔

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ثَنِي ثَابِتٌ الْحَدَّادُ ثَنِي عَدِيُّ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ تَقُولُ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ قَالَ حُكِّيهِ بِضِلَعٍ وَاغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ۔

عدی بن دینار نے حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر حیض کا خون کپڑے میں لگ جائے؟ فرمایا کہ اُسے لکڑی سے کھُرچ دو اور بیری کے پتوں والے پانی سے دھو ڈالو۔

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ كَانَ يَكُونُ لِإِحْدَانَا الدِّرْعُ فِيهِ تَحِيضُ وَفِيهِ تُصِيبُهَا الْجَنَابَةُ ثُمَّ تَرَى فِيهِ قَطْرَةً مِنْ دَمٍ فَتَقْصَعُهُ بِرِيقِهَا۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم میں سے ہر ایک کے پاس ایک ہی کُرتہ ہوتا جو دورانِ حیض اور حالتِ جنابت میں بھی پہنا جاتا۔ جب اس پر خون کا قطرہ لگا ہوا دیکھا جاتا تو اپنے تھوک سے اُسے مَل دیا جاتا۔ ف

ف۔ یہ کھُرچنا اور ملنا وغیرہ اُسی خونِ حیض کے متعلق ہے جو مقدار میں کم ہو یعنی ایک دو قطرے۔ خون زیادہ جگہ پر لگا ہوا ہو تو کپڑے کو دھو کر اُس سے پاک کرنا ضروری ہے۔ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ۔ لہٰذا حتی الامکان پاکیزگی کا خیال

Marfat.com

رکھنا محبوب و مرغوب اور مقبول و محمود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۱۳۴ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يُصِيْبُ أَهْلَهٗ فِيْهِ۔

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ أَنَّهٗ سَأَلَ أُخْتَهٗ أُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يُجَامِعُهَا فِيْهِ فَقَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَ فِيْهِ أَذًى۔

باب ۱۳۵ الصَّلٰوةِ فِيْ شُعُرِ النِّسَاءِ۔

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِيْ نَا أَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ فِيْ شُعُرِنَا أَوْ لُحُفِنَا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ شَكَّ أَبِيْ۔

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّيْ فِيْ مَلَاحِفِنَا قَالَ حَمَّادٌ وَسَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ أَبِيْ صَدَقَةَ قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْهُ فَلَمْ يُحَدِّثْنِيْ وَقَالَ سَمِعْتُهٗ مُنْذُ زَمَانٍ وَلَا أَدْرِيْ مِمَّنْ سَمِعْتُهٗ وَلَا أَدْرِيْ أَسَمِعْتُهٗ مِنْ ثَبْتٍ أَوْ لَا فَسَلُوْا عَنْهُ۔

باب ۱۳۶ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ۔

۳۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ سَمِعَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى وَعَلَيْهِ مِرْطٌ وَعَلٰى بَعْضِ أَزْوَاجِهٖ مِنْهُ وَهِيَ حَائِضٌ يُصَلِّيْ وَهُوَ عَلَيْهِ۔

اُن کپڑوں سے نماز پڑھنا جنہیں پہن کر اپنی بیوی سے صحبت کی تھی

معاویہ بن ابو سفیان نے اپنی بہن حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ تھیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کپڑوں کو پہن کر جماع کرتے کیا اُن کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟ اُنہوں نے فرمایا، ہاں جب کہ اُن میں کوئی نجاست لگی ہوئی نہ ہو۔

عورتوں کے بچھانے کے کپڑوں پر نماز نہ پڑھنا۔

عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بچھانے کے کپڑے اور ہمارے لحاف میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ عبیداللہ کا قول ہے کہ میرے والد ماجد کو شک ہے۔

ابن سیرین نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اوڑھنے کی چادروں میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ حماد، سعید بن ابو صدقہ کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن سیرین سے اس بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے یہ حدیث مجھ سے بیان نہیں کی اور کہا کہ مدت گزر گئی جب میں نے یہ سُنی تھی۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ کس سے سُنی تھی اور یہ بھی معلوم نہیں کہ جس سے سُنی وہ ثقہ تھا یا نہیں، لہٰذا اس کی تحقیق کر لو۔

اس بات کی اجازت

عبداللہ بن شداد نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور آپ کے اوپر ایک چادر تھی، جس کا کچھ حصہ آپ کی ایک زوجۂ مطہرہ کے اوپر تھا جو حائضہ تھیں اور نماز پڑھتے ہوئے بھی وہ حصہ آپ کے اُوپر تھا۔

Marfat.com

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ نَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَنَا حَائِضٌ وَعَلَيَّ مِرْطٌ وَعَلَيْهِ بَعْضُهُ۔

عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز پڑھ رہے تھے اور میں آپ کے پہلو میں تھی۔ میں حائضہ تھی اور میرے اوپر جو چادر تھی اس کا ایک حصہ آپ کے اوپر تھا۔

بَابُ ۱۳۷ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ۔

جب کپڑے میں منی لگ جائے

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَاحْتَلَمَ فَأَبْصَرَتْهُ جَارِيَةٌ لِعَائِشَةَ وَهُوَ يَغْسِلُ أَثَرَ الْجَنَابَةِ مِنْ ثَوْبِهِ أَوْ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہمام بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے کہ انہیں احتلام ہوگیا تو انہیں حضرت عائشہ کی لونڈی نے کپڑے سے جنابت کا نشان یا کپڑا دھوتے ہوئے دیکھ لیا۔ اس نے حضرت عائشہ کو بتا دیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کپڑے میں اسے دیکھتی تو مل دیا کرتی تھی۔

۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلِّي فِيهِ قَالَ أَبُو دَاؤُدَ وَافَقَهُ مُغِيرَةُ وَأَبُو مَعْشَرٍ وَاصِلٌ وَرَوَاهُ الْأَعْمَشُ كَمَا رَوَاهُ الْحَكَمُ۔

ابراہیم نے اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیا کرتی تھی اور آپ اس کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس کی موافقت کی ہے مغیرہ اور ابو معشر واصل نے اور اعمش نے اسے حکم کی طرح روایت کیا ہے۔

۳۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ الْبَصْرِيُّ نَا سُلَيْمٌ يَعْنِي ابْنَ أَخْضَرَ الْمَعْنٰى وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمٍ قَالَا نَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَاهُ فِيهِ بُقْعَةً أَوْ بُقَعًا۔

عبداللہ بن محمد نفیلی، زہیر۔ محمد بن عبید ابن حساب بصری، سلیم ابن اخضر عمرو بن میمون بن مہران، سلیمان بن یسار نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے دھو دیا کرتیں اور پھر انہیں ایک یا کئی نشانات نظر آتے رہتے۔ ف

ف۔ کپڑے میں منی لگ جائے تو اُسے دھونے اور اچھی طرح پاک کر لینے کے بعد اگر منی کے نشانات کپڑے پر باقی رہ جائیں تو اُن سے کپڑے کی پاکی پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور بغیر کسی جھجک کے ایسے کپڑے میں نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ ۱۳۸ بَوْلُ الصَّبِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ۔

جب بچہ کپڑے پر پیشاب کر دے

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے

Marfat.com

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

کہ حضرت اُمّ قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا اپنے چھوٹے صاحبزادے کو لے کر، جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے اپنی گود میں بٹھا لیا، تو اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ پس آپ نے پانی منگا کر اُس پر چھڑک دیا اور اُسے نہ دھویا۔

٣٧٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ وَالرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَابُوسَ عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي حِجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ الْبَسْ ثَوْبًا وَأَعْطِنِي إِزَارَكَ حَتَّى أَغْسِلَهُ قَالَ إِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثَى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ.

قابوس نے حضرت لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں حسین بن علی رضی اللہ عنہما تھے تو انہوں نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ آپ دوسرے کپڑے پہن لیں اور ازار مجھے دے دیجئے تاکہ میں دھو دوں۔ فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاتا ہے۔

٣٧٥ - حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْمَعْنَى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ قَالَ كُنْتُ أَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ وَلِّنِي قَفَاكَ فَأُوَلِّيهِ قَفَايَ فَأَسْتُرُهُ بِهِ فَأُتِيَ بِحَسَنٍ أَوْ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَبَالَ عَلَى صَدْرِهِ فَجِئْتُ أَغْسِلُهُ فَقَالَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ قَالَ عَبَّاسٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ أَبُو الزَّهْرَاءِ وَقَالَ هَارُونُ بْنُ تَمِيمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْأَبْوَالُ كُلُّهَا سَوَاءٌ.

محل بن خلیفہ نے حضرت ابوالسمح رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ جب آپ غسل کا ارادہ کرتے تو مجھ سے فرماتے: میری جانب پیٹھ پھیر لو۔ پس میں آپ کی جانب پیٹھ کر کے آڑ بنا رہتا۔ چنانچہ امام حسن یا امام حسین رضی اللہ عنہما آئے اور آپ کے سینے پر پیشاب کر دیا۔ میں دھونے کے لیے حاضر ہوا تو فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاتا ہے۔ عباس نے یحییٰ بن ولید سے روایت کی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ان کی کنیت ابوالزہراء ہے اور ہارون بن تمیم نے حسن بصری سے روایت کی کہ پیشاب سب برابر ہیں۔

٣٧٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَيُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ.

ابوحرب بن ابوالاسود نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو دھوئے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکے جو کھانا نہ کھاتا ہو۔

Marfat.com

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ حَرْبِ بْنِ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَلَمْ یَذْكُرْ مَا لَمْ یَطْعَمْ زَادَ قَالَ قَتَادَةُ هٰذَا مَا لَمْ یَطْعَمَا الطَّعَامَ فَاِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِیْعًا۔

ابو حرب بن الاسود کے والد ماجد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر معنًا مذکورہ حدیث بیان کی اور کھانا نہ کھانے کا ذکر نہ کیا۔ قتادہ نے یہ بھی کہا کہ جب کہ دونوں کھانا نہ کھاتے ہوں۔ جب کھانا کھاتے ہوں تو دونوں کا پیشاب دھویا جائے گا۔

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ابْنِ اَبِی الْحَجَّاجِ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ اِنَّهَا اَبْصَرَتْ اُمَّ سَلَمَةَ تَصُبُّ الْمَاءَ عَلٰی بَوْلِ الْغُلَامِ مَا لَمْ یَطْعَمْ فَاِذَا طَعِمَ غَسَلَتْهُ وَكَانَتْ تَغْسِلُ بَوْلَ الْجَارِیَةِ۔

یونس نے حسن سے روایت کی ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ نے فرمایا: میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا کرتیں جب تک وہ کھانا نہ کھاتا۔ جب کھانا کھانے لگتا ہے تو اسے دھویا کرتیں اور وہ لڑکی کے پیشاب کو دھوتی تھیں۔ ف

ف: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب اس حدیث کے ظاہری مفہوم کے مطابق ہے جب کہ ہمارے امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کا مذہب ہے کہ بچے کا پیشاب ناپاک ہے خواہ وہ لڑکی ہو یا لڑکا۔ دونوں کے پیشاب کو دھو کر پاک کیا جائے گا۔ حدیث میں جو لڑکے کے پیشاب پر پانی بہانا آیا ہے اس سے یہی مراد ہے کہ ملنے کے بغیر دھویا جاتا تھا۔ بہرحال بہتر یہی ہے کہ لڑکے شیرخوار کے پیشاب کو بھی تسلی بخش طریقے سے دھویا جائے کہ طہارت مقبولِ بارگاہ اور محمود و مستحسن ہے۔ ہاں پانی کی قلت ہو تو شیرخوار بچے کے پیشاب پر پانی بہا دینے کو کافی سمجھ لیا جائے اور قلت نہ ہو تو پوری طرح پاک کر لینے میں کیا مضائقہ اور رکاوٹ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۱۳۹ الْاَرْضِ یُصِیْبُهَا الْبَوْلُ۔

جس زمین پر پیشاب کر دیا جائے

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَابْنُ عَبْدَةَ فِیْ اٰخَرِیْنَ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ عَبْدَةَ قَالَ اَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِیًّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَصَلّٰی قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا ثُمَّ لَمْ یَلْبَثْ اَنْ بَالَ فِیْ نَاحِیَةِ الْمَسْجِدِ فَاَسْرَعَ النَّاسُ اِلَیْهِ فَنَهَاهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ صُبُّوْا عَلَیْهِ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی مسجد نبوی میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں جلوہ افروز تھے۔ پس اس نے نماز پڑھی۔ ابن عبدہ نے کہا کہ دو رکعتیں۔ پھر کہا: اے اللہ! مجھ پر رحم فرما اور محمد مصطفیٰ پر اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ کر۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے وسیع چیز کو تنگ کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ مسجد کے ایک گوشے میں پیشاب کرنے لگا۔ تو لوگ اس کی جانب لپکے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو منع کیا اور فرمایا کہ تمہیں آسانی کے لیے مبعوث فرمایا گیا ہے، تم تنگی کرنے کے لیے مبعوث نہیں کیے گئے، اس پر ایک سجل یا ذنوب (ڈول) پانی بہا دو۔

Marfat.com

قَالَ ذَنُوبًا مِّنْ مَّاءٍ۔

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ صَلَّى أَعْرَابِيٌّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فِيهِ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا مَا بَالَ عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ فَأَلْقُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى مَكَانِهِ مَاءً قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ مُرْسَلٌ ابْنُ مَعْقِلٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبدالملک بن عمیر سے روایت ہے کہ عبداللہ بن معقل بن مقرن نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر مذکورہ واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس مٹی پر پیشاب کیا ہے اُسے لے کر باہر پھینک دو اور اس جگہ پر پانی بہا دو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ ابن معقل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا۔

ف۔

ف: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ایک اعرابی مسجد میں پیشاب کرنے لگا، صحابہ کرام اُسے مارنے پیٹنے کے لیے دوڑے، معلم کائنات نے شمع رسالت کے پرواتوں کو ایسا کرنے سے روک دیا کہ اولاً اعرابی کے پیشاب میں رکاوٹ پڑے گی اور ثانیاً سکھانے اور بتانے کا یہ طریقہ ناپسند فرمایا کہ سختی سے کوئی بات سکھائی اور سمجھائی جائے بلکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہو تو ٹھنڈے دل و دماغ سے اور دلکش لفظوں میں تاکہ جس کو کچھ بتانا مقصود ہو وہ ہمہ تن گوش ہو کر سننے اور بات کی معقولیت جب اُس کے دل و دماغ میں سما جائے تو اُسے ماننے پر آمادہ ہونے کی بڑی حد تک اُمید ہوتی ہے صحیحین کی روایتوں میں ہے کہ فارغ ہونے کے بعد آپ نے اُس اعرابی کو پاس بلایا اور فرمایا کہ مسجد ایسے کاموں کے لیے نہیں بنائی جاتی بلکہ وہ تو عبادت گاہ ہوتی ہے۔ یہ ہے تلقین و ہدایت کا وہ ملائم انداز جو مخالف کو بھی موم بنا دیتا ہے جب کہ سختی کرنے سے ضد میں اضافہ ہوتا ہے جس کے نتائج آج ہم سب کے سامنے ہیں۔ حضرات اولیائے کرام کی سیرتوں کا مطالعہ کریں۔ تو ان حضرات کا طریقۂ تلقین اسی اسوۂ حسنہ کے عین مطابق ہوتا تھا جس سے اُن بزرگوں کی تبلیغ کے خاطر خواہ نتیجے نگاہوں کے سامنے آجاتے تھے جب کہ موجودہ علماء کی تلقین سے خود مسلمان کہلانے والوں میں روز بروز کشیدگی بڑھتی جاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۱۳۹ فِي طُهُورِ الْأَرْضِ إِذَا يَبِسَتْ۔

خشک ہونے پر زمین کا پاک ہونا

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ فَتًى شَابًّا عَزَبًا وَكَانَتِ الْكِلَابُ تَبُولُ وَتُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُّونَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ۔

حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس کے اندر میں مسجد میں رات گزارتا اور میں غیر شادی شدہ نوجوان تھا۔ چنانچہ کتے مسجد میں آتے جاتے اور پیشاب کر جاتے تو کوئی اُن کے پیشاب پر پانی نہیں بہاتا تھا۔

بَابُ ۱۴۰ الْأَذَى يُصِيبُ الذَّيْلَ۔

جب نجاست کپڑے کے ایک حصے میں لگے

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

ابراہیم بن عبدالرحمن عوف کی اُم ولد نے نبی کریم صلی اللہ

Marfat.com

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُطِيلُ ذَيْلِي وَأَمْشِي فِي مَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ۔

علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے عرض کی کہ میں ایسی عورت ہوں کہ میرا دامن لٹک جاتا ہے جو گندی جگہ بھی گھسٹتا ہے۔ حضرت اُمِّ سلمہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُسے دوسری جگہ پاک کر دیتی ہے۔

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا نَا زُهَيْرٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لَنَا طَرِيقًا إِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتِنَةً فَكَيْفَ نَفْعَلُ إِذَا مُطِرْنَا قَالَ أَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيقٌ هِيَ أَطْيَبُ مِنْهَا قَالَتْ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهٰذِهِ بِهٰذِهِ۔

موسیٰ بن عبداللہ بن یزید نے بنی عبد الاشہل کی ایک عورت سے روایت کی۔ اُس نے کہا کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! ہمارا مسجد والا راستہ گندا ہے تو بارش کے وقت ہم کیا کریں؟ فرمایا کیا اُس کے بعد پاک راستہ نہیں ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ کیوں نہیں۔ فرمایا تو اس کی ناپاکی کو یہ دُور کر دے گا۔

بَابٌ ۱۴۲ الْأَذٰى يُصِيبُ النَّعْلَ۔

جوتے میں نجاست لگنا

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا أَبُو الْمُغِيرَةِ ح وَحَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ نَا عُمَرُ يَعْنِي عَبْدَ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ الْمَعْنٰى أَنْبِئْتُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَطِئَ أَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْأَذٰى فَإِنَّ التُّرَابَ لَهُ طَهُورٌ۔

احمد بن حنبل، ابو مغیرہ۔ عباس بن ولید بن مزید کو اُن کے والدِ ماجد نے بتایا۔ محمود بن خالد، عمر یعنی عبد الواحد، اوزاعی سعید بن ابو سعید مقبری، اُن کے والدِ ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے جوتے سے گندگی لگ جائے تو مٹی اُسے پاک کرنے والی ہے۔ (یعنی مٹی پر رگڑنے سے وہ پاک ہو جائے گی۔

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ يَعْنِي الصَّنْعَانِيَّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ إِذَا وَطِئَ الْأَذٰى بِخُفَّيْهِ فَطَهُورُهُمَا التُّرَابُ۔

سعید بن ابو سعید کے والدِ ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر معناً روایت کی۔ فرمایا جب موزوں کو گندگی لگ جائے تو مٹی انہیں پاک کرنے والی ہے (یعنی موزوں کو پاک مٹی پر رگڑ لیا جائے تو حکماً وہ پاک شمار ہوں گے)۔

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ نَا مُحَمَّدٌ

محمود بن خالد، محمد ابن عائذ، یحییٰ بن حمزہ، اوزاعی،

Marfat.com

يَعْنِي ابْنَ عَائِذٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنِي أَيْضًا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ۔

محمد بن الولید، سعید بن ابوسعید، قعقاع بن حکیم، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر مذکورہ حدیث کو مختصراً روایت کیا۔

باب ۱۴۳ الْإِعَادَةِ مِنَ النَّجَاسَةِ تَكُونُ فِي الثَّوْبِ۔

نجس کپڑے سے پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ کرنا

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا أَبُو مَعْمَرٍ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَتْنَا أُمُّ يُونُسَ بِنْتُ شَدَّادٍ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي حَمَاتِي أُمُّ جَحْدَرٍ الْعَامِرِيَّةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْنَا شِعَارُنَا وَقَدْ أَلْقَيْنَا فَوْقَهُ كِسَاءً فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْكِسَاءَ فَلَبِسَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ لُمْعَةٌ مِنْ دَمٍ فَقَبَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا يَلِيهَا فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ مَصْرُورَةً فِي يَدِ الْغُلَامِ فَقَالَ اغْسِلِي هَذِهِ وَأَجِفِّيهَا وَأَرْسِلِي بِهَا إِلَيَّ فَدَعَوْتُ بِقَصْعَتِي فَغَسَلْتُهَا ثُمَّ أَجْفَفْتُهَا فَأَحَرْتُهَا إِلَيْهِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِصْفِ النَّهَارِ وَهِيَ عَلَيْهِ۔

ام یونس بنت شداد نے اپنی نند ام جحدر عامریہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا جب کہ حیض کا خون کپڑے کو لگ جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی اور بچھانے کا کپڑا ہمارے اُوپر تھا اور ہم نے اُس کے اُوپر کمبل ڈال رکھا تھا۔ صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمبل لے کر اوڑھ لیا۔ پھر آپ باہر نکلے۔ اور نمازِ فجر پڑھ کر بیٹھ گئے۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ یہ تو خون کا نشان ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے اِردگرد سے پکڑ کر ایک غلام کے ہاتھوں میری طرف بھیجتے ہوئے فرمایا کہ اسے دھو دو اور جب خشک ہو جائے تو میرے پاس بھیج دینا۔ پس میں نے اپنا کونڈا منگا کر اُسے دھویا اور خشک ہونے پر اُسے آپ کی خدمت میں بھجوا دیا گیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت تشریف لائے اور وہ کمبل آپ کے اُوپر تھا۔ ف

ف۔ اس حدیث میں اُس نماز کے لوٹانے کا ذکر نہیں جو اُس کمبل کو اُوپر لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کمبل میں لگا ہوا وہ خون اتنا نہیں ہوگا جو مانعِ نماز نہیں۔ اگر اتنا زیادہ ہوتا جو مانعِ نماز ہے تو اس کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز دوبارہ پڑھی جاتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۱۴۴ الْبُزَاقِ يُصِيبُ الثَّوْبَ۔

کپڑے میں تھوک لگنا

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ بَزَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبِهِ وَحَكَّ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ۔

ثابت بنانی سے روایت ہے کہ حضرت ابونضرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے میں تھوکا اور دوسرے حصوں سے اُسے مل دیا۔

Marfat.com

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔ (اٰخِرُ كِتَابِ الطَّهَارَةِ)

موسیٰ بن اسمٰعیل، حمّاد، حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مذکورہ حدیث کی طرح۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اَوَّلُ كِتَابِ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان

بَابُ ۴۵ فَرْضِ الصَّلٰوةِ۔

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ عَنْ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتّٰى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَةَ قَالَ فَهَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا أَزِيدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ۔

نماز کی فرضیت

سہیل بن مالک کے والد ماجد نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ایک نجدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، جس کے بال بکھرے ہوئے تھے گنگناہٹ سُنائی دیتی تھی لیکن یہ پتہ نہیں لگتا تھا کہ وہ کہتا کیا ہے یہاں تک کہ نزدیک ہو کر اُس نے اسلام کے متعلق دریافت کیا فرمایا کہ دن اور رات میں روزانہ پانچ نمازیں ہیں۔ عرض گزار ہوا کہ کیا ان کے سوا بھی مجھ پر کچھ ہے؟ فرمایا کہ نہیں مگر جو خوشی سے پڑھو۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے ماہِ رمضان کے روزوں کا ذکر فرمایا۔ عرض کی کہ کیا ان کے سوا بھی مجھ پر روزے ہیں؟ فرمایا کہ نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے رکھو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ عرض گزار ہوا کہ کیا اس کے سوا بھی مجھ پر کچھ ؟ فرمایا کہ نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے دو۔ جب وہ آدمی پیٹھ پھیر کر جاتے لگا تو کہتا تھا کہ خدا کی قسم نہ میں ان میں اضافہ کروں گا اور نہ کمی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس نے سچ کہا ہے تو نجات پا گیا۔ ف

ف:- نجات کے سلسلے میں تین باتوں کا ملحوظ رکھنا بہت ضروری ہے۔ **اوّلاً** یہ کہ نجات کا دارومدار ایمان یعنی اسلامی عقائد پر

Marfat.com

نظریات پر ہے۔ اگر کسی نے ایک عقیدہ بھی غیر اسلامی اختیار کر لیا تو وہ ایمان کی دولت سے محروم ہو کر اسلام کے دائرے سے باہر نکل جاتا ہے اگرچہ وہ خود کو مسلمان ہی کہتا رہے ——————— اور دوسرے لوگ بھی خواہ اُسے مسلمان ہی شمار کرتے رہیں یا وہ اپنے حلقے میں عالم، مولوی مفتی، ولی اور قطب بھی کیوں نہ کہلائے لیکن عنداللہ وہ مسلمان نہیں رہتا اسلامی عقائد و نظریات وہی ہیں جو قرآن و حدیث سے ثابت ہیں اور ان کی اصل شکل و صورت وہی ہے جو اہلسنّت و جماعت کے بزرگوں نے بتائی۔ کیونکہ اسلام کی اصل اور حقیقی تصویر کا نام ہی مذہب اہلسنت و جماعت ہے۔ نجات پانے والا گروہ صرف یہی ہے۔ اور مدعیانِ اسلام کی باقی جماعتیں سب خود ساختہ فرقے ہیں جنہیں ان کے بانیوں نے اصل اسلام میں ترمیم کر کے ایجاد کیا تھا۔ ایسے جملہ اسلام میں ہرگز وہ اسلام نہیں ہیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (۳: ۱۹) بلکہ یہ کتاب اسلام کے من مانے ایڈیشن ہیں۔ حدیث میں جو آیا ہے کہ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ (بخاری شریف) یہ اسی مدارِ نجات کا ذکر ہے کہ آخر کار ایسے کی نجات ضرور ہو گی۔

ثانیاً: تکمیلِ نجات اور یہ وابستہ ہے۔ اعمال صالحہ سے جن مکمل نجات پانے والوں کا قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کے ساتھ جگہ جگہ استثنٰی فرمایا ہے۔ ایمان اور اعمالِ صالحہ کی دولت سے مالا مال ہونے والوں کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ (۸۹: ۲۹، ۳۰) اور ان آیات میں اُن کی مکمل کامیابی و کامرانی کا یوں ذکر فرمایا: اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ۔

اگر اعمالِ صالحہ کے ساتھ بُرے عمل بھی کیے ہوں حتیٰ کہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کیا ہو تو اُن کے مطابق عذاب پا کر ایمان کے باعث ایک وقت نجات پا جائے گا اور یہ پروردگارِ عالم کی مرضی پر موقوف ہے کہ چاہے تو گنہگار کو اپنے ارشاد کے مطابق سزا دے اور چاہے معاف کر دے جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ۔

یہ ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ اعمالِ صالحہ سے اصل مراد وہ اوامر ہیں جن کا بجا لانا فرض ہے اور وہ منہیات ہیں جن سے بچنا فرض کیا گیا ہے اور جنہیں محرمات کہتے ہیں۔ باقی نیک اعمال ان کے بعد ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ حساب صرف اُن کا ہو گا جو ایمان کی دولت رکھتے ہوں گے۔ یعنی جن کے تمام عقائد و نظریات اسلام کے مطابق ہوں گے۔ اگر کسی کا ایک عقیدہ بھی غیر اسلامی ہوا تو اُس کا قطعاً حساب نہیں ہو گا۔ بلکہ اُسے کھلے کافروں، صریح غیر مسلموں کے ساتھ ایک ہی رسّی میں باندھ کر جہنّم میں پھینک دیا جائے گا۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہو گا:۔ خُذُوْہُ فَغُلُّوْہُ۔ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْہُ۔ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَۃٍ ذَرْعُھَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُکُوْہُ۔

مذکورہ دونوں باتوں کے بارے میں سرمایۂ ملّت کے عظیم نگہبان یعنی حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) نے یوں وضاحت فرمائی ہے:۔

اوّلاً تصحیح عقائد بمقتضائے آرائے صائبہ ایں بزرگواراں باید کرد و ثانیاً علم حلال و حرام و فرض و واجب و سنّت و مندوب و مباح و مشتبہ حاصل باید نمود و عمل بمقتضائے ایں علوم نیز درکار است۔ بعد از حصول ایں دو جناح اعتقادی و عملی اگر سعادت ازلی مدد فرماید طیرانِ عالم قدس میسر آید (مکتوبات ۱: ۷۵)

سب سے پہلے اہلسنت کے بزرگوں کی آرائے صائبہ کے مطابق اپنے عقائد کو درست کیا جائے۔ پھر حلال و حرام، فرض و واجب، سنت و مستحب اور مباح و مشتبہ کا علم حاصل کر کے اُن کے مطابق عمل کرے کہ ان علوم سے مقصود عمل ہے۔ یہ اعتقادی اور عملی دونوں پَر حاصل کر لینے کے بعد اگر ازلی سعادت مدد فرمائے

Marfat.com

تو عالم قدس کی جانب پرواز میسر آسکتی ہے۔

دوسرے مقام پر آپ نے اس حقیقت کو یوں بیان فرمایا ہے:۔

شکر منعم تعالیٰ اوّلاً بتصحیح عقائد است بمقتضائے آرائے فرقہ ناجیہ کہ اہلسنت و جماعت اند وثانیاً باتیان احکام شرعیہ عملیہ بروفق آرائے مجتہدین ایں فرقہ علیہ (المکتوبات ۱: ۷۱)	منعم حقیقی کے شکر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اہلسنّت و جماعت کی آرا کے مطابق عقائد کو درست کیا جائے اس کے بعد اس عالی قدر جماعت کے مجتہدین کی تحقیقات کے مطابق شرعی احکام پر عمل کرے۔

ثالثاً:۔ یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے کہ سنتیں حقیقت میں فرائض و واجبات کی تکمیل کے لیے ہیں اور مستحبات سنتوں کی تکمیل کے لیے فرائض و واجبات کو ترک کر کے سنن و مستحبات پر عمل کرنے سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔ یوں سمجھیے کہ عقائد یعنی ایمان کا درجہ شجر اسلام میں جڑ کی طرح ہے۔ جڑ کے بغیر درخت کا تصور ہی نہیں ہو سکتا۔ فرائض و واجبات تنے کی طرح ہیں۔ سنتیں ٹہنیاں اور مستحبات پھل پھول ہیں۔ اگر جڑ کے اوپر تنا نہ ہو تو ٹہنیاں اور پھل پھول کس چیز میں لگیں گے۔ آجکل فرائض سے غفلت اور بعض مستحب امور کا بڑا اہتمام کیا جاتا ہے۔ غوث اعظم سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۶۱ھ) نے اس سلسلے میں یوں تلقین فرمائی ہے۔

ینبغی للمومن ان یشتغل اولا بالفرائض فاذا فرغ منھا اشتغل بالسنن ثم یشتغل بالنوافل والفضائل مالم یفرغ من الفرائض فالاشتغال بالسنن حمق ورعونۃ فان اشتغل بالسنن والنوافل قبل الفرائض لم یقبل منہ واھین۔ (فتوح الغیب مقالہ ۴۸)	صاحب ایمان کے لیے مناسب ہے کہ پہلے فرائض کو ادا کرنے میں مشغول رہے جب ان سے فارغ ہو تو سنتیں ادا کیا کرے اور پھر نفلی اور فضیلت والے کاموں میں مشغول ہوا کرے کیونکہ فرائض ادا نہ کر کے سنتوں میں مشغول ہونا حماقت اور روگردانی ہے جبکہ فرائض سے پہلے سنن و نوافل میں مشغول ہونا قبول نہ ہوگا بلکہ ذلیل کیا جائے گا۔

دریں حالات طالبانِ آخرت کو چاہیئے کہ سب سے زیادہ اصلاح عقائد پر زور دے۔ اس کے بعد فرائض و واجبات کی ادائیگی پر، پھر سنتوں کی پابندی کرے اور ان کے بعد نفلی کاموں کو بجالائے۔ زیر بحث حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سائل کو فرائض کی تلقین فرمائی کیونکہ ایمان وہ لا چکا تھا۔ اس سے واضح ہے کہ ایمان کے بعد فرائض کی پابندی سب سے ضروری ہے کیونکہ ان سے نجات کا معاملہ مکمل ہوتا ہے اور باقی اعمال صالحہ فرائض کی تکمیل اور زیب و زینت کے لیے ہیں اور ان کی قبولیت فرائض کی ادائیگی پر موقوف ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ بِإِسْنَادِهِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ۔	ابوسہیل نافع بن مالک بن ابو عامر نے اپنی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا۔ نجات پا گیا اور اسی میں ہے کہ اگر سچ کہا تو جنت میں داخل ہو گیا میرے والد ماجد کی قسم اگر سچ کہا۔

بَابُ ۱۴۶ الْمَوَاقِيتِ۔

نماز کے اوقات

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

Marfat.com

حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ فُلَانِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ ابْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى بِيَ الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلَّى بِيَ يَعْنِي الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى بِيَ الْفَجْرَ حِينَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلَّى بِيَ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَيْهِ وَصَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلَّى بِيَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ۔

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل نے بیت اللہ کے پاس دو مرتبہ میری امامت کی۔ پس میرے ساتھ نماز ظہر پڑھی جبکہ سورج ڈھل گیا اور سایہ تسمہ کے برابر ہو گیا اور میرے ساتھ نماز عصر پڑھی جبکہ چیزوں کا سایہ ان کے برابر ہو گیا اور میرے ساتھ نماز مغرب پڑھی جبکہ روزہ افطار کیا جاتا ہے اور میرے ساتھ نماز عشاء پڑھی جبکہ شفق غائب ہو جاتی ہے اور میرے ساتھ نماز فجر پڑھی جب روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔ جب اگلا روز ہوا تو میرے ساتھ نماز ظہر پڑھی جب کہ سایہ ایک مثل ہو گیا اور میرے ساتھ نماز عصر پڑھی جبکہ سایہ دو مثل ہو گیا اور میرے ساتھ نماز مغرب پڑھی جبکہ روزہ دار افطار کرتا ہے اور نماز عشاء میرے ساتھ پڑھی تہائی رات گزرنے پر اور میرے ساتھ نماز فجر پڑھی جبکہ خوب اجالا ہو گیا۔ پھر میری جانب متوجہ ہو کر کہا کہ اے محمد مصطفیٰ! یہ آپ سے پہلے انبیائے کرام کے اوقات نماز ہیں اور ہر نماز کا وقت ان دونوں حدوں کے درمیان ہے۔

۳۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ قَاعِدًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَأَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ أَخْبَرَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اعْلَمْ مَا تَقُولُ فَقَالَ عُرْوَةُ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي بِوَقْتِ الصَّلٰوةِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ

اسامہ بن زید لیثی کو ابن شہاب نے بتایا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز منبر پر بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے نماز عصر میں تاخیر کر دی تو حضرت عروہ بن زبیر نے ان سے کہا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز کے اوقات بتا دیئے تھے حضرت عمر نے ان سے کہا کہ غور تو کیجئے آپ کہہ کیا رہے ہیں؟ عروہ نے کہا کہ میں نے بشیر بن ابو مسعود کو فرماتے ہوئے سنا انہوں نے حضرت ابو مسعود انصاری کو فرماتے ہوئے سنا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت جبرئیل نازل ہوئے تو انہوں نے مجھے نماز کے اوقات بتائے پس میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ اپنی انگلیوں پر

Marfat.com

صَلَوَاتٍ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا
حِيْنَ يَشْتَدُّ الْحَرُّ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ
مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَهَا الصُّفْرَةُ فَيَنْصَرِفُ
الرَّجُلُ مِنَ الصَّلٰوةِ فَيَأْتِي ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ غُرُوْبِ
الشَّمْسِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِيْنَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ
وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ حِيْنَ يَسْوَدُّ الْأُفُقُ وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا
حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّاسُ وَصَلَّى الصُّبْحَ مَرَّةً بِغَلَسٍ
ثُمَّ صَلَّى مَرَّةً أُخْرٰى فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ صَلَاتُهُ
بَعْدَ ذٰلِكَ التَّغْلِيْسَ حَتّٰى مَاتَ لَمْ يَعُدْ إِلٰى أَنْ
يُسْفِرَ قَالَ أَبُوْدَاوُدَ وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ
الزُّهْرِيِّ مَعْمَرٌ وَمَالِكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَشُعَيْبُ بْنُ
أَبِي حَمْزَةَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا
الْوَقْتَ الَّذِي صَلّٰى فِيْهِ وَلَمْ يُفَسِّرُوْهُ وَكَذٰلِكَ
أَيْضًا رَوٰى هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَحَبِيْبُ بْنُ أَبِي مَرْزُوْقٍ
عَنْ عُرْوَةَ نَحْوَ رِوَايَةِ مَعْمَرٍ وَأَصْحَابِهِ إِلَّا أَنَّ حَبِيْبًا
لَمْ يَذْكُرْ بَشِيْرًا وَرَوٰى وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الْمَغْرِبِ
قَالَ ثُمَّ جَاءَهُ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ
يَعْنِي مِنَ الْغَدِ وَقْتًا وَاحِدًا قَالَ أَبُوْدَاوُدَ وَكَذٰلِكَ
رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ يَعْنِي مِنَ الْغَدِ وَقْتًا وَاحِدًا
وَكَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ
مِنْ حَدِيْثِ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ
عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

پانچ نمازیں شمار کیں۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نماز ظہر زوال آفتاب کے بعد پڑھی اور کبھی اتنی مؤخر کی کہ گرمی میں تو خوب شدت آگئی اور میں نے آپ کو نماز عصر پڑھتے ہوئے دیکھا جبکہ سورج خوب بلند اور سفید تھا اس میں زردی آنے سے پہلے آدمی نماز سے فارغ ہو کر ذوالحلیفہ پہنچ جاتا اس سے پہلے کہ سورج غروب ہو اور سورج غائب ہوتے ہی نماز مغرب پڑھی اور نماز عشاء اس وقت پڑھی جبکہ افق میں سیاہی آگئی اور کبھی اس میں اتنی تاخیر فرمالیتے کہ لوگ جمع ہو جاتے اور نماز فجر ایک دفعہ اندھیرے میں پڑھی اور دوسری دفعہ اجالا ہونے پر پڑھی۔ پھر آپ کی نماز اس کے بعد اندھیرے میں رہی یعنی وصال تک دوبارہ اجالے میں نہیں پڑھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو زہری، معمر، مالک، ابن عیینہ، شعیب بن ابوحمزہ، لیث بن سعد وغیرہ نے روایت کیا ہے لیکن انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ کن اوقات میں نماز پڑھی اور نہ تفصیل بتائی اور اسی طرح روایت کیا ہے اسے ہشام بن عروہ اور حبیب بن ابو مرزوق نے عروہ سے معمر اور ان کے ساتھیوں نے اسی طرح روایت کی ہے مگر حبیب نے بشیر کا ذکر نہیں کیا۔ روایت کیا وہب بن کیسان حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز مغرب کا وقت فرمایا پھر حضرت جبرئیل مغرب کے وقت آئے جبکہ سورج غروب ہو گیا یعنی اگلے روز بھی اسی وقت۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی فرمایا کہ پھر میرے ساتھ نماز مغرب پڑھی یعنی اگلے روز بھی اسی وقت اور اسی طرح روایت کیا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص نے حسان بن عطیہ کی حدیث سے عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد ان کے جدامجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جس کی روایت کی۔ ف

ف۔ نماز کے اوقات حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دو دنوں میں عملاً بتائے جو بمنزلہ وحی ہے۔ پہلے روز پانچوں نمازیں اول وقت میں پڑھائیں اور دوسرے روز آخر وقت میں تاکہ معلوم ہو جائے کہ ہر نماز کا وقت کب شروع ہوتا ہے اور کب تک رہتا ہے اس حساب سے فجر کا وقت صبح صادق طلوع ہونے سے طلوع آفتاب تک۔ ظہر کا وقت زوال آفتاب سے

Marfat.com

ہر چیز کا سایہ علاوہ سایۂ اصلی کے دو مثل ہونے تک رہتا ہے ، اس کے بعد سے غروب آفتاب تک عصر کا وقت ہے ۔ مغرب کا وقت سے شفق کے غائب ہونے تک رہتا ہے ۔ نماز عشاء کا وقت شفق کے غائب ہونے سے نصف رات تک اور نصف رات سے صبح صادق تک کراہت کے ساتھ باقی رہتا ہے ۔ مغرب کے علاوہ ہر نماز کے وقت کا نصف آخر مستحب وقت ہے ۔ ظہر کی نماز سردیوں میں جلدی اور گرمیوں میں ٹھنڈی کر کے پڑھی جائے ۔ فجر کی نماز جتنی اُجالا کر کے پڑھی جائے اُتنا ہی ثواب زیادہ ہے طلوع اور غروب سے تقریباً بیس منٹ پہلے نماز پڑھ لی جائے ۔ دانستہ اتنی دیر کرنا مکروہ ہے ۔ نماز جمعہ کا وقت بھی وہی ہے جو نماز ظہر کا ہے ۔ حضرت عروہ بن زبیر مشہور تابعی ، صاحب علم و دانش اور علوم دینیہ کا سمندر تھے ، علم قرآن و حدیث اور آثار صحابہ میں درجۂ امامت پر فائز اور سند مانے جاتے تھے ۔ یہ حضرت عبداللہ بن زبیر کے چھوٹے بھائی ، حضرت زبیر بن العوام کے صاحبزادے ، حضرت اسماء بنت ابی بکر کے لخت جگر ، اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے بھانجے یعنی خواہر زادہ اور امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق کے نواسے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔ حضرت عروہ بن زبیر ۲۲ھ میں پیدا ہوئے تھے ۔ اسی حدیث کی شرح لکھتے ہوئے ہمارے ایک جیّد عالم دین یعنی قبلہ مفتی احمد یار خاں بدایونی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء) سے سہو ہو گیا کہ حضرت عُروہ بن زبیر کو صحابی شمار کرتے ہوئے انہوں نے لکھ دیا : " خیال رہے کہ حضرت عُروہ بن زبیر خود بھی صحابی ہیں مگر پھر بھی اسناد سے حدیث بیان کی ۔ مقصد یہ ہے کہ میں نے حضور سے خود بھی یہ حدیث سُنی ہے ، میرے علاوہ اور صحابہ نے بھی سُنی اور اُن سے دوسرے مسلمانوں نے بھی ۔ غرضیکہ بطور اسناد یہ گواہی پیش کی ورنہ جب صحابی خود حضور سے حدیث سُن لیں تو انہیں اسناد کی ضرورت نہیں ۔ " (مرآۃ جلد اوّل ، ص ۳۷۵) اگر بالفرض حضرت عروہ صحابی ہوتے تو اسناد سے حدیث بیان کرتے ہوئے کسی دوسرے صحابی سے روایت کرتے ہوئے ہرگز یہ نہ فرماتے کہ

بھلا صحابی کو بشیر بن ابو مسعود سے روایت کرنے اور سماعت کا حوالہ دینے کی کیا ضرورت پڑی تھی جب کہ حضرت بشیر تابعی ہیں ۔ کیا صحابی سے تابعی کا بیان زیادہ قابل اعتماد ہو سکتا ہے ؟ قبلہ مفتی احمد یار خاں صاحب نے حضرت عروہ بن زبیر کا سال پیدائش خود بھی ۲۲ھ لکھا ہے ۔ (مرآۃ جلد ہشتم ، ترجمہ اکمال ، ص ۶۸)

۳۹۴ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ نَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ نَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا حَتّٰى اَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ لِلْفَجْرِ حِيْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ فَصَلّٰى حِيْنَ كَانَ الرَّجُلُ لَا يَعْرِفُ وَجْهَ صَاحِبِهٖ اَوْ اَنَّ الرَّجُلَ لَا يَعْرِفُ مَنْ اِلٰى جَنْبِهٖ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى قَالَ الْقَائِلُ اِنْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ اَعْلَمُ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ فَلَمَّا

ابوبکر بن ابو موسیٰ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا لیکن آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ حضرت بلال کو نماز فجر کی اقامت کا حکم فرمایا جبکہ پو پھٹی تھی اور ایسے وقت نماز پڑھی کہ آدمی اپنے ساتھی کا منہ پہچانتا نہ تھا یا آدمی اسے نہ پہچان سکتا جو اس کے پہلو میں ہو ۔ پھر حضرت بلال کو حکم فرمایا تو انہوں نے نماز ظہر کے لیے اقامت کہی جب کہ سورج ڈھلا تھا اور پوچھنے والا پوچھتا کہ کیا دوپہر ہو گئی ہے ؟ پھر آپ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا تو انہوں نے نماز عصر کے لیے اقامت کہی جبکہ آفتاب سفید اور بلند تھا ۔ آپ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا تو انہوں نے نماز مغرب کی اقامت کہی جبکہ سورج غروب ہو

Marfat.com

كَانَ مِنَ الْغَدِ صَلَّى الْفَجْرَ وَانْصَرَفَ فَقُلْنَا اَطَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَقَامَ الظُّهْرَ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَقَدِ اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ اَوْ قَالَ اَمْسٰى وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَ صَلَّى الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ اَلْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ رَوٰى سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَغْرِبِ نَحْوَ هٰذَا قَالَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِلٰى شَطْرِهِ وَكَذٰلِكَ رَوٰى ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا اَبِيْ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ فَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ وَ وَقْتُ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ۔

بَابُ ۴۷ وَقْتُ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ كَانَ يُصَلِّيْهَا۔

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ الْحَسَنِ قَالَ سَاَلْنَا جَابِرًا عَنْ وَقْتِ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ اِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَاِذَا قَلُّوْا اَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ۔

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ

گیا تھا اور شفق کے غائب ہونے پر نماز عشاء کی اقامت کہی گئی اگلے روز آپ نماز فجر کر لوٹے تو ہم نے کہا کہ کیا سورج طلوع ہو گیا؟ پھر ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جس وقت پچھلے روز عصر کی پڑھی تھی اور عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب سورج میں زردی آ گئی یا یہ فرمایا کہ شام ہونے لگی اور شفق کے غائب ہونے سے پہلے مغرب پڑھی اور تہائی رات گزرنے پر نماز عشاء پڑھی۔ پھر فرمایا کہ نماز کے اوقات پوچھنے والا سائل کہاں ہے؟ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا سلیمان بن موسیٰ، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مطابق۔ فرمایا پھر نماز عشاء پڑھی۔ بعض حضرات نے کہا کہ تہائی رات گزرنے پر اور بعض نے کہا بوقت نصف۔ اسی طرح روایت کیا ابن بریدہ کے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ظہر کا وقت ہے جب تک عصر نہ آئے اور عصر کا وقت ہے جب تک سورج زرد نہ ہو اور مغرب کا وقت ہے جب تک شفق کا اجالا ساقط نہ ہو اور عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے اور فجر کا وقت ہے جب تک سورج طلوع نہ ہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوقات نماز اور آپ کیسے نماز پڑھتے تھے

محمد بن عمرو بن الحسن سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نمازوں کے اوقات پوچھے تو فرمایا:۔ حضور ظہر کی نماز دن ڈھلنے پر پڑھتے اور عصر اس وقت جبکہ سورج میں جان ہوتی اور مغرب سورج غروب ہونے پر اور عشاء کے وقت جب کافی حضرات آجاتے تو جلدی پڑھتے اور تھوڑے ہوتے تو دیر کرتے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے۔

ابو المنہال سے روایت ہے کہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ

Marfat.com

عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ عَنْ اَبِی بَرْزَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الظُّهْرَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، وَيُصَلِّى الْعَصْرَ وَاِنَّ اَحَدَنَا لَيَذْهَبُ اِلَى اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَيَرْجِعُ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيْتُ الْمَغْرِبَ وَكَانَ لَا يُبَالِىْ تَاخِيْرَ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ قَالَ ثُمَّ قَالَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يُصَلِّى الصُّبْحَ وَمَا يَعْرِفُ اَحَدُنَا جَلِيْسَهُ الَّذِىْ كَانَ يَعْرِفُهُ وَكَانَ يَقْرَاُ فِيْهَا السِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ۔

تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا اور عصر پڑھتے کہ اگر کوئی ہم میں مدینہ منورہ کے آخری کنارے تک جاکر لوٹتا تو سورج میں ابھی جان ہوتی اور مغرب کے متعلق میں بھول گیا اور آپ عشاء کو تہائی رات تک مؤخر کرنے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھتے پھر فرمایا کہ آدھی رات تک فرمایا اور آپ اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے اور صبح کی نماز پڑھتے کہ ہم اپنے جانے پہچانے ساتھی کو پہچان نہیں سکتے تھے اور اس میں آپ ساٹھ سے سو آیتوں تک پڑھتے۔

باب ۱۴۸ وَقْتِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ۔

نماز ظہر کا وقت

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِىِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّى الظُّهْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰخُذُ قَبْضَةً مِّنَ الْحَصٰى لِتَبْرُدَ فِىْ كَفِّىْ اَضَعُهَا لِجَبْهَتِىْ اَسْجُدُ عَلَيْهَا لِشِدَّةِ الْحَرِّ۔

سعید بن حارث انصاری سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نماز ظہر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتا تو ایک مٹھی کنکریاں لیتا کہ وہ میرے ہاتھ میں ٹھنڈی ہو جائیں تاکہ گرمی کی شدت کے باعث ان پر اپنی پیشانی رکھ کر سجدہ کر سکوں۔

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِىِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَتْ قَدْرُ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الصَّيْفِ ثَلٰثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ وَفِى الشِّتَاءِ خَمْسَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى سَبْعَةِ اَقْدَامٍ۔

عثمان بن ابوشیبہ، عبیدہ بن حمید، ابومالک اشجعی، سعد بن طارق، کثیر بن مدرک، اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز ظہر کا گرمیوں میں اندازہ تین سے پانچ قدم تک اور سردیوں میں پانچ سے سات قدم تک تھا۔

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِىُّ نَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الْحَسَنِ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ اَبُو الْحَسَنِ هُوَ مُهَاجِرٌ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرَادَ الْمُؤَذِّنُ اَنْ يُؤَذِّنَ الظُّهْرَ فَقَالَ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ اَبْرِدْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا

زید بن وہب نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ مؤذن نے اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ ٹھنڈک ہونے دو۔ پھر اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ ٹھنڈک ہونے دو۔ دو یا تین مرتبہ ایسا فرمایا یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھ لیا۔ پھر فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے جب سخت گرمی ہو تو نماز

Marfat.com

حَتّٰی رَأَیْنَا فَیْءَ التُّلُوْلِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوۃِ۔

ٹھنڈی کر کے پڑھو۔

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِیُّ وَقُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ الثَّقَفِیُّ اَنَّ اللَّیْثَ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوۃِ قَالَ ابْنُ مَوْهَبٍ بِالصَّلٰوۃِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ۔

سعید بن مسیب اور ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی کی شدت ہو تو وقت ٹھنڈا کر کے نماز (ظہر) پڑھا کرو۔ ابن موہب نے کہا کہ نماز کے ساتھ کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے۔ ف

ف: شدت کی گرمیاں ہوں تو ظہر کی نماز از روئے حدیث ایسے وقت پڑھنا بہتر ہے کہ گرمی میں تھوڑی سی کمی آجائے۔ مولوی وحید الزمان خاں صاحب نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ چنانچہ رقمطراز ہیں: "ان حدیثوں سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ گرمی کی شدت میں ظہر کی تاخیر کرنا بہتر ہے اس کی تعجیل سے...... حدیث سے مقصود یہ ہے کہ بہ نسبت دوپہر کے کچھ ٹھنڈک ہو جائے" (ابوداؤد جلد اول ص ۱۸۳) لیکن موصوف نے یہ بھی لکھا ہے: "مگر یہ نہیں نکلتا کہ ایک مثل کے بعد پڑھے...... یہ نہیں غرض ہے کہ بالکل ٹھنڈک ہو جائے تو وہ شام تک بھی نہیں ہوتی، البتہ آدھی رات کے بعد ہو جاتی ہے" (ایضاً) معلوم نہیں موصوف نے یہ نتیجہ کہاں سے نکال لیا کہ یہ نہیں نکلتا کہ ایک مثل کے بعد پڑھے؟ اپنے اس خانہ ساز مفہوم کے خلاف پر اتنا بپھر گئے کہ حدیث کے حقیقی مفہوم کا مذاق اڑاتے ہوئے ظہر کی نماز آدھی رات کے بعد پڑھنے کی تلقین فرما رہے ہیں۔ علامہ حیدر آبادی صاحب کو ایسے عامیانہ طریقے سے گفتگو کرنا اور وہ بھی کسی دلیل کے بغیر، ہرگز ان کی شان کے شایاں نہ تھا۔ ظہر کے وقت گرمی کی شدت میں قدرے کمی آنا ہر ایک کو تجربے سے معلوم ہو سکتا ہے اور مقصود واقعی وقت کا تھوڑا سا ٹھنڈا کر لینا ہے تاکہ نماز اطمینان سے پڑھی جا سکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ اَنَّ بِلَالًا کَانَ یُؤَذِّنُ الظُّهْرَ اِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ۔

جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظہر کی اذان اس وقت کہا کرتے جب سورج ڈھل جاتا۔

بَابٌ ۱۴۹ وَقْتُ الْعَصْرِ۔

نماز عصر کا وقت

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَیْضَاءُ مُرْتَفِعَۃٌ حَیَّۃٌ وَیَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَی الْعَوَالِیْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَۃٌ۔

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر ایسے وقت پڑھتے کہ سورج سفید، بلند اور جاندار ہوتا۔ اگر کوئی جانے والا عوالی تک جاتا تو سورج اس وقت بھی بلند رہتا۔

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

حسن بن علی، عبد الرزاق، معمر، زہری نے فرمایا کہ عوالی

Marfat.com

أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَالْعَوَالِي عَلَى مِيلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ أَوْ أَرْبَعَةٍ۔

دو یا تین میل پر ہیں۔ معمر نے کہا کہ میرے خیال میں فرمایا تھا یا چار میل۔

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَيَاتُهَا أَنْ تَجِدَ حَرَّهَا۔

یوسف بن موسیٰ، جریر، منصور، خیثمہ نے کہا کہ سورج زندگی یہ ہے کہ اس میں حرارت پائی جائے۔

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھا کرتے کہ دھوپ دیواروں پر چڑھنے سے پہلے ان کے حجرے میں ہوا کرتی۔

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَنْبَرِيُّ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ مَا دَامَتِ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً۔

محمد بن عبدالرحمٰن عنبری، ابراہیم بن ابوالوزیر، محمد بن یزید یمامی، یزید بن عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان ان کے والد یا جدان کے جدِّ امجد حضرت علی بن شیبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم مدینہ منورہ کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نمازِ عصر میں اتنی تاخیر کر دیتے کہ سورج میں سفیدی اور صفائی ہوتی۔

بَابٌ فِي الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى۔

درمیانی نماز (عصر) کا وقت

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا۔

عثمان بن ابوشیبہ، یحییٰ بن زکریا بن ابوزائدہ، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، محمد عبیدہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خندق کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، انہوں (کافروں) نے ہمیں درمیانی نماز یعنی نمازِ عصر سے روکا، اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھرے۔

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَنَّهُ قَالَ أَمَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ الْآيَةَ فَآذِنِّي حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ

ابو یونس مولیٰ عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ان کے لیے قرآن مجید لکھ دوں اور انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ جب آیت: "حفاظت کرو نمازوں کی اور خاص طور پر درمیانی نماز کی" تو مجھے بتا دینا۔ جب میں وہاں پہنچا تو انہیں بتا دیا۔ تو انہوں نے مجھے لکھوایا: "حفاظت کرو نمازوں کی اور خاص طور پر درمیانی نماز اور نمازِ عصر کی اور اللہ کے لیے ادب سے کھڑے ہوا کرو"۔ پھر حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

Marfat.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ اَبِیْ حَکِیْمٍ قَالَ سَمِعْتُ الزِّبْرِقَانَ یُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَلَمْ یَکُنْ یُصَلِّیْ صَلٰوةً اَشَدَّ عَلٰی اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَنَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی وَقَالَ اِنَّ قَبْلَهَا صَلٰوتَیْنِ وَبَعْدَهَا صَلٰوتَیْنِ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت پڑھا کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب پر اس سے سخت کوئی نماز نہ ہوتی۔ اسی کے متعلق یہ حکم نازل ہوا، "حفاظت کرو نمازوں کی اور درمیانی نماز کی"۔ اور فرمایا کہ دو نمازیں اس سے پہلے اور دو نمازیں اس کے بعد ہیں۔ ف

ف: صلوٰۃ وسطیٰ کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ بعض اس سے ظہر اور بعض فجر مراد لیتے ہیں۔ لیکن اکثر حضرات کے نزدیک اس سے مراد نماز عصر ہے جیسا کہ ان تینوں حدیثوں سے بھی واضح ہو رہا ہے۔ بہر حال ہر نماز کی حفاظت ضروری ہے اور نماز وسطیٰ کی محافظت کے لیے تاکید مزید ہے جو اکثر حضرات کے نزدیک نماز عصر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۵۱ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَکَهَا۔

جسے ایک رکعت مل گئی اسے پوری نماز مل گئی

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِیْعِ حَدَّثَنِیْ ابْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَکَ الْعَصْرَ رَکْعَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ وَمَنْ اَدْرَکَ مِنَ الْفَجْرِ رَکْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ۔

حضرت ابن عباس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عصر کی ایک رکعت سورج غروب ہونے سے پہلے پا لی اس نے نماز عصر پالی اور جو نماز فجر کی ایک ایک رکعت سورج طلوع ہونے سے پہلے پالے تو اس نے نماز فجر پالی۔

باب ۱۵۲ التَّشْدِیْدِ فِیْ تَاْخِیْرِ الْعَصْرِ اِلَی الْاِصْفِرَارِ۔

سورج زرد ہونے تک نماز عصر میں تاخیر کرنے پر تہدید

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ عَنْ مَالِکٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَامَ یُصَلِّی الْعَصْرَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ ذَکَرْنَا تَعْجِیْلَ الصَّلٰوةِ وَذَکَرَهَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تِلْکَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِیْنَ تِلْکَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِیْنَ تِلْکَ صَلٰوةُ

علاء بن عبد الرحمٰن نے فرمایا کہ ہم نماز ظہر کے بعد حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ نماز عصر پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے جلدی نماز پڑھنے کا ذکر کیا یا اس بات کا ذکر کیا فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ منافقوں کی نماز ہے کہ تم میں سے کوئی بیٹھا رہے، یہاں

Marfat.com

الْمُنَافِقِينَ يَجْلِسُ أَحَدُهُمْ حَتَّى إِذَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ فَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ أَوْ عَلَى قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا۔

تک کہ سورج زرد ہو جائے کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان ہوتا ہے یا دونوں سینگوں پر ہوتا ہے اس وقت کھڑا ہو کر چار ٹکرے مارے اور نہیں وہ خدا کو یاد کرتا مگر تھوڑا بہت۔

باب ۱۵۳ التَّشْدِيدُ فِي الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ۔

نمازِ عصر قضا کر دینے پر تہدید

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أُتِرَ وَاخْتُلِفَ عَلَى أَيُّوبَ فِيهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وُتِرَ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی نماز عصر فوت ہو گئی تو گویا اس کے اہل و عیال اور مال سب کچھ لٹ گیا امام ابو داؤد نے کہا کہ حضرت عبید اللہ بن عمر نے اُتِرَ فرمایا ہے اور اس میں ایوب پر اختلاف کیا گیا۔ اور زہری، سالم ان کے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وُتِرَ روایت کیا ہے۔

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ نَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ أَبُو عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ وَذَلِكَ أَنْ تَرَى مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الشَّمْسِ صَفْرَاءَ۔

محمود بن خالد، ولید، ابو عمرو اوزاعی نے فرمایا کہ نماز عصر کی تاخیر سے یہ مراد ہے کہ دھوپ زمین پر زرد نظر آنے لگے۔

باب ۱۵۴ وَقْتُ الْمَغْرِبِ۔

نمازِ مغرب کا وقت

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْمِي فَيَرَى أَحَدُنَا مَوْضِعَ نَبْلِهِ۔

ثابت بنانی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب پڑھا کرتے، پھر ہم تیر چلاتے تو ہمیں اس کے گرنے کی جگہ نظر آتی تھی۔

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ سَاعَةَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ إِذَا غَابَ حَاجِبُهَا۔

یزید بن ابو عبید سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز مغرب اسی وقت پڑھ لیتے جب سورج کا اوپر والا کنارہ غائب (غروب) ہو جاتا۔

۴۱۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ

یزید بن ابو حبیب سے روایت ہے کہ مرثد بن عبد اللہ نے فرمایا کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہاد کے ارادے سے ہمارے پاس تشریف لائے اور ان دنوں حضرت

Marfat.com

عَلَيْنَا أَبُو أَيُّوبَ غَازِيًا وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ يَوْمَئِذٍ عَلَى مِصْرَ فَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو أَيُّوبَ فَقَالَ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ يَا عُقْبَةُ فَقَالَ شُغِلْنَا قَالَ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ إِلَى أَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُومُ۔

عقبہ بن عامر حاکم مصر تھے تو انہوں نے نماز مغرب میں تاخیر کر دی پس حضرت ابو ایوب ان کے پاس گئے اور کہا:۔ اے عقبہ! یہ کیسی نماز ہے کہا ہم مشغول تھے۔ کہا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ میری امت ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہے گی یا فرمایا کہ فطرت پر رہے گی جب تک نماز مغرب میں اتنی دیر نہیں کرے گی کہ تارے چمکنے لگیں۔ ف

ف:۔ ایک وہ وقت تھا کہ حضرت ابو ایوب نے حاکم مصر حضرت عقبہ بن عامر کو نمازِ مغرب میں دیر کرنے پر ٹوکا، اور انہیں حدیث رسول سنائی تو انہوں نے حدیث کے آگے سر تسلیم خم کر دیا اور اپنی گورنری کو درمیان میں مداخلت کرنے کا کوئی حق نہ دیا اور نہ اسے اپنی توہین شمار کیا کہ پبلک کا ایک فرد گورنر کی گرفت کیوں کر رہا ہے؟ ایک وقت آج ہے کہ حدیث تو رہی اپنی جگہ بلکہ قرآنی احکام کو بھی مسلمان کہلانے والے حکام خطرے میں نہیں لاتے اور اپنی ذات کو قرآن و حدیث کے احکام سے بالاتر سمجھتے ہوئے صرف اپنے احکام منوانے اور ان کی تعمیل کروانے پر مُصر رہتے ہیں خواہ وہ قرآن و حدیث کے صریحًا خلاف ہی کیوں نہ ہوں اور اس بات کی ذرا پرواہ نہیں کرتے کہ ایسا کر کے وہ مسلمان کہلاتے ہوئے کہیں خدا اور رسول سے بغاوت تو نہیں کر رہے۔ اسی اندازِ فکر کی نحوست تو ہے کہ مسلمان کہلانے والے آج بڑی حد تک بھلائی سے محروم ہو چکے چونکہ اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِہِمْ یعنی لوگ بھی بڑی حد تک اپنے حکام کے دین پر چلنے لگتے ہیں اور حکام اپنے اپنے قافلے کو لے کر جہنم کی طرف گامزن رہتے ہیں۔ واللہ اعلم

بَابُ ۱۵۵ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ۔

نماز عشاء کا وقت

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ الثَّالِثَةِ۔

حبیب بن سالم سے روایت ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اس آخری نماز یعنی نماز عشاء کا سب سے زیادہ علم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے اس وقت پڑھتے تھے جب تیسری تاریخ کا چاند ڈوب جاتا تھا۔

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ فَخَرَجَ إِلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ فَلَا نَدْرِي أَشَيْءٌ شَغَلَهُ أَمْ غَيْرُ ذَلِكَ فَقَالَ حِينَ خَرَجَ أَتَنْتَظِرُونَ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَوْلَا أَنْ تَثْقُلَ عَلَى أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هَذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک رات ہم نماز عشاء کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے پس آپ ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جبکہ تہائی رات گزر گئی تھی یا اس کے بعد بھی۔ یہ ہمیں معلوم نہیں کہ آپ کسی کام میں مشغول رہے یا کوئی اور بات تھی۔ جب آپ تشریف لائے تو فرمایا کہ کیا تم اس کا انتظار کر رہے ہو؟ اگر مجھے امت کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو تمہیں اسی وقت نماز پڑھایا کرتا۔ پھر آپ نے مؤذن کو حکم فرمایا تو نماز

Marfat.com

فَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ۔

کی اقامت ہوئی۔

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ نَا اَبِيْ نَا حَرِيْزٌ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ السَّكُوْنِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ يَقُوْلُ بَقَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْعَتَمَةِ فَتَاَخَّرَ حَتّٰى ظَنَّ الظَّانُّ اَنَّهُ لَيْسَ بِخَارِجٍ وَالْقَائِلُ مِنَّا يَقُوْلُ صَلّٰى فَاِنَّا لَكَذٰلِكَ حَتّٰى خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لَهٗ كَمَا قَالُوْا فَقَالَ اَعْتِمُوْا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰى سَائِرِ الْاُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّهَا اُمَّةٌ قَبْلَكُمْ۔

عاصم بن حمید سلونی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نماز عشاء کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتظار میں تھے تو آپ نے کافی دیر کر دی یہاں تک کہ گمان ہوا ہوگا کہ آپ تشریف ہی نہیں لائیں گے اور بعض ہم میں سے کہہ رہے تھے کہ آپ پڑھ چکے ہوں گے۔ ہم یہی قیاس آرائیاں کر رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو لوگ جو کچھ کہہ رہے تھے وہ عرض کر دیا گیا۔ فرمایا تم اس نماز کو دیر کر کے پڑھا کرو کیونکہ تمام امتوں پر تم اس نماز کے ذریعے فضیلت دیئے گئے ہو اور تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہیں پڑھی۔

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى مَضٰى نَحْوٌ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَقَالَ خُذُوْا مَقَاعِدَكُمْ فَاَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَاَخَذُوْا مَضَاجِعَهُمْ وَاِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ وَلَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِيْفِ وَسُقْمُ السَّقِيْمِ لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ۔

ابو نضرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء پڑھنا چاہتے تھے لیکن آپ تشریف نہ لائے یہاں تک کہ آدھی رات کے قریب گزر گئی۔ فرمایا اپنی جگہ بیٹھے رہو تو ہم بیٹھے رہے۔ فرمایا کہ دوسرے لوگ نماز پڑھ کر اپنے بستروں میں ہیں اور تم اس وقت تک نماز میں ہو جب تک نماز کا انتظار کرو گے اگر کمزوروں کی کمزوری اور بیماروں کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدھی رات تک مؤخر کر دیتا۔ ف

ف ۱: اس حدیث سے واضح ہو رہا ہے کہ نماز عشاء کا وقت آدھی رات تک بلا کراہت رہتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ بغیر کسی وجہ کے اتنی دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ دوسری یہ بات مد نظر رکھنی چاہیئے کہ ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے کمزوروں اور بیماروں پر کتنے مہربان تھے کہ ان کے باعث نماز عشاء کو آدھی رات تک مؤخر نہ فرمایا۔ تیسری یہ بات ذہن میں رہنی چاہیئے کہ جو اپنے کمزور اور ضعیف امتیوں کو یہاں نہیں بھولے اور اُن کی تنگی کا احساس کیا تو کل قیامت میں وہ ہم جیسے بے کس و بے بس اور گناہوں کے نیچے دبے ہوئے مجبور اُمتیوں کو ہرگز نہیں بھولیں گے۔ لہٰذا چاہیئے کہ یہاں ہر وقت اُن کے قدموں سے وابستہ رہیں تاکہ قبر و حشر میں ان کے دامن میں پناہ مل سکے۔ چوتھی یہ بات بھی کب بھلانے کی ہے کہ ہمارا آقا اپنے پروردگار کی طرف سے اتنا با اختیار ہے کہ اعلان فرمایا: لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ یعنی میں اس نماز کو آدھی رات تک پیچھے ہٹا دیتا گویا تشریعی احکام میں بھی اُن کے خالق و مالک نے انہیں ان کے منصب کے مطابق اختیار عطا فرمایا ہوا تھا۔ لہٰذا ان لوگوں کی بات ہرگز نہ سُنی جائے اور بھول کر بھی ایسے لوگوں کے پاس نہ بیٹھا جائے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرح بے اختیار اور عام انسانوں جیسا شمار کرتے ہیں۔ کیونکہ ایسا سمجھنے والا شخص اُمتی نہیں رہتا بلکہ ایمان کی دولت ضائع کر کے

Marfat.com

نبی کے دشمنوں اور گستاخوں میں شمار ہونے لگتا ہے۔ پانچویں بات یہ بھی ذہن میں رکھنے والی ہے کہ مسلمان کو زیادہ سے زیادہ نماز کے انتظار میں رہنا چاہیئے تاکہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ایسے تمام اوقات کو خدائے ذوالمنن نماز میں شمار فرمائے اور جس آقا کے طفیل خدا نے یوں ہمارے لیے رحمت کے خزانے کھول دیئے اُس محبوب پروردگار کی بارگاہ میں درود و سلام کے نذرانے پیش کرنے میں کوتاہی نہ کی جائے کیونکہ کونین کی ساری بہار حبیب پروردگار ہی کے صدقے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۱۵۶ وَقْتِ الصُّبْحِ۔

نماز فجر کا وقت

۴۲۲ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے وقت پڑھتے کہ عورتیں جب اپنی چادریں لپیٹ کر واپس جاتیں تو اندھیرے کے باعث پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

۴۲۳ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبِحُوا بِالصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِأُجُورِكُمْ أَوْ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ۔

محمود بن لبید سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: صبح کو خوب روشن کیا کرو کیونکہ اس میں تمہارے لیے ثواب زیادہ ہے یا اس کا ثواب زیادہ ہے۔ ف

ف: اس حدیث سے احناف کے مذہب کی صاف وضاحت اور تائید ہو رہی ہے کہ نمازِ فجر جتنی اُجالے میں پڑھی جائے گی اُتنا ہی زیادہ ثواب ہے۔ باقی رہی ضد، ہٹ دھرمی اور اپنی بات پالنا تو اس مرض کا علاج دنیا میں کس کے پاس ہے؟ اس سستی اور کاہلی کے زمانے میں تو ہر سمجھ دار کو اسی پر عمل کرنا چاہیئے تاکہ زیادہ آدمی نمازِ فجر میں شامل ہو سکیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۱۵۷ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ۔

نمازوں کی حفاظت کرنا

۴۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ نَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ زَعَمَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ فَقَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ أَحْسَنَ وُضُوءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ

زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ صنابحی نے کہا کہ حضرت ابو محمد وتر کو واجب کہتے ہیں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ غلط کہتے ہیں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پانچ نمازوں کو اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے۔ جو ان کے لیے اچھی طرح وضو کرے، انہیں وقت پر پڑھے اور ان کے اندر رکوع و خشوع اچھی طرح کرے تو اللہ تعالیٰ کا اس سے وعدہ ہے کہ اس کی مغفرت فرمائے گا اور جو ایسا نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں ہے لہٰذا چاہے تو اسے بخش دے اور چاہے عذاب دے۔

Marfat.com

إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ۔

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ بَعْضِ أُمَّهَاتِهِ عَنْ أُمِّ فَرْوَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا قَالَ الْخُزَاعِيُّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَمَّةٍ لَهُ يُقَالُ لَهَا أُمُّ فَرْوَةَ قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ۔

۴۲۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَنِي وَحَافِظْ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ قَالَ قُلْتُ إِنَّ هٰذِهِ سَاعَاتٌ لِي فِيهَا أَشْغَالٌ فَمُرْنِي بِأَمْرٍ جَامِعٍ إِذَا أَنَا فَعَلْتُهُ أَجْزَأَ عَنِّي فَقَالَ حَافِظْ عَلَى الْعَصْرَيْنِ وَمَا كَانَتْ مِنْ لُغَتِنَا فَقُلْتُ وَمَا الْعَصْرَانِ فَقَالَ صَلٰوةٌ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلٰوةٌ قَبْلَ غُرُوبِهَا۔

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ أَخْبِرْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ نَعَمْ كُلُّ ذٰلِكَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي فَقَالَ الرَّجُلُ وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذٰلِكَ۔

بَابُ ۱۵۸ إِذَا أَخَّرَ الْإِمَامُ الصَّلٰوةَ عَنِ الْوَقْتِ۔

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

قاسم بن غنام کی والدۂ ماجدہ نے حضرت ام فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ سب سے افضل عمل کونسا ہے فرمایا کہ نماز کا اس کے اول وقت میں پڑھنا۔ خزاعی نے اپنی حدیث میں اپنی پھوپھی صاحبہ سے روایت کی ہے جن کو حضرت ام فروع کہا جاتا اور جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔

ابوالاسود سے روایت ہے کہ عبداللہ بن فضالہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے جن باتوں کی تعلیم دی ان میں یہ بھی سکھایا کہ پانچوں نمازوں کی محافظت کرنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ ان اوقات میں مجھے مشغولیت بہت ہوتی ہے لہٰذا مجھے ایسا جامع فارمولہ بتائیے کہ اس پر عمل کروں تو کفایت کرے۔ فرمایا کہ نچوڑ کی دونوں نمازوں کی محافظت کرنا۔ چونکہ عصرین کا لفظ ہماری بول چال میں نہ تھا اس لیے میں عرض گزار ہوا کہ دو عصریں کیا ہیں؟ فرمایا کہ صبح کی نماز جو سورج طلوع ہونے سے پہلے ہے اور وہ نماز جو غروب آفتاب سے۔

ابوبکر بن عمارہ بن رویبہ سے روایت ہے کہ بصرہ کے ایک باشندے نے ان کے والد ماجد حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے التجا کی کہ مجھے وہ بات بتائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو؟ جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ آدمی کبھی جہنم میں نہیں جائے گا جو سورج طلوع ہونے سے پہلے نماز پڑھ لے اور سورج غروب ہونے سے پہلے۔ کہا کیا آپ نے حضور سے اسے تین مرتبہ سنا ہے؟ فرمایا ہاں۔ ہر دفعہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے اسے محفوظ رکھا۔ اس شخص نے کہا کہ میں نے بھی یہی فرماتے ہوئے

جب امام نمازیں وقت سے تاخیر کرے

عبداللہ بن صامت نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ یَعْنِی الْجَوْنِیَّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ کَیْفَ اَنْتَ اِذَا کَانَتْ عَلَیْکَ اُمَرَاءُ یُمِیْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ اَوْ قَالَ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَا تَاْمُرُنِیْ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِہَا فَاِنْ اَدْرَکْتَہَا مَعَہُمْ فَصَلِّہٖ فَاِنَّہَا لَکَ نَافِلَۃٌ

۴۲۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ الدِّمَشْقِیُّ نَا اَبُو الْوَلِیْدِ نَا الْاَوْزَاعِیُّ حَدَّثَنِیْ حَسَّانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ الْاَوْدِیِّ قَالَ قَدِمَ عَلَیْنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اَلْیَمَنَ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْنَا قَالَ فَسَمِعْتُ تَکْبِیْرَہٗ مَعَ الْفَجْرِ رَجُلٌ اَجَشُّ الصَّوْتِ قَالَ فَاُلْقِیَتْ مَحَبَّتِیْ عَلَیْہِ فَمَا فَارَقْتُہٗ حَتّٰی دَفَنْتُہٗ بِالشَّامِ مَیِّتًا ثُمَّ نَظَرْتُ اِلٰی اَفْقَہِ النَّاسِ بَعْدَہٗ فَاَتَیْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَلَزِمْتُہٗ حَتّٰی مَاتَ فَقَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ بِکُمْ اِذَا اَتَتْ عَلَیْکُمْ اُمَرَاءُ یُصَلُّوْنَ الصَّلٰوۃَ لِغَیْرِ مِیْقَاتِہَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ اِذَا اَدْرَکَنِیْ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِمِیْقَاتِہَا وَاجْعَلْ صَلَاتَکَ مَعَہُمْ سُبْحَۃً

۴۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَۃَ بْنِ اَعْیَنَ نَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ ہِلَالِ بْنِ یَسَافٍ عَنْ اَبِی الْمُثَنّٰی عَنِ ابْنِ اُخْتِ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْاَنْبَارِیُّ نَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ الْمَعْنٰی عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ ہِلَالِ بْنِ یَسَافٍ عَنْ اَبِی الْمُثَنّٰی الْحِمْصِیِّ عَنْ اَبِیْ اُبَیٍّ ابْنِ امْرَاَۃِ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہَا سَتَکُوْنُ عَلَیْکُمْ بَعْدِیْ

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اے ابوذر! اُس وقت تمہارا حال کیا ہوگا جب کہ تمہارے حاکم ایسے ہوں گے کہ نمازوں کو مار ڈالیں گے یا فرمایا نماز میں تاخیر کیا کریں گے اس کے وقت سے۔ میں عرض گذار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ نماز اس کے اصل وقت پر پڑھنا۔ اگر ان کے ساتھ نماز ملے تو پڑھ لینا کیونکہ یہ تمہاری نفل ہو جائے گی۔

عمرو بن میمون اودی سے روایت ہے کہ یمن میں ہمارے پاس حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے نماز فجر میں اُن کی تکبیر سنی کہ بھاری آواز والے تھے۔ مجھے اُن سے محبت ہوگئی اور کبھی اُن سے جُدا نہ ہوا یہاں تک کہ شام میں اُن کی میت کو میں نے دفن کیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ فقہ دان کے بعد کون جانتا ہے۔ پس میں حضرت ابن مسعود کی خدمت میں حاضر ہوگیا اور یہ حاضری اپنے اوپر لازم کر لی یہاں تک کہ اُنہوں نے وفات پائی۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اُس وقت تمہارا حال کیا ہوگا جبکہ تمہارے حکام بے وقت نماز پڑھا کریں گے؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں جبکہ میں ایسا پاؤں؟ فرمایا کہ وقت پر نماز پڑھتے رہنا اور نفلی طور پر ان کے ساتھ پڑھ لینا۔

محمد بن قدامہ بن اعین، جریر، منصور، ہلال بن یساف، ابی المثنیٰ، عبادہ بن صامت کا بھانجا، حضرت عبادہ بن صامت۔ محمد بن سلیمان انباری، وکیع، سفیان، منصور، ہلال بن یساف ابو المثنیٰ حمصی، ابی اُبی بن امراۃ عبادہ بن صامت، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب میرے بعد تم پر ایسے حاکم مقرر ہوں گے کہ اُن کی مشغولیت انہیں وقت پر نماز پڑھنے سے روکے گی۔ یہاں تک کہ وہ ایک وقت کی نماز اس وقت پڑھیں گے جب اُس کا وقت جا چکا ہوگا۔ ایک شخص عرض گزار

Marfat.com

أُمَرَاءُ تُشْغِلُهُمْ أَشْيَاءُ عَنِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُصَلِّيْ مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ وَقَالَ سُفْيَانُ إِنْ أَدْرَكْتُهَا مَعَهُمْ أُصَلِّيْ مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ۔

ہوا کریں یا رسول اللہ! کیا ہم اُن کے ساتھ نماز پڑھیں؟ فرمایا ہاں اگر تم چاہو۔ سفیان نے کہا کہ اگر میں انہیں پاؤں تو کیا اُن کے ساتھ نماز پڑھوں؟ فرمایا ہاں اگر تم چاہو۔

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا أَبُوْ هَاشِمٍ يَعْنِي الزَّعْفَرَانِيَّ حَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِيْ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ فَهِيَ لَكُمْ وَهِيَ عَلَيْهِمْ فَصَلُّوْا مَعَهُمْ مَا صَلَّوْا الْقِبْلَةَ۔

صالح بن عبید نے حضرت قبیصہ بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے بعد تم ایسے حاکم نہیں گے جو نمازوں میں تاخیر کریں گے تو تمہارے لیے تمہارا کیا ہوا اور اُن کے لیے اُن کا کیا ہوا لیکن اُن کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرنا جب تک قبلے کی جانب منہ کرتے رہیں۔ ف

ف۔ ایک وہ وقت تھا کہ سربراہ مملکت، گورنر اور دیگر حکام خود نماز پڑھایا کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی کہ وہ وقت بھی آئے گا۔ کہ حکام کاہلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دیر سے نماز پڑھایا کریں گے۔ گویا یہ دوسرے دور کی بات ہے جبکہ تیسرا دور ایسا بھی آگیا ہے کہ حکام اوّلاً تو سرے سے نماز پڑھتے ہی نہیں اور اگر کوئی نماز پڑھتا ہے تو پڑھانے کی اُس کے اندر اہلیت ہی نہیں ہے بلکہ کھلے بندوں وہ اللہ کے بندوں اور اللہ کے گھروں میں آسکتے ہی نہیں۔ وہ کھلے بندوں آنے جانے میں اپنے آپ کو محفوظ ہی نہیں سمجھ سکتے۔ کیونکہ خلقِ خدا کی جان ومال کی حفاظت کرنا اور انہیں سکون وآرام سے رہنے کا حق مہیا کر دینے کی جانب انہوں نے کوئی قدم بڑھایا ہی نہیں ہوتا۔ لہٰذا وہ اپنی ہی رعایا اور ماتحتوں سے کس طرح بے خوف ہو سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ ہمارے حکام کو اسلامی تعلیمات کا پیکر بننے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ وہ ملک وملت کو صراطِ مستقیم پر گامزن کر سکیں جس کے باعث وہ اپنی عظمتِ رفتہ کو دوبارہ حاصل کر کے اپنے اسلاف کی طرح دنیا میں باعزت زندگی گزار سکیں۔ کیونکہ ؎

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے!!
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

باب ۱۵۹ فِيْ مَنْ نَامَ عَنْ صَلٰوةٍ أَوْ نَسِيَهَا۔

جو سو جائے یا نماز پڑھنا بھول جائے

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ فَسَارَ لَيْلَةً حَتّٰى إِذَا أَدْرَكَنَا الْكَرٰى عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ إِكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَ قَالَ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلٰى رَاحِلَتِهٖ فَلَمْ يَسْتَيْقِظِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ خیبر سے لوٹے تو رات کو سفر کر رہے تھے کہ پچھلی رات نیند نے تنگ کیا لہٰذا اتر پڑے اور حضرت بلال سے فرمایا کہ رات کا خیال رکھنا حضرت بلال کی آنکھوں پر بھی نیند نے غلبہ کیا کیونکہ انہوں نے سواری کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار نہ ہوئے اور نہ حضرت بلال اور نہ آپ کا ایک بھی صحابی

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى اِذَا ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَهُمُ اسْتِيْقَاظًا فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بِلَالُ فَقَالَ اَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي اَخَذَ بِنَفْسِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي فَاقْتَادُوْا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى لَهُمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي قَالَ يُوْنُسُ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ يَقْرَؤُهَا كَذٰلِكَ قَالَ اَحْمَدُ قَالَ عَنْبَسَةُ يَعْنِي عَنْ يُوْنُسَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ لِذِكْرٰى قَالَ اَحْمَدُ الْكَرٰى النُّعَاسُ۔

یہاں تک کہ اُن پر دھوپ آگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے بیدار ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھبرا کر فرمایا، اے بلال! حضرت بلال عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! جس نے آپ کو پکڑا اُسی نے مجھے پکڑے رکھا۔ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں پھر تھوڑی دُور سواریوں کو لے کر چلے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور حضرت بلال کو حکم دیا تو نماز کی اقامت کہی گئی اور انہیں صبح کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ جو اپنی نماز بھول جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نماز قائم کرو میری یاد کے لیے ( ) یونس نے کہا کہ ابن شہاب اسے اسی طرح پڑھا کرتے تھے۔ احمد، عنبسہ، یونس نے اس حدیث میں لذکری روایت کی ہے۔ امام احمد نے فرمایا کہ الکری نیند کو کہتے ہیں۔

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو بوقتِ خواب بھی بے خبر نہیں رہا کرتے تھے کیونکہ خود فرمایا ہے تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي (بخاری شریف) چونکہ یہاں امت کو آپ کے ذریعے پروردگارِ عالم نے اس انعام سے نوازنا تھا کہ اگر خواب یا بھول کے باعث کوئی نماز قضا ہو جائے تو بیدار ہونے اور یاد آنے پر پڑھی جا سکتی ہے بایں وجہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بوقتِ خواب دنیاوی حالات سے بے خبر کر دیا گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اَبَانُ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَوَّلُوْا عَنْ مَّكَانِكُمُ الَّذِي اَصَابَتْكُمْ فِيْهِ الْغَفْلَةُ قَالَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ وَصَلّٰى قَالَ اَبُوْ دَاؤُدَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَالْاَوْزَاعِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَابْنِ اِسْحٰقَ لَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِّنْهُمُ الْاَذَانَ فِي حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا وَلَمْ يُسْنِدْهُ مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا الْاَوْزَاعِيُّ وَاَبَانُ الْعَطَّارُ عَنْ مَعْمَرٍ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس جگہ میں تم پر غفلت طاری ہوئی اُسے چھوڑ دو۔ پھر آپ نے حضرت بلال کو اذان و اقامت کا حکم فرمایا اور نماز پڑھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مالک اور سفیان بن عیینہ اور اوزاعی اور عبدالرزاق نے معمر اور ابن اسحاق سے اسے روایت کیا لیکن ان میں سے کسی نے بھی اذان کا ذکر نہیں کیا سوائے اس روایت کے جو اوزاعی اور ابان عطار نے معمر سے کی ہے۔

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِيِّ

عبداللہ بن رباح انصاری نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر

Marfat.com

نَا اَبُوْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ لَهٗ فَمَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِلْتُ مَعَهٗ فَقَالَ اُنْظُرْ فَقُلْتُ هٰذَا رَاكِبٌ هٰذَانِ رَاكِبَانِ هٰؤُلَاءِ ثَلٰثَةٌ حَتّٰى صِرْنَا سَبْعَةً فَقَالَ احْفَظُوْا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا يَعْنِيْ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَضَرَبَ عَلٰى اٰذَانِهِمْ فَمَا اَيْقَظَهُمْ اِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَقَامُوْا فَسَارُوْا هُنَيَّةً ثُمَّ نَزَلُوْا فَتَوَضَّئُوْا وَاَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلُّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلُّوا الْفَجْرَ وَرَكِبُوْا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قَدْ فَرَّطْنَا فِيْ صَلَاتِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَا تَفْرِيْطَ فِي النَّوْمِ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ فَاِذَا سَهَا اَحَدُكُمْ عَنْ صَلٰوةٍ فَلْيُصَلِّهَا حِيْنَ يَذْكُرُهَا وَمِنَ الْغَدِ لِلْوَقْتِ۔

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ نَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ نَا خَالِدُ بْنُ سُمَيْرٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِيُّ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ تُفَقِّهُهٗ فَحَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيُّ فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْاُمَرَاءِ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَلَمْ تُوْقِظْنَا اِلَّا الشَّمْسُ طَالِعَةً فَقُمْنَا وَهِلِيْنَ لِصَلَاتِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدًا رُوَيْدًا حَتّٰى اِذَا تَعَالَتِ الشَّمْسُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَرْكَعُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَرْكَعْهُمَا فَقَامَ مَنْ كَانَ يَرْكَعُهُمَا وَمَنْ لَمْ يَرْكَعْهُمَا فَرَكَعَهُمَا ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّنَادٰى بِالصَّلٰوةِ فَنُوْدِيَ بِهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ فَقَالَ اَلَا اِنَّا نَحْمَدُ اللّٰهَ اَنَّا لَمْ نَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ اُمُوْرِ الدُّنْيَا يَشْغَلُنَا عَنْ صَلَاتِنَا وَلٰكِنَّ اَرْوَاحَنَا

میں تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جانب مائل ہوئے اور آپ کے ساتھ میں بھی مائل ہوا۔ فرمایا دیکھو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یہ ایک سوار، یہ دو سوار، یہ تین سوار، یہاں تک کہ ہم سات ہو گئے۔ فرمایا کہ نماز فجر کا خیال رکھنا۔ پس ان کے کان بند ہو گئے اور انہیں نہ جگایا مگر تیز دھوپ نے وہ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ کچھ دُور چلے پھر ایک جگہ اترے تو وضو کیا اور حضرت بلال نے اذان کہی، تو فجر کی دو سنتیں پڑھیں، پھر فجر کی نماز پڑھ کر سوار ہو گئے۔ پس ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہم سے نماز میں کوتاہی واقع ہو گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیند کی صورت میں کوتاہی نہیں ہے کوتاہی تو جاگتے میں ہے۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے اور دوسرے روز وقت پر پڑھے۔

خالد بن سمیر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن رباح انصاری ہمارے پاس مدینہ منورہ سے تشریف لائے اور انصار انہیں فقیہ شمار کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا پھر مذکورہ واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں بیدار نہیں کیا۔ مگر سورج نے طلوع ہو کر۔ پس ہم گھبرا کر نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ، یہاں تک کہ سورج کچھ بلند ہو جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم میں سے فجر کی دو سنتیں پڑھا کرتا تھا، اُسے چاہیئے کہ پڑھ لے۔ پس جو پڑھا کرتا تھا اور جو نہیں پڑھا کرتا تھا، سب نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لیے اذان کہنے کا حکم فرمایا تو اذان کہی گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہمارے ساتھ آپ نے نماز پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ خدا کا شکر ہے، کسی دنیاوی کام نے ہمیں نماز سے نہیں روکا بلکہ ہماری روحیں اللہ کے قبضے میں تھیں، جب انہیں چاہا واپس بھیجا۔ جو تم میں سے

Marfat.com

كَانَتْ بِيَدِ اللّٰهِ فَارْسَلَهَا اَنّٰى شَاءَ فَمَنْ اَدْرَكَ مِنْكُمْ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ مِنْ غَدٍ صَالِحًا فَلْيَقْضِ مَعَهَا مِثْلَهَا۔

کل کی نماز صحیح وقت پر پائے تو اُس کے ساتھ اُسی جیسی نماز اور پڑھ لے۔

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ اَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ قَالَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَكُمْ حَيْثُ شَاءَ وَرَدَّهَا حَيْثُ شَاءَ قُمْ فَاَذِّنْ بِالصَّلٰوةِ فَقَامُوْا فَتَطَهَّرُوْا حَتّٰى اِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ۔

حصین نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری روحوں کو قبض فرمالیا جب چاہا اور واپس کیا جب چاہا۔ پس نماز کے لیے اذان کہو۔ سب اُٹھ کھڑے ہوئے اور طہارت کی، یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَتَوَضَّاَ حِيْنَ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى بِهِمْ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے معناً روایت کیا۔ اس میں فرمایا کہ سورج بلند ہونے پر آپ نے وضو کیا اور لوگوں کے ساتھ نماز ادا کی۔

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ دَاؤُدَ وَهُوَ الطَّيَالِسِيُّ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ اَنْ تُؤَخِّرَ صَلٰوةً حَتّٰى يَدْخُلَ وَقْتُ اُخْرٰى۔

عبداللہ بن رباح نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوئے رہنے کی صورت میں کوتاہی نہیں ہے، کوتاہی تو بیداری کی حالت میں ہے کہ ایک نماز کو اتنا مؤخر کر دیا جائے کہ دوسری نماز کا وقت آجائے۔

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی نماز کو پڑھنا بھول جائے تو یاد آنے پر اُسے پڑھ لے۔ اس کے سوا اس کا کوئی اور کفارہ نہیں ہے۔

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ مَسِيْرٍ لَهُ فَنَامُوْا عَنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاسْتَيْقَظُوْا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَارْتَفَعُوْا قَلِيْلًا حَتَّى اسْتَقَلَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَ مُؤَذِّنًا فَاَذَّنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ۔

حسن نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفر میں تھے تو نمازِ فجر کے وقت سوئے رہے اور سورج کی گرمی نے آپ کو بیدار کیا۔ آپ تھوڑی دُور چلے یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا۔ پھر آپ نے مؤذن کو حکم فرمایا تو اس نے اذان کہی۔ پس نمازِ فجر سے پہلے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر اُٹھ کھڑے ہوئے اور فجر کی نماز پڑھی (یعنی پڑھائی)

Marfat.com

۴۴۱ - حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَهَذَا لَفْظُ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُمْ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ يَعْنِي الْقِتْبَانِيَّ أَنَّ كُلَيْبَ بْنَ صُبْحٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ الزِّبْرِقَانَ حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَنَامَ عَنِ الصُّبْحِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَنَحَّوْا عَنْ هَذَا الْمَكَانِ قَالَ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ تَوَضَّئُوا وَصَلَّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الصُّبْحِ۔

کلیب بن صبح نے زبرقان سے روایت کی ہے کہ ان کے چچا جان حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ہم نماز فجر کے وقت سوئے رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے اور فرمایا کہ اس جگہ کو چھوڑ دو۔ پھر آپ نے حضرت بلال کو اذان کا حکم فرمایا اور وضو کر کے فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھیں۔ پھر حضرت بلال کو نماز کی اقامت کا حکم فرمایا اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔

۴۴۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ نَا حَجَّاجٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ ثَنَا حَرِيزٌ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ ثَنَا مُبَشِّرٌ يَعْنِي الْحَلَبِيَّ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ صُبْحٍ عَنْ ذِي مِخْبَرٍ الْحَبَشِيِّ وَكَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَتَوَضَّأَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوءًا لَمْ يَلُثَّ مِنْهُ التُّرَابُ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ عَجِلٍ ثُمَّ قَالَ لِبِلَالٍ أَقِمِ الصَّلَاةَ ثُمَّ صَلَّى وَهُوَ غَيْرُ عَجِلٍ قَالَ حَجَّاجٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ صُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ذُو مِخْبَرٍ رَجُلٌ مِنَ الْحَبَشَةِ وَقَالَ عُبَيْدٌ يَزِيدُ بْنُ صُبْحٍ۔

ابراہیم بن حسن، حجاج بن محمد، حریز۔ عبید بن ابو الوزیر مبشر حلبی، حریز ابن عثمان، یزید بن صبح، حضرت ذی مخبر حبشی رضی اللہ عنہ نے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنے پانی سے وضو فرمایا کہ زمین بھی نہ بھیگی۔ پھر حضرت بلال کو اذان کہنے کا حکم فرمایا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور جلدی کیے بغیر دو رکعتیں پڑھیں۔ حجاج نے یزید بن صلیح سے روایت کرتے ہوئے کہا۔ حبشہ کے رہنے والے ذو مخبر اور عبید نے یزید بن صبح کہا۔

۴۴۳ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ ثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ حَرِيزٍ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ صُلَيْحٍ عَنْ ذِي مِخْبَرٍ ابْنِ أَخِي النَّجَاشِيِّ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَأَذَّنَ وَهُوَ غَيْرُ عَجِلٍ۔

یزید بن صلیح سے روایت ہے کہ حضرت نجاشی کے بھتیجے حضرت ذی مخبر رضی اللہ عنہ نے اس واقعہ کو روایت کرتے ہوئے فرمایا: جلدی کیے بغیر اذان کہی گئی۔

۴۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ سَمِعْتُ

عبدالرحمن بن ابو علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے زمانے میں ہم

Marfat.com

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ عَلْقَمَۃَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّکْلَؤُنَا فَقَالَ بِلَالٌ اَنَا فَنَامُوْا حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَیْقَظَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْعَلُوْا کَمَا کُنْتُمْ تَفْعَلُوْنَ قَالَ فَفَعَلْنَا قَالَ فَکَذٰلِکَ فَافْعَلُوْا لِمَنْ نَامَ اَوْ نَسِیَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آرہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں کون جگائے گا؟ حضرت بلال عرض گزار ہوئے کہ میں۔ پس سب سوتے رہے یہاں تک سورج طلوع ہوگیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو فرمایا، اسی طرح نماز پڑھو جیسے پڑھا کرتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے اسی طرح کیا۔ فرمایا کہ جو سو جائے یا بھول جائے تو اسی طرح پڑھے۔

ف۔ اس بارے میں حدیث ۴۳۲ کے ماتحت وضاحت پیش کی جا چکی ہے۔ حضرت بلال کے جاگنے اور پھر سو جانے کی کیفیت بخاری شریف میں تفصیلاً مرقوم ہے فَمَنْ شَآءَ فَلْيَرْجِعْ اِلَيْہِ۔

بَابٌ فِیْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ۔

مسجدیں تعمیر کرنے کا بیان

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْیَانَ اَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ اَبِیْ فَزَارَۃَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اُمِرْتُ بِتَشْیِیْدِ الْمَسَاجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّہَا کَمَا زَخْرَفَتِ الْیَہُوْدُ وَالنَّصٰرٰی۔

یزید بن اصم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے مسجدوں کو بلند کرنے کا حکم نہیں فرمایا گیا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ضرور تم مسجدوں کو اسی طرح آراستہ کرو گے جیسے یہود و نصاریٰ نے کی تھیں۔

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْخُزَاعِیُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسٍ وَقَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَتَبَاھَی النَّاسُ فِی الْمَسَاجِدِ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ لوگ فخر کریں گے مسجدوں کی ظاہری شان و شوکت کے باعث۔

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ الْمُرَجّٰی ثَنَا اَبُوْ ھَمَّامٍ الدَّلَّالُ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عِیَاضٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَہٗ اَنْ یَّجْعَلَ مَسْجِدَ الطَّائِفِ حَیْثُ کَانَ طَوَاغِیْتُہُمْ۔

محمد بن عبداللہ بن عیاض نے حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف میں انہیں اس جگہ مسجد بنانے کا حکم فرمایا جہاں ان لوگوں کے بت ہوا کرتے تھے۔

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ فَارِسٍ وَمُجَاھِدُ بْنُ مُوْسٰی وَھُوَ اَتَمُّ قَالَا ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ ثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ قَالَ نَا نَافِعٌ اَنَّ

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں مسجد نبوی کچی اینٹوں کی بنی ہوئی تھی اور اس کی چھت لکڑیوں کی تھی اور ستون بھی

Marfat.com

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُهٗ بِالْجَرِيْدِ وَعُمُدُهٗ قَالَ مُجَاهِدٌ عُمُدُهٗ مِنْ خَشَبِ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيْهِ اَبُوْبَكْرٍ شَيْئًا وَّزَادَ فِيْهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلٰى بِنَائِهٖ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيْدِ وَاَعَادَ عُمُدَهٗ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عُمُدَهٗ خَشَبًا وَغَيَّرَهٗ عُثْمَانُ وَزَادَ فِيْهِ زِيَادَةً كَثِيْرَةً وَّبَنٰى جِدَارَهٗ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوْشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَهٗ مِنْ حِجَارَةٍ مَّنْقُوْشَةٍ وَّسَقْفَهٗ بِالسَّاجِ قَالَ مُجَاهِدٌ سَقْفُهُ السَّاجُ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ الْقَصَّةُ الْجِصُّ۔

مجاہد نے کہا کہ اس کے ستون کھجور کی لکڑی کے تھے۔ حضرت ابوبکر نے اس میں کوئی اضافہ نہ کیا اور حضرت عمر نے اس میں اضافہ کیا اور اُسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کی بنیادوں پر تعمیر کیا یعنی کچی اینٹوں اور لکڑیوں سے اور اُس کے ستون دوبارہ لگائے۔ مجاہد نے کہا کہ اس کے ستون لکڑی کے تھے۔ حضرت عثمان نے اس میں تبدیلی کی اور کافی اضافہ کیا اور اُس کی دیواریں تراشے ہوئے پتھروں اور چونے سے بنائیں اور اس کے ستون تراشے ہوئے پتھروں کے بنائے اور ساگوان کی لکڑی سے اس کی چھت تیار کی۔ مجاہد نے کہا کہ اُس کی چھت ساگوان کی تھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اَلْقَصَّۃ چونے کو کہتے ہیں۔

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّ مَسْجِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ سَوَارِيْهِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جُذُوْعِ النَّخْلِ اَعْلَاهُ مُظَلَّلٌ بِجَرِيْدِ النَّخْلِ ثُمَّ اِنَّهَا نَخِرَتْ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ فَبَنَاهَا بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَبِجَرِيْدِ النَّخْلِ ثُمَّ اِنَّهَا نَخِرَتْ فِيْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ فَبَنَاهَا بِالْاٰجُرِّ فَلَمْ تَزَلْ ثَابِتَةً حَتَّى الْاٰنَ۔

عطیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے ستون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کھجور کی لکڑیوں کے تھے۔ اُوپر والے حصے پر سائے کے لیے کھجور کی ٹہنیاں تھیں۔ پھر وہ حضرت ابوبکر کے دورِ خلافت میں گل گئیں تو دوبارہ کھجور کی لکڑیوں اور شاخوں سے بنائی گئی۔ پھر حضرت عثمان کے دورِ خلافت میں گل گئیں تو اُسے پکی اینٹوں سے بنایا گیا جو آج تک اُسی حالت میں ہے۔

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلَ فِيْ عُلُوِّ الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٍّ يُّقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَقَامَ فِيْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوْا مُتَقَلِّدِيْنَ سُيُوْفَهُمْ فَقَالَ اَنَسٌ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاَبُوْبَكْرٍ رِدْفُهٗ وَمَلَاُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهٗ حَتّٰى اَلْقٰى بِفِنَاءِ اَبِيْ اَيُّوْبَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابو التیاح سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو مدینہ طیبہ کے اوپر والے قبیلے میں اترے جس کو بنی عمرو بن عوف کہا جاتا تھا۔ اُن میں آپ چودہ روز ٹھہرے پھر آپ نے بنی نجار کے پاس پیغام بھیجا۔ وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے حاضر ہوئے۔ حضرت انس نے فرمایا گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ہیں۔ اور حضرت ابوبکر آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں اور بنی نجار کے لوگوں نے آپ کو جھرمٹ میں لیا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ آپ

Marfat.com

وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَيْثُ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاَنَّهُ اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَ اِلٰى بَنِي النَّجَّارِ وَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِي بِحَائِطِكُمْ هٰذَا فَقَالُوْا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ قَالَ اَنَسٌ وَكَانَ فِيْهِ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ كَانَتْ فِيْهِ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَتْ فِيْهِ خَرِبٌ وَكَانَتْ فِيْهِ نَخْلٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصُفَّ النَّخْلُ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً وَجَعَلُوْا يَنْقُلُوْنَ الصَّخْرَةَ وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَةِ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ۔

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مَوْضِعُ الْمَسْجِدِ حَائِطًا لِبَنِي النَّجَّارِ فِيْهِ حَرْثٌ وَنَخْلٌ وَقُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَامِنُوْنِي بِهِ فَقَالُوْا لَا نَبْغِي فَقُطِعَ النَّخْلُ وَسُوِّيَ الْحَرْثُ وَنُبِشَ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فَاغْفِرْ مَكَانَ فَانْصُرْ قَالَ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بِنَحْوِهِ وَكَانَ عَبْدُ الْوَارِثِ يَقُوْلُ خَرِبٌ وَزَعَمَ عَبْدُ الْوَارِثِ اَنَّهُ اَفَادَ حَمَّادًا هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

بَابٌ ۱۶ اِتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ۔

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَاَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ۔

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ سُفْيَانَ

حضرت ابوایوب کے صحن میں پہنچ گئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسی جگہ نماز پڑھ لیتے جہاں وقت ہو جاتا اور آپ بکریوں کے رواڑے میں بھی نماز پڑھ لیتے اور آپ نے مسجد بنانے کا حکم فرمایا تو بنی نجار کے لیے پیغام بھیجا اور فرمایا۔ اے بنی نجار! تم اپنے اس قطعۂ زمین کی قیمت لے لو۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم، ہم اس کی قیمت نہیں لیں گے مگر اللہ تعالیٰ سے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ اس کے اندر مشرکین کی قبریں تھیں اور اُس میں کھنڈریاں تھیں اور کھجور کے چند درخت تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو مشرکوں کی قبریں کھود دی گئیں، کھنڈریاں برابر کی گئیں اور کھجور کے درخت کاٹ دیئے گئے اور اُن کی لکڑیاں مسجد کے قبلہ جانب رکھ دی گئیں، دروازے کی چوکھٹ پتھروں سے بنائی گئی۔ صحابۂ کرام پتھر اُٹھا کر لاتے اور اشعار پڑھتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ ہوتے اور فرماتے: اے اللہ! حقیقی بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے لہٰذا تو انصار و مہاجرین کی مدد فرما۔

ابوالتیاح سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسجد نبوی کی جگہ بنی نجار کا ایک باغ تھا جس میں کاشتکاری ہوتی، کھجوروں کے درخت تھے اور مشرکین کی قبریں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے اس کی قیمت لے لو۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ ہم ایسا نہیں چاہتے۔ چنانچہ درخت کاٹ دیئے گئے، کھیتی باڑی برابر کر دی اور مشرکوں کی قبریں کھود دی گئیں۔ باقی مذکورہ حدیث کی طرح ہے لیکن فانصُر کی جگہ فاغفر کہا ہے۔ موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا کہ سے عبدالوارث نے اسی روایت کی ہے اور عبدالوارث اس میں خَرِب کہتے اور عبدالوارث نے کہا کہ انہوں نے یہ حدیث حماد سے سیکھی ہے۔

گھروں میں نماز پڑھنے کی جگہ بنا

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں مسجدیں بنانے کا حکم فرمایا اور یہ کہ انہیں پاک صاف اور معطر رکھا جائے۔

محمد بن داؤد بن سفیان، یحییٰ ابن حسان، سلیمان بن موسیٰ

Marfat.com

ثنا يحيى يعني ابن حسان ثنا سليمان بن موسى ثنا جعفر بن سعد بن سمرة حدثني خبيب بن سليمان عن أبيه سليمان بن سمرة عن أبيه سمرة قال إنه كتب إلى بنيه أما بعد فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمرنا بالمساجد أن نصنعها في دورنا ونصلح صنعتها ونطهرها۔

جعفر بن سعد بن سمرہ، خبیب بن سلیمان، سلیمان بن سمرہ، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے اپنے صاحبزادوں کے لیے خط لکھا: امابعد بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھروں میں مسجدیں بنانے کا حکم فرمایا کرتے تھے اور انہیں اچھی طرح بنانے اور پاک صاف رکھنے کے لیے فرمایا کرتے تھے۔

باب ۱۶۲ في السُّرُج في المساجد۔

مسجدوں میں چراغ جلانا

۴۵۴۔ حدثنا النفيلي ثنا مسكين عن سعيد بن عبد العزيز عن زياد بن أبي سودة عن ميمونة مولاة النبي صلى الله عليه وسلم أنها قالت يا رسول الله أفتنا في بيت المقدس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ائتوه فصلوا فيه وكانت البلاد إذ ذاك حربا فإن لم تأتوه وتصلوا فيه فابعثوا بزيت يسرج في قناديله۔

زیاد بن ابو سودہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مولاۃ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! ہمیں بیت المقدس کے بارے میں بتائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہاں جاؤ اور اس میں نماز پڑھو اور اُن دنوں اُس علاقے میں لڑائی جھگڑا تھا اگر وہاں جا کر اُس میں نماز نہ پڑھ سکو تو اُس کے لیے بھیج دیا کرو جو اس کی قندیلوں میں جلایا جائے۔

باب ۱۶۳ في حصى المسجد۔

مسجدوں کی کنکریوں کا بیان

۴۵۵۔ حدثنا سهل بن تمام بن بزيع ثنا عمر بن سليم الباهلي عن أبي الوليد قال سألت ابن عمر عن الحصى الذي في المسجد فقال مطرنا ذات ليلة فأصبحت الأرض مبتلة فجعل الرجل يأتي بالحصى في ثوبه فيبسط تحته فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة قال ما أحسن هذا۔

ابوالولید نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسجد کی کنکریوں کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ ایک رات بارش ہوئی تو زمین گیلی ہو گئی۔ پس لوگ کنکریاں لائے اپنے اپنے کپڑوں میں اور انہیں اپنے نیچے بچھا لیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ یہ کیا ہی خوب ہے۔

۴۵۶۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا أبو معاوية ووكيع قالا ثنا الأعمش عن أبي صالح قال كان يقال إن الرجل إذا أخرج الحصى من المسجد يناشده۔

عثمان بن ابو شیبہ، ابو معاویہ اور وکیع، اعمش، ابو صالح نے فرمایا کہ یہ کہا جاتا تھا کہ جب کوئی مسجد سے کنکریوں کو نکالتا تو کنکریاں اُسے قسم دیا کرتی تھیں۔

۴۵۷۔ حدثنا محمد بن إسحق أبو بكر ثنا أبو بدر شجاع بن الوليد ثنا شريك ثنا

ابو حصین نے ابو صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو بدر کے خیال میں انہوں نے

Marfat.com

أَبُو حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو بَدْرٍ أُرَاهُ فَدَنَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحَصَاةَ لَتُنَاشِدُ الَّذِي يُخْرِجُهَا مِنَ الْمَسْجِدِ۔

اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعًا روایت کیا ہے۔ فرمایا کہ کنکریاں اُس شخص کو قسم دیتی ہیں جو انہیں کسی بھی مسجد سے نکالتا ہے۔

بَابٌ ۱۶۴ فِي كَنْسِ الْمَسْجِدِ۔

مسجد میں جھاڑو دینے کا بیان

۴۵۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْخَزَّازُ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةِ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوتِيَهَا الرَّجُلُ ثُمَّ نَسِيَهَا۔

مطلب بن عبداللہ بن حنطب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر میری امّت کے کارِ ثواب پیش کئے گئے یہاں تک کہ وہ کوڑا کرکٹ جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور مجھ پر میری امّت کے گناہ پیش کئے گئے تو میں نے اس سے بڑا کوئی گناہ نہ پایا کہ کسی کو قرآن کریم کی کوئی سورت یا آیت دی گئی مگر اس آدمی نے اُسے بھلا دیا ہو۔

بَابٌ ۱۶۵ اعْتِزَالِ النِّسَاءِ فِي الْمَسَاجِدِ عَنِ الرِّجَالِ۔

مسجدوں میں عورتوں کا مردوں سے جُدا رہنا

۴۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو أَبُو مَعْمَرٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْنَا هَذَا الْبَابَ لِلنِّسَاءِ قَالَ نَافِعٌ فَلَمْ يَدْخُلْ ابْنُ عُمَرَ حَتَّى مَاتَ وَقَالَ غَيْرُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ عُمَرُ وَهُوَ أَصَحُّ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کاش! ہم اس دروازے کو عورتوں کے لیے چھوڑ دیں۔ نافع نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر آخری دم تک اس دروازے سے داخل نہیں ہوئے۔ عبدالوارث کے سوا دوسرے حضرات سے روایت ہے: حضرت عمر نے فرمایا کہ یہی زیادہ صحیح ہے۔

۴۶۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ ثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَذَكَرَ بِمَعْنَاهُ وَهُوَ الْأَصَحُّ۔

محمد بن قدامہ، اعین، اسمٰعیل، ایوب، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر مذکورہ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہی زیادہ صحیح ہے۔

۴۶۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ ثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَنْهَى أَنْ يُدْخَلَ مِنْ بَابِ النِّسَاءِ۔

قتیبہ ابن سعید، بکیر ابن مضر، عمرو بن حارث، بکیر، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منع فرمایا کرتے تھے کہ کوئی عورتوں والے دروازے سے داخل ہو۔

Marfat.com

باب ۱۶۶ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ عِنْدَ دُخُولِهِ الْمَسْجِدَ۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا کہنا چاہیئے

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ أَوْ أَبَا أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ فَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

سعید بن سوید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو حمید یا حضرت ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اُسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام عرض کرنا چاہیئے۔ پھر کہے:۔ اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ جب نکلے تو کہے:۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔

ف۔ اس حدیث میں مسجد کے اندر داخل ہوتے وقت اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ پڑھنے سے بھی پہلے حکم ہے۔ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سلام عرض کرنا چاہیئے۔ بعض حضرات جو غیر مسلموں تک کو سلام کرنے میں فخر محسوس کرتے اور بت پرستوں کی نیاز مندانہ غلامی کو اپنا سرمایۂ افتخار شمار کرتے رہے ہیں معلوم نہیں وہ اپنے نبی اور حبیبِ پروردگار کی بارگاہ میں سلام عرض کرنے سے کیوں چڑتے ہیں؟ حتیٰ کہ ایسا کرنے والوں کو روکنے پر ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہتے ہیں۔ جس نبی پر سلام کرنا عبادت کا جزو ہے اور عین حالت نماز میں کہلوایا جاتا ہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ یعنی سلام اور وہ بھی حاضر سمجھ کر حرف ندا کے ساتھ۔ اس کے باوجود وہ حضرات نماز سے باہر نکلتے ہی سلام کو بدعت اور حرف ندا ساتھ صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کو شرک و کفر بتانے لگتے ہیں حالانکہ ایسا کرنا اگر کفر و شرک ہوتا تو اس کا ارتکاب وہ خود بھی عین نماز کی حالت میں کرتے ہیں۔ شاید اسی کفر و شرک بتانے کی یہ سزا ہے کہ ایسے لوگ کافروں، مشرکوں کو بخوشی سلام کرتے ہیں اور برضا و رغبت اُن کے بندۂ بے دام بنتے ہیں تاکہ اس غیر اسلامی روش کا ہر کوئی دنیا میں بھی انجام دیکھ لے اور كَذٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ اللہ تعالیٰ تمام اپنائے زمانہ کو سچی ہدایت نصیب فرمائے اور ہر مسلم کہلانے والے کو عقلِ سلیم دے۔ آمین

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ لَقِيتُ عُقْبَةَ ابْنَ مُسْلِمٍ فَقُلْتُ لَهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ حَدَّثْتَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ قَالَ أَقَطْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ الشَّيْطٰنُ حُفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ۔

حیوۃ بن شریح کا بیان ہے کہ میں عقبہ بن مسلم سے ملا تو میں نے ان سے کہا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ وہ حدیث بیان کرتے ہیں جو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ وہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے: میں عظمت والے رب کی پناہ پکڑتا ہوں اور ساتھ اس کے وجہِ الکریم کے اور اس کی ہمیشگی والی بادشاہی کے شیطان مردود سے۔ فرمایا بس یہی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ اس کے بعد شیطان کہتا ہے کہ تو پورے دن کے لیے مجھ سے محفوظ ہو گیا۔

Marfat.com

بَابٌ ۱۶۷ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ۔

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَآءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ سَجْدَتَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَجْلِسَ۔

مسجد میں داخل ہونے کی نماز کا بیان

عمرو بن سلیم نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو اُسے چاہیئے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا أَبُو عُمَيْسٍ عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ زَادَ ثُمَّ لِيَقْعُدْ بَعْدُ إِنْ شَآءَ أَوْ لِيَذْهَبْ لِحَاجَتِهِ۔

مسدد، عبدالواحد بن زیاد، ابو عمیس عتبہ بن عبداللہ، عامر بن عبداللہ بن زبیر، بنی زریق کا ایک آدمی، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کرتے ہوئے کہا کہ پھر چاہے تو بیٹھ جائے اور چاہے اپنی کسی حاجت کے لیے چلا جائے۔

بَابٌ ۱۶۸ فَضْلِ الْقُعُودِ فِي الْمَسْجِدِ۔

مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّي عَلٰى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ أَوْ يَقُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے تمہارے اس شخص کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک اُسی جگہ بیٹھا رہے جہاں نماز پڑھی ہے اور اُسے حدث نہ ہوا اور وہاں سے نہ اٹھے کہ اے اللہ! اسے بخش دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوةٍ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلٰى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلٰوةُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ اس وقت تک نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک نماز اُسے روک کے رکھے یعنی اُسے اپنے گھر والوں میں جانے سے نہ روکتی ہو مگر نماز۔

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلٰوةٍ مَا كَانَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ تَقُولُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ حَتّٰى يَنْصَرِفَ أَوْ يُحْدِثَ فَقِيلَ مَا يُحْدِثُ قَالَ يَفْسُوْ أَوْ يَضْرِطُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ اس وقت تک نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک اپنے مصلے پر نماز کے انتظار میں رہے، فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! اسے بخش دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ یہاں تک کہ لوٹ جائے۔ کہا گیا کہ حدث ہو جانا کیا ہے؟ فرمایا کہ آہستہ یا آواز سے ہوا کا خارج ہونا۔

Marfat.com

۴۶۹ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ نَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ الْأَزْدِيُّ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ الْعَنْسِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهُ۔

ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، عثمان بن ابو عاتکہ ازدی عمیر بن ہانی عنسی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسجد میں جس کام کے لیے آیا اُسی کے مطابق اجر ملے گا۔

باب ۱۶۹ فِي كَرَاهِيَةِ إِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنے کی کراہیت

۴۷۰ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْجُشَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ ثَنَا حَيْوَةُ يَعْنِي ابْنَ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَسْوَدِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى شَدَّادٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا أَدَّاهَا اللَّهُ إِلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهَذَا۔

عبید اللہ بن عمر جشمی، عبداللہ بن یزید، حیاۃ ابن شریح، ابوالاسود، ابو عبداللہ مولیٰ شداد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو شخص کسی آدمی سے سُنے کہ اپنی گم شدہ چیز مسجد میں تلاش کر رہا ہے تو کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تیری چیز نہ لوٹائے کیونکہ مسجدیں اس لیے نہیں بنائی گئیں۔

باب ۱۷۰ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں تھوکنے کی کراہیت

۴۷۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ وَأَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّفْلُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهُ أَنْ تُوَارِيَهُ۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں تھوکنا غلطی ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اُسے چھپا دے۔

۴۷۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْبُزَاقَ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اُسے دفن کر دینا ہے۔

۴۷۳ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ ثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں بلغم ڈالنا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

۴۷۴ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ثَنَا أَبُو مَوْدُودٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَخَلَ هَذَا الْمَسْجِدَ فَبَزَقَ فِيهِ وَتَنَخَّمَ

عبدالرحمٰن بن ابو حدرد اسلمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس مسجد میں داخل ہو اور اس میں تھوکے یا بلغم ڈالے تو چاہیے کہ مٹی کرید کر اُسے دفن کر دے۔ اگر ایسا نہ کرے تو اپنے

Marfat.com

فَلْيَحْفِرْ وَلْيَدْفِنْهُ فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلْيَبْزُقْ فِيْ ثَوْبِهِ لِيَخْرُجْ بِهِ ـ

۴۷۵ ـ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ إِلَى الصَّلٰوةِ أَوْ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَمَامَهُ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَلٰكِنْ عَنْ تِلْقَاءِ يَسَارِهِ إِنْ كَانَ فَارِغًا أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ لِيَقُلْ بِهِ ـ

۴۷۶ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ ثَنَا حَمَّادٌ ثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمًا إِذْ رَأَى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَكَّهَا قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ فَدَعَا بِزَعْفَرَانٍ فَلَطَخَهُ بِهِ وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قِبَلَ وَجْهِ أَحَدِكُمْ إِذَا صَلّٰى فَلَا يَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ ـ

۴۷۷ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ ثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ الْعَرَاجِيْنَ وَلَا يَزَالُ فِيْ يَدِهِ مِنْهَا فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضَبًا فَقَالَ أَيَسُرُّ أَحَدَكُمْ أَنْ يُبْصَقَ فِيْ وَجْهِهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا اسْتَقْبَلَ قِبْلَةً فَإِنَّمَا يَسْتَقْبِلُ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَلَكُ عَنْ يَمِيْنِهِ فَلَا يَتْفُلْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَلَا فِيْ قِبْلَتِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَإِنْ عَجِلَ بِهِ أَمْرٌ فَلْيَقُلْ هٰكَذَا وَوَصَفَ لَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ذٰلِكَ أَنْ يَتْفُلَ فِيْ ثَوْبِهِ ثُمَّ يَرُدَّ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ ـ

کپڑے میں تھوکے، پھر باہر ساتھ لے جائے۔

حضرت طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو یا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے سامنے اور دائیں جانب نہ تھوکے۔ ہاں اگر گنجائش ہو تو اپنے بائیں جانب تھوک لے ورنہ اپنے بائیں قدم پر تھوک کے پھر اسے مل دینا چاہیئے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ آپ نے مسجد کے قبلے کے جانب بلغم دیکھا تو لوگوں پر ناراضگی کا اظہار فرمایا پھر اسے کھرچ دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے زعفران منگا کر اس پر مل دیا تھا اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے پس وہ اپنے سامنے نہ تھوکا کرے۔

عیاض بن عبداللہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھجور کی شاخوں کو پسند فرماتے تھے اسی لیے وہ ہمیشہ آپ کے دست مبارک میں ہوتی ایک دفعہ آپ مسجد میں داخل ہوئے تو مسجد کے جانب قبلہ آپ نے بلغم دیکھا تو اسے کھرچ دیا۔ پھر ناراضگی کی حالت میں لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی اس بات پر خوش ہوگا کہ اپنے منہ پر تھوکے؟ تم میں سے جب کوئی قبلہ کی جانب منہ کرتا ہے تو گویا وہ اپنے رب عزوجل کی جانب منہ کرتا ہے اور فرشتے دائیں جانب ہوتے ہیں۔ لہٰذا دائیں جانب نہ تھوکنا اور نہ اپنے سامنے۔ بلکہ چاہیئے کہ اپنے بائیں جانب تھوکے یا اپنے زیر قدم اور اگر جلدی ہو تو یوں کرے اور اس کی شرح کرتے ہوئے ہمیں ابن عجلان نے بتایا کہ اپنے کپڑے میں تھوکے اور پھر اسے الٹ پلٹ کرے۔

Marfat.com

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُجَاهِدٍ اَبُوْ حَزْرَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ اَتَيْنَا جَابِرًا يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ فِيْ مَسْجِدِهٖ فَقَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِدِنَا هٰذَا وَفِيْ يَدِهٖ عُرْجُوْنُ ابْنِ طَابٍ فَنَظَرَ فَرَاٰى فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَاَقْبَلَ عَلَيْهَا فَحَتَّهَا بِالْعُرْجُوْنِ ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللهُ عَنْهُ بِوَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ فَاِنَّ اللهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى فَاِنْ عَجِلَتْ بِهٖ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهٖ هٰكَذَا وَوَضَعَهٗ عَلٰى فِيْهِ ثُمَّ دَلَكَهٗ ثُمَّ قَالَ اَرُوْنِيْ عَبِيْرًا فَقَامَ فَتًى مِّنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ اِلٰى اَهْلِهٖ فَجَاءَ بِخَلُوْقٍ فِيْ رَاحَتِهٖ فَاَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَهٗ عَلٰى رَاْسِ الْعُرْجُوْنِ ثُمَّ لَطَخَ بِهٖ عَلٰى اَثَرِ النُّخَامَةِ قَالَ جَابِرٌ فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمُ الْخَلُوْقَ فِيْ مَسَاجِدِكُمْ۔

عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ وہ اپنی مسجد میں تھے انہوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری اس مسجد میں تشریف لائے اور آپ کے دست مبارک میں ابن طاب کی شاخ تھی جب آپ نے غور سے دیکھا تو مسجد کے جانب قبلہ بلغم نظر آیا آپ اس کی جانب بڑھے اور اسے چھڑی سے چھڑا دیا۔ پھر فرمایا کہ تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی جانب سے اعراض فرمالے؟ پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے۔ پس کوئی اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ دائیں جانب اور اپنے بائیں جانب تھوکے یا بائیں قدم کے نیچے اگر کسی کو بہت ہی جلدی ہو تو اپنے کپڑے میں یوں تھوکے چنانچہ اسے اپنے دہن مبارک پر رکھا پھر مل دیا۔ پھر فرمایا کہ عبیر تو لاؤ۔ قبیلے کا ایک نوجوان اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے گھر کی جانب دوڑا۔ وہ اپنی مٹھی میں خوشبو لے کر آیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے کر لکڑی کے سرے پر لگایا اور پھر اسے بلغم کی جگہ پر مل دیا۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ اسی لیے تم اپنی مسجدوں میں خوشبو کا اہتمام کرتے ہو۔

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ الْجُذَامِيِّ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَيْوَانَ عَنْ اَبِيْ سَهْلَةَ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ اَحْمَدُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَرَغَ لَا يُصَلِّيْ لَكُمْ فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُّصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوْهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ

صالح بن خیوان نے حضرت ابوسہلۃ السائب بن خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ امام احمد نے فرمایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہ ایک آدمی نے کچھ لوگوں کی امامت کی تو قبلہ کی جانب تھوک دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ چنانچہ جب وہ فارغ ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہیں نماز نہ پڑھایا کرے اس کے بعد اس نے ان لوگوں کو نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے منع کر دیا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی بتایا چنانچہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ہاں اور میرے

Marfat.com

اَنَّہٗ قَالَ اِنَّکَ اٰذَیْتَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

خیال میں آپ نے فرمایا:۔ بیشک تم نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی ہے (رسول) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ ثَنَا حَمَّادٌ اَنَا سَعِیْدٌ الْجُرَیْرِیُّ عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ ھُوَ یُصَلِّیْ فَبَزَقَ تَحْتَ قَدَمِہِ الْیُسْرٰی۔

مطرف نے اپنے والد ماجد (عبد اللہ بن شخیر) سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنے بائیں قدم مبارک کے نیچے تھوکا۔

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ سَعِیْدٍ الْجُرَیْرِیِّ عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ عَنْ اَبِیْہِ بِمَعْنَاہُ زَادَ ثُمَّ دَلَکَہٗ بِنَعْلِہٖ۔

مسدد، یزید بن زریع، سعید جریری، ابو العلاء نے اپنے والد ماجد سے معناً اسے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا پھر اسے اپنے نعل مبارک سے رگڑ دیا۔

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فُضَالَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ رَاَیْتُ وَاثِلَۃَ بْنَ الْاَسْقَعِ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ بَصَقَ عَلَی الْبُوْرِیِّ ثُمَّ مَسَحَہٗ بِرِجْلِہٖ فَقِیْلَ لَہٗ لِمَ فَعَلْتَ ھٰذَا قَالَ لِاَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ۔

حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ میں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دمشق کی مسجد میں دیکھا کہ انہوں نے بوریے پر تھوکا پھر اسے اپنے پاؤں سے مل دیا۔ ان سے کہا گیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا اس لیے کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابٌ ۱۷۱ مَا جَآءَ فِی الْمُشْرِكِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ۔

مشرک کے مسجد میں داخل ہونے کا بیان

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ حَمَّادٍ اَنَا اللَّیْثُ عَنْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ شَرِیْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰی جَمَلٍ فَاَنَاخَہٗ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَہٗ ثُمَّ قَالَ اَیُّکُمْ مُحَمَّدٌ وَّرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَیْنَ ظَہْرَانَیْہِمْ فَقُلْنَا لَہٗ ھٰذَا الْاَبْیَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَہُ الرَّجُلُ یَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَبْتُكَ فَقَالَ لَہُ الرَّجُلُ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ سَآئِلٌ وَّسَاقَ الْحَدِیْثَ۔

عبد اللہ بن ابو نمر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی اونٹ پر سوار ہو کر آیا مسجد میں اونٹ لا بٹھایا اور پھر اسے باندھ دیا پھر کہا تم میں محمد کون ہیں؟ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹیک لگائے ہوئے لوگوں کے درمیان جلوہ افروز تھے ہم نے کہا یہ سفید رنگ والے جو ٹیک لگائے ہوئے ہیں اس آدمی نے آپ سے کہا:۔ اے عبد المطلب کے بیٹے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا میں تمہیں جواب دینے کے لیے متوجہ ہوں۔ اس آدمی نے کہا۔ اے محمد! میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اور باقی حدیث بیان کی۔

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا سَلَمَۃُ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِیْ سَلَمَۃُ بْنُ كُہَیْلٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِیْدِ بْنِ نُوَیْفِعٍ عَنْ كُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَتْ بَنُوْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ ضِمَامَ بْنَ ثَعْلَبَۃَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ عَلَیْہِ فَاَنَاخَ بَعِیْرَہٗ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ

کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بنی سعد بن بکر نے ضمام بن ثعلبہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا مسجد کے دروازے کے پاس اپنے اونٹ کو بٹھا کر باندھ دیا پھر مسجد میں داخل ہوا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے کہا۔ آپ حضرات میں ابن عبد المطلب کون ہے؟ رسول اللہ

Marfat.com

ثم عقله ثم دخل المسجد فذكر نحوه قال فقال أيكم ابن عبد المطلب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا ابن عبد المطلب قال يا ابن عبد المطلب وساق الحديث۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن عبدالمطلب میں ہوں۔ وہ عرض گزار ہوا کہ اے ابن عبدالمطلب! اور پھر باقی حدیث بیان کی۔

۴۸۵۔ حدثنا محمد بن يحيى بن فارس نا عبد الرزاق أنا معمر عن الزهري ثنا رجل من مزينة ونحن عند سعيد بن المسيب عن أبي هريرة قال اليهود أتوا النبي صلى الله عليه وسلم وهو جالس في المسجد في أصحابه فقالوا يا أبا القاسم في رجل وامرأة زنيا منهم۔

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ آپ مسجد کے اندر شمع رسالت کے پروانوں کے درمیان جلوہ افروز تھے۔ انہوں نے کہا، اے ابوالقاسم! مسئلہ درپیش تھا ایک مرد اور ایک عورت کا جنہوں نے ان میں سے زنا کیا تھا۔

باب ۱۷۲ في المواضع التي لا تجوز فيها الصلوٰة۔

وہ جگہیں جن پر نماز پڑھنا جائز نہیں

۴۸۶۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا جرير عن الأعمش عن مجاهد عن عبيد بن عمير عن أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جعلت لي الأرض طهورا ومسجدا۔

عبید بن عمیر نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لیے ساری زمین کو پاک کرنے والی اور مسجد بنا دیا گیا ہے۔

۴۸۷۔ حدثنا سليمان بن داود أنا ابن وهب قال حدثني ابن لهيعة ويحيى بن الأزهر عن عمار بن سعد المرادي عن أبي صالح الغفاري أن عليا مر ببابل وهو يسير فجاءه المؤذن يؤذنه بصلوٰة العصر فلما برز منها أمر المؤذن فأقام الصلوٰة فلما فرغ قال إن حبيبي عليه السلام نهاني أن أصلي في المقبرة ونهاني أن أصلي في أرض بابل فإنها ملعونة۔

عمار بن سعد مرادی نے ابوصالح غفاری سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بابل شہر کے پاس سے گزرے جبکہ وہ سفر میں تھے۔ چنانچہ مؤذن آیا کہ نماز عصر کے لیے اذان کہے۔ جب آپ اس کی حد سے باہر نکل گئے تو مؤذن کو حکم فرمایا چنانچہ اس نے نماز کے لیے اقامت کہی۔ جب فارغ ہو گئے تو فرمایا کہ میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے مقبرے میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور بابل کی سرزمین میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ وہ ملعونہ ہے۔

۴۸۸۔ حدثنا أحمد بن صالح ثنا ابن وهب أخبرني يحيى بن أزهر وابن لهيعة عن الحجاج بن شداد عن أبي صالح الغفاري عن علي بمعنى سليمان بن داود قال فلما خرج مكان فلما برز۔

احمد بن صالح، ابن وہب، یحییٰ بن ازہر، ابن لہیعہ، حجاج بن شداد، ابوصالح غفاری نے حضرت علی سے اسے معناً روایت کیا۔ سلیمان بن داؤد نے فرمایا کہ فلما برز کی جگہ فلما خرج ہے۔

۴۸۹۔ حدثنا موسى بن إسماعيل ثنا حماد ح وحدثنا مسدد ثنا عبد الواحد عن عمرو بن

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد۔ مسدد، عبدالواحد، عمرو بن یحییٰ، ان کے والد ماجد نے حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

Marfat.com

يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوْسٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ فِيْمَا يَحْسِبُ عَمْرٌو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْحَمَّامَ وَالْمَقْبَرَةَ۔

روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا موسیٰ بن اسمٰعیل کی حدیث عمرو بن یحییٰ کے مطابق ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ساری زمین مسجد ہے سوائے حمام اور مقبرے کی زمین کے۔

بَابٌ ۱۷۳ النَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ مَبَارِكِ الْاِبِلِ۔

اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ پر نماز پڑھنے کی ممانعت ہے

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ مَبَارِكِ الْاِبِلِ فَقَالَ لَا تُصَلُّوْا فِيْ مَبَارِكِ الْاِبِلِ فَاِنَّهَا مِنَ الشَّيٰطِيْنِ وَسُئِلَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ فَقَالَ صَلُّوْا فِيْهَا فَاِنَّهَا بَرَكَةٌ۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اونٹوں کے رہنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ نماز نہ پڑھا کرو کیونکہ وہ شیطانوں کی جگہ ہے اور آپ سے بکریوں کے ریواڑے میں نماز پڑھنے کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا کہ ان میں پڑھ لیا کرو کیونکہ وہ باعث برکت ہیں۔

بَابٌ ۱۷۴ مَتٰى يُؤْمَرُ الْغُلَامُ بِالصَّلٰوةِ۔

لڑکے کو نماز پڑھنے کا کب حکم دیا جائے

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى يَعْنِي ابْنَ الطَّبَّاعِ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوا الصَّبِيَّ بِالصَّلٰوةِ اِذَا بَلَغَ سَبْعَ سِنِيْنَ وَاِذَا بَلَغَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَاضْرِبُوْهُ عَلَيْهَا۔

عبدالملک بن ربیع بن سبرہ کے والد ماجد نے اپنے والد محترم حضرت سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لڑکے جب سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب دس سال کا ہو جائے تو نماز کے متعلق اسے مار دیتو۔

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ يَعْنِي الْيَشْكُرِيَّ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ سَوَّارٍ اَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ اَبُوْ دَاؤدَ وَهُوَ سَوَّارُ بْنُ دَاؤدَ اَبُوْ حَمْزَةَ الْمُزَنِيُّ الصَّيْرَفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ۔

مؤمل بن ہشام یشکری، اسمٰعیل، سوار ابوحمزہ، ابوداؤد سوار بن داؤد ابوحمزہ مزنی صیرفی، عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد ان کے جد امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جبکہ وہ سات سال کے ہو جائیں اور اس پر انہیں مارو جبکہ وہ دس سال کے ہو جائیں اور انہیں الگ الگ سلایا کرو۔

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنِيْ دَاوُدُ بْنُ سَوَّارٍ الْمُزَنِيُّ بِاِسْنَادِهٖ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ وَاِذَا زَوَّجَ اَحَدُكُمْ خَادِمَهٗ عَبْدَهٗ اَوْ اَجِيْرَهٗ فَلَا يَنْظُرْ

زہیر بن حرب، وکیع، داؤد بن سوار مزنی نے اپنی سند کے ساتھ اسے معناً روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے خادم، غلام یا نوکر کا نکاح کر دے تو اسے ناف

Marfat.com

إِلَى مَا دُونَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ وَكِيعٌ فِي اسْمِهِ وَرَوَى عَنْهُ أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ أَبُو حَمْزَةَ سَوَّارٌ الصَّيْرَفِيُّ۔

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ الْجُهَنِيُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ مَتَى يُصَلِّي الصَّبِيُّ فَقَالَتْ كَانَ رَجُلٌ مِنَّا يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِذَا عَرَفَ يَمِينَهُ مِنْ شِمَالِهِ فَمُرُوهُ بِالصَّلٰوةِ۔

باب ۵ کل بَدْءِ الْأَذَانِ۔

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتَّلِيُّ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ وَحَدِيثُ عَبَّادٍ أَتَمُّ قَالَا نَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ زِيَادٌ نَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ اهْتَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ كَيْفَ يَجْمَعُ النَّاسَ لَهَا فَقِيلَ لَهُ انْصِبْ رَايَةً عِنْدَ حُضُورِ الصَّلٰوةِ فَإِذَا رَأَوْهَا آذَنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمْ يُعْجِبْهُ ذٰلِكَ قَالَ فَذُكِرَ لَهُ الْقُنْعُ يَعْنِي الشَّبُّورَ وَقَالَ زِيَادٌ شَبُّورُ الْيَهُودِ فَلَمْ يُعْجِبْهُ ذٰلِكَ وَقَالَ هُوَ مِنْ أَمْرِ الْيَهُودِ قَالَ فَذُكِرَ لَهُ النَّاقُوسُ فَقَالَ هُوَ مِنْ أَمْرِ النَّصَارٰى فَانْصَرَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ وَهُوَ مُهْتَمٌّ لِهَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُرِيَ الْأَذَانَ فِي مَنَامِهِ قَالَ فَغَدَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَبَيْنَ نَائِمٍ وَيَقْظَانَ إِذْ أَتَانِي آتٍ فَأَرَانِي الْأَذَانَ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَدْ رَآهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَكَتَمَهُ عِشْرِينَ يَوْمًا قَالَ ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُخْبِرَنِي فَقَالَ سَبَقَنِي

سے نیچے اور گھٹنے سے اوپر نہ دیکھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ وکیع کو ان کے نام میں وہم واقع ہوا اور روایت کی ہے ان سے ابوداؤد طیالسی نے یہ حدیث تو کہا ابوحمزہ سوار الصیرفی۔

ہشام بن سعد سے روایت ہے کہ ہم معاذ بن عبداللہ بن خبیب جہنی کے پاس گئے تو انہوں نے اپنی بیوی سے فرمایا کہ بچہ کب سے نماز پڑھے؟ اس نے کہا کہ ہم میں سے ایک آدمی ذکر کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جب وہ دائیں اور بائیں میں تمیز کرنے لگے تو اسے نماز کا حکم کرو۔

اذان کی ابتدا

ابوعمیر بن انس نے اپنے چچا سے روایت کی جو انصار سے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہتمام کیا کہ نماز کے لیے لوگوں کو کس طرح جمع کیا جائے۔ آپ سے کہا گیا کہ نماز کا وقت ہونے پر ایک جھنڈا بلند کر دیا جائے۔ جب لوگ اسے دیکھیں تو ایک دوسرے کو بتا دیں۔ یہ بات آپ کو پسند نہ آئی۔ پھر آپ سے نرسنگے کا ذکر کیا گیا۔ زیاد کی روایت میں ہے کہ یہود کا نرسنگا۔ یہ بھی یہودیوں کا فعل ہونے کی وجہ سے پسند نہ آیا راوی کا بیان ہے کہ پھر ناقوس کا ذکر ہوا تو نصاریٰ کا فعل ہونے کے باعث پسند نہ آیا۔ پس حضرت عبداللہ بن زید لوٹ آئے اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس جستجو کا بڑا احساس تھا تو انہیں خواب میں اذان دکھائی گئی۔ اگلے روز جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو بتاتے ہوئے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں سونے اور جاگنے کے درمیان تھا، پھر کسی آنے والے نے مجھے اذان دکھائی راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ان سے بھی بیس روز پہلے دیکھ چکے تھے لیکن چھپائے رکھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی تو آپ نے ان سے فرمایا تمہیں بتانے سے کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوئے کہ عبداللہ بن زید

Marfat.com

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَانْظُرْ مَا يَأْمُرُكَ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ فَافْعَلْهُ فَأَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ أَبُوْ بِشْرٍ فَأَخْبَرَنِيْ أَبُوْ عُمَيْرٍ أَنَّ الْأَنْصَارَ تَزْعُمُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ لَوْلَا أَنَّهٗ كَانَ يَوْمَئِذٍ مَرِيْضًا لَجَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنًا۔

بَاب ۱۷۶ كَيْفَ الْأَذَانُ۔

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الطُّوْسِيُّ ثَنَا يَعْقُوْبُ ثَنَا أَبِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاقُوْسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهٖ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلٰوةِ طَافَ بِيْ وَأَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوْسًا فِيْ يَدِهٖ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَتَبِيْعُ النَّاقُوْسَ فَقَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ فَقُلْتُ نَدْعُوْ بِهٖ إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهٗ بَلٰى قَالَ فَقَالَ تَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ عَنِّيْ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ قَالَ ثُمَّ تَقُوْلُ إِذَا أَقَمْتَ الصَّلٰوةَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهٗ بِمَا رَأَيْتُ فَقَالَ

سبقت لے گئے تو مجھے حیا محسوس ہونے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال! کھڑے ہو جاؤ اور جس طرح تمہیں عبد اللہ بن زید بتاتے جائیں وہ کہتے جاؤ۔ پس حضرت بلال نے اذان کہی۔ ابو بشر نے ابو عمیر سے روایت کی ہے کہ انصار کا یہ خیال ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زید اگر اس روز بیمار نہ ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں مؤذن مقرر فرماتے۔

اذان کس طرح دی جائے

محمد بن عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن زید نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناقوس کا حکم فرمایا تاکہ اسے بجا کر لوگوں کو نماز کے لیے جمع کیا جائے تو میرے پاس سے ایک آدمی گزرا جبکہ میں سویا ہوا تھا اور اس نے اپنے ہاتھ میں ناقوس اٹھایا ہوا تھا۔ میں نے کہا۔ اے اللہ کے بندے! کیا آپ یہ ناقوس بیچتے ہیں؟ اس نے کہا آپ اس کا کیا کریں گے؟ میں نے کہا۔ ہم اس کے ذریعے نماز کے لیے بلائیں گے۔ کہا کیا میں وہ چیز نہ بتا دوں جو اس سے بہتر ہے۔ میں نے اس سے کہا کیوں نہیں۔ کہا کہ یوں کہا کرو۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ پھر وہ مجھ سے ذرا پیچھے ہٹ گیا اور کہا کہ جب نماز کھڑی ہونے لگے تو یوں کہا کرو۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف بیشک نماز کھڑی ہو گئی۔ بیشک نماز کھڑی ہو گئی۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ صبح کے وقت میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو یہ چیز بتائی جو میں نے دیکھی تھی۔ فرمایا کہ اللہ

Marfat.com

إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَأَلْقِ عَلَيْهِ بِمَا رَأَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهِ فَإِنَّهُ أَنْدٰى صَوْتًا مِنْكَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ أُلْقِيهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهِ قَالَ فَسَمِعَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ يَقُولُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا أُرِيَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰكَذَا رِوَايَةُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَقَالَ فِيهِ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَقَالَ مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيهِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَمْ يُثَنِّيَا۔

۴۹۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي سُنَّةَ الْأَذَانِ قَالَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِي قَالَ تَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ تَرْفَعُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ تَخْفِضُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالشَّهَادَةِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَإِنْ كَانَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ قُلْتَ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

۴۹۸- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ

نے چاہا تو یہ خواب حق ہے۔ پس بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ انہیں بتاتے جانا جو تم نے دیکھا تاکہ وہ آواز سے کہیں کیونکہ ان کی آواز تمہاری نسبت بلند ہے۔ پس میں حضرت بلال کے ساتھ کھڑا ہو گیا انہیں بتاتا رہا اور وہ اذان کہتے رہے۔ حضرت عمر نے اپنے گھر میں جب اسے سنا تو اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے آئے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں نے بھی ایسا ہی دیکھا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زہری۔ سعید بن مسیب نے حضرت عبداللہ بن زید سے اسی طرح روایت کی اور اس میں ابن اسحاق نے زہری سے چار مرتبہ تکبیر روایت کی جبکہ معمر، یونس نے زہری سے دو مرتبہ تکبیر روایت کی ہے۔

ابو محذورہ کے والد ماجد سے ان کے والد محترم نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مجھے اذان کا طریقہ سکھائیے۔ فرمایا کہ آپ نے میری پیشانی پر دست مبارک پھیرا اور فرمایا یوں کہا کرو۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، یہ بلند آواز سے کہنا پھر کہنا میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں یہ کہتے وقت آواز پست رکھنا، پھر بلند آواز سے شہادت دینا میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف، آؤ نجات کی طرف اگر وہ صبح کی نماز ہو تو کہے۔ نماز نیند سے بہتر ہے۔ نماز نیند سے بہتر ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ نہیں م

عبدالملک بن ابو محذورہ نے اپنی والدہ ماجدہ اور اپنے والد ماجد اور حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

Marfat.com

ابْنُ السَّائِبِ أَخْبَرَنِي أَبِي وَأُمُّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْخَبَرِ وَفِيهِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فِي الْأُولٰى مِنَ الصُّبْحِ قَالَ أَبُودَاوُدَ وَحَدِيثُ مُسَدَّدٍ أَبْيَنُ قَالَ فِيهِ وَعَلَّمَنِي الْإِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ أَبُودَاوُدَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَإِذَا أَقَمْتَ الصَّلٰوةَ فَقُلْهَا مَرَّتَيْنِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ أَسَمِعْتَ قَالَ فَكَانَ أَبُومَحْذُورَةَ لَا يَجُزُّ نَاصِيَتَهُ وَلَا يَفْرُقُهَا لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَيْهَا۔

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَفَّانُ وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَحَجَّاجُ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوا ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَّالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً اَلْأَذَانُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَالْإِقَامَةُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں مذکورہ طریقہ بتایا اس روایت میں ہے کہ نماز نیند سے بہتر ہے، نماز نیند سے بہتر ہے۔ یہ فجر کی پہلی اذان میں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مسدد کی حدیث زیادہ واضح ہے اس میں فرمایا کہ مجھے اقامت دو مرتبہ سکھائی۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف آؤ نجات کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبدالرزاق نے کہا جب تم نماز کی اقامت کہو تو دو مرتبہ کہا کرو۔ یقیناً نماز کھڑی ہو گئی، یقیناً نماز کھڑی۔ کیا تم نے سنا؟ نیز فرمایا کہ حضرت ابومحذورہ نہ کبھی اپنی پیشانی کے بال کتراتے اور نہ منڈاتے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر اپنا دست مبارک پھیرا تھا۔

ابن محیریز نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اذان کے انیس اور اقامت کے سترہ کلمے سکھائے۔ اذان یہ ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف آؤ نجات کی طرف، آؤ نجات کی طرف، اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ اقامت یہ ہے اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَذَا فِی کِتَابٍ فِی حَدِیْثِ اَبِی مَحْذُوْرَۃَ۔

۵۰۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِی ابْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ اَبِی مَحْذُوْرَۃَ یَعْنِی عَبْدَ الْعَزِیْزِ عَنِ ابْنِ مُحَیْرِیْزٍ عَنْ اَبِی مَحْذُوْرَۃَ قَالَ اَلْقٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّاْذِیْنَ ہُوَ بِنَفْسِہٖ فَقَالَ قُلْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ ارْجِعْ فَمُدَّ مِنْ صَوْتِکَ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

۵۰۱ حَدَّثَنَا النُّفَیْلِیُّ نَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِکِ ابْنِ اَبِی مَحْذُوْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّی عَبْدَ الْمَلِکِ ابْنَ اَبِی مَحْذُوْرَۃَ یَذْکُرُ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا مَحْذُوْرَۃَ یَقُوْلُ اَلْقٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ وَکَانَ یَقُوْلُ فِی الْفَجْرِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔

گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نماز کی طرف آؤ نجات کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف۔ یقیناً نماز کھڑی ہوگئی۔ یقیناً نماز کھڑی ہوگئی۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ ان کی

کہ کتاب میں حضرت ابو محذورہ کی حدیث میں اسی طرح ہے۔

عبد الملک بن ابو محذورہ یعنی ابن محیریز نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذان کی مجھے بنفسِ نفیس تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ کہا کرو: اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ پھر دوبارہ بلند آواز سے کہا کرو۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔

عبد الملک بن ابو محذورہ نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اذان کی حرف بحرف یوں تلقین فرمائی:۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف۔ ان کا بیان ہے کہ فجر کے وقت یوں کہا کرتے:۔ نماز نیند سے بہتر ہے۔

Marfat.com

۵۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ ثَنَا زِيَادٌ يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ يَعْنِي الْجُمَحِيَّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ الْجُمَحِيِّ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ أَذَانِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ وَمَعْنَاهُ وَفِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي مَحْذُورَةَ قُلْتُ حَدِّثْنِي عَنْ أَذَانِ أَبِيكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ قَطُّ وَكَذٰلِكَ حَدِيثُ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ جَدِّهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ تَرْجِعُ فَتَرْفَعُ صَوْتَكَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ۔

عبداللہ بن محیریز جمحی نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کی کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذان تعلیم فرمائی کہ یوں کہا کرو:۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ پھر اذان کے متعلق اسی طرح ذکر کیا جو ابن جریج نے عبدالملک بن عبدالعزیز سے روایت کی ہے اور جو معناً مالک بن دینار کی حدیث میں ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے ابن ابومحذورہ سے پوچھتے ہوئے عرض کیا کہ مجھے اپنے والد محترم کی اذان بتایئے جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سیکھی تو کہا:۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ صرف دو مرتبہ اسی طرح جعفر بن سلیمان کی حدیث میں ہے جو انہوں نے ابن ابی محذورہ سے انہوں نے اپنے چچا جان سے، انہوں نے ان کے جد امجد سے روایت کی ہے۔ مگر اس میں فرمایا کہ پھر ترجیع کرتے ہوئے بلند آواز سے کہا کرو:۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔

۵۰۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى قَالَ أُحِيلَتِ الصَّلٰوةُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ أَعْجَبَنِي أَنْ تَكُونَ صَلٰوةُ الْمُسْلِمِينَ أَوِ الْمُؤْمِنِينَ وَاحِدَةً حَتّٰى لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَبُثَّ رِجَالًا فِي الدُّورِ يُنَادُونَ النَّاسَ لِحِينِ الصَّلٰوةِ وَحَتّٰى هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رِجَالًا يَقُومُونَ عَلَى الْآطَامِ يُنَادُونَ الْمُسْلِمِينَ لِحِينِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَقَسُوا أَوْ كَادُوا أَنْ يَنْقُسُوا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَمَّا رَجَعْتُ لِمَا رَأَيْتُ مِنِ اهْتِمَامِكَ رَأَيْتُ رَجُلًا كَأَنَّ عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ أَخْضَرَيْنِ فَقَامَ عَلَى الْمَسْجِدِ

عمرو بن مرزوق، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابن ابی لیلیٰ۔ ابن المثنیٰ محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی کہ نماز کی تین حالتیں بدلیں۔ ہمارے ساتھیوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ مسلمانوں یا ایمان والوں کی نماز ایک ہونی چاہیئے۔ لہٰذا میں نے ارادہ کیا کہ کچھ آدمیوں کو بھیجا کروں کہ لوگوں کو گھروں سے نماز کے لئے بلا کر لایا کریں۔ یہاں تک کہ میں نے ارادہ کر لیا کہ کچھ لوگوں کو حکم دوں کہ وہ اونچی جگہوں پر چڑھ کر مسلمانوں کو نماز کے وقت بلایا کریں۔ یہاں تک کہ وہ ناقوس بجانے لگے یا ناقوس بجانے والے تھے کہ انصار سے ایک شخص آکر عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! جب میں واپس لوٹا تو میں نے آپ کے اہتمام کو دیکھا اور ایک آدمی کو جس نے اوپر دو سبز کپڑے ہیں۔ وہ مسجد میں کھڑا ہو کر اذان کہہ رہا تھا۔ پھر وہ کچھ دیر بیٹھنے کے بعد کھڑا ہو گیا اور اسی طرح کہا۔ اس کے سوا کہ وہ کہہ رہا تھا:۔ یقیناً نماز کھڑی ہو گئی۔ لہٰذا اگر لوگوں کے باتیں بنانے کا خیال نہ ہوتا

Marfat.com

فَاَذَّنَ ثُمَّ قَعَدَ قَعْدَةً ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مِثْلَهَا اِلَّا اَنَّهُ يَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ وَلَوْلَا اَنْ يَقُوْلَ النَّاسُ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى اَنْ تَقُوْلُوْا لَقُلْتُ اِنِّيْ كُنْتُ يَقْظَانًا غَيْرَ نَائِمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى لَقَدْ اَرَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا وَلَمْ يَقُلْ عَمْرٌو لَقَدْ فَمُرْ بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ اَمَا اِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ الَّذِيْ رَاٰى وَلٰكِنْ لَمَّا سُبِقْتُ اسْتَحْيَيْتُ قَالَ وَحَدَّثَنَا اَصْحَابُنَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ اِذَا جَاءَ يَسْاَلُ فَيُخْبَرُ بِمَا سُبِقَ مِنْ صَلَاتِهِ وَاِنَّهُمْ قَامُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ قَائِمٍ وَرَاكِعٍ وَقَاعِدٍ وَمُصَلٍّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِيْ بِهَا حُصَيْنٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى حَتّٰى جَاءَ مُعَاذٌ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ حُصَيْنٍ فَقَالَ لَا اَرَاهُ عَلٰى حَالٍ اِلٰى قَوْلِهِ كَذٰلِكَ فَافْعَلُوْا ثُمَّ رَجَعْتُ اِلٰى حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ مَرْزُوْقٍ قَالَ فَجَاءَ مُعَاذٌ فَاَشَارُوْا اِلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهٰذِهٖ سَمِعْتُهَا مِنْ حُصَيْنٍ قَالَ فَقَالَ مُعَاذٌ لَا اَرَاهُ عَلٰى حَالٍ اِلَّا كُنْتُ عَلَيْهَا قَالَ فَقَالَ اِنَّ مُعَاذًا قَدْ سَنَّ لَكُمْ سُنَّةً كَذٰلِكَ فَافْعَلُوْا قَالَ وَحَدَّثَنَا اَصْحَابُنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اَمَرَهُمْ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اُنْزِلَ رَمَضَانُ وَكَانُوْا قَوْمًا لَمْ يَتَعَوَّدُوا الصِّيَامَ وَكَانَ الصِّيَامُ عَلَيْهِمْ شَدِيْدًا فَكَانَ مَنْ لَمْ يَصُمْ اَطْعَمَ مِسْكِيْنًا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ فَكَانَتِ الرُّخْصَةُ لِلْمَرِيْضِ وَالْمُسَافِرِ فَاُمِرُوْا بِالصِّيَامِ قَالَ وَحَدَّثَنَا اَصْحَابُنَا قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَفْطَرَ فَنَامَ قَبْلَ اَنْ يَاْكُلَ لَمْ يَاْكُلْ حَتّٰى يُصْبِحَ قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ فَاَرَادَ امْرَاَتَهُ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ نِمْتُ فَظَنَّ اَنَّهَا

ابن مثنیٰ نے کہا کہ لوگ باتیں سنائیں گے ورنہ میں کہتا کہ میں جاگ رہا تھا سویا ہوا نہ تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ــــ ابن مثنیٰ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھلائی دکھائی ہے اور حضرت عمر نے ذکر نہ کیا۔ پس بلال سے کہو کہ اذان کہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ میں نے بھی اسی طرح دیکھا ہے لیکن جب یہ مجھ پر سبقت لے گئے تو مجھے حیا محسوس ہوئی راوی کا بیان ہے کہ ہمارے ساتھیوں نے بتایا کہ آدمی آکر پوچھتا تو اسے بتایا جاتا کہ کتنی نماز ہو چکی ہے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوتے قیام، رکوع اور قعدہ کرنے والے نمازیوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ــ ابن مثنیٰ عمرو، حصین نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی کہ حضرت معاذ آگئے۔ شعبہ نے کہا کہ میں نے حصین سے سنا کہ انہوں نے فرمایا: میں تو اسی حالت میں شامل ہوں گا، اس ارشاد تک کہ اسی طرح کرو۔ پھر میں عمرو بن مرزوق کی حدیث کی طرف لوٹا تو کہا کہ حضرت معاذ آگئے تو لوگوں نے ان کی طرف اشارہ کیا۔ شعبہ نے کہا کہ یہ میں نے حصین سے سنا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت معاذ نے فرمایا: میں تو اسی حالت میں شامل ہوں گا جس کے اندر حضور ہوں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور نے فرمایا: بیشک معاذ نے تمہارے لئے طریقہ نکال دیا ہے۔ لہٰذا اسی طرح کیا کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ ہمارے ساتھیوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو لوگوں کو تین روزے رکھنے کا حکم فرمایا۔ پھر رمضان کے متعلق حکم نازل ہو گیا اور لوگ روزوں کے عادی نہ تھے لہٰذا روزے ان کے لئے سخت تھے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی: تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے وہ ضرور اس کے روزے رکھے (۲ : ۱۸۵) پس رخصت بیمار اور مسافر کے لئے ہے اور سب کو روزے کا حکم دیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہمارے ساتھیوں نے کہا کہ آدمی روزہ کھول کر جب کھانا کھانے سے پہلے سو جاتا تو صبح تک نہ کھاتا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر آئے اور اپنی بیوی کا ارادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں سو گئی تھی۔ حضرت عمر نے سمجھا کہ بہانہ کرتی ہے۔ لہٰذا ان سے جماع

Marfat.com

تعتل فاتاها فجاء رجل من الانصار فاراد
الطعام فقالوا حتى نسخن لك شيئا فنام
فلما اصبحوا نزلت عليه هذه الاية احل لكم
ليلة الصيام الرفث الى نسائكم۔

۵۰۴- حدثنا ابن المثنى عن داود ح
وثنا نصر بن المهاجر ثنا يزيد بن هارون عن
المسعودي عن عمرو بن مرة عن ابن ابي ليلى
عن معاذ بن جبل قال احيلت الصلوة ثلاثة
احوال واحيل الصيام ثلاثة احوال وساق
نصر الحديث بطوله واقتص ابن المثنى منه
قصة صلوتهم نحو بيت المقدس قط قال
الحال الثالث ان رسول الله صلى الله عليه و
سلم قدم المدينة فصلى يعني نحو بيت
المقدس ثلاثة عشر شهرا فانزل الله هذه
الاية قد نرى تقلب وجهك في السماء فلنولينك
قبلة ترضاها فول وجهك شطر المسجد الحرام
وحيث ما كنتم فولوا وجوهكم شطره فوجهه
الله الى الكعبة وتم حديثه وسمى نصر صاحب
الرؤيا قال فجاء عبد الله بن زيد رجل من
الانصار وقال فيه فاستقبل القبلة قال الله
اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان
لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد
ان محمدا رسول الله حي على الصلوة مرتين حي
على الفلاح مرتين الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله
ثم امهل هنيئة ثم قام فقال مثلها الا انه
قال زاد بعد ما قال حي على الفلاح قد قامت
الصلوة قد قامت الصلوة قال فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لقنها بلالا فاذن بها بلال
وقال في الصوم قال فان رسول الله صلى الله

کیا۔ اسی طرح ایک انصاری نے کھانے کا ارادہ کیا۔ لوگوں نے کہا ٹھہریئے یہاں تک کہ کچھ گرم کرلیں۔ پس وہ سوگیا۔ صبح کے وقت یہ آیت نازل ہوئی: ”روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا“ (۲: ۱۸۷)

ابن مثنی، داؤد ـــ نصر بن مہاجر، یزید بن ہارون، مسعودی عمرو بن مرہ، ابن ابی لیلی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ نماز کی تین حالت رہیں اور اسی طرح روزے کی تین اور نصر نے باقی حدیث طوالت سے بیان کی۔ ابن مثنی نے بیت المقدس کی طرف پڑھنے کا قصہ بیان کیا۔ فرمایا کہ تیسرا حال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو بیت المقدس کی طرف تیرہ مہینے نماز پڑھی۔ پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی: ”ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔ ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو (۲: ۱۴۴) تو آپ کو اللہ نے کعبہ کی طرف پھیر دیا۔ پوری ہوئی یہ حدیث۔ نصر نے خواب دیکھنے والے کا نام لیتے ہوئے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن زید آئے جو انصار سے ایک آدمی تھے اور اس میں کہا کہ اس نے کعبے کی طرف منہ کرکے کہا اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف دو دفعہ۔ آؤ نجات کی طرف، دو دفعہ۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر کھڑا ہوا اور اسی طرح کہا مگر اس دفعہ حی علی الفلاح کے بعد یہ بھی کہا: یقیناً نماز کھڑی ہوگئی۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بلال کو سکھا دو۔ پس حضرت بلال نے ان کلمات کے ساتھ اذان کہی۔ روزے کے بارے میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے اور عاشورے کا روزہ رکھا کرتے

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَيَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ أَيَّامًا مَعْدُوْدَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ فَكَانَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَصُوْمَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَنْ يُفْطِرَ وَيُطْعِمَ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا أَجْزَأَهُ ذٰلِكَ فَهٰذَا حَوْلٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ فَثَبَتَ الصِّيَامُ عَلَى مَنْ شَهِدَ الشَّهْرَ وَعَلَى الْمُسَافِرِ أَنْ يَقْضِيَ وَثَبَتَ الطَّعَامُ لِلشَّيْخِ الْكَبِيْرِ وَالْعَجُوْزِ الَّذَيْنِ لَا يَسْتَطِيْعَانِ الصَّوْمَ وَجَاءَ صِرْمَةُ وَقَدْ عَمِلَ يَوْمَهُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

بَابٌ فِي الْإِقَامَةِ۔

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَا ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ ح وَحَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ ثَنَا وُهَيْبٌ جَمِيْعًا عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوْتِرَ الْإِقَامَةَ زَادَ حَمَّادٌ فِيْ حَدِيْثِهِ إِلَّا الْإِقَامَةَ۔

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ قَالَ إِسْمٰعِيْلُ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَيُّوْبَ فَقَالَ إِلَّا الْإِقَامَةَ۔

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي الْمُثَنّٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْأَذَانُ

تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: "تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے کہ تم سے اگلے لوگوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے گنتی کے دن ہیں تو تم میں سے جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا (۲: ۱۸۴) پس جو روزہ رکھنا چاہتا رکھ لیتا اور جو چھوڑنا چاہتا وہ اس کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیتا ایک سال یہ حالت رہی تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: "رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں۔ تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے، ضرور اس کے روزے رکھے اور جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں (۲: ۱۸۵) پس رمضان کے روزے ہر اس شخص پر لازم ہوگئے جو یہ مہینہ پائے اور مسافر پر قضا لازم ہوئی اور زیادہ بوڑھے بڑھیا جو روزے کی طاقت نہ رکھتے ہوں فدیہ ان کے لئے ہو گیا کہ روزانہ کی مشقت کے بدلے دیں۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

اقامت کا بیان

سلیمان بن حرب اور عبدالرحمٰن بن مبارک، حماد، سماک بن عطیہ موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب، ایوب، ابوقلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان کو جفت اور اقامت کو طاق کہا کریں۔ حماد نے اپنی حدیث میں کہا کہ سوائے اقامت کے۔

ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مذکورہ حدیث وہیب کی طرح روایت کی۔ اسمٰعیل نے کہا کہ میں نے یہ حدیث ایوب سے بیان کی تو کہا کہ اقامت کے سوا۔

مسلم ابوالمثنیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اذان دو دو دفعہ اور اقامت ایک ایک دفعہ ہوتی تھی۔

Marfat.com

عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ وَالْاِقَامَۃَ مَرَّۃً مَرَّۃً غَیْرَ اَنَّہٗ یَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ فَاِذَا سَمِعْنَا الْاِقَامَۃَ تَوَضَّاْنَا ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ شُعْبَۃُ لَمْ اَسْمَعْ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ غَیْرَ ھٰذَا الْحَدِیْثِ۔

سوائے اس کے کہ کہتے : یقیناً نماز کھڑی ہوگئی ، یقیناً نماز کھڑی ہوگئی۔ جب ہم اقامت سنتے تو وضو کر کے نماز کے لئے نکل آتے ۔ شعبہ نے کہا کہ میں نے ابوجعفر سے اس حدیث کے سوا اور کچھ نہیں سنا۔

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ فَارِسٍ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ یَعْنِی الْعَقَدِیَّ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ مُؤَذِّنِ مَسْجِدِ الْعُرْیَانِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمُثَنّٰی مُؤَذِّنَ مَسْجِدِ الْاَکْبَرِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ۔

عبدالملک بن عمرو نے شعبہ سے روایت کی ہے کہ مسجد عریان کے مؤذن ابوجعفر اور مسجد اکبر کے مؤذن ابوالمثنیٰ کہا کرتے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا ہے اور مذکورہ حدیث بیان کی۔

بَابٌ ۷۹ الرَّجُلُ یُؤَذِّنُ وَیُقِیْمُ اٰخَرُ۔

اگر ایک اذان کہے اور دوسرا اقامت

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ خَالِدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ عَمِّہٖ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْاَذَانِ اَشْیَاءَ لَمْ یَصْنَعْ مِنْہَا شَیْئًا قَالَ فَاُرِیَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ زَیْدٍ الْاَذَانَ فِی الْمَنَامِ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ اَلْقِہٖ عَلٰی بِلَالٍ فَاَلْقَاہُ عَلَیْہِ فَاَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اَنَا رَاَیْتُہٗ وَاَنَا کُنْتُ اُرِیْدُہٗ قَالَ فَاَقِمْ اَنْتَ۔

عبداللہ سے روایت ہے کہ ان کے چچا جان حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذان کی جگہ کئی کاموں کے کرنے کا ارادہ فرمایا لیکن ان میں سے ایک بھی کیا نہیں۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید کو خواب میں اذان دکھائی گئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کر دی۔ فرمایا کہ بلال کو سکھا دو۔ پس انہیں سکھا دی گئی تو حضرت بلال نے اذان کہی۔ حضرت عبداللہ بن زید کا بیان ہے کہ میں نے دیکھی لہٰذا میں اذان کہنا چاہتا تھا لیکن حضور نے فرمایا کہ تم اقامت کہو۔

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِیْرِیُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَہْدِیٍّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ کَانَ جَدِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ زَیْدٍ یُحَدِّثُ بِہٰذَا الْخَبَرِ قَالَ فَاَقَامَ جَدِّیْ۔

محمد بن عمرو نے عبداللہ بن محمد سے سنا کہ میرے جد امجد حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ واقعہ بیان فرماتے ان کا بیان ہے کہ میرے جد امجد نے اقامت کہی۔

بَابٌ ۸۰ مَنْ اَذَّنَ فَہُوَ یُقِیْمُ۔

جو اذان دے وہی اقامت کہے

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِیَادٍ یَعْنِی الْاِفْرِیْقِیَّ اَنَّہٗ سَمِعَ زِیَادَ بْنَ نُعَیْمٍ

زیاد بن نعیم حضرمی سے روایت ہے کہ حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب پہلی صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے ۔۔۔

Marfat.com

الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ قَالَ لَمَّا كَانَ أَوَّلُ أَذَانِ الصُّبْحِ أَمَرَنِي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَّنْتُ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أُقِيمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى نَاحِيَةِ الْمَشْرِقِ إِلَى الْفَجْرِ فَيَقُولُ لَا حَتَّى إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ نَزَلَ فَبَرَزَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيَّ وَقَدْ تَلَاحَقَ أَصْحَابُهُ يَعْنِي فَتَوَضَّأَ فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَا صُدَاءٍ هُوَ أَذَّنَ وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ قَالَ فَأَقَمْتُ۔

بَاب ۱۸۱ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْأَذَانِ۔

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ صَلَاةً وَيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا۔

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ وَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ أَنْ لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى۔

بَاب ۱۸۲ مَا يَجِبُ عَلَى الْمُؤَذِّنِ مِنْ تَعَاهُدِ الْوَقْتِ۔

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اذان کہی۔ پس میں کہتا رہا کہ یا رسول اللہ! اقامت کہوں؟ لیکن آپ اجالا ہونے تک برابر مشرق کی جانب دیکھتے رہے اور انکار فرماتے رہے۔ فجر طلوع ہوتے پر آپ نے نزول اجلال فرمایا پھر میری جانب متوجہ ہوئے اور آپ کے اصحاب آ گئے تھے تو آپ نے وضو فرمایا حضرت بلال نے اذان کہی تھی اور جو اذان کہے وہی اقامت کہتا ہے ان کا بیان ہے کہ میں بیٹھ گیا۔

اذان بلند آواز سے کہنا

ابو یحییٰ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلند آواز سے اذان کہنے والے کی مغفرت فرما دی جاتی ہے اور جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے ہر تر اور خشک چیز اس کی گواہی دیتی ہے اور جماعت میں حاضر ہونے والے کا پچیس گنا ثواب لکھا جاتا ہے اور اس کے دو نمازوں کے درمیانی گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لیے اذان کہی جائے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے کہ اس کی ہوا خارج ہوتی ہے یہاں تک کہ اسے اذان کی آواز نہیں آتی جب اذان ختم ہوتی ہے تو واپس آ دھمکتا ہے۔ جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو پھر دوڑتا ہے، یہاں تک کہ جب تکبیر ختم ہو جائے تو واپس آ پہنچتا ہے یہاں تک کہ آدمی کے دل میں خیالات پیدا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں بات کو یاد کر جو اسے یاد نہیں تھیں یہاں تک کہ آدمی یہ بھی بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔

مؤذن کے لیے وقت کی پابندی کرنا ضروری ہے

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام ضامن اور مؤذن امانت دار ہوتے ہیں۔ اے

Marfat.com

وَسَلَّمَ الْاِمَامُ ضَامِنٌ وَّالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ۔

اللہ! اماموں کو ہدایت دے اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔ ف

ف۔ مؤذن کا وقت پر اذان کہنا اور امام کا پوری طہارت کر کے درست نماز پڑھانا بہت ضروری ہے ورنہ مقتدیوں کی نماز خراب کرنے کا وبال بھی امام پر پڑے گا۔ اگر نماز درست ہوئی اور صحیح طریقے سے ادا کی گئی تو امام کو تمام مقتدیوں کے برابر ثواب ملے گا اور اگر نماز میں نقص رہا یا فاسد وواجب الاعادہ ٹھہری تو اس کا وبال امام پر ہوگا اور جو مقتدی امام کی ایسی غلطی پر مطلع نہ ہوا اس کی نماز ہو جائے گی لیکن عنداللہ امام بری الذمہ نہیں ہوگا۔ آجکل ائمہ حضرات بھی اتنے بیباک واقع ہوئے ہیں کہ فرش سے عرش تک کی باتیں سامعین اور مقتدیوں کو سنادیں گے لیکن نماز کے ارکان وواجبات کی واقفیت اور سجدۂ سہو کے مواقع کا علم بھی نہیں رکھتے۔ مقتدیوں کا امام پر بھروسہ ہے اور امام صاحب کا گزر اوقات سے واسطہ ہے۔ باقی سب کچھ سپرد خدا۔ نماز ملا سے نہ ہو لیکن طرفین کا گزارا ہو جاتا ہے۔ کاش! یہ حضرات اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں نیز خوف خدا و خطرۂ روز جزا کو مدنظر رکھیں۔ یہ نہ ہو کہ قیامت کے روز لینے کے دینے پڑجائیں۔ کاش! ہم آج ہی ہوش میں آجائیں وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ نُبِّئْتُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ قَالَ وَلَا اُرَانِيْ اِلَّا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حسن بن علی، ابن نمیر، اعمش، ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر مذکورہ حدیث کے مطابق روایت کی۔

بَابٌ ۱۸۲ اَلْاَذَانُ فَوْقَ الْمَنَارَةِ۔

منارے پر اذان کہنا

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَيُّوْبَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِي النَّجَّارِ قَالَتْ كَانَ بَيْتِيْ مِنْ اَطْوَلِ بَيْتٍ كَانَ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَكَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ عَلَيْهِ الْفَجْرَ فَيَاْتِيْ بِسَحَرٍ فَيَجْلِسُ عَلَى الْبَيْتِ يَنْظُرُ اِلَى الْفَجْرِ فَاِذَا رَاٰهُ تَمَطّٰى ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَحْمَدُكَ وَاَسْتَعِيْنُكَ عَلٰى قُرَيْشٍ اَنْ يُّقِيْمُوْا دِيْنَكَ قَالَتْ ثُمَّ يُؤَذِّنُ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُهُ كَانَ تَرَكَهَا لَيْلَةً وَّاحِدَةً هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ۔

محمد بن جعفر بن زبیر نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ بنی نجار کی ایک صحابیہ نے فرمایا کہ مسجد نبوی کے گرد جتنے گھر تھے میرا گھران میں سب سے بلند تھا۔ حضرت بلال فجر کی اذان اسی پر کہتے تھے وہ پچھلی رات آکر مکان کی چھت پر بیٹھ جاتے اور فجر طلوع ہونے کا انتظار کرتے رہتے جب اسے دیکھتے تو انگڑائی لیتے اور کہتے۔ اے اللہ! میں تیری حمد وثنا بیان کرتا ہوں اور قریش کے مقابلے میں تیری مدد چاہتا ہوں کہ وہ تیرے دین کو قائم کریں وہ فرماتی ہیں کہ پھر اذان کہتے ان کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میرے علم میں ایسی ایک رات بھی نہیں جب کہ انہوں نے یہ الفاظ نہ کہے ہوں۔

بَابٌ ۱۸۳ اَلْمُؤَذِّنُ يَسْتَدِيْرُ فِيْ اَذَانِهٖ۔

مؤذن کا اذان میں گھومنا

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ثَنَا قَيْسٌ يَعْنِي ابْنَ الرَّبِيْعِ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ جَمِيْعًا عَنْ عَوْنٍ

موسیٰ بن اسمٰعیل، قیس ابن الربیع۔ محمد بن سلیمان انباری، وکیع، سفیان، عون بن ابوجحیفہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم

Marfat.com

ابْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ فَخَرَجَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ فَكُنْتُ اَتَتَبَّعُ فَمَهٗ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ بُرُوْدٌ يَمَانِيَّةٌ قِطْرِيٌّ وَقَالَ مُوْسٰى قَالَ رَاَيْتُ بِلَالًا خَرَجَ اِلَى الْاَبْطَحِ فَاَذَّنَ فَلَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ لَوٰى عُنُقَهٗ يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَلَمْ يَسْتَدِرْ ثُمَّ دَخَلَ فَاَخْرَجَ الْعَنَزَةَ وَسَاقَ حَدِيْثَهٗ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مکہ مکرمہ کے اندر ایک چمڑے کے خیمے میں جلوہ افروز تھے۔ پس حضرت بلال نکلے اور اذان کہی۔ میں دیکھ رہا تھا کہ انہوں نے اپنا منہ ادھر ادھر کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے اوپر سرخ حلہ تھا یمنی چادر کا گویا قطر کی بنی ہوئی ہے۔ موسیٰ کا بیان ہے کہ راوی نے کہا میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ ابطح کی جانب نکل گئے پس اذان کہی اور جب حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح پر پہنچے تو اپنی گردن کو دائیں بائیں جانب پھرایا اور خود نہیں گھومے پھر اندر داخل ہوئے اور نیزہ لے کر

اذان و اقامت کے درمیان دعا مانگنا

باب ۱۸۴ فِي الدُّعَاءِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ۔

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ اَبِي اِيَاسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ۔

ابو ایاس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ دعا رد نہیں ہوتی جو اذان و اقامت کے درمیان کی جائے۔

اذان کی آواز سن کر کیا کہے

باب ۱۸۵ مَا يَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ۔

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ۔

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اذان کی آواز سنو تو وہی کہتے جاؤ جو مؤذن کہہ رہا ہے۔

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ وَحَيْوَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ اَبِي اَيُّوْبَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ

عبدالرحمٰن بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کی آواز سنو تو وہی کہو جو وہ کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو کیونکہ وہ جنت میں ایک اعلیٰ مقام ہے جو اللہ کے بندوں سے ایک ہی بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں۔ پس جو میرے لیے وسیلہ مانگے گا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو گئی۔ ف

Marfat.com

اللّٰہ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ عَلَیْہِ الشَّفَاعَۃُ۔

ف۔ وسیلہ جنت میں ایک اعلیٰ مقام ہے۔ روزِ قیامت پوری کائنات میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی اُس پر رونق افروز ہوں گے۔ وہاں آپ اپنے پروردگار کی ایسی ثنائیں بیان کریں گے جو مخلوق کے کسی فرد کو معلوم نہیں ہوں گی اور دوسری جانب مخلوق خدا کی شفاعت فرمائیں گے۔ خود سجدے میں گر کر گرے ہوئے لوگوں کو اُٹھائیں گے۔ اپنے مالک کے حضور رو رو کر روتے ہوئے لوگوں کو ہنسائیں گے۔ خود ہماری بخشش کی خاطر تڑپیں گے اور ہمارے جیسے تڑپتے ہوئے گنہگاروں کو آرام پہنچائیں گے۔ غرضیکہ بابِ شفاعت کھول کر مخلوقِ خدا کی بگڑی بنائیں گے۔ مشکل میں پھنسے ہوئے مسلمانوں کی مشکل کشائی فرمائیں گے۔ بخشش کی حاجت رکھنے والوں کی حاجت روائی کریں گے۔ غرضیکہ جس میدان میں اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ کی صدا بلند ہوئی تھی وہاں حبیبِ کردگار کی شفاعت ایسی زوروں پر آئے گی جس کا نقشہ ایک محرمِ راز نے یوں کھینچا ہے ؎

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ وا
قرض لیتی ہے گنہ پرہیز گاری واہ وا

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَۃَ قَالَا نَا ابْنُ وَھْبٍ عَنْ حُیَیٍّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یَعْنِی الْحُبُلِیَّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْمُؤَذِّنِیْنَ یَفْضُلُوْنَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْ کَمَا یَقُوْلُوْنَ فَاِذَا انْتَھَیْتَ فَسَلْ تُعْطَہٗ۔

ابوعبدالرحمٰن حبلی نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا یارسول اللہ! مؤذن ہم پر فضیلت لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم وہی کہو جو وہ کہتے ہیں، جب اذان ختم ہو جائے تو مانگو تمہیں عطا فرمایا جائے گا۔

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا اللَّیْثُ عَنِ الْحُکَیْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا غُفِرَ لَہٗ۔

عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اذان سنتے وقت کہا، گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے، محمد مصطفیٰ کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوا تو اسے بخش دیا جاتا ہے۔

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مَھْدِیٍّ نَا عَلِیُّ بْنُ مُسْھِرٍ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ یَتَشَھَّدُ قَالَ وَاَنَا وَاَنَا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مؤذن سے شہادتیں سنتے تو فرماتے:۔ میں بھی گواہ ہوں، میں بھی گواہ ہوں۔

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا مُحَمَّدُ

حفص بن عاصم بن عمر کے والد ماجد نے حضرت عمر رضی اللہ

Marfat.com

ثنا محمد بن جهضم ثنا اسمعيل بن جعفر عن عمارة بن غزية عن خبيب بن عبد الرحمن ابن يساف عن حفص بن عاصم بن عمر عن ابيه عن جده عمر بن الخطاب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا قال المؤذن الله اكبر الله اكبر فقال احدكم الله اكبر الله اكبر فاذا قال اشهد ان لا اله الا الله قال اشهد ان لا اله الا الله فاذا قال اشهد ان محمدا رسول الله قال اشهد ان محمدا رسول الله ثم قال حي على الصلوة قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال حي على الفلاح قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال الله اكبر الله اكبر قال الله اكبر الله اكبر ثم قال لا اله الا الله قال لا اله الا الله من قلبه دخل الجنة۔

باب ۱۸۶ ما يقول اذا سمع الاقامة۔

۵۲۵۔ حدثنا سليمان بن داود العتكي ثنا محمد بن ثابت حدثني رجل من اهل الشام عن شهر بن حوشب عن ابي امامة او عن بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان بلالا اخذ في الاقامة فلما ان قال قد قامت الصلوة قال النبي صلى الله عليه وسلم اقامها الله وادامها وقال في سائر الاقامة كنحو حديث عمر في الاذان۔

باب ۱۸۷ الدعاء عند الاذان۔

۵۲۶۔ حدثنا احمد بن حنبل ثنا علي بن عياش ثنا شعيب بن ابي حمزة عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال حين يسمع النداء اللهم رب هذه الدعوة التامة

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے تو تم بھی اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہو جب وہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے تو تم بھی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہو جب وہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے تو تم بھی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہو پھر وہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہے تو تم لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہو پھر وہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو تم لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہو پھر وہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے تو تم اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہو پھر وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے تو تم بھی دل میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہو تو جنت میں داخل ہو گئے (جو زبان و دل سے یہ کلمات کہتا ہے اُسے جنتی شمار فرمالیا جاتا ہے)

اقامت سنے تو کیا کہے

شہر بن حوشب نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی اور صحابی سے روایت کی ہے کہ حضرت بلال اقامت کہنے لگے۔ جب انہوں نے یہ کہا قد قامت الصلوٰۃ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں کہا۔ اقامہا اللہ وادامہا اور باقی ساری اقامت کے جواب میں اسی طرح کہا جیسا کہ اذان کے متعلق حدیث عمر میں ہے۔

اذان کے بعد کی دعا

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اذان سن کر کہا: اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد مصطفیٰ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر جلوہ افروز فرما جس کا تو نے

Marfat.com

وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِلَّا حَلَّتْ لَہُ الشَّفَاعَۃُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

وعدہ فرمایا ہے۔ قیامت کے روز وہ میری شفاعت کا مستحق ہو گیا۔

باب ۱۸۸ مَا یَقُوْلُ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ۔

۵۲۷ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِھَابٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ الْوَلِیْدِ الْعَدَنِیُّ ثَنَا قَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ ثَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ اَبِیْ کَثِیْرٍ مَوْلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَھَارِکَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ فَاغْفِرْ لِیْ۔

مغرب کی اذان کے وقت کیا کہے

ابو کثیر مولیٰ ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سکھایا کہ مغرب کی اذان کے وقت کہا کروں: اے اللہ! یہ تیری رات کا آنا۔ تیرے دن کا جانا اور تیرے پکارنے والوں کی آوازیں ہیں۔ پس میری مغفرت فرما (دعاؤں کی اس لیے تعلیم دی گئی ہے کہ بندوں کی توجہ ہر موڑ پر اپنے خالق ومالک کی طرف مبذول رہے)

Marfat.com

پارہ ــــ ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۱۸۹ أَخْذِ الْأَجْرِ عَلَى التَّأْذِيْنِ۔

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ ثَنَا حَمَّادٌ أَنَا سَعِيْدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ وَقَالَ مُوْسٰى فِيْ مَوْضِعٍ آخَرَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنِيْ إِمَامَ قَوْمِيْ قَالَ أَنْتَ إِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلٰى أَذَانِهِ أَجْرًا۔

اذان کہنے کی تنخواہ لینا

مطرف بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن ابوالعاص نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا۔ موسیٰ بن اسمٰعیل نے دوسرے مقام پر کہا کہ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ مجھے قوم کا امام بنادیجیے۔ فرمایا تم قوم کی امامت کرو اور سب سے ضعیف کی رعایت کرنا نیز مؤذن اسے مقرر کرنا جو اجرت نہ لے۔

ف۔ امام اس بات کا خیال رکھے کہ جماعت میں کمزور، بیمار اور حاجتمند بھی شامل ہوتے ہیں لہٰذا بقدر کفایت قرأت اتنی کم ہونی چاہیے کہ کمزوروں اور حاجتمندوں میں سے کسی کو تکلیف نہ ہو لیکن اتنی کم بھی نہ پڑھے کہ نماز کے لیے ناکافی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۱۹۰ فِي الْأَذَانِ قَبْلَ دُخُوْلِ الْوَقْتِ۔

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ وَدَاوُدُ ابْنُ شَبِيْبٍ الْمَعْنٰى قَالَا ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَ فَيُنَادِيَ أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ زَادَ مُوْسٰى فَرَجَعَ فَنَادٰى أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ لَمْ يَرْوِهِ عَنْ أَيُّوْبَ إِلَّا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ۔

وقت سے پہلے اذان کہنے کا بیان

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت بلال نے طلوع فجر سے پہلے اذان کہہ دی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دوبارہ کہنے کا حکم فرمایا۔ پس انہوں نے دوبارہ کہی کیونکہ بندہ سو گیا تھا۔ موسیٰ بن اسمٰعیل نے یہ بھی کہا۔ پس واپس لوٹے اور دوبارہ اذان کہی کیونکہ بندہ سو گیا تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ نہیں روایت کیا اس حدیث کو ایوب سے مگر حماد بن سلمہ نے۔

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا شُعَيْبُ ابْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِيْ رَوَّادٍ أَنَا نَافِعٌ عَنْ مُؤَذِّنٍ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهُ مَسْرُوْحٌ أَذَّنَ قَبْلَ الصُّبْحِ فَأَمَرَهُ عُمَرُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ وَقَدْ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ

نافع نے حضرت عمر کے مؤذن سے روایت کی ہے جس کو مسروح کہا جاتا تھا کہ اس نے صبح صادق سے پہلے اذان کہہ دی تو حضرت عمر نے اسے حکم فرمایا۔ پھر پہلی حدیث کی طرح۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے حماد بن زید، عبیداللہ بن عمر نے نافع یا کسی دوسرے سے کہ حضرت عمر کا

Marfat.com

نَافِعٍ أَوْ غَيْرِهِ أَنَّ مُؤَذِّنًا لِعُمَرَ يُقَالُ لَهُ مَسْرُوحٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ لِعُمَرَ مُؤَذِّنٌ يُقَالُ لَهُ مَسْعُودٌ وَذَكَرَ نَحْوَهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ ذَاكَ۔

مؤذن جسے مسروح کہا جاتا تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے دراوردی، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر کا ایک مؤذن تھا جس کو مسعود کہا جاتا تھا پھر اسی طرح بیان کی اور یہ سب سے صحیح ہے۔

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ شَدَّادٍ مَوْلَى عِيَاضِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَا تُؤَذِّنْ حَتَّى يَسْتَبِينَ لَكَ الْفَجْرُ هَكَذَا وَمَدَّ يَدَيْهِ عَرْضًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَشَدَّادٌ لَمْ يُدْرِكْ بِلَالًا۔

شداد مولیٰ عیاض بن عامر نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اس وقت تک اذان نہ کہا کرو جب تک فجر تم پر اس طرح واضح نہ ہو جائے اور عرضاً اپنے دست مبارک پھیلا دیئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شداد نے حضرت بلال کو نہیں پایا۔

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَسَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ كَانَ مُؤَذِّنًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَعْمَى۔

محمد بن سلمہ، ابن وہب، یحییٰ بن عبد اللہ بن سالم بن عبد اللہ بن عمر اور سعید بن عبد الرحمن، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن ام مکتوم مؤذن تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اور وہ نابینا تھے۔

ف۔ نابینا کا اذان پڑھنا جائز ہے جبکہ کوئی اسے صحیح وقت بتانے والا موجود ہو اور وقت بتا دے اگر وقت بتانے والا کوئی نہ ہو تو نابینا اذان نہ پڑھے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۹۱ الْخُرُوجُ عَنِ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ۔

اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کا بیان

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ رَجُلٌ حِينَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلْعَصْرِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابراہیم بن مہاجر سے روایت ہے کہ ابو الشعثاء نے فرمایا کہ میں مسجد کے اندر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا تو ایک آدمی باہر نکلا جبکہ مؤذن نے عصر کی اذان کہہ دی تھی۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ جس نے ایسا کیا اس نے ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

ف۔ جب کسی مسجد میں اذان ہو جائے تو مؤذن یا کسی دوسرے شخص کو جو اس وقت مسجد میں موجود ہو بغیر نماز پڑھے مسجد سے باہر نہیں جانا چاہیئے ماسوائے شرعی ضرورت کے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۹۲ فِي الْمُؤَذِّنِ يَنْتَظِرُ الْإِمَامَ۔

مؤذن امام کا انتظار کرے

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا

سماک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ

Marfat.com

شَبَابَۃُ عَنْ اِسْرَآئِیْلَ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ بِلَالٌ یُؤَذِّنُ ثُمَّ یُمْهِلُ فَاِذَا رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ۔

تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت بلال اذان کہنے کے بعد کچھ دیر ٹھہر جاتے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آتے تو نماز کی اقامت کہی جاتی۔

بَابٌ ۱۹۳ فِی التَّثْوِیْبِ۔

تثویب کا بیان

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ اَنَا سُفْیَانُ ثَنَا اَبُوْ یَحْیَی الْقَتَّاتُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَثَوَّبَ رَجُلٌ فِی الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ قَالَ اخْرُجْ بِنَا فَاِنَّ هٰذِهٖ بِدْعَۃٌ۔

مجاہد کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا کہ کسی آدمی نے ظہر یا عصر کے وقت تثویب کہی۔ فرمایا کہ ہمارے ساتھ نکل چلو کیونکہ یہ تو بدعت ہے۔

بَابٌ ۱۹۴ فِی الصَّلٰوۃِ تُقَامُ وَلَمْ یَاْتِ الْاِمَامُ یَنْتَظِرُوْنَهٗ قُعُوْدًا۔

نماز کی اقامت ہو جائے اور امام نہ آئے تو لوگ بیٹھ کر اس کا انتظار کریں

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَمُوْسَی ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَا ثَنَا اَبَانُ عَنْ یَحْیٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ قَالَ اَبُوْ دَاؤدَ وَهٰکَذَا رَوَاهُ اَیُّوْبُ وَحَجَّاجٌ الصَّوَّافُ عَنْ یَحْیٰی وَهِشَامٌ الدَّسْتَوَائِیُّ قَالَ کَتَبَ اِلَیَّ یَحْیٰی وَرَوَاهُ مُعَاوِیَۃُ بْنُ سَلَّامٍ وَعَلِیُّ ابْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ یَحْیٰی وَقَالَا فِیْهِ حَتّٰی تَرَوْنِیْ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ۔

عبداللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہوا کرو جب تک نہ دیکھ لو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے اسے ایوب، حجاج صواف، یحییٰ اور ہشام دستوائی نے کہا کہ میں نے یحییٰ کے لیے لکھا اور روایت کیا اسے معاویہ بن سلام اور علی بن مبارک نے یحییٰ سے اور اس میں کہا۔ یہاں تک کہ مجھے دیکھ لو اور سکون سے رہنا ضروری ہے۔

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَنَا عِیْسٰی عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ یَحْیٰی بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ قَالَ حَتّٰی تَرَوْنِیْ قَدْ خَرَجْتُ قَالَ اَبُوْ دَاؤدَ لَمْ یَذْکُرْ قَدْ خَرَجْتُ اِلَّا مَعْمَرٌ وَرَوَاهُ ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ مَعْمَرٍ لَمْ یَقُلْ فِیْهِ قَدْ خَرَجْتُ۔

معمر نے یحییٰ سے اپنی سند کے ساتھ اسے روایت کرتے ہوئے کہا: "جب تک مجھے دیکھ نہ لو کہ باہر نکل آیا ہوں"۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نکل آیا ہوں والی بات کا معمر کے سوا کسی نے ذکر نہیں کیا اور ابن عیینہ نے اسے معمر سے روایت کرتے ہوئے قَدْ خَرَجْتُ نہیں کہا۔

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا الْوَلِیْدُ قَالَ قَالَ اَبُوْ عَمْرٍو ح وَثَنَا دَاوٗدُ بْنُ رُشَیْدٍ ثَنَا الْوَلِیْدُ وَهٰذَا لَفْظُهٗ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ تُقَامُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَاْخُذُ

محمود بن خالد، ولید، ابوعمرو، داؤد بن رشید، ولید اوزاعی، زہری، ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے نماز کی اقامت کہی جاتی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مصلے پر آنے سے پہلے لوگ اپنی اپنی جگہ سنبھال لیا کرتے تھے۔

Marfat.com

النَّاسُ مَقَامَهُمْ قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَعَرَضَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بَعْدَ مَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ۔

حمید کا بیان ہے کہ میں نے ثابت بنانی سے نماز کی اقامت ہو جانے کے بعد باتیں کرنے کے متعلق پوچھا تو مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز کی اقامت ہو چکی تھی کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو باتوں کے ذریعے روکا تھا تکبیر ہو جانے کے بعد۔

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ السَّدُوسِيُّ ثَنَا عَوْنُ بْنُ كَهْمَسٍ عَنْ أَبِيهِ كَهْمَسٍ قَالَ قُمْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ بِمِنًى وَالْإِمَامُ يَخْرُجْ فَقَعَدَ بَعْضُنَا فَقَالَ لِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ مَا يُقْعِدُكَ قُلْتُ ابْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ هٰذَا السُّمُودُ فَقَالَ لِي الشَّيْخُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا نَقُومُ فِي الصُّفُوفِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيلًا قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ قَالَ وَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَلُونَ الصُّفُوفَ الْأُوَلَ وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَمْشِي بِهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا۔

عون بن کہمس سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد کہمس نے فرمایا کہ ہم منیٰ میں نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور امام آ رہا تھا تو ہم میں سے بعض حضرات بیٹھ گئے مجھ سے کوفے کے ایک بزرگ نے فرمایا کہ آپ کو کس نے بٹھایا؟ میں نے کہا کہ ابن بریدہ نے کہا یہ تو سمود ہے۔ پھر اس بزرگ نے مجھ سے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی عبدالرحمن بن اوسجہ نے ان سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں تکبیر سے پہلے کافی دیر صفوں میں بیٹھے رہتے ان کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت نازل کرتے ہیں ان لوگوں پر جو پہلی صفوں میں ملتے ہیں اور کوئی قدم اللہ تعالیٰ کو اس قدم سے پیارا نہیں جو صف میں ملنے کے لیے چلے۔

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجِيٌّ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ۔

عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز کی اقامت ہو گئی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کی ایک جانب سرگوشی فرماتے رہے۔ آپ نماز کے لیے تشریف نہ لائے یہاں تک کہ لوگ سو گئے۔

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِسْحٰقَ الْجَوْهَرِيُّ أَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا

موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے کہ حضرت سالم ابوالنضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز قائم کرنے کے متعلق عادتِ مبارکہ تھی کہ جب دیکھتے تھوڑے آدمی ہیں تو بیٹھ جاتے اور جب پوری جماعت

Marfat.com

دَالِهُمْ قَلِيلًا جَلَسَ لَمْ يُصَلِّ وَإِذَا رَاهُمْ جَمَاعَةً صَلَّى

نظر آتی تو نماز پڑھاتے۔

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَقِّ اَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

عبداللہ بن الحق، ابوعاصم، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع بن جبیر، ابومسعود زرقی نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

باب التَّشْدِيْدِ فِيْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ۔

جماعت ترک کرنے پر وعید

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ثَنَا زَائِدَةُ ثَنَا السَّائِبُ بْنُ حُبَيْشٍ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِيْ قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ قَالَ زَائِدَةُ قَالَ السَّائِبُ يَعْنِيْ بِالْجَمَاعَةِ الصَّلٰوةَ فِيْ جَمَاعَةٍ۔

معدان بن ابوطلحہ یعمری سے روایت ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جو کسی گاؤں یا بستی میں تین آدمی ہوتے ہوئے جماعت قائم نہ کریں تو شیطان ان پر مسلط ہو جاتا ہے لہٰذا جماعت کو ضروری سمجھو کیونکہ بھیڑیا بچھڑی ہوئی بکری کو کھاتا ہے۔ زائدہ نے سائب سے روایت کی ہے کہ جماعت سے باجماعت نماز مراد ہے۔

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اَنْطَلِقَ مَعِيْ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ بِالنَّارِ۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک میں نے ارادہ کیا کہ نماز کی اقامت کا حکم دوں پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ایسے آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر جاؤں جن کے ساتھ لکڑیوں کے گٹھے ہوں اور ان لوگوں کے پاس جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے تو ان کے گھر بار کو آگ لگا دوں۔ ف

ف۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا کتنا ضروری ہے اس کا اندازہ اسی حدیث سے لگایا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے گھروں کو جلانے کا ارادہ فرمایا جو گھروں میں نماز پڑھتے ہیں اور مسجدوں میں جماعت سے نماز پڑھنے کے لیے حاضر نہیں ہوتے۔ معلوم ہوا کہ نماز جماعت سے پڑھنا بہت ہی ضروری ہے اور تارکِ جماعت سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہیں اور اتنے ناراض کہ اس کا گھر جلا دینا چاہتے تھے۔ نعوذ باللہ من غضب رسول اللہ۔

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ ثَنَا اَبُو الْمَلِيْحِ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ فِتْيَتِيْ فَيَجْمَعُوْا حُزَمًا مِنْ حَطَبٍ ثُمَّ اٰتِيَ قَوْمًا يُصَلُّوْنَ فِيْ بُيُوْتِهِمْ

یزید بن اصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ اپنے جوانوں کو لکڑیوں کے گٹھے جمع کرنے کا حکم دوں۔ پھر ایسے لوگوں کے پاس جاؤں جو بغیر شرعی عذر کے اپنے گھروں میں نماز پڑھتے ہیں۔ پس انہیں آگ لگا دوں۔ میں

Marfat.com

لَيْسَتْ بِهِمْ عِلَّةٌ فَأَحْرِقُهَا عَلَيْهِمْ قُلْتُ لِيَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ يَا أَبَا عَوْفٍ الْجُمُعَةَ عَنَى أَوْ غَيْرَهَا قَالَ صُمَّتَا أُذُنَايَ إِنْ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَأْثُرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرَ جُمُعَةً وَلَا غَيْرَهَا۔

نے یزید بن اصم سے پوچھا، اے ابوعوف! اس سے جمعہ مراد ہے یا دوسری نمازیں؟ فرمایا کہ میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں اگر میں نے حضرت ابوہریرہ سے یہی نہ سنا ہو جو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے اور جمعہ یا دوسری نمازوں کا ذکر نہیں فرمایا۔

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَافِظُوا عَلَى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ شَرَعَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدٰى وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ بَيِّنُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ وَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَلَهُ مَسْجِدٌ فِي بَيْتِهِ وَلَوْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ وَتَرَكْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَكَفَرْتُمْ۔

ابوالاحوص سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ان پانچوں نمازوں کی حفاظت کرو جن کے لیے اذان کہی جاتی ہے کیونکہ یہ ہدایت کے راستے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ہدایت کے راستے واضح فرما دیئے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ نماز سے وہی منافق پیچھے رہتا جس کا نفاق واضح تھا۔ ہم نے دیکھا کہ ایک آدمی دو آدمیوں کا سہارا لے کر صف میں آکر کھڑا ہوتا۔ تم میں سے ایسا کوئی نہیں جس کے گھر میں مسجد نہ ہو۔ اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو گے اور اپنی مسجدوں کو چھوڑو گے تو تم نے اپنے نبی کا طریقہ چھوڑا اور اپنے نبی کے طریقے کو چھوڑو گے تو تم نے کفر کیا۔ ف

ف۔ نماز کے متعلق ارشادِ نبوی ہے: اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ، نماز دین کا ستون ہے نیز فرمایا ہے: اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی نماز اہلِ ایمان کی معراج ہے نیز فرمایا ہے اَلصَّلٰوۃُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ نماز جنت کی کنجی ہے نیز فرمایا ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ نماز دین کا ستون ہے۔ بھلا صحابہ کرام دین کے ستون کو جنت کی کنجی کو اور ایمان والوں کی معراج کو چھوڑنے کا تصور بھی اپنے ذہنوں میں کس طرح لا سکتے تھے اور وہ نماز چھوڑنے والے کو منافق کیوں نہ شمار کرتے۔ حقیقت یہی ہے کہ نماز چھوڑنے والا اپنے دین کی عمارت کو گرا لیتا ہے، جنت کی کنجی کو کھو بیٹھتا ہے اور ایمان کی معراج کو ضائع کر کے بدنصیبی کی مجسم تصویر بن جاتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي جَنَابٍ عَنْ مَغْرَاءَ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ وَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ قَالُوا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلٰوةُ الَّتِي صَلّٰى۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اذان کی آواز سنے اور اس کی تعمیل کرنے سے کوئی عذر مانع نہ ہو۔ عرض کی گئی کہ عذر کیا ہے؟ فرمایا کہ خوف یا مرض۔ تو اس کی پڑھی ہوئی نماز قبول نہیں ہوگی۔

Marfat.com

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ شَاسِعُ الدَّارِ وَلِي قَائِدٌ لَا يُلَائِمُنِي فَهَلْ لِي رُخْصَةٌ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي قَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَا أَجِدُ لَكَ رُخْصَةً۔

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ ثَنَا أَبِي ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَحَيَّ هَلًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا رَوَاهُ الْقَاسِمُ الْجَرْمِيُّ عَنْ سُفْيَانَ۔

بَابُ ۱۹۶ فِي فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ۔

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الصُّبْحَ فَقَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوا لَا قَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوا لَا قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَيْتُمُوهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلٰئِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيلَتُهُ لَابْتَدَرْتُمُوهُ وَإِنَّ صَلٰوةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلٰوتِهِ وَحْدَهُ وَصَلٰوتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلٰوتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا إِسْحٰقُ

ابورزین نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ سوال کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں نابینا ہوں، گھر دور ہے اور جو مجھے لے کر آتا ہے میرا اس پر کوئی زور بھی نہیں، پس کیا آپ مجھے اجازت مرحمت فرماتے ہیں کہ اپنے گھر میں نماز پڑھ لیا کروں؟ فرمایا کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ عرض گزار ہوئے، ہاں۔ فرمایا تمہیں اجازت نہیں ہے۔

عبد الرحمن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مدینہ منورہ میں کیڑے مکوڑے اور درندے بہت ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کی آواز سنتے ہو تو ضرور آیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے قاسم جرمی نے بھی سفیان سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

نماز باجماعت کی فضیلت

عبد اللہ بن ابوبصیر سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی تو آپ نے فرمایا۔ کیا فلاں حاضر ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا کیا فلاں حاضر ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا یہ دونوں نمازیں منافقوں پر بہت بھاری ہیں۔ اگر تم جانتے کہ ان میں کیا ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے بھی حاضر ہو جاتے اور پہلی صف فرشتوں کی صف کے مانند ہے اور اگر تم جانتے کہ اس میں کیا فضیلت ہے تو ضرور جلدی کرتے آدمی کا ایک اور آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے پڑھنے سے بہتر ہے اور جتنے زیادہ ہوں گے اللہ عزوجل کو اتنے ہی زیادہ پسند ہیں۔

عبد الرحمن بن ابوعمرہ نے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ

Marfat.com

ابن يوسف نا سفيان عن ابي سهل يعني عثمان ابن حكيم ثنا عبد الرحمن ابن ابي عمرة عن عثمان ابن عفان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى العشاء في جماعة كان كقيام نصف ليلة ومن صلى العشاء والفجر في جماعة كان كقيام ليلة۔

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو یہ ایسا ہے گویا اس نے نصف رات قیام کیا اور جس نے عشاء اور فجر کی نمازیں جماعت سے پڑھیں تو یہ ایسا ہے گویا اس نے ساری رات قیام کیا۔ ف

ف۔ عشاء اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے والے کو پوری رات عبادت کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔ باجماعت نماز پڑھنے والوں پر یہ خدائے ذوالمنن کا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں خاص کرم ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۹۵ ما جاء في فضل المشي الى الصلوة۔ نماز کے لیے چلنے کی فضیلت۔

۵۵۳۔ حدثنا مسدد ثنا يحيى عن ابن ابي ذئب عن عبد الرحمن بن مهران عن عبد الرحمن بن سعد عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الابعد فالابعد من المسجد اعظم اجرا۔

عبد الرحمن بن سعد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد سے جتنا زیادہ دور ہے اسے (جماعت میں شامل ہونے کے باعث) اتنا ہی زیادہ ثواب ملتا ہے۔

۵۵۴۔ حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي نا زهير نا سليمان التيمي ان ابا عثمان حدثه عن ابي بن كعب قال كان رجل لا اعلم احدا من الناس ممن يصلي القبلة من اهل المدينة ابعد منزلا من المسجد من ذلك الرجل وكان لا تخطئه صلوة في المسجد فقلت لو اشتريت حمارا تركبه في الرمضاء والظلمة فقال ما احب ان منزلي الى جنب المسجد فنمي الحديث الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأله عن ذلك فقال يا رسول الله ان يكتب لي اقبالي الى المسجد ورجوعي الى اهلي اذا رجعت فقال اعطاك الله ذلك كله انطاك الله ما احتسبت كله اجمع۔

ابوعثمان سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص تھا کہ مدینہ منورہ کے اندر قبلہ رو نماز پڑھنے والے لوگوں میں سے میرے علم میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں جس کا گھر مسجد نبوی سے اس کی نسبت دور ہو اور وہ مسجد میں ایک بھی نماز پڑھنے سے پیچھے نہ رہا۔ میں نے اس سے کہا۔ آپ ایک گدھا خرید لیں تاکہ گرمی اور اندھیرے میں اس پر سوار ہو کر آیا کریں۔ فرمایا مجھے یہ پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے ساتھ ہو۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے ان سے اس کے متعلق پوچھا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرا مسجد کی طرف آنا لکھا جاتا ہے اور واپس لوٹنا جبکہ گھر والوں کی طرف واپس لوٹتا ہوں۔ ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ سب کچھ عطا فرمایا جو بھی تم نے اس کے لیے کیا۔ ف

ف۔ قربان جاں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مبارک نیتوں اور مقدس جذبات پر وہ نیکیاں جمع کرنے

Marfat.com

میں کتنے حریص تھے۔ چونکہ نماز کے لیے آنے اور جانے میں ہر قدم پر نیکی ملتی ہے لہٰذا وہ زیادہ نیکیاں جمع کرنے کے لیے مسجد سے دور رہنے اور پھر بروقت جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا پورا اہتمام کرتے تھے۔ ایک ہم ہیں کہ ہمارا انداز فکر ہی ان حضرات کے برعکس ہو گیا کہ جماعت تو رہی ایک طرف نمازیں بھی ضائع کرنے لگے اور جماعت کا باقاعدہ اہتمام تو ان حضرات کے ہاں بھی مفقود ہو گیا جو اپنے آپ کو دین کا ستون سمجھے بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچی ہدایت نصیب فرمائے، آمین۔

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ نَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلٰوةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيحِ الضُّحٰى لَا يَنْصِبُهُ إِلَّا إِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلٰوةٌ عَلٰى أَثَرِ صَلٰوةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ۔

ابو عبدالرحمٰن نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے گھر سے طہارت کر کے فرض نماز کے لیے نکلا تو اسے حج کے لیے احرام باندھ کر نکلنے والے کی طرح اجر ملے گا اور جو چاشت کی نماز کے لیے نکلے اور صرف اسی کے لیے تکلیف اٹھا رہا ہو تو اسے عمرہ کرنے والے کی طرح ثواب ملے گا اور جن دو۲ نمازوں کے درمیان کوئی لغویات نہ کی ہو تو وہ علّیین میں لکھی جاتی ہیں۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلٰى صَلٰوتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلٰوتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَذٰلِكَ بِأَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلٰوةَ وَلَا يَنْهَزُهُ يَعْنِي إِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ بِهَا عَنْهُ خَطِيئَةٌ حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلٰوةٍ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ وَالْمَلٰئِكَةُ يُصَلُّونَ عَلٰى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلّٰى فِيهِ يَقُولُونَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ أَوْ يُحْدِثْ فِيهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کا جماعت سے نماز پڑھنا اس کے گھر میں یا بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ درجہ رکھتا ہے اور یہ اس لیے ہے کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے اور مسجد کو آئے جبکہ اس کا مقصد صرف نماز ہو اور اسے نہ لائے مگر نماز تو ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہو جائے جب مسجد میں داخل ہو گیا تو وہ نماز میں ہے جب تک نماز اسے روکے رکھے گی اور فرشتے تمہارے اس آدمی کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جو اپنی اسی جگہ پر بیٹھا رہے جہاں نماز پڑھی تھی اور کہتے ہیں: اے اللہ! اسے بخش دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما جب تک کہ ایذا نہ پہنچائے (یا بے وضو نہ ہو)۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ فِي جَمَاعَةٍ تَعْدِلُ

عطاء بن یزید نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جماعت سے نماز پڑھنا پچیس ۲۵ نمازوں کے برابر ہے جب جنگل میں نماز پڑھی اور رکوع سجدے پوری طرح کیے

Marfat.com

خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ صَلٰوةً فَاِذَا صَلَّاهَا فِيْ فَلَاةٍ فَاَتَمَّ رُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا بَلَغَتْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْفَلَاةِ تُضَاعَفُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِي الْجَمَاعَةِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

بَاب ۱۹۸ مَا جَآءَ فِي الْمَشْيِ اِلَى الصَّلٰوةِ فِي الظُّلَمِ۔

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ نَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ نَا اِسْمٰعِيْلُ اَبُوْ سُلَيْمَانَ الْكَحَّالُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرِ الْمَشَّآئِيْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامِ۔

بَاب ۱۹۹ مَا جَآءَ فِي الْهَدْيِ فِي الْمَشْيِ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُمْ عَنْ دَاؤُدَ بْنِ قَيْسٍ ثَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِسْحٰقَ ثَنِيْ اَبُوْ ثُمَامَةَ الْحَنَّاطُ اَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ اَدْرَكَهٗ وَهُوَ يُرِيْدُ الْمَسْجِدَ اَدْرَكَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ قَالَ فَوَجَدَنِيْ وَاَنَا مُشَبِّكٌ بِيَدَيَّ فَنَهَانِيْ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ يَدَيْهِ فَاِنَّهٗ فِي الصَّلٰوةِ۔

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ عَبَّادٍ الْعَنْبَرِيُّ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَآءٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَضَرَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ الْمَوْتُ فَقَالَ اِنِّيْ مُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا مَا اُحَدِّثُكُمُوْهُ اِلَّا احْتِسَابًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ لَمْ يَرْفَعْ

تو وہ پچاس نمازوں تک پہنچتی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبدالواحد بن زیاد نے اس روایت میں کہا کہ آدمی کی جنگل میں پڑھی ہوئی نماز کا ثواب جماعت کی نماز سے کئی گناہ ہے اور پھر باقی حدیث بیان کی۔

اندھیری رات میں نماز کے لیے جانے کا بیان

یحییٰ بن معین، ابوعبیدہ حداد، اسمٰعیل ابوسلیمان الکحال

عبداللہ بن اوس نے حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خوشخبری سنا دو کہ اندھیرے میں مسجدوں کو جانے والوں کے لیے مکمل روشنی ہو گی۔

نماز کے لیے جاتے وقت کس طرح جانا چاہیے

ابوثمامہ حناط کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں پایا جبکہ وہ مسجد کے ارادے سے آئے تو آپس میں ملاقات ہوئی۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے مجھے ایسی حالت میں پایا کہ میں نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پیوست کی ہوئی تھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرنا چاہیے۔ پھر مسجد کے ارادے سے نکلا تو انگلیاں آپس میں پیوست نہ کرے کیونکہ وہ نماز میں ہے۔

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ ایک انصاری کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے لوگوں سے کہا کہ میں آپ حضرات سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اور بیان کرنے سے میرا مقصد محض رضائے الٰہی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کے لیے نکلے تو وہ دایاں قدم نہیں اٹھاتا مگر اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا

Marfat.com

قَدَمَهُ الْيُمْنَى إِلَّا كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَسَنَةً وَلَمْ يَضَعْ قَدَمَهُ الْيُسْرَى إِلَّا حَطَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ سَيِّئَةً فَلْيُقَرِّبْ أَحَدُكُمْ أَوْ لِيُبْعِدْ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فِي جَمَاعَةٍ غُفِرَ لَهُ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا بَعْضًا وَبَقِيَ بَعْضٌ صَلَّى مَا أَدْرَكَ وَأَتَمَّ مَا بَقِيَ كَانَ كَذَلِكَ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا فَأَتَمَّ الصَّلَاةَ كَانَ كَذَلِكَ۔

ہے اور کوئی بایاں قدم نہیں اٹھاتا مگر اللہ عزوجل اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے پس جو چاہے مسجد سے نزدیک رہے یا دور رہے جب مسجد میں اگر جماعت سے نماز پڑھ لیتا ہے تو اس کی مغفرت فرما دی جاتی ہے۔ اگر وہ مسجد میں ایسے وقت آئے کہ کچھ نماز ہو چکی اور کچھ باقی ہے تو جو ملے اسے پڑھ لے اور جو رہ گئی اسے پوری کرے تو اس کے لیے بھی وہی اجر ہے۔ اگر مسجد میں ایسے وقت آیا کہ لوگ نماز پڑھ چکے تو خود پوری نماز پڑھے اس کے لیے

بَابٌ فِي مَنْ خَرَجَ يُرِيدُ الصَّلَاةَ فَسُبِقَ بِهَا۔

جو نماز کے ارادے سے نکلا لیکن جماعت ہو چکی

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ طَحْلَاءَ عَنْ مِحْصَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا أَعْطَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا وَلَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَجْرِهِمْ شَيْئًا۔

عبداللہ بن مسلمہ، عبدالعزیز بن محمد، محمد بن طحلاء، محصن بن علی، عوف بن حارث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، پھر مسجد کی جانب روانہ ہوا تو دیکھا کہ لوگ نماز پڑھ چکے۔ اللہ عزوجل اسے ان لوگوں کے برابر ثواب عطا فرمائے گا جنہوں نے حاضر ہو کر جماعت سے نماز پڑھی اور اس کے باعث اس کے اجر میں کمی واقع نہیں ہو گی۔

بَابٌ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسْجِدِ۔

عورتوں کے مسجد جانے کا بیان

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ وَلَكِنْ لِيَخْرُجْنَ وَهُنَّ تَفِلَاتٌ۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی لونڈیوں (بندیوں) کو مسجدوں میں آنے سے نہ روکا کرو اور انہیں چاہیے کہ خوشبو لگا کر نہ نکلا کریں۔ ف

ف۔ یہ اسلام کے ابتدائی دور کی بات ہے ورنہ عورتوں کا مسجدوں میں آنا خلافت فاروقی ہی میں بند کر دیا گیا تھا کیونکہ تقویٰ و طہارت کی حالت عہد رسالت جیسی نہ رہی تھی اس کے پیش نظر ہمیں سوچنا ہو گا کہ جب عورت کو خانۂ خدا میں آنے کی اجازت بھی نہ رہی اور یہ خطرناک نظر آنے لگا تو عورتوں کا بازاروں دفتروں اور میلوں ٹھیلوں میں جانا اور مردوں کو دعوت نظارہ دینا کہاں تک مناسب ہے اس سراسر خطرناک اور خلاف دین و دانش اقدام کے توبہ شکن و تقویٰ سوز اثرات نے آج پوری ملت اسلامیہ کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ اس بے راہ روی اور اخلاقی تباہی کو اس کے نقطۂ عروج تک پہنچانے کی خاطر کہیں حقوق نسواں کا خوشنما لیبل لگایا جاتا ہے اور کہیں مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کا نعرہ بلند کیا جاتا ہے لیکن ایسی کسی تنظیم نے یہ آج تک نہیں کہا کہ جب عہد رسالت میں ہمیں مسجدوں میں حاضر ہونے کی اجازت تھی تو آج ہمیں مسجدوں میں آنے اور باجماعت نماز پڑھنے سے

Marfat.com

کوئی نہیں روک سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان مرد و عورت کو عقل سلیم عطا فرمائے کہ ہم بے منزلوں کے کارواں بن کر سامان تضحیک نہ بنیں، آمین۔

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی لونڈیوں (بندیوں) کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکا کرو۔

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ أَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنِي حَبِيبُ ابْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوتُهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ۔

عثمان بن ابوشیبہ، یزید بن ہارون، عوام بن حوشب حبیب بن ابو ثابت، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی عورتوں کو مسجدوں سے نہ روکا کرو اور ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں۔

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ فَقَالَ ابْنٌ لَهُ وَاللَّهِ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ فَيَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا وَاللَّهِ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ قَالَ فَسَبَّهُ وَغَضِبَ وَقَالَ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنُوا لَهُنَّ وَتَقُولُ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ۔

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے وقت عورتوں کو مسجدوں کی اجازت دے دیا کرو۔ اس پر ان کے ایک فرزند نے کہا۔ خدا کی قسم ہم انہیں اجازت نہیں دیں گے اس کے ذریعے وہ دھوکا دیں گی، خدا کی قسم ہم انہیں اجازت نہیں دیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے برا بھلا کہا اور ناراض ہوئے۔ فرمایا کہ میں تو کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دیا کرو اور تم کہتے ہو کہ ہم انہیں اجازت نہیں دیں گے۔ف

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرنا مسلمان کے لیے ضروری ہے اسی لیے مسلمانوں کے لیے حدیث حجت ہے لیکن حدیث پر عمل کرنا جو آئمہ مجتہدین نے بتایا وہ کسی دوسرے سے ممکن نہ ہوا۔ ان حضرات نے جو تحقیق فرمائی کہ فلاں حدیث پر عمل کیا جائے اور فلاں پر فلاں وجہ سے نہیں کیا جائے گا اس بات پر امت محمدیہ کا اجماع ہے کہ ان چاروں حضرات کی تحقیق برحق ہے اور ان میں سے کسی ایک کی تقلید کرنا ہر مسلمان غیر مجتہد پر فرض ہے۔ بڑے سے بڑا ولی اور عالم بھی ان کی تقلید سے آزاد نہیں جو ان چاروں میں سے کسی کی تقلید نہ کرے بلکہ اپنی تحقیق کی گاڑی چلائے وہ گمراہ بے دین ہے اور جتنے لوگ اس کے پیچھے لگیں گے وہ گمراہی کے جنگل میں بھٹکتے پھریں گے۔ مسلمانوں میں اتنے فرقوں کا وجود اسی تقلید کو چھوڑ کر تحقیق کے بہانے من مانی کرنے کا نتیجہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۰۲۔ التَّشْدِيدُ فِي ذَلِكَ۔

اس بارے میں وعید

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا

عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَوْ اَدْرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ يَحْيٰى فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ اَمُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قَالَتْ نَعَمْ۔

عنہا نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو اب عورتوں نے حال بنایا ہے تو آپ ضرور انہیں مسجدوں سے منع فرما دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا تھا۔ یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے عمرہ سے کہا کہ کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کیا گیا تھا؟ فرمایا، ہاں۔

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْمَرْاَةِ فِيْ بَيْتِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا وَصَلَاتُهَا فِيْ مَخْدَعِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِيْ بَيْتِهَا۔

ابوالاحوص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کی گھر میں پڑھی ہوئی نماز افضل ہے اس نماز سے جو اس نے اپنے صحن میں پڑھی اور اس کی کوٹھڑی میں پڑھی ہوئی نماز افضل ہے اس نماز سے جو اس نے اپنے گھر میں پڑھی۔

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْنَا هٰذَا الْبَابَ لِلنِّسَاءِ قَالَ نَافِعٌ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ رَوَاهُ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَهٰذَا اَصَحُّ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہ ہم اس دروازے کو عورتوں کے لیے چھوڑ دیں۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر آخری دم تک اس دروازے سے کبھی داخل نہیں ہوئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے اسمٰعیل بن ابراہیم، ایوب، نافع نے روایت کی حضرت عمر سے اور یہی زیادہ صحیح ہے

بَابُ السَّعْيِ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

نماز کے لیے دوڑنا

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا عَنْبَسَةُ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ كَذَا قَالَ الزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ وَمَعْمَرٌ وَشُعَيْبُ ابْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحْدَهُ فَاقْضُوْا وَ

سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آیا کرو بلکہ معمول کے مطابق چلتے ہوئے آؤ کیونکہ آرام سے چلنا ضروری ہے۔ لہٰذا جتنی نماز مل جائے پڑھ لو اور جتنی رہ جائے اسے پوری کر لو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح کہا زبیدی اور ابن ابی ذئب اور ابراہیم بن سعد اور معمر اور شعیب بن ابوحمزہ نے زہری سے کہ جتنی نماز رہ جائے اسے پوری کر لو۔ اکیلے ابن عیینہ نے زہری سے روایت کی کہ اسے پوری کر لو۔ محمد بن عمرو، ابوسلمہ نے حضرت

Marfat.com

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَتِمُّوا وَابْنُ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو قَتَادَةَ وَأَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ فَأَتِمُّوا۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ جعفر بن ربیعہ اعرج نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کہ پوری کر لو۔ حضرت ابن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی حضرت ابوقتادہ اور حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ پوری کر لیا کرو۔

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْتُوا الصَّلَاةَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَصَلُّوا مَا أَدْرَكْتُمْ وَاقْضُوا مَا سَبَقَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا قَالَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلْيَقْضِ وَكَذَا قَالَ أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي ذَرٍّ رُوِيَ عَنْهُ فَأَتِمُّوا وَاقْضُوا وَاخْتُلِفَ عَنْهُ۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز کے لیے سکون و اطمینان سے آیا کرو۔ جتنی نماز ملے وہ پڑھ لیا کرو اور جو نکل گئی وہ پوری کر لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ پوری کر لیا کرو۔ اسی طرح ابورافع نے حضرت ابوذر سے روایت کی ہے کہ اسے پوری کر لو اور پڑھ لیا کرو اور اس میں اختلاف کیا گیا ہے۔

بَابٌ ۲۰۴ فِي الْجَمْعِ فِي الْمَسْجِدِ مَرَّتَيْنِ۔

مسجد میں دو دفعہ جماعت

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ رَجُلًا يُصَلِّي وَحْدَهُ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَى هَذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ۔

ابوالمتوکل نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو تنہا نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ کیا اس پر کوئی یہ احساس نہیں کر سکتا کہ یہ اس کے ساتھ نماز پڑھ لے۔

بَابٌ ۲۰۵ فِي مَنْ صَلَّى فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ يُصَلِّي مَعَهُمْ۔

جو اپنے گھر میں نماز پڑھ لے پھر جماعت ملے تو ان کے ساتھ پڑھ لے

۵۷۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ فَلَمَّا صَلَّى إِذَا رَجُلَانِ لَمْ يُصَلِّيَا فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَدَعَا بِهِمَا فَجِيءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا قَالَا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِمَامَ

جابر بن یزید بن اسود نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جبکہ وہ نوجوان لڑکے تھے جب آپ نماز پڑھ چکے تھے تو دو آدمیوں نے نہ پڑھی اور مسجد کے ایک گوشے میں بیٹھے رہے۔ آپ نے ان دونوں کو بلایا اور وہ حاضر ہوئے تو ان کی پسلیوں کا گوشت بھی پھڑک رہا تھا۔ فرمایا کہ تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ دونوں عرض گزار ہوئے کہ ہم نے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لی تھی۔ فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو۔

Marfat.com

وَلَمْ يُصَلِّ فَلْيُصَلِّ مَعَهُ فَإِنَّهَا لَهُ نَافِلَةٌ۔

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمِنًى بِمَعْنَاهُ۔

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ نُوحِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جِئْتُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فَجَلَسْتُ وَلَمْ أَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ فَانْصَرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى يَزِيدَ جَالِسًا فَقَالَ أَلَمْ تُسْلِمْ يَا يَزِيدُ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِي صَلَاتِهِمْ قَالَ إِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي مَنْزِلِي وَأَنَا أَحْسِبُ أَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ فَقَالَ إِذَا جِئْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَوَجَدْتَ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَكَ نَافِلَةً وَهٰذِهِ مَكْتُوبَةٌ۔

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَفِيفَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ يُصَلِّي أَحَدُنَا فِي مَنْزِلِهِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَأُصَلِّي مَعَهُمْ فَأَجِدُ فِي نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ سَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَذٰلِكَ لَهُ سَهْمُ جَمْعٍ۔

بَابٌ ۲۰۶ إِذَا صَلَّى فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ أَدْرَكَ جَمَاعَةً أَيُعِيدُ۔

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ

جب تم میں سے کوئی اپنے گھر میں نماز پڑھ لے، پھر دیکھے کہ امام ۱

ابن معاذ، شعبہ، یعلی بن عطا، جابر بن یزید کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے منیٰ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ پھر پہلی حدیث کی طرح معناً بیان کیا۔

نوح بن صعصعہ سے روایت ہے کہ حضرت یزید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں حاضر ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں تھے۔ پس میں بیٹھ گیا اور لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل نہ ہوا۔ جب فارغ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو حضرت یزید کو بیٹھے ہوئے دیکھا فرمایا کہ اے یزید! کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں، میں تو حلقہ بگوش اسلام ہوں فرمایا تو پھر تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوئے کہ میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا تھا کیونکہ میں سمجھا تھا کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے آؤ اور لوگوں کو نماز میں دیکھو تو ان کے ساتھ پڑھ لیا کرو اگرچہ تم وہ نماز پڑھ چکے ہو کیونکہ یہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی اور وہ ۲

احمد بن صالح، ابن وہب، عمرو، بکیر، عفیف بن عمرو بن مسیب سے بنی اسد بن خزیمہ کے ایک آدمی نے حدیث بیان کی کہ اس نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم میں سے کوئی اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتا، پھر مسجد میں آتا اور نماز کھڑی ہوتی تو وہ لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ لیتا میرے دل میں اس کے متعلق شک گزرتا تھا۔ حضرت ابو ایوب نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا بھی اسے ثواب ملے گا۔

جب جماعت سے نماز پڑھ لی، پھر دوسری جماعت ہو تو کیا دوبارہ پڑھے

عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ سلیمان مولیٰ میمونہ

۱ نماز پڑھی ہو تو اس کے ساتھ نماز پڑھ لے مگر وہ نفل ہو جائے گی۔
۲ فرض ہو جائے گی۔

Marfat.com

ثنا حُسَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي مَوْلَى مَيْمُونَةَ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَاطِ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَقُلْتُ أَلَا تُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُصَلُّوا صَلَاةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ۔

نے فرمایا کہ میں بلاط میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گیا تو لوگ نماز پڑھ رہے تھے میں نے ان (حضرت ابن عمر) سے کہا کہ آپ کیوں ان کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے؟ فرمایا کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک نماز کو ایک دن میں دو دفعہ نہ پڑھا کرو۔

بَاب ۲۰۷ فِي جِمَاعِ الْإِمَامَةِ وَفَضْلِهَا۔

قوم کی امامت اور اس کی فضیلت

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَمَّ النَّاسَ فَأَصَابَ الْوَقْتَ فَلَهُ وَلَهُمْ وَمَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِمْ۔

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، عبدالرحمٰن بن حرملہ، ابوعلی ہمدانی، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو لوگوں کو وقت پر نماز پڑھائے تو اسے اور لوگوں کو ثواب ملے گا اور جو اس میں کوتاہی کرے گا اس پر گناہ ہے لوگوں پر نہیں ہوگا۔

بَاب ۲۰۸ فِي كَرَاهِيَةِ التَّدَافُعِ عَنِ الْإِمَامَةِ۔

امامت کے متعلق جھگڑنے کی کراہیت

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ ثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَتْنِي طَلْحَةُ أُمُّ غُرَابٍ عَنْ عُقَيْلَةَ امْرَأَةٍ بَنِي فَزَارَةَ مَوْلَاةٍ لَهُمْ عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ أُخْتِ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ الْفَزَارِيِّ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَدَافَعَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُونَ إِمَامًا يُصَلِّي۔

ہارون بن عباد ازدی، مروان، طلحہ ام غراب، عقیلہ جو بنی فزارہ کی ایک عورت اور ان کی مولاۃ تھی، خرشہ بن حر الفزاری کی بہن سلامہ بنت حر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ لوگ مسجد میں ایک دوسرے سے کہیں گے لیکن انہیں نماز پڑھانے کے لیے امام نہیں ملے گا۔ ف

ف۔ موجودہ زمانے میں یہ نشانی کافی حد تک پائی جاتی ہے کیونکہ جو لوگ نماز پڑھاتے ہیں ان میں سے اکثر امامت کے اہل نہیں ہیں بلکہ محض پیشہ ور امام ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَاب ۲۰۹ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ۔

امامت کا زیادہ مستحق کون ہے

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَوْسَ بْنَ ضَمْعَجٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً

اوس بن ضمعج نے حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں کی امامت وہ کرے جو اللہ کی کتاب کا زیادہ پڑھنے والا اور پرانا قاری ہو۔ اگر دو آدمی قرأت میں برابر ہوں تو امامت وہ کرے جس نے پہلے ہجرت کی اگر ہجرت میں بھی برابر

Marfat.com

فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِي بَيْتِهِ وَلَا فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ. قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِإِسْمٰعِيلَ مَا تَكْرِمَتُهُ قَالَ فِرَاشُهُ۔

ہوں تو وہ امامت کرے جس کی عمر زیادہ ہو۔ نہ امامت کرے آدمی دوسرے کے گھر میں اور نہ اس کی بادشاہی میں اور نہ بیٹھے اس کی مسند خاص پر مگر اس کی اجازت سے شعبہ نے اسمٰعیل سے کہا کہ خاص مسند کیا ہے؟ فرمایا کہ اس کے بیٹھنے کی جگہ۔

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ ثَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ وَلَا يَؤُمُّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا قَالَ يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ شُعْبَةَ أَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً۔

ابن معاذ، ابی نے شعبہ سے یہ حدیث روایت کی اس میں فرمایا کہ ایک آدمی دوسرے کی جگہ امامت نہ کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ قطان نے شعبہ سے روایت کی کہ پرانا قاری۔

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً وَلَمْ يَقُلْ فَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً۔

اوس بن ضمعج حضرمی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے سُنا۔ فرمایا کہ اگر قرأت میں برابر ہوں تو جو سنت رسول کا زیادہ جاننے والا ہو۔ اگر سنتِ رسول میں برابر ہوں تو جس نے ہجرت پہلے کی ہو اس روایت میں پرانا قاری نہیں فرمایا۔

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ أَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحَاضِرٍ يَمُرُّ بِنَا النَّاسُ إِذَا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا إِذَا رَجَعُوا مَرُّوا بِنَا فَأَخْبَرُونَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَذَا وَكَذَا وَكُنْتُ غُلَامًا حَافِظًا فَحَفِظْتُ مِنْ ذٰلِكَ قُرْآنًا كَثِيرًا فَانْطَلَقَ أَبِي وَافِدًا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَعَلَّمَهُمُ الصَّلٰوةَ وَقَالَ يَؤُمُّكُمْ أَقْرَؤُكُمْ فَكُنْتُ أَقْرَأَهُمْ بِمَا كُنْتُ أَحْفَظُ فَقَدَّمُونِي فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ وَعَلَيَّ بُرْدَةٌ لِي صَغِيرَةٌ صَفْرَاءُ فَكُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَكَشَّفَتْ عَنِّي فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسَاءِ وَارُوا عَنَّا عَوْرَةَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا لِي

حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایسی جگہ پر آباد تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جانے والے ہمارے پاس سے گزرا کرتے۔ جب وہ واپس لوٹتے ہوئے ہمارے پاس سے گزرتے تو ہمیں بتاتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں یہ آیتیں بتائی ہیں۔ میں ذہین لڑکا تھا اس لیے میں نے کافی قرآن مجید زبانی یاد کرلیا تھا۔ میرے والد ماجد اپنی قوم کا ایک وفد لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے نماز سکھائی اور فرمایا کہ تمہاری امامت وہ کرے جو زیادہ قاری ہو لہٰذا حفظ کرنے کے باعث میں قرآن کریم زیادہ جانتا تھا، لہٰذا مجھے آگے کیا تو میں امامت کراتا۔ میرے اوپر ایک چھوٹی سی زرد چادر ہوتی چنانچہ جب میں سجدہ کرتا تو میرا ستر کھل جاتا۔ قبیلے کی عورتوں میں سے

Marfat.com

قميصا عمانيا فما فرحت بشيء بعد الاسلام فرحي به فكنت اؤمهم وانا ابن سبع او ثمان سنين۔

ایک نے کہا۔ اپنے قاری کا ستر تو ہم سے چھپا لیجیے پس لوگوں نے میرے لیے عمانی قمیص خرید دی۔ اسلام لانے کے بعد اتنا میں کسی اور بات پر خوش نہیں ہوا تھا میں امامت کراتا اور میری عمر سات یا آٹھ سال تھی۔

۵۸۳۔ حدثنا النفيلي ثنا زهير ثنا عاصم الاحول عن عمرو بن سلمة بهذا الخبر قال فكنت اؤمهم في بردة موصلة فيها فتق فكنت اذا سجدت خرجت استي۔

عاصم احول نے حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ میں جوڑ لگی ہوئی پھٹی سی چادر سے امامت کرتا تھا اور جب میں سجدہ کرتا تو میری پیٹھ ننگی ہو جاتی۔

۵۸۴۔ اخبرنا قتيبة ثنا وكيع عن مسعر ابن حبيب الجرمي ثنا عمرو بن سلمة عن ابيه انهم وفدوا الى النبي صلى الله عليه وسلم فلما ارادوا ان ينصرفوا قالوا يا رسول الله من يؤمنا قال اكثركم جمعا للقران او اخذا للقران فلم يكن احد من القوم جمع ما جمعت فقدموني وانا غلام وعلي شملة لي قال فما شهدت مجمعا من جرم الا كنت امامهم وكنت اصلي على جنائزهم الى يومي هذا قال ابو داؤد ورواه يزيد بن هارون عن مسعر بن حبيب عن عمرو بن سلمة قال لما وفد قومي الى النبي صلى الله عليه وسلم لم يقل عن ابيه۔

حضرت عمرو بن سلمہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ وفد لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب واپس لوٹنے کا ارادہ کیا تو عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہماری امامت کون کرے؟ فرمایا کہ جس نے قرآن مجید زیادہ یاد کیا ہو یا قرآن کریم زیادہ حاصل کر لیا ہو تو قوم میں سے میرے برابر کسی نے بھی یاد نہیں کیا تھا۔ پس مجھے آگے کر دیا۔ حالانکہ میں لڑکا تھا اور میرے جسم پر تہمد ہوتا۔ لوگوں کے جس مجمع کے اندر میں ہوتا تو میں ان کا امام ہوتا اور میں نے ہی آج تک ان کے جنازوں کی نماز پڑھائی ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے یزید بن ہارون، مسعر بن حبیب سے حضرت عمرو بن سلمہ نے فرمایا کہ جب میری قوم کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہوں نے اپنے والد ماجد

۵۸۵۔ حدثنا القعنبي ثنا انس يعني ابن عياض ح وحدثنا الهيثم بن خالد الجهني المعنى قالا ثنا ابن نمير عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر انه لما قدم المهاجرون الاولون نزلوا العصبة قبل مقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان يؤمهم سالم مولى حذيفة وكان اكثرهم قرانا زاد الهيثم وفيهم عمر بن الخطاب وابو سلمة بن عبد الاسد۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب سب سے پہلے ہجرت کرنے والے مہاجرین آئے تو عصبہ میں ٹھہرے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے ان کی امامت حضرت سالم مولیٰ حذیفہ کرتے تھے اور انہیں سب سے زیادہ قرآن کریم یاد تھا۔ ہیثم نے یہ بھی فرمایا کہ ان میں حضرت عمر اور حضرت ابو سلمہ ابن عبد الاسد بھی تھے۔

۵۸۶۔ حدثنا مسدد ثنا اسمعيل ح وثنا مسدد ثنا مسلمة بن محمد المعنى واحد

ابو قلابہ نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

Marfat.com

عَلِيٌّ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا وَلِصَاحِبٍ لَنَا اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا سِنًّا وَفِيْ حَدِيْثِ مَسْلَمَةَ قَالَ وَكُنَّا يَوْمَئِذٍ مُتَقَارِبَيْنِ فِي الْعِلْمِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ خَالِدٌ قُلْتُ لِاَبِيْ قِلَابَةَ فَاَيْنَ الْقُرْاٰنُ قَالَ اِنَّهُمَا كَانَا مُتَقَارِبَيْنِ۔

ان سے یا ان کے ساتھی سے کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان کہا کرو، پھر اقامت کہو، پھر جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے مسلمہ کی حدیث میں ہے کہ ان دنوں علم میں ہم دونوں برابر تھے۔ اسمٰعیل کی حدیث میں ہے کہ خالد نے فرمایا کہ میں نے ابو قلابہ سے گزارش کی کہ قرآن مجید کس کو زیادہ آتا تھا؟ فرمایا کہ وہ دونوں برابر تھے۔

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى الْحَنَفِيُّ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ اَبَانٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ قُرَّاؤُكُمْ۔

عثمان بن ابی شیبہ، حسین بن عیسیٰ حنفی، حکم بن ابان، عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے بہتر لوگ اذان کہیں اور تمہاری امامت وہ کرے جو تم میں قرآن مجید زیادہ جانتا ہو۔

بَابٌ اِمَامَةِ النِّسَاءِ۔

عورتوں کی امامت

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُمَيْعٍ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِيْ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَلَّادٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ نَوْفَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا غَزَا بَدْرًا قَالَتْ قُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ فِي الْغَزْوِ مَعَكَ اُمَرِّضُ مَرْضَاكُمْ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَرْزُقَنِيْ شَهَادَةً قَرِّيْ فِيْ بَيْتِكِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَرْزُقُكِ الشَّهَادَةَ قَالَ فَكَانَتْ تُسَمَّى الشَّهِيْدَةَ قَالَ وَكَانَتْ قَدْ قَرَاَتِ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَاْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْ دَارِهَا مُؤَذِّنًا فَاَذِنَ لَهَا قَالَ وَكَانَتْ دَبَّرَتْ غُلَامًا لَهَا وَجَارِيَةً فَقَامَا اِلَيْهَا بِاللَّيْلِ فَغَمَّاهَا بِقَطِيْفَةٍ لَهَا حَتّٰى مَاتَتْ وَذَهَبَا فَاَصْبَحَ عُمَرُ فَقَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ مِنْ هٰذَيْنِ عِلْمٌ اَوْ مَنْ رَاٰهُمَا فَلْيَجِئْ بِهِمَا فَاَمَرَ بِهِمَا فَصُلِبَا فَكَانَا اَوَّلَ مَصْلُوْبٍ فِي الْمَدِيْنَةِ۔

ولید بن عبد اللہ بن جمیع کی دادی جان اور عبد الرحمٰن بن خلاد انصاری سے روایت ہے کہ حضرت ام ورقہ بنت نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ بدر فرمانے لگے تھے کہ یا رسول اللہ! مجھے بھی اپنے ساتھ جہاد کی اجازت دیجیے کہ بیماروں کی تیمارداری کروں شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت کا درجہ عطا فرما دے۔ فرمایا کہ تم اپنے گھر میں رہو، اللہ عزوجل تمہیں شہادت مرحمت فرما دے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ ان کا نام شہیدہ پڑ گیا۔ وہ اپنے گھر میں قرآن کریم پڑھا کرتی تھیں لہٰذا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے گھر میں مؤذن رکھنے کی اجازت طلب کی تو انہیں اجازت مل گئی اور انہوں نے ایک غلام اور ایک لونڈی کو مدبر کیا ہوا تھا۔ ایک رات ان دونوں نے چادر سے گلا گھونٹ کر انہیں مار دیا اور دونوں بھاگ گئے۔ صبح ہوئی تو حضرت عمر نے لوگوں میں اعلان فرمایا کہ جس کو ان دونوں کا علم ہو یا جس نے انہیں دیکھا ہو تو انہیں پیش کرے پس ان کے متعلق حکم فرمایا گیا تو انہیں سولی دی گئی اور مدینہ منورہ میں سب سے پہلے سولی انہیں دی گئی۔ ف

Marfat.com

ف۔ معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتائیں یا نہ بتائیں کہ آپ کو ہر شخص کا انجام معلوم تھا، اسی لیے تو حضرت ام ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرما دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت عطا فرمائے گا۔ قربان جائیں صحابہ کرام کے اس عقیدے کی پختگی پر کہ ان تمام حضرات کو یہ مکمل یقین ہو گیا تھا کہ حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی اس زبان مبارک سے فرما دیا جو کُن کی کنجی ہے تو ام ورقہ بن نوفل کو ضرور شہادت حاصل ہو گی کیونکہ:۔

جو دن کو کہہ دیا رات تو رات ہو کے رہی
تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی

ایک آج بد نصیبی کا وقت ہے کہ اسی عالم ماکان و مایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں زبان درازی کر دی جاتی ہے کہ انہیں نہ اپنے خاتمے کا پتہ تھا اور نہ دوسروں کا۔ بلکہ بعض بدبخت تو یہاں تک کہہ گئے کہ انہیں دیوار کے پرے کا بھی پتہ نہیں تھا اور ایک گندم نما جو فروش نے تو یہاں تک لکھ مارا کہ ان کا علم بچوں پاگلوں اور جانوروں جیسا تھا اللہ تعالیٰ ایسے کفر فروش لوگوں کے متبعین و معتقدین کو راہ ہدایت نصیب فرمائے اور تمام مسلمانوں کو ایسے کفریہ عقائد سے دور و نفور رہنے کی سعادت بخشے، آمین

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ الْحَضْرَمِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهَا فِي بَيْتِهَا وَجَعَلَ لَهَا مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ لَهَا وَأَمَرَهَا أَنْ تَؤُمَّ أَهْلَ دَارِهَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَنَا رَأَيْتُ مُؤَذِّنَهَا شَيْخًا كَبِيرًا۔

حسن بن حماد حضرمی، محمد بن فضیل، ولید بن جمیع، عبد الرحمن بن خلاد نے حضرت ام ورقہ بنت عبد اللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور پہلی حدیث زیادہ مکمل ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے جایا کرتے اور ان کے لیے مؤذن مقرر کیا جو اذان کہا کرتا اور حضرت ام ورقہ کو حکم فرمایا کہ اپنے گھر والوں کی امامت کیا کرو۔ عبد الرحمن کا بیان ہے کہ میں نے ان کے مؤذن کو دیکھا ہے وہ بالکل بوڑھے تھے۔

باب ۲۱۱۔ الرَّجُلُ يَؤُمُّ الْقَوْمَ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ۔

ایسے کا امامت کرنا جس سے لوگ ناراض ہوں

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ابْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ عَبْدٍ الْمَعَافِرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُمْ صَلٰوةً مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَرَجُلٌ أَتَى الصَّلٰوةَ دِبَارًا وَالدِّبَارُ أَنْ يَأْتِيَهَا بَعْدَ أَنْ تَفُوتَهُ وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَةً۔

عمران بن عبد المعافری نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے۔ تین آدمیوں کی اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتا ایک وہ جو ایسے لوگوں کا امام بن بیٹھے کہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں دوسرا وہ شخص جو نماز کا وقت گزرنے کے بعد نماز پڑھنے آئے۔ تیسرا وہ جو کسی آزاد مرد یا عورت کو غلام بنا لے۔

باب ۲۱۲۔ إِمَامَةُ الْأَعْمٰى۔

اندھے کی امامت

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَنْبَرِيُّ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عِمْرَانُ

محمد بن عبد الرحمن عنبری ابو عبد اللہ، ابن مہدی، عمران القطان، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

Marfat.com

الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ أَعْمَى۔

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی جگہ پر حضرت ابن ام مکتوم کو امامت پر مقرر فرمایا حالانکہ وہ نابینا تھے۔

باب ۶۳ إِمَامَةِ الزَّائِرِ

زیارت کرنے والے کی امامت

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا أَبَانُ عَنْ بُدَيْلٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَطِيَّةَ مَوْلًى مِنَّا قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِينَا إِلَى مُصَلَّانَا هَذَا فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقُلْنَا لَهُ تَقَدَّمْ فَصَلِّ فَقَالَ لَنَا قَدِّمُوا رَجُلًا مِنْكُمْ يُصَلِّي بِكُمْ وَسَأُحَدِّثُكُمْ لِمَ لَا أُصَلِّي بِكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ۔

ابو عطیہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری اس نماز پڑھنے کی جگہ میں تشریف لائے اور نماز کھڑی ہونے لگی تو ہم نے ان سے کہا کہ آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھائیے۔ انہوں نے ہم سے فرمایا کہ نماز پڑھانے کے لیے اپنے میں سے کسی آدمی کو آگے کرو اور میں تم سے ابھی ایک حدیث بیان کروں گا کہ میں کیوں تمہیں نماز نہیں پڑھاتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو کسی قوم سے ملنے جائے تو وہ ان کی امامت نہ کرے بلکہ ان میں سے کوئی آدمی ان کی امامت کرے۔

باب ۶۴ الْإِمَامُ يَقُومُ مَكَانًا أَرْفَعَ مِنْ مَكَانِ الْقَوْمِ۔

جب امام لوگوں سے اونچی جگہ پر کھڑا ہو

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَأَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ أَبُو مَسْعُودٍ الرَّازِيُّ الْمَعْنَى قَالَا ثَنَا يَعْلَى ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ أَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ عَلَى دُكَّانٍ فَأَخَذَ أَبُو مَسْعُودٍ بِقَمِيصِهِ فَجَبَذَهُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُنْهَوْنَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ بَلَى قَدْ ذَكَرْتُ حِينَ مَدَدْتَنِي۔

ابراہیم نے ہمام سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ نے مدائن میں ایک دکان میں کھڑے ہو کر امامت کرنے لگے تو حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں قمیص سے پکڑ کر کھینچا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ لوگ اس بات سے منع کیے جاتے تھے؟ کہا کیوں نہیں جب آپ نے کھینچا تو مجھے یہ بات یاد آئی۔

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو خَالِدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنِي رَجُلٌ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ بِالْمَدَائِنِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَتَقَدَّمَ عَمَّارٌ وَقَامَ عَلَى دُكَّانٍ يُصَلِّي وَالنَّاسُ أَسْفَلَ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ فَأَخَذَ عَلَى يَدَيْهِ فَاتَّبَعَهُ عَمَّارٌ حَتَّى أَنْزَلَهُ حُذَيْفَةُ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عدی بن ثابت انصاری سے ایک آدمی نے بیان کیا جو مدائن میں حضرت عمار بن یاسر کے ساتھ تھا تو نماز کھڑی ہونے لگی پس حضرت عمار آگے ہو گئے اور ایک دکان پر کھڑے ہو کر نماز پڑھانے لگے اور لوگ نیچے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ حضرت حذیفہ آگے بڑھے اور ان کے ہاتھ پکڑ کر حضرت عمار کو نیچے اتار لیا۔ جب حضرت عمار اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت حذیفہ نے ان سے کہا۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی لوگوں کی امامت کرے تو لوگوں سے

Marfat.com

يَقُولُ إِذَا أَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِي مَكَانٍ أَرْفَعَ مِنْ مَكَانِهِمْ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ قَالَ عَمَّارٌ لِذٰلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِينَ أَخَذْتَ عَلَى يَدِي۔

اونچی جگہ پر نہ کھڑا ہو یا ایسے ہی الفاظ فرمائے۔ حضرت عمار نے کہا کہ جب آپ نے میرے ہاتھ پکڑے تو اسی لیے میں نے آپ کی بات مان لی تھی۔

باب ۲۱۵ إِمَامَةِ مَنْ صَلَّى بِقَوْمٍ وَقَدْ صَلَّى تِلْكَ الصَّلٰوةَ۔

اس شخص کی امامت جو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ چکا اور وہی نماز پڑھائے

۵۹۵- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَبْنِ مَيْسَرَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ تِلْكَ الصَّلٰوةَ۔

عبید اللہ بن مقسم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضرت معاذ بن جبل عشاء کی نماز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے اور اپنی قوم کے پاس جا کر پھر وہی نماز انہیں پڑھایا کرتے۔

۵۹۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ إِنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ۔

عمرو بن دینار نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت معاذ بن جبل پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ لیتے واپس جا کر اپنی قوم کی امامت کیا کرتے۔

باب ۲۱۶ الْإِمَامُ يُصَلِّي مِنْ قُعُودٍ۔

جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے

۵۹۷- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلَّى صَلٰوةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ۔

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے تو گر پڑے اور آپ کی داہنی کروٹ زخمی ہو گئی پس آپ نے ایک نماز بیٹھ کر پڑھائی اور ہم نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو جب وہ اٹھے تو تم بھی اٹھو، جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔ ف

ف- اس حدیث کا یہ حصہ: "جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو" جمہور علماء کے نزدیک منسوخ ہے کیونکہ یہ ابتدائی دور کی بات ہے اور ناسخ کے بارے میں یہی حدیث کافی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آخری مرض کے دوران آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور تمام صحابہ کرام نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

Marfat.com

۵۹۸ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا جَرِیْرٌ وَوَکِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَکِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا بِالْمَدِیْنَةِ فَصَرَعَهٗ عَلٰی جِذْمِ نَخْلَةٍ فَانْفَکَّتْ قَدَمُهٗ فَاَتَیْنَاهُ نَعُوْدُهٗ فَوَجَدْنَاهُ فِیْ مَشْرُبَةٍ لِعَائِشَةَ یُسَبِّحُ جَالِسًا قَالَ فَقُمْنَا خَلْفَهٗ فَسَکَتَ عَنَّا ثُمَّ اَتَیْنَاهُ مَرَّةً اُخْرٰی نَعُوْدُهٗ فَصَلَّی الْمَکْتُوْبَةَ جَالِسًا فَقُمْنَا خَلْفَهٗ فَاَشَارَ اِلَیْنَا فَقَعَدْنَا قَالَ فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوةَ قَالَ اِذَا صَلَّی الْاِمَامُ قَائِمًا فَصَلُّوْا قِیَامًا وَلَا تَفْعَلُوْا کَمَا یَفْعَلُ اَهْلُ فَارِسَ بِعُظَمَائِهَا۔

اعمش سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس نے آپ کو ایک کھجور کی جڑ پر گرا دیا جس سے آپ کے پیر مبارک میں چوٹ لگ گئی ہم آپ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو آپ کو حضرت عائشہ کے حجرے میں بیٹھے ہوئے تسبیح پڑھتے پایا۔ ہم آپ کے پیچھے کھڑے رہے اور آپ نے ہم سے کلام نہ فرمایا۔ ہم دوبارہ عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو آپ بیٹھے ہوئے فرض نماز ادا فرما رہے تھے۔ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے تو آپ نے بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو اور جب امام کھڑا ہو کر نماز پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور ایسے نہ کرو جو ایرانی اپنے سرداروں کے لیے کرتے ہیں۔

۵۹۹ - حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْمَعْنٰی عَنْ وُهَیْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَلَا تُکَبِّرُوْا حَتّٰی یُکَبِّرَ وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَلَا تَرْکَعُوْا حَتّٰی یَرْکَعَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ قَالَ مُسْلِمٌ وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَسْجُدُوْا حَتّٰی یَسْجُدَ وَاِذَا صَلّٰی قَائِمًا فَصَلُّوْا قِیَامًا وَاِذَا صَلّٰی قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعِیْنَ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَفْهَمَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِنَا عَنْ سُلَیْمَانَ۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور اس سے پہلے تکبیر نہ کہا کرو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور اس سے پہلے رکوع نہ کیا کرو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہا کرو۔ مسلم نے کہا وَلَكَ الْحَمْدُ اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور اس سے پہلے سجدہ نہ کیا کرو اور جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ میرے بعض ساتھیوں نے مجھے سلیمان سے روایت کرتے ہوئے سمجھایا۔

۶۰۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ الْمِصِّیْصِیُّ نَا اَبُوْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ بِهٰذَا الْخَبَرِ زَادَ وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ وَهٰذِهِ الزِّیَادَةُ وَاِذَا اَفَانْصِتُوْا لَیْسَتْ بِمَحْفُوْظَةٍ

صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ اس خبر کے ساتھ یہ بھی ہے کہ جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ اضافہ ہے اور جب وہ قرآن مجید پڑھے تو تم خاموش رہو یہ محفوظ نہیں ہے اور ہمارے نزدیک یہ ابو خالد کا وہم ہے۔

Marfat.com

الوَهَمُ عِنْدَنَا مِنْ أَبِي خَالِدٍ۔

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں بیٹھ کر نماز پڑھی تو لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو آپ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کیا کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھا لیا کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھا کرو۔

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْمَعْنَى أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ لِيُسْمِعَ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ۔

ابوزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار تھے، پس ہم نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تکبیر کہتے تاکہ لوگوں کو آپ کی تکبیر سنا دی جائے پھر باقی حدیث بیان کی۔

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ ثَنِي حُصَيْنٌ مِنْ وَلَدِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّهُمْ قَالَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ إِمَامَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ إِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ۔

محمد بن صالح نے حضرت سعد بن معاذ کے صاحبزادے حصین سے روایت کی ہے کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ امامت کیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے امام صاحب بیمار ہیں۔ فرمایا کہ جب وہ بیٹھ کر پڑھیں تو تم بھی بیٹھ کر پڑھا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث متصل نہیں ہے۔

بابـ ۲۱۷ الرَّجُلَيْنِ يَؤُمُّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ كَيْفَ يَقُومَانِ۔

دو میں سے ایک جماعت کرائے تو دونوں کیسے کھڑے ہوں؟

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ فَأَتَوْهُ بِسَمْنٍ وَتَمْرٍ فَقَالَ رُدُّوا هَذَا فِي وِعَائِهِ وَهَذَا فِي سِقَائِهِ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ تَطَوُّعًا فَقَامَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ وَأُمُّ حَرَامٍ خَلْفَنَا قَالَ ثَابِتٌ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ عَلَى بِسَاطٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حرام کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے گھی اور کھجوریں پیش کیں فرمایا کہ اسے اس کے برتن میں ڈال دو اور اسے اس کے مشکیزے میں کیونکہ میں روزہ دار ہوں پھر آپ کھڑے ہوئے اور ہمارے ساتھ نفل نماز کی دو رکعتیں پڑھیں تو حضرت ام سلیم اور حضرت ام حرام ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں ثابت نے کہا کہ میرے علم کے مطابق حضرت انس نے فرمایا کہ مجھے آپ نے اپنے

Marfat.com

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّهُ وَامْرَاَةً مِنْهُمْ فَجَعَلَهُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْمَرْاَةَ خَلْفَ ذٰلِكَ۔

موسیٰ بن انس سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی امامت کی تو ایک عورت کو ان کے دائیں جانب اور ایک کو ان کے پیچھے کھڑا کر لیا۔

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِيْ بَيْتِ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَاَطْلَقَ الْقِرْبَةَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ اَوْكَاَ الْقِرْبَةَ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقُمْتُ فَتَوَضَّاْتُ كَمَا تَوَضَّاَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَاَخَذَنِيْ بِيَمِيْنِهِ فَاَدَارَنِيْ مِنْ وَّرَائِهِ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے گھر میں رات گزاری تو رات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور مشکیزے کا منہ کھول کر وضو کیا، پھر اس کا منہ بند کر دیا، پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ میں بھی کھڑا ہوا، آپ کی طرح وضو کیا، پھر آ کر آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے دائیں جانب سے پکڑا اور اپنے پیچھے سے نکال کر اپنی دائیں طرف کھڑا کر لیا پس میں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَاَخَذَ بِرَاْسِيْ اَوْ بِذُؤَابَتِيْ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس واقعہ کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ مجھے میرے سر یا میری زلفوں سے پکڑا اور اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔

باب ۲۱۸ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً كَيْفَ يَقُوْمُوْنَ۔

جب تین ہوں تو کیسے کھڑے ہوں

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ صَلّٰى قَالَ قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّيَ لَكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

عبد اللہ بن ابو طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان کی دادی جان حضرت ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کے لیے بلایا جو انہوں نے تیار کیا تھا پس آپ نے اس میں سے کھایا، پھر نماز پڑھی اور فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ میں اپنے ایک بوریئے کی طرف اٹھا جو کثرت استعمال سے سیاہ ہو گیا تھا۔ میں نے اسے پانی سے دھو دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہو گئے تو میں نے اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے صف بنا لی اور بوڑھی اماں ہمارے پیچھے تھیں آپ ہمیں دو رکعتیں پڑھا کر فارغ ہو گئے۔

Marfat.com

۶۰۹ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اسْتَاْذَنَ عَلْقَمَةُ وَالْاَسْوَدُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ وَقَدْ كُنَّا اَطَلْنَا الْقُعُوْدَ عَلٰی بَابِهٖ فَخَرَجَتِ الْجَارِیَةُ فَاسْتَاْذَنَتْ لَهُمَا فَاَذِنَ لَهُمَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

عبدالرحمٰن بن اسود نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ علقمہ اور اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ ہم ان کے دروازے پر کافی دیر بیٹھے رہے تو ایک لونڈی نکلی اس نے دونوں کے لیے اجازت طلب کی تو انہیں اجازت مل گئی۔ پھر وہ کھڑے ہوئے اور میرے اور ان کے درمیان نماز پڑھی۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابٌ ۲۱۹ اَلْاِمَامُ یَنْحَرِفُ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ۔

سلام کے بعد امام پھر جائے

۶۱۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ ثَنِیْ یَعْلَی بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا انْصَرَفَ انْحَرَفَ۔

جابر بن یزید بن اسود سے حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو قبلہ کی جانب سے پھر گئے۔

۶۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ نَا مِسْعَرٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ ابْنِ الْبَرَاءِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَكُوْنَ عَنْ یَمِیْنِهٖ فَیُقْبِلُ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

عبید بن براء سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم آپ کے دائیں جانب ہونا پسند کرتے تاکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پرنور چہرہ ہماری جانب ہو قربان جائیں ہم صحابہ کرام کے اس جذبہ پر کہ حبیب پروردگار کے شربت دیدار کے ہمہ وقت شائق رہتے تھے۔

بَابٌ ۲۲۰ اَلْاِمَامُ یَتَطَوَّعُ فِیْ مَكَانِهٖ۔

امام کا اپنی جگہ پر نفل پڑھنا

۶۱۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِیْعُ بْنُ نَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْقُرَشِیُّ ثَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِیُّ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُصَلِّی الْاِمَامُ فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ حَتّٰی یَتَحَوَّلَ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِیُّ لَمْ یُدْرِكِ الْمُغِیْرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ۔

عطاء خراسانی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا امام نے جس جگہ نماز پڑھائی ہے وہاں اور نماز نہ پڑھے بلکہ ہٹ جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عطاء خراسانی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں پایا (یعنی ان سے ملاقات ثابت نہیں)۔

بَابٌ ۲۲۱ اَلْاِمَامُ یُحْدِثُ بَعْدَ مَا یَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنْ اٰخِرِ الرَّكْعَةِ۔

امام جب آخری رکعت کے سجدے سے سر اٹھالے اور اس کا وضو ٹوٹ جائے

۶۱۳ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ ثَنَا زُهَیْرٌ

عبدالرحمٰن بن رافع اور بکر بن سوادہ نے حضرت عبداللہ

Marfat.com

ثنا عبد الرحمن بن زياد بن أنعم عن عبد الرحمن بن رافع وبكر بن سوادة عن عبد الله بن عمرو أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا قضى الإمام الصلوة وقعد فأحدث قبل أن يتكلم فقد تمت صلوته ومن كان خلفه ممن أتم الصلوة۔

بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام نماز پوری کر کے قعدہ میں بیٹھا ہو اور کلام کرنے سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ جائے تو اس کی نماز پوری ہو گئی اور جن مقتدیوں نے اس کے پیچھے ساری نماز پڑھی ہے ان کی نماز بھی پوری ہو گئی۔

باب ۲۲۲ في تحريم الصلوة وتحليلها۔

نماز کی تحریم و تحلیل کا بیان

۶۱۴۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا وكيع عن سفيان عن أبي عقيل عن محمد بن الحنفية عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مفتاح الصلوة الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم۔

محمد بن حنفیہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کی کنجی طہارت ہے۔ تکبیر (ابتدائی تکبیر) اس کی تحریم اور سلام کرنا (آخر میں دونوں جانب) اس کی تحلیل ہے۔

باب ۲۲۳ ما يؤمر به المأموم من اتباع الإمام۔

مقتدیوں کو امام کی پیروی کرنے کا حکم ہے

۶۱۵۔ حدثنا مسدد ثنا يحيى عن ابن عجلان حدثني محمد بن يحيى بن حبان عن ابن محيريز عن معاوية بن أبي سفيان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبادروني بركوع ولا بسجود فإنه مهما أسبقكم به إذا ركعت تدركوني به إذا رفعت إني قد بدنت۔

ابن محیریز نے حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رکوع اور سجدہ کرنے میں مجھ سے آگے نہ نکل جایا کرو کیونکہ اگر میں رکوع میں پہلے چلا جاؤں تو تم مجھے پا لو گے اور اسی طرح جب سر اٹھاؤں کیونکہ میرا جسم اب بھاری ہو گیا ہے۔

۶۱۶۔ حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن أبي إسحق قال سمعت عبد الله بن يزيد الخطمي يخطب الناس ثنا البراء وهو غير كذوب أنهم كانوا إذا رفعوا رؤوسهم من الركوع مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قاموا قياما فإذا رأوه قد سجد سجدوا۔

عبد اللہ بن یزید خطمی نے خطبہ دیتے ہوئے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی جو جھوٹے نہ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ لوگ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے رہتے جب دیکھتے کہ حضور سجدے میں چلے گئے ہیں۔ تب سجدے میں جاتے۔

۶۱۷۔ حدثنا زهير بن حرب وهارون بن معروف المعنى قالا ثنا سفيان عن أبان بن تغلب قال أبو داود قال زهير ثنا الكوفيون أبان وغيره عن الحكم عن عبد الرحمن ابن

زہیر بن حرب اور ہارون بن معروف، سفیان، ابان بن تغلب۔ امام ابو داؤد نے فرمایا۔ زہیر، ابان وغیرہ کوفی حکم، عبد الرحمن بن ابو لیلیٰ سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

اِبْنِ لَیْلیٰ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ کُنَّا نُصَلِّی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَا یَحْنُوْا اَحَدٌ مِّنَّا ظَھْرَہٗ حَتّٰی یَرَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضَعُ۔

۶۱۸۔ حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ نَافِعٍ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ یَعْنِی الْفَزَارِیَّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ یَزِیْدَ یَقُوْلُ عَلَی الْمِنْبَرِ حَدَّثَنِی الْبَرَاءُ اَنَّھُمْ کَانُوْا یُصَلُّوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَکَعَ رَکَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ لَمْ نَزَلْ قِیَامًا حَتّٰی یَرَوْنَہٗ قَدْ وَضَعَ جَبْھَتَہٗ بِالْاَرْضِ ثُمَّ یَتَّبِعُوْنَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۲۲۴ التَّشْدِیْدِ فِیْمَنْ یَرْفَعُ قَبْلَ الْاِمَامِ اَوْ یَضَعُ قَبْلَہٗ۔

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا یَخْشٰی اَوْ اَلَا یَخْشٰی اَحَدُکُمْ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ وَالْاِمَامُ سَاجِدٌ اَنْ یُحَوِّلَ اللّٰہُ رَاْسَہٗ رَاْسَ حِمَارٍ اَوْ صُوْرَتَہٗ صُوْرَۃَ حِمَارٍ۔

بَابُ ۲۲۵ فِیْ مَنْ یَنْصَرِفُ قَبْلَ الْاِمَامِ۔

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَنَا حَفْصُ ابْنُ بُغَیْلٍ الدُّھْنِیُّ ثَنَا زَائِدَۃُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَضَّھُمْ عَلَی الصَّلٰوۃِ وَنَھَاھُمْ اَنْ یَنْصَرِفُوْا قَبْلَ انْصِرَافِہٖ مِنَ الصَّلٰوۃِ۔

بَابُ ۲۲۶ جُمَّاعِ اَثْوَابِ مَا یُصَلّٰی فِیْہِ۔

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم میں سے اس وقت تک کوئی اپنی پیٹھ کو نہ جھکاتا جب تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رکوع میں نہ دیکھ لیا کرتا۔

محارب بن دثار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن یزید کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو حضور رکوع میں چلے جاتے تو وہ جاتے اور جب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہہ لیا جاتا تو برابر کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ کی مبارک پیشانی کو زمین پر دیکھ لیتے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی میں سجدہ کرتے۔

امام سے پہلے سر اٹھانے اور اس سے پہلے سر رکھنے پر وعید

محمد بن زیاد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات سے نہیں ڈرتا جبکہ وہ سجدے سے اپنا سر اٹھا لیتا ہے حالانکہ امام سجدے میں ہوتا ہے کہ اس کا سر گدھے جیسا ہو جائے یا وہ گدھے کی صورت میں تبدیل ہو جائے۔

امام سے پہلے چلے جانے کا بیان

مختار بن فلفل نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نماز کی ترغیب دی اور لوگوں کے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے واپس لوٹنے سے منع فرمایا۔

کتنے کپڑوں میں نماز پڑھی جائے

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک کپڑے کے ساتھ نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم میں ہر ایک کے پاس

Marfat.com

وَسَلَّمَ اَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ۔

دو کپڑے ہیں۔

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک کپڑے کے ساتھ اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس میں سے اس کے کندھوں پر کچھ نہ ہو۔

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ اَنَا يَحْيٰى ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ الْمَعْنٰى عَنْ هِشَامِ ابْنِ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فِي ثَوْبٍ فَلْيُخَالِفْ بِطَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ۔

مسدّد، یحیی۔ مسدد، اسمٰعیل، ہشام بن عبد اللہ، یحیی بن ابوکثیر، عکرمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی ایک کپڑے کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کے دونوں کنارے ان کے مخالف کندھوں پر ڈال لیا کرے۔

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عُمَرَ ابْنِ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْهِ۔

ابوامامہ بن سہل سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ اس کے دونوں کنارے ان کے مخالف کندھوں پر ڈالے۔ (یعنی کپڑا لپیٹ کر جسم چھپا لینا چاہیے)

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا تَرٰى فِي الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ قَالَ فَاَطْلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِزَارَهُ طَارَقَ بِهِ رِدَاءَهُ فَاشْتَمَلَ بِهِمَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى بِنَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَنْ قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اَوَ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ۔

قیس بن طلق سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ایک آدمی آکر عرض گزار ہوا کہ یا نبی اللہ! ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے تہمد اور چادر کو ایک دوسرے پر منطبق کر کے دونوں کو اپنے اوپر لپیٹ لیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوگئے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ کیا تم میں سے ہر ایک کو دو کپڑے میسر ہیں۔

بَابُ ۲۲۷ الرَّجُلُ يَعْقِدُ الثَّوْبَ فِي قَفَاهُ ثُمَّ يُصَلِّي۔

جو کپڑے کو اپنی گردن کے پیچھے باندھ کر نماز پڑھے

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ

ابوحازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کتنے ہی آدمیوں کو دیکھا جنہوں نے تنگی

Marfat.com

سعدٍ قال لقد رأيتُ الرجالَ عاقدي أُزُرِهم في أعناقِهم من ضيقِ الأُزُرِ خلفَ رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم في الصلوة كأمثالِ الصبيانِ فقال قائلٌ يا معشرَ النساءِ لا ترفعنَ رؤوسَكنّ حتى يرفعَ الرجالُ۔

کے باعث اپنی ازاریں گردنوں کے پیچھے باندھی ہوئی تھیں نماز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے لڑکوں کی طرح ایک کہنے والے نے کہا۔ اے عورتوں کے گروہ۔ تم اپنے سر اس وقت تک نہ اٹھایا کرو جب تک مرد نہ اٹھالیا کریں۔

باب ۲۲۸ الرجلُ يُصلّي في ثوبٍ بعضُه على غيرِه۔

ایسے کپڑے سے نماز پڑھنا جس کا کچھ حصہ دوسرے پر ہو

۶۲۷۔ حدثنا أبو الوليدِ الطيالسيُّ ثنا زائدةُ عن أبي حَصينٍ عن أبي صالحٍ عن عائشةَ أنّ النبيّ صلى الله عليه وسلم صلّى في ثوبٍ بعضُه عليّ۔

ابوصالح نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے کپڑے سے نماز پڑھی جس کا کچھ حصہ میرے اوپر تھا۔

باب ۲۲۹ الرجلُ يُصلّي في قميصٍ واحدٍ۔

آدمی کا ایک قمیص سے نماز پڑھنا

۶۲۸۔ حدثنا القعنبيُّ ثنا عبدُ العزيزِ يعني ابنَ محمدٍ عن موسى بنِ إبراهيمَ عن سلمةَ ابنِ الأكوعِ قال قلتُ يا رسولَ اللهِ إني رجلٌ أصيدُ فأُصلّي في القميصِ الواحدِ قال نعم وازرُرْه ولو بشوكةٍ۔

موسیٰ بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ میں شکاری آدمی ہوں لہٰذا ایک کپڑے میں نماز پڑھ لیا کروں؟ فرمایا ہاں لیکن اسے باندھ لیا کرو خواہ کانٹے کے ساتھ ہی۔

۶۲۹۔ حدثنا محمدُ بنُ حاتمِ بنِ بزيعٍ ثنا يحيى بنُ أبي بُكيرٍ عن إسرائيلَ عن أبي حَومَلٍ العامريِّ قال أبو داود كذا قال وهو أبو حَرمَلٍ عن محمدِ بنِ عبدِ الرحمنِ بنِ أبي بكرٍ عن أبيه قال أمّنا جابرُ بنُ عبدِ اللهِ في قميصٍ ليس عليه رداءٌ فلما انصرفَ قال إني رأيتُ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُصلّي في قميصٍ۔

محمد بن حاتم بن بزیع، یحییٰ بن ابوبکیر، اسرائیل، ابوحرمل عامری۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح کہا ابوحرمل محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے فرمایا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ہماری امامت کی اور قمیص کے علاوہ ان کے اوپر چادر بھی نہ تھی جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک قمیص میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

باب ۲۳۰ إذا كانَ الثوبُ ضيّقًا۔

جب کپڑا تنگ ہو

۶۳۰۔ حدثنا هشامُ بنُ عمارٍ وسليمانُ بنُ عبدِ الرحمنِ ويحيى بنُ الفضلِ السجستانيُّ قالوا ثنا حاتمٌ يعني ابنَ إسمعيلَ ثنا يعقوبُ بنُ مجاهدٍ أبو حَزرةَ عن عبادةَ بنِ الوليدِ بنِ عبادةَ ابنِ الصامتِ قال أتينا جابرًا يعني ابنَ عبدِ اللهِ قال سرتُ مع رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم في

عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں نکلا تو نماز پڑھنے کھڑا ہوا اور میرے اوپر ایک چادر تھی میں اس کے دونوں کناروں کو الٹنے لگا لیکن ان میں اتنی گنجائش نہ تھی لیکن اس میں کنارے لگے ہوئے تھے میں نے لپیٹ کر

Marfat.com

غَزْوَةٍ فَقَامَ يُصَلِّي وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبْتُ أُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِي وَكَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا لَا تَسْقُطُ ثُمَّ جِئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَجَاءَ ابْنُ صَخْرٍ حَتَّى قَامَ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنَا بِيَدَيْهِ جَمِيعًا حَتَّى أَقَامَنَا خَلْفَهُ قَالَ وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُنِي وَأَنَا لَا أَشْعُرُ ثُمَّ فَطِنْتُ بِهِ فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ أَتَّزِرَ بِهَا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا جَابِرُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَإِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلَى حَقْوِكَ۔

باب ۲۳ الْإِسْبَالِ فِي الصَّلَاةِ۔

۶۳۱ - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَسْبَلَ إِزَارَهُ فِي صَلَاتِهِ خُيَلَاءَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ذِكْرُهُ فِي حِلٍّ وَلَا حَرَامٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا جَمَاعَةٌ عَنْ عَاصِمٍ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ مِنْهُمْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُو الْأَحْوَصِ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ۔

۶۳۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا أَبَانُ ثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلٌ إِزَارَهُ إِذْ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللَّهَ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يَقْبَلُ

اس کے دونوں کناروں کو باندھ دیا اور جھک گیا کہ مبادا اگر جائے پھر میں آکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے گھماتے ہوئے اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا۔ پھر ابن صخر آکر آپ کے بائیں جانب کھڑے ہو گئے تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ہمیں اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے کن انکھیوں سے دیکھتے رہے جسے میں سمجھ نہ سکا، پھر سمجھا تو آپ نے مجھے ازار باندھنے کا اشارہ فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا، اے جابر! میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ جب کپڑے میں وسعت ہو تو دونوں کنارے مخالف کندھوں پر ڈال لیا کرو اور جب تنگ ہو تو اسے کمر سے باندھا کرو۔

نماز میں کپڑے لٹکانا

ابو عثمان نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو نماز میں ازراہِ تکبر اپنی ازار کو لٹکائے گا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے حلال و حرام کی کوئی پروا نہیں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اس کو روایت کیا ایک جماعت نے عاصم سے حضرت ابن مسعود پر موقوف کرتے ہوئے ان میں سے حماد بن یزید، ابو الاحوص اور ابو معاویہ بھی ہیں۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی تہمد لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ جاؤ وضو کرو۔ وہ وضو کر کے آیا تو فرمایا۔ جاؤ وضو کرو۔ وہ گیا اور پھر وضو کر کے آیا تو فرمایا۔ جاؤ وضو کرو۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ نے اسے کس وجہ سے وضو کرنے کا حکم فرمایا ہے؟ فرمایا کہ یہ تہمد لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جو تہمد لٹکائے

Marfat.com

صَلٰوۃَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ اِزَارَہٗ۔

بَابٌ ۲۳۲ مَنْ قَالَ يَتَّزِرُ بِهٖ اِذَا كَانَ ضَيِّقًا۔

۶۳۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ قَالَ عُمَرُ اِذَا كَانَ لِاَحَدِكُمْ ثَوْبَانِ فَلْيُصَلِّ فِيْهِمَا فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اِلَّا ثَوْبٌ فَلْيَتَّزِرْ بِهٖ وَلَا يَشْتَمِلْ اشْتِمَالَ الْيَهُوْدِ۔

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ ثَنَا اَبُو الْمُنِيْبِ عَبْدُ اللّٰهِ الْعَتَكِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ لِحَافٍ لَا يَتَوَشَّحُ بِهٖ وَالْاٰخَرُ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ سَرَاوِيْلَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ۔

بَابٌ ۲۳۳ فِيْ كَمْ تُصَلِّي الْمَرْاَةُ۔

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ قُنْفُذٍ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّهَا سَاَلَتْ اُمَّ سَلَمَةَ مَاذَا تُصَلِّي فِيْهِ الْمَرْاَةُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَتْ تُصَلِّيْ فِي الْخِمَارِ وَالدِّرْعِ السَّابِغِ الَّذِيْ يُغَيِّبُ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا۔

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُصَلِّي الْمَرْاَةُ فِيْ دِرْعٍ وَّخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا اِزَارٌ قَالَ اِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّيْ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَبَكْرُ بْنُ مُضَرَ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ وَابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

تنگ کپڑا ہو تو اسے تہمد کی طرح باندھ لے

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا یہ کہا کہ حضرت عمر نے فرمایا۔ جب تمہارے پاس دو کپڑے ہوں تو ان کے ساتھ نماز پڑھا کرو اور جب ایک ہی کپڑا ہو تو اسے تہمد کی طرح باندھ لو اور اسے یہودیوں کی طرح نہ لٹکایا کرو۔

محمد بن یحییٰ ذہلی، سعید بن محمد، ابوتمیلہ یحییٰ بن واضح ابومنیب عبداللہ عتکی، عبداللہ بن بریدہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چادر کے ساتھ نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے جبکہ اسے لپیٹا نہ جائے اور شلوار کے ساتھ نماز پڑھنے سے منع فرمایا جب کہ آدمی کے اوپر چادر نہ ہو۔

عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے

محمد بن زید بن قنفذ نے اپنی والدۂ ماجدہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم دوپٹے اور لمبے کرتے کے ساتھ نماز پڑھتی ہیں جو پیروں کے اوپر والے حصّوں کو چھپا لیتا ہے۔

مجاہد بن موسیٰ۔ عثمان بن عمر، عبدالرحمٰن بن عبداللہ یعنی ابن دینار، محمد بن زید نے اس حدیث کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا عورت کرتے اور دوپٹے سے نماز پڑھ سکتی ہے جب کہ اس کے جسم پر تہمد نہ ہو؟ فرمایا جبکہ کرتا اتنا لمبا ہو کہ پیروں کے ظاہری حصے کو چھپا لے۔

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو مالک بن انس، بکر بن مضر، حفص بن غیاث، اسمٰعیل بن جعفر، ابن ابی ذئب، ابن اسحاق نے محمد بن زید ان کی والدۂ ماجدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ

Marfat.com

ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرُوا بِهِ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ

تعالیٰ عنہا سے روایت کیا اور کسی ایک نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہیں لیا بلکہ اسے حضرت ام سلمہ پر موقوف کیا ہے۔

بَابُ ۲۳۴ الْمَرْأَةُ تُصَلِّي بِغَيْرِ خِمَارٍ۔

جب عورت دوپٹے کے بغیر نماز پڑھے

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

صفیہ بنت حارث نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جوان عورت کی نماز قبول نہیں فرماتا مگر دوپٹے کے ساتھ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے سعید یعنی ابن ابوعروبہ قتادہ، حسن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ نَزَلَتْ عَلَى صَفِيَّةَ أُمِّ طَلْحَةَ الطَّلَحَاتِ فَرَأَتْ بَنَاتٍ لَهَا فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ وَفِي حُجْرَتِي جَارِيَةٌ فَأَلْقَى إِلَيَّ حَقْوَهُ فَقَالَ شُقِّيهِ بِشُقَّتَيْنِ فَأَعْطِي هَذِهِ نِصْفًا وَالْفَتَاةَ الَّتِي عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ نِصْفًا فَإِنِّي لَا أُرَاهَا إِلَّا قَدْ حَاضَتْ أَوْ لَا أُرَاهُمَا إِلَّا قَدْ حَاضَتَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ۔

ایوب نے محمد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت صفیہ ام طلحہ کے پاس گئیں اور ان کی لڑکیوں کو دیکھ کر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے حجرے میں تشریف فرما ہوئے اور وہاں ایک لڑکی تھی تو آپ نے اپنی لنگی میری جانب پھینکتے ہوئے مجھ سے فرمایا کہ اس کے دو برابر حصے کر کے ایک اس لڑکی کو دے دو اور دوسرا حصہ اس لڑکی کو جو ام سلمہ کے پاس ہے کیونکہ میرے خیال میں یہ دونوں جوان ہو چکی ہیں امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے ہشام نے بھی محمد بن سیرین سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

بَابُ ۲۳۵ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ۔

نماز میں کپڑا لٹکانا

۶۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِبْرَاهِيمُ ابْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ وَأَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ۔

محمد بن علاء اور ابراہیم بن موسیٰ، ابن مبارک، حسن بن ذکوان، سلیمان احول، عطاء، ابراہیم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں سدل (کپڑا لٹکانے) اور منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے۔

۶۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ عَطَاءً يُصَلِّي سَادِلًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ عِسْلٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى

محمد بن عیسیٰ بن طباع، حجاج، ابن جریج کا بیان ہے کہ میں نے عطاء کو نماز میں اکثر سدل کرتے نہیں دیکھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے عسل۔ عطا نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

Marfat.com

عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز میں سدل سے منع فرمایا ہے۔

باب ۲۳۶ الرَّجُلُ يُصَلِّي عَاقِصًا شَعْرَهُ۔

جو بالوں کا گچھا بنا کر نماز پڑھے

۶۴۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ مُوسٰى عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ رَأٰى أَبَا رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يُصَلِّي قَائِمًا وَقَدْ غَرَزَ ضُفُرَهُ فِي قَفَاهُ فَحَلَّهَا أَبُوْ رَافِعٍ فَالْتَفَتَ حَسَنٌ إِلَيْهِ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهُ أَبُوْ رَافِعٍ أَقْبِلْ عَلٰى صَلٰوتِكَ وَلَا تَغْضَبْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ يَعْنِي مَقْعَدَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي مَغْرَزَ ضُفُرِهِ۔

سعید بن ابو سعید مقبری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مولیٰ ابو رافع کو دیکھا کہ وہ حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس سے گزرے جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور انہوں نے گردن کے پیچھے اپنے بالوں کا گچھا باندھ رکھا تھا تو حضرت ابو رافع نے اسے کھول دیا۔ حضرت حسن نے ان کی جانب غصے سے دیکھا تو حضرت ابو رافع نے کہا اپنی نماز کی جانب توجہ رکھو اور غصہ جانے دو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے۔

۶۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَأٰى عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ وَرَاءَهُ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ وَأَقَرَّ لَهُ الْآخَرُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأْسِي قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوْفٌ۔

کریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن حارث کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، جنہوں نے اپنے سر کے پیچھے بالوں کا گچھا باندھا ہوا تھا۔ یہ ان کے پیچھے کھڑے ہو کر اسے کھولنے لگے اور وہ خاموش رہے جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت ابن عباس کی جانب متوجہ ہو کر کہا کہ آپ نے میرے سر کو ہاتھ کیوں لگایا؟ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے نماز میں کسی کے ہاتھ پیچھے باندھے ہوئے ہوں۔

باب ۲۳۷ الصَّلٰوةُ فِي النَّعْلِ۔

جوتے پہن کر نماز پڑھنا

۶۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي يَوْمَ الْفَتْحِ وَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ۔

ابن سفیان سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے فتح مکہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنے نعلین مبارک اتار کر بائیں جانب رکھے۔

۶۴۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُوْ عَاصِمٍ قَالَا أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ

محمد بن عباد بن جعفر نے ابو سلمہ بن سفیان، عبد اللہ بن مسیب عابدی اور عبد اللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ

Marfat.com

ابن عباد بن جعفر يقول اخبرني ابو سلمة بن سفين وعبد الله بن المسيب العابدي وعبد الله ابن عمرو عن عبد الله بن السائب قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبح بمكة فاستفتح سورة المؤمنين حتى اذا جاء ذكر موسى وهارون او ذكر موسى وعيسى ابن عباد يشك او اختلفوا اخذت النبي صلى الله عليه وسلم سعلة فحذف فركع وعبد الله بن السائب حاضر لذلك۔

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں صبح کی نماز پڑھائی، پھر آپ نے سورہ المؤمنون کی تلاوت شروع کر دی یہاں تک کہ جب حضرت موسیٰ و حضرت ہارون یا حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ کے ذکر پر پہنچے ابن عباد کو اس میں شک ہے یا شیوخ نے اختلاف کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانسی آئی تو قرأت چھوڑ کر رکوع کیا اور حضرت عبداللہ بن سائب اس وقت وہاں موجود تھے۔

۶۴۵۔ حدثنا موسى بن اسمعيل ثنا حماد عن ابي نعامة السعدي عن ابي نضرة عن ابي سعيد الخدري قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي باصحابه اذ خلع نعليه فوضعهما عن يساره فلما راى القوم ذلك القوا نعالهم فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاته قال ما حملكم على القائكم نعالكم قالوا رايناك القيت نعليك فالقينا نعالنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان جبريل عليه السلام اتاني فاخبرني ان فيهما قذرا او قال اذا جاء احدكم المسجد فلينظر فان راى في نعليه قذرا او اذى فليمسحه وليصل فيهما۔

ابو نضرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو نماز پڑھا رہے تھے تو آپ نے اپنے نعلین مبارک اتار دیئے اور انہیں بائیں جانب رکھ دیا۔ جب لوگوں نے یہ بات دیکھی تو انہوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو فرمایا کہ تم نے کس وجہ سے اپنے جوتے اتارے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم نے دیکھا کہ آپ نے اپنے نعلین مبارک اتار دیئے لہٰذا ہم نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ان میں نجاست لگی ہوئی ہے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے اور اپنے جوتوں میں نجاست لگی ہوئی دیکھے تو اسے رگڑ دے اور ان کے ساتھ

۶۴۶۔ حدثنا موسى يعني ابن اسمعيل ثنا ابان ثنا قتادة حدثني بكر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا قال فيهما خبث قال في الموضعين خبثا۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، ابان، قتادہ، حضرت بکر بن عبداللہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے روایت کرتے ہوئے کہا۔ دونوں میں نجاست تھی فرمایا کہ دونوں جگہ لفظ نجاست ہے۔

۶۴۷۔ حدثنا قتيبة بن سعيد ثنا مروان ابن معاوية الفزاري عن هلال بن ميمون الرملي عن يعلى بن شداد بن اوس عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خالفوا اليهود

یعلیٰ بن شداد بن اوس نے اپنے والد ماجد حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہود کی مخالفت کرو کیونکہ وہ اپنے جوتوں اور موزوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے۔

Marfat.com

فَاِنَّہُمْ لَا یُصَلُّوْنَ فِیْ نِعَالِہِمْ وَلَا خِفَافِہِمْ۔

۶۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ حُسَیْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ حَافِیًا وَّمُتَنَعِّلًا۔

باب ۲۳۸ الْمُصَلِّیْ اِذَا خَلَعَ نَعْلَیْہِ اَیْنَ یَضَعُہُمَا۔

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ قَیْسٍ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ مَاہِکٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَا یَضَعْ نَعْلَیْہِ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَلَا عَنْ یَسَارِہٖ فَتَکُوْنُ عَنْ یَمِیْنِ غَیْرِہٖ اِلَّا اَنْ لَّا یَکُوْنَ عَنْ یَسَارِہٖ اَحَدٌ وَّلْیَضَعْہُمَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ۔

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَہَّابِ بْنُ نَجْدَۃَ ثَنَا بَقِیَّۃُ وَشُعَیْبُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَخَلَعَ نَعْلَیْہِ فَلَا یُؤْذِ بِہِمَا اَحَدًا لِیَجْعَلْہُمَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ اَوْ لِیُصَلِّ فِیْہِمَا۔

باب ۲۳۹ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْخُمْرَۃِ۔

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ اَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَدَّادٍ حَدَّثَتْنِیْ مَیْمُوْنَۃُ بِنْتُ الْحَارِثِ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَاَنَا حِذَاءَہٗ وَاَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا اَصَابَنِیْ ثَوْبُہٗ اِذَا سَجَدَ وَکَانَ یُصَلِّیْ عَلَی الْخُمْرَۃِ۔

باب ۲۴۰ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْحَصِیْرِ۔

۶۵۲۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُعَاذٍ ثَنَا اَبِیْ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ

مسلم بن ابراہیم، علی بن مبارک، حسین معلم، عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد ان کے جد امجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ننگے پیر اور نعلین مبارک پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا۔

نمازی اپنے جوتے اتار کر کہاں رکھے

یوسف بن ماہک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے جوتے دائیں جانب نہ رکھے اور نہ بائیں جانب کیونکہ وہ دوسرے آدمی کی دائیں جانب ہے مگر یہ کہ اس کے بائیں جانب کوئی آدمی نہ ہو اور چاہیئے کہ انہیں اپنے دونوں پیروں کے درمیان میں رکھ لے۔

سعید بن ابوسعید کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو جوتے اتار کر ان کے ذریعے دوسرے کو تکلیف نہ پہنچائے لہٰذا انہیں اپنے دونوں پیروں کے درمیان میں رکھ لے یا انہیں پہن کر نماز پڑھے۔

چھوٹے بوریئے پر نماز پڑھنا

عبد اللہ بن شداد سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے اور میں حالت حیض کے اندر آپ کے برابر ہوتی جب آپ سجدے میں جاتے تو کبھی آپ کا کپڑا مجھ سے لگ بھی جاتا اور آپ بوریئے پر نماز پڑھا کرتے۔

پرانے بوریئے پر نماز پڑھنا

انس بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک انصاری عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں موٹا آدمی ہوں اور موٹاپے کے باعث

Marfat.com

رَجُلٌ ضَخْمٌ وَكَانَ ضَخْمًا لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ وَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا وَدَعَاهُ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلِّ حَتَّى أَرَاكَ كَيْفَ تُصَلِّي فَأَقْتَدِي بِكَ فَنَضَحُوا لَهُ طَرَفَ حَصِيرٍ لَهُمْ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ فُلَانُ بْنُ الْجَارُودِ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكَانَ يُصَلِّي الضُّحَى قَالَ لَمْ أَرَهُ صَلَّى إِلَّا يَوْمَئِذٍ۔

آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا اس نے آپ کے لیے کھانا تیار کروایا اور اپنے گھر آپ کی دعوت کی۔ تاکہ آپ نماز پڑھیں اور میں آپ کا نماز پڑھنا دیکھ کر پیروی کروں۔ پس انہوں نے آپ کیلئے بوریے کا ایک کنارا دھو دیا۔ آپ کھڑے ہوگئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ فلاں بن جارود نے حضرت انس بن مالک سے دریافت کیا کہ کیا حضور چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ میں نے اس روز کے سوا آپ کو نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا الْمُثَنَّى ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُ أُمَّ سُلَيْمٍ فَتُدْرِكُهُ الصَّلٰوةُ أَحْيَانًا فَيُصَلِّي عَلَى بِسَاطٍ لَنَا وَهُوَ حَصِيرٌ تَنْضَحُهُ بِالْمَاءِ۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حضرت ام سلیم سے ملنے جاتے اور نماز کا وقت ہوجاتا تو ہمارے فرش پر نماز لیتے جو بوریے کا تھا اور اسے پانی سے دھو دیا جاتا۔

۶۵۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِمَعْنَى الْإِسْنَادِ وَالْحَدِيثِ قَالَا ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْحَصِيرِ وَالْفَرْوَةِ الْمَدْبُوغَةِ۔

عبید اللہ بن عمر بن میسرہ اور عثمان بن ابوشیبہ، ابواحمد زبیری، یونس بن حارث، ابوعون ان کے والد ماجد سے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بوریئے اور دباغت کیے ہوئے چمڑے پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

بَاب ۲۴۱ الرَّجُلِ يَسْجُدُ عَلَى ثَوْبِهِ۔

اپنے کپڑے پر سجدہ کرنا

۶۵۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ ثَنَا غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ۔

بکر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شدت کی گرمی میں نماز پڑھا کرتے جب ہمارے لیے زمین پر اپنی پیشانی رکھنا مشکل ہو جاتا تو اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کر لیا کرتے۔

بَاب ۲۴۲ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ۔

صفیں برابر کرنا

۶۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشَ عَنْ حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِي الصُّفُوفِ الْمُقَدَّمَةِ فَحَدَّثَنَا عَنِ

عبد اللہ بن محمد نفیلی، زہیر۔ سلیمان اعمش نے حضرت جابر بن سمرہ سے پہلی صف کے متعلق روایت کی۔ مسیب بن رافع، تمیم بن طرفہ نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قُلْنَا وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْمُقَدَّمَةَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ۔

عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے جیسے اپنے رب کے حضور فرشتے صفیں بناتے ہیں ہم عرض گزار ہوئے کہ فرشتے اپنے رب کے حضور کس طرح صفیں بناتے ہیں:- فرمایا کہ پہلی صف کو سب سے پہلے پوری کرتے ہیں اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

۶۵۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّينَا فِي الصُّفُوفِ كَمَا يُقَوَّمُ الْقِدْحُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنْ قَدْ أَخَذْنَا ذَلِكَ عَنْهُ وَفَقِهْنَا أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ بِوَجْهِهِ إِذَا رَجُلٌ مُنْتَبِذٌ بِصَدْرِهِ فَقَالَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ۔

سماک بن حرب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری صفوں کو یوں سیدھی کیا کرتے جیسے تیر کی لکڑی کو سیدھا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ آپ نے محسوس فرمایا کہ ہمیں اس کی مشق ہوگئی ہے۔ پس ایک روز آپ نے ہماری جانب توجہ فرمائی تو ایک آدمی کا سینہ آگے نکلا ہوا تھا۔ فرمایا کہ اپنی صفیں سیدھی کرلیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو بدل دے گا۔

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو عَاصِمِ ابْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ صُدُورَنَا وَمَنَاكِبَنَا وَيَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْأُوَلِ۔

ہناد بن سری اور ابوالعاصم بن جواس حنفی، ابوالاحوص منصور طلحہ یامی، عبدالرحمن بن عوسجہ سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صفوں کے درمیان پھرا کرتے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہمارے سینوں اور کندھوں کو برابر کیا کرتے اور فرمایا کرتے کہ آگے پیچھے نہ رہا کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا اور فرماتے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں۔

۶۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ ثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي يَعْنِي صُفُوفَنَا إِذَا قُمْنَا لِلصَّلَاةِ فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ۔

سماک بن حرب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری صفوں کو سیدھی فرمایا کرتے۔ جب ہم صفیں سیدھی کر لیتے تو آپ تکبیر تحریمہ کہتے۔

۶۶۱۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا اللَّيْثُ وَحَدِيثُ ابْنِ وَهْبٍ أَتَمُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عیسیٰ بن ابراہیم غافقی، ابن وہب، قتیبہ بن سعید، لیث اور ابن وہب کی حدیث زیادہ مکمل ہے جو معاویہ بن صالح، ابوالزاہریہ، کثیر بن مرہ نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے۔ دوسری قتیبہ، ابوالزاہریہ نے ابوالشجرہ سے

Marfat.com

عُمَرَ قَالَ قُتَیْبَةُ عَنْ اَبِی الزَّاهِرِیَّةِ عَنْ اَبِی الشَّجَرَةِ
لَمْ یَذْکُرْ اِبْنَ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَقِیْمُوا الصُّفُوْفَ فَکُمْ وَحَاذُوْا بَیْنَ الْمَنَاکِبِ وَسُدُّوا
الْخَلَلَ وَلِیْنُوْا بِاَیْدِیْ اِخْوَانِکُمْ لَمْ یَقُلْ عِیْسٰی بِاَیْدِیْ
اِخْوَانِکُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِلشَّیْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ
صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ قَالَ
اَبُوْدَاوٗدَ اَبُوْشَجَرَةَ کَثِیْرُ بْنُ مُرَّةَ۔

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ ثَنَا اَبَانُ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُصُّوْا صُفُوْفَکُمْ وَقَارِبُوْا بَیْنَهَا وَحَاذُوْا
بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنِّیْ لَاَرَی الشَّیْطَانَ
یَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ کَاَنَّهَا الْحَذَفُ۔

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ الطَّیَالِسِیُّ وَسُلَیْمَانُ
ابْنُ حَرْبٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ
فَاِنَّ تَسْوِیَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ۔

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ
عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ السَّائِبِ صَاحِبِ الْمَقْصُوْرَةِ
قَالَ صَلَّیْتُ اِلٰی جَنْبِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ یَوْمًا فَقَالَ
هَلْ تَدْرِیْ لِمَ صُنِعَ هٰذَا الْعُوْدُ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ قَالَ
کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضَعُ عَلَیْهِ
یَدَهٗ فَیَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَاعْدِلُوْا صُفُوْفَکُمْ۔

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا حُمَیْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ
ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ
اَنَسٍ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ اَخَذَهٗ بِیَمِیْنِهٖ
ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ اعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ ثُمَّ اَخَذَهٗ
بِیَسَارِهٖ فَقَالَ اعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ۔

روایت کی اور حضرت ابن عمر کا ذکر نہیں کیا بلکہ یوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صفوں کو قائم کرو، کندھوں کو برابر رکھو، خالی جگہ کو پُر کر دیا کرو اور اپنے بھائیوں کے لیے نرم ہو جاؤ۔ عیسیٰ نے بایدی اخوانکم نہیں کہا اور شیطان کے گزرنے کے لیے جگہ نہ چھوڑا کرو۔ جو صف کو جوڑے گا اللہ تعالیٰ اسے جوڑے گا اور جو صف کو توڑے گا تو اللہ تعالیٰ اسے توڑے گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوشجرہ کا نام کثیر بن مرہ ہے۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ صفوں میں مل کر کھڑے ہوا کرو اور ان میں فاصلہ کم رکھو اور گردنیں برابر رکھا کرو کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ بکری کے بچے کی طرح تمہاری ۲

۲ صفوں کے اندر رخنوں میں داخل ہوتا ہے۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفوں کو سیدھی کیا کرو کیونکہ صفوں کو سیدھا کرنا نماز کو مکمل کرنا ہے۔

مقصورہ والے محمد بن مسلم بن سائب سے روایت ہے کہ ایک روز میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی۔ انہوں نے فرمایا:۔ تم جانتے ہو کہ یہ لکڑی کس لیے رکھی ہوئی ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم نہیں۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر اپنا دست مبارک رکھ کر فرمایا کرتے۔ سیدھے ہو جاؤ اور اپنی صفیں درست کر لو۔

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اس (لکڑی) کو اپنے دائیں دست مبارک سے پکڑ لیتے پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرماتے۔ سیدھے ہو جاؤ اپنی صفوں کو درست کر لو پھر اسے دوسرے دست مبارک سے پکڑ کر فرماتے سیدھے ہو جاؤ اور اپنی صفوں کو درست کر لو۔

Marfat.com

۶۶۶۔ حدثنا محمد بن سليمان الانباري ثنا عبد الوهاب يعني ابن عطاء عن سعيد عن قتادة عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اتموا الصف المقدم ثم الذي يليه فما كان من نقص فليكن في الصف المؤخر۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلی صف کو پوری کر لیا کرو، پھر جو اس کے نزدیک والی صف ہے اگر کچھ کمی رہے تو وہ آخری صف میں ہونی چاہیئے۔

۶۶۷۔ حدثنا ابن بشار ثنا ابو عاصم ثنا جعفر ابن يحيى بن ثوبان اخبرني عمي عمارة بن ثوبان عن عطاء عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خياركم الينكم مناكب في الصلوة۔

ابن بشار، ابوعاصم، جعفر بن یحییٰ بن ثوبان، عمارہ بن ثوبان، عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ آدمی ہیں جن کے کندھے نماز میں نرم رہتے ہیں۔

باب ۲۴۳ الصفوف بين السواري۔

ستونوں کے درمیان صفیں بنانا

۶۶۸۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الله ثنا سفيان عن يحيى بن هانئ عن عبد الحميد ابن محمود قال صليت مع انس بن مالك يوم الجمعة فدفعنا الى السواري فتقدمنا وتاخرنا فقال انس كنا نتقي هذا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

عبدالحمید بن محمود سے روایت ہے کہ میں نے جمعہ کی نماز حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ پڑھی۔ پس ہمیں (ہجوم نے) ستونوں کی جانب دھکیل دیا تو ہم ایک دوسرے کے آگے پیچھے ہو گئے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ہم اس بات سے بچا کرتے تھے۔

باب ۲۴۴ من يستحب ان يلي الامام في الصف وكراهية التاخر۔

صف میں امام سے نزدیک رہنا مستحب ہے اور دور رہنے کی کراہیت

۶۶۹۔ حدثنا ابن كثير انا سفيان عن الاعمش عن عمارة بن عمير عن ابي معمر عن ابي مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليليني منكم اولوا الاحلام والنهى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم۔

ابومعمر نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے سن رسیدہ لوگ میرے نزدیک رہیں پھر وہ جو ان کے قریب ہیں، پھر وہ جو ان کے قریب ہیں۔

۶۷۰۔ حدثنا مسدد ثنا يزيد بن زريع ثنا خالد عن ابي معشر عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله وزاد ولا تختلفوا فتختلف قلوبكم واياكم وهيشات الاسواق۔

علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی۔ یہ زیادہ ہے آگے پیچھے نہ رہا کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دیا جائے گا اور بازاروں کی طرح شور مچانے سے بچا کرو۔

Marfat.com

۶۷۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا مُعَاوِیَۃُ ابْنُ ھِشَامٍ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلٰی مَیَامِنِ الصُّفُوْفِ۔

عروہ ابن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صفوں کے دائیں جانب کھڑے ہونے پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی طرف سے رحمت نازل ہوتی ہے۔

باب ۲۴۵ مَقَامِ الصِّبْیَانِ مِنَ الصَّفِّ۔

صف میں لڑکے کہاں کھڑے ہوں؟

۶۷۲۔ حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ شَاذَانَ ثَنَا عَیَّاشٌ الرَّقَّامُ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی ثَنَا قُرَّۃُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا بُدَیْلٌ ثَنَا شَھْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیُّ اَلَا اُحَدِّثُکُمْ بِصَلٰوۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ فَصَفَّ الرِّجَالُ وَصَفَّ الْغِلْمَانُ خَلْفَھُمْ ثُمَّ صَلّٰی بِھِمْ فَذَکَرَ صَلٰوتَہٗ ثُمَّ قَالَ ھٰکَذَا صَلٰوۃُ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰی لَآ اَحْسَبُہٗ اِلَّآ اُمَّتِیْ۔

عبدالرحمٰن بن غنم سے روایت ہے کہ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو پہلے مردوں نے صفیں بنائیں اور ان کے پیچھے لڑکوں نے صف پھر آپ نے انہیں نماز پڑھائی، پھر آپ کی نماز کا ذکر کیا پھر فرمایا کہ نماز یہ ہوتی ہے۔ عبدالاعلیٰ نے کہا کہ میرے خیال میں فرمایا کہ میری امت کی نماز یہ ہے۔

باب ۲۴۶ صَفِّ النِّسَآءِ وَالتَّاَخُّرِ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ۔

عورتوں کی صف اور اگلی صف سے پیچھے رہنا

۶۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ ثَنَا خَالِدٌ وَاِسْمٰعِیْلُ بْنُ زَکَرِیَّا عَنْ سُھَیْلِ ابْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُھَا وَشَرُّھَا اٰخِرُھَا وَخَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُھَا وَشَرُّھَا اَوَّلُھَا۔

سہیل بن ابوصالح کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مردوں کی سب سے بہتر صف پہلی ہے اور سب سے بری پچھلی ہے اور عورتوں کی بہتر صف پچھلی اور بری سب سے اگلی ہے۔

۶۷۴۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عِکْرِمَۃَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ قَوْمٌ یَتَاَخَّرُوْنَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ حَتّٰی یُؤَخِّرَھُمُ اللّٰہُ فِی النَّارِ۔

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ پہلی صف سے ہمیشہ تاخیر کرتے جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں جہنم میں پیچھے کر دے گا۔

۶۷۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْخُزَاعِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَشْھَبِ عَنْ

ابونضرہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے

Marfat.com

اَبِی نَضْرَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی فِیْ اَصْحَابِہٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ لَھُمْ تَقَدَّمُوْا فَاْتَمُّوْا بِیْ وَلْیَاْتَمَّ بِکُمْ مَنْ بَعْدَکُمْ وَلَا یَزَالُ قَوْمٌ یَّتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰی یُؤَخِّرَھُمُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ۔

بعض اصحاب کو پیچھے ہٹتے دیکھا تو ان سے فرمایا کہ .... آگے آجاؤ اور میری پیروی کرو تاکہ بعد والے تمہاری پیروی کریں اور لوگ ہمیشہ پیچھے ہٹتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں پیچھے ڈال دے گا۔

باب ۲۴۷ مَقَامِ الْاِمَامِ مِنَ الصَّفِّ۔

امام صف سے کدھر کھڑا ہو؟

۶۷۶۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْکٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ بَشِیْرِ بْنِ خَلَّادٍ عَنْ اُمِّہٖ اَنَّھَا دَخَلَتْ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ کَعْبِ نِ الْقُرَظِیِّ فَسَمِعَتْہُ یَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسِّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ۔

یحییٰ بن بشیر بن خلاد کی والدہ ماجدہ محمد بن کعب قرظی کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام کو درمیان میں کھڑا کرو اور خالی جگہوں کو پُر کرو۔

باب ۲۴۸ الرَّجُلُ یُصَلِّیْ وَحْدَہٗ خَلْفَ الصَّفِّ۔

جو پچھلی صف میں اکیلا نماز پڑھے

۶۷۷۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ عَنْ ھِلَالِ ابْنِ یَسَافٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابِصَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یُصَلِّیْ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَہٗ فَاَمَرَہٗ اَنْ یُّعِیْدَ قَالَ سُلَیْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ الصَّلٰوۃَ۔

سلیمان بن حرب اور حفص بن عمر شعبہ، عمرو بن مرہ، ہلال بن یساف، عمرو بن راشد نے حضرت وابصہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف سے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو اسے دہرانے کا حکم فرمایا۔ سلیمان بن حرب کا بیان ہے کہ نماز۔ ف

ف۔ صف کے پیچھے اکیلے آدمی کا کھڑے ہو کر جماعت سے نماز پڑھنا مکروہ ہے چاہیئے کہ امام کے رکوع میں جانے تک دوسرے آدمی کے آنے کا انتظار کرے ورنہ اگلی صف سے کسی آدمی کو اپنے ساتھ ملالے۔ جس آدمی کے کندھوں پر ہاتھ رکھے اسے چاہیئے کہ پیچھے ہٹ کر اس کے ساتھ آملے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۵۰ الرَّجُلُ یَرْکَعُ دُوْنَ الصَّفِّ۔

جو صف میں بغیر رکوع کیے ملے

۶۷۸۔ حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَۃَ اَنَّ یَزِیْدَ ابْنَ زُرَیْعٍ حَدَّثَھُمْ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَۃَ عَنْ زِیَادِ نِ الْاَعْلَمِ ثَنَا الْحَسَنُ اَنَّ اَبَا بَکْرَۃَ حَدَّثَ اَنَّہٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَنَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاکِعٌ قَالَ فَرَکَعْتُ دُوْنَ الصَّفِّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَادَکَ اللّٰہُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ۔

حمید بن مسعدہ، یزید بن زریع، سعید بن ابو عروبہ، زیاد اعلم حسن کو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکوع میں تھے ان کا بیان ہے کہ میں نے صف سے پیچھے ہی رکوع کر لیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری حرص کو بڑھائے لیکن آئندہ ایسا نہ کرنا۔

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ ثَنَا حَمَّادٌ اَنَا زِیَادُ نِ الْاَعْلَمُ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ اَبَا بَکْرَۃَ جَاءَ وَرَسُوْلُ

زیاد اعلم نے حسن سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکوع میں

Marfat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راکع فرکع دون الصف ثم مشی الی الصف فلما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوتہ قال ایکم الذی رکع دون الصف ثم مشی الی الصف فقال ابو بکرۃ انا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم زادک اللہ حرصا ولا تعد۔

تھے انہوں نے صف سے پیچھے ہی رکوع کر لیا اور پھر چل کر صف میں شامل ہو گئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی نماز پوری کر لی تو فرمایا۔ تم میں سے صف سے پرے کس نے رکوع کیا اور پھر چل کر صف میں ملا؟ حضرت ابوبکرہ عرض گزار ہوئے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری حرص کو زیادہ کرے لیکن آئندہ ایسا نہ کرنا۔

نمازی کے سترے کا بیان

باب ۲۵۰ ما یستر المصلی۔

٦٨٠۔ حدثنا محمد بن کثیر العبدی انا اسرائیل عن سماک عن موسی بن طلحۃ عن ابیہ طلحۃ بن عبید اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جعلت بین یدیک مثل مؤخرۃ الرحل فلا یضرک من مر بین یدیک۔

موسیٰ بن طلحہ نے اپنے والد ماجد حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے آگے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر بھی کوئی چیز رکھ لو گے تو جو بھی تمہارے سامنے سے گزرے وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

٦٨١۔ حدثنا الحسن بن علی نا عبد الرزاق عن ابن جریج عن عطاء قال اخرۃ الرحل ذراع فما فوقہ۔

حسن بن علی، عبد الرزاق، ابن جریج سے عطاء نے فرمایا کہ پچھلی لکڑی ایک ہاتھ یا اس سے کچھ زیادہ ہوتی ہے۔

٦٨٢۔ حدثنا الحسن بن علی نا ابن نمیر عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج یوم العید امر بالحربۃ فتوضع بین یدیہ فیصلی الیہا والناس وراءہ وکان یفعل ذلک فی السفر فمن ثم اتخذہا الامراء۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عید کے روز نکلتے تو آپ نے نیزے کا حکم فرمایا جو آپ کے سامنے کھڑا کیا گیا آپ نے اس کی جانب نماز پڑھی اور لوگ آپ کے پیچھے تھے اور سفر میں بھی آپ ایسا ہی کیا کرتے پھر حکام نے اسے اپنا لیا۔

٦٨٣۔ حدثنا حفص بن عمر نا شعبۃ عن عون بن ابی جحیفۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بہم بالبطحاء وبین یدیہ عنزۃ الظہر رکعتین والعصر رکعتین یمر خلف العنزۃ المرأۃ والحمار۔

عون بن ابو جحیفہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بطحاء میں نماز پڑھائی اور آپ کے سامنے نیزہ تھا۔ ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں نیزے کے پرے سے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

جب لکڑی نہ ملے تو لکیر کھینچ لے

باب ۲۵۱ الخط اذا لم یجد عصا۔

٦٨٤۔ حدثنا مسدد نا بشر بن المفضل نا اسمعیل بن امیۃ حدثنی ابو عمرو بن محمد

ابو عمرو بن محمد بن حریث نے اپنے دادا جان سے سنا جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے تھے کہ

Marfat.com

ابْنِ حُرَيْثٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ حُرَيْثًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصًا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ عَصًا فَلْيَخْطُطْ خَطًّا ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ أَمَامَهُ۔

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ الْمَدِينِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ جَدِّهِ حُرَيْثٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ حَدِيثَ الْخَطِّ قَالَ سُفْيَانُ وَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نَشُدُّ بِهِ هَذَا الْحَدِيثَ وَلَمْ يَجِئْ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ قَالَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّهُمْ يَخْتَلِفُونَ فِيهِ فَتَفَكَّرَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَا أَحْفَظُ إِلَّا أَبَا مُحَمَّدِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ قَدِمَ هَهُنَا رَجُلٌ بَعْدَ مَا مَاتَ إِسْمٰعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ فَطَلَبَ هَذَا الشَّيْخَ أَبَا مُحَمَّدٍ حَتَّى وَجَدَهُ فَسَأَلَهُ عَنْهُ فَخَلَطَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ يَعْنِي ابْنَ حَنْبَلٍ سُئِلَ عَنْ وَصْفِ الْخَطِّ غَيْرَ مَرَّةٍ فَقَالَ هَكَذَا عَرْضًا مِثْلَ الْهِلَالِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَسَمِعْتُ مُسَدَّدًا قَالَ قَالَ ابْنُ دَاوُدَ الْخَطُّ بِالطُّولِ۔

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ رَأَيْتُ شَرِيكًا صَلَّى بِنَا فِي جَنَازَةٍ الْعَصْرَ فَوَضَعَ قَلَنْسُوَتَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فِي فَرِيضَةٍ حَضَرَتْ۔

بَاب ۲۵۲ الصَّلَاةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ۔

۶۸۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَوَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ عُثْمَانُ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے۔ اگر کوئی چیز نہ ملے تو لاٹھی کھڑی کرے اگر لاٹھی نہ ملے تو اپنے سامنے خط کھینچ لے۔ پھر اسے سامنے سے گزرنے والا کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

بنی عذرہ کے ایک شخص ابو محمد بن عمرو بن حریث کے جد امجد حریث نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ابوالقاسم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پھر خط والی حدیث ذکر کی۔ سفیان نے کہا کہ ہم ایسی کوئی چیز نہیں پاتے جس سے اس حدیث کو مضبوط کریں۔ صرف اسی سند کے ساتھ مروی ہے۔ ابن مدینی نے سفیان سے کہا کہ لوگ اس میں اختلاف کرتے ہیں تو انہوں نے تھوڑی دیر سوچ کر فرمایا کہ مجھے تو ابو محمد بن عمرو ہی یاد ہے سفیان نے کہا کہ اسمٰعیل بن امیہ کی وفات کے بعد ایک شخص ہمارے پاس آیا اور اس نے اس بزرگ ابو محمد کو تلاش کیا تو پالیا تو اس سے بات خلط ملط ہو گئی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے خط کی کیفیت کے بارے میں کئی دفعہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ عرض میں ہلال کی طرح ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے مسدد کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابن داؤد نے خط کو طول میں بتایا ہے۔

سفیان بن عیینہ نے فرمایا کہ میں نے شریک کو دیکھا کہ انہوں نے ہمارے ساتھ جنازے کی نماز پڑھی پھر جب عصر کی فرض نماز پڑھی تو اپنی ٹوپی کو اپنے سامنے رکھ لیا۔

اونٹ کی طرف نماز پڑھنا

عثمان بن ابوشیبہ اور وہب بن بقیہ اور ابن ابوخلف اور عبداللہ بن سعید، عثمان، ابوخالد، عبیداللہ، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اونٹ کی طرف نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

Marfat.com

باب ۲۵۳ إذا صلى إلى سارية أو نحوها أين يجعلها منه.

٦٨٨. حدثنا محمود بن خالد الدمشقي ثنا علي بن عياش ثنا أبو عبيدة بن كامل عن المهلب بن حجر البهراني عن ضباعة بنت المقداد بن الأسود عن أبيها قال ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي إلى عود ولا عمود ولا شجرة إلا جعله على حاجبه الأيمن أو الأيسر ولا يصمد له صمدا.

جب سترے کی طرف نماز پڑھے تو اسے اپنی کس چیز کے سامنے رکھے

ضباعہ بنت مقداد بن اسود سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی لکڑی، ستون یا درخت کی جانب نماز پڑھی ہو مگر اسے اپنے دائیں یا دوسرے ابرو مبارک کے بالمقابل رکھا اور اسے اپنے بالکل سامنے نہیں رکھا کرتے تھے۔

باب ۲۵۴ الصلوة إلى المتحدثين والنيام.

٦٨٩. حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي ثنا عبد الملك بن محمد بن أيمن عن عبد الله بن يعقوب بن إسحق عمن حدثه عن محمد بن كعب القرظي قال قلت له يعني لعمر بن عبد العزيز حدثني عبد الله بن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تصلوا خلف النائم ولا المتحدث.

باتیں کرنے والوں اور سوئے ہوئے کی طرف نماز پڑھنا

عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی، عبد الملک بن محمد بن ایمن، عبد اللہ بن یعقوب بن اسحاق، محمد بن کعب قرظی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عمر بن عبد العزیز نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سوئے ہوئے اور باتیں کرنے والے کی جانب نماز نہ پڑھا کرو۔

باب ۲۵۵ الدنو من السترة.

٦٩٠. حدثنا محمد بن الصباح بن سفين انا سفيان ح وحدثنا عثمان ابن أبي شيبة و حامد بن يحيى وابن السرح قالوا ثنا سفين عن صفوان بن سليم عن نافع بن جبير عن سهل بن أبي حثمة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا صلى أحدكم إلى سترة فليدن منها لا يقطع الشيطان عليه صلاته قال أبو داود ورواه واقد ابن محمد عن صفوان عن محمد بن سهل عن أبيه أو عن محمد بن سهل عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال بعضهم عن نافع بن جبير عن سهل ابن سعد واختلف في إسناده.

سترے سے نزدیک رہنا

محمد بن صباح بن سفیان، سفیان۔ عثمان بن ابو شیبہ اور حامد ابن السرح، سفیان، صفوان بن سلیم، نافع بن جبیر نے حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سترے کی جانب نماز پڑھے تو اس کے نزدیک رہے تاکہ شیطان اس کی نماز کو نہ توڑ سکے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے واقد بن محمد، صفوان، محمد بن سہل نے اپنے والد ماجد سے یا محمد بن سہل نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔ بعض حضرات نے کہا کہ نافع بن جبیر نے حضرت سہل بن سعد سے اور اس کی اسناد میں اختلاف ہے۔

Marfat.com

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ وَالنُّفَيْلِيُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلٍ قَالَ وَكَانَ بَيْنَ مَقَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مَمَرُّ عَنْزٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْخَبَرُ لِلنُّفَيْلِيِّ۔

عبدالعزیز بن ابوحازم کے والد ماجد نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور قبلہ کے درمیان بکری کی گزرگاہ کے برابر فاصلہ ہوتا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ خبر نفیلی کی ہے

باب ۲۵۶ مَا يُؤْمَرُ الْمُصَلِّي أَنْ يَدْرَأَ عَنِ الْمَمَرِّ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

نمازی اپنے سامنے سے گزرنے والے کو روکے

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَدْرَأْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔

عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو کسی کو اپنے سامنے سے گزرنے نہ دے جہاں تک ہو سکے اسے روکے اور اگر باز نہ آئے تو اس سے لڑے کیوں وہ شیطان ہے۔

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ إِلَى سُتْرَةٍ وَلْيَدْنُ مِنْهَا ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ۔

عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے سترہ کی جانب پڑھنی چاہیئے اور اس سے نزدیک رہے۔ پھر باقی حدیث معناً بیان کی۔

۶۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ أَنَا مَسَرَّةُ بْنُ مَعْبَدٍ اللَّخْمِيُّ لَقِيتُهُ بِالْكُوفَةِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ صَاحِبُ سُلَيْمَانَ قَالَ رَأَيْتُ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ اللَّيْثِيَّ قَائِمًا يُصَلِّي فَذَهَبْتُ أَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَرَدَّنِي ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَحُولَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ أَحَدٌ فَلْيَفْعَلْ۔

سلیمان بن دربان ابوعبید کا بیان ہے کہ میں نے عطاء بن یزید لیثی کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ میں ان کے سامنے سے گزرنے لگا تو انہوں نے مجھے روک دیا۔ پھر فرمایا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے کسی کو اپنے اور قبلہ کے درمیان گزرنے سے روک سکتا ہے تو وہ ایسا کرے۔

۶۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ ثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ قَالَ قَالَ أَبُو صَالِحٍ أُحَدِّثُ عَمَّا رَأَيْتُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَسَمِعْتُهُ مِنْهُ دَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ عَلَى مَرْوَانَ فَقَالَ

ابوصالح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید کو دیکھا اور ان سے سنا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروان کے پاس تشریف لے گئے تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی سترہ کی جانب

Marfat.com

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْ فِيْ نَحْرِهِ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔

بَابٌ ۲۵۷ مَا يُنْهٰى عَنْهُ مِنَ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ۔

۶۹۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ اَرْسَلَهُ اِلٰى اَبِيْ جُهَيْمٍ يَسْاَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ اَبُوْ جُهَيْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِيْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً۔

بَابٌ ۲۵۸ مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ۔

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ وَابْنُ كَثِيْرٍ الْمَعْنٰى اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ اَخْبَرَهُمْ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ حَفْصٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ وَقَالَا عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ يَقْطَعُ صَلٰوةَ الرَّجُلِ اِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ قِيْدُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ وَالْمَرْاَةُ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ مِنَ الْاَصْفَرِ مِنَ الْاَبْيَضِ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِيْ فَقَالَ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ۔

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ

نماز پڑھے پھر کوئی سامنے سے گزرنا چاہے تو اسے اس کے سینے میں مارے اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

نمازی کے سامنے سے گزرنے کی ممانعت

بسر بن سعید کو زید بن خالد جہنی نے حضرت ابو جہیم کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے متعلق کیا فرمایا ہے حضرت ابو جہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جانے کہ اس پر کتنا گناہ لازم آیا تو وہ چالیس سال تک کھڑے رہنے کو نمازی کے سامنے سے گزر جانے کی نسبت بہتر شمار کرے۔ ابو النضر نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں کہ حضور نے چالیس دن فرمائے یا مہینے یا سال۔

جو چیز نماز توڑتی ہے

حفص بن عمر، شعبہ۔ عبد السلام بن مطہر اور ابن کثیر سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، عبد اللہ بن صامت نے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ حضرت حفص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کو توڑ دیتی ہے۔ دونوں نے سلیمان سے روایت کی کہ حضرت ابو ذر نے فرمایا کچھ چیزیں آدمی کی نماز کو توڑ دیتی ہیں جبکہ اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی جتنی چیز نہ ہو وہ گدھا، سیاہ کتا اور عورت ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ کالے، زرد اور سفید کتے میں کیا فرق ہے؟ فرمایا کہ بھتیجے! جیسے تم نے پوچھا میں نے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا کہ سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔

جابر بن زید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔ شعبہ نے مرفوعاً روایت کی کہ حضور نے فرمایا

Marfat.com

ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ شُعْبَةُ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ وَالْكَلْبُ قَالَ اَبُوْدَاوُدَ وَقَفَهُ سَعِيْدٌ وَ هِشَامٌ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حائضہ عورت اور کتا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سعید اور ہشام اور ہمام نے قتادہ، جابر بن زید، حضرت ابن عباس سے اسے موقوفاً روایت کیا ہے۔

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُعَاذٌ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَحْسِبُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى غَيْرِ سُتْرَةٍ فَاِنَّهُ يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْخِنْزِيْرُ وَالْيَهُوْدِيُّ وَ الْمَجُوْسِيُّ وَالْمَرْأَةُ وَيُجْزِئُ عَنْهُ اِذَا مَرُّوْا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلٰى قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ میرے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بغیر سُترہ کے نماز پڑھے تو کتا، گدھا، خنزیر، یہودی، آگ پرست اور عورت نماز کو توڑ دیتے ہیں اور ایک ڈھیلے کی مار سے پرے پرے گزریں تو نماز ہو جائے گی۔

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ مَوْلًى لِيَزِيْدَ ابْنِ نِمْرَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ نِمْرَانَ قَالَ رَاَيْتُ رَجُلًا بِتَبُوْكَ مُقْعَدًا فَقَالَ مَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى حِمَارٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اقْطَعْ اَثَرَهُ فَمَا مَشَيْتُ عَلَيْهَا بَعْدُ۔

حضرت یزید بن نمران سے روایت ہے کہ میں نے تبوک میں ایک لنجے کو دیکھا تو اس نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سے گدھے پر گزرا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ اے اللہ! اس کے پاؤں کاٹ دے اس کے بعد میں ان پر نہ چل سکا۔

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ يَعْنِي الْمَذْحِجِيَّ ثَنَا حَيْوَةُ عَنْ سَعِيْدٍ بِاِسْنَادِهٖ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ فَقَالَ قَطَعَ صَلٰوتَنَا قَطَعَ اللّٰهُ اَثَرَهُ قَالَ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ مُسْهِرٌ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ فِيْهِ قَطَعَ صَلٰوتَنَا۔

کثیر بن عبید مذحجی، حیاۃ نے سعید سے اپنی سند کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا اس نے ہماری نماز کو توڑا اللہ تعالیٰ نے اس کے پیر توڑے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مسہر نے سعید سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ اس نے ہماری نماز کو توڑا۔

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ نَزَلَ بِتَبُوْكَ وَهُوَ حَاجٌّ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُقْعَدٍ فَسَاَلَهُ عَنْ اَمْرِهٖ فَقَالَ سَاُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا فَلَا تُحَدِّثْ بِهٖ مَا سَمِعْتَ اَنِّيْ حَيٌّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بِتَبُوْكَ اِلٰى نَخْلَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ قِبْلَتُنَا ثُمَّ صَلّٰى اِلَيْهَا فَاَقْبَلْتُ وَاَنَا غُلَامٌ اَسْعٰى حَتّٰى مَرَرْتُ بَيْنَهُ

سعید بن غزوان نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ حج کے ارادے سے تبوک میں اترے ہوئے تھے تو انہوں نے ایک لنجے کو دیکھ کر اس سے اس بارے میں پوچھا اس نے کہا کہ میں آپ کو اس کا ماجرا بتا دیتا ہوں لیکن جو آپ مجھ سے سنیں وہ میری زندگی میں کسی کو نہ بتائیں۔ بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبوک میں ایک کھجور کے پاس اترے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ہمارا قبلہ ہے پھر آپ نے اس کی جانب نماز پڑھی میں لڑکا تھا اور دوڑتا ہوا حضور کے اور کھجور کے درمیان

Marfat.com

وَبَيْنَهَا فَقَالَ قَطَعَ صَلَاتَنَا قَطَعَ اللّٰهُ اَثَرَهٗ فَاَقُمْتُ عَلَيْهَا اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا۔

باب ۲۵۹ سُتْرَةُ الْاِمَامِ سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهٗ۔

۷۰۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ هَبَطْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَنِيَّةِ اَذَاخِرَ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَعْنِيْ فَصَلّٰى اِلٰى جُدُرٍ فَاتَّخَذَهٗ قِبْلَةً وَنَحْنُ خَلْفَهٗ فَجَاءَتْ بُهْمَةٌ تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا زَالَ يُدَارِئُهَا حَتّٰى لَصِقَ بَطْنُهٗ بِالْجُدُرِ وَمَرَّتْ مِنْ وَرَائِهٖ اَوْ كَمَا قَالَ مُسَدَّدٌ۔

۷۰۴ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فَذَهَبَ جَدْيٌ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَتَّقِيْهِ۔

باب ۲۶۰ مَنْ قَالَ الْمَرْاَةُ لَا تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ۔

۷۰۵ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ قَالَ شُعْبَةُ وَاَحْسِبُهَا قَالَتْ وَاَنَا حَائِضٌ قَالَ اَبُوْ دَاؤُدَ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ وَعَطَاءٌ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ وَهِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ وَعِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ وَاَبُو الْاَسْوَدِ وَتَمِيْمُ بْنُ سَلَمَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَاِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبُو الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَالْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَاَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ لَمْ يَذْكُرُوْا وَاَنَا حَائِضٌ۔

۷۰۶ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ثَنَا زُهَيْرٌ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ صَلَاتَهٗ مِنَ اللَّيْلِ وَهِيَ

سے گزر گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے ہماری نماز کو توڑا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے پیروں کو توڑ ڈالا۔ میں آج تک ان پر کھڑا نہیں ہو سکا۔

امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے بھی کافی ہے

عمرو بن شعیب سے ان کے والد محترم نے اور ان سے ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ ہم اذاخر کی گھاٹی سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ گزرے تو نماز کا وقت ہو گیا تو آپ نے ایک دیوار کو قبلے کی جانب رکھتے ہوئے نماز پڑھی اور ہم آپ کے پیچھے تھے۔ ایک مویشی آیا اور آپ کے سامنے سے گزرنے لگا آپ اسے روکتے رہے یہاں تک کہ اپنا شکم مبارک دیوار سے لگا دیا۔ پس وہ آپ کے پیچھے سے گزر گیا یا جیسے مسدد نے کہا۔

سلیمان بن حرب اور حفص بن عمر، شعبہ، عمرو بن مرہ، یحییٰ بن جزار، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ پس ایک بکری کا بچہ آپ کے سامنے سے گزرنے لگا تو آپ نے اسے روکا۔

جس نے کہا کہ عورت کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قبلہ کے درمیان ہوتی۔ شعبہ نے کہا کہ میرے خیال میں انہوں نے فرمایا کہ میں حائضہ تھی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے روایت کیا ہے زہری اور عطا اور ابوبکر بن حفص اور ہشام بن عروہ اور عراک بن مالک اور ابو الاسود اور تمیم بن سلمہ نے عروہ بن زبیر کے واسطے سے حضرت عائشہ صدیقہ سے۔ ابراہیم نے اسود کے واسطے سے حضرت عائشہ صدیقہ سے۔ ابو الضحیٰ نے مسروق کے واسطے سے حضرت عائشہ صدیقہ سے۔ قاسم بن محمد اور ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے لیکن یہ ذکر نہیں کیا کہ میں حائضہ تھی۔

ہشام بن عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو نماز پڑھا کرتے تو میں آپ کے اور قبلے کے درمیان

Marfat.com

مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ رَاقِدَةٌ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِي يَرْقُدُ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَهَا فَأَوْتَرَتْ۔

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بِئْسَمَا عَدَلْتُمُونَا بِالْحِمَارِ وَالْكَلْبِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ رِجْلِي فَضَمَمْتُهَا إِلَيَّ ثُمَّ يَسْجُدُ۔

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَكُونُ نَائِمَةً وَرِجْلَايَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ ضَرَبَ رِجْلِي فَقَبَضْتُهَا فَسَجَدَ۔

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ فِي قِبْلَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَمَامَهُ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ زَادَ عُثْمَانُ غَمَزَنِي ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ تَنَحِّي۔

باب ۲۶ مَنْ قَالَ الْحِمَارُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيٰنُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جِئْتُ عَلَى حِمَارٍ ح وَثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ

لیٹی ہوتی جس پر آپ آرام فرمایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب آپ وتر پڑھتے تو مجھے وتر پڑھنے کے لیے جگا دیا کرتے۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ تم نے بُرا کیا جو ہمیں گدھے اور کُتے کے ساتھ رکھا حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز پڑھتے اور میں آپ کے سامنے لیٹی رہتی جب آپ سجدے کا ارادہ فرماتے تو میرے پیر کو دبا دیتے۔ پس میں اسے سمیٹ لیتی، پھر آپ سجدہ کر لیتے۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں سوئی ہوئی ہوتی اور میرے دونوں پیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہوتے جبکہ آپ رات کو نماز پڑھتے۔ جب آپ سجدہ کرنے کا ارادہ فرماتے تو میرے پاؤں پر ضرب لگاتے تو میں اسے سمیٹ لیتی اور آپ سجدہ کرتے۔

عثمان بن ابوشیبہ، محمد بن بشیر۔ قعنبی، عبدالعزیز بن محمد محمد بن عمر، ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے قبلے کی جانب سو رہاتی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور میں آپ کے سامنے ہوتی۔ جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے۔ عثمان نے یہ بھی کہا کہ مجھے دبا دیتے تو میں سرک جاتی۔

جس نے کہا کہ گدھے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی

عثمان ابن ابوشیبہ، سفیان بن عیینہ، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ میں ایک گدھے پر آیا۔ قعنبی، مالک، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا اور ان دنوں میں قریب البلوغ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا

Marfat.com

وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ فَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ أَحَدٌ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ وَهٰذَا اللَّفْظُ الْقَعْنَبِيِّ وَهُوَ أَتَمُّ قَالَ مَالِكٌ وَأَنَا أَرَى ذٰلِكَ وَاسِعًا إِذَا أَقَامَتِ الصَّلٰوةُ۔

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ قَالَ تَذَاكَرْنَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ جِئْتُ أَنَا وَغُلَامٌ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰى حِمَارٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَنَزَلَ وَنَزَلْتُ وَتَرَكْنَا الْحِمَارَ أَمَامَ الصَّفِّ فَمَا بَالَاهُ وَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَدَخَلَتَا بَيْنَ الصَّفِّ فَمَا بَالَا ذٰلِكَ۔

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَدَاوُدُ بْنُ مِخْرَاقٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَا ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بِإِسْنَادِهٖ قَالَ فَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اقْتَتَلَتَا فَأَخَذَهُمَا قَالَ عُثْمَانُ فَفَرَّعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ دَاوُدُ فَنَزَعَ إِحْدَاهُمَا مِنَ الْأُخْرٰى فَمَا بَالَا ذٰلِكَ۔

بَابُ ۲۶۲ مَنْ قَالَ الْكَلْبُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ۔

۷۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ جَدِّيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ بَادِيَةٍ لَنَا وَمَعَهُ عَبَّاسٌ فَصَلّٰى فِيْ صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ وَحِمَارَةٌ لَنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالَا ذٰلِكَ۔

رہے تھے۔ پس میں کچھ صف کے سامنے سے گزرا، گدھی سے اترا اسے چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور صف میں شامل ہو گیا اس بات کا کسی نے بھی برا نہیں منایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ الفاظ قعنبی کے ہیں اور یہ سب سے مکمل ہیں۔ امام مالک نے فرمایا کہ جب نماز کھڑی ہو جائے تو میرے نزدیک اس میں وسعت ہے۔

ابوصہبا سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ہم گفتگو کر رہے تھے کہ کیا چیز نماز کو توڑتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اور بنی عبد المطلب کا ایک لڑکا گدھے پر سوار ہو کر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ پس وہ اترا اور میں بھی اتر پڑا اور گدھے کو ہم نے صف کے آگے چھوڑ دیا اور کوئی مضائقہ نہ سمجھا۔ نیز بنی عبد المطلب کی دو لڑکیاں آئیں اور صف کے درمیان میں داخل ہو گئیں اور کوئی قباحت محسوس نہ کی۔

جریر نے اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ منصور سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ بنی عبد المطلب کی دو لڑکیاں لڑتی ہوئی آئیں تو انہیں پکڑ لیا گیا۔ عثمان نے کہا کہ انہیں جدا کر دیا گیا۔ داؤد نے کہا کہ ایک دوسری سے اتر گئی اور کوئی مضائقہ نہ سمجھا۔

جس نے کہا کہ کتے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی

عباس بن عبید اللہ بن عباس نے فضل بن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے جنگل میں تھے۔ آپ کے ساتھ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ پس آپ نے کھلے جنگل میں نماز پڑھی جبکہ آپ کے سامنے سترہ بھی نہیں تھا اور ہماری گدھی اور کتیا آپ کے سامنے پھر رہی تھیں۔ آپ نے اس میں کوئی قباحت محسوس نہیں کی۔

Marfat.com

باب ۲۶۳ من قال لا يقطع الصلوة شيء

۷۱۴ - حدثنا محمد بن العلاء انا ابو اسامة عن مجالد عن ابي الوداك عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقطع الصلوة شيء وادرءوا ما استطعتم فانما هو شيطان.

جس نے کہا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی

ابوودّاک نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور گزرنے والے کو حتی الامکان روکو کہ وہ شیطان ہے۔

۷۱۵ - حدثنا مسدد ثنا عبد الواحد بن زياد ثنا مجالد ثنا ابو الوداك قال مر شاب من قريش بين يدي ابي سعيد الخدري وهو يصلي فدفعه ثم عاد فدفعه ثلث مرات فلما انصرف قال ان الصلوة لا يقطعها شيء ولكن قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادرءوا ما استطعتم فانه شيطان قال ابو داود اذا تنازع الخبران عن النبي صلى الله عليه وسلم نظر الى ما عمل به اصحابه من بعده.

ابوودّاک سے روایت ہے کہ قریش کا ایک نوجوان حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے سے گزرا جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے تو انہوں نے اسے ہٹادیا۔ وہ پھر آیا، یہاں تک کہ انہوں نے تین دفعہ ہٹایا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حتی الامکان اسے روکو کیونکہ وہ شیطان ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث دونوں جانب ہیں تو دیکھا جائے گا کہ آپ کے بعد صحابۂ کرام کا عمل کس بات پر ہے۔

Marfat.com

پارہ ۔۔۔ ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۲۶۴ تفریع استفتاح الصلوٰۃ۔

باب ۲۶۵ رفع الیدین۔

۷۱۶۔ حدثنا احمد بن حنبل ثنا سفیان عن الزھری عن سالم عن ابیہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ واذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع راسہ من الرکوع ولا یرفع بین السجدتین۔

۷۱۷۔ حدثنا محمد بن المصفی الحمصی ثنا بقیۃ ثنا الزبیدی عن الزھری عن سالم عن عبد اللہ بن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی تکونا حذو منکبیہ ثم کبر وھما کذلک فیرکع ثم اذا اراد ان یرفع صلبہ رفعھما حتی تکونا حذو منکبیہ ثم قال سمع اللہ لمن حمدہ ولا یرفع یدیہ فی السجود ویرفعھما فی کل تکبیرۃ یکبرھا قبل الرکوع حتی تنقضی صلاتہ۔

۷۱۸۔ حدثنا عبید اللہ بن عمر بن میسرۃ ثنا عبد الوارث بن سعید ثنا محمد بن جحادۃ حدثنی عبد الجبار بن وائل بن حجر قال کنت غلاما لا اعقل صلوٰۃ ابی فحدثنی وائل بن علقمۃ عن ابی وائل بن حجر قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا کبر

نماز شروع کرنے کا بیان

رفع یدین کرنا

سالم کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ کندھوں کے برابر ہو جاتے اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے اور جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے اور دونوں سجدوں کے درمیان نہ اٹھاتے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے پھر تکبیر کہتے اور وہ اسی طرح ہوتے۔ پس رکوع کرتے۔ پھر جب سیدھے کھڑے ہونے کا ارادہ کرتے تو انہیں کندھوں تک اٹھاتے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور سجدوں میں ہاتھ نہ اٹھاتے اور رکوع سے پہلے آپ جو تکبیر کہتے اس میں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ آپ کی نماز پوری ہو جاتی۔

وائل بن علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ تکبیر تحریمہ کہتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر چھپا لیے۔ پھر بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑا اور انہیں اپنے کپڑے میں داخل کر لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ جب آپ رکوع کا ارادہ فرماتے تو دونوں ہاتھوں کو نکال کر

Marfat.com

رفع يديه قال ثم التحف ثم اخذ شماله بيمينه وادخل يديه في ثوبه قال فاذا اراد ان يركع اخرج يديه ثم رفعهما واذا اراد ان يرفع راسه من الركوع رفع يديه ثم سجد ووضع وجهه بين كفيه واذا رفع راسه من السجود ايضا رفع يديه حتى فرغ من صلاته قال محمد فذكرت ذلك للحسن بن ابي الحسن فقال هي صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فعله من فعله وتركه من تركه قال ابوداؤد روى هذا الحديث همام عن ابن جحادة لم يذكر الرفع من الرفع من السجود۔

اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھانے کا ارادہ فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر سجدہ کرتے اور اپنے مبارک چہرے کو اپنی ہتھیلیوں کے درمیان رکھتے اور جب سجدوں سے سر مبارک اٹھاتے تو اس وقت بھی رفع یدین کرتے یہاں تک کہ اپنی نماز سے فارغ ہو جاتے۔ محمد بن جحادہ کا بیان ہے کہ میں نے اس کا محمد بن ابوالحسن سے ذکر کیا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز یہی ہے کرنے والوں نے ایسا ہی کیا اور چھوڑنے والوں نے اسے چھوڑ دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہمام نے ابن جحادہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے تو وہ سجدوں کے وقت رفع یدین کا ذکر نہیں کرتے۔

۷۱۹۔ حدثنا مسدد ثنا يزيد يعني ابن زريع ثنا المسعودي ثنا عبد الجبار بن وائل حدثني اهل بيتي عن ابي انه حدثهم انه راى رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفع يديه مع التكبير۔

عبدالجبار بن وائل کا بیان ہے کہ میرے گھر والوں نے میرے والد محترم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تکبیر کے وقت ہاتھوں کو اٹھاتے ہوئے دیکھا۔

۷۲۰۔ حدثنا عثمان بن ابي شيبة نا عبد الرحيم بن سليمان عن الحسن بن عبيد الله النخعي عن عبد الجبار بن وائل عن ابيه انه ابصر النبي صلى الله عليه وسلم حين قام الى الصلوة رفع يديه حتى كانتا بحيال منكبيه وحاذى بابهاميه اذنيه ثم كبر۔

عبدالجبار بن وائل نے اپنے والد محترم حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ وہ کندھوں کے برابر ہوتے اور انگوٹھے کانوں سے لگ جاتے تو تکبیر کہا کرتے۔

۷۲۱۔ حدثنا مسدد نا بشر بن المفضل عن عاصم بن كليب عن ابيه عن وائل بن حجر قال قلت لانظرن الى صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف يصلي قال فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستقبل القبلة فكبر فرفع يديه حتى حاذتا اذنيه ثم اخذ شماله بيمينه فلما اراد ان يركع رفعهما مثل ذلك ثم وضع يديه

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دل میں کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا کہ آپ کیسے نماز پڑھتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو قبلے کی جانب منہ کر کے تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ وہ کانوں تک پہنچ گئے پھر بائیں دست مبارک کو دائیں دست اقدس سے پکڑا جب رکوع کا ارادہ فرمایا تو حسب سابق ہاتھ اٹھائے پھر اپنے

Marfat.com

على ركبتيه فلما رفع رأسه من الركوع رفعهما مثل ذلك فلما سجد وضع رأسه بذلك المنزل من بين يديه ثم جلس فافترش رجله اليسرى ووضع يده اليسرى على فخذه اليسرى وحد مرفقه الأيمن على فخذه اليمنى وقبض ثنتين وحلق حلقة ورأيته يقول هكذا وحلق بشر الإبهام والوسطى وأشار بالسبابة.

ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لیے جب رکوع سے سر اٹھایا تو مثل سابق ہاتھ اٹھائے جب سجدے میں گئے تو سر مبارک کو دونوں ہاتھوں کے درمیان میں رکھا۔ پھر بیٹھے تو بائیں پیر کو بچھا لیا اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور دائیں کہنی کو دائیں ران سے جدا رکھا اور چھوٹی دو انگلیوں کو بند کر کے حلقہ بنا لیا اور میں نے انہیں یہی فرماتے ہوئے دیکھا اور بشر بن مفضل نے انگوٹھے اور درمیانی انگلی سے حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔

۷۲۲۔ حدثنا الحسن بن علي نا أبو الوليد نا زائدة عن عاصم بن كليب بإسناده ومعناه قال فيه ثم وضع يده اليمنى على ظهر كفه اليسرى والرسغ والساعد وقال فيه ثم جئت بعد ذلك في زمان فيه برد شديد فرأيت الناس عليهم جل الثياب تحرك أيديهم تحت الثياب.

زائدہ نے عاصم بن کلیب سے اسے اپنی سند کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے کہا۔ پھر اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھا اور پہنچا اور کلائی بھی۔ اسی روایت میں کہا کہ پھر ایک مدت کے بعد میں سخت سردی کے دنوں میں حاضر ہوا تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ ان کے اوپر کپڑے ہوتے اور کپڑوں کے اندر اپنے ہاتھوں کو حرکت دیا کرتے۔

۷۲۳۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا شريك عن عاصم بن كليب عن أبيه عن وائل بن حجر قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم حين افتتح الصلوة رفع يديه حيال أذنيه قال ثم أتيتهم فرأيتهم يرفعون أيديهم إلى صدورهم في افتتاح الصلوة وعليهم برانس وأكسية.

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز شروع کرتے تو کانوں کی لو تک اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے ان کا بیان ہے کہ پھر میں حاضرِ خدمت ہوا تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز شروع کرتے وقت اپنے ہاتھ سینوں تک اٹھاتے اور ان کے اوپر جبّے اور کمبل وغیرہ ہوتے۔ ف

ف۔ رفع یدین کرنے اور نہ کرنے دونوں کے بارے میں صحیح حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ امام شافعی وغیرہ حضرات کا عمل رفع یدین کرنے کی حدیثوں پر ہے اور ان حضرات کے مقلدین کو اپنے آئمہ کی تقلید کرنا چاہیئے حضرات احناف کا عمل رفع یدین نہ کرنے کی حدیثوں پر ہے حنفیوں کو رفع یدین نہیں کرنا چاہیئے اور فریقین کے درمیان یہ محلِ نزاع ہی نہیں ہے، ہاں ترجیح فعل احناف کو ہے کیونکہ ہرگز کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ رفع یدین فرمایا اور نہ کسی حدیث میں مدت ہی مذکور بلکہ بعض احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے ترک فرما دیا تھا۔ یہ تو ہوا مسلمانوں کے ناجی گروہ کا مذہب مہذب لیکن جن حضرات کو آئمہ کرام تو رہے دور ان کے مقلدین علمائے اعلام کا کلام سمجھنے کی لیاقت و اہلیت نہیں وہ مجتہدین کر فیصلہ کریں اور رفع یدین پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمیشہ کرنے کا ادعا فرمائیں تو سینہ زوری سے تفریق بین المسلمین کا راستہ نکالنا اور اپنی بے راہ روی کی بات پالنا ہے۔ جب ان کے نزدیک بھی یہ فرض واجب نہیں بلکہ غایت درجہ مستحب ہے۔ دریں حالات مستحب کی خاطر فتنہ و فساد بپا کرنا بڑی معیوب بات ہے کہ کہاں مستحب کا ثواب اور کہاں فتنہ و فساد

Marfat.com

کا عذاب کہ اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہدایت فرمائے اور مسلمانوں کو فتنہ وفساد سے بچائے آمین، مخلصاً (فتاویٰ رضویہ، جلد سوم) واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

باب ۲۶۶ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ۔

نماز شروع کرنا

۷۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ نَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ وَائِلٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشِّتَاءِ فَرَاَيْتُ اَصْحَابَهُ يَرْفَعُونَ اَيْدِيَهُمْ فِي ثِيَابِهِمْ فِي الصَّلٰوةِ۔

علقمہ بن وائل سے روایت ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں موسم سرما کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کے اصحاب کو دیکھا کہ نماز میں کپڑوں کے اندر رفع یدین کیا کرتے۔

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا اَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ح وَثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى وَهٰذَا حَدِيثُ اَحْمَدَ قَالَ اَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُو قَتَادَةَ قَالَ اَبُو حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا فَلِمَ فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ بِاَكْثَرِنَا لَهُ تَبَعَةً وَلَا اَقْدَمِنَا لَهُ صُحْبَةً قَالَ بَلٰى قَالُوا فَاعْرِضْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَقِرَّ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقْرَاُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يَنْصِبُ رَاْسَهُ وَلَا يُقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهُ فَيَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِي اِلَى الْاَرْضِ فَيُجَافِي يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهُ وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَخُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ اِذَا سَجَدَ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُولُ

احمد بن حنبل، ابوعاصم ضحاک بن مُخْلَد، مسدد، یحییٰ، احمد عبدالحمید ابن جعفر، محمد بن عمرو بن عطاء کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دس اصحاب کی موجودگی میں حضرت ابوسعید ساعدی سے سنا جن میں حضرت ابوقتادہ بھی تھے حضرت ابوحمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کو میں آپ حضرات کی نسبت زیادہ جانتا ہوں۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم یہ کس طرح؟ جبکہ نہ آپ کو پیروی کرتے ہم سے زیادہ عرصہ گزرا اور نہ آپ نے صحبت کا شرف ہم سے زیادہ پایا۔ انہوں نے کہا کہ بات ہے یہی۔ سب نے کہا کہ بیان تو کیجیے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ وہ کندھوں کے برابر ہو جاتے پھر تکبیر کہتے یہاں تک کہ ہر ہڈی سیدھی ہو کر اپنی جگہ قرار پکڑ جاتی۔ پھر قرأت پڑھتے، پھر تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے، پھر رکوع کرتے اور اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور برابر رہتے کہ سر کو نہ اونچا رکھتے اور نہ نیچے جھکاتے۔ پھر سر اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر سیدھے ہو کر اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے زمین کی طرف جھکتے اور اپنے بازوؤں کو کروٹوں سے جدا رکھتے پھر سر اٹھاتے اور بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے اور سجدے کے وقت پیروں کی انگلیوں کو کھلی رکھتے پھر دوسرا سجدہ کرتے پھر اللہ اکبر کہتے اور بائیں پیر کو بچھا

Marfat.com

اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَیَرْفَعُ وَیَثْنِیْ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْھَا حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ اِلٰی مَوْضِعِہٖ ثُمَّ یَصْنَعُ فِی الْاُخْرٰی مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا مَنْکِبَیْہِ کَمَا کَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ ثُمَّ یَصْنَعُ ذٰلِکَ فِیْ بَقِیَّۃِ صَلٰوتِہٖ حَتّٰی اِذَا کَانَتِ السَّجْدَۃُ الَّتِیْ فِیْھَا التَّسْلِیْمُ اَخَّرَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَقَعَدَ مُتَوَرِّکًا عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْسَرِ قَالُوْا صَدَقْتَ ھٰکَذَا کَانَ یُصَلِّیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

کر اس پر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنے مقام پر لوٹ جاتی۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے۔ پھر جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے جیسے نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہی تھی۔ پھر اپنی باقی نماز میں بھی اسی طرح کرتے یہاں تک کہ جب وہ سجدہ کر لیتے جس کے بعد سلام پھیرنا ہے تو بائیں پیر کو باہر نکال لیتے اور بائیں پہلو پر جم کر بیٹھتے۔ سب نے کہا۔ آپ نے سچ فرمایا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔ ف

ف۔ تکبیر تحریمہ کہتے وقت رفع یدین کیا جاتا ہے۔ بعض حدیثوں سے کندھوں تک ہاتھ اٹھانا ثابت ہے اور بعض احادیث صحیحہ سے کانوں کی لو تک۔ حضرات احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم دونوں قسم کی احادیث پر یوں عمل کرتے ہیں کہ مردوں کو کانوں کی لو تک اور عورتوں کو کندھوں تک ہاتھ اٹھانے چاہییں۔ غائر نظر اور صائب فکر ہو تو یہی مذہب احادیث صحیحہ کے مفہوم و مراد سے قریب تر ہے۔ باقی رہی ان حضرات کی بات جن کا محبوب مشغلہ ہی یہ ہے کہ مقدس شجر اسلام میں کفریات کی قلمیں لگائیں اور فروعی مسائل میں اختلاف کر کے مسلمانوں کو ان میں الجھائیں سو ان حضرات کا مقصد قرآن و حدیث پر عمل کرنا نہیں بلکہ فروعی مسائل کی آڑ میں اپنی اسلام دشمنی کو چھپانا اور بے خبر مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مدعی اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے اور سب کو سچے مسلمان بنائے آمین۔

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا ابْنُ لَھِیْعَۃَ عَنْ یَزِیْدَ یَعْنِی ابْنَ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَۃَ عَنْ عَمْرٍو الْعَامِرِیِّ قَالَ کُنْتُ فِیْ مَجْلِسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَذَاکَرُوْا صَلٰوتَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْحُمَیْدٍ فَذَکَرَ بَعْضَ ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَقَالَ فَاِذَا رَکَعَ اَمْکَنَ کَفَّیْہِ مِنْ رُکْبَتَیْہِ وَفَرَّجَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ ثُمَّ ھَصَرَ ظَھْرَہٗ غَیْرَ مُقْنِعٍ رَاْسَہٗ وَلَا صَافِحٍ بِخَدِّہٖ وَقَالَ اِذَا قَعَدَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ قَعَدَ عَلٰی بَطْنِ قَدَمِہِ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی فَاِذَا کَانَ فِی الرَّابِعَۃِ اَفْضٰی بِوَرِکِہِ الْیُسْرٰی اِلَی الْاَرْضِ وَاَخْرَجَ قَدَمَیْہِ مِنْ نَاحِیَۃٍ وَّاحِدَۃٍ۔

محمد بن عمرو بن حلحلہ کا بیان ہے کہ عمرو عامری نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی مجلس میں تھا تو انہوں نے حضور کی نماز کا ذکر کیا۔ حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ پھر اس حدیث کے بعض حصے ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ جب رکوع کرتے تو اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر جما لیتے اور انگلیوں کے درمیان فاصلہ رکھتے پھر کمر کو سیدھا کیا سر کو اوپر اٹھائے یا ادھر ادھر جھکائے بغیر اور فرمایا کہ جب دو رکعتوں پر قعدہ کیا تو بائیں پیر کے تلوے پر بیٹھے اور دائیں پیر کو کھڑا رکھا اور جب چوتھی پر بیٹھے تو اپنا بایاں پہلو زمین پر رکھا اور دونوں قدم مبارک ایک جانب نکال لیے۔

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ اِبْرَاھِیْمَ الْمِصْرِیُّ نَا

عیسیٰ بن ابراہیم مصری، ابن وہب، لیث بن سعد۔

Marfat.com

ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ نَحْوَ هَذَا قَالَ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ۔

یزید بن محمد قرشی اور یزید بن ابو حبیب، محمد بن عمرو بن حلحلہ نے محمد بن عمرو بن عطاء سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا جب سجدہ کیا تو اپنے بازو زمین پر نہ بچھائے اور نہ انہیں اکٹھا کیا اور اپنی انگلیوں کے سرے قبلے کی جانب رکھے۔

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ نَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنِي زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ نَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَحَدِ بَنِي مَالِكٍ عَنْ عَبَّاسٍ أَوْ عَيَّاشِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَبُوهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْمَجْلِسِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ وَأَبُو أُسَيْدٍ بِهَذَا الْخَبَرِ يَزِيدُ أَوْ يَنْقُصُ قَالَ فِيهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ يَعْنِي مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَسَجَدَ فَانْتَصَبَ عَلَى كَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَصُدُورِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ ثُمَّ كَبَّرَ فَجَلَسَ فَتَوَرَّكَ وَنَصَبَ قَدَمَهُ الْأُخْرَى ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ وَلَمْ يَتَوَرَّكْ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتَّى إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ لِلْقِيَامِ قَامَ بِتَكْبِيرَةٍ ثُمَّ رَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ وَلَمْ يَذْكُرِ التَّوَرُّكَ فِي التَّشَهُّدِ۔

محمد بن عمرو بن عطاء نے جو بنی مالک کے ایک فرد تھے عباس یا عیاش بن سہل ساعدی سے روایت کی ہے کہ وہ اسی مجلس میں تھے جس میں ان کے والد ماجد تھے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور جس میں حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو حمید ساعدی اور حضرت ابو اسید بھی تھے تو کم و بیش یہی حدیث بیان کرتے ہوئے اس میں یہ بھی فرمایا: پھر رکوع سے سر اٹھایا تو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہا اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، پھر کہا اللّٰہُ اَکْبَرُ، پس اپنی دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پیروں کی انگلیوں کو زمین پر جمایا جبکہ آپ نے سجدہ کیا۔ پھر تکبیر کہی اور پہلو پر بیٹھ گئے اور دوسرے پیر کو کھڑا رکھا۔ پھر تکبیر کہی اور دوسرا سجدہ کیا پھر تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور پہلو پر نہ بیٹھے۔ پھر باقی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔ پھر دو رکعتوں کے بعد بیٹھ گئے یہاں تک کہ جب کھڑے ہونے کا ارادہ کیا تو تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے پھر آخری دو رکعتیں بھی پڑھ لیں اور تشہد میں تورک (پہلو پر بیٹھنے) کا ذکر نہ فرمایا۔

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنِي فُلَيْحٌ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بَعْضَ هَذَا قَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ

عباس بن سہل سے روایت ہے کہ حضرت ابو حمید، حضرت ابو اسید، حضرت سہل بن سعد اور حضرت محمد بن مسلمہ اکٹھے ہوئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا۔ حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا آپ سب سے زیادہ علم ہے پس انہوں نے اس حدیث کی بعض باتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ پھر رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے

Marfat.com

كَانَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَتَجَافَى عَنْ جَنْبَيْهِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قِبْلَتِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَكَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ لَمْ يَذْكُرِ التَّوَرُّكَ وَذَكَرَ نَحْوَ فُلَيْحٍ وَذَكَرَ الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ نَحْوَ جِلْسَةِ حَدِيثِ فُلَيْحٍ وَعُتْبَةَ.

گویا انہیں پکڑ لیا ہے اور دونوں کو وتر بناتے ہوئے کروٹوں سے جدا رکھا۔ فرمایا کہ پھر سجدہ کیا تو اپنی ناک اور پیشانی ٹکائی اور اپنے بازو کروٹوں سے علیحدہ رکھے اور اپنی ہتھیلیاں کندھوں کے برابر رکھیں پھر سر اٹھایا یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنے مقام پر آگئی یہاں تک کہ فارغ ہو گئے پھر بیٹھے تو اپنے بائیں پیر کو بچھا لیا اور دائیں پیر کی انگلیاں قبلہ رو رکھتے ہوئے کھڑا کر لیا اور دائیں ہتھیلی دائیں گھٹنے پر اور بائیں ہتھیلی بائیں گھٹنے پر رکھ لی اور اپنی انگلی سے اشارہ کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو عتبہ بن ابو حکیم، عبداللہ بن عیسیٰ، عباس بن سہل نے اور تورک کا ذکر نہیں کیا۔ فلیح نے بھی اس طرح ذکر کیا ہے۔ حسن بن حر نے بیٹھنے کا ذکر فلیح اور عتبہ کی طرح کیا ہے۔

۷۳۰- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَإِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهُ عَلَى شَيْءٍ مِنْ فَخِذَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا فُلَيْحٌ سَمِعْتُ عَبَّاسَ بْنَ سَهْلٍ يُحَدِّثُ فَلَمْ أَحْفَظْهُ فَحَدَّثَنِيهِ أُرَاهُ ذَكَرَ عِيسَى بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ حَضَرْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ.

عباس بن سہل سعدی نے حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ جب سجدہ کیا تو اپنی رانوں کے درمیان فاصلہ رکھا اور شکم مبارک کا ذرا بھی حصہ رانوں پر نہ رکھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے ابن مبارک، فلیح، عباس بن سہل نے کہ ابن مبارک کو اچھی طرح یاد نہیں رہا۔ غالباً ان سے عیسیٰ بن عبداللہ نے ذکر کیا اور انہوں نے عباس بن سہل سے سنا کہ میں حضرت ابو حمید ساعدی کی خدمت میں حاضر تھا۔

۷۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ ثَنَا هَمَّامٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَلَمَّا سَجَدَ وَقَعَتَا رُكْبَتَاهُ إِلَى الْأَرْضِ قَبْلَ أَنْ تَقَعَا كَفَّاهُ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ وَجَافَى عَنْ إِبْطَيْهِ قَالَ حَجَّاجٌ قَالَ هَمَّامٌ وَحَدَّثَنَا شَقِيقٌ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عبدالجبار بن وائل کے والد ماجد نے اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب سجدہ کیا تو زمین پر اپنے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے اور جب سجدہ کیا تو اپنی پیشانی ہتھیلیوں کے درمیان رکھی اور بغلیں کھلی رکھیں۔ حجاج اور ہمام، شقیق، عاصم بن کلیب کے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی ہے ان میں سے ایک کی حدیث میں ہے کہ محمد بن جحادہ کی حدیث میں یہ ہے کہ جب آپ اٹھتے تو اپنے

Marfat.com

وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هٰذَا وَفِي حَدِيْثِ أَحَدِهِمَا وَأَكْبَرُ عِلْمِيْ أَنَّ حَدِيْثَ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ وَإِذَا نَهَضَ نَهَضَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاعْتَمَدَ عَلٰى فَخِذَيْهِ۔

گھٹنوں کے بل اٹھتے اور اپنی رانوں پر بوجھ ڈالتے۔

۷۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ فِطْرٍ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ إِبْهَامَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ إِلٰى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ۔

عبدالجبار بن وائل کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز میں اپنے دونوں انگوٹھے کانوں کی لو تک اٹھایا کرتے تھے۔

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ جَدِّيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا رَفَعَ لِلسُّجُوْدِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

عبدالملک بن شعیب بن لیث ان کے والد، ان کے دادا، یحییٰ بن ایوب، عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ابن شہاب ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے مقابل کر لیتے اور جب رکوع کرتے تو اسی طرح کیا کرتے اور جب سجدوں کے لیے اٹھتے تب بھی اسی طرح کرتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے اس وقت بھی ایسا ہی کیا کرتے۔

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُبَيْرَةَ عَنْ مَيْمُوْنٍ الْمَكِّيِّ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَصَلّٰى بِهِمْ يُشِيْرُ بِكَفَّيْهِ حِيْنَ يَقُوْمُ وَحِيْنَ يَرْكَعُ وَحِيْنَ يَسْجُدُ وَحِيْنَ يَنْهَضُ لِلْقِيَامِ فَيَقُوْمُ فَيُشِيْرُ بِيَدَيْهِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ إِنِّيْ رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ أَرَ أَحَدًا يُصَلِّيْهَا فَوَصَفْتُ لَهُ هٰذِهِ الْإِشَارَةَ فَقَالَ إِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَنْظُرَ إِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْتَدِ بِصَلٰوةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ۔

ابوہبیرہ نے میمون مکی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا اور ان کے ساتھ نماز پڑھی تو وہ اپنی ہتھیلیوں سے اشارہ کرتے جب کھڑے ہوتے جب رکوع کرتے جب سجدہ کرتے اور جب کھڑے ہونے لگتے جب وہ کھڑے ہو جاتے تو اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہیں۔ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں نے حضرت ابن زبیر کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے کہ کسی دوسرے کو اس طرح پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور انہیں ان اشاروں کے متعلق بتایا۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز دیکھنا چاہتے ہو تو عبداللہ بن زبیر جیسی نماز پڑھو۔

۷۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْمَعْنٰى قَالَا نَا النَّضْرُ بْنُ كَثِيْرٍ يَعْنِي السَّعْدِيَّ

نضر بن کثیر سعدی سے روایت ہے کہ مسجد خیف کے اندر عبداللہ بن طاؤس نے میرے پہلو میں نماز پڑھی جب

Marfat.com

قَالَ صَلَّى إِلَى جَنْبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ السَّجْدَةَ الْأُولَى فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنْهَا رَفَعَ يَدَيْهِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ فَقُلْتُ لِوُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ فَقَالَ لَهُ وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ تَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَ أَحَدًا يَصْنَعُهُ فَقَالَ ابْنُ طَاوُسٍ رَأَيْتُ أَبِي يَصْنَعُهُ وَقَالَ أَبِي رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَصْنَعُهُ وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ.

۷۳۶- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَوٰةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَيَرْفَعُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الصَّحِيحُ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ لَيْسَ بِمَرْفُوعٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى بَقِيَّةُ أَوَّلَهُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَسْنَدَهُ وَرَوَاهُ الثَّقَفِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَوْقَفَهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ فِيهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يَرْفَعُهُمَا إِلَى ثَدْيَيْهِ وَهَذَا الصَّحِيحُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَمَالِكٌ وَأَيُّوبُ وَابْنُ جُرَيْجٍ مَوْقُوفًا وَأَسْنَدَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحْدَهُ عَنْ أَيُّوبَ لَمْ يَذْكُرْ أَيُّوبُ وَمَالِكٌ الرَّفْعَ إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ وَذَكَرَهُ اللَّيْثُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِيهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْعَلُ الْأُولَى أَرْفَعَهُنَّ قَالَ لَا سَوَاءً قُلْتُ أَشِرْ لِي فَأَشَارَ إِلَى الثَّدْيَيْنِ أَوْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ.

۷۳۷- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ الصَّلَوٰةَ يَرْفَعُ

انہوں نے پہلا سجدہ کر کے اس سے اپنا سر اٹھایا تو اپنے دونوں ہاتھ چہرے تک بلند کیے میں نے اس بات کا انکار کیا۔ اور وہیب بن خالد سے کہا۔ وہیب بن خالد نے ان سے کہا کہ آپ ایسا کام کرتے ہیں جو میں نے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا؟ ابن طاؤس نے کہا کہ میں نے اپنے والد ماجد کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا۔ میرے والد محترم نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا اور میرے خیال میں انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا کیا کرتے تھے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب وہ نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع کر لیتے تو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے اور جب دو[۲] رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوع کرتے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر کا قول مرفوع نہیں ہے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ باقی حضرات نے اس کے پہلے حصے کو عبید اللہ سے روایت کرتے ہوئے مستند کیا ہے اور ثقفی نے عبید اللہ سے اسے روایت کرتے ہوئے حضرت ابن عمر پر موقوف کیا اور اس میں کہا۔ جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو انہیں چھاتیوں تک اٹھاتے اور صحیح یہی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے لیث بن سعد اور مالک اور ایوب اور ابن جریج نے مرفوقاً اور صرف حماد بن سلمہ نے اسے ایوب سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ایوب اور مالک نے اس کا مرفوعاً ذکر نہیں کیا کہ جب سجدوں سے کھڑے ہوتے جبکہ لیث نے اپنی حدیث میں ذکر کیا ہے۔ ابن جریج نے اس میں کہا کہ میں نافع سے عرض گزار ہوا کہ کیا حضرت ابن عمر پہلی تکبیر میں زیادہ اونچے ہاتھ اٹھاتے تھے؟ فرمایا نہیں بلکہ برابر۔ میں عرض گزار ہوا کہ بتایئے تو انہوں نے چھاتیوں تک اشارہ کیا یا اس سے بھی نیچے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو

Marfat.com

يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا دُونَ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرْ رَفْعَهُمَا دُونَ ذٰلِكَ أَحَدٌ غَيْرُ مَالِكٍ فِي مَا أَعْلَمُ۔

کندھوں کے برابر ہوتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو انہیں اٹھاتے مگر اس سے نیچے رکھتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ میرے علم کے مطابق مالک کے سوا نیچے ہاتھ اٹھانے کا کسی ایک نے ذکر نہیں کیا۔

باب ۲۶۷

[illegible] دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُحَارِبِيِّ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ۔

عثمان بن ابو شیبہ اور محمد بن محاربی، محمد بن فضیل، عاصم بن کلیب، محارث بن دثار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے۔

۷۳۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ وَأَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ وَكَبَّرَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ حِينَ وَصَفَ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ۔

عبید اللہ بن ابو رافع نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے اور جب قرأت سے فارغ ہوتے تو اسی طرح کرتے جبکہ رکوع کا ارادہ کرتے اور جب رکوع سے اٹھتے اور نماز میں کسی اور جگہ پر نہ اٹھاتے جبکہ بیٹھے ہوئے ہوتے اور جب سجدوں سے کھڑے ہوتے تو اسی طرح دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور تکبیر کہتے امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابو حمید ساعدی کی حدیث میں ہے جبکہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا حال بیان کیا کہ جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے جیسا کہ نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہی تھی۔

۷۴۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتّٰى يَبْلُغَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ۔

نصر بن عاصم سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دونوں ہاتھ اٹھاتے دیکھا جبکہ تکبیر تحریمہ کہتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے یہاں تک کہ وہ کانوں کی لو تک پہنچ جاتے۔ ف

Marfat.com

ف۔ احناف کا یہی مذہب ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھائے جائیں اور عورتیں کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھایا کریں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ نَا اَبِيْ ح وَحَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ مَرْوَانَ نَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْحٰقَ الْمَعْنٰى عَنْ عِمْرَانَ عَنْ لَاحِقٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ كُنْتُ قُدَّامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَأَيْتُ اِبْطَيْهِ زَادَ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ يَقُوْلُ لَاحِقٌ اَلَا تَرٰى اَنَّهُ فِي الصَّلٰوةِ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَكُوْنَ قُدَّامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ مُوْسٰى يَعْنِيْ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ۔

ابن معاذ ان کے والد ماجد۔ موسیٰ بن مروان، شعیب ابن اسحاق، عمران، لاحق، بشیر بن نہیک سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ ابن معاذ نے یہ بھی کہا کہ لاحق کہا کرتے:۔ بھلاوہ نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کس طرح آگے ہو سکتے تھے؟ موسیٰ نے یہ بھی کہا کہ جب تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے۔

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ اَخِيْ قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ اَمَرَنَا بِهٰذَا يَعْنِي الْاِمْسَاكَ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ۔

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز سکھائی۔ پس تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے۔ جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھوں کو ملا کر گھٹنوں کے درمیان میں رکھتے جب حضرت سعد بن ابی وقاص کو یہ بات پہنچی تو فرمایا۔ میرے بھائی نے سچ کہا ہے، ہم ایسا ہی کیا کرتے تھے پھر ہمیں حکم فرمایا گیا کہ گھٹنوں پر رکھا کریں۔

بَابُ ۲۶۸ مَنْ لَمْ يَذْكُرِ الرَّفْعَ عِنْدَ الرُّكُوْعِ۔

جس نے رکوع کے وقت ہاتھ اٹھانے کا ذکر نہ کیا

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ يَعْنِي ابْنَ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا مَرَّةً۔

عثمان بن ابو شیبہ، وکیع، سفیان، عاصم بن کلیب، عبدالرحمٰن بن اسود، علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والی نماز نہ پڑھاؤں؟ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے نماز پڑھائی اور ایک دفعہ کے سوا اپنے ہاتھ نہ اٹھائے۔ ف

ف۔ اس حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ نماز میں ہاتھ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہی اٹھائے جائیں اور احناف کا اسی پر عمل ہے کیونکہ رفع یدین کی ایک بھی روایت ایسی نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیشہ رفع یدین کرتے رہے اور نہ کسی حدیث میں مدت ہی مذکور ہے۔ دریں حالات دو صورتیں ممکن ہیں۔ پہلی صورت یہ کہ شروع میں رفع یدین کیا جاتا ہو گا پھر چھوڑ دیا گیا لہٰذا رفع یدین اس صورت میں منسوخ شمار ہو گا۔ دوسری صورت یہ کہ کبھی کیا جاتا ہو گا اور کبھی ترک کر دیا جاتا ہو گا کیونکہ

Marfat.com

دونوں قسم کی احادیث صحیحہ موجود ہیں اس صورت میں کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز قرار پائیں گے لیکن ترجیح رفع یدین نہ کرنے کو ہوگی کیونکہ رفع یدین نہ کرنے میں سکون ہے اور وہ نماز میں مطلوب و مقصود ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷۴۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا مُعَاوِيَةُ وَخَالِدُ بْنُ عَمْرٍو وَأَبُو حُذَيْفَةَ قَالُوا نَا سُفْيَانُ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَرَّةً وَاحِدَةً۔

حسن بن علی، معاویہ اور خالد بن عمرو اور ابو حذیفہ نے اپنی سند کے ساتھ سفیان سے روایت کرتے ہوئے کہا: پہلی دفعہ ہی ہاتھ اٹھائے اور بعض نے کہا کہ ایک ہی مرتبہ اٹھائے

۷۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا شَرِيكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى قَرِيبٍ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُودُ۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتے اور پھر ایسا نہ کرتے۔

۷۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ نَحْوَ حَدِيثِ شَرِيكٍ لَمْ يَقُلْ ثُمَّ لَا يَعُودُ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لَنَا بِالْكُوفَةِ بَعْدُ ثُمَّ لَا يَعُودُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هُشَيْمٌ وَخَالِدٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ لَمْ يَذْكُرُوا ثُمَّ لَا يَعُودُ۔

عبداللہ بن محمد زہری، سفیان نے یزید سے حدیث شریک کے مطابق روایت کی لیکن یہ نہیں کہا کہ پھر ایسا نہ کرتے سفیان نے کہا ہم سے کوفے میں کہا گیا کہ پھر ایسا نہ کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو ہشیم اور خالد اور ابن ادریس نے یزید سے لیکن یہ ذکر نہیں کیا کہ پھر ایسا نہ کرتے۔

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عِيسَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْهُمَا حَتَّى انْصَرَفَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِصَحِيحٍ۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نماز شروع کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھائے اور فارغ ہونے تک پھر نہیں اٹھائے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے یعنی درجۂ صحت پر فائز نہیں۔ ف

ف۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ہٰذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِصَحِيحٍ تو فرمادیا لیکن اس حدیث کے صحیح نہ ہونے کی وجہ بیان نہ فرمائی۔ محدثین کرام جب اس حکم پر کان نہیں دھرتے جو وجہ کے بغیر لگایا جائے تو امام موصوف نے یہ جانتے ہوئے بھی شاید اپنے شافعی مذہب کی ترجیح دکھانے کی غرض سے اس حدیث کی صحت سے انکار کیا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

Marfat.com

۷۴۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا۔

سعید بن سمعان سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اونچا کرکے اٹھاتے۔

باب ۲۶۹ وَضْعِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ - نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا

۷۴۹ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ صَفُّ الْقَدَمَيْنِ وَوَضْعُ الْيَدِ عَلَى الْيَدِ مِنَ السُّنَّةِ۔

زرعہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قدموں کو برابر رکھنا اور ایک ہاتھ کو دوسرے پر رکھنا سنت ہے۔

۷۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ ابْنِ أَبِي زَيْنَبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلَى الْيُمْنٰى فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى۔

ابوعثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھ رہے تھے بائیں ہاتھ کو داہنے پر رکھے ہوئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو ان کا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔ ف

۷۵۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ السُّنَّةُ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔

ابوجحیفہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نماز میں ایک ہتھیلی کا دوسری پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے (اس حدیث کو حدیثِ رسول کے بدخواہوں نے اپنے مطبوعہ نسخوں سے خارج کردیا ہے۔)

باب ۲۷۰ مَا يُسْتَفْتَحُ بِهِ الصَّلٰوةُ مِنَ الدُّعَاءِ - کس دعا کے ساتھ نماز شروع کی جائے

۷۵۲ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي

عبید اللہ بن ابورافع سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر گویا ہوتے میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اسی کا ہوکر اور میں مشرکوں سے نہیں ہوں۔ بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو مالک ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں پس میرے

Marfat.com

ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِیْ
لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَهْدِیْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَ
اصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَهَا لَا یَصْرِفُ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّیْكَ
وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ كُلُّهٗ فِیْ یَدَیْكَ وَالشَّرُّ لَیْسَ
اِلَیْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَیْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُكَ
وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ وَاِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَ
بِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ
وَمُخِّیْ وَعِظَامِیْ وَعَصَبِیْ وَاِذَا رَفَعَ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ
لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَیْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ
بَعْدُ وَاِذَا سَجَدَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ
اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِیْ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ
وَصَوَّرَهٗ فَاَحْسَنَ صُوْرَتَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ وَ
تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ وَاِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ
قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا
اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ
مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

سارے گناہ بخش دے نہیں بخشتا گناہوں کو مگر تو۔ مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت دے، ان کی خوبی کی ہدایت نہیں دیتا مگر تو۔ ان کی برائی مجھ سے پھیر دے اور ان کی برائی نہیں پھیرتا مگر تو۔ میں تیرے حکم ماننے کے لیے تیار اور مستعد ہوں۔ تمام بھلائیاں تیرے قبضے میں ہیں اور برائی تیری طرف سے نہیں ہے میں تیرے ساتھ ہوں اور تیری طرف سے ہوں۔ تو برکت والا اور بلند ہے میں تجھ سے بخشش چاہتا اور تیری جانب تائب ہوتا ہوں اور جب رکوع کرتے تو کہتے:۔ اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرا تابع فرمان ہوا۔ تیرے حضور عاجزی پیش کرتی ہے میری سماعت، میری بصارت، میرا دماغ میری ہڈیاں اور میرے پٹھے اور جب سر اٹھاتے تو کہتے سن لیا اللہ نے جس نے اس کی تعریف کی۔ اے ہمارے رب اور تیرے لیے سب تعریفیں ہیں جن سے بھرے ہوئے ہیں آسمان اور زمین اور بھری ہوئی ہیں تمام چیزیں جو ان کے درمیان ہیں اور ان کے بعد بھری ہوئی ہے ہر وہ چیز جو تو نے چاہی اور جب سجدہ کرتے تو کہتے:۔ اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرا تابع فرمان ہوا۔ میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا فرمایا اور صورت دی اور اچھی صورت بنائی اور اس میں سماعت و بصارت رکھی اور برکت والا ہے اللہ جو بہترین پیدا کرنے والا ہے اور جب نماز کا سلام پھیرتے تو کہتے اے اللہ! بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور بعد میں کروں اور جو چھپا کر کیا اور جو علانیہ کیا اور جو زیادتی ہوئی اور جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ آگے لے جانے والا اور پیچھے رکھنے والا تو ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر تو۔

۷۵۲/ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ نَا سُلَیْمَانُ بْنُ
دَاوٗدَ الْهَاشِمِیُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ
عَنْ مُوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ
ابْنِ رَبِیْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنِ
الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ

عبید اللہ بن ابو رافع نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے اور اسی طرح کرتے جب قرأت ختم کر کے رکوع کا ارادہ فرماتے اور رکوع سے اٹھتے وقت بھی

Marfat.com

أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ إِذَا قَضٰى قِرَاءَتَهُ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ وَكَبَّرَ وَدَعَا نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الدُّعَاءِ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ الشَّيْءَ وَلَمْ يَذْكُرْ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ وَزَادَ فِيهِ وَيَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ۔

ایسا ہی کرتے اور بیٹھے ہوئے کسی موقع پر رفع یدین نہ کرتے اور جب دو رکعتیں پڑھ لینے کے بعد کھڑے ہوتے تو اسی طرح ہاتھوں کو اٹھاتے تکبیر کہتے اور دعا کرتے۔ دعا کے متعلق کم و بیش حدیث عبدالعزیز کے مطابق لیکن وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ کا ذکر نہیں کرتے بلکہ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ نماز سے فارغ ہونے پر کہتے۔ اے اللہ! بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور جو بعد میں کروں اور جو چھپ کر کیا اور جو علانیہ کیا۔ تو میرا معبود ہے نہیں ہے کوئی معبود مگر تو۔

۷۵۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا شُرَيْحُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَابْنُ أَبِي فَرْوَةَ وَغَيْرُهُمَا مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَإِذَا قُلْتَ أَنْتَ ذَاكَ فَقُلْ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَعْنِي قَوْلَهُ أَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ۔

عمرو بن عثمان، شریح بن یزید، شعیب بن ابوحمزہ نے کہا کہ مجھ سے ابن منکدر اور ابن ابی فروہ وغیرہ مدینہ منورہ کے فقہاء نے فرمایا کہ جب تم اس دعا کو پڑھو تو أَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ کی جگہ أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ کہا کرو یعنی میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

۷۵۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا وَزَادَ حُمَيْدٌ فِيهِ وَإِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ فَلْيَمْشِ نَحْوَ مَا كَانَ يَمْشِي فَلْيُصَلِّ مَا أَدْرَكَ وَلْيَقْضِ مَا سَبَقَهُ۔

قتادہ، ثابت اور حمید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نماز کے لیے آیا اور اس کا سانس پھولا ہوا تھا اس نے کہا اَللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ... جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ تم میں سے یہ کلمات کس نے کہے ہیں اور اس نے کوئی بری بات نہیں کہی اس آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے۔ میں حاضر ہوا تو میرا سانس پھولا ہوا تھا پس میں نے وہ کہے۔ فرمایا کہ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ انہیں اٹھانے کے لیے دوڑ رہے تھے۔ حمید نے اس میں یہ بھی کہا۔ جب تم میں سے کوئی آئے تو حسب معمول چلے پس جتنی نماز مل جائے پڑھ لے اور جتنی رہ جائے تو پوری کر لے۔

Marfat.com

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَاصِمٍ الْعَنَزِيِّ عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةً قَالَ عَمْرٌو لَا اَدْرِيْ اَيُّ صَلٰوةٍ هِيَ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ثَلَاثًا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ قَالَ نَفْثُهُ الشِّعْرُ وَنَفْخُهُ الْكِبْرُ وَهَمْزُهُ الْمُوْتَةُ۔

ابن جبیر بن مطعم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک نماز پڑھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ عمرو نے کہا کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ کونسی نماز تھی پس کہا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ . . . . .
فرمایا کہ نفث اس کی لغویات نفخ اس کا تکبر اور ھمز اس کے وسوسے ہیں۔

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي التَّطَوُّعِ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

نافع بن جبیر کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نفلی نماز کے متعلق فرماتے ہوئے سنا ہے پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ اَخْبَرَنِيْ اَزْهَرُ بْنُ سَعِيْدٍ الْحَرَازِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَفْتَتِحُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ لَقَدْ سَاَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهُ اَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ اِذَا قَامَ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ اللّٰهَ عَشْرًا وَسَبَّحَ عَشْرًا وَهَلَّلَ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَيَتَعَوَّذُ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ رَوَاهُ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ رَبِيْعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ۔

عاصم بن حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کس چیز کے ساتھ شروع فرمایا کرتے تھے انہوں نے فرمایا کہ تم نے مجھ سے ایسی چیز پوچھی ہے جو تم سے پہلے کسی نے بھی نہیں پوچھی۔ جب حضور کھڑے ہوتے تو دس دفعہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، دس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، دس دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، دس دفعہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور دس دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہا کرتے اور کہتے اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھے ہدایت پر رکھ اور مجھے روزی دے اور مجھے عافیت سے رکھ اور قیامت کے روز کھڑے ہونے کی تنگی سے پناہ مانگتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے خالد بن معدان، ربیعہ جرشی نے حضرت عائشہ صدیقہ سے اسی طرح۔

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ نَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس چیز کے ساتھ نماز شروع کرتے جبکہ رات کو قیام فرمایا کرتے تھے؟ فرمایا کہ حضور جب رات کو

Marfat.com

وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَانَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ أَنْتَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

۷۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا أَبُوْ نُوْحٍ قُرَادٌ نَا عِكْرِمَةُ بِإِسْنَادِهِ بِلَا إِخْبَارٍ وَمَعْنَاهُ قَالَ كَانَ إِذَا قَامَ كَبَّرَ وَيَقُوْلُ۔

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَالَ مَالِكٌ لَا بَأْسَ بِالدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ فِيْ أَوَّلِهِ وَأَوْسَطِهِ وَفِيْ آخِرِهِ فِي الْفَرِيْضَةِ وَغَيْرِهَا۔

۷۶۱۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّيْ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا آنِفًا فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلَاثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ۔

کھڑے ہوتے تو اپنی نماز اس دعا سے شروع کرتے۔ اے اللہ! جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے چھپی اور ظاہر چیزوں کے جاننے والے تو اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ فرماتا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ اختلافی باتوں میں مجھے اپنے حکم سے حق کی ہدایت فرما۔ تو جسے چاہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت فرماتا ہے۔

محمد بن رافع، نوح، قراد، عکرمہ نے اپنی سند کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے کہا جب آپ کھڑے ہوتے تو تکبیر کے بعد کہتے۔

قعنبی نے امام مالک سے روایت کی ہے کہ نماز کے شروع، درمیان یا آخر میں دعا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں خواہ نماز فرض ہو یا دوسری۔

یحیٰ زرقی سے ان کے والد ماجد حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا تو کہا سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے والوں میں سے ایک آدمی نے کہا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا ابھی ابھی یہ کلمات کس نے کہے؟ اس آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تیس سے اوپر فرشتوں کو لپکتے دیکھا کہ کون انہیں سب سے پہلے لکھتا ہے۔ ف۔

ف۔ اس حدیث سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معجز نما حالت کا پتہ لگتا ہے کہ آپ نے صحابی کی زبان سے نکلے ہوئے کلمے بھی نماز کی حالت میں سن لیے۔ ان کا ثواب لکھنے کے لیے جو فرشتے آئے انہیں بھی دیکھ لیا۔ فرشتوں کی تعداد بھی نماز کی حالت میں معلوم کر لی۔ فرشتوں کا مقصد بھی جان لیا کہ ان کلمات کو لکھنے کے لیے ہی دوڑ رہے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہو گیا

Marfat.com

کہ ہر فرشتہ دوسروں سے سبقت لے جانے میں کوشاں تھا (سبحان اللہ)، اگر ہم نماز میں دیگر امور کی جانب توجہ کریں تو اس سے ہماری نماز میں خلل واقع ہوتا ہے لیکن حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز پر کوئی اثر نہیں پڑتا تھا اور نہ توجہ الی اللہ میں کوئی فرق آتا تھا۔ معلوم ہوا کہ حبیب خدا کی حالت دوسروں سے بالکل مختلف تھی اور انہیں دوسروں پر قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ تو خالق اور مخلوق کے درمیان رابطہ اور برزخ کبریٰ تھے۔ اسی لیے عارف رومی نے فرمایا ہے ۔ ؎

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر — آنچہ آمد در نوشتن شیر و شیر

۷۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَاَخَّرْتُ وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات میں نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کہتے۔ اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور تعریف تیری ہے تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور تعریف تیری ہے تو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور جو کچھ ان میں ہے تو سچا ہے تیری بات سچی ہے، تیرا وعدہ سچا ہے اور تیری ملاقات سچی ہے اور جنت و دوزخ و قیامت حقیقت ہیں۔ اے اللہ! میں تیرا تابع فرمان ہوا، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری طرف رجوع ہوا، تیرے لیے جھگڑا، تیری طرف سے حکم کیا پس بخش دے جو میں نے تقدیم و تاخیر کی اور خفیہ یا علانیہ کیا تو میرا معبود ہے، نہیں ہے کوئی معبود مگر تو۔

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ نَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ اَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهٗ قَالَ نَا طَاؤُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي التَّهَجُّدِ يَقُوْلُ بَعْدَ مَا يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

ابو کامل، خالد بن حارث، عمران بن مسلم، قیس بن سعد، طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تہجد میں تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنے کے بعد کہتے۔ پھر پہلی حدیث کی طرح معناً روایت کی۔

۷۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ نَحْوَهٗ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا رِفَاعَةُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَمِّ اَبِيْهِ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسَ رِفَاعَةُ لَمْ يَقُلْ قُتَيْبَةُ رِفَاعَةُ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

معاذ بن رفاعہ بن رافع سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی پس حضرت رفاعہ کو چھینک آئی۔ قتیبہ نے حضرت رفاعہ نہیں کہا پس میں نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى ....

Marfat.com

حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَأَتَمَّ مِنْهُ.

۷۶۵۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَطَسَ شَابٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ حَتَّى يَرْضَى رَبُّنَا وَبَعْدَ مَا يَرْضَى مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْقَائِلُ الْكَلِمَةَ قَالَ فَسَكَتَ الشَّابُّ ثُمَّ قَالَ مَنِ الْقَائِلُ الْكَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا قُلْتُهَا لَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا خَيْرًا قَالَ مَا تَنَاهَتْ دُونَ عَرْشِ الرَّحْمَنِ جَلَّ ذِكْرُهُ.

بَابُ ۲۷۱ مَنْ رَأَى الْاِسْتِفْتَاحَ بِسُبْحَانَكَ.

۷۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ نَا جَعْفَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثَلَاثًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثَلَاثًا أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا الْحَدِيثُ يَقُولُونَ هُوَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا الْوَهْمُ مِنْ جَعْفَرٍ.

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى نَا طَلْقُ بْنُ

جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو نماز میں بولنے والے سے فرمایا۔ پھر حدیث مالک کی طرح بیان کیا بلکہ اس سے مکمل۔

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے انصار کے ایک نوجوان کو چھینک آئی تو اس نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ حَتّٰى يَرْضٰى رَبُّنَا وَبَعْدَ مَا يَرْضٰى مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۔۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا کہ ان لفظوں کا کہنے والا کون ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ نوجوان خاموش رہا۔ پھر فرمایا کہ یہ کلمات کس نے کہے؟ اس نے بری بات نہیں کی وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ میں نے کہے اور ان کے ساتھ میرا ارادہ نہیں تھا مگر بھلائی کا۔ فرمایا وہ کلمات اللہ تعالیٰ کے عرش سے نیچے کہیں نہ ٹھہرے۔

جس کے نزدیک نماز سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ سے شروع کی جائے

ابو المتوکل ناجی سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم جب رات کو قیام کرتے تو تکبیر تحریمہ کے بعد کہتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ پھر تین مرتبہ کہتے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پھر تین مرتبہ اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ ۔۔ پھر قرأت پڑھتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کے متعلق کہتے ہیں کہ علی بن علی نے حسن سے مرسلاً روایت کی ہے اس میں جعفر کو وہم ہوا۔

ابو الجوزاء سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ

Marfat.com

غَنَّامٍ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ الْمُلَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ ابْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ قَالَ أَبُودَاوُدَ هٰذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِالْمَشْهُورِ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ وَقَدْ رَوٰى قِصَّةَ الصَّلٰوةِ عَنْ بُدَيْلٍ جَمَاعَةٌ لَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ شَيْئًا مِنْ هٰذَا۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو کہتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبد السلام سے یہ حدیث مشہور نہیں ہے اسی لیے طلق بن غنام کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا اور نماز کے واقعے کو بدیل سے کافی لوگوں نے روایت کیا ہے لیکن اس بات کا کسی نے ذکر نہیں کیا۔

بَابُ ۲۷۲ السَّكْتَةِ عِنْدَ الْاِفْتِتَاحِ۔

نماز شروع کرتے وقت سکتہ کرنا

۷۶۸۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ سَمُرَةُ حَفِظْتُ سَكْتَتَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ عِنْدَ الرُّكُوعِ قَالَ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ فَكَتَبُوا فِي ذٰلِكَ إِلَى الْمَدِينَةِ إِلٰى أُبَيٍّ فَصَدَّقَ سَمُرَةَ قَالَ أَبُودَاوُدَ كَذَا قَالَ حُمَيْدٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ۔

حسن نے حضرت سمرہ سے روایت کی ہے کہ نماز میں مجھے ۲ دو سکتے یاد رہے ہیں۔ ایک جب امام تکبیر تحریمہ کہہ لے تو قرأت شروع کرنے سے پہلے اور دوسرے جب فاتحہ اور سورت پڑھ لے یعنی رکوع میں جاتے وقت۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمران بن حصین نے اس بات کا انکار کیا تو انہوں نے مدینہ منورہ کو ایک خط حضرت ابی بن کعب کے لیے لکھا۔ حضرت ابی نے حضرت سمرہ کی تصدیق فرمائی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس کے بارے میں ایسا ہی حمید نے کہا ہے کہ دوسرا سکتہ اس وقت کیا جب قرأت سے فارغ ہو جاتے۔

۷۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَسْكُتُ سَكْتَتَيْنِ إِذَا اسْتَفْتَحَ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ كُلِّهَا فَذَكَرَ بِمَعْنٰى يُونُسَ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو مقامات پر ٹھہرتے ہوتے ایک جب نماز شروع کرتے اور دوسرے جب قرأت سے بالکل فارغ ہو جاتے۔ یونس نے معناً اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ نَا سَعِيدٌ نَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ وَعِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ تَذَاكَرَا فَحَدَّثَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكْتَتَيْنِ سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

حسن سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب اور عمران بن حصین نے مذاکرہ کیا۔ پس حضرت سمرہ بن جندب نے کہا کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ۲ دو سکتے یاد ہیں ایک تکبیر تحریمہ کے بعد اور دوسرا جب غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہہ کر فارغ ہو جائے حضرت سمرہ کو یہی یاد تھا اور حضرت عمران نے انکار کیا پس دونوں

Marfat.com

فَحَفِظَ ذٰلِكَ سَمُرَةُ وَأَنْكَرَ عَلَيْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبَا فِي ذٰلِكَ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ فِي كِتَابِهِ إِلَيْهِمَا أَوْ فِي رَدِّهِ عَلَيْهِمَا أَنَّ سَمُرَةَ قَدْ حَفِظَ۔

نے اس بارے میں حضرت ابی بن کعب کے لیے لکھا انہوں نے دونوں کو جواب دیتے ہوئے بتایا کہ سمرہ کو صحیح یاد ہے۔

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى نَا سَعِيْدٌ بِهٰذَا قَالَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ سَكْتَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْهِ قَالَ سَعِيْدٌ قُلْنَا لِقَتَادَةَ مَا هَاتَانِ السَّكْتَتَانِ قَالَ إِذَا دَخَلَ فِيْ صَلَاتِهِ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

قتادہ نے حسن سے روایت کی ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے دو سکتے یاد رکھے ہیں۔ اس سلسلے میں سعید نے کہا ہم قتادہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ وہ سکتے کونسے ہیں؟ فرمایا کہ ایک نماز شروع کرتے وقت اور دوسرا قرأت سے فارغ ہونے کے بعد۔ پھر فرمایا کہ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہنے کے بعد۔

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ الْمَعْنٰى عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلٰوةِ سَكَتَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ فَقُلْتُ لَهُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ أَرَأَيْتَ سُكُوْتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ أَخْبِرْنِيْ مَا تَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَالثَّوْبِ الْأَبْيَضِ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ۔

احمد بن شعیب، محمد بن فضیل، عمارہ۔ ابو کامل، عبدالواحد عمارہ، ابو زرعہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہہ لیتے تو تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموش رہتے میں عرض گزار ہوا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں آپ کو تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموش دیکھا کرتا ہوں، مجھے بتائیے کہ آپ کیا کہتے ہیں؟ فرمایا یہ کہتا ہوں اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَالثَّوْبِ الْأَبْيَضِ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ ...

بَابُ ۲۷۳ مَنْ لَمْ يَرَ الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

جس کے نزدیک تسمیہ جہر سے نہیں پڑھنی چاہیئے

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ نَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سے قرأت شروع فرمایا کرتے تھے۔ ف۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ بسم اللہ سورۂ فاتحہ کا حصّہ نہیں بلکہ سورۂ نمل کا حصّہ ہے اور سورتوں کے شروع میں ایک سورت کو دوسری سے جدا کرنے کے لیے لکھی جاتی ہے۔ اگر تسمیہ سورۂ فاتحہ کی پہلی آیت ہوتی تو امت محمدیہ کے یہ تینوں

Marfat.com

جلیل القدر سر پرست اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے قرأت شروع نہ کیا کرتے بلکہ تسمیہ سے شروع کرتے اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو گیا کہ امام قرأت شروع کرتے وقت تسمیہ کو ہمیشہ آہستہ پڑھے جیسا کہ احناف کا مذہب ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَكَانَ اِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَاْسَهٗ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّاتُ وَكَانَ اِذَا جَلَسَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ وَعَنْ فَرْشَةِ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ۔

ابوالجوزاء سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ سے نماز شروع کرتے اور قرأت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے اور جب رکوع کرتے تو نہ سر کو اونچا رکھتے اور نہ نیچے جھکاتے بلکہ اس کے درمیان رکھتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اس وقت تک سجدہ نہ کرتے جب تک سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے اور جب ایک سجدے سے سر اٹھاتے تو اس وقت تک دوسرا سجدہ نہ کرتے جب تک سیدھے بیٹھ نہ جاتے اور ہر دو رکعت کے بعد التحیات پڑھتے اور جب بیٹھتے تو بائیں پیر کو بچھا لیتے اور دائیں پیر کو کھڑا رکھتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے نیز جانوروں کی طرح بازوؤں کو بچھانے سے منع فرماتے اور نماز کو سلام کے ساتھ ختم کرتے۔

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اٰنِفًا سُوْرَةٌ فَقَرَاَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ حَتّٰى خَتَمَهَا قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْكَوْثَرُ قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ نَهْرٌ وَعَدَنِيْهِ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ۔

مختار بن فلفل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پر ابھی ایک سورت نازل ہوئی ہے۔ پس آپ نے پڑھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ آخر تک فرمایا کیا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا وہ جنت میں ایک نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ نَا جَعْفَرٌ نَا حُمَيْدٌ الْاَعْرَجُ الْمَكِّيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَذَكَرَ الْاِفْكَ قَالَتْ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهٖ وَقَالَ اَعُوْذُ بِالسَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ الْاٰيَةَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ قَدْ رَوٰى هٰذَا

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بہتان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے، مبارک چہرے سے کپڑا ہٹا کر پڑھا: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْکِ عُصْبَۃٌ مِّنْکُمْ (۲۴ : ۱۱) امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث منکر ہے۔ اس حدیث کو زہری سے کتنے ہی حضرات نے روایت کیا ہے لیکن اس کلام

Marfat.com

الحدیث جماعۃ عن الزھری لم یذکروا ھذا الکلام علی ھذا الشرح واخاف ان یکون امر الاستعاذۃ من کلام حمید۔

باب ۲۷۷ من جھر بھا۔

۷۷۷۔ اخبرنا عمرو بن عون انا ھشیم عن عوف عن یزید الفارسی قال سمعت ابن عباس قال قلت لعثمان بن عفان ما حملکم علی ان عمدتم الی براءۃ وھی من المئین والی الانفال وھی من المثانی فجعلتموھا فی السبع الطول ولم تکتبوا بینھما سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم قال عثمان کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مما تنزل علیہ الآیات فیدعو بعض من کان یکتب لہ ویقول لہ ضع ھذہ الآیۃ فی السورۃ التی یذکر فیھا کذا وکذا وتنزل علیہ الآیۃ والآیتان فیقول مثل ذلک وکانت الانفال من اول ما نزل علیہ بالمدینۃ وکانت براءۃ من آخر ما نزل من القرآن وکانت قصتھا شبیھۃ بقصتھا فظننت انھا منھا فمن ھناک وضعتھما فی السبع الطول ولم اکتب بینھما سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

۷۷۸۔ حدثنا زیاد بن ایوب نا مروان یعنی ابن معاویۃ انا عوف الاعرابی عن یزید الفارسی حدثنی ابن عباس بمعناہ قال فیہ فقبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یبین لنا انھا منھا قال ابوداؤد قال الشعبی وابو مالک وقتادۃ وثابت بن عمارۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یکتب بسم اللہ الرحمن الرحیم حتی نزلت سورۃ النمل ھذا معناہ۔

۷۷۹۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید واحمد بن

شرح کا ذکر نہیں کیا۔ مجھے ڈر ہے کہ تعوذ کی بات حمید کا کلام ہے یعنی آیت سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم روایت کرنا۔

جس نے اسے آواز سے پڑھا

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ کو اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا کہ سورۂ برأت جو مئین میں سے ہے آپ نے اسے سورۂ انفال سے پیچھے کر دیا جو مثانی میں سے ہے اور اسے سات لمبی سورتوں میں شامل کر دیا اور ان دونوں کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم کی سطر نہیں لکھی۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر آیتیں نازل ہوتیں تو اپنے کسی کاتب کو بلا کر اس سے فرماتے کہ اسے فلاں سورت کی فلاں جگہ لکھ دو اور آپ پر ایک یا دو آیتیں نازل ہوتیں تو اسی طرح فرماتے سورۂ انفال پہلے نازل ہوئی مدینہ منورہ میں اور سورۂ برأت آخر میں نازل ہونے والے قرآن کریم سے ہے اور دونوں کے مضامین میں مشابہت ہے۔ پس میں نے گمان کیا کہ یہ اسی سے ہے۔ بایں وجہ میں نے اسے سات لمبی سورتوں میں رکھا اور ان کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم کی سطر نہ لکھی۔

یزید فارسی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مذکورہ حدیث کو معناً روایت کیا ہے اس میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا لیکن ہم سے آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ سورۂ برأت سورۂ انفال کا حصہ ہے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شعبی، ابو مالک، قتادہ اور ثابت بن عمارہ کا ارشاد ہے کہ سورۂ نمل کے نازل ہونے تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں لکھا کرتے تھے یہ اس ارشاد کا مفہوم ہے۔

قتیبہ کے لفظوں میں سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ

Marfat.com

مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُتَيْبَةُ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّورَةِ حَتّٰى تَنْزِلُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ السَّرْحِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سورتوں کا ایک دوسرے سے جدا ہونا نہیں جانتے تھے یہاں تک کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل ہوگئی۔ یہ ابن سرح کے الفاظ ہیں۔ ف

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ سورتوں کے شروع میں جو بسم اللہ شریف لکھی ہوتی ہے یہ سورتوں کا جزو نہیں بلکہ ایک سورت کو دوسری سے جدا کرنے کے لیے لکھی جاتی ہے۔ حصہ یہ سورۂ نمل کا ہے جہاں کہ اس کے درمیان میں واقع ہوئی ہے اسی لیے احناف کا مذہب ہے کہ تسمیہ سورۂ فاتحہ کی پہلی آیت نہیں ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَاب ۲۷۵ تَخْفِيفِ الصَّلٰوةِ لِلْأَمْرِ يَحْدُثُ۔

کوئی حادثہ پیش آجائے تو نماز مختصر کر لینا

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَقُومُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمِّهِ۔

عبدالرحمٰن بن ابراہیم، عمر بن عبدالواحد اور بشر بن بکر، اوزاعی، یحییٰ بن ابو کثیر، عبداللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں اور ارادہ ہوتا ہے کہ اسے خوب لمبی پڑھوں گا۔ پس میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ اس کی ماں کی تنگی مجھے ناپسند ہے۔

بَاب ۲۷۶ مَا جَاءَ فِي نُقْصَانِ الصَّلٰوةِ۔

نماز میں نقص آنے کا بیان

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَنَمَةَ الْمُزَنِيِّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْصَرِفُ وَمَا كُتِبَ لَهُ إِلَّا عُشْرُ صَلٰوتِهِ تُسْعُهَا ثُمُنُهَا سُبُعُهَا سُدُسُهَا خُمُسُهَا رُبُعُهَا ثُلُثُهَا نِصْفُهَا۔

عبداللہ بن عنمۃ المزنی سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی نماز سے فارغ ہو کر لوٹتا ہے تو نہیں لکھا جاتا اس کے لیے مگر دسواں، نواں، آٹھواں ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھا، تیسرا اور نصف حصہ ثواب کا۔

بَاب ۲۷۷ تَخْفِيفِ الصَّلٰوةِ۔

نماز کو مختصر کرنا

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَهُ مِنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا قَالَ مَرَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي بِقَوْمِهِ فَأَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نماز پڑھا کرتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پھر واپس آکر ہماری امامت کرتے۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ واپس آکر اپنی قوم کو نماز پڑھاتے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ الصَّلٰوۃِ وَقَالَ مَرَّۃً الْعِشَاءَ فَصَلّٰی مُعَاذٌ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ یَؤُمُّ قَوْمَہٗ فَقَرَأَ الْبَقَرَۃَ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَصَلّٰی فَقِیْلَ نَافَقْتَ یَا فُلَانُ فَقَالَ مَا نَافَقْتُ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ مُعَاذًا یُصَلِّیْ مَعَکَ ثُمَّ یَرْجِعُ فَیَؤُمُّنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاِنَّمَا نَحْنُ اَصْحَابُ نَوَاضِحَ وَنَعْمَلُ بِاَیْدِیْنَا وَاِنَّہٗ جَاءَ یَؤُمُّنَا فَقَرَأَ بِسُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فَقَالَ یَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ اَفَتَّانٌ اَنْتَ اِقْرَأْ بِکَذَا اِقْرَأْ بِکَذَا قَالَ اَبُو الزُّبَیْرِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی فَذَکَرْنَا لِعَمْرٍو فَقَالَ اُرَاہُ قَدْ ذَکَرَہٗ۔

نے رات کی نماز میں دیر کر دی اور ایک دفعہ فرمایا عشاء میں۔ پس حضرت معاذ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پھر جا کر اپنی قوم کی امامت کی تو سورہ البقرہ پڑھی۔ چنانچہ ایک آدمی نے لوگوں سے الگ نماز پڑھی۔ اس سے کہا گیا کہ اے فلاں! کیا آپ منافق ہو گئے ہیں؟ جواب دیا کہ میں تو منافق نہیں ہوا پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! معاذ آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں پھر واپس جا کر ہماری امامت کرتے ہیں اور ہم مشقت کرنے اور ہاتھوں سے کام کرنے والے لوگ ہیں۔ جب وہ امامت کرانے ہمارے پاس تشریف لائے تو انہوں نے سورۃ البقرہ پڑھی۔ فرمایا اے معاذ! کیا تم فتنے میں ڈالنے والے ہو کیا تم فتنے میں ڈالنے والے ہو؟ اتنا قرآن مجید پڑھا کرو۔ ابوالزبیر نے کہا کہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی پس ہم نے عمرو سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے خیال میں اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۸۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا طَالِبُ ابْنُ حَبِیْبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جَابِرٍ یُحَدِّثُ عَنْ حَزْمِ بْنِ کَعْبٍ اَنَّہٗ اَتٰی مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَھُوَ یُصَلِّیْ لِقَوْمٍ صَلٰوۃَ الْمَغْرِبِ فِیْ ھٰذَا الْخَبَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا مُعَاذُ لَا تَکُنْ فَتَّانًا فَاِنَّہٗ یُصَلِّیْ وَرَاءَکَ الْکَبِیْرُ وَالضَّعِیْفُ وَذُو الْحَاجَۃِ وَالْمُسَافِرُ۔

عبد الرحمٰن بن جابر نے حضرت حزم بن کعب سے روایت کی ہے کہ میں حضرت معاذ بن جبل کے پاس گیا جبکہ وہ لوگوں کو نماز مغرب پڑھا رہے تھے۔ اسی خبر میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے معاذ فتنے میں ڈالنے والے نہ بنو کیونکہ تمہارے پیچھے بوڑھے، کمزور، ضرورت مند اور مسافر بھی نماز پڑھتے ہیں۔

۷۸۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ نَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ زَائِدَۃَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ کَیْفَ تَقُوْلُ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ اَتَشَھَّدُ وَاَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ اَمَا اِنِّیْ لَا اُحْسِنُ دَنْدَنَتَکَ وَلَا دَنْدَنَۃَ مُعَاذٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَوْلَھَا نُدَنْدِنُ۔

ابو صالح نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا۔ تم نماز میں کیا کہتے ہو؟ وہ عرض گزار ہوا میں کہتا ہوں کہ اے اللہ! میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں لیکن مجھے آپ کی اور حضرت معاذ کی دعا کا پتہ نہیں لگتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم بھی اسی کے ارد گرد دعا مانگتے ہیں۔

Marfat.com

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ ذَكَرَ قِصَّةَ مُعَاذٍ قَالَ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفَتَى كَيْفَ تَصْنَعُ يَا ابْنَ أَخِي إِذَا صَلَّيْتَ قَالَ أَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَأَسْأَلُ اللهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ وَإِنِّي لَا أَدْرِي مَا دَنْدَنَتُكَ وَلَا دَنْدَنَةُ مُعَاذٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي وَمُعَاذٌ حَوْلَ هَاتَيْنِ أَوْ نَحْوَ هَذَا۔

عبید اللہ بن مقسم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت معاذ کا واقعہ ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نوجوان سے فرمایا:۔ اے بھتیجے! تم نماز میں کیسے کرتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ میں سورہ فاتحہ پڑھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے اس کی پناہ چاہتا ہوں اور مجھے نہیں معلوم کہ آپ اور حضرت معاذ کیا دعا مانگتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور معاذ بھی ان دونوں باتوں کے گرد رہتے ہیں یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے کیونکہ جماعت میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی پڑھے۔

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالشَّيْخَ الْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ۔

ابن مسیب اور ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پھلکی رکھے کیونکہ ان میں بیمار زیادہ بوڑھے اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

بَابُ ۲۷۸ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ۔

ظہر کی قرأت کا بیان

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَعُمَارَةَ بْنِ مَيْمُونٍ وَحَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى عَلَيْنَا أَخْفَيْنَا عَلَيْكُمْ۔

عطاء بن ابورباح سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر نماز میں قرآن مجید پڑھا جاتا۔ پس جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں سنا کر پڑھتے وہ ہم تمہیں سنا دیتے ہیں اور جو آپ نے ہم سے چھپا کر پڑھا وہ میں تم پر چھپا کر پڑھتا ہوں۔

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ح وَثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ

مسدد، یحییٰ، ہشام بن ابوعبداللہ۔ ابن مثنیٰ، ابن ابوعدی حجاج، یحییٰ، عبداللہ بن ابوقتادہ ابن المثنیٰ اور ابوسلمہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَأَبِي سَلَمَةَ ثُمَّ اتَّفَقَا عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ وَكَذَلِكَ فِي الصُّبْحِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً۔

تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں ظہر اور عصر کی نماز پڑھاتے تو پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور ایک آدھ آیت ہمیں بھی سنا دیتے اور ظہر کی پہلی رکعت کو لمبی کر دیتے اور دوسری کو مختصر رکھتے اور اسی طرح صبح کی نماز میں کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مسدد نے سورہ فاتحہ اور دوسری سورت کا ذکر نہیں کیا۔

۷۹۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا هَمَّامٌ وَأَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ بِبَعْضِ هَذَا وَزَادَ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَزَادَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطَوِّلُ فِي الثَّانِيَةِ وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ۔

عبداللہ بن ابوقتادہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے بعض حصے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔ آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے۔ ہمام سے روایت کرتے ہوئے کہا۔ آپ پہلی رکعت کو لمبی کرتے اور دوسری رکعت کو اتنی لمبی نہ رکھتے اور اسی طرح نماز عصر میں کرتے اور ایسا ہی صبح کی نماز میں کیا جاتا۔

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يُدْرِكَ النَّاسُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى۔

عبداللہ بن ابوقتادہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ پس ہم نے گمان کیا کہ اس سے آپ کا یہ ارادہ ہو تاکہ لوگ پہلی رکعت میں شامل ہو جائیں۔

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذَلِكَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابو معمر سے روایت ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ کیا ظہر اور عصر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن مجید پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا ہاں ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ حضرات کو اس کا کیسے پتہ لگتا تھا؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک ہلنے سے۔

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَفَّانُ نَا هَمَّامٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ حَتَّى لَا يُسْمَعَ وَقْعُ قَدَمٍ۔

محمد بن جحادہ نے ایک آدمی سے اور اس نے حضرت عبداللہ بن ابو اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی رکعت میں اتنی دیر کھڑے رہتے کہ پھر کسی کے قدموں کی آواز سنائی نہ دیتی۔

Marfat.com

باب ۲۷۹ تَخْفِيْفُ الْاُخْرَيَيْنِ۔

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَبِيْ عَوْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَكَاكَ النَّاسُ فِيْ كُلِّ شَيْئٍ حَتّٰى فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَمَّا اَنَا فَاَمُدُّ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاَحْذِفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ وَلَا اٰلُوْ مَا اقْتَدَيْتُ بِهٖ مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ۔

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي النُّفَيْلِيَّ نَا هُشَيْمٌ اَنَا اَبُوْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ حَزَرْنَا قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً قَدْرَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الْاُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ۔

باب ۲۸۰ قَدْرُ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ۔

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَنَحْوِهِمَا مِنَ السُّوَرِ۔

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا اَبِيْ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ وَقَرَاَ بِنَحْوٍ مِنْ وَاللَّيْلِ

پچھلی دو رکعتوں کو مختصر رکھنا

جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ لوگ ہر بات میں آپ کی شکایت کرتے ہیں یہاں تک کہ نماز میں بھی انہوں نے کہا کہ میں پہلی دو رکعتوں کو لمبی رکھتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر اور میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز جیسی پڑھنے میں حتی الامکان کوتاہی نہیں کرتا حضرت عمر نے کہا کہ آپ کے ساتھ مجھے بھی یہی حسن ظن ہے۔

ابو صدیق ناجی سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے ظہر اور عصر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ لگایا۔ پس ہمیں اندازہ ہوا کہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں آپ کا قیام تیس آیتوں یعنی سورہ الم سجدہ کے برابر تھا اور آخری دو رکعتوں میں اس سے نصف اور ہم نے اندازہ لگایا کہ آپ کی عصر کی پہلی دو رکعتوں کا قیام ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر ہوتا اور عصر کی آخری دو رکعتوں کا قیام اس سے نصف ہوتا۔

ظہر اور عصر میں قرأت کی مقدار

سماک بن حرب نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں سورہ الطارق، سورہ البروج اور ان جیسی کوئی سورت پڑھا کرتے تھے۔

سماک نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ جب سورج ڈھل جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر ادا کرتے اور سورہ واللیل کے برابر کوئی سورت پڑھتے اسی طرح عصر اور دوسری نمازوں میں ماسوائے صبح

Marfat.com

إِذَا يَغْشَى وَالْعَصْرَ كَذَلِكَ وَالصَّلَوَاتِ إِلَّا الصُّبْحَ فَإِنَّهُ كَانَ يُطِيلُهَا۔

۷۹۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَهُشَيْمٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي صَلَوٰةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ قَرَأَ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ۔ قَالَ ابْنُ عِيسَى لَمْ يَذْكُرْ أُمَيَّةَ أَحَدٌ إِلَّا مُعْتَمِرٌ۔

۷۹۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَالِمٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي شَبَابٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَقُلْنَا لِشَابٍّ مِنَّا سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ لَا فَقِيلَ لَهُ لَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ خَمْشًا هٰذَا شَرٌّ مِنَ الْأُولَى كَانَ عَبْدًا مَأْمُورًا بَلَّغَ مَا أُرْسِلَ بِهِ وَمَا اخْتَصَّنَا دُونَ النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بِثَلَاثِ خِصَالٍ أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَأَنْ لَا نُنْزِيَ الْحِمَارَ عَلَى الْفَرَسِ۔

۸۰۰- حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ نَا هُشَيْمٌ أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَدْرِي أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَمْ لَا۔

بَابُ ۲۸۱ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ۔

۸۰۱- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّورَةَ إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا

کے کہ اسی لمبی قرأت پڑھا کرتے تھے۔

ابومجلز نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز ظہر میں (بوقت قیام) سجدہ کیا، پھر کھڑے ہو گئے۔ پس رکوع کیا تو ہم نے جان لیا کہ آپ نے سورہ تنزیل السجدہ پڑھی ہے۔ ابن عیسیٰ کا قول ہے کہ معتمر کے سوا امیہ کا کسی نے بھی ذکر نہیں کیا۔

عبداللہ بن عبیداللہ سے روایت ہے کہ میں بنی ہاشم کے کچھ نوجوانوں کے ساتھ حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم میں سے ایک نوجوان نے کہا کہ حضرت ابن عباس سے پوچھیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا ظہر اور عصر میں قرآن مجید پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں ان سے کہا گیا کہ شاید دل میں پڑھتے ہوں۔ فرمایا ہت تمہاری، یہ تو پہلی بات سے بھی بُری ہے۔ حضور بندے تھے جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پہنچانے پر مامور تھے اور آپ نے ہمیں دوسرے لوگوں سے خاص نہیں کیا مگر تین باتوں میں یعنی پورا وضو کرنے، صدقہ نہ کھانے اور گدھے کو گھوڑی پر نہ چڑھانے کا حکم فرمایا۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں قرآن مجید پڑھا کرتے تھے یا نہیں۔

مغرب میں قرأت کی مقدار

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ام الفضل بنت حارث نے انہیں سورہ والمرسلات پڑھتے ہوئے سن کر فرمایا:- اے بیٹے! تم نے یہ سورت پڑھ کر مجھے یاد کروا دی یہ آخری سورت ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی۔ آپ اسے مغرب میں پڑھا کرتے تھے۔

Marfat.com

فِي الْمَغْرِبِ۔

٨٠٢۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ فِي الْمَغْرِبِ۔

٨٠٣۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِطُولَى الطُّولَيَيْنِ قَالَ قُلْتُ مَا طُولَى الطُّولَيَيْنِ قَالَ الْأَعْرَافُ وَالْأُخْرَى الْأَنْعَامُ وَسَأَلْتُ أَنَا ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ فَقَالَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ الْمَائِدَةُ وَالْأَعْرَافُ۔

باب ٢٨٢ مَنْ رَأَى التَّخْفِيفَ فِيهَا۔

٨٠٤۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِنَحْوِ مَا تَقْرَءُونَ وَالْعَادِيَاتِ وَنَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذَلِكَ كَانَ مَنْسُوخًا وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا أَصَحُّ۔

٨٠٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ السَّرْخَسِيُّ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَةٌ صَغِيرَةٌ وَلَا كَبِيرَةٌ إِلَّا وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ بِهَا فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ۔

٨٠٦۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا قُرَّةُ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ ابْنِ مَسْعُودٍ الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ بِقُلْ

محمد بن جبیر بن مطعم سے ان کے والد ماجد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مغرب میں سورۂ الطور پڑھتے ہوئے سُنا۔

عروہ بن زبیر نے مروان بن حکم سے روایت کی ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں کیا ہوگیا ہے جو مغرب میں بہت چھوٹی سورتیں پڑھتے ہو؟ حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مغرب میں دو لمبی سورتیں پڑھا کرتے۔ راوی کا بیان ہے میں نے کہا کہ وہ دونوں لمبی سورتیں کونسی ہیں۔ فرمایا کہ سورۂ اعراف اور سورۂ انعام اور ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے پوچھا تو اپنی طرف سے کہا کہ سورۂ المائدہ اور سورۂ الاعراف۔

مغرب میں چھوٹی سورتیں پڑھنا

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد عروہ بن زبیر مغرب میں آپ کی طرح ہی پڑھا کرتے سورۂ العادیات یا اس جیسی کوئی سورت۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پہلی بات منسوخ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہی زیادہ صحیح ہے۔

عمرو بن شعیب کے والد محترم سے ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ کوئی مفصل سورت چھوٹی یا بڑی نہیں مگر میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کی امامت کرتے ہوئے فرض نمازوں میں اسے پڑھا کرتے۔

نزال بن عمار نے ابو عثمان نہدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز مغرب پڑھی تو انہوں نے سورۂ اخلاص کی تلاوت کی۔

Marfat.com

هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

باب ۲۸۳ اَلْقِرَآءَةُ فِي الْعِشَآءِ۔

باب ۲۸۴ اَلرَّجُلُ يُعِيْدُ سُوْرَةً وَّاحِدَةً فِي الرَّكْعَتَيْنِ۔

٨٠٧۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنِ ابْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ جُهَيْنَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلَيْهِمَا فَلَا اَدْرِيْ اَنَسِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْ قَرَأَ ذٰلِكَ عَمْدًا۔

عشاء کی قرأت کا بیان

جو اسی سورت کو دوسری رکعت میں دہرائے

معاذ بن عبد اللہ جہنی کو جہینہ کے ایک شخص نے بتایا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز فجر کی ہر رکعت میں سورہ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ پڑھتے ہوئے سنا۔ پس یہ مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھول گئے تھے یا آپ نے دانستہ اس طرح پڑھا۔

باب ۲۸۵ اَلْقِرَآءَةُ فِي الْفَجْرِ۔

٨٠٨۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ اَنَا عِيْسٰى يَعْنِيْ بْنَ يُوْنُسَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَصْبَغَ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ كَاَنِّيْ اَسْمَعُ صَوْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ فَلَا اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ۔

فجر کی قرأت کا بیان

اصبغ مولیٰ عمرو بن حریث سے حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ گویا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز سن رہا ہوں کہ آپ صبح کی نماز میں پڑھ رہے ہیں فَلَا اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ (یعنی سورۂ والشمس کی یہ آیت)

باب ۲۸۶ مَنْ تَرَكَ الْقِرَآءَةَ فِيْ صَلٰوتِهٖ۔

٨٠٩۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اُمِرْنَا اَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ۔

٨١٠۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ اَنَا عِيْسٰى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُوْنٍ الْبَصْرِيِّ نَا اَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْرُجْ فَنَادِ فِي الْمَدِيْنَةِ اَنَّهُ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقُرْاٰنٍ وَّلَوْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ۔

جو نماز میں قرأت ترک کر دے

ابو نضرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ سورہ فاتحہ کے ساتھ جو قرآن کریم سے میسر آئے پڑھا کریں۔

ابو عثمان نہدی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ جا کر مدینہ منورہ میں منادی کر دو کہ قرآن مجید کے بغیر نماز نہیں ہوتی خواہ وہ سورۂ فاتحہ اور اس سے کچھ زیادہ ہو۔

٨١١۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيٰى نَا جَعْفَرٌ عَنْ

ابو عثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ

Marfat.com

اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُنَادِیَ اَنَّهٗ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَآءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ۔

٨١٢۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا السَّائِبِ مَوْلٰی هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوةً لَمْ یَقْرَأْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِیَ خِدَاجٌ فَهِیَ خِدَاجٌ فَهِیَ خِدَاجٌ غَیْرُ تَمَامٍ قَالَ فَقُلْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اِنِّیْ اَكُوْنُ اَحْیَانًا وَرَآءَ الْاِمَامِ قَالَ فَغَمَزَ ذِرَاعِیْ وَقَالَ اقْرَأْ بِهَا یَا فَارِسِیُّ فِیْ نَفْسِكَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ فَنِصْفُهَا لِیْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوْا یَقُوْلُ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ یَقُوْلُ الْعَبْدُ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ یَقُوْلُ الْعَبْدُ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ یَقُوْلُ الْعَبْدُ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ فَهٰذِهٖ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ یَقُوْلُ الْعَبْدُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ وَهٰؤُلَآءِ لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ۔

٨١٣۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا نَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ منادی کرنے کا حکم فرمایا کہ نماز نہیں مگر سورۂ فاتحہ اور کچھ زیادہ پڑھنے کے ساتھ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی نماز پڑھے اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ ناقص ہے وہ ناقص ہے مکمل نہیں ہے میں (ابوسائب) عرض گزار ہوا کہ اے حضرت ابوہریرہ! میں کبھی امام کے پیچھے بھی ہوتا ہوں۔ انہوں نے میری کلائی دباتے ہوئے فرمایا کہ اے فارسی! اپنے دل میں پڑھ لیا کرو۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز کو میں نے اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصفا نصف تقسیم کر لیا ہے۔ آدھی میرے لیے اور آدھی میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جو اس نے مانگا۔ پڑھو بندہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف کی۔ بندہ کہتا ہے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری ثنا بیان کی بندہ کہتا ہے مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ بندہ کہتا ہے اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ... تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور میرے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جو اس نے مانگا۔ بندہ کہتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ تو یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جو اس نے مانگا۔

محمود بن ربیع نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچا کہ اس کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا قَالَ سُفْيٰنُ لِمَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ۔

اور کچھ زیادہ نہ پڑھے۔ سفیان کا قول ہے کہ یہ اس شخص کے لیے ہے جو تنہا نماز پڑھے۔

۸۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهٗ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِهَا۔

محمود بن ربیع سے روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز فجر پڑھ رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرائت پڑھی تو قرائت پڑھنے میں آپ کو وقت پیش آئی۔ جب فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ شاید تم امام کے پیچھے قرائت پڑھتے ہو؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہاں۔ فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو سوائے سورۂ فاتحہ کے کیونکہ جو اسے نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔ ف

ف- احناف کا مذہب دو بارہ قرائت مقتدی عدم اباحت و کراہت تحریمہ ہے۔ نماز سری میں جو حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف استحباب کی ایک روایت نسبت کی گئی وہ محض ضعیف ہے کما بسط المحقق علی الاطلاق فقیہ النفس مولانا کمال الملت والدین محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کما قال فی الدر المختار۔ خود تصانیف امام محمد میں جا بجا عدم جواز مصرح۔ کتاب الآثار میں فرماتے ہیں:- یہی مذہب ہمارا مختار اور اسی پر عام حدیث و اخبار وارد اور فرمایا ایک جماعت صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین قرائت مقتدی کو مفسد نماز کہتی ہے اور اقوی الدلیلین پر عمل کرنے میں احتیاط ہے۔ مؤطا میں بہت آثار روایت فرمائے جن سے عدم جواز ثابت قالہ الشیخ المحقق مولانا عبد الحق المحدث الدھلوی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز فی اللمعات۔ باین ہمہ خلاف تصریحات امام ایک روایت مرجوحہ مجروحہ سے نماز سری میں جواز خواہ استحباب قرائت ان کا مذہب ٹھہرانا اور فقہ حنفی میں اس کا وجود سمجھنا محض باطل و وہم عاطل۔ ہمارے علمائے مجتہدین بالاتفاق عدم جواز کے قائل ہیں اور یہی مذہب جمہور صحابہ و تابعین کا ہے حتیٰ کہ صاحب ہدایہ یعنی علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دعویٰ اجماع صحابہ کیا ہے رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین احادیث و آثار کہ اس باب میں وارد بے حد و شمار۔ یہاں بخوف طوالت بیان بعض پر اقتصار الحاصل ان احادیث معتبرہ و صحیحہ سے مذہب حنفیہ بحمد اللہ ثابت ہو گیا۔ اب باقی رہے تمسکات شافعیہ، ان میں عمدہ ترین دلائل جسے ان کا مدار مذہب کہا چاہیے حدیث صحیحین میں یعنی لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب کوئی نماز نہیں ہوتی بے فاتحہ کے جواب اس حدیث سے چند طور پر ہے یہاں اس قدر کافی کہ یہ حدیث تمہارے مفید نہ ہمارے مضر ہم خود مانتے ہیں کہ کوئی نماز ذات رکوع و سجود بے فاتحہ کے تمام نہیں امام کی ہو خواہ ماموم کی، مگر مقتدی کے حق میں خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کے لیے امام کی قرائت کافی اور امام کا پڑھنا بعینہٖ اس کا پڑھنا ہے کما مر سابقا۔ پس خلاف ارشاد حضور والا تم نے کہاں سے نکال لیا کہ مقتدی جب تک خود نہ پڑھے گا نماز اس کی بے فاتحہ رہے گی اور فاسد ہو جائے گی؟ دوسری دلیل حدیث مسلم من صلی صلوٰۃ لم یقرء فیہا بام القرآن فہی خداج ہی خداج ہی خداج۔ حاصل یہ کہ جس نے کوئی نماز بے فاتحہ پڑھی وہ ناقص ہے، ناقص ہے، ناقص ہے، اس کا جواب بھی بعینہٖ مثل اول کے ہے۔ نماز بے فاتحہ کا نقصان مسلم اور قرائت امام قرائت ماموم سے مغنی خلاصہ یہ کہ اس قسم کی احادیث

Marfat.com

اگرچہ لاکھوں ہوں تمہیں اس وقت بکار آمد ہوں گی جب ہمارے طور پر نماز مقتدی بے ام الکتاب رہتی ہو وہ ہو ممنوع اور آخر حدیث میں قول حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقرأ بہا فی نفسک یا فارسی کہ شافعیہ اس سے بھی استناد کرتے ہیں۔ فقیر بتوفیق الٰہی اس سے ایک جواب حسن طویل الذیل رکھتا ہے جس کے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں۔ تیسری دلیل حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاتفعلوا الا بأم القرآن امام کے پیچھے کچھ نہ پڑھو سوائے فاتحہ کے۔ **اولاً** یہ حدیث ضعیف ہے ان صحیح حدیثوں کی جو ہم نے مسلم اور ترمذی ونسائی وموطائے امام مالک وموطائے امام محمد وغیرہا صحاح ومعتبرات سے نقل کیں کب مقاومت کرسکتی ہے۔ امام احمد بن حنبل وغیرہا حفاظ نے اس کی تضعیف کی، یحییٰ بن معین جیسے ناقد جن کی نسبت امام ممدوح نے فرمایا جس حدیث کو یحییٰ نہ پہچانے حدیث ہی نہیں، فرماتے ہیں استثنائے فاتحہ غیر محفوظ ہے۔ **ثانیاً** خود شافعیہ اس حدیث پر دو وجہ سے عمل نہیں کرتے ایک یہ کہ اس میں ماورائے فاتحہ سے نہی ہے اور ان کے نزدیک مقتدی کو ضم سورت بھی جائز صرح بہ الامام النووی فی شرح صحیح مسلم۔ دوسرے یہ کہ یہ حدیث مذکور جس طریق سے ابوداؤد نے روایت کی، بآواز بلند منادی کہ مقتدی کو جہراً فاتحہ پڑھنا روا۔ اور یہ امر بالاجماع ممنوع۔ صرح بہ الشیخ فی اللمعات ویفیدہ الکلام النووی فی الشرح۔ پس جو حدیث خود ان کے نزدیک متروک ہو ہم پر اس سے کس طرح احتجاج کرتے ہیں بالجملہ ہمارا مذہب مہذب بحمد اللہ حجج کافیہ و دلائل وافیہ سے ثابت اور مخالفین کے پاس کوئی دلیل قاطع ایسی نہیں کہ اسے معاذ اللہ باطل یا مضمحل کرسکے۔ مگر اس زمانۂ پرفتن کے بعض جہال بے لگام جنہوں نے ہوائے نفس کو اپنا امام بنایا ہے اور انتظام اسلام کو درہم برہم کرنے کے لیے تقلید آئمہ کرام میں خدشات واوہام پیدا کرتے ہیں، جس سازوسامان پر آئمہ مجتہدین خصوصاً امام الائمہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ وعن مقلدیہ اور جس بے بضاعت مزجات پر ادعائے اجتہاد و فقاہت ہے عقلائے منصفین کو معلوم اصل مقصود ان کا اغوائے عوام ہے کہ وہ بیچارے قرآن و حدیث سے ناواقف ہیں خود ان مدعیان خام کار نے کہہ دیا انھوں نے مان لیا اگرچہ خواص کی نظر میں یہ باتیں موجب ذلت و باعث فضیحت ہوں اللہ سبحانہ وتعالیٰ وساوس شیطان سے امان بخشے، آمین ملخصاً (فتاویٰ رضویہ، جلد سوم)۔

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَزْدِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ نَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَافِعٌ أَبْطَأَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَأَقَامَ أَبُو نُعَيْمٍ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى أَبُو نُعَيْمٍ بِالنَّاسِ وَأَقْبَلَ عُبَادَةُ وَأَنَا مَعَهُ حَتّٰى صَفَفْنَا خَلْفَ أَبِي نُعَيْمٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَجَعَلَ عُبَادَةُ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ لِعُبَادَةَ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ وَأَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ قَالَ أَجَلْ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يَجْهَرُ فِيهَا الْقِرَاءَةَ قَالَ فَالْتَبَسَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ

حضرت نافع بن محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت صبح کی نماز کے لیے دیر سے پہنچے تو ابونعیم مؤذن نے اقامت کہی اور ابونعیم لوگوں کو نماز پڑھانے لگے تو حضرت عبادہ آگے بڑھے اور میں ان کے ساتھ تھا یہاں تک کہ ہم نے حضرت ابونعیم کے پیچھے صف بنالی۔ ابونعیم آواز سے قرأت پڑھنے لگے تو حضرت عبادہ سورۂ فاتحہ پڑھنے لگے جب فارغ ہوئے تو میں نے حضرت عبادہ سے کہا کہ میں نے آپ کو سورۂ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا ہے اور ابونعیم آواز سے قرأت پڑھ رہے تھے کہا یہی بات ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ کوئی نماز پڑھی جس میں آواز سے قرأت پڑھی جاتی ہے تو قرأت میں آپ کو رکاوٹ پیش آئی۔ جب فارغ ہوئے تو ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا جب میں آواز سے قرأت پڑھتا ہوں کیا

Marfat.com

فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ هَلْ تَقْرَءُونَ إِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ بَعْضُنَا إِنَّا نَصْنَعُ ذٰلِكَ قَالَ فَلَا وَأَنَا أَقُولُ مَا لِي يُنَازِعُنِي الْقُرْآنُ فَلَا تَقْرَءُوا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهَرْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ۔

تم بھی اس وقت پڑھتے ہو ہم میں سے کوئی عرض گزار ہوا کہ ہم اسی طرح کرتے ہیں۔ فرمایا ایسا نہ کیا کرو میں کہہ رہا تھا کہ مجھے کیا ہو گیا کہ مجھ سے قرآن مجید چھینا جا رہا ہے پس آواز سے قرأت کے وقت قرآن کریم سے کچھ نہ پڑھا کرو مگر سورۂ فاتحہ۔

۸۱۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ نَا الْوَلِيدُ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُبَادَةَ نَحْوَ حَدِيثِ الرَّبِيعِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالُوا فَكَانَ مَكْحُولٌ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ سِرًّا قَالَ مَكْحُولٌ اقْرَأْ فِيمَا جَهَرَ بِهِ الْإِمَامُ إِذَا قَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسَكَتَ سِرًّا فَإِنْ لَمْ يَسْكُتِ اقْرَأْ بِهَا قَبْلَهُ وَمَعَهُ وَبَعْدَهُ لَا تَتْرُكْهَا عَلَى حَالٍ۔

مکحول نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ربیع بن سلیمان کی حدیث کے مانند روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مکحول مغرب عشا اور فجر کی ہر رکعت میں آہستہ سورۂ فاتحہ پڑھتے مکحول نے فرمایا کہ جب امام جہر سے سورۂ فاتحہ پڑھے تو سکتے کے وقت آہستہ پڑھ لیا کرو اگر سکتہ نہ کرے تو اس سے پہلے اس کے ساتھ یا اس کے بعد پڑھ لو لیکن کسی حالت میں ترک نہ کیا کرو۔

بَابُ ۲۸۷ مَنْ رَأَى الْقِرَاءَةَ إِذَا لَمْ يَجْهَرْ۔

جس کے نزدیک قرأت ہے جبکہ جہر سے نہ پڑھا جائے

۸۱۷- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَوَاتِ حِينَ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى حَدِيثَ ابْنِ أُكَيْمَةَ هٰذَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلَى مَعْنَى مَالِكٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس نماز سے فارغ ہوئے جس میں جہر سے قرأت پڑھی جاتی ہے تو فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی ابھی میرے ساتھ قرأت کر رہا تھا۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ہاں۔ فرمایا میں کہتا تھا کہ مجھے کیا ہوا جو مجھ سے قرآن مجید چھینا جا رہا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قرأت سے رک گئے جس نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہر سے قرأت پڑھتے جبکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات سن لی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن اکیمہ کی اس حدیث کو معمر اور یونس اور اسامہ بن زید نے زہری سے معناً امام مالک کی طرح روایت کیا ہے۔ ف

ف۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام کے پیچھے مقتدی کو قرأت سے خود منع فرما دیا اور بلا واسطہ امام سے قرآن مجید چھیننا قرار دیا تو سورۂ فاتحہ بھی قرآن کریم کا ایک حصہ ہے اور اس کا پڑھنا بھی تو قرأت ہے لہٰذا اس روایت سے امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ

Marfat.com

کا پڑھنا بھی ممنوع قرار پائے گا، واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ خَلَفٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ وَابْنُ السَّرْحِ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اُكَيْمَةَ يُحَدِّثُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً نَظُنُّ اَنَّهَا صَلٰوةُ الصُّبْحِ بِمَعْنَاهُ اِلٰى قَوْلِهٖ مَالِيْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ قَالَ مُسَدَّدٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَانْتَهَى النَّاسُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ بَيْنِهِمْ قَالَ سُفْيَانُ وَتَكَلَّمَ الزُّهْرِيُّ بِكَلِمَةٍ لَمْ اَسْمَعْهَا فَقَالَ مَعْمَرٌ اِنَّهٗ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَانْتَهٰى حَدِيْثُهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ مَالِيْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ وَرَوَاهُ الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ فِيْهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاتَّعَظَ الْمُسْلِمُوْنَ بِذٰلِكَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَقْرَءُوْنَ مَعَهٗ فِيْمَا يَجْهَرُ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ قَوْلُهٗ فَانْتَهَى النَّاسُ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ میرے خیال میں وہ صبح کی نماز تھی۔ پھر یہاں تک معناً روایت کی کہ مجھے کیا ہو گیا کہ مجھ سے قرآن مجید چھینا جا رہا ہے امام ابوداؤد نے فرمایا۔ مسدّد کی حدیث میں ہے کہ معمر نے زہری سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا۔ پس لوگ رُک گئے اور عبداللہ بن محمد زہری نے عَنْ بَیْنِہِمْ کہا۔ سفیان کا بیان ہے کہ زہری نے ایک لفظ کہا جو میں سن نہ سکا۔ معمر نے کہا کہ انہوں نے فرمایا۔ پس لوگ رُک گئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے روایت کیا عبدالرحمٰن بن اسحاق نے زہری سے اور اسے ان لفظوں پر ختم کیا۔ مجھے کیا ہو گیا کہ مجھ سے قرآن مجید چھینا جا رہا ہے اور اوزاعی نے زہری سے روایت کرتے ہوئے اس میں کہا کہ زہری نے فرمایا۔ پس مسلمانوں کو اس سے نصیحت ہو گئی لہٰذا وہ آپ کے ساتھ قرأت نہ کرتے جس نماز میں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہر سے پڑھتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ محمد نے سنا محمد بن یحییٰ بن فارس سے کہ "پس لوگ رُک گئے"، یہ زہری کا کلام ہے۔

باب ۲۸۸ مَنْ رَاٰى الْقِرَاءَةَ اِذَا لَمْ يَجْهَرْ۔

جس کے نزدیک قرأت ہے جبکہ آواز سے نہ پڑھا جا رہا ہو

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ اَنَا شُعْبَةُ الْمَعْنٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَرَاَ خَلْفَهٗ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اَيُّكُمْ قَرَاَ قَالُوْا رَجُلٌ قَالَ قَدْ عَرَفْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ قَالَ اَبُو الْوَلِيْدِ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ شُعْبَةُ

ابوالولید طیالسی، شعبہ۔ محمد بن کثیر عبدی، شعبہ، قتادہ زرارہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی ایک آدمی نے آکر سورۂ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑھی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا تم میں سے قرأت کس نے کی؟ عرض گزار ہوئے کہ ایک آدمی نے فرمایا میں جان گیا تھا کہ تم میں سے کوئی مجھ سے جھگڑ رہا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوالولید نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ شعبہ نے قتادہ سے کہا کہ "قرآن مجید کے لیے خاموش رہا

Marfat.com

فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ أَلَيْسَ قَوْلُ سَعِيدٍ أَنْصِتْ لِلْقُرْآنِ قَالَ ذَاكَ إِذَا جَهَرَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ قُلْتُ لِقَتَادَةَ كَأَنَّهُ كَرِهَهُ قَالَ لَوْ كَرِهَهُ نَهَى عَنْهُ۔

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا انْفَتَلَ قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا فَقَالَ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا۔

باب ۲۷۹ مَا يُجْزِئُ الْأُمِّيَّ وَالْأَعْجَمِيَّ مِنَ الْقِرَاءَةِ۔

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ نَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَفِينَا الْأَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ اقْرَءُوا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُونَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُونَهُ۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ وَفَاءِ بْنِ شُرَيْحٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَنَحْنُ نَقْتَرِئُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاحِدٌ وَفِيكُمُ الْأَحْمَرُ وَفِيكُمُ الْأَبْيَضُ وَفِيكُمُ الْأَسْوَدُ اقْرَءُوهُ قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَهُ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ كَمَا يُقَوَّمُ السَّهْمُ يُتَعَجَّلُ أَجْرُهُ وَلَا يُتَأَجَّلُهُ۔

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعُ ابْنُ الْجَرَّاحِ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى

کرو"، کیا یہ سعید کا قول نہیں ہے؟ فرمایا یہ اس وقت ہے جب جہر سے پڑھا جائے۔ ابن کثیر نے اپنی حدیث میں کہا کہ میں نے قتادہ سے کہا۔ گویا حضور نے اسے ناپسند فرمایا۔ فرمایا اگر یہ بات ناپسند ہوتی تو منع فرما دیتے۔

زرارہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھائی جب فارغ ہوئے تو فرمایا تم میں سے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى کس نے پڑھا؟ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ میں نے فرمایا میں جان گیا تھا کہ تم میں سے کوئی مجھ سے جھگڑ رہا ہے۔

ان پڑھ اور غیر عربی کے لیے کتنی قرأت کافی ہے

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم قرآن کریم پڑھ رہے تھے ہم میں اعرابی اور غیر عربی بھی تھے فرمایا کہ پڑھو سب اچھے ہو، عنقریب کچھ قومیں آئیں گی جو اسے اس طرح سیدھا کریں گے جیسے تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے پڑھنے میں جلدی کریں گے اور ذرا نہیں ٹھہریں گے۔

وفاء بن شریح صدفی سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم قرآن مجید پڑھ رہے تھے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ اللہ کی کتاب تو ایک ہے لیکن تم میں سرخ، سفید اور سیاہ ہر قسم کے لوگ ہیں اسے پڑھ لو اس سے پہلے کہ ایسی قومیں آئیں جو اسے سیدھا کریں جیسے تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے اس کا بدلہ دنیا میں لیں گے اور آخرت پر نہیں چھوڑیں گے۔

ابراہیم سکسکی سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ مجھے قرآن کریم سے

Marfat.com

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِي مَا يُجْزِئُنِي مِنْهُ فَقَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا لِلّٰهِ فَمَا لِي فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي فَلَمَّا قَامَ قَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَأَ يَدَهُ مِنَ الْخَيْرِ۔

کچھ بھی یاد نہیں ہوتا لہٰذا ایسی چیز سکھا دیجیے جو اس کی جگہ کفایت کرے۔ فرمایا کہ یوں کہا کرو۔ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! یہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے پس میرے لیے کیا ہے؟ فرمایا یوں کہا کرو اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي جب وہ کھڑا ہوا تو ہاتھ کے اشارے سے اس نے کچھ کہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے اپنے ہاتھ کو بھلائی سے بھر لیا۔ ف

ف۔ جو حضرات مقتدی کے لیے بھی سورۂ فاتحہ کا پڑھنا فرض بتاتے اور اس کے سورۂ فاتحہ نہ پڑھنے پر فساد نماز کا حکم لگاتے ہیں وہ اس روایت سے استناد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جس کو کوئی سورت قرآن کی یاد نہ ہو سکے وہ نماز میں یہی پڑھ لیا کرے نماز درست ہو جائے گی بھلا اس کھلے تضاد کا کوئی ٹھکانا ہے؟ جب نماز میں قرأت فرض ہے تو بقدر کفایت قرآن مجید پڑھے بغیر نماز کس طرح ہو جائے گی؟ بات صاف تھی کہ سوال متعلقہ اذکار و مشاغل نافلہ مندوبہ تھا۔ یار لوگوں کو دلیل مل گئی کہ شریعت ساز بن کر فرض سے چھٹی کا پروانہ لکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ ابنائے زمانہ کو بھی ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَنَا أَبُو إِسْحٰقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي التَّطَوُّعَ نَدْعُو قِيَامًا وَقُعُودًا وَنُسَبِّحُ رُكُوعًا وَسُجُودًا۔

حسن سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم نفلی نمازوں کے اندر قیام و قعود میں دعا کر لیا کرتے اور رکوع و سجود میں تسبیح پڑھا کرتے۔

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ مِثْلَهُ لَمْ يَذْكُرِ التَّطَوُّعَ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِمَامًا أَوْ خَلْفَ إِمَامٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ قَدْرَ قٓ وَالذَّارِيَاتِ۔

حماد کے حمید سے اسی طرح روایت کی لیکن نفلی نماز کا ذکر نہیں کیا کہا کہ حسن ظہر و عصر کی امامت کرتے ہوئے یا امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ، تسبیح، تکبیر اور تہلیل کیا کرتے سورۂ قٓ یا سورۂ الذاریات کی مقدار۔

باب ۲۹۰ تَمَامِ التَّكْبِيرِ۔

کہاں کہاں تکبیر کہے

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا أَخَذَ

مطرف سے روایت ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب انہوں نے سجدہ کیا تو تکبیر کہی جب رکوع کیا تو تکبیر کہی اور جب دو رکعتوں سے اٹھے تب بھی تکبیر کہی۔ جب ہم فارغ ہو گئے تو حضرت عمران نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ ایسی پہلے پڑھی

Marfat.com

عمران بيدي وقال لقد صلى هذا قبل أو قال لقد صلى بنا هذا قبل صلاة محمد صلى الله عليه وسلم۔

جاتی تھی یا فرمایا کیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز اس سے پہلے ہمیں کسی نے ایسے پڑھائی۔

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا عمرو بن عثمان نا أبي وبقية عن شعيب عن الزهري قال أخبرني أبو بكر بن عبد الرحمن وأبو سلمة أن أبا هريرة كان يكبر في كل صلاة من المكتوبة وغيرها يكبر حين يقوم ثم يكبر حين يركع ثم يقول سمع الله لمن حمده ثم يقول ربنا ولك الحمد قبل أن يسجد ثم يقول الله أكبر حين يهوي ساجدا ثم يكبر حين يرفع رأسه ثم يكبر حين يسجد ثم يكبر حين يرفع رأسه ثم يكبر حين يقوم من الجلوس في اثنتين فيفعل ذلك في كل ركعة حتى يفرغ من الصلاة ثم يقول حين ينصرف والذي نفسي بيده إني لأقربكم شبها بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم إن كانت هذه لصلاته حتى فارق الدنيا قال أبو داود هذا الكلام الأخير يجعله مالك والزبيدي وغيرهما عن الزهري عن علي بن حسين ووافق عبد الأعلى عن معمر وشعيب بن أبي حمزة عن الزهري۔

ابوبکر بن عبدالرحمٰن اور ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر فرض اور دوسری نماز میں تکبیر کہا کرتے۔ وہ تکبیر کہتے جب کھڑے ہوتے، پھر تکبیر کہتے، جب رکوع کرتے پھر سمع اللہ لمن حمدہٗ کہتے پھر سجدہ کرنے سے پہلے ربنا ولک الحمد کہتے، پھر تکبیر کہتے جب سجدے کے لیے جھکتے، پھر تکبیر کہتے جب سر اٹھاتے پھر تکبیر کہتے جب دوبارہ سجدہ کرتے پھر تکبیر کہتے جب دوبارہ سر اٹھاتے، پھر جب دو رکعتوں کے بعد اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ پس ہر رکعت میں اسی طرح کرتے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاتے۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر فرماتے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے ساتھ میری نماز آپ سب حضرات کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔ حضور کی نماز دنیا کو خیرباد کہنے تک یہی تھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی کو آخری کلام قرار دیا ہے مالک اور زبیدی وغیرہ نے زہری سے اور انہوں نے علی بن حسین سے موافقت کی ہے اس کی عبدالاعلیٰ معمر، شعیب بن ابوحمزہ نے زہری سے روایت کرتے ہوئے

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا محمد بن بشار وابن المثنى قالا نا أبو داود نا شعبة عن الحسن بن عمران قال ابن بشار الشامي قال أبو داود أبو عبد الله العسقلاني عن ابن عبد الرحمن بن أبزى عن أبيه أنه صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان لا يتم التكبير قال أبو داود معناه إذا رفع رأسه من الركوع وأراد أن يسجد لم يكبر وإذا قام من السجود لم يكبر۔

محمد بن بشار اور ابن المثنیٰ، ابوداؤد، شعبہ، حسن بن عمران (ابن بشار شامی، ابوداؤد، ابوعبداللہ عسقلانی) ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے اپنے والد ماجد حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ تکبیر پوری نہ کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اس سے یہ مراد ہے کہ جب رکوع سے سر اٹھاتے اور سجدہ کرنے کا ارادہ فرماتے تو تکبیر نہ کہتے اور جب سجدوں سے کھڑے ہوتے تو تکبیر نہ کہتے۔

Marfat.com

باب ۲۹۱ كَيْفَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ۔

گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے کیسے رکھے؟

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَحُسَيْنُ ابْنُ عِيسَى قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔

عاصم بن کلیب کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جب سجدہ کرتے تو اپنے گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھتے اور جب اٹھتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔ ف

ف۔ سنت سے یہی ثابت ہے کہ سجدے میں جاتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنے زمین پر رکھے جائیں اور اٹھتے وقت گھٹنوں سے پہلے ہاتھ اٹھالیے جائیں۔ زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ کھڑا ہو بلکہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر ٹانگوں کے زور سے کھڑا ہو۔ جو روایات اس کے خلاف وارد ہوئی ہیں وہ سب قابل توجیہ ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ نَا حَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ نَا هَمَّامٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ حَدِيثَ الصَّلٰوةِ قَالَ فَلَمَّا سَجَدَ وَقَعَتَا رُكْبَتَاهُ إِلَى الْأَرْضِ قَبْلَ أَنْ يَقَعَا كَفَّاهُ قَالَ هَمَّامٌ نَا شَقِيقٌ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هٰذَا وَفِي حَدِيثِ أَحَدِهِمَا وَأَكْبَرُ عِلْمِي أَنَّهُ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ وَإِذَا نَهَضَ نَهَضَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَاعْتَمَدَ عَلَى فَخِذِهِ۔

عبدالجبار بن وائل نے اپنے والد ماجد حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر نماز کی حدیث کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب آپ سجدہ کرتے تو اپنے دونوں گھٹنوں کو زمین پر ہتھیلیوں سے پہلے رکھتے ہمام شقیق، عاصم بن کلیب کے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی ہے اور ان دونوں میں سے ایک کی حدیث میں غالباً محمد بن جحادہ کی حدیث میں ہے کہ جب آپ کھڑے ہوتے تو گھٹنوں کے بل رانوں کے سہارے اٹھتے۔

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔

سعید بن منصور، عبدالعزیز بن محمد، محمد بن عبداللہ بن حسن، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اس طرح نہ بیٹھے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے اور اپنے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے۔

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

قتیبہ بن سعید، عبداللہ بن نافع، محمد بن عبداللہ بن حسن، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ يَبْرُكُ كَمَا يَبْرُكُ الْجَمَلُ۔

باب ۲۹۲ النُّهُوْضُ فِي الْفَرْدِ۔

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا اَبُوْ سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اِلٰى مَسْجِدِنَا فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُصَلِّيْ وَمَا اُرِيْدُ الصَّلٰوةَ وَلٰكِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ قِلَابَةَ كَيْفَ صَلّٰى قَالَ مِثْلَ صَلٰوةِ شَيْخِنَا هٰذَا يَعْنِيْ عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ اِمَامَهُمْ وَذَكَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ الْاٰخِرَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى قَعَدَ ثُمَّ قَامَ۔

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ نَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا اَبُوْ سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اِلٰى مَسْجِدِنَا فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُصَلِّيْ وَمَا اُرِيْدُ الصَّلٰوةَ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَالَ فَقَعَدَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ الْاٰخِرَةِ۔

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا۔

باب ۲۹۳ الْاِقْعَاءُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَاؤُسًا يَقُوْلُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْاِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُوْدِ فَقَالَ هِيَ السُّنَّةُ قَالَ قُلْنَا اِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هِيَ سُنَّةُ

فرمایا۔ تم میں سے کوئی اپنی نماز میں ایسے بیٹھتا ہے جیسے اونٹ بیٹھا کرتا ہے۔

پہلی اور تیسری رکعت سے اٹھنا

ایوب سے روایت ہے کہ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابوسلیمان مالک بن حویرث ہماری مسجد میں آئے تو فرمایا کہ خدا کی قسم میں نماز پڑھاؤں گا اور نماز پڑھانے سے میرا ارادہ یہ ہے کہ میں آپ کو یہ دکھاؤں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے میں (ایوب) نے حضرت ابوقلابہ سے عرض کی کہ انہوں نے کیسے نماز پڑھائی؟ فرمایا کہ ہمارے بزرگ حضرت عمرو بن سلمہ کی طرح جو ان کے امام تھے اور ذکر کیا کہ جب وہ پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے۔

ایوب سے روایت ہے کہ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابوسلیمان مالک بن حویرث ہماری مسجد میں آئے تو فرمایا کہ خدا کی قسم نماز میں پڑھاؤں گا اور نماز پڑھانے سے میرا یہ ارادہ ہے کہ آپ کو دکھاؤں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ پہلی رکعت کے بعد بیٹھے جبکہ انہوں نے دوسرے سجدے سے سر اٹھایا۔

ابوقلابہ نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ اپنی نماز کی وتر رکعت میں ہوتے تو اس وقت تک نہ اٹھتے جب تک سیدھے بیٹھ نہ جاتے۔

دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء کرنا

ابوزبیر نے طاؤس کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ سجود میں قدموں پر اقعاء کا حکم کیا ہے؟ فرمایا یہ سنت ہے ہم عرض گزار ہوئے کہ ہمیں تو یہ پیروں پر ظلم نظر آتا تھا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ تمہارے نبی کی سنت ہے رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۲۹۴ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عُبَيْدٍ أَبِي الْحَسَنِ هٰذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ فِيهِ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ سُفْيَانُ لَقِينَا الشَّيْخَ عُبَيْدًا أَبَا الْحَسَنِ فَلَمْ يَقُلْ فِيهِ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِصْمَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوعِ۔

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ نَا الْوَلِيدُ ح وَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ نَا أَبُو مُسْهِرٍ ح وَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ كُلُّهُمْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ حِينَ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ قَالَ مُؤَمَّلٌ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ زَادَ مَحْمُودٌ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ثُمَّ اتَّفَقُوا وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ بِشْرٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ لَمْ يَقُلْ مَحْمُودٌ اللّٰهُمَّ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

علیہ وسلم)۔

جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے

عبید بن حسن سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سفیان ثوری اور شعبہ بن حجاج نے عبید بن حسن سے اس حدیث کو روایت کیا ہے لیکن اس میں بعد رکوع نہیں ہے۔ سفیان نے کہا کہ ہم ایک بزرگ سے ملے جو ابوالحسن کے غلام تھے تو انہوں نے اس میں رکوع کے بعد نہیں کہا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے شعبہ، ابوعصمہ، اعمش نے عبید سے اور بَعْدَ الرُّكُوعِ کہا۔

مؤمل بن الفضل الحرانی، ولید، محمود بن خالد، ابومسعر ابن سرح، بشر بن بکر۔ محمد بن مصعب، عبداللہ بن یوسف، سعید بن عبد العزیز، عطیہ بن قیس، قزعہ بن یحییٰ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو یہ بھی کہا کرتے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ مؤمل نے کہا مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ۔ . . . . .

محمود نے یہ بھی کہا وَ لَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ پھر سارے اس پر متفق ہو گئے:۔ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ بشر نے کہا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور محمود نے لفظ اللّٰهُمَّ نہیں کہا بلکہ کہا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ . . . . .

Marfat.com

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ابو صالح سمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہا کرو کیونکہ جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے سے موافقت کر گیا اس کے سابقہ گناہوں کی مغفرت فرمادی جاتی ہے۔

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمَّارٍ نَا أَسْبَاطٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ لَا يَقُوْلُ الْقَوْمُ خَلْفَ الْإِمَامِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَلٰكِنْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

مطرف سے روایت ہے کہ عامر نے فرمایا۔ لوگ امام کے پیچھے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ نہ کہیں بلکہ وہ کہیں رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔ ف۔

ف۔ احادیث میں یہ الفاظ تین طرح وارد ہوئے ہیں (۱) رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ (۲) اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ (۳) اَللّٰھُمَّ وَرَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ...... پہلے الفاظ بقدر کفایت ہیں باقی دونوں نمبروں میں پہلے کی نسبت جتنے حروف زیادہ اتنا ثواب زیادہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۹۵ الدُّعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا كَامِلٌ أَبُو الْعَلَاءِ حَدَّثَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔

محمد بن مسعود، زید بن حباب، کامل ابو العلاء، حبیب بن ابو ثابت، سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان میں کہا کرتے:۔ اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما۔ مجھے عافیت دے، مجھے ہدایت پہ قائم رکھ اور مجھے روزی عطا فرما۔ ف

ف۔ اس پُرفتن دور میں جبکہ مسلمانوں کی اکثریت نماز جیسے اہم ترین فریضہ کو چھوڑ بیٹھی تو جو نماز پڑھتے ہیں ان کی خاصی تعداد رکوع کے بعد قومہ اور دونوں سجدوں کے درمیان جلسے کرنے کو خیرباد کہہ چکی حالانکہ یہ دونوں امور نماز میں واجب ہیں اور دانستہ یا نادانستہ انہیں ترک کر دینے سے نماز نہیں ہوتی بلکہ واجب الاعادہ رہتی ہے ایسے حالات میں علمائے کرام اگر عوام کو اس دعا کی تلقین کریں تو جلسہ ترک کرنے کی بیماری کا بڑی حد تک علاج ہو جائے۔ کاش! ہمارے علماء اپنی اور عوام کی بیماریوں کا احساس کر کے ان کے علاج معالجے کی جانب متوجہ ہو جائیں، آمین۔

باب ۲۹۶ رَفْعِ النِّسَاءِ إِذَا كُنَّ مَعَ الْإِمَامِ رُءُوْسَهُنَّ مِنَ السَّجْدَةِ۔

عورتیں جب امام کے ساتھ ہوں تو سجدے سے کب سر اٹھائیں

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ مَوْلًى لِأَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ

مولیٰ اسماء بنت ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو تم میں سے

Marfat.com

اَسْمَآءَ ابْنَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ مِنْکُنَّ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا تَرْفَعْ رَاْسَھَا حَتّٰی یَرْفَعَ الرِّجَالُ رُؤُسَھُمْ کَرَاھِیَۃَ اَنْ یَّرَیْنَ مِنْ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ۔

باب ۲۹۷ طُوْلِ الْقِیَامِ مِنَ الرُّکُوْعِ وَبَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ۔

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَآءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ سُجُوْدُہٗ وَرُکُوْعُہٗ وَ قُعُوْدُہٗ وَمَا بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ قَرِیْبًا مِّنَ السَّوَآءِ۔

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا حَمَّادٌ اَنَا ثَابِتٌ وَحُمَیْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ مَا صَلَّیْتُ خَلْفَ رَجُلٍ اَوْجَزَ صَلٰوۃً مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ تَمَامٍ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ قَامَ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ اَوْھَمَ ثُمَّ یُکَبِّرُ وَ یَسْجُدُ وَکَانَ یَقْعُدُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ اَوْھَمَ۔

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَاَبُوْ کَامِلٍ دَخَلَ حَدِیْثُ اَحَدِھِمَا فِی الْاٰخَرِ قَالَا نَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ ھِلَالِ بْنِ اَبِیْ حُمَیْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَبُوْ کَامِلٍ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوۃِ فَوَجَدْتُ قِیَامَہٗ کَرَکْعَتِہٖ سَجْدَتِہٖ وَاعْتِدَالَہٗ فِی الرَّکْعَۃِ کَسَجْدَتِہٖ وَجَلْسَتَہٗ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ وَسَجْدَتَہٗ مَا بَیْنَ التَّسْلِیْمِ وَ الْاِنْصِرَافِ قَرِیْبًا مِّنَ السَّوَآءِ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ مُسَدَّدٌ فَرَکْعَتُہٗ وَاعْتِدَالُہٗ بَیْنَ الرَّکْعَتَیْنِ فَسَجْدَتُہٗ فَجَلْسَتُہٗ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ فَسَجْدَتُہٗ

اللہ اور آخری دن (قیامت) پر ایمان رکھتی ہو وہ اس وقت تک سر نہ اٹھائے جب تک مرد سر نہ اٹھالیں یہ ناپسند فرماتے ہوئے کہ عورتیں مردوں کا ستر دیکھیں۔

رکوع کے بعد کھڑا ہو کر اور دونوں سجدوں کے درمیان کتنا ٹھہرے

ابن ابی لیلی نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سجدے رکوع، قعدے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا (تمہید میں) تقریباً برابر ہوا کرتے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کسی آدمی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مختصر اور مکمل ہو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہہ کر کھڑے ہوتے تو ہم کہتے کہ شاید آپ بھول گئے۔ پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کرتے اور دونوں سجدوں کے درمیان اتنا بیٹھتے کہ ہم کہتے کہ شاید آپ بھول گئے۔

عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قصداً دیکھا۔ ابو کامل نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں تھے تو میں نے آپ کے قیام کو رکوع اور سجود کی طرح پایا اور رکوع میں ٹھہرنے کو سجدے کی طرح اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے اور اس سجدے کو جو سلام سے پہلے ختم کرتے وقت کیا جاتا ہے تقریباً برابر پایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اور مسدد کا قول ہے کہ آپ کا رکوع دو رکعتوں کے درمیان اعتدال، سجدہ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا دوسرا سجدہ نیز سلام اور لوگوں کی جانب پھرنے کا جلسہ تقریباً سب برابر ہوتے۔

Marfat.com

فَجَلَسْتُ بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالِانْصِرَافِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

باب ۲۹۷ صَلٰوةِ مَنْ لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

۸۴۶ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةُ الرَّجُلِ حَتّٰى يُقِيمَ ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

۸۴۷ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ ح وَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقَالَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلّٰى كَمَا كَانَ صَلّٰى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مِرَارٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا فَعَلِّمْنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اس کی نماز جو رکوع اور سجدوں میں اپنی پیٹھ سیدھی نہ کرے

حفص بن عمر نمری، شعبہ، سلیمان، عمارہ بن عمیر، ابو معمر، حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کی نماز مکمل نہیں ہوتی جب تک رکوع اور سجدوں میں اپنی پیٹھ سیدھی نہ کرے۔

سعید بن ابوسعید کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک آدمی بھی داخل ہوا جس نے نماز پڑھی پھر حاضر خدمت ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے واپس کر دیا اور فرمایا کہ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ پس وہ آدمی واپس لوٹا اور پہلے کی طرح نماز پڑھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو سلام کیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ تین دفعہ ایسا ہی کیا گیا تو وہ شخص عرض گزار ہوا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا مجھے اس سے بہتر نہیں آتی لہٰذا مجھے سکھا دیجیے فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوا کرو تو تکبیر تحریمہ کہو پھر اس کے ساتھ جو قرآن مجید سے میسر آئے پڑھو، پھر رکوع کرو یہاں تک کہ سجدے میں اطمینان ہو جائے پھر اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ، پھر اپنی ساری نماز میں ایسا ہی کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ قعنبی، سعید بن ابو سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہوئے اس کے آخر میں کہا۔ جب تم ایسا کرو گے تو تم نے اپنی نماز مکمل کر لی اور ان میں سے جس چیز کی کمی کرو گے تو اپنی نماز میں اتنی کمی

Marfat.com

وَقَالَ فِي اٰخِرِهٖ فَاِذَا فَعَلْتَ هٰذَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ هٰذَا شَيْئًا فَاِنَّمَا انْتَقَصْتَهٗ مِنْ صَلَاتِكَ وَقَالَ فِيْهِ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ۔

کمی اور اسی کے اندر فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو پوری طرح وضو کیا کرو۔ ف

ف۔اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز میں تعدیل ارکان واجب ہے فرض ہرگز نہیں ہے اگر تعدیل ارکان فرض ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں کمی کرنے پر یہ کب فرماتے اَنْتَقَصْتَهٗ مِنْ صَلَاتِكَ بلکہ فرماتے کہ اس کی نماز نہیں ہوئی جیسا کہ ایک اعرابی سے فرمایا تھا فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ نماز میں کمی اور نقصان آنے سے واضح ہو رہا ہے کہ تعدیل ارکان نماز میں واجب ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ قَالَ فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَا تَتِمُّ صَلٰوةٌ لِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ فَيَضَعَ الْوُضُوْءَ يَعْنِيْ مَوَاضِعَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرَ وَيَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيُثْنِيْ عَلَيْهِ وَيَقْرَاُ بِمَا شَاءَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَيَرْفَعُ رَاْسَهٗ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهٗ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَيُكَبِّرُ فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهٗ۔

علی بن یحییٰ بن خلاد نے اپنے چچا جان سے روایت کی کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے اس میں کہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی آدمی کی نماز مکمل نہیں ہوتی جب تک وضو نہ کرے یعنی جب تک تمام اعضا کو اچھی طرح نہ دھوئے پھر تکبیر کہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرے اور قرآن مجید سے جتنا چاہے پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہے پھر رکوع کرے یہاں تک کہ جوڑ قرار پکڑ جائیں پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہہ کر سیدھا کھڑا ہو جائے پھر اللہ اکبر کہے پھر سجدہ کرے یہاں تک کہ جوڑ قرار پکڑ جائیں۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائے یہاں تک کہ سیدھا بیٹھ جائے پھر اللہ اکبر کہہ کر دوبارہ سجدہ کرے یہاں تک کہ جوڑ قرار پکڑ جائیں پھر سر اٹھائے تکبیر کہتے ہوئے جب اس نے ایسا کیا تو اپنی نماز کو مکمل کر لیا۔

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَا نَا هَمَّامٌ نَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمِّهٖ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا لَا تَتِمُّ صَلٰوةُ اَحَدِكُمْ حَتّٰى يُسْبِغَ الْوُضُوْءَ

یحییٰ بن خلاد نے اپنے چچا جان حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کرتے ہوئے کہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کی نماز مکمل نہیں ہوتی یہاں تک کہ پورا وضو کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اپنا منہ دھوئے اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سر کا مسح کرے اور دونوں پیر ٹخنوں تک دھوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرے اور اس کی تعریف کرے

Marfat.com

كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَيَغْسِلُ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحُ بِرَأْسِهٖ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُكَبِّرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَحْمَدُهٗ ثُمَّ يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا أُذِنَ لَهٗ فِيْهِ وَتَيَسَّرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ حَمَّادٍ قَالَ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْجُدُ فَيُمَكِّنُ وَجْهَهٗ قَالَ هَمَّامٌ وَرُبَّمَا قَالَ جَبْهَتَهٗ مِنَ الْأَرْضِ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهٗ وَتَسْتَرْخِيَ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْتَوِيْ قَاعِدًا عَلٰى مَقْعَدِهٖ وَيُقِيْمُ صُلْبَهٗ فَوَصَفَ الصَّلٰوةَ هٰكَذَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ حَتّٰى فَرَغَ لَا يَتِمُّ صَلٰوةُ أَحَدِكُمْ حَتّٰى يَفْعَلَ ذٰلِكَ۔

پھر قرآن مجید سے جو اسے حکم دیا گیا ہے اور جو میسر آئے پڑھے پھر محدث حماد کی طرح ذکر کرتے ہوئے کہا پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کرے اور اپنی پیشانی کو ٹکائے۔ ہمام نے کہا کبھی یہ کہتے کہ اپنی پیشانی کو زمین میں یہاں تک کہ جوڑوں کو اطمینان آجائے اور وہ ڈھیلے ہو جائیں پھر تکبیر کہہ کر بیٹھنے کی طرح سیدھا بیٹھ جائے اور اپنی کمر کو سیدھی کر لے اسی طرح نماز کی چار رکعتوں کو بیان کیا فارغ ہونے تک اور نہیں مکمل ہوتی تم میں سے کسی کی نماز جب تک ایسا نہ کرے۔

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ إِذَا قُمْتَ فَتَوَجَّهْتَ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ وَبِمَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَقْرَأَ وَإِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ رَاحَتَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ وَقَالَ إِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ بِسُجُوْدِكَ فَإِذَا رَفَعْتَ فَاقْعُدْ عَلٰى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى۔

یحییٰ بن خلاد نے حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے یہ واقعہ روایت کرتے ہوئے کہا: جب تم کھڑے ہو تو قبلہ کی طرف منہ کر لو۔ پھر تکبیر کہو، پھر سورۂ فاتحہ پڑھو اور اس کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ چاہے پڑھو اور جب رکوع کرو تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ لیا کرو اور اپنی کمر کو پھیلا دو اور فرمایا کہ جب تم سجدہ کرو تو سجدے میں ٹھہرا کرو اور جب تم اٹھو تو اپنی بائیں ران پر بیٹھا کرو۔

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَمِّهٖ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ إِذَا أَنْتَ قُمْتَ فِيْ صَلٰوتِكَ فَكَبِّرِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ عَلَيْكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَقَالَ فِيْهِ فَإِذَا جَلَسْتَ فِيْ وَسْطِ الصَّلٰوةِ فَاطْمَئِنَّ وَافْتَرِشْ فَخِذَكَ الْيُسْرٰى ثُمَّ تَشَهَّدْ ثُمَّ إِذَا قُمْتَ فَمِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِكَ۔

یحییٰ بن خلاد بن رافع نے اپنے چچا جان حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہی واقعہ روایت کرتے ہوئے کہا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو پھر جو قرآن مجید سے تمہیں میسر آئے پڑھو اور اس میں کہا کہ جب تم نماز کے درمیان میں بیٹھو تو اطمینان سے بیٹھو اور اپنی بائیں ران کو بچھا لو، پھر تشہد پڑھو پھر جب تم کھڑے ہو تو اسی طرح کرو، یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاؤ۔

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوْسَى الْخُتَّلِيُّ نَا إِسْمٰعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَلِيِّ

یحییٰ بن خلاد بن رافع زرقی نے اپنے چچا جان حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ

Marfat.com

ابنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَّ هٰذَا الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ فَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَكَ اللهُ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَأَقِمْ ثُمَّ كَبِّرْ فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَاقْرَأْ بِهِ وَإِلَّا فَاحْمَدِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ وَقَالَ فِيهِ فَإِنِ انْتَقَصْتَ مِنْهُ شَيْئًا انْتَقَصْتَ مِنْ صَلَاتِكَ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر مذکورہ حدیث بیان کرتے ہوئے اس میں کہا کہ پس وضو کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے پھر تشہد کے بعد کھڑا ہو جائے اور تکبیر کہے اور جو تمہیں قرآن مجید سے آتا ہو پڑھو ورنہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ .... کہو اسی میں کہا کہ اگر ان میں سے کسی چیز کی کمی کرو گے تو اپنی نماز میں کمی کرو گے۔

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْحَكَمِ ح وَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ تَمِيمِ بْنِ الْمَحْمُودِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَأَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيرُ هٰذَا لَفْظُ قُتَيْبَةَ۔

ابوالولید طیالسی، لیث، یزید بن ابوحبیب، جعفر بن حکم۔ قتیبہ، لیث، جعفر بن عبداللہ انصاری، تمیم بن محمود سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوے کی طرح ٹھونگے مارنے، جانوروں کی طرح بازو بچھانے اور آدمی کو مسجد میں اپنی جگہ مقرر کر لینے سے منع فرمایا ہے جیسے اونٹ اپنی جگہ مقرر کر لیتا ہے یہ لفظ قتیبہ کے ہیں۔

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ قَالَ أَتَيْنَا عُقْبَةَ ابْنَ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيَّ أَبَا مَسْعُودٍ فَقُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بَيْنَ أَيْدِينَا فِي الْمَسْجِدِ فَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ وَجَافَى بَيْنَ مِرْفَقَيْهِ حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ جَافَى بَيْنَ مِرْفَقَيْهِ حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَجَلَسَ حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا ثُمَّ صَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِثْلَ هٰذِهِ الرَّكْعَةِ فَصَلّٰى صَلَاتَهُ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي۔

عطاء بن سائب سے روایت ہے کہ سالم برادنے فرمایا ہم حضرت ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز بتائیے۔ پس وہ مسجد میں ہمارے درمیان کھڑے ہو گئے چنانچہ انہوں نے تکبیر کہی اور جب رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے اور اپنی انگلیوں کو نیچے کی جانب رکھا اور اپنی کہنیوں کو علیحدہ رکھا یہاں تک کہ ہر چیز اپنی جگہ قرار پکڑ گئی۔ پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہا پھر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ ہر چیز اپنی جگہ قرار پکڑ گئی پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا اور اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھیں اور اپنی کہنیوں کو علیحدہ رکھا یہاں تک کہ ہر چیز اپنی جگہ پر قرار پکڑ گئی پھر اپنا سر اٹھایا اور بیٹھ گئے یہاں تک کہ ہر چیز اپنی جگہ پر قرار پا گئی پھر اسی طرح کیا پھر اس رکعت کی طرح چاروں رکعتیں پڑھیں اور نماز ختم کر کے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح

Marfat.com

باب ۲۹۹ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ صَلٰوةٍ لَّا يُتِمُّهَا صَاحِبُهَا تُتَمُّ مِنْ تَطَوُّعِهٖ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ جس کی نماز پوری نہ ہوئی تو نوافل سے پوری کی جائے گی

۸۵۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا اِسْمٰعِيْلُ نَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ حَكِيْمٍ الضَّبِّيِّ قَالَ خَافَ مِنْ زِيَادٍ اَوِ ابْنِ زِيَادٍ فَاَتَى الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فَنَسَبَنِيْ فَانْتَسَبْتُ لَهٗ فَقَالَ يَا فَتٰى اَلَا اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا قَالَ قُلْتُ بَلٰى رَحِمَكَ اللّٰهُ قَالَ يُوْنُسُ وَاَحْسِبُهٗ ذَكَرَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ النَّاسُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اَعْمَالِهِمُ الصَّلٰوةُ قَالَ يَقُوْلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ لِمَلٰٓئِكَتِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ اُنْظُرُوْا فِيْ صَلٰوةِ عَبْدِيْ اَتَمَّهَا اَمْ نَقَصَهَا فَاِنْ كَانَتْ تَامَّةً كُتِبَتْ لَهٗ تَامَّةً وَاِنِ انْتَقَصَ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَاِنْ كَانَ لَهٗ تَطَوُّعٌ قَالَ اَتِمُّوْا لِعَبْدِيْ فَرِيْضَتَهٗ مِنْ تَطَوُّعِهٖ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰى ذٰلِكَ۔

حسن سے روایت ہے کہ انس بن حکیم ضبی نے فرمایا کہ میں زیاد یا ابن زیاد کے خوف سے مدینہ منورہ میں پہنچا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان کا بیان ہے کہ میں نے نسب ملایا تو میرا نسب ان سے مل گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اے جوان! میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، ضرور بیان کیجیے۔ یونس راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں انہوں نے مرفوعاً روایت کی۔ فرمایا قیامت کے روز لوگوں کے اعمال سے جس چیز کا سب سے پہلے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ ہمارا رب عزوجل فرشتوں سے فرمائے گا حالانکہ وہ بہتر جانتا ہے کہ میرے بندے کی فرض نماز کو دیکھو کہ وہ مکمل ہے یا کم ہے اگر پوری ہے تو پوری لکھ دی جائے اور اگر کچھ کم ہے تو دیکھو کیا میرے بندے کی نفلی نماز ہے؟ اگر اس کی نفلی نماز ہے تو میرے بندے کے نوافل سے اس کے فرائض پورے کر دو پھر تمام[۴]

[۴] اعمال کا اسی طرح حساب لیا جائے گا۔

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْطٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، حمید، حسن، بنی سلیط کا ایک آدمی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی۔

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى قَالَ ثُمَّ الزَّكٰوةُ مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰى حَسَبِ ذٰلِكَ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، داؤد بن ابوہند، زرارہ بن اوفیٰ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معناً اسی طرح روایت کی۔ فرمایا کہ پھر زکوٰۃ اور پھر باقی اعمال کا اسی طرح حساب لیا جائے گا۔

باب ۳۰۰ تَفْرِيْعِ اَبْوَابِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَوَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ۔

رکوع اور سجود کے احکام نیز ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى

مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد کے پہلو میں نماز پڑھی تو اپنے دونوں

Marfat.com

جَنْبِ اِبِیْ فَجَعَلْتُ یَدَیَّ بَیْنَ رُکْبَتَیَّ فَنَهَانِیْ عَنْ ذٰلِكَ فَعُدْتُ فَقَالَ لَا تَصْنَعْ هٰذَا فَاِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِیْنَا عَنْ ذٰلِكَ وَاُمِرْنَا اَنْ نَضَعَ اَیْدِیَنَا عَلَی الرُّكَبِ۔

ہاتھ گھٹنوں کے درمیان رکھے۔ والد محترم نے مجھے اس سے منع کیا۔ میں نے پھر ایسا کیا تو فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو کیونکہ ہم بھی ایسا کیا کرتے تھے لیکن ہمیں اس سے منع فرما دیا گیا اور حکم فرمایا کہ اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھا کریں۔

۸۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ نَا اَبُوْ مُعٰوِيَةَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَلْيَفْرِشْ ذِرَاعَيْهِ عَلٰی فَخِذَيْهِ وَلْيُطَبِّقْ بَيْنَ كَفَّيْهِ فَكَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اخْتِلَافِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

علقمہ اور اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی رکوع کرے تو اپنی کلائیاں اپنی رانوں سے ملا لے اور دونوں ہتھیلیوں کو جوڑ لے گویا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشت ہائے مبارک کا اختلاف دیکھ رہا ہوں۔

بَابٌ ۳۰۔ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ فِیْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ

آدمی رکوع اور سجود میں کیا کہے

۸۶۰۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ اَبُوْ تَوْبَةَ وَمُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْمَعْنٰی قَالَا نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوْسٰی قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَی بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَمِّهٖ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْهَا فِیْ رُكُوْعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی قَالَ اجْعَلُوْهَا فِیْ سُجُوْدِكُمْ۔

ربیع بن نافع ابو توبہ، موسیٰ بن اسمٰعیل، ابن مبارک، موسیٰ ابوسلمہ، موسیٰ بن ایوب، ان کے چچا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ نازل ہوئی تو فرمایا کہ اسے اپنے رکوع میں کہا کرو اور جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی نازل ہوئی تو فرمایا: اسے اپنے سجدوں میں رکھو۔

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ نَا اللَّيْثُ يَعْنِی ابْنَ سَعْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی اَوْ مُوْسَی بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهٖ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمَعْنَاهُ زَادَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ ثَلٰثًا وَاِذَا سَجَدَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِهٖ ثَلٰثًا قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَهٰذِهِ الزِّيَادَةُ نَخَافُ اَنْ لَّا تَكُوْنَ مَحْفُوْظَةً۔

ایوب بن موسیٰ یا موسیٰ بن ایوب کی قوم کے ایک آدمی نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے معناً روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو تین مرتبہ کہتے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ اور جب سجدہ کرتے تو تین دفعہ کہتے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِهٖ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ اضافہ ہے ہمیں خدشہ ہے کہ بات اچھی طرح محفوظ نہ رہی ہو۔

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ قَالَ قُلْتُ لِسُلَيْمَانَ اَدْعُوْ فِی الصَّلٰوةِ اِذَا مَرَرْتُ بِاٰيَةٍ تَخَوُّفٍ فَحَدَّثَنِیْ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ

شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے سلیمان سے کہا کہ جب میں نماز کے اندر خوف والی آیت پڑھتا ہوں تو دعا مانگتا ہوں پس انہوں نے مجھ سے حدیث بیان کی سعد بن عبیدہ، مستورد

Marfat.com

مُسْتَوْرِدٍ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَسَأَلَ وَلَا بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَتَعَوَّذَ۔

صلہ بن زفر حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ حضور رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور سجدوں میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہتے اور رحمت کی آیت پڑھتے تو ٹھہر کر اس کا سوال کرتے اور عذاب کی آیت پر ٹھہر کر پناہ مانگتے۔

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ نَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ وَرُكُوعِهِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ۔

مطرف نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدوں اور رکوع میں کہا کرتے سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ۔

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ لَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ فَسَأَلَ وَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ قَالَ ثُمَّ رَكَعَ بِقَدْرِ قِيَامِهِ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ فِي سُجُودِهِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ بِآلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَرَأَ سُورَةً سُورَةً۔

عاصم بن حمید سے روایت ہے کہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قیام کیا پس آپ نے سورۂ البقرہ پڑھی جب آیت رحمت کو پڑھتے تو ٹھہر کر سوال کرتے اور جب آیت عذاب پڑھتے تو ٹھہر کر پناہ مانگتے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے قیام کے برابر رکوع کیا اور رکوع میں کہتے سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ پھر قیام کے برابر سجدہ کیا اور سجدے میں اسی طرح کہا پھر کھڑے ہوئے اور سورہ آل عمران پڑھی پھر ایک ایک سورت پڑھی۔

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْسٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَكَانَ قِيَامُهُ

ابو حمزہ مولی الانصار نے بنی عبس کے ایک آدمی سے روایت کی کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ کہتے اللہ اکبر تین بار ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ۔ پھر سورۂ فاتحہ پڑھ کر سورۂ البقرہ پڑھی پھر رکوع کیا اور رکوع بھی قیام کے برابر تھا اور رکوع میں کہتے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پھر رکوع سے سر اٹھایا اور قومہ بھی آپ کا رکوع کے برابر تھا اور لِرَبِّيَ الْحَمْدُ کہتے رہے پھر سجدہ کیا اور آپ کا سجدہ بھی قیام کے برابر

Marfat.com

نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ يَقُولُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِيمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنْ سُجُودِهِ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقَرَأَ فِيهِنَّ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ أَوِ الْأَنْعَامَ شَكَّ شُعْبَةُ۔

تھا آپ سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہتے پھر سجدے سے سر اٹھایا اور دونوں سجدوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھے جتنی دیر میں سجدہ کیا تھا اور جلسہ میں رَبِّ اغْفِرْلِي کہا کرتے۔ پس آپ نے چار رکعتیں پڑھیں اور ان میں البقرہ، آل عمران، النساء اور المائدہ پڑھیں یا الانعام کی تلاوت کی اس میں شعبہ کو شک ہے۔

بَابُ ٣٠٢ الدُّعَاءِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔

رکوع اور سجود میں دعا کرنا

٨٦٦۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالُوا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ۔

احمد بن صالح اور احمد بن عمرو بن سرح اور محمد بن سلمہ ابن وہب، عمرو ابن الحارث، عمارہ بن غزیہ، سمی مولیٰ ابوبکر ابوصالح ذکوان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اپنے رب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے پس (سجدے میں) کثرت سے دعا کیا کرو۔

٨٦٧۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ وَإِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا الرَّبَّ فِيهِ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ۔

عبداللہ بن معبد کے والد ماجد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا اور لوگ حضرت ابوبکر کے پیچھے صف بستہ تھے پس فرمایا۔ اے لوگو! نبوت کی خوش خبریوں سے کچھ باقی نہیں رہا مگر اچھا خواب جو کوئی مسلمان دیکھے یا کوئی اس کے لیے دیکھے اور مجھے منع فرمایا گیا ہے کہ رکوع و سجود میں قرآن مجید پڑھوں۔ رکوع میں اپنے رب کی عظمت بیان کرو اور سجدے میں زیادہ دعا کرو قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے۔

٨٦٨۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجود میں اکثر یوں کہا کرتے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي اور قرآن کریم کی ایک آیت سے یہی مراد لیا کرتے۔

Marfat.com

۸۶۹ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا وَهْبٌ وَنَا اَحْمَدُ بْنُ السَّرْحِ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِیَّةَ عَنْ سُمَیٍّ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجُلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ زَادَ ابْنُ السَّرْحِ عَلَانِیَتَهٗ وَسِرَّهٗ۔

احمد بن صالح وہب۔ احمد بن سرح، ابن وہب، یحیٰی بن ایوب، عمارہ بن غزیہ، سمی مولا ابوبکر، ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں کہا کرتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجُلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ ابن سرح نے یہ بھی کہا عَلَانِیَتَهٗ وَسِرَّهٗ۔

---

۸۷۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْاَنْبَارِیُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی ابْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَلَمَسْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُوَ سَاجِدٌ وَقَدَمَاهُ مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گم تھے تو میں نے آپ کو مسجد میں ٹٹول لیا جبکہ آپ سجدے میں تھے اور دونوں قدم مبارک کھڑے تھے۔ آپ کہہ رہے تھے۔ پناہ لیتا ہوں تیری رضا کی تیرے غصّے سے اور پناہ لیتا ہوں تیری معافی کی تیرے عذاب سے اور پناہ لیتا ہوں تجھ سے تیری۔ تیری تعریفیں شمار سے باہر ہیں تو اپنی ثنا کے مطابق ہے۔

باب ۳۰۳ - اَلدُّعَاءُ فِی الصَّلٰوةِ۔

نماز میں دعا مانگنا

۸۷۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا بَقِیَّةُ نَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ فِیْ صَلَاتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَا اَکْثَرَ مَا تَسْتَعِیْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَکَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں دعا مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں دجال کے فتنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کی آزمائش سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں گناہ اور قرض سے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ آپ قرض سے کیوں اکثر پناہ مانگتے ہیں فرمایا کہ جب آدمی مقروض ہو جائے تو بات کرتے ہوئے جھوٹ بولتا اور وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرتا ہے۔

۸۷۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے نفلی نماز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

ابن ابی لیلی عن ابیہ قال صلیت الی جنب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ تطوع فسمعتہ یقول اعوذ باللہ من النار ویل لاھل النار۔

کے پہلو میں پڑھی۔ پس میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سُنا۔ پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی جہنم سے خرابی ہے جہنم والوں کے لیے۔

۸۷۳- حدثنا احمد بن صالح نا عبد اللہ ابن وھب اخبرنی یونس عن ابن شھاب عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن ان ابا ھریرۃ قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الصلوۃ و قمنا معہ فقال اعرابی فی الصلوۃ اللھم ارحمنی و محمدا ولا ترحم معنا احدا فلما سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال للاعرابی لقد تحجرت واسعا یرید رحمۃ اللہ عزوجل۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا۔ ایک نماز کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے تو نماز میں ایک اعرابی نے کہا: "اے اللہ! مجھ پر اور محمد مصطفی پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ کر" جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو اعرابی سے کہا: "تم نے وسیع چیز کو تنگ کر دیا" اس سے آپ کی مراد اللہ تعالیٰ کی رحمت تھی۔

۸۷۴- حدثنا زھیر بن حرب نا وکیع عن اسرائیل عن ابی اسحق عن مسلم البطین عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ان النبی صلی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قرأ سبح اسم ربک الاعلی قال ابوداود خولف وکیع فی ھذا الحدیث رواہ وکیع وشعبۃ عن ابی اسحق عن سعید بن جبیر عن ابن عباس موقوفا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھتے تو سُبحان ربی الاعلیٰ کہتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث میں وکیع نے اختلاف کیا ہے۔ روایت کیا ہے اسے وکیع اور شعبہ، ابواسحاق، سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے موقوفاً۔

۸۷۵- حدثنا محمد بن المثنی حدثنی محمد ابن جعفر نا شعبۃ عن موسی بن ابی عائشۃ قال کان رجل یصلی فوق بیتہ وکان اذا قرأ الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی قال سبحٰنک فبلی فسالوہ عن ذلک فقال سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوداود قال احمد یعجبنی فی الفریضۃ ان یدعو بما فی القرآن۔

شعبہ سے روایت ہے کہ موسیٰ بن ابوعائشہ نے فرمایا کہ ایک آدمی اپنے گھر کی چھت پر نماز پڑھا کرتا تا۔ جب اس نے پڑھا "کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ مُردہ زندہ کرے (۷۵:۴۰) تو کہا "تو پاک ہے کیوں" اس سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ امام احمد فرماتے مجھے فرض نماز میں یہی پسند ہے کہ وہ دعا کی جائے جو قرآن مجید میں ہو۔

باب ۱۵۳ مقدار الرکوع والسجود۔

رکوع و سجود کی مقدار

۸۷۶- حدثنا مسدد نا خالد بن عبد اللہ نا سعید الجریری عن السعدی عن ابیہ او عمہ

سعدی سے ان کے والد ماجد یا چچا جان نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز میں غور سے

Marfat.com

قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ فَكَانَ يَتَمَكَّنُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ قَدْرَ مَا يَقُولُ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا۔

دیکھا تو آپ رکوع اور سجود میں سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ تین بار کہنے کی مقدار ٹھہرا کرتے۔

۸۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ الْأَهْوَازِيُّ نَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو دَاوُدَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ إِسْحٰقَ ابْنِ يَزِيدَ الْهُذَلِيِّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ وَإِذَا سَجَدَ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى ثَلَاثًا وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا مُرْسَلٌ عَوْنٌ لَمْ يُدْرِكْ عَبْدَ اللهِ۔

عون بن عبداللہ بن مسعود نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ تین مرتبہ کہے اور یہ تعداد کم از کم ہے اور جب سجدہ کرے تو سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى تین دفعہ کہے اور یہ تعداد کم از کم ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ عون نے حضرت عبداللہ کو نہیں پایا۔

۸۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ نَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَعْرَابِيًّا يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَانْتَهٰى إِلٰى آخِرِهَا أَلَيْسَ اللهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ وَمَنْ قَرَأَ لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَانْتَهٰى إِلٰى أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتٰى فَلْيَقُلْ بَلٰى وَمَنْ قَرَأَ وَالْمُرْسَلَاتِ فَبَلَغَ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ فَلْيَقُلْ آمَنَّا بِاللهِ قَالَ إِسْمٰعِيلُ ذَهَبْتُ أُعِيدُ عَلَى الرَّجُلِ الْأَعْرَابِيِّ وَأَنْظُرُ لَعَلَّهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَتَظُنُّ أَنِّي لَمْ أَحْفَظْهُ لَقَدْ حَجَجْتُ سِتِّينَ حَجَّةً مَا مِنْهَا حَجَّةٌ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُ الْبَعِيرَ الَّذِي حَجَجْتُ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم میں سے سورۂ والتین پڑھے اور اس کے آخر اَلَيْسَ اللهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ تک پہنچے تو کہے بَلٰى وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ اور جو سورۂ القیامہ پڑھے اور اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتٰى تک پہنچے تو کہے بلٰی اور جو سورۂ المرسلات پڑھے اور فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ تک پہنچے تو کہے آمَنَّا بِاللهِ۔ اسمٰعیل کا بیان ہے کہ میں دوبارہ اس اعرابی کے پاس گیا تاکہ دیکھ کر تسلی کروں تو اس نے فرمایا اے بھتیجے! کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ مجھے یاد نہیں رہا میں نے ساٹھ حج کیے ہیں جن میں سے ایک حج بھی ایسا نہیں کہ جس کے متعلق میں یہ نہ جانتا ہوں کہ وہ میں نے کونسے اونٹ پر کیا تھا۔

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ كَيْسَانَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ وَهْبِ بْنِ مَانُوسَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے کسی ایک کے پیچھے نماز نہیں پڑھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد جس کی نماز زیادہ مشابہت رکھتی ہو رسول اللہ

Marfat.com

يَقُوْلُ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْبَهَ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ فَحَزَرْنَا فِيْ رُكُوْعِهٖ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قُلْتُ لَهٗ مَانُوْسُ اَوْ مَابُوْسُ فَقَالَ اَمَّا عَبْدُ الرَّزَّاقِ فَيَقُوْلُ مَابُوْسُ وَاَمَّا حِفْظِيْ فَمَانُوْسُ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ رَافِعٍ قَالَ اَحْمَدُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز سے اس نوجوان یعنی عمر بن عبدالعزیز کی نسبت فرمایا کہ ہم نے ان کے رکوع میں دس تسبیحوں کا اور سجود میں دس تسبیحوں کا اندازہ کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا احمد بن صالح نے عبداللہ سے پوچھا کہ مانوس ہے یا مابوس ؟ فرمایا کہ عبدالرزاق تو مابوس کہتے ہیں اور مجھے مانوس یاد ہے۔ یہ ابن رافع کے لفظوں میں ہے نیز روایت کیا اسے احمد سعید بن جبیر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

باب ۳۰۵ - الرَّجُلُ يُدْرِكُ الْاِمَامَ سَاجِدًا كَيْفَ يَصْنَعُ۔

جو امام کو سجدے میں پائے وہ کیا کرے

۸۸۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ اَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي الْعَتَّابِ وَابْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْهَا شَيْئًا وَمَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، سعید بن حکم، نافع بن یزید، یحییٰ بن ابو سلیمان، زید بن ابو عتاب اور ابن المقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہم سجدے میں ہوں تو سجدہ کرلو اور اسے شمار نہ کرو اور جس نے رکوع پالیا تو اس نے نماز (رکعت) پالی۔ ف

ف - اس حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ رکوع پانے والا رکعت کا پانے والا ہے اگر امام کے پیچھے مقتدی کے لیے سورۂ فاتحہ پڑھنا فرض یا واجب ہوتا تو اس کے رہ جانے پر رکعت پانے کا فیصلہ بارگاہِ رسالت سے کیسے صادر ہو جاتا۔ معلوم ہوا کہ مقتدی کے لیے سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری نہیں بلکہ امام کی قرأت مقتدیوں کی جانب سے بھی ہے۔ امام حقیقتاً قاری ہے اور مقتدی حکماً قاری شمار فرمائے گئے ہیں جن حضرات کا مذہب یہ ہے کہ بغیر سورۂ فاتحہ پڑھے محض رکوع پانے والا رکعت کا پانے والا نہیں ہے، ایسے حضرات اس فرمانِ رسالت کو ٹالتے اور اپنا انانیت کو پالتے ہیں۔ واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم۔

باب ۳۰۶ - اَعْضَاءُ السُّجُوْدِ۔

سجدہ کن اعضاء پر ہو

۸۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ قَالَ حَمَّادٌ اُمِرَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةٍ وَلَا يَكُفَّ

مسدد، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، عمرو بن دینار، طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے حماد نے فرمایا کہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا اور کوئی اکٹھے نہ کرے بال

Marfat.com

شَعَرًا وَّلَا ثَوْبًا۔

اور نہ کپڑے۔

۸۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ وَرُبَّمَا قَالَ اُمِرَ نَبِيُّكُمْ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اٰرَابٍ۔

محمد بن کثیر، شعبہ، عمرو بن دینار، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم دیا گیا ہے اور کبھی کہا کہ تمہارے نبی کو حکم دیا گیا ہے کہ سجدہ کیا کریں سات اعضاء پر۔

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهٗ سَبْعَةُ اٰرَابٍ وَجْهُهٗ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ۔

عامر بن سعد نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں۔ اس کا چہرہ، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں قدم۔

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَفَعَهٗ قَالَ اِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ فَاِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ وَجْهَهٗ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ وَاِذَا رَفَعَهٗ فَلْيَرْفَعْهُمَا۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت کی فرمایا کہ دونوں ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں جیسے چہرہ سجدہ کرتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی اپنی پیشانی زمین پر رکھے تو چاہیے کہ دونوں ہاتھ بھی رکھے اور جب اسے اٹھائے تو انہیں بھی اٹھالے۔

بَابٌ ۳۰۷ السُّجُوْدُ عَلَى الْاَنْفِ وَالْجَبْهَةِ۔

ناک اور پیشانی پر سجدہ کرنا

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُئِيَ عَلٰى جَبْهَتِهٖ وَعَلٰى اَرْنَبَتِهٖ اَثَرُ طِيْنٍ مِنْ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا بِالنَّاسِ۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نماز کے باعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشانی اور ناک پر مٹی کے نشانات لگ گئے کیونکہ لوگوں کو نماز پڑھائی تھی۔

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ نَحْوَهٗ۔

محمد بن یحییٰ، عبدالرزاق نے معمر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابٌ ۳۰۸ صِفَةِ السُّجُوْدِ۔

سجدے کی کیفیت

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ اَبُوْ تَوْبَةَ نَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ ابْنُ عَازِبٍ فَوَضَعَ يَدَيْهِ وَاعْتَمَدَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ عَجِيْزَتَهٗ وَقَالَ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ابواسحاق سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں سجدہ بتاتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے، اپنے گھٹنوں پر بوجھ ڈالا اور اپنی پیٹھ کو بلند رکھا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْجُدُ۔

طرح سجدہ کیا کرتے تھے۔

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ وَلَا یَفْتَرِشْ اَحَدُکُمْ ذِرَاعَیْہِ افْتِرَاشَ الْکَلْبِ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سجدوں میں ٹھہرا کرو اور تم میں سے کوئی اپنی کلائیوں کو اس طرح نہ بچھایا کرے جیسے کتا بچھاتا ہے۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا سُفْیَانُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ عَمِّہٖ یَزِیْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَیْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَجَدَ جَافٰی بَیْنَ یَدَیْہِ حَتّٰی لَوْ اَنَّ بَهْمَةً اَرَادَتْ اَنْ تَمُرَّ تَحْتَ یَدَیْہِ مَرَّتْ۔

یزید بن اصم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے بازوؤں کو علیحدہ رکھتے یہاں تک کہ اگر بکری کا بچہ چاہتا تو آپ کے ہاتھوں کے نیچے سے گزر سکتا۔

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَیْلِیُّ نَا زُهَیْرٌ نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ التَّمِیْمِیِّ الَّذِیْ یُحَدِّثُ بِالتَّفْسِیْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ خَلْفِہٖ فَرَاَیْتُ بَیَاضَ اِبْطَیْہِ وَهُوَ مُجَخٍّ قَدْ فَرَّجَ یَدَیْہِ۔

ابواسحاق نے تمیمی سے روایت کی ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تفسیر کی روایت کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیچھے کی جانب سے حاضر ہوا تو میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی آپ نے پیٹھ اونچی کر رکھی تھی اور دونوں بازو علیحدہ تھے۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ نَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ نَا الْحُسَیْنُ نَا اَحْمَرُ بْنُ جَزْءٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَجَدَ جَافٰی عَضُدَیْہِ عَنْ جَنْبَیْہِ حَتّٰی نَاْوِیَ لَہٗ۔

حسین نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت احمر بن جزء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے بازوؤں کو کروٹوں سے علیحدہ رکھتے یہاں تک کہ آپ کا خیال ہوتا

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ شُعَیْبِ بْنِ اللَّیْثِ نَا ابْنُ وَهْبٍ نَا اللَّیْثُ عَنْ دَرَّاجٍ عَنِ ابْنِ حُجَیْرَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَفْتَرِشْ یَدَیْہِ افْتِرَاشَ الْکَلْبِ وَلْیَضُمَّ فَخِذَیْہِ۔

ابن حجیرہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو کتے کی طرح اپنے بازوؤں کو زمین پر نہ بچھائے اور نہ اپنی رانوں سے ملائے۔

بَابُ ۳۰۹۔ الرُّخْصَةُ فِیْ ذٰلِکَ۔

اس بات کی رخصت

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اشْتَکٰی اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةَ السُّجُوْدِ

ابوصالح سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ صحابۂ کرام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشقت سجدہ کی شکایت کی جب کہ وہ پھیل کر سجدہ کیا کرتے تھے۔ فرمایا کہ کہنیوں سے مدد حاصل کر لیا کرو۔

Marfat.com

عليهم اذا انفرجوا فقال استعينوا بالركب.

باب ۱۳۰ التخصر والاقعاء.

۸۹۴- حدثنا هناد بن السري عن وكيع عن سعيد بن زياد بن صبيح الحنفي قال صليت الى جنب ابن عمر فوضعت يدي على خاصرتي فلما صلى قال هذا الصلب في الصلاة وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عنه.

باب ۱۳۱ البكاء في الصلاة.

۸۹۵- حدثنا عبد الرحمن بن محمد بن سلام نا يزيد يعني ابن هارون نا حماد يعني ابن سلمة عن ثابت عن مطرف عن ابيه قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي وفي صدره ازيز كازيز الرحى من البكاء.

باب ۱۳۲ كراهية الوسوسة وحديث النفس في الصلاة.

۸۹۶- حدثنا احمد بن حنبل نا عبد الملك ابن عمرو نا هشام يعني ابن سعد عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن زيد بن خالد الجهني ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من توضأ فاحسن وضوءه ثم صلى ركعتين لا يسهو فيهما غفر له ما تقدم من ذنبه.

۸۹۷- حدثنا عثمان بن ابي شيبة نا زيد ابن الحباب نا معاوية بن صالح عن ربيعة بن يزيد عن ابي ادريس الخولاني عن جبير بن نفير الحضرمي عن عقبة بن عامر الجهني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من احد يتوضأ فيحسن الوضوء ويصلي ركعتين يقبل بقلبه ووجهه عليهما الا وجبت له الجنة.

کمر پر ہاتھ رکھنا

سعید بن زیاد بن صبیح حنفی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی اور اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ یہ نماز میں سولی کی شکل ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

نماز میں رونا

مطرف نے اپنے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز میں دیکھا کہ آپ کے سینۂ مبارک سے رونے کی آواز اس طرح نکل رہی تھی جیسے چکی کی آواز۔

نماز میں وسوسوں اور خیالات کی کراہیت

عطاء بن یسار نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں جن میں کوئی بھول چوک نہ ہو تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں۔

عثمان بن ابو شیبہ، زید بن حباب، معاویہ بن صالح، ربیعہ بن یزید، ابو ادریس خولانی، جبیر بن نفیر حضرمی نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی ایسا نہیں کہ وہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعتیں پڑھے اور ان میں دل و زبان سے متوجہ رہے مگر اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

باب ۳۱۳ الفتح علی الامام فی الصلوٰۃ۔

۸۹۸۔ حدثنا محمد بن العلاء وسلیمان ابن عبد الرحمٰن الدمشقی قالا نا مروان بن معاویۃ عن یحیی الکاہلی عن المسور بن یزید المالکی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یحیی وربما قال شہدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الصلوٰۃ فترک شیئا لم یقرأہ فقال لہ رجل یا رسول اللہ ترکت ایۃ کذا وکذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھلا اذکرتنیھا قال سلیمان فی حدیثہ قال کنت اراھا نسخت و قال سلیمان قال نا یحیی بن کثیر۔

۸۹۹۔ حدثنا یزید بن محمد الدمشقی نا ہشام بن اسمٰعیل نا محمد بن شعیب انا عبد اللہ ابن العلاء بن زبر عن سالم بن عبد اللہ عن عبد اللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلوٰۃ فقرأ فیھا فلبس علیہ فلما انصرف قال لابی اصلیت معنا قال نعم قال فما منعک۔

باب ۳۱۴ النھی عن التلقین۔

۹۰۰۔ حدثنا عبد الوھاب بن نجدۃ ثنا محمد بن یوسف الفریابی عن یونس بن ابی اسحٰق عن ابی اسحٰق عن الحارث عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی لا تفتح علی الامام فی الصلوٰۃ قال ابوداؤد ابو اسحٰق لم یسمع من الحارث الا اربعۃ احادیث لیس ھذا منھا۔

باب ۳۱۵ الالتفات فی الصلوٰۃ۔

۹۰۱۔ حدثنا احمد بن صالح نا ابن وھب اخبرنی یونس عن ابن شہاب قال سمعنا ابا الاحوص یحدثنا فی مجلس سعید بن المسیب قال قال

نماز میں امام کو لقمہ دینا

یحییٰ کاہلی نے حضرت مسور بن یزید مالکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کہا۔ فرمایا کہ میں حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں قرأت پڑھ رہے تھے۔ آپ کچھ آیتیں بھول گئے جن کو نہ پڑھا ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ فلاں فلاں آیتیں چھوڑ گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے مجھے یاد کیوں نہ کروائیں۔ سلیمان نے اپنی حدیث میں کہا۔ میں نے خیال کیا کہ شاید منسوخ ہو گئی ہیں سلیمان نے بھی یحییٰ بن کثیر سے اسے روایت کیا ہے۔

سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھتے ہوئے قرآت کی تو اس میں سہو ہو گیا جب فارغ ہوئے تو حضرت ابی بن کعب سے فرمایا کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے؟ عرض گزار ہوئے ہاں۔ فرمایا تو تمہیں بتانے سے کس چیز نے منع کیا۔

لقمہ دینے کی ممانعت

حارث نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی! نماز میں امام کو لقمہ نہ دیا کرو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابو اسحٰق نے حارث سے نہیں سنیں مگر چار حدیثیں اور یہ حدیث ان میں سے نہیں ہے۔

نماز میں ادھر ادھر دیکھنا

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ برابر بندے کی جانب متوجہ رہتا ہے اور وہ

Marfat.com

اَبُوذَرٍّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَایَزَالُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَی الْعَبْدِ وَھُوَ فِیْ صَلٰوتِہٖ مَالَمْ یَلْتَفِتْ فَاِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ۔

۹۰۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنِ الْاَشْعَثِ یَعْنِی ابْنَ سُلَیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ ھُوَ اخْتِلَاسٌ یَخْتَلِسُہُ الشَّیْطَانُ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَبْدِ۔

بَابُ ۳۱۶ السُّجُوْدِ عَلَی الْاَنْفِ۔

۹۰۳ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ نَا عِیْسٰی عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُئِیَ عَلٰی جَبْھَتِہٖ وَعَلٰی اَرْنَبَتِہٖ اَثَرُ طِیْنٍ مِنْ صَلٰوۃٍ صَلَّاھَا بِالنَّاسِ قَالَ اَبُوْعَلِیٍّ ھٰذَا الْحَدِیْثُ لَمْ یَقْرَاْہُ اَبُوْدَاوٗدَ فِی الْعَرْضَۃِ الرَّابِعَۃِ۔

بَابُ ۳۱۷ النَّظَرِ فِی الصَّلٰوۃِ۔

۹۰۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا اَبُوْمُعَاوِیَۃَ ح وَ نَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ نَا جَرِیْرٌ وَھٰذَا حَدِیْثُہٗ وَھُوَ اَتَمُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمُسَیَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِیْمِ بْنِ طُرْفَۃَ الطَّائِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ عُثْمَانُ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَرَاٰی فِیْہِ نَاسًا یُصَلُّوْنَ رَافِعِیْ اَیْدِیْھِمْ اِلَی السَّمَآءِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ لَیَنْتَھِیَنَّ رِجَالٌ یَشْخَصُوْنَ اَبْصَارَھُمْ اِلَی السَّمَآءِ قَالَ مُسَدَّدٌ فِی الصَّلٰوۃِ اَوْ لَا تَرْجِعُ اِلَیْھِمْ اَبْصَارُھُمْ۔

۹۰۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا یَحْیٰی عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ حَدَّثَھُمْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ فَاشْتَدَّ

نماز میں ہو جب تک ادھر ادھر نہ دیکھے جب ادھر اُدھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی توجہ ہٹا لیتا ہے۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز میں آدمی کے اِدھر اُدھر دیکھنے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ یہ شیطان کا اچک لینا ہے جو وہ کسی بندے کی نماز میں سے اچک لیتا ہے۔

ناک پر سجدہ کرنا

ابوسلمہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشانی اور ناک پر نماز کے باعث مٹی کا نشان دیکھا کہ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تھی۔ ابوعلی نے فرمایا کہ چوتھی دفعہ کتاب کو پڑھتے ہوئے امام ابوداؤد نے اس حدیث کو نہیں پڑھا تھا۔

نماز میں کسی چیز کو دیکھنا

مسدد، ابومعاویہ۔ عثمان بن ابوشیبہ، جریر، اعمش، مسیب بن رافع، تمیم بن طرفہ طائی، جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو اس میں دیکھا کہ کچھ لوگوں نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے ہیں۔ پھر دونوں راوی متفق ہو گئے فرمایا کہ لوگ آسمان کی طرف دیکھنے سے باز آجائیں۔ مسدد نے کہا کہ نماز میں دیکھنے سے ہو سکتا ہے کہ ان کی بینائی واپس نہ لوٹائی جائے۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ نماز میں اپنی نگاہیں اٹھاتے ہیں پس سختی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے باز آجائیں ورنہ

Marfat.com

قَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ عَنْ ذٰلِكَ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ۔

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ نَا سُفْيٰنُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ فَقَالَ شَغَلَتْنِيْ اَعْلَامُ هٰذِهٖ اذْهَبُوْا بِهَا اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَائْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّتِهٖ۔

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا اَبِيْ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامًا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ وَاَخَذَ كُرْدِيًّا كَانَ لِاَبِيْ جَهْمٍ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْخَمِيْصَةُ كَانَتْ خَيْرًا مِّنَ الْكُرْدِيِّ۔

باب ۳۱۸ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ۔

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ نَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي السَّلُوْلِيُّ عَنْ سَهْلِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ يَعْنِيْ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهُوَ يَلْتَفِتُ اِلَى الشِّعْبِ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَكَانَ اَرْسَلَ فَارِسًا اِلَى الشِّعْبِ مِنَ اللَّيْلِ يَحْرُسُ۔

ان کی نگاہیں اُچک لی جائیں گی۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک چادر کے ساتھ نماز پڑھی جس میں نقش و نگار بنے ہوئے تھے فرمایا کہ اس نے مجھے بھلایا تھا لہٰذا جا کر یہ ابوجہم کو دے دو اور میرے لیے کمبل لے آؤ۔

ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضور نے ابوجہم کی کُردی چادر لے لی تو آپ سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ! آپ کی چادر اس کُردی چادر سے بہتر تھی۔

اس کی اجازت

سلولی سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نماز فجر کی اقامت کہی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے اور گھاٹی کی طرف دیکھ رہے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ آپ نے رات کے وقت گھاٹی کی جانب نگرانی کے لیے سوار بھیجے تھے۔ ف

ف۔ اس حدیث میں دو باتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ پہلی بات یہ کہ دوران نماز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بار بار گھاٹی کی طرف دیکھا اور اس سے توجہ الی اللہ میں کوئی فرق نہ آیا۔ اسی طرح مشہور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ علیہ وسلم نے دوران نماز دو تین مرتبہ اوپر کی جانب دست مبارک اٹھایا اور نیچے کر لیا۔ بعد نماز صحابہ کرام کے عرض کرنے پر فرمایا کہ دوران نماز میں جنت کا مشاہدہ کر رہا تھا۔ ایک پھلوں سے لدی ہوئی ٹہنی مجھے بہت پسند آئی۔ ارادہ ہوا کہ امت کے لیے توڑ لوں پھر دنیا کی بے ثباتی کے پیش نظر ارادہ ملتوی کر دیا۔ دست مبارک کا اٹھانا اور نیچے لانا ان خیالات کی وجہ سے ہی تھا۔ آخر میں فرمایا لَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا۔ اگر میں اسے توڑ لاتا تو تم رہتی دنیا تک کھاتے رہتے اسی طرح قرآن کریم میں ہے قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ (سورۃ البقرہ آیت ۱۴۴) اے محبوب! ہم تمہارا بار بار آسمان کی طرف دیکھنا ملاحظہ فرما رہے ہیں یہ واقعہ بھی نماز کے دوران پیش آیا تھا۔ معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نماز میں کسی اور جانب متوجہ ہونا یا دیکھنا توجہ الی اللہ میں حائل نہیں ہوتا تھا۔ ورنہ دوران نماز آپ کو ایسا کرنے سے منع فرما دیا جاتا۔ لہٰذا وہ ہزار چیزوں کی جانب بھی توجہ فرمائیں تو

Marfat.com

ایک کی جانب توجہ دوسروں کی طرف متوجہ ہونے میں حائل نہیں ہوگی کیونکہ یہ بات محبوبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے لہٰذا آپ کو اپنے جیسا سمجھنا اور مثلیت کا دم بھرنا سراسر بارگاہِ رسالت کی تنقیص ہے۔

دوسری بات اس حدیث کی یہ کہ حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دورانِ نماز بار بار گھاٹی کی جانب نظر کرتے ہوئے دیکھا۔ ممکن ہے دیگر کتنے ہی صحابۂ کرام بھی اسی طرح دیکھتے رہے ہوں۔ نماز توجہ الی اللہ کا مقام ہے اور حالتِ قیام میں سجدے کی جگہ نظر رکھنی چاہیے لیکن صحابۂ کرام عین نماز کی حالت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب دیکھنے لگتے، سجدے کی جگہ سے نظر ہٹا لیتے اور اسے توجہ الی اللہ کے خلاف شمار نہیں کیا جاتا تھا۔ اسی طرح جب آخری مرض میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھا رہے تھے اور دورانِ نماز حضور تشریف لے آئے تو صحابۂ کرام کی نگاہیں مقامِ سجدہ سے ہٹ کر حبیبِ پروردگار کی جانب ہو گئیں اور انہوں نے بار بار حضرت ابوبکر کو مطلع کرنا شروع کر دیا۔ حضرت ابوبکر نے بھی حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا، نماز اسی طرح جاری رکھنے کے اشارے کا بھی مشاہدہ کیا اللہ اور رسول نے ان حضرات کو ایسا کرنے سے کسی مرحلے پر منع نہیں فرمایا۔ معلوم ہوا کہ توجہ الی رسول اللہ بھی عین توجہ الی اللہ ہے۔ اسی لیے پروردگارِ عالم نے فرمایا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ (سورۃ الانفال، آیت ۲۴) اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے لیے حاضر ہو جب وہ تمہیں بلائیں۔ اس کے باوجود کسی کا عقیدہ رکھنا: "از وسوسۂ زنا خیال مجامعت خود بہتر ست کہ صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در خیال صورت گاؤ خر خود است (صراطِ مستقیم، ص ۹۵) پھر اسے شرک قرار دینا یہ سراسر دریدہ دہنی اور منصبِ رسالت کی تنقیص ہے مسلمانوں کو رسول دشمنی کی اس وبا سے کوسوں دور بھاگنا چاہیے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے شر سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے آمین۔

باب ۳۱۹ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں عمل

۹۰۹- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ ابْنَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا۔

عمرو بن سلیم نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نے امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اٹھایا ہوا تھا جب آپ سجدہ کرتے تو اسے بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اٹھا لیتے۔

۹۱۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ جُلُوسًا إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ وَأُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ صَبِيَّةٌ يَحْمِلُهَا عَلَى عَاتِقِهِ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَلَى عَاتِقِهِ يَضَعُهَا

عمر بن سلیم زرقی نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے اور آپ نے امامہ بنت ابوالعاص بن ربیع کو اٹھایا ہوا تھا اور اس کی والدہ ماجدہ حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھیں وہ بچی تھیں اور انہیں کندھے پر اٹھایا ہوا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور انہیں کندھے پر اٹھائے رکھا۔ انہیں رکوع کرتے وقت

Marfat.com

إِذَا رَكَعَ وَيُعِيدُهَا إِذَا قَامَ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ بِهَا۔

بٹھا دیا اور کھڑے ہوتے وقت اٹھا لیا۔ نماز پوری کرنے تک آپ ان کے ساتھ ایسا ہی کرتے رہے۔

۹۱۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لِلنَّاسِ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عُنُقِهِ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَسْمَعْ مَخْرَمَةُ مِنْ أَبِيهِ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا۔

عمرو بن سلیم زرقی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور حضرت امامہ بنت ابوالعاص آپ کی گردن پر تھیں۔ جب آپ سجدہ کرتے تو انہیں بٹھا دیتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مخرمہ نے اپنے والد ماجد سے نہیں سنی مگر ایک ہی حدیث۔

۹۱۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلصَّلٰوةِ فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ وَقَدْ دَعَاهُ بِلَالٌ لِلصَّلٰوةِ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ بِنْتُ ابْنَتِهِ عَلَى عُنُقِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مُصَلَّاهُ وَقُمْنَا خَلْفَهُ وَهِيَ فِي مَكَانِهَا الَّذِي هِيَ فِيهِ قَالَ فَكَبَّرَ فَكَبَّرْنَا قَالَ حَتَّى إِذَا أَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْكَعَ أَخَذَهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ سُجُودِهِ ثُمَّ قَامَ أَخَذَهَا فَرَدَّهَا فِي مَكَانِهَا فَمَا زَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ بِهَا ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عمرو بن سلیم زرقی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ظہر یا عصر کی نماز کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے اور نماز کے لیے حضرت بلال نے آپ کو بلایا تو آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور امامہ بنت ابوالعاص کو آپ نے گردن پر اٹھایا ہوا تھا جو آپ کی نواسی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لیے مصلے پر کھڑے ہو گئے اور اسے اسی جگہ پر رکھا جہاں تھی راوی کا بیان ہے کہ آپ نے تکبیر تحریمہ کہی تو ہم نے بھی تکبیر کہی۔ یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع کرنا چاہا تو پکڑ کر اسے بٹھا دیا یہاں تک کہ جب سجود سے فارغ ہو کر کھڑے تو اسے اٹھا لیا اور اسی طرح سوار کر لیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر رکعت میں اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہو گئے۔

۹۱۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ۔

ضمضم بن جوش نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دو کالے جانوروں کو نماز میں مار دیا کرو یعنی سانپ اور بچھو کو

Marfat.com

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ وَهٰذَا لَفْظُهُ قَالَ نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ نَا بُرْدٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْمَدُ يُصَلِّيْ وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ قَالَتْ فَمَشٰى فَفَتَحَ لِيْ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى مُصَلَّاهُ وَذَكَرَ أَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امام بن حنبل نے فرمایا۔ نماز پڑھ رہے تھے اور دروازہ بند تھا میں آئی تو میں نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ ان کا بیان ہے کہ آپ نے چل کر میرے لیے دروازہ کھولا پھر اپنے مصلے کی طرف لوٹ گئے اور بتایا کہ دروازہ جانب قبلہ تھا۔

باب ۳۲۹ رَدِّ السَّلَامِ فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز میں سلام کا جواب دینا

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا وَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا۔

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کرلیا کرتے جبکہ آپ نماز میں ہوتے اور آپ ہمیں سلام کا جواب مرحمت فرما دیتے جب ہم حضرت نجاشی کے پاس سے واپس لوٹے تو اور ہم نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے جواب نہ دیا اور فرمایا کہ نماز میں مصروفیت ہوتی ہے۔

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا أَبَانٌ نَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ وَنَأْمُرُ بِحَاجَتِنَا فَقَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَأَخَذَنِيْ مَا قَدُمَ وَمَا حَدُثَ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهٖ مَا يَشَاءُ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ أَحْدَثَ أَنْ لَا تَكَلَّمُوْا فِي الصَّلٰوةِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ۔

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز میں ہم سلام اور ضرورت کی باتیں کرلیا کرتے پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے تو میں نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے جواب نہ دیا مجھے اگلی پچھلی باتوں کی پریشانی نے جکڑ لیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ نماز میں باتیں نہ کیا کریں۔" پھر میرے سلام کا جواب دیا۔

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّهُ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ إِشَارَةً قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ إِشَارَةً بِإِصْبَعِهٖ وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ

یزید بن خالد بن موہب اور قتیبہ بن سعید، لیث، بکیر، نابل، حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے تو میں نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے اشارے سے جواب دیا۔ راوی کا بیان ہے۔ میرے علم کے مطابق انہوں نے یہی فرمایا کہ اپنی

Marfat.com

قُتَيْبَةَ

انگلی کے ساتھ۔ یہ الفاظ حدیث قتیبہ کے ہیں۔

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَرْسَلَنِي نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي بِيَدِهِ هَكَذَا ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَنَا أَسْمَعُهُ يَقْرَأُ وَيُومِئُ بِرَأْسِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي أَرْسَلْتُكَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أُكَلِّمَكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي۔

ابو زبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بنی مصطلق کی طرف بھیجا جب میں واپس حاضر خدمت ہوا تو آپ اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے پھر میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اسی طرح میں پھر عرض گزار ہوا تو ہاتھ کے اشارے سے فرمایا کہ اسی طرح میں آپ کی قرأت سن رہا تھا اور آپ سر مبارک سے اشارہ کر رہے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ جس کام کے لیے میں نے تمہیں بھیجا تھا اس کا کیا بنا یا علاوہ بریں مجھے تمہارے ساتھ باتیں کرنے سے کسی چیز نے نہیں روکا مگر میں نماز پڑھ رہا تھا۔

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْخُرَاسَانِيُّ الدَّامِغَانِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ نَا نَافِعٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قُبَاءٍ يُصَلِّي فِيهِ قَالَ فَجَاءَتْهُ الْأَنْصَارُ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ يَقُولُ هَكَذَا وَبَسَطَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ كَفَّهُ وَجَعَلَ بَطْنَهُ أَسْفَلَ وَجَعَلَ ظَهْرَهُ إِلَى فَوْقٍ۔

نافع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد قباء میں نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے۔ پس انصار حاضر خدمت ہوئے اور انہوں نے آپ کو سلام کیا۔ جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت بلال سے کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس طرح ان کے سلام کا جواب دیتے ہوئے دیکھا جبکہ انہوں نے نماز میں آپ کو سلام کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اس طرح جعفر بن عون نے اپنی ہتھیلی کو اکھٹا کیا، اس کے بطن کو نیچے اور پشت کو اوپر کر لیا۔

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا غِرَارَ فِي صَلَاةٍ وَلَا تَسْلِيمٍ قَالَ أَحْمَدُ يَعْنِي فِيمَا أَرَى أَنْ لَا تُسَلِّمَ وَلَا يُسَلَّمَ عَلَيْكَ وَلَا يُغَرِّرُ الرَّجُلُ بِصَلَاتِهِ فَيَنْصَرِفُ وَهُوَ فِيهَا شَاكٌّ۔

ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں نہ دھوکہ ہے اور نہ سلام کرنا۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ نہ تم کسی کو سلام کرو اور نہ کوئی تمہیں سلام کرے اور دھوکا یہ ہے کہ آدمی اپنی نماز سے اس حالت میں لوٹے کہ وہ اس میں شک کرتا ہو۔

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا مُعَاوِيَةُ

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

Marfat.com

ابْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ لَا غِرَارَ فِي تَسْلِيمٍ وَلَا صَلٰوةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَلٰى لَفْظِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

تعالیٰ عنہ نے فرمایا اور غالباً مرفوعاً فرمایا کہ سلام اور نماز میں دھوکا یا نقصان نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن فضیل نے ابن مہدی کے لفظوں میں اور مرفوع نہیں کیا۔

Marfat.com

پارہ ــــ ۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۳۲ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ فِي الصَّلوٰةِ.

۹۲۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى ح وَنَا عُثْمَانُ
ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنٰى عَنْ
حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ
هِلَالِ ابْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ
مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ
فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ
فَقُلْتُ وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ قَالَ
فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ فَعَرَفْتُ
أَنَّهُمْ يُصَمِّتُونِي قَالَ عُثْمَانُ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُسَكِّتُونِي
لٰكِنِّي سَكَتُّ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِأَبِي وَأُمِّي مَا ضَرَبَنِي وَلَا كَهَرَنِي وَلَا سَبَّنِي
ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الصَّلوٰةَ لَا يَحِلُّ فِيهَا شَيْءٌ
مِنْ كَلَامِ النَّاسِ هٰذَا إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ
وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا قَوْمٌ حَدِيثُ عَهْدٍ
بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَنَا اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ وَمِنَّا رِجَالٌ
يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتِهِمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا
رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ
فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدُّهُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ
يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ
وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ قَالَ قُلْتُ إِنَّ جَارِيَةً لِي كَانَتْ

نماز میں چھینکنے والے کو جواب دینا

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو ایک آدمی کو چھینک آگئی تو میں نے کہا یرحمک اللہ پس لوگ مجھے گھورنے لگے۔ میں نے کہا میری ماں مجھے روئے بات کیا ہے کہ آپ میری طرف دیکھ رہے ہیں؟ وہ اپنی رانوں پر ہاتھ مارنے لگے تو میں سمجھ گیا کہ مجھے خاموش رہنے کے لیے کہہ رہے ہیں جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خاموش رہنے کا اشارہ کر رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے میرے ماں باپ ان پر قربان کہ نہ مجھے مارا، نہ ڈانٹا اور نہ برا بھلا کہا بلکہ فرمایا کہ نماز میں لوگوں سے باتیں کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں تسبیح تکبیر اور قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے یا جو بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم ایسے لوگ ہیں کہ ہماری جاہلیت کا زمانہ زیادہ دور نہیں گیا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام میں لے آیا لیکن ہم میں سے بعض لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں۔ فرمایا کہ تم ان کے پاس نہ جانا۔ میں عرض گزار ہوا کہ ہم میں سے بعض لوگ شگون لیتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ ان کے دلوں کی گھڑنت ہے لہٰذا تمہیں ایسی کوئی بات نہ روکے میں نے عرض کی کہ ہم میں سے بعض خط کھینچتے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں میں سے ایک نبی خط کھینچا کرتے تھے تو جو اس کے موافق ہو درست ہے میں عرض گزار ہوا کہ میری ایک لونڈی ہے جو اُحد اور جوانیہ کی جانب بکریاں چرایا کرتی ہے جب میں اس کے پاس گیا تو معلوم ہوا کہ بھیڑیا ان

Marfat.com

ترعى غنيمات قبل أحد والجوانية إذ طلعت عليها اطلاعة فإذا الذئب قد ذهب بشاة منها وأنا من بني آدم آسف كما يأسفون لكني صككتها صكة فعظم ذلك على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت أفلا أعتقها قال ائتني بها فجئت بها فقال أين الله قالت في السماء قال من أنا قالت أنت رسول الله قال أعتقها فإنها مؤمنة۔

۹۲۳۔ حدثنا محمد بن يونس النسائي نا عبد الملك بن عمرو نا فليح عن هلال بن علي عن عطاء بن يسار عن معاوية بن الحكم السلمي قال لما قدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم علمت أمورا من أمور الإسلام فكان فيما علمت أن قيل لي إذا عطست فاحمد الله وإذا عطس العاطس فحمد الله فقل يرحمك الله قال فبينما أنا قائم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في الصلوة إذ عطس رجل فحمد الله فقلت يرحمك الله رافعا بها صوتي فرماني الناس بأبصارهم حتى احتملني ذلك فقلت ما لكم تنظرون إلي بأعين شزر قال فسبحوا فلما قضى النبي صلى الله عليه وسلم الصلوة قال من المتكلم قيل هذا الأعرابي فدعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لي إنما الصلوة لقراءة القرآن وذكر الله فإذا كنت فيها فليكن ذلك شأنك فما رأيت معلما قط أرفق من رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

باب ۳۲۲ التأمين وراء الإمام۔

۹۲۴۔ حدثنا محمد بن كثير أنا سفيان عن سلمة عن حجر أبي العنبس الحضرمي عن وائل بن حجر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قرأ ولا الضالين قال آمين ورفع بها صوته۔

میں سے ایک بکری لے گیا ہے آخر میں انسان تھا اور مجھے انسانوں کی طرح افسوس ہوا تو میں نے اس کی پٹائی کر دی تو یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گراں گزری۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا اسے آزاد کر دوں فرمایا کہ اسے میرے پاس لاؤ۔ میں اسے لے کر حاضر خدمت ہوا آپ نے فرمایا کہ خدا کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ آسمان میں۔ فرمایا کہ میں کون ہوں؟ عرض گزار ہوئی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں فرمایا کہ اسے آزاد کر دو، یہ تو مومنہ ہے۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے اسلامی تعلیمات سے چند باتیں سیکھیں ان میں ان میں ایک بات یہ سکھائی گئی کہ جب تمہیں چھینک آئے تو الحمد للہ کہنا اور جب دوسرا چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تم یرحمک اللہ کہنا ایک دفعہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک آدمی کو چھینک آئی اور اس نے الحمد للہ کہا پس میں نے اونچی آواز سے یرحمک اللہ کہا۔ لوگ مجھے گھورنے لگے یہاں تک کہ مجھے یہ بات ناگوار گزری میں نے کہا کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے جو مجھے کنکھیوں سے دیکھ رہے ہیں راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے سبحان اللہ کہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پوری کر چکے تو فرمایا کہ باتیں کون کر رہا تھا؟ عرض کی گئی کہ یہ اعرابی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلا کر مجھ سے فرمایا۔ نماز قرآن کریم کی تلاوت اور ذکر الٰہی کے لیے ہے جب تم نماز میں ہو تو تمہیں یہی کام کرنا چاہیے۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر نرمی کے ساتھ سکھانے والا ماہر کوئی نہ

امام کے پیچھے آمین کہنا

حجر ابوالعنبس حضرمی سے روایت ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ولا الضالین پڑھا تو کہا آمین اور اپنی آواز اونچی رکھی

Marfat.com

ف۔ آمین کہنے کے بارے میں احادیث مختلف وارد ہوئی ہیں۔ بعض سے آمین آہستہ سے کہنا اور بعض سے بلند آواز کے ساتھ کہنا ثابت ہوتا ہے۔ اسی لیے آمین کہنے میں آئمہ مجتہدین کے درمیان اختلاف ہے۔ ہر ایک کے مذہب کی بنیاد احادیث صحیحہ پر ہے۔ مجتہدین حضرات کے سرخیل یعنی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ امام مقتدی اور منفرد سب آہستہ آمین کہیں کیونکہ نماز کی روح حضورِ قلب ہے اور اس کے لیے سکون و اطمینان درکار جو آہستہ آمین کہنے میں زیادہ حاصل لہٰذا احناف کا یہی مختار شعار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٩٢٥۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَهَرَ بِآمِينَ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ خَدِّهِ۔

حجر بن اسود نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے آواز سے آمین کہی اور آپ نے دائیں اور بائیں جانب سلام کیا یہاں تک کہ میں نے آپ کے مبارک رخساروں کی سفیدی دیکھی۔

٩٢٦۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَلَا غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ حَتَّى يَسْمَعَ مَنْ يَلِيهِ مِنَ الصَّفِّ الْأَوَّلِ۔

بشر بن رافع سے حضرت عبد اللہ بن عم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝ کی تلاوت کرلی تو کہا۔ آمین یہاں تک کہ پہلی صف میں جو نزدیک تھے انہوں نے سن لیا۔

٩٢٧۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ابوصالح سمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم آمین کہا کرو اور جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے موافق ہو گیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔ ف

ف۔ فرشتوں کے ساتھ آمین کہنے میں دو طرح موافقت ہو سکتی ہے۔ اولاً وقت کا ایک ہونا۔ ثانیاً آواز ایک جیسی ہونا۔ ولا الضالین کہنے کے فوراً بعد آمین کہنے سے فرشتوں کے ساتھ وقتی موافقت ہو جاتی ہے لیکن فرشتوں کے آمین کہنے کی آواز کوئی نہیں سنتا لہٰذا یہ صوتی موافقت آہستہ آمین کہنے میں ہے اسی لیے احناف نے آہستہ آمین کہنے کو ترجیح دی تاکہ فرشتوں کے ساتھ ڈبل موافقت ہو جائے جس کے باعث اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت کے زیادہ حقدار قرار پائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٩٢٨۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین

Marfat.com

اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اٰمِيْنَ۔

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ رَاهَوَيْهِ اَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ بِلَالٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَسْبِقْنِيْ بِاٰمِيْنَ۔

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ عُتْبَةَ الدِّمَشْقِيُّ وَمَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا نَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ صُبَيْحِ بْنِ مُحْرِزٍ الْحِمْصِيِّ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ مُصَبِّحٍ الْمَقْرَئِيُّ قَالَ كُنَّا نَجْلِسُ اِلٰى اَبِيْ زُهَيْرٍ النُّمَيْرِيِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ فَيَتَحَدَّثُ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ فَاِذَا دَعَا الرَّجُلُ مِنَّا بِدُعَاءٍ قَالَ اخْتِمْهُ بِاٰمِيْنَ فَاِنَّ اٰمِيْنَ مِثْلُ الطَّابَعِ عَلَى الصَّحِيْفَةِ قَالَ اَبُوْ زُهَيْرٍ اُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَلَحَّ فِي الْمَسْاَلَةِ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِعُ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْجَبَ اِنْ خَتَمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ بِاَيِّ شَيْءٍ يَخْتِمُ فَقَالَ اٰمِيْنَ فَاِنَّهٗ اِنْ خَتَمَ بِاٰمِيْنَ فَقَدْ اَوْجَبَ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ الَّذِيْ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى الرَّجُلَ فَقَالَ اخْتِمْ يَا فُلَانُ بِاٰمِيْنَ وَاَبْشِرْ وَهٰذَا لَفْظُ مَحْمُوْدٍ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْمَقْرَئِيُّ قَبِيْلَةٌ مِنْ حِمْيَرَ۔

باب ۳۲۳ التَّصْفِيْقِ فِي الصَّلٰوةِ۔

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ

کہا کرو کیونکہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے موافق ہو گیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں۔ ابن شہاب کا قول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی آمین کہا کرتے تھے۔

ابوعثمان نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! آپ مجھ سے پہلے آمین نہ کہا کریں۔

صبیح بن محرز حمصی نے ابو مصبح مقرئی سے روایت کی ہے کہ ہم حضرت ابو زہیر نمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا کرتے جو صحابی تھے۔ وہ بہت ہی اچھی باتیں بتایا کرتے تھے۔ جب ہم میں سے ایک نے دعا کی تو فرمایا کہ اسے آمین پر ختم کیا کرو کیونکہ آمین اس طرح ہے جیسے تحریر پر مُہر۔ حضرت ابو زہیر نے فرمایا کہ میں تمہیں اس کے متعلق بتاتا ہوں کہ ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے۔ پس ہم ایسے آدمی کے پاس پہنچے جو گڑگڑا کر دعا کر رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے سننے کے لیے ٹھہر گئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبول ہو جائے گی اگر یہ ختم کرے لوگوں میں سے ایک عرض گزار ہوا کہ کسی چیز کے ساتھ ختم کرے؟ فرمایا آمین کے ساتھ اگر یہ آمین کے ساتھ ختم کرے گا تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔ وہ شخص واپس لوٹا جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تھا اور دعا کرنے والے کے پاس آکر کہنے لگا۔ اے فلاں! اسے آمین کے ساتھ ختم کرو اور خوشی پاؤ اور یہ محمود کا لفظ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مقری ایک قبیلہ ہے حمیر میں سے۔

نماز میں تالی بجانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سبحان اللہ مردوں کے لیے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔ ف

Marfat.com

ف جب نماز میں کوئی ایسا واقعہ پیش آجائے جس کے باعث امام کو متوجہ کرنا پڑ جائے تو ایسے مواقع پر مردوں کے لیے حکم ہے وہ دوسرے لفظوں میں کلام نہ کریں بلکہ سبحان اللہ اتنی آواز سے کہہ دیں کہ امام سن لے اور اس امر کی جانب متوجہ ہو جائے۔ جب عورتیں بھی مسجدوں میں مردوں کے ساتھ باجماعت نماز پڑھا کرتی تھیں تو حکم تھا کہ جب کوئی عورت امام کو متوجہ کرنا چاہے تو اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی مارے جس سے تھوڑی سی آواز پیدا ہوگی اور امام متوجہ ہو جائے گا۔ یہ اس لیے ہے کہ عورت کی آواز بھی عورت یعنی چھپانے والی چیز ہے لہٰذا عورت غیر محرم مردوں کو سبحان اللہ کہہ کر بھی اپنی آواز نہ سنائے کیا یہ عبرت ناک سانحہ اور قیامت کی ایک نشانی نہیں کہ ملت اسلامیہ کی اس کانِ غیرت اور گوہر گرانمایہ کو حقوق نسواں اور آزادیٔ نسواں کے نام پر جنسِ ارزاں اور بے قدر و قیمت شے بنانے پر کمر باندھی ہوئی ہے وہ چاہتے ہیں کہ یہ چراغ خانہ اب شمع محفل بن کر رہے یہ عطرِ خالص اب کسی شیشی میں رہ کر اپنا وجود قائم نہ رکھے بلکہ باہر نکل کر فضاؤں میں تحلیل ہو جائے اور سرے سے اپنا وجود ہی کھو بیٹھے تاکہ ان کے پیٹ سے غیور مسلمان جنم ہی نہ پا سکیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمان مردوں اور عورتوں کو عقل سلیم عطا فرمائے۔ آمین

۹۳۲ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتُصَلِّي بِالنَّاسِ فَأُقِيمَ فَقَالَ نَعَمْ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمْ مِنَ التَّصْفِيحِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف کی طرف تشریف لے گئے تاکہ ان کے درمیان صلح کروا دی جائے اور نماز کا وقت ہو گیا تو مؤذن نے آکر حضرت ابوبکر سے کہا کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو میں اقامت کہہ دوں پس حضرت ابوبکر نماز پڑھا رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور لوگ نماز میں تھے۔ آپ لوگوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف ہی میں جا کر جلوہ افروز ہو گئے تو لوگوں نے تالیاں بجائیں اور حضرت ابوبکر نماز میں اِدھر اُدھر متوجہ نہیں ہوا کرتے تھے۔ جب لوگوں نے زیادہ ہی تالیاں بجائیں تو وہ متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ حضرت ابوبکر نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایسا حکم فرمایا۔ پھر حضرت ابوبکر پیچھے ہٹے یہاں تک کہ پیچھے صف میں آگئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ کر نماز پڑھانے لگے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا۔ اے ابوبکر! جب میں نے حکم دیا تھا تو تمہیں کس چیز نے منع کیا؟ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ ابن ابی قحافہ کی یہ مجال نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم

Marfat.com

إِذَا سَبَّحَ الْتَفَتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا فِي الْفَرِيضَةِ۔

کیا ہوا کہ میں نے تمہیں کثرت سے تالیاں بجاتے ہوئے دیکھا؟ جب نماز میں کوئی واقعہ پیش آئے تو سبحان اللہ کہا کرو، کیونکہ جب تم سبحان اللہ کہو گے تو امام متوجہ ہو گا اور تالی بجانا تو عورتوں کے لیے ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حکم فرض نمازوں سے متعلق ہے۔ ف

ف۔ بنی عمرو بن عوف میں حضرت ابوبکر صدیق کتنے ہی صحابہ کرام کو نماز پڑھا رہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے صف اول میں آشامل ہوئے کتنے ہی صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب عین حالت نماز میں متوجہ ہو گئے اور آپ کی تعظیم کے پیش نظر حضرت ابوبکر صدیق کو حضور کی حاضری سے مطلع کرنے کے لیے تالیاں بجانے لگے۔ حضرت ابوبکر نے مصلے پر کھڑے ہونے کے باوجود نماز پڑھاتے ہوئے مڑ کر حضور کو دیکھا اور حضور نے انہیں اپنی جگہ رہنے کا جو اشارے سے حکم فرمایا وہ بھی دیکھا، اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عین حالت نماز میں تعظیم بجا لاتے ہوئے پیچھے ہٹ آئے اور نماز کے بعد حضور نے وجہ پوچھی کہ حکم دینے کے باوجود کیوں ہٹے تو عرض گزار ہوئے کہ ابوقحافہ کے بیٹے کی یہ مجال کہاں کہ نماز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو۔ گویا عین حالت نماز میں عملاً رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم بجا لائے اور حضور نے اس پر نکیر نہ فرمائی کیونکہ نبی کی تعظیم تو روح ایمان و جان اسلام ہے اس کے باوجود پاک و ہند کی موجودہ ترقی وہابیت کے بانی یعنی مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی صاحب (المتوفی ۱۲۴۶ھ / ۱۹۳۱ء) نے لکھا ہے۔

از وسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجۂ خود بہتر ست و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالتمآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است کہ خیال آں با تعظیم و اجلال بسویدای دل انسان می چسپد بخلاف خیال گاؤ خر کہ نہ آں قدر چسپیدگی می بود و نہ تعظیم بلکہ مہان و محقر می بود و ایں تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود میشود بشرک میکشد (صراط مستقیم، ص ۸۶)

زنا کے وسوسے اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرنے کا خیال بہتر ہے اور اپنے شیخ یا اس جیسے کسی بزرگ کی جانب توجہ کرنا خواہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوں یہ کتنے ہی درجے گدھے بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے کہ ان کا خیال تعظیم و توقیر کے ساتھ انسان کے دل میں سما جائے گا، جبکہ اس کے خلاف گدھے بیل کے خیال سے یہ وابستگی نہیں ہوتی اور نہ تعظیم بلکہ نفرت حقارت ہی ہوتی ہے اور دوسرے کی ایسی تعظیم و توقیر اگر نماز میں ملحوظ و مقصود ہو تو وہ شرک کی طرف لے جاتی ہے۔

موصوف نے نبی کی تعظیم و توقیر اور اس کے خیال کو شرک ٹھہرایا جبکہ پروردگار عالم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد یوں بیان فرمایا ہے۔

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝

بیشک ہم نے تمہیں بھیجا مشاہدہ کرتا نیز خوشی اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ

Marfat.com

(۹ : ۴۸) کی پاکی بیان کرو۔

یہاں آپ کی بعثت کے تین مقاصد مذکور ہوئے۔ (۱) لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں۔ (۲) رسول کی تعظیم و توقیر کریں (۳) اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ یہاں رسول کی تعظیم و توقیر کو عبادات پر مقدم رکھا اور ایمان کے بعد بیان فرمایا کیونکہ ایمان کی روح اور عبادات کی جان ہی رسول کی تعظیم و توقیر ہے۔ اس آیۂ مقدسہ کے پیش نظر مسلمانوں کا اسلامی ایمانی اور قرآنی طرز عمل یہ ہونا چاہیئے۔ ۔ ۵

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم نبی
اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجیے

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ اَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُمْ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَالَ لِبِلَالٍ اِنْ حَضَرَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَلَمْ اٰتِكَ فَمُرْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ ثُمَّ اَمَرَ اَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ قَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ اِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْتُصَفِّحِ النِّسَاءُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنی عمرو بن عوف میں جھگڑا ہو گیا تھا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ ظہر کے بعد ان کے درمیان صلح کروانے کے لیے چل پڑے اور حضرت بلال سے فرمایا کہ اگر نماز عصر کا وقت ہو جائے اور میں تمہارے پاس نہ پہنچوں تو ابوبکر سے کہنا کہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ جب عصر کا وقت ہوا تو حضرت بلال نے اذان پڑھی پھر اقامت کہی، پھر حضرت ابوبکر سے کہا تو وہ آگے بڑھ گئے اس کے آخر میں فرمایا کہ جب نماز میں کوئی واقعہ پیش آئے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجائیں۔

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ نَا الْوَلِيْدُ نَا عِيْسَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ قَوْلُهُ التَّصْفِيْحُ لِلنِّسَاءِ تَضْرِبُ بِاِصْبَعَيْنِ مِنْ يَمِيْنِهَا عَلٰى كَفِّهَا الْيُسْرٰى۔

محمود بن خالد، ولید، عیسیٰ بن ایوب نے عورتوں سے متعلق تالی بجانے کے ارشاد کے بارے میں فرمایا کہ عورت دائیں ہاتھ کی دو انگلیاں اپنی بائیں ہتھیلی پر مارے۔

باب ۳۲۴ اَلْاِشَارَةُ فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز میں اشارہ کرنا

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوْيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيْرُ فِي الصَّلٰوةِ۔

احمد بن محمد بن شبویہ اور ابن رافع، عبدالرزاق، معمر، زہری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں اشارہ فرمایا کرتے تھے۔

۹۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ اَبِيْ غَطَفَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ يَعْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ مَنْ اَشَارَ فِيْ صَلَاتِهٖ اِشَارَةً تُفْهَمُ عَنْهُ فَلْيَعُدْ لَهَا يَعْنِيْ

ابوغطفان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں سبحان اللہ کہنا مردوں کے واسطے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے جو نماز میں ایسا اشارہ کرے جس کا کوئی مفہوم ہو تو وہ دوبارہ نماز پڑھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث وہم ہے۔

Marfat.com

الصَّلٰوةَ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَهْمٌ۔

بَابُ ۳۲۵ مَسْحِ الْحَصٰى فِى الصَّلٰوةِ۔

٩٣٧۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ شَيْخٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاذَرٍّ يَرْوِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى۔

٩٣٨۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ مُعَيْقِيْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْسَحْ وَاَنْتَ تُصَلِّىْ فَاِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةٌ تَسْوِيَةٌ لِلْحَصٰى۔

بَابُ ۳۲۶ الرَّجُلُ يُصَلِّىْ مُخْتَصِرًا۔

٩٣٩۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ كَعْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِى الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ يَعْنِىْ يَضَعُ يَدَهٗ عَلٰى خَاصِرَتِهٖ۔

بَابُ ۳۲۷ الرَّجُلُ يَعْتَمِدُ فِى الصَّلٰوةِ عَلٰى عَصًا۔

٩٤٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْوَابِصِيُّ نَا اَبِىْ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ قَدِمْتُ الرَّقَّةَ فَقَالَ لِىْ بَعْضُ اَصْحَابِىْ هَلْ لَكَ فِىْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ غَنِيْمَةٌ فَدَفَعْنَا اِلٰى وَابِصَةَ قُلْتُ لِصَاحِبِىْ نَبْدَاُ فَنَنْظُرُ اِلٰى دَلِّهٖ فَاِذَا عَلَيْهِ قَلَنْسُوَةٌ لَاطِئَةٌ ذَاتُ اُذُنَيْنِ وَبُرْنُسُ خَزٍّ اَغْبَرُ وَاِذَا هُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى عَصًا فِىْ صَلٰوتِهٖ فَقُلْنَا بَعْدَ اَنْ سَلَّمْنَا فَقَالَ حَدَّثَتْنِىْ اُمُّ قَيْسٍ بِنْتُ مِحْصَنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَسَنَّ وَحَمَلَ اللَّحْمَ اتَّخَذَ عَمُوْدًا فِىْ مُصَلَّاهُ

نماز میں کنکریاں ہٹانا

اہل مدینہ کے شیخ ابوالاحوص نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت خداوندی اس کے سامنے ہوتی ہے لہٰذا کنکریوں کو نہ ہٹائے۔

حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز پڑھتے ہوئے کنکریوں کو نہ ہٹاؤ۔ اگر اس کے بغیر چارہ نہ ہو تو کنکریوں کو ایک دفعہ ہٹا لیا کرو۔

کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنا

محمد بن قاسم سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز نماز میں اختصار سے منع فرمایا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا یعنی اپنے کولھوں پر ہاتھ رکھنے سے۔

نماز میں لاٹھی کا سہارا لینا

ہلال بن یساف نے فرمایا کہ میں رقہ بستی میں آیا تو میرے ایک ساتھی نے کہا۔ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو دیکھنے کی آرزو ہے؟ میں نے کہا غنیمت ہے پس ہم حضرت وابصہ کی خدمت میں پہنچے۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ پہلے ہم ان کی وضع دیکھیں گے چنانچہ انہوں نے دو کانوں والی ٹوپی لی ہوئی تھی اور ان کے اوپر مٹی کے رنگ کا بڑا کوٹ تھا اور نماز میں انہوں نے لاٹھی کا سہارا لیا ہوا تھا۔ سلام کرنے کے بعد ہم عرض گزار ہوئے تو فرمایا۔ مجھ سے حدیث بیان کی حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہوئی اور وزن بڑھ گیا تو آپ نماز میں لاٹھی کا سہارا لے لیا کرتے تھے۔

Marfat.com

يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ۔

بَابُ ۳۲۸ النَّهْيِ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ۔

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى نَا هُشَيْمٌ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كَانَ اَحَدُنَا يُكَلِّمُ الرَّجُلَ اِلٰى جَنْبِهٖ فِي الصَّلٰوةِ فَنَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ۔

نماز میں بولنے کی ممانعت

عمرو شیبانی سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نماز میں اپنے ساتھ والے آدمی سے بات کر لیا کرتے تھے تو آیت۔" اور اللہ کے لیے ادب سے کھڑے ہوا کرو"۔ (۲: ۲۳۸) نازل ہوئی۔ پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور باتیں کرنے سے منع فرما دیا گیا۔

بَابُ ۳۲۹ فِي صَلٰوةِ الْقَاعِدِ۔

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ اَعْيَنَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالٍ يَعْنِي ابْنَ يَسَافٍ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوةِ فَاَتَيْتُهٗ فَوَجَدْتُهٗ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى رَاْسِيْ فَقَالَ مَالَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّكَ قُلْتَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوةِ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ قَاعِدًا قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ۔

بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کا ثواب آدھا ہے پس میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے پایا پس میں نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیا۔ فرمایا اے عبداللہ بن عمرو! تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کا ثواب نصف ہے حالانکہ آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں فرمایا کہ بات اسی طرح ہے لیکن میں تمہاری طرح کا نہیں ہوں۔ ف

ف۔ حقیقت یہی ہے کہ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام تمام مخلوق اور سارے انسانوں سے اپنی ذات اور صفات میں ممتاز ہوتے ہیں۔ ماننے والوں نے انہیں ہمیشہ بے مثل انسان دیکھا اور مانا جبکہ ہر زمانے کے کفار انہیں اپنے جیسا بشر کہتے اور بتاتے جیسا کہ قرآن کریم نے متعدد مقامات پر بتایا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ذات اور صفات کے لحاظ سے جملہ انبیائے کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام سے بھی ممتاز ہیں۔ پروردگارِ عالم نے جس کو ایمانی فراست اور نورِ بصیرت سے نوازا ہو اس پر یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے۔ سرمایۂ ملت کے ایک نگہبان یعنی حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ السامی نے اس حقیقت کو یوں بیان فرمایا ہے۔

باید دانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ بخلق ہیچ فرد از افرادِ عالم مناسبت ندارد کہ اُو صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ باوجود نشاءِ عنصری از نور حق جل وعلا مخلوق	جاننا چاہیے کہ خلق محمدی دوسرے انسانی افراد کی پیدائش کی طرح نہیں ہے بلکہ افرادِ عالم میں سے کسی بھی فرد کی پیدائش سے مناسبت نہیں رکھتی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنصری پیدائش کے

Marfat.com

گشتہ است کما قال علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام خلقت من نور اللہ دیگراں را ایں دولت میسر نشدہ است۔ مکتوبات ۳ : ۱۰۰)

باوجود اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ "میں خدا کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں"۔ دوسرے افراد کو یہ دولت میسر نہیں ہے۔

جو انبیائے کرام کی اس حقیقت کے ادراک سے محروم رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پوری کائنات سے ممتاز اور بے مثل ہونے کو نہ جان سکے ان کے متعلق حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء) نے فرمایا ہے۔

محجوباں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را بشر گفتند و در رنگ سائر بشر تصور نمودند ناچار منکر آمدند و صاحب دولتاں کہ او را علیہ الصلوٰۃ والسلام بعنوان رسالت و رحمت عالمیان دانستند و از سائر ناس ممتاز دیدند بدولت ایمان مشرف گشتند و از اہل نجات آمدند۔

(مکتوبات ۳ : ۶۴)

حقیقت سے ناآشنا لوگوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشر کہا اور باقی انسانوں جیسا تصور کیا جس کے باعث منکر ہو گئے جبکہ خوش قسمت حضرات نے رسالت کے رنگ میں دیکھا رحمت عالمیان جانا اور تمام انسانوں سے آپ کو ممتاز دیکھا تو ایمان جیسی متاع عزیز سے مشرف ہو گئے اور ان کا شمار نجات پانے والوں میں ہو گیا۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام پر سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حقیقت کو جاننے اور نہ جاننے والے دونوں گروہوں کا ذکر فرما دیا اور انہیں جاننے اور نہ جاننے کے انجام اور نتیجے سے بھی مطلع فرما دیا ہے اسی لیے ماضی قریب کے ایک دوسرے دانائے راز نے فرمایا ہے۔ ؎

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا فَقَالَ صَلَاتُهُ قَائِمًا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ قَاعِدًا وَصَلَاتُهُ قَاعِدًا عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاتِهِ قَائِمًا وَصَلَاتُهُ نَائِمًا عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاتِهِ قَاعِدًا۔

بریدہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ فرمایا کہ کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نماز بیٹھ کر پڑھنے والے سے افضل ہے اور بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کا ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے نصف ہے اور لیٹ کر پڑھنے والے کی نماز کا ثواب بیٹھ کر پڑھنے والے سے نصف ہے۔ ف

ف۔ اہل علم میں سے کسی نے یہ نہیں فرمایا کہ لیٹ کر نوافل پڑھنا جائز ہیں اور ان کا ثواب بیٹھ کر نفل پڑھنے کی نسبت نصف ہوگا اگر اسے معذور و مجبور کے لیے سمجھا جائے تو پھر نوافل کی کیا تخصیص، مجبوری ہیں تو فرض نماز بھی لیٹ کر پڑھی جا سکتی ہے اور اس پر بیٹھنے کی نسبت نصف اور کھڑے ہونے سے چوتھائی ثواب نہیں بلکہ حالت صحت میں پڑھی ہوئی نمازوں سے بھی زیادہ ثواب ہوگا بلکہ حالت صحت و عافیت کی نمازوں کو مجبوری و معذوری کی حالت میں پڑھی ہوئی نمازیں درِ قبولیت تک پہنچاتی

Marfat.com

ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا وَكِيعٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ بِي النَّاصُورُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے بڑا پھوڑا نکل آیا تھا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرو اگر ایسا نہ کر سکو تو بیٹھ کر پڑھ لیا کرو اور اگر ایسا بھی نہ ہو سکے تو لیٹ کر پڑھ لیا کرو۔

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ اللَّيْلِ جَالِسًا قَطُّ حَتّٰى دَخَلَ فِي السِّنِّ فَكَانَ يَجْلِسُ فِيهَا فَيَقْرَأُ حَتّٰى إِذَا بَقِيَ أَرْبَعُونَ أَوْ ثَلٰثُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ سَجَدَ۔

ہشام بن عروہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رات کی نماز میں ہرگز کبھی بیٹھ کر قراءت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ جب آپ عمر رسیدہ ہو گئے تو اس میں بیٹھ کر قراءت پڑھا کرتے اور جب چالیس یا تیس آیتیں باقی رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر قرآن مجید پڑھتے اور پھر سجدہ کرتے۔

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلٰثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ عَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے اور بیٹھے ہوئے قراءت پڑھتے۔ جب قراءت میں سے تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور کھڑے ہو کر قراءت پڑھتے پھر رکوع سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ علقمہ بن وقاص نے حضرت عائشہ صدیقہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق اسی طرح روایت کی ہے۔

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ بُدَيْلَ بْنَ مَيْسَرَةَ وَأَيُّوبَ يُحَدِّثَانِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا فَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا۔

عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت لمبی نماز پڑھا کرتے کھڑے ہو کر اور رات کے وقت لمبی نماز پڑھا کرتے بیٹھ کر۔ جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو حالتِ قیام میں رکوع کرتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو بیٹھے ہوئے رکوع کرتے۔

Marfat.com

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ نَا یَزِیْدُ ابْنُ هَارُوْنَ اَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شَقِیْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ السُّوْرَۃَ فِیْ رَكْعَۃٍ قَالَتِ الْمُفَصَّلَ قَالَ قُلْتُ فَكَانَ یُصَلِّیْ قَاعِدًا قَالَتْ حِیْنَ حَطَمَهُ النَّاسُ۔

عبداللہ بن شقیق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر رکعت میں ایک سورت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ مفصل سورتوں سے نیز فرمایا کہ جب لوگوں نے آپ کو بوڑھا کر دیا تو بیٹھ کر نماز پڑھنے لگے۔

بَاب ۳۳ كَیْفَ الْجُلُوْسُ فِی التَّشَهُّدِ۔

تشہد میں کس طرح بیٹھے

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَیْفَ یُصَلِّیْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ فَكَبَّرَ فَرَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰى حَاذَتَا بِاُذُنَیْهِ ثُمَّ اَخَذَ شِمَالَهُ بِیَمِیْنِهِ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ یَّرْكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰى وَوَضَعَ یَدَهُ الْیُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْیُسْرٰى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْیُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْیُمْنٰى وَقَبَضَ ثِنْتَیْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَۃً وَرَاَیْتُهُ یَقُوْلُ هٰكَذَا وَحَلَّقَ بِشْرٌ الْاِبْهَامَ وَالْوُسْطٰى وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَۃِ۔

وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا کہ آپ کس طرح پڑھا کرتے ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو قبلہ کی جانب منہ کر کے تکبیر کہی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ کانوں کے برابر ہو گئے پھر بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑا۔ جب رکوع کا ارادہ کیا تو دونوں ہاتھ حسبِ سابق اٹھائے۔ پھر بیٹھے تو بایاں پیر بچھالیا ——— اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھ لیا اور داہنی کہنی کو داہنی ران سے جدا رکھا اور دو انگلیاں بند کر لیں نیز حلقہ بنا لیا اور میں نے آپ کو اسی طرح فرماتے دیکھا اور بشر راوی نے انگوٹھے اور درمیانی انگلی سے حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔ ف

ف۔ تشہد کے وقت انگلی سے اشارہ کرنے کی مختلف صورتیں وارد ہوئی ہیں جبکہ اکثر اہل علم کا معمول یہ ہے کہ خنصر، بنصر اور وسطیٰ تینوں انگلیوں کو بند کرے۔ انگوٹھے کا سرا درمیانی انگلی کے سرے پر رکھے اور لَآ اِلٰہَ پر شہادت کی انگلی اٹھائے پھر اِلَّا اللّٰہ کہتے وقت گرا لے اور تمام انگلیوں کو کھول کر قبلہ رُو رکھے۔ حلقہ عین وقت پر بنائے اور انگلی گراتے ہی توڑ دے۔ شہادت کی انگلی کو ہلانا نہیں چاہیئے جیسا کہ بعض لوگ کرتے رہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَاب ۳۳ مَنْ ذَكَرَ التَّوَرُّكَ فِی الرَّابِعَۃِ۔

چوتھی رکعت میں سرین پر بیٹھنا

۹۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ اَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ یَعْنِیْ ابْنَ جَعْفَرٍ وَنَا مُسَدَّدٌ نَا یَحْیٰى نَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ یَعْنِیْ ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ سَمِعْتُهُ فِیْ عَشَرَۃٍ

احمد بن حنبل، ابوعاصم ضحاک بن مخلد، عبدالحمید بن جعفر مسدد، یحییٰ، عبدالحمید بن جعفر، محمد بن عمرو۔ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دس اصحاب میں سُنا۔ احمد نے کہا کہ مجھے محمد بن عطاء بن عمرو نے بتایا کہ میں نے ابوحمید ساعدی

Marfat.com

مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَحْمَدُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَیْدٍ السَّاعِدِیَّ فِیْ عَشْرَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھُمْ اَبُوْ قَتَادَۃَ قَالَ اَبُوْ حُمَیْدٍ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَاعْرِضْ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ قَالَ وَیَفْتَحُ اَصَابِعَ رِجْلَیْہِ اِذَا سَجَدَ ثُمَّ یَقُوْلُ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَیَرْفَعُ وَیُثْنِیْ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْھَا ثُمَّ یَصْنَعُ فِی الْاُخْرٰی مِثْلَ ذٰلِکَ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ قَالَ حَتّٰی اِذَا کَانَتِ السَّجْدَۃُ الَّتِیْ فِیْھَا التَّسْلِیْمُ اَخْرَجَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَقَعَدَ مُتَوَرِّکًا عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْسَرِ زَادَ اَحْمَدُ قَالُوْا صَدَقْتَ ھٰکَذَا کَانَ یُصَلِّیْ وَلَمْ یَذْکُرَا فِیْ حَدِیْثِھِمَا الْجُلُوْسَ فِی اثْنَتَیْنِ کَیْفَ جَلَسَ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دس اصحاب میں فرماتے ہوئے سنا جن میں حضرت ابو قتادہ بھی تھے۔ حضرت ابو حمید نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کو آپ سے زیادہ جانتا ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ بتایئے تو حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ سجدہ کرتے ہوئے دونوں پیروں کی انگلیوں کو کھلی ہوئی رکھتے پھر ٹھہرتے، پھر اللہ اکبر کہتے اور اٹھ جاتے اور بائیں پیر کو موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے پھر دوسرے سجدے میں بھی اسی طرح کرتے۔ پھر حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ یہاں تک کہ جب سلام والا سجدہ کرتے تو بائیں پیر کو نکال کر بائیں پہلو پر تورک کر کے بیٹھتے۔ امام احمد کی روایت میں یہ بھی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا حضور اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔ دونوں حضرات نے اپنی حدیث میں اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ دو رکعت کے بعد کس طرح بیٹھا کرتے تھے۔

۹۵۱- حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ اِبْرَاھِیْمَ الْمِصْرِیُّ نَا ابْنُ وَھْبٍ عَنِ اللَّیْثِ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِیِّ وَیَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ اَنَّہٗ کَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ وَلَمْ یَذْکُرْ اَبَا قَتَادَۃَ قَالَ فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ جَلَسَ عَلٰی رِجْلِہِ الْیُسْرٰی وَجَلَسَ عَلٰی مَقْعَدَتِہٖ۔

عیسیٰ بن ابراہیم مصری، ابن وہب، لیث، یزید بن محمد قرشی اور یزید بن ابو حبیب، محمد بن عمرو ابن حلحلہ نے محمد بن عمرو ابن عطاء سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند اصحاب کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کی اور حضرت ابو قتادہ کا ذکر نہیں کیا۔ فرمایا کہ جب دو رکعت کے بعد بیٹھے تو اپنے بائیں پیر پر بیٹھے اور جب آخری رکعت میں بیٹھے تو بائیں پیر کو نکال کر زمین پر بیٹھ لگا کر بیٹھے۔

۹۵۲- حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا ابْنُ لَھِیْعَۃَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو الْعَامِرِیِّ قَالَ کُنْتُ فِیْ مَجْلِسٍ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ فِیْہِ فَاِذَا قَعَدَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ قَعَدَ عَلٰی بَطْنِ قَدَمِہِ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی فَاِذَا کَانَتِ الرَّابِعَۃُ اَفْضٰی بِوَرِکِہِ الْیُسْرٰی اِلَی الْاَرْضِ وَاَخْرَجَ قَدَمَیْہِ مِنْ نَاحِیَۃٍ

قتیبہ، ابن لہیعہ، یزید بن ابو حبیب، محمد بن عمرو بن حلحلہ، محمد بن عمرو عامری نے فرمایا کہ میں ایک مجلس میں تھا مذکورہ حدیث بیان کرتے ہوئے اس میں فرمایا۔ جب دو رکعت کے بعد قعدہ کیا تو اپنے بائیں پیر پر بیٹھے اور داہنے کو کھڑا کر لیا اور جب چوتھی رکعت ہوئی تو اپنا بایاں سرین مبارک زمین سے لگا لیا اور دونوں پیروں کو ایک جانب نکال لیا۔

Marfat.com

وَاحِدَةٍ۔

۹۵۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ نَا أَبُو بَدْرٍ نَا زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ نَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ نَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبَّاسٍ أَوْ عَيَّاشِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَبُوهُ فَذَكَرَ فِيهِ قَالَ فَسَجَدَ فَانْتَصَبَ عَلَى كَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَصُدُورِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتَوَرَّكَ وَنَصَبَ قَدَمَهُ الْأُخْرَى ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ وَلَمْ يَتَوَرَّكْ ثُمَّ عَادَ فَرَكَعَ الرَّكْعَةَ الْأُخْرَى فَكَبَّرَ كَذَلِكَ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتَّى إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ لِلْقِيَامِ قَامَ بِتَكْبِيرٍ ثُمَّ رَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ فَلَمَّا سَلَّمَ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ مَا ذَكَرَ عَبْدُ الْحَمِيدِ فِي التَّوَرُّكِ وَالرَّفْعِ إِذَا قَامَ مِنْ ثِنْتَيْنِ۔

عباس یا عیاش بن سہل ساعدی سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد محترم کی مجلس میں تھے پس مذکورہ حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور نے سجدہ کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں دونوں گھٹنوں اور پیروں کے سروں پر بوجھ رکھا اور بیٹھے تو تورک کیا اور دوسرا پیر کھڑا رکھا۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کیا پھر تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور تورک نہ کیا۔ پھر دوسری رکعت کا اسی طرح رکوع کیا تو اسی طرح تکبیر کہی۔ پھر دو رکعتوں کے بعد بیٹھے یہاں تک کہ جب اٹھنے کا ارادہ ہوا تو تکبیر کہتے ہوئے اٹھے۔ پھر آخری دونوں رکعتیں پڑھیں۔ جب سلام پھیرا تو دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ نہیں ذکر کیا انہی اس حدیث میں جو دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے وقت عبدالحمید نے تورک اور رفع یدین کا ذکر کیا ہے۔

۹۵۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنِي فُلَيْحٌ أَخْبَرَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ لَمْ يَذْكُرِ الرَّفْعَ إِذَا قَامَ مِنْ ثِنْتَيْنِ وَلَا الْجُلُوسَ قَالَ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قِبْلَتِهِ۔

عباس بن سہل نے فرمایا کہ حضرت ابوحمید، حضرت ابواسید حضرت سہل بن سعد اور حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اکٹھے ہوئے پھر مذکورہ حدیث بیان کی اور دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے وقت رفع یدین اور بیٹھنے کا ذکر نہیں کیا فرمایا یہاں تک کہ فارغ ہو گئے تو بایاں پیر بچھایا اور دائیں پیر کی انگلیاں قبلہ رو رکھیں۔

بَابُ ۳۳۳ التَّشَهُّدِ۔

تشہد کا بیان

۹۵۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَوٰةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى

شقیق بن سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں بیٹھے ہوئے تھے تو ہم نے بندوں پر سلام بھیجنے سے پہلے کہا کہ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو اور فلاں فلاں پر سلام ہو۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ السلام علی اللہ نہ کہا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام

Marfat.com

اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ
فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ فَاِنَّكُمْ
اِذَا قُلْتُمْ ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَآءِ وَ
الْاَرْضِ اَوْ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ
لِيَتَخَيَّرْ اَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَآءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْ بِهٖ

٩٥٦ - حَدَّثَنَا تَمِيْمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ اَنَا اِسْحٰقُ
يَعْنِي ابْنَ يُوْسُفَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ
اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِيْ
مَا نَقُوْلُ اِذَا جَلَسْنَا فِي الصَّلٰوةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَلِمَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ قَالَ شَرِيْكٌ
وَنَا جَامِعٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بِمِثْلِهٖ قَالَ وَكَانَ يُعَلِّمُنَا كَلِمَاتٍ وَلَمْ يَكُنْ يُعَلِّمُنَاهُنَّ
كَمَا يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ
ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا
وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَ
قُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ
اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ
مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا ۔

٩٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ
نَا زُهَيْرٌ نَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ
قَالَ اَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِيْ فَحَدَّثَنِيْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ
ابْنَ مَسْعُوْدٍ اَخَذَ بِيَدِهٖ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللّٰهِ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ
فِي الصَّلٰوةِ فَذَكَرَ مِثْلَ دُعَآءِ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ اِذَا
قُلْتَ هٰذَا اَوْ قَضَيْتَ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ

ہے ہاں جب تم نماز میں بیٹھو تو کہا کرو۔ تمام زبانی۔ بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندو پر کیونکہ جب تم اس طرح کہو گے تو آسمان و زمین میں رہنے والے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گا یا آسمان و زمین کے درمیان۔ نیز میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں پھر اچھا ہے کہ جو دعا پسند ہو اس کے ذریعے دعا کرے۔

ابوالاحوص سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں یہ معلوم نہیں تھا کہ نماز میں بیٹھ کر کیا پڑھا کریں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس بات کا علم تھا۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کی۔ شریک، جامع ابن شداد ابووائل نے حضرت عبداللہ سے اسی کے مانند روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ ہمیں اور کلمے سکھائے تھے لیکن وہ اس طرح نہیں سکھائے تھے جیسے تشہد سکھایا یعنی اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت ڈال اور ہمارے درمیان صلح و صفائی رکھ اور ہمیں سلامتی کے راستے دکھا اور ہمیں اجالے سے اندھیرے کی طرف جانے سے بچا اور ہمیں ظاہری و باطنی بے حیائیوں سے دور رکھ اور ہمارے کانوں، ہماری آنکھوں، ہمارے دلوں اور ہماری بیویوں اور ہماری اولاد میں ہمیں برکت دے اور ہماری توبہ قبول فرما بیشک تو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے اور ہمیں اپنی نعمت کا شکر ادا کرنے والے بنا اور اپنے ثنا خواں و قائل اور یہ

قاسم بن مخیمرہ سے روایت ہے کہ علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر بتایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے ان کا ہاتھ پکڑا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں نماز میں تشہد پڑھنا سکھایا تھا پھر حدیث اعمش کی طرح بیان کیا۔ جب تم نے یہ کہا یا اس سے فارغ ہوئے تو نماز سے فارغ ہو گئے، اب کھڑا ہونا چاہو تو کھڑے ہو جاؤ اور بیٹھنا چاہو تو بیٹھے رہو۔

Marfat.com

إِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ۔

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي أَبِي نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زِدْتُ فِيهَا وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زِدْتُ فِيهَا وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ ح وَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ فَلَمَّا جَلَسَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أُقِرَّتِ الصَّلٰوةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ فَلَمَّا انْفَتَلَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ قَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَأَرَمُّوا قَالَ فَلَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ قُلْتَهَا قَالَ مَا قُلْتُهَا وَلَقَدْ رَهِبْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا قُلْتُهَا وَمَا أَرَدْتُ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَمَا تَعْلَمُونَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا وَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تشہد کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی تمام زبانی بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اس میں وبرکاتہ کا اضافہ میں نے کیا ہے۔ ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اس پر وحدہ لا شریک لہ کا اضافہ میں نے کیا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

عمرو بن عون، ابو عوانہ، قتادہ۔ احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، ہشام، قتادہ، یونس بن جبیر، حطان بن عبد اللہ رقاشی نے فرمایا کہ ہمیں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھائی۔ جب وہ نماز کے آخر میں بیٹھے تو ایک آدمی نے کہا۔ نماز بھلائی اور پاکیزگی کے لیے مقرر فرمائی گئی ہے جب حضرت ابو موسیٰ فارغ ہوئے تو قوم سے متوجہ ہو کر فرمایا۔ فلاں الفاظ تم میں سے کس نے کہے ہیں؟ لوگ خاموش ہو رہے۔ فرمایا فلاں کلمے تم میں سے کس نے کہے ہیں؟ شاید اے حطان تم نے کہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں نے نہیں کہے اور میں آپ کی سزا سے ڈرتا ہوں۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے کہے ہیں اور میرا ارادہ نیک تھا۔ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ نماز میں کیا کہنا چاہیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سمجھاتے اور سکھاتے ہوئے راستہ واضح فرمایا اور ہمیں نماز سکھاتے ہوئے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو تو اپنی صفیں سیدھی کیا کرو، پھر تم میں سے ایک امامت کرے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ اللہ تمہاری دعا قبول کرے گا۔ جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو

Marfat.com

فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَاِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِكُمْ اَنْ يَقُوْلَ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لَمْ يَقُلْ اَحْمَدُ وَبَرَكَاتُهٗ وَلَا قَالَ وَاَشْهَدُ قَالَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا۔

لیکن امام تم سے پہلے رکوع کرے گا اور پہلے اٹھے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس کا متبادل ہو جائے گا اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اللہ تمہاری التجا سن لے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان سے سمع اللہ لمن حمدہ کہا ہے اور جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کرے گا اور تم سے پہلے ——— سر اٹھائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس کا متبادل ہو جائے گا۔ جب وہ بیٹھے تو تم میں سے ہر ایک سب سے پہلے یہ کہے۔ تمام زبانی، مالی اور بدنی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ امام احمد نے وبرکاتہ نہیں کہا اور نہ اشہد کہا بلکہ وان محمدا کہا۔

۹۶۰ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ نَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِيْ غَلَّابٍ يُحَدِّثُهٗ عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ زَادَ فَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا وَقَالَ فِي التَّشَهُّدِ بَعْدَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ زَادَ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ قَوْلُهٗ وَاَنْصِتُوْا لَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ لَمْ يَجِئْ بِهٖ اِلَّا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

عاصم بن نضر، معتمر، ان کے والد، قتادہ، ابو غلاب، حطان بن عبد اللہ رقاشی نے اسی حدیث کو روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ جب وہ قرأت پڑھے تو تم خاموش رہو اور تشہد میں اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کے بعد وحدہٗ لاشریک لہٗ بھی کہا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ وانصتوا کا لفظ محفوظ نہیں ہے سلیمان تیمی کے سوا اس حدیث میں اسے کسی نے نقل نہیں کیا۔

۹۶۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّطَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ وَكَانَ يَقُوْلُ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

سعید بن جبیر اور طاؤس سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی طرح ہمیں تشہد سکھایا۔ وہ کہا کرتے۔ برکت والی تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ نَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي وَسَطِ الصَّلٰوةِ أَوْ حِينَ انْقِضَائِهَا فَابْدَءُوا قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَقُولُوا التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْكُ لِلّٰهِ ثُمَّ سَلِّمُوا عَنِ الْيَمِينِ ثُمَّ عَلَى قَارِئِكُمْ وَعَلَى أَنْفُسِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى كُوفِيُّ الْأَصْلِ كَانَ بِدِمَشْقَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ دَلَّتْ هٰذِهِ الصَّحِيفَةُ أَنَّ الْحَسَنَ سَمِعَ مِنْ سَمُرَةَ۔

سلیمان بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ امابعد ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ جب نماز کے درمیان میں ہوں یا نماز ختم کرنے لگیں تو سلام سے پہلے کہا کریں۔ تمام زبانی، مالی اور بدنی عبادتیں نیز بادشاہی اللہ کے لیے ہے پھر دائیں جانب سلام پھیریں، پھر اپنے امام اور اپنے لیے سلام کریں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سلیمان بن موسیٰ کوفی الاصل اور دمشق میں رہتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ یہ تحریر دلالت کرتی ہے کہ حسن نے سمرہ سے سماع کیا۔

بَابُ ۳۳۲ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنا

۹۶۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا أَوْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَرْتَنَا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ وَأَنْ نُسَلِّمَ عَلَيْكَ فَأَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! حضور نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ آپ پر صلوٰۃ و سلام بھیجا کریں، سلام کا طریقہ تو ہم جان گئے لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں؟ فرمایا یوں کہا کرو۔ اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر جیسے درود بھیجی تو نے حضرت ابراہیم پر اور برکت دے حضرت محمد کو اور حضرت محمد کی آل کو جیسے برکت دی تو نے حضرت ابراہیم کو بیشک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔ ف

ف۔ درود و سلام کا پروردگار عالم نے ایمان والوں کو یوں حکم دیا ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ (۳۳ : ۵۶) اے ایمان والو! ان پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام۔ جیسے نماز میں پڑھی جانے والی درود ابراہیمی کا ثواب دوسری درودوں سے زیادہ ہے کیونکہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمودہ ہے اسی طرح نماز میں عرض کیے جانے والا اسلام یعنی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تعلیم فرمودہ ہے جو یقیناً دوسرے سلاموں سے ثواب میں زیادہ ہوگا۔ نماز میں خود اسے پڑھنے کے باوجود بعض لوگ مخاطبے اور حرف ندا والے سلاموں کو بیرون نماز شرک بتاتے ہیں گویا ان کے نزدیک نماز میں شرک کرنا عبادت اور باعث ثواب ہے اور نماز سے باہر نکلتے ہی موجب عذاب ہو جاتا

Marfat.com

ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیان اسلام کو عقل سلیم اور راہِ مستقیم روزی فرمائے۔ آمین اس سلام اور مخاطبے کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے خاتم المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۲ء) نے نمازیوں کو یوں تلقین فرمائی ہے۔

ایں خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است در ذوائر موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت در ذات مصلیاں موجود و حاضر است پس مصلی باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد و ازیں شہود غافل نبود تا بانوار قرب و اسرار معرفت متنور و فائز گردد (اشعۃ اللمعات، جلد اول، ص ۴۰۱)

یہ خطاب اس وجہ سے ہے کہ موجودات کے تمام ذروں اور ممکنات کے جملہ افراد میں حقیقت محمدیہ سرایت کیے ہوئے ہے پس حضور نمازیوں کی ذات کے اندر بھی موجود ہیں۔ نمازی کو چاہیئے کہ اس امر سے آگاہ رہے اور اس مشاہدے سے غافل نہ ہو تاکہ قرب کے انوار اور معرفت کے اسرار سے نُوْرٌ عَلٰی نُوْر ہونے کا فائدہ حاصل کر سکے۔

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ۔

شعبہ نے یہی حدیث روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ درود بھیج حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر جیسے درود بھیجی تو نے حضرت ابراہیم پر۔

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بِاِسْنَادِهٖ بِهٰذَا قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ رَوَاهُ الزُّبَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى كَمَا رَوَاهُ مِسْعَرٌ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَاقَ مِثْلَهٗ۔

مسعر نے حکم سے اپنی اسی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر جیسے درود بھیجی تو نے حضرت ابراہیم پر۔ بیشک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت دے حضرت محمد کو اور حضرت محمد کی آل کو جیسے برکت دی تو نے حضرت ابراہیم کو بیشک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زبیر بن عدی نے بھی اس حدیث کو ابن ابی لیلیٰ سے مسعر کی طرح روایت کیا ہے مگر انہوں نے یہ کہا۔ جیسے درود بھیجی تو نے حضرت ابراہیم کی آل پر۔ بیشک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے اور برکت دے حضرت محمد کو اور باقی اسی طرح بیان کیا۔

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وَنَا ابْنُ السَّرْحِ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔

قعنبی، مالک۔ ابن سرح، ابن وہب، مالک، عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم ان کے والد ماجد عمرو بن سلیم زرقی کو حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں؟ فرمایا یوں کہا کرو۔ اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد پر اور ان کی ازواج و اولاد پر جیسے درود بھیجی تو نے حضرت ابراہیم کی آل پر اور برکت دے حضرت محمد کو اور ان کی ازواج و اولاد کو جیسے برکت دی تو نے حضرت ابراہیم کی آل کو بیشک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

Marfat.com

٩٦٧ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ الَّذِي أُرِيَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللّٰهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا فَذَكَرَ مَعْنٰى حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ زَادَ فِي آخِرِهِ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

محمد بن عبداللہ بن زید جن کے والد ماجد کو خواب میں نماز کی اذان دکھائی گئی ان سے روایت ہے کہ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس حضرت سعد بن عبادہ کی مجلس میں تشریف لائے تو حضرت بشیر بن سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے، پس ہم آپ پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم آرزو کرنے لگے کہ سوال ہی نہ کرتے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یوں کہا کرو۔ پھر معناً حدیث کعب بن عجرہ کے مانند بیان کی اور اس کے آخر میں فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔ زیادہ ہے۔

٩٦٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ۔

محمد بن عبداللہ بن زید نے بھی حضرت عقبہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیث کو روایت کیا ہے اس میں فرمایا کہ یوں کہا کرو۔ اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد پر جو اُمّی نبی ہیں اور حضرت محمد کی آل پر (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

٩٦٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حِبَّانُ بْنُ يَسَارٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو مُطَرِّفٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيزٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ عَنِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفٰى إِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حبان بن یسار کلابی، ابومطرف عبیداللہ بن طلحہ بن عبیداللہ بن کریز، محمد بن علی ہاشمی، المجمر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو پورا پورا ثواب حاصل کرنا چاہے تو جب ہم اہل بیت پر درود بھیجنا چاہے تو کہے۔ اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد پر جو نبی ہیں اور ان کی بیویوں پر جو امت کی مائیں ہیں اور ان کی اولاد پر اور ان کے گھر والوں پر جیسے درود بھیجی تو نے حضرت ابراہیم کی آل پر بیشک تو حمد کے لائق بزرگی والا ہے۔

بَابُ ٣٣١ مَا يَقُولُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ۔

تشہد کے بعد کیا کہے

٩٧٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ

محمد بن ابوعائشہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

مُسْلِمٍ نَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَائِشَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے۔ جہنم کے عذاب سے، عذاب قبر سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح الدجال کی شر انگیزی سے۔

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ اَنَا عَمْرُو بْنُ يُوْنُسَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ تشہد کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں دجال کے فتنے سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے۔

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَاَبُوْ مَعْمَرٍ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ نَا الْحُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّ مِحْجَنَ بْنَ الْاَدْرَعِ حَدَّثَهٗ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدْ قَضٰى صَلَاتَهٗ وَهُوَ يَتَشَهَّدُ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ قَالَ فَقَالَ قَدْ غُفِرَ لَهٗ ثَلَاثًا۔

حنظلہ بن علی سے روایت ہے کہ حضرت محجن بن ادرع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی اپنی نماز پوری کر کے تشہد پڑھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! تو اکیلا ہے، بے نیاز ہے نہ کسی کو جنتا ہے اور کسی نے تجھے جنا اور تیری برابری کرنے والا کوئی ایک بھی نہیں کہ تو میرے گناہوں کو بخش دے بیشک تو بخشش کرنے والا مہربان ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور نے تین مرتبہ فرمایا۔ اسے بخش دیا گیا۔

باب ۳۳۵ اِخْفَاءِ التَّشَهُّدِ۔

تشہد آہستہ پڑھنا

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ نَا يُوْنُسُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُّخْفِيَ التَّشَهُّدَ۔

عبداللہ بن سعید کندی، یونس، ابن بکیر، محمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن اسود، اسود، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تشہد کو آہستہ پڑھنا سنت ہے۔

باب ۳۳۶ الْاِشَارَةِ فِي التَّشَهُّدِ۔

تشہد میں اشارہ کرنا

۹۷۴۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُسْلِمِ

علی بن عبدالرحمٰن معاوی نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر

Marfat.com

ابْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ قَالَ رَآنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي وَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى۔

نے مجھے دیکھا کہ میں نماز میں کنکریاں ہٹا رہا تھا جب وہ فارغ ہوئے تو انہوں نے مجھے منع کیا اور فرمایا کہ ایسا کیا کرو جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھتے اور اپنی ساری انگلیوں کو بند کر لیتے اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی سے اشارہ کرتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پہ رکھتے۔

۹۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ نَا عَفَّانُ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ نَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلٰوةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى تَحْتَ فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَسَاقِهِ وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ وَأَرَانَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔

عامر بن عبداللہ بن زبیر سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے بائیں پیر کو داہنی ران اور پنڈلی کے نیچے کر لیا اور داہنے پیر کو بچھا لیا اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھ لیا اور داہنا ہاتھ دائیں ران پر رکھا اور اپنی انگلی سے اشارہ کیا۔ عبدالواحد نے ہمیں شہادت کی انگلی سے اشارہ کر کے دکھایا۔

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ نَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَزَادَ ابْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو كَذٰلِكَ وَيَتَحَامَلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى۔

عامر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی انگلی سے اشارہ فرمایا کرتے تھے اور اسے حرکت نہیں دیا کرتے تھے۔ ابن جریج نے کہا کہ عمرو بن دینار نے یہ بھی کہا ہے کہ مجھے عامر نے اپنے والد ماجد کے واسطے سے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھا کرتے۔

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيٰى نَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ وَحَدِيثُ حَجَّاجٍ أَتَمُّ۔

عامر بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مذکورہ حدیث کو روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی نگاہ اشارے سے آگے نہیں بڑھتی تھی اور حجاج کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

Marfat.com

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا عُثْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عِصَامُ بْنُ قُدَامَةَ مِنْ بَنِي بُجَيْلَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا ذِرَاعَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى رَافِعًا إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ قَدْ حَنَاهَا شَيْئًا۔

مالک بن نمیر خزاعی سے ان کے والد محترم نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنا داہنا ہاتھ اپنی داہنی ران پر رکھا ہوا تھا۔ شہادت کی انگلی اٹھا رکھی تھی جسے قدرے جھکا رکھا تھا۔

بَابٌ ۳۳۷ كَرَاهِيَةِ الْاِعْتِمَادِ عَلَى الْيَدِ فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز میں ہاتھ ٹیکنے کی کراہیت

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوَيْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْغَزَّالُ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى يَدِهِ وَذَكَرَهُ فِي بَابِ الرَّفْعِ مِنَ السُّجُودِ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ نَهٰى أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰى يَدَيْهِ إِذَا نَهَضَ فِي الصَّلٰوةِ۔

احمد بن حنبل اور احمد بن محمد بن شبویہ اور محمد بن رافع اور محمد بن عبدالملک غزال، عبدالرزاق، معمر، اسمٰعیل بن امیہ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ نماز میں آدمی اس طرح بیٹھے کہ ہاتھ پر ٹیک لگائی ہوئی ہو اور سجدوں سے اٹھنے کے وقت بھی اس کا ذکر کیا۔ ابن عبدالملک نے فرمایا کہ نماز سے کھڑے ہوتے وقت ہاتھ سے سہارا لینے سے منع فرمایا گیا۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ سَأَلْتُ نَافِعًا عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَهُوَ مُشَبِّكٌ يَدَيْهِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ۔

اسمٰعیل بن امیہ نے نافع سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو دونوں ہاتھ کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال لے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسے ان لوگوں کی نماز بتاتے جو خدا کے غضب میں گرفتار ہیں۔

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ نَا أَبِي ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ نَا ابْنُ وَهْبٍ وَهٰذَا لَفْظُهُ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأٰى رَجُلًا يَتَّكِئُ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى وَهُوَ قَاعِدٌ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ سَاقِطٌ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ لَهُ لَا تَجْلِسْ هٰكَذَا فَإِنَّ هٰكَذَا يَجْلِسُ الَّذِينَ يُعَذَّبُونَ۔

ہارون بن زید بن ابو زرقاء ان کے والد ماجد۔ محمد بن مسلمہ، ابن وہب، ہشام بن سعد، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک آدمی کو بائیں ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا اور وہ نماز میں بیٹھا تھا۔ ہارون بن زید نے کہا کہ بائیں پہلو پر پڑا ہوا۔ فرمایا کہ اس طرح نہ بیٹھا کرو کیونکہ اس طرح وہ بیٹھتے ہیں جنہیں عذاب دیا جائے گا۔

Marfat.com

باب ۳۳۸ فِي تَخْفِيفِ الْقُعُودِ۔

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ قَالَ قُلْنَا حَتَّى يَقُومَ قَالَ حَتَّى يَقُومَ۔

قعدہ اولیٰ میں تخفیف

ابوعبیدہ نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلی دو رکعتوں پر اس طرح بیٹھتے جیسے گرم پتھر پر۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیا کھڑے ہونے تک؟ فرمایا کہ کھڑے ہونے تک۔ ف

ف۔ پہلے قعدہ میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑے ہوجانا چاہیئے اور آخری قعدے میں تشہد کے بعد درود و دعا پڑھ کر سلام پھیرا جائے پہلے قعدے میں تشہد کے بعد درود وغیرہ کوئی چیز نہیں پڑھنی چاہیئے۔ اگر بھول کر پڑھ بیٹھے تو سجدہ سہو لازم آئے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۳۹ فِي السَّلَامِ۔

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ ح وَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زَائِدَةُ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَا نَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ ح وَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ أَنَا إِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا إِسْرَائِيلُ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَقَالَ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَحَدِيثُ إِسْرَائِيلَ لَمْ يُفَسِّرْهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ وَيَحْيَى بْنِ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَشُعْبَةُ كَانَ يُنْكِرُ هٰذَا الْحَدِيثَ حَدِيثَ أَبِي إِسْحٰقَ أَنْ يَكُونَ مَرْفُوعًا۔

سلام پھیرنے کا بیان

محمد بن کثیر، سفیان۔ احمد بن یونس، زائدہ، مسدد، ابوالاحوص۔ محمد بن عبید المحاربی اور زیاد بن ایوب، عمر بن عبید طنافسی، تمیم بن منتصر، اسحاق بن یوسف، شریک۔ احمد بن منیع، حسین بن محمد، اسرائیل، ابواسحاق، ابوالاحوص اور اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا کرتے تھے یہاں تک کہ بغل مبارک کی سفیدی نظر آنے لگتی یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث سفیان کے الفاظ ہیں اور حدیث اسرائیل میں یہ تفصیل نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے زہیر، ابواسحاق اور یحییٰ بن آدم، اسرائیل، ابواسحاق، عبدالرحمٰن بن اسود، اسود اور علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شعبہ نے ابواسحاق کی اس حدیث کے مرفوع ہونے کا انکار کیا ہے۔

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ نَا يَحْيَى

علقمہ بن وائل سے ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں

Marfat.com

ابْنُ اٰدَمَ نَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَعَنْ شِمَالِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے دائیں جانب سلام پھیرا کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ اور بائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

985۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا وَوَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ اَحَدُنَا اَشَارَ بِيَدِهِ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمَنْ عَنْ يَسَارِهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا بَالُ اَحَدِكُمْ يُومِي بِيَدِهِ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اِنَّمَا يَكْفِي اَحَدَكُمْ اَوْ اَلَا يَكْفِي اَحَدَكُمْ اَنْ يَقُولَ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ يُسَلِّمُ عَلٰى اَخِيهِ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو سلام پھیرتے وقت ہم میں سے ایک نے اپنے دائیں جانب والے اور اپنے بائیں جانب والے کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا تمہارے اس آدمی کا کیا حال ہے جو شریر گھوڑے کی دم کی طرح ہاتھ سے اشارہ کرتا ہے۔ کیا تمہارے لیے زبان سے کہنا کافی نہیں اور انگلی سے اشارہ کیا کہ وہ اپنے دائیں جانب والے اور بائیں جانب والے بھائی کو سلام کرے۔

986۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ نَا اَبُو نُعَيْمٍ عَنْ مِسْعَرٍ بِاِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ اَمَا يَكْفِي اَحَدَكُمْ اَوْ اَحَدَهُمْ اَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى اَخِيهِ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ۔

ابونعیم نے اپنی سند کے ساتھ اسے مسعر سے معناً روایت کیا ہے اور فرمایا۔ کیا تمہارے یا دوسروں کے لیے یہ کافی نہیں کہ ہاتھ اپنی ران پر رکھے پھر اپنے دائیں اور بائیں جانب والے بھائی کو سلام کرے۔

987۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ الطَّائِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ رَافِعُوا اَيْدِيهِمْ قَالَ زُهَيْرٌ اُرَاهُ قَالَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَالِي اَرَاكُمْ رَافِعِي اَيْدِيكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اُسْكُنُوا فِي الصَّلٰوةِ۔

رافع بن تمیم طائی سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور لوگوں نے اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ زہیر نے فرمایا۔ میرے خیال میں نماز کے اندر۔ حضور نے فرمایا کہ یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ اپنے ہاتھ ایسے اٹھائے ہوئے ہیں جیسے شریر گھوڑوں کی دُمیں نماز میں سکون اختیار کیا کرو۔

بَابٌ ۳۴۰ اَلرَّدُّ عَلَى الْاِمَامِ۔

امام کے سلام کا جواب دینا

988۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ اَبُو الْجَمَاهِرِ نَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ

حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ امام کے سلام کا جواب دیا کریں اور

Marfat.com

نَرُدَّ عَلَى الْإِمَامِ وَأَنْ نَتَحَابَّ وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ۔

آپس میں محبت کریں اور ایک دوسرے کو سلام کیا کریں۔

بَابٌ ۳۴۱ التَّكْبِيرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ۔

نماز کے بعد تکبیر کہنا

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ يُعْلَمُ انْقِضَاءُ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ۔

ابو معبد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز پوری ہو جانے کا علم تکبیر کے ذریعے ہوتا تھا۔

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ لِلذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذٰلِكَ وَأَسْمَعُهُ۔

عمرو بن دینار کو ابو معبد مولیٰ ابن عباس نے بتایا کہ فرض نماز سے فارغ ہو کر بلند آواز سے ذکر کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں رائج تھا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھے نماز سے فارغ ہونے کا اسی سے علم ہوتا جبکہ میں سنا کرتا۔

بَابٌ ۳۴۲ حَذْفِ السَّلَامِ۔

سلام کو مختصر رکھنا

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ۔

احمد بن حنبل، محمد بن یوسف فریابی، اوزاعی، قرہ بن عبدالرحمٰن، زہری، ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سلام کو مختصر رکھنا سنت ہے۔

بَابٌ ۳۴۳ إِذَا أَحْدَثَ فِي صَلَاتِهِ يَسْتَقْبِلُ۔

جب نماز میں وضو ٹوٹ جائے تو چلا جائے

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدْ صَلَاتَهُ۔

مسلم بن سلام نے حضرت علی بن طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی نماز کے اندر ہوا خارج ہو جائے تو چھوڑ کر چلا جائے اور وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے۔

بَابٌ ۳۴۴ فِي الرَّجُلِ يَتَطَوَّعُ فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْمَكْتُوبَةَ۔

گھر میں جہاں فرض پڑھے ہوں اسی جگہ نوافل پڑھنا

Marfat.com

٩٩٣- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادٌ وَعَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ لَيْثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُعْجِزُ أَحَدُكُمْ قَالَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ زَادَ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ فِي الصَّلٰوةِ يَعْنِي فِي السُّبْحَةِ۔

ابراہیم بن اسمٰعیل نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے۔ عبدالوارث سے روایت ہے کہ آگے یا پیچھے ہو جائے یا دائیں یا بائیں جانب ہو جائے۔ حماد کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ نفل نماز میں۔

٩٩٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ نَا أَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا إِمَامٌ لَنَا يُكْنٰى أَبَا رِمْثَةَ فَقَالَ صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ أَوْ مِثْلَ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ يَقُومَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَمِينِهِ وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيرَةَ الْأُولٰى مِنَ الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ أَبِي رِمْثَةَ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولٰى مِنَ الصَّلٰوةِ يَشْفَعُ فَوَثَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ فَهَزَّهُ ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ فَإِنَّهُ لَمْ يُهْلِكْ أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا أَنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلَوٰتِهِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ فَقَالَ أَصَابَ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ۔

ازرق بن قیس کا بیان ہے کہ امام نے ہمیں نماز پڑھائی جن کی کنیت ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھی۔ فرمایا کہ میں نے یہ نماز یا ایسی نماز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی ہے۔ فرمایا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر پہلی صف میں دائیں جانب کھڑے ہوتے تھے اور ایک آدمی نماز کی تکبیر اولیٰ میں آشامل ہوا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو دائیں بائیں جانب سلام پھیرا، یہاں تک کہ مبارک رخساروں کی سفیدی ہم نے دیکھی۔ پھر ایسے ہی مڑے جیسے ابورمثہ مڑے ہیں۔ پس جو شخص تکبیر اولیٰ میں آکر شامل ہوا تھا کھڑا ہو کر دوگانہ پڑھنے لگا پس حضرت عمر اس کی طرف جھپٹے اسے کندھوں سے پکڑ کر ہلایا۔ پھر فرمایا کہ بیٹھ جاؤ کیونکہ اہل کتاب نہیں ہلاک ہوئے مگر اسی وجہ سے کہ ان کی نمازوں کے درمیان وقفہ نہیں رہتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نگاہ جان افروز اٹھائی اور فرمایا اے ابن خطاب! اللہ تعالیٰ نے تمہیں صحیح بات کی توفیق مرحمت فرمائی ہے۔

بَاب ٣٧٥ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

سجدہ سہو کا بیان

٩٩٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلٰى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهَا إِحْدٰهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى يُعْرَفُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر یا عصر دن کی کوئی نماز پڑھائی تو آپ نے دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا۔ پھر ایک لکڑی کے پاس گئے جو سامنے مسجد میں تھی، اس پر دونوں دست مبارک رکھ لیے ایک کے اوپر دوسرا۔ آپ کے پُرنور چہرے سے غصے کے آثار نمایاں تھے جلدی سے جانے والے

Marfat.com

فِي وَجْهِهِ الْغَضَبَ ثُمَّ خَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ وَ
هُمْ يَقُولُونَ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ وَ
فِي النَّاسِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ فَقَامَ
رَجُلٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّيهِ
ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسِيتَ أَمْ قُصِرَتِ
الصَّلَاةُ قَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرِ الصَّلَاةُ قَالَ بَلْ
نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ
فَأَوْمَئُوا أَيْ نَعَمْ فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى مَقَامِهِ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ ثُمَّ
سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ
رَفَعَ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ
ثُمَّ رَفَعَ وَكَبَّرَ قَالَ فَقِيلَ لِمُحَمَّدٍ سَلَّمَ فِي السَّهْوِ
فَقَالَ لَمْ أَحْفَظْهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَكِنْ نُبِّئْتُ أَنَّ
عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ بِإِسْنَادِهِ وَحَدِيثُ حَمَّادٍ أَتَمُّ
قَالَ ثُمَّ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ
بِنَا وَلَمْ يَقُلْ فَأَوْمَئُوا قَالَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ قَالَ ثُمَّ
رَفَعَ وَلَمْ يَقُلْ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ
أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَتَمَّ حَدِيثُهُ لَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ
وَلَمْ يَذْكُرْ فَأَوْمَئُوا إِلَّا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ۔

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ
نَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَمَّادٍ كُلِّهِ إِلَى آخِرِ قَوْلِهِ نُبِّئْتُ أَنَّ
عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ قُلْتُ فَالتَّشَهُّدُ
قَالَ لَمْ أَسْمَعْ فِي التَّشَهُّدِ وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ
يَتَشَهَّدَ وَلَمْ يَذْكُرْ كَانَ يُسَمِّيهِ ذَا الْيَدَيْنِ

حضرات چلے گئے اور وہ کہہ رہے تھے نماز کم ہو گئی۔ موجودہ حضرات میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر بھی تھے لیکن بات کرنے سے دونوں ڈرتے رہے تو ایک آدمی کھڑا ہو گیا جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذوالیدین کہا کرتے تھے۔ عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! آپ بھول گئے یا نماز کم ہو گئی؟ فرمایا کہ نہ میں بھولا اور نہ نماز کم ہوئی عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ بھول گئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ لوگوں نے اشارے سے ہاں کہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی جگہ پر لوٹے اور باقی دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیر کر تکبیر کہی اور پہلے سجدوں کی طرح سجدہ کیا یا ان سے طویل۔ پھر اٹھتے ہوئے تکبیر کہی پھر تکبیر کہی اور پہلی سجدوں کی طرح سجدہ کیا یا ان سے طویل۔ پھر اٹھے اور تکبیر کہی۔ راوی کا بیان ہے کہ محمد بن سیرین سے سہو میں سلام کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ مجھے حضرت ابوہریرہ سے تو یاد نہیں رہا لیکن مجھے بتایا گیا کہ حضرت عمران بن حصین نے فرمایا

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ایوب نے محمد بن سیرین سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا اور حدیث حماد زیادہ مکمل ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور یہ نہیں کہا کہ ہمیں پڑھائی اور نہ اشارے کے متعلق کہا فرمایا کہ لوگوں نے کہا ہاں۔ فرمایا پھر اٹھے اور یہ نہیں کہا کہ تکبیر کہی پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پہلے سجدوں کی طرح یا ان سے طویل پھر اٹھے اور باقی حدیث مکمل کی لیکن مابعد کا مضمون بیان نہیں کیا اور اشارہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی پھر حماد کی ساری حدیث معناً یہاں تک بیان کی کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت عمران بن حصین۔ فرمایا کہ پھر سلام پھیرا۔ میں عرض گزار ہوا کہ تشہد؟ فرمایا کہ تشہد کے متعلق میں نے نہیں سنا اور تشہد پڑھنا مجھے زیادہ پسند ہے اور راسے ذوالیدین کہنے کا ذکر نہیں کیا اور نہ لوگوں کے اشارہ کرنے کا ذکر کیا اور نہ غصے

Marfat.com

وَلَا ذَكَرَ فَاوْمَأَ وَلَا ذَكَرَ الْغَضَبَ وَحَدِيثُ حَمَّادٍ أَتَمُّ

کا ذکر کیا اور حماد کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

۹۹۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٍ وَيَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ وَابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ أَنَّهُ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَقَالَ هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ كَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ وَحُمَيْدٌ وَيُونُسُ وَعَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ مَا ذَكَرَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ أَنَّهُ كَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامٍ لَمْ يَذْكُرَا عَنْهُ هَذَا الَّذِي ذَكَرَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ كَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذوالیدین والے واقعہ میں روایت کی کہ آپ نے تکبیر کہی اور سجدہ کیا۔ ہشام یعنی ابن حسان نے کہا کہ تکبیر کہی پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو حبیب بن شہید، حمید، یونس، عاصم احول محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ سے ـــــ کی لیکن ان میں سے کسی نے بھی ذکر نہیں کیا جو حماد بن زید نے ہشام سے روایت کی کہ تکبیر کہی پھر تکبیر کہی۔ حماد بن سلمہ اور ابوبکر بن عیاش نے اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا اور ان سے اس بات کا ذکر نہیں کیا جس کا حماد بن زید نے ذکر کیا ہے کہ تکبیر کہی اور پھر تکبیر کہی۔

۹۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ حَتَّى يَقَّنَهُ اللَّهُ ذَلِكَ۔

سعید بن مسیب، ابوسلمہ اور عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس واقعہ کو روایت کرتے ہوئے فرمایا اور آپ نے سہو کے دو سجدے نہیں کیے مگر جب آپ کو اس بات کا پورا یقین ہو گیا۔

۱۰۰۰ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ وَلَمْ يَسْجُدِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تُسْجَدَانِ إِذَا شَكَّ حَتَّى لَقَّاهُ النَّاسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي بِهَذَا الْخَبَرِ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ

ابن شہاب کو ابوبکر بن سلیمان بن ابو حثمہ نے بتایا کہ انہیں یہ بات پہنچی ہے کہ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دو سجدے نہیں کیے جو کیے جاتے ہیں مگر جبکہ لوگوں نے متفقہ طور پر بتایا۔ ابن شہاب نے فرمایا کہ مجھے یہ بات سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ کے حوالے سے بتائی اور فرمایا کہ مجھے اس کی ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن اور ابوبکر بن حارث بن ہشام اور عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اس واقعہ کو یحییٰ بن ابو کثیر اور عمران بن ابی انس نے ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن

Marfat.com

وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَبُو دَاؤُدَ وَرَوَاهُ يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَعِمْرَانُ ابْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ سَجَدَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاؤُدَ وَرَوَاهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ ابْنِ سُلَيْمَانَ ابْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيهِ وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے اور اس میں دو سجدوں کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے زبیدی، زہری، ابوبکر بن سلیمان بن ابوحثمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور اس میں فرمایا کہ سہو کے دو سجدے نہیں کیے۔

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَقِيلَ لَهُ نَقَصْتَ الصَّلٰوةَ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی تو دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ کیا نماز کم ہو گئی ہے؟ پس آپ نے مزید دو رکعتیں پڑھیں پھر دو سجدے کیے۔

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَسَدٍ أَنَا شَبَابَةُ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُولَ اللهِ أَمْ نَسِيتَ قَالَ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ أَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَالَ أَبُو دَاؤُدَ رَوَاهُ دَاؤُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ۔

سعید بن ابوسعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک فرض نماز میں دو رکعتوں پر اٹھ کھڑے ہوئے۔ ایک آدمی آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا نماز میں کمی فرما دی گئی ہے یا آپ بھول گئے؟ فرمایا کہ میں نے ان میں سے کچھ بھی نہیں کیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے کیا ہے۔ پس آپ نے باقی دو رکعتیں پڑھیں پھر کھڑے ہو گئے اور سہو کے دو سجدے نہیں کیے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس واقعے کو داؤد بن حصین، ابوسفیان مولیٰ ابواحمد، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ پھر سلام کے بعد بیٹھے ہوئے دو سجدے کیے۔

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ نَا هَاشِمُ ابْنُ الْقَاسِمِ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ الْهِفَّانِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ۔

ضمضم ابن جوس ہفانی نے اس واقعے کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ پھر سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ نَا

احمد بن محمد بن ثابت، ابواسامہ۔ محمد بن علاء، ابواسامہ

Marfat.com

اَبُوْ اُسَامَۃَ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ اَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ فَذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّھْوِ۔

عبید اللہ، نافع سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا۔ پھر ابن سیرین نے جو حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے اس کے مطابق بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ پھر سلام پھیرا، پھر سہو کے دو سجدے کیے۔

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا مَسْلَمَۃُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا نَا خَالِدُنِ الْحَذَّآءُ نَا اَبُوْ قِلَابَۃَ عَنْ اَبِی الْمُھَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَلٰثِ رَکَعَاتٍ مِّنَ الْعَصْرِ ثُمَّ دَخَلَ قَالَ عَنْ مَسْلَمَۃَ الْحُجْرَۃَ فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ یُّقَالُ لَہُ الْخِرْبَاقُ وَکَانَ طَوِیْلَ الْیَدَیْنِ فَقَالَ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَخَرَجَ مُغْضَبًا یَّجُرُّ رِدَآءَہٗ فَقَالَ اَصَدَقَ قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰی تِلْکَ الرَّکْعَۃَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْہَا ثُمَّ سَلَّمَ۔

مسدد، یزید بن زریع۔ مسدد، مسلمہ بن محمد، خالد حذاء، ابوقلابہ، ابوالمہلب، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعتوں پر سلام پھیر دیا پھر اندر داخل ہوگئے۔ مسلمہ حجرہ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک آدمی آپ کی خدمت میں پیش ہوا جس کو خرباق کہا جاتا تھا اور وہ لمبے ہاتھوں والا تھا وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہوگئی ہے؟ پس آپ غصے میں چادر گھسیٹتے ہوئے باہر نکلے فرمایا کیا اس نے سچ کہا ہے؟ لوگوں نے کہا، ہاں۔ پس آپ نے بقیہ رکعت پڑھی، پھر سلام پھیرا، پھر دو سجدے کیے، پھر سلام پھیر دیا۔ ف

ف۔ دوسری روایتوں میں ہے کہ حضرت خرباق رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیار سے ذوالیدین کہا کرتے تھے یعنی دو ہاتھوں والا۔ سبحان اللہ! بھلا دو ہاتھوں والا کون نہیں ہے؟ مسلمان کو چاہیئے کہ اگر وہ اپنے کسی بھائی یا عزیز کو اصلی نام کے سوا کسی اور نام سے پکاریں تو ایسا لقب محبت سے لبریز ہونا چاہیئے وہ دوسرے کے لیے باعث اذیت و ذلت اور دل آزار نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ (۴۹: ۱۱) کے ذریعے پروردگار عالم نے ایسے ناموں سے روکا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۴۶ اِذَا صَلّٰی خَمْسًا۔ جب پانچ رکعتیں پڑھیں

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ الْمَعْنٰی قَالَ حَفْصٌ نَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ خَمْسًا فَقِیْلَ لَہٗ اَزِیْدَ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ وَمَا ذَاکَ قَالَ صَلَّیْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ۔

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھائیں۔ عرض کی گئی کہ کیا نماز بڑھ گئی ہے؟ فرمایا کہ کیا بات ہوئی؟ عرض کی گئی کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ پس آپ نے سلام کے بعد دو سجدے کیے۔

Marfat.com

١٠٠٧- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَلَا أَدْرِي زَادَ أَمْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَثَنَى رِجْلَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا انْفَتَلَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ وَلٰكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَقَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ۔

١٠٠٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ نَا أَبِي نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِهٰذَا قَالَ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَحَوَّلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ حُصَيْنٌ نَحْوَ الْأَعْمَشِ۔

١٠٠٩- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا جَرِيرٌ ح وَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى نَا جَرِيرٌ وَهٰذَا حَدِيثُ يُوسُفَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا فَلَمَّا انْفَتَلَ تَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ زِيدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ لَا قَالُوا فَإِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَانْفَتَلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ۔

١٠١٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ سُوَيْدَ

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ابراہیم نے فرمایا کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ زیادہ پڑھی یا کم۔ جب سلام پھیر دیا تو عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ نماز میں ایک نئی بات ہوئی ہے فرمایا کہ وہ کیا؟ عرض گزار ہوئے کہ آپ نے اتنی نماز پڑھی ہے۔ پس آپ نے اپنا پیر جھکایا قبلے کی جانب رُخ کیا اور دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا۔ فارغ ہوئے تو چہرۂ مبارک ہماری جانب کر کے فرمایا جب نماز میں کوئی بات ہو جائے تو مجھے بتادیا کرو کیونکہ میں بھی بشر ہوں، بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو۔ جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلادیا کرو اور فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو غور کرے کہ درست کیا ہے اور اس کے مطابق پوری کر کے سلام پھیر دے پھر دو سجدے کر لے۔

علقمہ نے اسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ فرمایا جب تم میں سے کوئی بھول جائے تو چاہیئے دو سجدے کر لے۔ پھر آپ گھومے اور دو سجدے کیے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے حصین نے اعمش کی طرح۔

نصر بن علی، جریر۔ یوسف بن موسیٰ، جریر اور یوسف کی یہ حدیث حسن بن عبید اللہ، ابراہیم بن سوید، علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں پانچ رکعتیں پڑھائیں۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں نے آپس میں کانا پھوسی کی۔ فرمایا کیا کہتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ فرمایا نہیں۔ عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ آپ گھومے اور دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا پھر فرمایا کہ میں بھی بشر ہوں، بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو۔

سوید بن قیس نے حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

ابن قيس اخبره عن معاوية بن حديج ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى يوما فسلم وقد بقيت من الصلوة ركعة فادركه رجل فقال نسيت من الصلوة ركعة فرجع فدخل المسجد وامر بلالا فاقام الصلوة فصلى للناس ركعة فاخبرت بذلك الناس فقالوا لي اتعرف الرجل قلت لا الا ان اراه فمر بي فقلت هذا هو فقالوا هذا طلحة بن عبيد الله۔

باب ۲۷ من قال يلقي الشك۔

۱۰۱۱۔ حدثنا محمد بن العلاء نا ابو خالد عن ابن عجلان عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا شك احدكم في صلاته فليلق الشك وليبن على اليقين فاذا استيقن التمام سجد سجدتين فان كانت صلاته تامة كانت الركعة نافلة والسجدتان وان كانت ناقصة كانت الركعة تماما لصلاته وكانت السجدتان مرغمتي الشيطان قال ابوداود رواه هشام بن سعد ومحمد بن مطرف عن زيد عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم وحديث ابي خالد اشبع۔

۱۰۱۲۔ حدثنا محمد بن عبد العزيز بن ابي رزمة انا الفضل بن موسى عن عبد الله بن كيسان عن عكرمة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم سمى سجدتي السهو المرغمتين۔

۱۰۱۳۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار ان رسول الله

نے ایک روز نماز پڑھائی تو سلام پھیر دیا اور نماز سے ایک رکعت باقی تھی۔ ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی کہ آپ نماز کی ایک رکعت بھول گئے ہیں۔ آپ واپس مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت بلال کو حکم فرمایا تو انہوں نے اقامت کہی پس آپ نے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی۔ میں نے لوگوں کو یہ بات بتائی تو انہوں نے کہا کیا آپ اس آدمی کو جانتے ہیں؟ میں نے کہا کہ نہیں مگر میں اسے پہچان لوں گا۔ جب وہ میرے پاس سے گزرا تو میں نے کہا یہ تھا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ ہیں۔

جس نے شک کو دور کرنے کے لیے کہا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک لاحق ہو تو شک کو دور کر کے ایک بات پر یقین کرے۔ جب یقین ہو جائے پوری ہونے کا تو دو سجدے کرے اگر نماز پوری ہو گئی تھی تو یہ رکعت نفلی ہو جائے گی اور دو سجدے اور اگر نماز کم تھی تو یہ رکعت اس کی نماز کو پوری کر دے گی اور دونوں سجدے شیطان کو ذلیل کرنے کے لیے ہوئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ہشام بن سعد اور محمد بن مطرف عطاء بن یسار حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور خالد کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

محمد بن عبد العزیز بن ابو رزمہ، فضل بن موسیٰ، عبد اللہ بن کیسان، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سہو کے دونوں سجدوں کا نام شیطان کو ذلیل کرنے والے رکھا۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَإِنْ كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي صَلَّى خَامِسَةً شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ رَابِعَةً فَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيمٌ لِلشَّيْطَانِ۔

جائے اور اسے یہ پتہ نہ رہے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار؟ چاہیئے کہ ایک رکعت اور پڑھے اور سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرلے جو رکعت پڑھی اگر یہ پانچویں ہے تو دونوں سجدے اسے دوگانہ بنا دیں گے اور اگر چوتھی ہے تو یہ دونوں سجدے شیطان کو ذلیل کریں گے۔

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَإِنِ اسْتَيْقَنَ أَنْ قَدْ صَلَّى ثَلَاثًا فَلْيَقُمْ فَلْيُتِمَّ رَكْعَةً بِسُجُودِهَا ثُمَّ يَجْلِسُ فَيَتَشَهَّدُ فَإِذَا فَرَغَ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَى مَالِكٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ وَحَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ وَدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ إِلَّا أَنَّ هِشَامًا بَلَغَ بِهِ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ۔

زید بن اسلم نے مالک کی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو جائے۔ اگر اسے یقین ہو جائے کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں تو ایک رکعت اس کے سجدوں سمیت مزید پڑھ لے پھر بیٹھ کر تشہد پڑھے اور جب سلام کے سوا کچھ باقی نہ رہے تو بیٹھے ہوئے دو سجدے کرے اور سلام پھیر دے۔ پھر مالک کی طرح معناً بیان کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح اسے روایت کیا ہے ابن وہب نے مالک اور حفص بن میسرہ اور داؤد بن قیس اور ہشام بن سعد سے۔ مگر ہشام نے اسے حضرت ابوسعید خدری تک پہنچایا ہے۔

بَابٌ ۳۴۸ مَنْ قَالَ يُتِمُّ عَلَى أَكْبَرِ ظَنِّهِ۔

جس نے کہا کہ ظن غالب کے مطابق پوری کرے

۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كُنْتَ فِي صَلَاةٍ فَشَكَكْتَ فِي ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ وَأَكْبَرُ ظَنِّكَ عَلَى أَرْبَعٍ تَشَهَّدْتَ ثُمَّ سَجَدْتَ سَجْدَتَيْنِ وَأَنْتَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ تُسَلِّمَ ثُمَّ تَشَهَّدْتَ أَيْضًا ثُمَّ تُسَلِّمُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ خُصَيْفٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَوَافَقَ عَبْدَ الْوَاحِدِ أَيْضًا سُفْيَانُ وَشَرِيكٌ وَإِسْرَائِيلُ وَاخْتَلَفُوا فِي الْكَلَامِ فِي مَتْنِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُسْنِدُوهُ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہیں نماز میں شک ہو کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار اور اس کا غالب گمان چار کی طرف ہو تو تشہد پڑھ کر سلام سے پہلے بیٹھے ہوئے دو سجدے کرے پھر دوبارہ تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے عبد الواحد نے خصیف سے لیکن مرفوع نہیں کیا اور موافقت کی ہے عبد الواحد کی سفیان، شریک اور اسرائیل نے لیکن ان کا حدیث کے متن میں اختلاف ہے اور انہوں نے اسے مسند نہیں کیا۔

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا إِسْمٰعِيلُ

محمد بن علاء، اسمٰعیل بن ابراہیم، ہشام دستوائی، یحیی

Marfat.com

ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ نَا يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ نَا عِيَاضٌ ح وَحَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اَبَانٌ نَا يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ زَادَ اَمْ نَقَصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَاِذَا اَتَاهُ الشَّيْطٰنُ فَقَالَ اِنَّكَ قَدْ اَحْدَثْتَ فَلْيَقُلْ قَدْ كَذَبْتَ اِلَّا مَا وَجَدَ رِيْحًا بِاَنْفِهٖ اَوْ صَوْتًا بِاُذُنِهٖ وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ اَبَانَ قَالَ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ مَعْمَرٌ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عِيَاضُ بْنُ هِلَالٍ وَقَالَ الْاَوْزَاعِيُّ عِيَاضُ بْنُ اَبِيْ زُهَيْرٍ۔

بن ابوکثیر، عیاض۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابان، یحییٰ، ہلال بن عیاض، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور یاد نہ رہے کہ زیادہ پڑھی یا کم تو بیٹھا ہوا دو سجدے کرلے۔ جب اس کے پاس شیطان آکر کہے کہ تیرا وضو ٹوٹ گیا تو کہنا چاہیئے کہ تو جھوٹ بولتا ہے مگر جبکہ اس کی بدبو اپنی ناک سے سونگھے یا اپنے کان سے آواز سنے اور یہ لفظ حدیث ابان کے ہیں امام ابوداؤد نے فرمایا کہ معمر اور علی بن مبارک نے عیاض بن ہلال کہا ہے اور اوزاعی کہتے ہیں کہ وہ عیاض بن ابی زہیر ہے۔

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ جَاءَهُ الشَّيْطٰنُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ اَبُوْدَاوُدَ وَكَذَا رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرٌ وَاللَّيْثُ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اسے بھلاتا ہے یہاں تک کہ وہ نہیں جانتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔ جب تم میں سے کسی کو ایسا پیش آئے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرلے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے ابن عیینہ معمر اور لیث نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ يَعْقُوْبَ نَا يَعْقُوْبُ اَنَا ابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بِاِسْنَادِهٖ زَادَ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ۔

حجاج بن ابویعقوب، یعقوب، زہری کا بھتیجا، محمد بن مسلم نے اس حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ سلام سے پہلے بیٹھے ہوئے۔

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ نَا يَعْقُوْبُ اَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ الزُّهْرِيُّ بِاِسْنَادِهٖ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ يُسَلِّمُ۔

حجاج، یعقوب، ان کے والد ماجد ابن اسحاق، محمد بن مسلم زہری نے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کرتے ہوئے کہا کہ سلام سے پہلے دو سجدے کرے پھر سلام پھیرے۔

بَابُ ۳۴۹ مَنْ قَالَ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ۔

جس نے سلام کے بعد کہا

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا حَجَّاجٌ عَنِ

احمد بن ابراہیم، حجاج، ابن جریج، عبداللہ بن مسافع

Marfat.com

ابن جریج اخبرنی عبد الله بن مسافع ان مصعب ابن شیبة اخبره عن عتبة بن محمد بن الحارث عن عبد الله بن جعفر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من شک فی صلاته فلیسجد سجدتین بعد ما یسلم۔

مصعب بن شیبہ، عقبہ بن محمد بن حارث نے حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو وہ دو سجدے کرے سلام پھیرنے کے بعد۔

باب ۳۵۰ من قام من ثنتین ولم یتشهد۔

جو دو رکعتوں کے بعد تشہد پڑھے بغیر کھڑا ہو جائے

۱۰۲۱ حدثنا القعنبی عن مالک عن ابن شهاب عن عبد الرحمن الاعرج عن عبد الله ابن بحینة انه قال صلی لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم رکعتین ثم قام فلم یجلس فقام الناس معه فلما قضی صلاته وانتظرنا التسلیم کبر فسجد سجدتین وهو جالس قبل التسلیم ثم سلم صلی الله علیه وسلم۔

حضرت عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی کھڑے ہو گئے جب نماز پوری کر چکے اور ہم سلام کا انتظار کر رہے تھے تو تکبیر کہہ کر آپ نے دو سجدے کیے بیٹھے ہوئے سلام سے پہلے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔

۱۰۲۲ حدثنا عمرو بن عثمان نا ابی وبقیة قالا نا شعیب عن الزهری بمعنی اسناده وحدیثه زاد وکان منا المتشهد فی قیامه قال ابوداؤد وکذلک سجدهما ابن الزبیر قام من ثنتین قبل التسلیم وهو قول الزهری۔

شعیب نے زہری سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً مذکورہ حدیث کو روایت کیا اور اپنی حدیث میں یہ بھی کہا۔ ہم میں قیام کے اندر تشہد پڑھنے والے بھی تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح حضرت ابن زبیر نے بھی سلام سے پہلے دو سجدے کیے جبکہ وہ دو رکعت کے بعد کھڑے ہو گئے تھے اور یہی زہری کا قول ہے۔

باب ۳۵۱ من نسی ان یتشهد وهو جالس۔

جو تشہد میں بیٹھنا بھول جائے

۱۰۲۳ حدثنا الحسن بن عمرو عن عبد الله ابن الولید عن سفیان عن جابر نا المغیرة بن شبیل الاحمسی عن قیس بن ابی حازم عن المغیرة بن شعبة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قام الامام فی الرکعتین فان ذکر قبل ان یستوی قائما فلیجلس فان استوی قائما فلا یجلس ویسجد سجدتی السهو۔

قیس بن ابو حازم نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر امام دو رکعت کے بعد کھڑا ہو جائے تو سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے اگر یاد آ جائے تو بیٹھ جائے اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا ہے تو نہ بیٹھے بلکہ سہو کے دو سجدے کر لے۔

۱۰۲۴ حدثنا عبید الله بن عمر الجشمی

زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ

Marfat.com

نا يزيد بن هارون انا المسعودي عن زياد بن علاقة قال صلى بنا المغيرة بن شعبة فنهض في الركعتين قلنا سبحان الله قال سبحان الله ومضى فلما اتم صلاته وسلم سجد سجدتي السهو فلما انصرف قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع كما صنعت قال ابوداؤد كذلك رواه ابن ابي ليلى عن الشعبي عن المغيرة ابن شعبة ورواه ابوعميس عن ثابت بن عبيد قال صلى بنا المغيرة بن شعبة مثل حديث زياد بن علاقة قال ابوداؤد ابوعميس اخو المسعودي وفعل سعد بن ابي وقاص مثل ما فعل المغيرة وعمران بن حصين والضحاك بن قيس ومعاوية ابن ابي سفيان وابن عباس افتى بذلك وعمر بن عبد العزيز قال ابوداؤد وهذا في من قام من ثنتين ثم سجدوا بعد ما سلموا۔

١٠٢٥۔ حدثنا عمرو بن عثمان والربيع بن نافع وعثمان ابن ابي شيبة وشجاع بن مخلد بمعنى الاسناد ان ابن عياش حدثهم عن عبيد الله بن عبيد الكلاعي عن زهير يعني ابن سالم العنسي عن عبد الرحمن بن جبير ابن نفير قال عمرو وحده عن ابيه عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لكل سهو سجدتان بعد ما يسلم ولم يذكر عن ابيه غير عمرو۔

باب ۳۵۲ سجدتي السهو فيهما تشهد وتسليم

١٠٢٦۔ حدثنا محمد بن يحيى بن فارس نا محمد بن عبد الله بن المثنى حدثني اشعث

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی تو وہ دوسری رکعت پر کھڑے ہو گئے۔ ہم نے سبحان اللہ سبحان اللہ بھی کہا لیکن وہ چلتے رہے۔ جب انہوں نے اپنی نماز مکمل کی اور سلام پھیرا تو سہو کے ۲دو سجدے کیے جب لوٹے تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو کرتے ہوئے دیکھا وہی کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے اسے ابن ابی لیلیٰ شعبی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ سے اور روایت کیا ہے اسے ابوعمیش نے ثابت بن عبید سے فرمایا کہ ہمیں حضرت مغیرہ بن شعبہ نے نماز پڑھائی۔ پھر زیاد بن علاقہ کی طرح حدیث بیان کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوعمیس بھائی ہے مسعودی کا اور حضرت مغیرہ کی طرح کیا حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عمران بن حصین، حضرت ضحاک بن قیس حضرت معاویہ بن ابوسفیان اور حضرت ابن عباس نے اور اسی پر فتویٰ دیا عمر بن عبد العزیز نے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ اس کے لیے ہے جو دو۲ رکعت پر کھڑا ہو جائے۔ پھر انہوں نے سجدہ کیا سلام پھیرنے کے بعد۔

عمرو بن عثمان اور ربیع بن نافع اور عثمان بن ابوشیبہ اور شجاع بن مخلد، ابن عیاش، عبید اللہ بن عبید کلاعی، زہیر یعنی ابن سالم عنسی، عبد الرحمٰن بن جبیر بن نفیر، عمرو، ان کے والد ماجد حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر بھول کے لیے دو۲ سجدے ہیں سلام پھیرنے کے بعد اور عمرو کے سوا ان کے والد ماجد کا کسی نے ذکر نہیں کیا۔

سجدہ سہو کے بعد تشہد پڑھ کر سلام پھیرے

محمد بن یحییٰ بن فارس، محمد بن عبد اللہ ابن المثنیٰ، اشعث محمد بن سیرین، خالد یعنی الحذاء، ابوقلابہ، ابو مہلب، حضرت

Marfat.com

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھائی تو بھول گئے پس دو سجدے کیے۔ پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیرا۔

بَابُ ۳۵۳ اِنْصِرَافِ النِّسَاءِ قَبْلَ الرِّجَالِ مِنَ الصَّلٰوةِ۔

نماز پڑھ کر عورتوں کا مردوں سے پہلے چلے جانا

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ مَكَثَ قَلِيلًا وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ ذٰلِكَ كَيْمَا يَنْفُذُ النِّسَاءُ قَبْلَ الرِّجَالِ۔

ہند بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد تھوڑی دیر ٹھہرے رہتے اور لوگ سمجھ جاتے کہ یہ اس لیے ہے کہ عورتیں مردوں سے پہلے چلی جائیں۔

بَابُ ۳۵۴ كَيْفَ الْاِنْصِرَافُ مِنَ الصَّلٰوةِ۔

نماز سے کیسے واپس لوٹے

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ رَجُلٍ مِنْ طَيِّئٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ شِقَّيْهِ۔

قبیلہ طے کے ایک فرد قبیصہ بن ہلب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ دونوں جانب پھرا کرتے تھے۔

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ نَصِيبًا لِلشَّيْطَانِ مِنْ صَلَاتِهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مَا يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهِ قَالَ عُمَارَةُ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ بَعْدُ فَرَأَيْتُ مَنَازِلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَسَارِهِ۔

اسود بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آدمی اپنی نماز میں سے شیطان کے لیے حصہ مقرر نہ کرلے کہ ہمیشہ دائیں جانب ہی سے لوٹا کرے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اکثر بائیں جانب سے لوٹتے دیکھا ہے۔ عمارہ کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دولت خانوں کو بائیں جانب دیکھا۔

بَابُ ۳۵۵ صَلٰوةِ الرَّجُلِ التَّطَوُّعَ فِي بَيْتِهِ۔

آدمی کا اپنے گھر میں نوافل پڑھنا

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی نمازوں میں سے کچھ اپنے گھروں میں بھی پڑھا کرو اور انہیں قبریں نہ بنا لینا

Marfat.com

فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا۔

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي مَسْجِدِي هٰذَا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ۔

بَابُ ۳۵۶ مَنْ صَلَّى لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ عَلِمَ۔

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ كَانُوا يُصَلُّونَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَنَادَاهُمْ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ إِلَى الْكَعْبَةِ مَرَّتَيْنِ قَالَ فَمَالُوا كَمَا هُمْ رُكُوعٌ إِلَى الْكَعْبَةِ۔

بَابُ ۳۵۷ تَفْرِيعِ أَبْوَابِ الْجُمُعَةِ۔

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُهْبِطَ وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ وَفِيهِ مَاتَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ مُصِيخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينَ تُصْبِحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ وَفِيهَا سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةً إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهَا قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ

بسر بن سعید نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کا اپنا گھر میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے سوائے فرض نماز کے۔

جس نے قبلہ رو نماز نہ پڑھی پھر معلوم ہوا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب بیت المقدس کی جانب منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب یہ آیت اتری۔ پس پھیر لو اپنا منہ مسجد حرام کی جانب اور جہاں کہیں ہو تو اپنے منہ اسی کی جانب پھیرا کرو (۲: ۱۴۴) تو ایک شخص بنی سلمہ کے پاس سے گزرا تو انہیں آواز دی جبکہ وہ نماز فجر کے رکوع میں تھے۔ بیت المقدس کی جانب منہ کیے ہوئے کہ لوگو! قبلہ کعبہ کی جانب تبدیل ہو گیا ہے دو مرتبہ کہا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ رکوع میں ہی کعبے کی جانب پھر گئے۔

جمعہ کے احکام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جن دنوں میں سورج طلوع ہوتا ہے ان میں بہتر جمعہ کا دن ہے اسی میں حضرت آدم پیدا فرمائے گئے اسی میں اتارے گئے اسی میں ان کی توبہ قبول ہوئی اسی میں وفات پائی اور اسی میں قیامت قائم ہوگی۔ کوئی ذی روح ایسا نہیں مگر جمعہ کے روز صبح کو سورج طلوع ہوتے ہی گھڑی بھر کان لگائے رہتا ہے سوائے جنوں اور انسانوں کے اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ نہیں پاتا اسے بندہ مسلمان نماز کی حالت میں اور وہ اللہ تعالیٰ سے حاجت کا سوال کرے مگر اسے عطا فرما دیا جاتا ہے۔ کعب نے کہا کہ یہ ساعت سال میں ایک روز ہوتی ہے تو میں نے کہا کہ ہر جمعہ کو ہوتی ہے۔ پس

Marfat.com

فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقُلْتُ بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ قَالَ فَقَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ فَقَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِي مَعَ كَعْبٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ أَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ فَأَخْبِرْنِي بِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ كَيْفَ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي وَتِلْكَ السَّاعَةُ لَا يُصَلَّى فِيهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ قَالَ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ هُوَ ذَلِكَ۔

کعب نے توریت پڑھ کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ پھر میں حضرت عبد اللہ بن سلام سے ملا اور ان سے ذکر کیا جو اپنی کعب سے مجلس ہوئی تھی۔ حضرت عبد اللہ بن سلام نے فرمایا کہ مجھے وہ ساعت معلوم ہے۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ مجھے بھی بتا دیجیے۔ حضرت عبد اللہ بن سلام نے فرمایا کہ وہ جمعہ کے روز آخری ساعت ہے۔ میں نے کہا کہ وہ جمعہ کے روز آخری ساعت کس طرح ہو سکتی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ "نہیں پاتا اس کو بندہ مسلمان نماز پڑھتے ہوئے" اور اس ساعت میں نماز نہیں پڑھی جاتی۔ حضرت عبد اللہ بن سلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا یہ نہیں فرمایا ہے کہ جو نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے تو وہ نماز میں شمار ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ نماز پڑھے؟ میں نے کہا یہی بات ہے کہا تو پھر وہ یہی ہے۔

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ قَالَ يَقُولُونَ بَلِيتَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ۔

ابو الاشعث صنعانی نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے تمام دنوں میں جمعہ کا روز سب سے افضل ہے کہ اسی میں حضرت آدم کو پیدا فرمایا گیا اور اسی میں ان کی روح قبض کی گئی اور اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں سب بیہوش ہوں گے پس اس روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود پڑھنا مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اس وقت بھلا ہمارا درود پڑھنا کس طرح پیش ہوگا جبکہ آپ گل چکے ہوں گے؟ یعنی مٹی ہو گئے ہوں گے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام کے جسم کو زمین پر حرام فرما دیا ہے۔ ف

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں دنیاوی حیات کی طرح زندہ ہیں اور اسی طرح تمام انبیائے کرام علیہم السلام بھی ہمیشہ سے اہل حق کا یہی عقیدہ رہا ہے اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایمان افروز تصنیف جذب القلوب میں اسے تصریحاً بیان فرمایا اور اشعۃ اللمعات جلد اول میں بھی حیاتِ انبیاء کی تصریح فرمائی ہے۔ ان حضرات کے اجسام مبارکہ دنیاوی زندگی کی طرح بالکل سالم رہتے ہیں۔ ان کے کسی حصے کو کھانا اور اپنے اندر جذب کرنا پروردگار عالم نے زمین پر حرام فرما دیا ہے بلکہ ان کے طفیل ان حضرات کے خدام ذو الکرام کے اجسام مبارکہ بھی گلنے سڑنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ۔

Marfat.com

مَنْ یَّشَآءُ اہل حق کا یہ اجماعی عقیدہ ہے جس کی تقریباً تمام بزرگوں نے تصریح فرمائی ہے۔ یہ حضرات بعد وفات بھی پوری دنیا کی خبر رکھتے اور ساری کائنات میں تصرف فرماتے ہیں کیونکہ پروردگارِ عالم نے ان حضرات کے مبارک سروں پر تاج خلافت سجایا اور انہیں کائنات کا حاکم بنایا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سب میں افضل و اعلیٰ اور بلند و بالا ہونے کے باعث اللہ تعالیٰ کے خلیفۂ اعظم، نبی الانبیاء اور سرورِ کون و مکاں ہیں آپ صرف پروردگارِ عالم کے محکوم اور کائنات کے ہر بڑے سے بڑے فرد کے حاکم ہیں اس خلافتِ عظمیٰ کے باعث پوری کائنات اور اس کا ہر فرد پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب کے دائرۂ علم میں رکھا اور کونین میں تصرف کرنے کا ماذون و مختار و مجاز بنایا ہے۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۴ء) نے تفسیر عزیزی میں اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً کے تحت خلافت کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے اہل حق کی خوب ترجمانی کی ہے اس اسلامی ایمانی اور اجماعی عقیدے میں اہل حق کے ایک فرد نے بھی اختلاف نہیں کیا لیکن خوارج اپنے روزِ اول ہی سے مقربین بارگاہِ الٰہیہ سے خدا واسطے کی عداوت رکھنے کے باعث حیاتِ انبیاء کا انکار کرتے اور ان حضرات کے علم و تصرف کی بات سن کر بھبوکا اور آگ بگولہ ہوتے ہی آئے ہیں۔ مسلمانوں کو ان کی آواز پر کان دھر کر انبیائے کرام کے دشمنوں کی صف میں شامل نہیں ہونا چاہیے کیونکہ حضرات انبیائے کرام کی تعظیم و محبت ہی سرمایۂ انسان اور جانِ ایمان ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۵۸ اَلْاِجَابَۃُ اَیَّۃُ سَاعَۃٍ ھِیَ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ۔

جمعہ کی وہ ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَھْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو یَعْنِی ابْنَ الْحَارِثِ اَنَّ الْجُلَاحَ مَوْلٰی عَبْدِالْعَزِیْزِ حَدَّثَہٗ اَنَّ اَبَا سَلَمَۃَ یَعْنِی ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَہٗ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ ثِنْتَا عَشْرَۃَ یُرِیْدُ سَاعَۃً لَا یُوْجَدُ مُسْلِمٌ یَسْاَلُ اللّٰہَ شَیْئًا اِلَّا اٰتَاہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فَالْتَمِسُوْھَا اٰخِرَ سَاعَۃٍ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

احمد بن صالح، ابن وہب، عمرو ابن الحارث، جلاح مولیٰ عبدالعزیز، ابوسلمہ ابن عبدالرحمٰن، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ کا روز بارہ ساعت کا ہوتا ہے۔ ایک ساعت ہے کہ نہیں پاتا اس کو مسلمان اور اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگے مگر اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتا ہے۔ پس اسے عصر کے بعد آخری ساعت میں تلاش کیا کرو۔

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَھْبٍ اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَۃُ یَعْنِی ابْنَ بُکَیْرٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عُمَرَ اَسَمِعْتَ اَبَاکَ یُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ شَاْنِ الْجُمُعَۃِ یَعْنِی السَّاعَۃَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ھِیَ مَا بَیْنَ اَنْ یَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰی اَنْ تُقْضَی الصَّلٰوۃُ قَالَ

ابوبردہ بن ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کیا تم نے اپنے والد ماجد سے وہ بات سنی ہے جو وہ جمعہ کی مقبول ساعت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ ہاں میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ وہ امام کے بیٹھنے سے نماز ختم ہونے تک ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ منبر پر بیٹھنے کے وقت سے شروع ہوتی ہے۔

Marfat.com

أَبُوْ دَاوُدَ يَعْنِيْ عَلَى الْمِنْبَرِ۔

بَابُ ۳۵۹ فَضْلِ الْجُمُعَةِ۔

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا۔

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَنَا عِيْسٰى نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِيْ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ مَوْلَى امْرَأَتِهٖ أُمِّ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ يَقُوْلُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ غَدَتِ الشَّيَاطِيْنُ بِرَايَاتِهَا إِلَى الْأَسْوَاقِ فَيَرْمُوْنَ النَّاسَ بِالتَّرَابِيْثِ أَوِ الرَّبَائِثِ وَيُثَبِّطُوْنَهُمْ عَنِ الْجُمُعَةِ وَتَغْدُو الْمَلٰئِكَةُ فَتَجْلِسُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَيَكْتُبُوْنَ الرَّجُلَ مِنْ سَاعَةٍ وَالرَّجُلَ مِنْ سَاعَتَيْنِ حَتّٰى يَخْرُجَ الْإِمَامُ فَإِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ مَجْلِسًا يَسْتَمْكِنُ فِيْهِ مِنَ الْاِسْتِمَاعِ وَالنَّظَرِ فَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ كِفْلٌ مِنَ الْأَجْرِ وَإِنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَسْتَمْكِنُ فِيْهِ مِنَ الْاِسْتِمَاعِ وَالنَّظَرِ فَلَغَا وَلَمْ يُنْصِتْ كَانَ عَلَيْهِ كِفْلٌ مِنْ وِزْرٍ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَهْ فَقَدْ لَغَا وَمَنْ لَغَا فَلَيْسَ لَهٗ فِيْ جُمُعَتِهٖ تِلْكَ ثُمَّ يَقُوْلُ فِيْ آخِرِ ذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ رَوَاهُ الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ بِالرَّبَائِثِ وَقَالَ مَوْلَى امْرَأَتِهٖ أُمِّ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ۔

بَابُ ۳۶۰ التَّشْدِيْدِ فِيْ تَرْكِ الْجُمُعَةِ۔

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدٍ

جمعہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر نماز جمعہ کے لیے آیا تو غور سے سنا اور خاموش رہا تو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے گئے بلکہ تین دن زیادہ کے اور جس نے کنکریاں ہٹائیں تو اس نے لغو کام کیا۔

ام عثمان کے مولیٰ نے کوفہ کے منبر پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب جمعہ کا روز ہوتا ہے تو شیطان اپنے جھنڈوں کو لے کر بازاروں میں آجاتے ہیں اور لوگوں کو ان کی ضروریات اور کاروبار میں پھنسا کر جمعہ سے روکتے ہیں اور فرشتے صبح سے مسجد کے دروازے پر آبیٹھتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ پہلی ساعت میں کون آیا اور کونسا آدمی دوسری ساعت میں آیا، یہاں تک کہ امام نکل آتا ہے۔ جب وہ ایسی جگہ بیٹھتا ہے جہاں سے امام کی سن سکے اور اسے دیکھ سکے نیز خاموش رہے اور کوئی لغو کام نہ کرے تو اس کے لیے دوگنا ثواب ہے اور جو ایسی جگہ بیٹھا جہاں سے امام کو سنا اور اسے دیکھا لیکن لغو کام کیے اور خاموش نہ رہا تو اس پر ایک حصہ بوجھ پڑے گا۔ جس نے جمعہ کے روز اپنے ساتھی سے کہا کہ خاموش رہو تو اس نے بھی لغو کام کیا اور جس نے کوئی لغو کام کیا تو اس کو اس جمعہ کا کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ پھر آخر میں فرمایا کہ یہی میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے ولید بن مسلم نے ابن جابر سے روایت کرتے ہوئے الرَّبائث کہا اور ان کی بیوی ام عثمان کا مولیٰ ابن عطا ہے۔

جمعہ چھوڑنے پر وعید

عبیدہ بن سفیان حضرمی نے حضرت ابو الجعد ضمری

Marfat.com

ابنِ عمرو وحدثنی عبیدۃ بن سفیان الحضرمی عن ابی الجعد الضمری وکانت لہ صحبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک ثلث جمع تھاونا بھا طبع اللہ علی قلبہ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کاہلی کے باعث تین جمعہ ترک کر دے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

باب ۳۶۱ کفارۃ من ترکھا۔

جمعہ چھوڑنے کا کفارہ

۱۰۴۰۔ حدثنا الحسن بن علی نا یزید بن ھارون انا ھمام نا قتادۃ عن قدامۃ بن وبرۃ العجیفی عن سمرۃ بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک الجمعۃ من غیر عذر فلیتصدق بدینار فان لم یجد فبنصف دینار قال ابوداؤد وھکذا رواہ خالد بن قیس وخالفہ فی الاسناد ووافقہ فی المتن۔

قدامہ بن وبرہ عجیفی نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز جمعہ بغیر کسی عذر کے ترک کر دے وہ ایک دینار خیرات کرے اگر یہ میسر نہ آئے تو نصف دینار سہی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح خالد بن قیس نے روایت کی اور انہوں نے اسناد میں اختلاف اور متن میں اختلاف کیا ہے۔

۱۰۴۱۔ حدثنا محمد بن سلیمان الانباری نا محمد بن یزید واسحٰق بن یوسف عن ایوب ابی العلاء عن قتادۃ عن قدامۃ بن وبرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فاتہ الجمعۃ من غیر عذر فلیتصدق بدرھم او نصف درھم او صاع حنطۃ او نصف صاع قال ابوداؤد رواہ سعید بن بشیر ھکذا الا انہ قال مدا او نصف مد وقال عن سمرۃ۔

حضرت قدامہ بن وابرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کا بغیر کسی عذر کے جمعہ فوت ہو جائے اسے چاہیئے کہ ایک درہم یا نصف درہم یا ایک صاع گندم یا نصف صاع خیرات کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سعید بن بشیر نے بھی اسے روایت کیا ہے مگر انہوں نے کہا کہ ایک مد یا نصف مد اور اسے سمرہ سے روایت کیا۔

باب ۳۶۲ من تجب علیہ الجمعۃ۔

جس پر جمعہ واجب ہے

۱۰۴۲۔ حدثنا احمد بن صالح نا ابن وھب اخبرنی عمرو عن عبید اللہ بن ابی جعفر ان محمد بن جعفر حدثہ عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت کان الناس ینتابون الجمعۃ من منازلھم ومن العوالی۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ لوگ اپنے گھروں اور عوالی سے نماز جمعہ کے لیے حاضر ہوا کرتے تھے۔

۱۰۴۳۔ حدثنا محمد بن یحیی بن فارس نا قبیصۃ نا سفیان عن محمد بن سعید یعنی

عبد اللہ بن ہارون نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

Marfat.com

الطَّائِفِیُّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ نُبَیْہٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ ھَارُوْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْجُمُعَۃُ عَلٰی کُلِّ مَنْ سَمِعَ النِّدَاۤءَ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ رَوٰی ھٰذَا الْحَدِیْثَ جَمَاعَۃٌ عَنْ سُفْیَانَ مَقْصُوْرًا عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ یَرْفَعُوْہُ وَاِنَّمَا اَسْنَدَہٗ قَبِیْصَۃُ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز جمعہ ہر اس شخص پر ہے جو اذان سُنے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو حضرت عبد اللہ بن عمرو سے موقوفاً روایت کیا ہے اور انہوں نے مرفوع نہیں کیا مرفوعاً اسے قبیصہ نے روایت کیا ہے۔

باب ۳۶۳ اَلْجُمُعَۃُ فِی الْیَوْمِ الْمَطِیْرِ۔

بارش کے روز جمعہ

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ اَنَا ھَمَّامٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْ مَلِیْحٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ یَوْمَ حُنَیْنٍ کَانَ یَوْمَ مَطَرٍ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنَادِیَہٗ اَنَّ الصَّلٰوۃَ فِی الرِّحَالِ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ۔

ابو ملیح نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ غزوۂ حنین کے روز بارش ہو رہی تھی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ندا کرنے کا حکم فرمایا کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لی جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا عَبْدُ الْاَعْلٰی نَا سَعِیْدٌ عَنْ صَاحِبٍ لَّہٗ عَنْ اَبِیْ مَلِیْحٍ اَنَّ ذٰلِکَ کَانَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ۔

محمد بن مثنیٰ، عبد الاعلیٰ، سعید ان کے ایک دوست نے ابو ملیح سے روایت کی ہے کہ وہ جمعہ کا روز تھا۔

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ سُفْیَانُ بْنُ حَبِیْبٍ اَخْبَرَنَا عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاۤءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ شَھِدَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَۃِ فِیْ یَوْمِ جُمُعَۃٍ وَاَصَابَھُمْ مَطَرٌ لَمْ یَبْتَلَّ اَسْفَلُ نِعَالِھِمْ فَاَمَرَھُمْ اَنْ یُّصَلُّوْا فِیْ رِحَالِھِمْ۔

نصر بن علی، سفیان بن حبیب، خالد حذاء، ابو قلابہ، ابو ملیح نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ صلح حدیبیہ کے روز بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو جمعہ کا روز تھا اور بارش ہو رہی تھی لیکن اتنی ہوئی کہ جوتوں کے تلے بھی نہ بھیگے مگر آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لی جائے۔

باب ۳۶۴ اَلتَّخَلُّفُ عَنِ الْجَمَاعَۃِ فِی اللَّیْلَۃِ الْبَارِدَۃِ۔

ٹھنڈی رات میں جماعت سے رُک جانا

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ نَا اَیُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَزَلَ بِضَجْنَانَ فِیْ لَیْلَۃٍ بَارِدَۃٍ فَاَمَرَ الْمُنَادِیْ فَنَادٰی اَنَّ الصَّلٰوۃَ فِی الرِّحَالِ قَالَ اَیُّوْبُ وَحَدَّثَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا کَانَتْ لَیْلَۃٌ بَارِدَۃٌ اَوْ مَطِیْرَۃٌ اَمَرَ الْمُنَادِیْ فَنَادٰی اَلصَّلٰوۃُ فِی الرِّحَالِ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ضجنان نامی مقام پر ایک ٹھنڈی رات میں اترے تو آپ نے منادی کو یہ ندا کرنے کا حکم دیا کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لی جائے۔ ایوب کا بیان ہے کہ نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ٹھنڈی یا بارش والی رات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منادی کو یہ ندا کرنے کا حکم فرماتے کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لی جائے۔

Marfat.com

١٠٤٨ - حدثنا مؤمل بن هشام نا إسمعيل عن أيوب عن نافع قال نادى ابن عمر بالصلاة بضجنان ثم نادى أن صلوا في رحالكم قال فيه ثم حدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان يأمر المنادي فينادي بالصلاة ثم ينادي أن صلوا في رحالكم في الليلة الباردة وفي الليلة المطيرة في السفر قال أبو داود ورواه حماد بن سلمة عن أيوب وعبيد الله قال فيه في السفر في الليلة القرة أو المطيرة.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ضجنان نامی مقام پر نماز کی اذان کہی پھر آواز دی کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لی جائے پھر حدیث بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مؤذن کو نماز کے لیے اذان کہنے کا حکم فرماتے پھر ندا کرواتے کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لی جائے جبکہ سفر میں رات زیادہ ٹھنڈی یا بارش والی ہوتی امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حماد بن سلمہ ایوب اور عبید اللہ نے اسے روایت کرتے ہوئے کہا کہ سفر میں جب رات زیادہ ٹھنڈی یا بارش والی ہوتی۔

١٠٤٩ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا أبو أسامة عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر أنه نادى بالصلاة بضجنان في ليلة ذات برد وريح فقال في آخر ندائه ألا صلوا في رحالكم ألا صلوا في الرحال ثم قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمر المؤذن إذا كانت ليلة باردة أو ذات مطر في سفر يقول ألا صلوا في رحالكم.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ضجنان نامی مقام پر نماز کے لیے اذان کہی جبکہ رات ٹھنڈی اور آندھی والی تھی اور اذان کے آخر میں فرمایا کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو۔ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو۔ پھر فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر کے دوران ٹھنڈی اور بارش والی رات میں مؤذن کو یہ کہنے کا حکم فرمایا کرتے کہ نماز اپنی قیام گاہوں میں پڑھ لو۔

١٠٥٠ - حدثنا القعنبي عن مالك عن نافع أن ابن عمر يعني أذن بالصلاة في ليلة ذات برد وريح فقال ألا صلوا في الرحال ثم قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمر المؤذن إذا كانت ليلة باردة أو ذات مطر يقول ألا صلوا في رحالكم.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک ٹھنڈی اور آندھی والی رات میں اذان کہی اور کہا کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو پھر فرمایا کہ ٹھنڈی اور بارش والی رات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مؤذن کو یہ کہنے کا حکم فرمایا کرتے کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو۔

١٠٥١ - حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي نا محمد بن سلمة عن محمد بن إسحق عن نافع عن ابن عمر قال نادى منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك في المدينة في الليلة المطيرة والغداة القرة قال أبو داود وروى هذا الخبر يحيى بن سعيد الأنصاري عن القسم عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منادی نے مدینہ منورہ میں ایک بارش اور سخت سردی والی رات میں اسی طرح منادی کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس بات کو یحییٰ بن سعید انصاری، قاسم، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسا سفر میں ہوا۔

Marfat.com

قَالَ فِيهِ فِي السَّفَرِ۔

۱۰۵۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ نَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَمُطِرْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِي رَحْلِهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ بارش ہونے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو چاہے وہ اپنی قیام گاہ میں نماز پڑھ لے۔

۱۰۵۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمٰعِيلُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ عَمُّ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ فَكَانَ النَّاسُ اسْتَنْكَرُوا ذٰلِكَ قَالَ قَدْ فَعَلَ ذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ فَتَمْشُونَ فِي الطِّينِ وَالْمَطَرِ۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ ایک بارش والے روز حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے موذن سے فرمایا کہ جب تم أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ کہو تو اس کے بعد حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ نہ کہنا بلکہ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ کہنا لوگوں نے اس بات کو ناپسند کیا تو فرمایا ایسا انہوں نے کیا جو مجھ سے بہتر تھے۔ جمعہ ایک ذمہ داری ہے اور میں نے ناپسند کیا کہ کیچڑ اور بارش میں آپ لوگوں کو چلنے کی تکلیف دوں۔

بَابٌ ۳۶۵ الْجُمُعَةِ لِلْمَمْلُوكِ وَالْمَرْأَةِ۔

غلام اور عورت کے لیے جمعہ

۱۰۵۴- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا هُرَيْمٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مُنْتَشِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا أَرْبَعَةً عَبْدٌ مَمْلُوكٌ أَوِ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَرِيضٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ طَارِقُ بْنُ شِهَابٍ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ شَيْئًا۔

قیس بن مسلم نے حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز جمعہ ادا کرنا ہر مسلمان پر ضروری حق ہے ماسوائے چار کے۔ مملوک غلام، عورت، بچہ اور بیمار کے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت طارق بن شہاب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے لیکن آپ سے کچھ بھی سنا نہیں ہے۔ (گویا یہ حدیث مرفوع نہیں بلکہ مرسل ہے)۔

بَابٌ ۳۶۶ الْجُمُعَةِ فِي الْقُرٰى۔

دیہات میں نماز جمعہ

۱۰۵۵- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ لَفْظُهُ نَا وَكِيعٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

ابوجمرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اسلام میں پہلا جمعہ جو پڑھا گیا اس جمعہ کے بعد جو مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد

Marfat.com

إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِي الْإِسْلَامِ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ لَجُمُعَةٌ جُمِّعَتْ بِجُوَاثَا قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى الْبَحْرَيْنِ قَالَ عُثْمَانُ قَرْيَةٌ مِنْ قُرَى عَبْدِ الْقَيْسِ۔

کے اندر پڑھا گیا تھا وہی ہے جو جوآثا میں قائم کیا گیا اور جوآثا بحرین کا ایک قریہ ہے۔ عثمان راوی نے کہا کہ عبد القیس کا ایک قریہ تھا۔ ف۔

ف۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جمعہ کی شرائط میں سے ایک شرط مصر یعنی شہر کا ہونا بھی ہے۔ دیہات میں جمعہ فرض نہیں اور اہل دیہات کا جمعہ پڑھنا مکروہ ہے (درمختار) لیکن جہاں گاؤں والے پڑھتے ہوں تو مفسدہ یعنی فتنہ عوام کے باعث منع نہ کیا جائے اور اہل علم جمعہ کے بعد ظہر کے چار فرض پڑھ لیں اور عوام کو ان کا حکم نہ دیں کہ جھگڑا کریں گے۔ اس حدیث میں جوآثی کے اندر جمعہ پڑھنا مذکور ہوا اور اس کے لیے لفظ قریہ وارد ہوا تو اس سے دھوکا نہیں کھانا چاہیئے کہ لفظ قریہ کا شہر اور گاؤں دونوں پر اطلاق ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٠٥٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ أَبِيهِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ بَصَرُهُ عَنْ أَبِيهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَرَحَّمَ لِأَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَقُلْتُ لَهُ مَالَكَ إِذَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ تَرَحَّمْتَ لِأَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ جَمَّعَ بِنَا فِي هَزْمِ النَّبِيتِ مِنْ حَرَّةِ بَنِي بَيَاضَةَ فِي نَقِيعٍ يُقَالُ لَهُ نَقِيعُ الْخَضِمَاتِ قُلْتُ كَمْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَرْبَعُونَ۔

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک جو اپنے والد ماجد کی بینائی چلی جانے کے بعد انہیں راستہ بتایا کرتے تھے ان سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب جمعہ کے روز اذان سنی تو حضرت اسعد بن زرارہ کے لیے دعا مانگی میں عرض گزار ہوا کہ اذان سن کر آپ حضرت اسعد بن زرارہ کے لیے دعا کیوں مانگتے ہیں؟ فرمایا کہ سب سے پہلے انہوں نے ہی ہزم النبیت میں جمعہ قائم کیا تھا جو نقیع کے اندر بنی بیاضہ کی زمین میں ہے میں نے کہا کہ اس روز آپ کتنے حضرات تھے؟ فرمایا کہ چالیس۔

بَابٌ ٢٦٣ إِذَا وَافَقَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمَ عِيدٍ۔

جب عید جمعہ کے روز آئے

١٠٥٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا إِسْرَائِيلُ نَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ الشَّامِيِّ قَالَ شَهِدْتُ مُعَاوِيَةَ ابْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ قَالَ أَشَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيدَيْنِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ صَنَعَ قَالَ صَلَّى الْعِيدَ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ فَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ۔

ایاس بن ابورملہ شامی کا بیان ہے کہ میں حضرت معاویہ بن ابوسفیان کے پاس موجود تھا جبکہ وہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھ رہے تھے کہ کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے جبکہ ایک دن میں دو عیدیں (عید اور جمعہ) جمع ہوئیں۔ کہا ہاں۔ کہا آپ نے کیا کیا؟ کہا کہ آپ نے عید کی نماز پڑھائی پھر جمعہ کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو نماز جمعہ پڑھنا چاہے وہ پڑھ لے۔

١٠٥٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ نَا

عطاء بن ابورباح سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز

Marfat.com

أَسْبَاطٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ صَلَّى بِنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي يَوْمِ عِيدٍ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ أَوَّلَ النَّهَارِ ثُمَّ رُحْنَا إِلَى الْجُمُعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْنَا فَصَلَّيْنَا وُحْدَانًا وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ فَلَمَّا قَدِمَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَصَابَ السُّنَّةَ۔

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ اجْتَمَعَ يَوْمُ جُمُعَةٍ وَيَوْمُ فِطْرٍ عَلَى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ عِيدَانِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَجَمَعَهُمَا جَمِيعًا فَصَلَّاهُمَا رَكْعَتَيْنِ بُكْرَةً لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِمَا حَتَّى صَلَّى الْعَصْرَ۔

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى وَعُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الْوُصَابِيُّ الْمَعْنَى قَالَ نَا بَقِيَّةُ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ الضَّبِّيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَدِ اجْتَمَعَ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا عِيدَانِ فَمَنْ شَاءَ أَجْزَأَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَإِنَّا مُجَمِّعُونَ قَالَ عُمَرُ عَنْ شُعْبَةَ۔

بَابُ ۲۸۳ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ۔

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُخَوَّلٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ۔

حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہمیں دن کے پہلے حصے میں عید کی نماز پڑھائی پھر ہم نماز جمعہ کے لیے آئے تو وہ ہمارے پاس تشریف نہ لائے اور ہم نے خود نماز پڑھی۔ حضرت ابن عباس طائف میں تھے جب وہ تشریف لائے تو ہم نے اس بات کا ان سے ذکر کیا فرمایا کہ انہوں نے سنت کو پالیا ہے۔

ابن جریج نے عطاء سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عہد میں جمعہ اور عید الفطر دونوں ایک روز جمع ہو گئے۔ فرمایا کہ ایک دن میں دو عیدیں اکٹھی ہو گئی ہیں۔ پس دونوں کی اکٹھی دو رکعتیں صبح کے وقت پڑھ لیں اور ان دونوں پر کوئی اضافہ نہیں کیا یہاں تک کہ نماز عصر پڑھی۔

محمد بن مصفی اور عمر بن حفص وصابی، بقیہ، شعبہ، مغیرہ ضبی، عبد العزیز بن رفیع، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج تمہارے لیے دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں لہٰذا جو تم میں نماز جمعہ پڑھنا چاہے تو پڑھے اور ہم نماز جمعہ پڑھیں گے عمر نے شعبہ سے بھی روایت کی ہے۔

جمعہ کے روز نماز فجر میں کیا پڑھے

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جمعہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز فجر میں سورۂ تنزیل السجدہ اور سورۂ الدھر یعنی هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ.. پڑھا کرتے تھے۔

شعبہ نے مخول سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ نماز جمعہ میں سورۂ الجمعہ اور سورۂ المنافقون پڑھا کرتے تھے۔

Marfat.com

بَابُ ٣٦٩ اللُّبْسِ لِلْجُمُعَةِ

١٠٦٢ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰى حُلَّةً سِيَرَاءَ يَعْنِيْ تُبَاعُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهٖ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَاَعْطٰى عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ اَخًا لَهٗ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ.

١٠٦٤ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةَ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ بِالسُّوْقِ فَاَخَذَهَا فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْتَعْ هٰذِهٖ تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيْدِ وَلِلْوُفُوْدِ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيْثَ وَالْاَوَّلُ اَتَمُّ.

١٠٦٥ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَعَمْرٌو اَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ اِنْ وَجَدَ اَوْ مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ اِنْ وَجَدْتُمْ اَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوٰى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهٖ قَالَ عَمْرٌو وَاَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ

لباس جمعہ کا بیان

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے مسجد کے دروازے پر ایک ریشمی حلہ بکتا ہوا دیکھا عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کاش اسے آپ خرید لیں تاکہ اسے پہنا کریں جمعہ کے روز اور جبکہ کوئی وفد آپ کی خدمت میں حاضر ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی چیزیں وہ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ان میں سے حلے آئے تو ان میں سے آپ نے حضرت عمر کو ایک حلہ دیا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے پہنا رہے ہیں حالانکہ حلہ عطارد کے متعلق آپ نے ایسا فرمایا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں پہننے کو نہیں دیا۔ پس حضرت عمر نے وہ اپنے مشرک بھائی کو پہنا دیا جو کہ مکہ مکرمہ میں تھا۔

سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بازار میں ایک ریشمی حلہ بکتا ہوا دیکھا تو اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض گزار ہوئے کہ اسے خرید لیجیے تاکہ عید کے روز اور وفود کے وقت زینت حاصل ہو۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی لیکن پہلی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

یحییٰ بن سعید انصاری نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی پر یہ زیادہ بوجھ نہیں ہے کہ اپنے محنت کرنے والے کپڑوں کے علاوہ دو کپڑے نماز جمعہ کے لیے رکھ چھوڑے۔ اسے عمرو ابن ابو حبیب، موسیٰ بن سعد، ابن حبان، حضرت ابن سلام نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے وہب بن جریر ان کے والد ماجد یحییٰ بن ایوب، یزید بن ابو حبیب

Marfat.com

سَلَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذٰلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ وَهْبُ ابْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ يُوسُفَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۳۶ التَّحَلُّقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ۔

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ ضَالَّةٌ وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ شِعْرٌ وَنَهَى عَنِ التَّحَلُّقِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

بَابُ ۳۷ اتِّخَاذِ الْمِنْبَرِ۔

۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيُّ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمِ ابْنُ دِينَارٍ أَنَّ رِجَالًا أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُودُهُ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِمَّا هُوَ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلَانَةَ امْرَأَةٍ سَمَّاهَا سَهْلٌ أَنْ مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَأَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَرْسَلَتْهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هٰهُنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ

موسیٰ بن سعد، یوسف بن عبد اللہ بن سلام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

نماز سے پہلے جمعہ کے روز حلقہ بنانا

عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد اور جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے مسجد میں خرید و فروخت کرنے سے اور اس میں گم شدہ چیز تلاش کرنے سے اور اس میں شعر پڑھنے سے اور جمعہ کے روز نماز جمعہ سے پہلے حلقہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

منبر بنوانا

ابو حازم بن دینار سے روایت ہے کہ کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جنہیں منبر رسول کی لکڑی کے بارے میں شک تھا۔ انہوں نے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ خدا کی قسم مجھے بخوبی معلوم ہے کہ وہ کس چیز کا ہے اور میں نے دیکھا کہ وہ کس روز رکھا گیا اور کس روز پہلے پہل اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فلاں عورت کے لیے پیغام بھیجا جس کا حضرت سہل نے نام بتایا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ میرے لیے لکڑی کا منبر بنا دے تاکہ اس پر بیٹھ کر میں لوگوں سے گفتگو کیا کروں۔ عورت نے اسے حکم دیا تو اس نے غابہ کے طرفا نامی درخت کی لکڑی سے بنا کر حاضر کر دیا۔ عورت نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اسی جگہ اسے رکھ دیا گیا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس پر نماز پڑھتے دیکھا کہ آپ نے اس پر تکبیر کہی پھر رکوع کیا اسی پر ہوتے ہوئے پھر پیٹھ پھیر کر اترے

Marfat.com

الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ فِىْ اَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا وَلِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِىْ۔

اور منبر کی جڑ میں سجدہ کیا پھر واپس جلوہ افروز ہوگئے جب فارغ ہوئے تو لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ لوگو! میں نے یہ اس لیے کیا ہے کہ تم میری پیروی کر سکو اور تمہیں میری نماز معلوم ہو جائے

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِىٍّ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَدُنَ قَالَ لَهٗ تَمِيْمُ الدَّارِىُّ اَلَا اَتَّخِذُ لَكَ مِنْبَرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَجْمَعُ اَوْ يَحْمِلُ عِظَامَكَ قَالَ بَلٰى فَاتَّخَذَ لَهٗ مِنْبَرًا مِرْقَاتَيْنِ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم اطہر بھاری ہو گیا تو حضرت تمیم داری عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیا آپ کے لیے منبر تیار نہ کر دوں؟ فرمایا اچھا تیار کر دو۔ پس انہوں نے آپ کے لیے منبر بنا دیا جس کی دو سیڑھیاں تھیں۔

بَابٌ ۳۷۲ مَوْضِعِ الْمِنْبَرِ

منبر کی جگہ

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْحَائِطِ كَقَدْرِ مَمَرِّ الشَّاةِ۔

یزید بن ابو عبید سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر اور دیوار مسجد کے درمیان اتنی جگہ تھی جس سے بکری گزر سکے۔

بَابٌ ۳۷۳ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الزَّوَالِ

جمعہ کے روز زوال سے پہلے نماز پڑھنا

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى نَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِى الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَرِهَ الصَّلٰوةَ نِصْفَ النَّهَارِ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ اِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ اَبُوْ دَاؤُدَ هُوَ مُرْسَلٌ مُجَاهِدٌ اَكْبَرُ مِنْ اَبِى الْخَلِيْلِ وَاَبُو الْخَلِيْلِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِىْ قَتَادَةَ۔

ابو خلیل نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نصف النہار کے وقت نماز پڑھنے کو ناپسند فرماتے ماسوائے روز جمعہ کے اور فرمایا کہ جمعہ کے سوا جہنم کو روزانہ سلگایا جاتا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ مجاہد عمر میں ابو خلیل سے بڑے تھے اور ابو خلیل کو حضرت ابو قتادہ سے سماع حاصل نہیں ہوا۔

بَابٌ ۳۷۴ وَقْتِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کا وقت

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِىٍّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِىْ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِىْ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِىُّ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الْجُمُعَةَ اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ۔

عثمان بن عبد الرحمٰن تیمی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جمعہ اس وقت پڑھا کرتے جب سورج ڈھل جاتا (یعنی زوال ختم ہونے کے بعد)۔

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ نَا يَعْلَى بْنُ

ایاس بن سلمہ سے ان کے والد ماجد حضرت سلمہ بن اکوع

Marfat.com

الْحَارِثِ سَمِعْتُ إِيَاسَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ فَيْءٌ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ پڑھتے پھر واپس لوٹتے تو دیواروں کا سایہ نہیں ہوتا تھا۔

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَقِيلُ وَنَتَغَدَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

ابوحازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم قیلولہ کرتے اور دوپہر کا کھانا کھاتے نماز جمعہ کے بعد۔

بَابُ ۳۷۵ النِّدَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

جمعہ کی اذان

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ الْأَذَانَ كَانَ أَوَّلُهُ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ خِلَافَةُ عُثْمَانَ وَكَثُرَ النَّاسُ أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّالِثِ فَأُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ۔

ابن شہاب نے سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے زمانے میں جمعہ کے روز پہلی اذان اس وقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا۔ جب حضرت عثمان کی خلافت کا زمانہ آیا اور لوگ بڑھ گئے تو حضرت عثمان نے جمعہ کے روز تیسری اذان کا حکم فرمایا پس یہ زوراء کے مقام پر دی جاتی پھر یہ حکم معمول ہو گیا۔ ف

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ جمعہ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور شیخین کے زمانوں میں ایک ہی اذان کہی جاتی تھی۔ حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسری اذان کا اضافہ کیا اور اس اذان پر صحابۂ کرام کا اجماع ہو کسی نے انکار نہ کیا لہٰذا ایسا کرنا بھی مسلمانوں کے لیے مسنون ہو گیا کیونکہ یہ اجماع صحابہ سے ثابت ہوا جو امت محمدیہ کے لیے حجت ہے۔ اسی طرح اہل علم حضرات کا جن امور محدثہ پر اجماع ہوا وہ ملتِ اسلامیہ کا معمول بنے کیونکہ مصلحت وقت اور اپنی افادیت کے باعث وہ شرعاً مقبول ہیں۔ دریں حالات بعض بتدعین کا ہر بات کا قرآن وحدیث سے ثبوت مانگنا عوام کی آنکھوں میں دھول ڈالنے اپنی بات پالنے اور اہل حق کے مذہب میں کیڑے نکالنے کے لیے ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ يُؤَذَّنُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ۔

زہری سے روایت ہے کہ سائب بن یزید نے فرمایا اذان دی جاتی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے جبکہ جمعہ کے روز منبر پر بیٹھ جاتے یعنی مسجد کے دروازے پر اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کے وقت میں پھر باقی حدیث آگے حدیث یونس کے مطابق بیان کی۔ ف

Marfat.com

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک اور حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دورِ خلافت میں جمعہ کی اذان مسجد کے دروازے پر ہوتی تھی، اسی لیے اہل سنت و جماعت کے نزدیک مسجد کے اندر اذان دینا مکروہ قرار پایا کیونکہ احادیث سے یہ ثبوت نہیں ملتا کہ کسی زمانے میں مسجد کے اندر اذان کہی گئی ہو۔ آج کل لاؤڈ سپیکروں کے باعث مسجدوں کے اندر اذان کہنا معمول بن گیا ہے جو مکروہ اور خلاف سنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰۷۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ بِلَالٌ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

زہری سے روایت ہے کہ سائب بن یزید نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مؤذن صرف حضرت بلال تھے پھر معناً حدیث مذکورہ کے مطابق بیان کی۔

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ ابْنَ أُخْتِ نَمِرٍ أَخْبَرَهُ وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُؤَذِّنٍ وَاحِدٍ وَسَاقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَلَيْسَ بِتَمَامِهِ۔

ابن شہاب نے نمر کے بھانجے سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک کے سوا اور کوئی مؤذن نہیں تھا اور پھر باقی حدیث بیان کی یہ حدیث مکمل نہیں ہے۔

باب ۳۷۶ الْإِمَامُ يُكَلِّمُ الرَّجُلَ فِي خُطْبَتِهِ۔

امام کا خطبے میں کسی سے کلام کرنا

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْطَاكِيُّ نَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اسْتَوَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ اجْلِسُوا فَسَمِعَ ذٰلِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَجَلَسَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا يُعْرَفُ مُرْسَلًا إِنَّمَا رَوَاهُ النَّاسُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَخْلَدٌ هُوَ شَيْخٌ۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعے کے روز منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو فرمایا بیٹھ جاؤ۔ جب یہ ارشاد حضرت عبداللہ بن مسعود نے سنا تو مسجد کے دروازے پر بیٹھ گئے انہیں دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ بن مسعود! ادھر آجاؤ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل معلوم ہوتی ہے کیونکہ لوگوں نے عطاء سے روایت کی ہے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور مخلد بوڑھے تھے۔

باب ۳۷۷ الْجُلُوسِ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ۔

امام کا منبر پر بیٹھنا

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَانَ يَجْلِسُ إِذَا صَعِدَ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو خطبے دیا کرتے اور منبر پر جلوہ افروز ہو کر بیٹھے رہتے یہاں تک کہ مؤذن فارغ ہو جاتا پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے پھر بیٹھ جاتے اور کسی سے کلام نہ کرتے

Marfat.com

الْمِنْبَرَ حَتَّى يَفْرُغَ أَرَاهُ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ ثُمَّ يَجْلِسُ فَلَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ۔

پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ دیتے۔

بَابُ ۳۷۸ الْخُطْبَةِ قَائِمًا۔

کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ وَاللهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفَيْ صَلَاةٍ۔

سماک نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ دیتے جو تم سے یہ کہے کہ آپ بیٹھ کر خطبہ دیا کرتے تھے تو اس نے غلط بیانی کی کیونکہ خدا کی قسم میں نے آپ کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں۔

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى وَعُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ نَا سِمَاكٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ۔

سماک نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو خطبے پڑھا کرتے تھے جن کے درمیان بیٹھ کر قرآن کریم پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت کیا کرتے تھے۔

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

سماک بن حرب سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر خطبہ دیتے دیکھا۔ پھر تھوڑی دیر بیٹھتے اور کسی سے کلام نہ فرماتے اور باقی حدیث بیان کی۔

بَابُ ۳۷۹ الرَّجُلُ يَخْطُبُ عَلَى قَوْسٍ۔

کمان سے ٹیک لگا کر خطبہ دینا

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا شِهَابُ ابْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ ابْنُ زُرَيْقٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى رَجُلٍ لَهُ صُحْبَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ الْحَكَمُ بْنُ حَزْنٍ الْكُلَفِيُّ فَأَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا قَالَ وَفَدْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابِعَ سَبْعَةٍ أَوْ تَاسِعَ تِسْعَةٍ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ زُرْنَاكَ فَادْعُ اللهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَأَمَرَ بِنَا أَوْ أَمَرَ لَنَا بِشَيْءٍ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّأْنُ إِذْ ذَاكَ دُونٌ مَا قُمْنَا بِهَا أَيَّامًا شَهِدْنَا

شعیب بن زریق طائفی سے روایت ہے کہ میں ایک ایسے شخص کے پاس بیٹھا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کے شرف سے مشرف تھا جسے حکم بن حزن کلفی کہا جاتا تھا وہ ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمانے لگے۔ میں ایک وفد لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ ہم سات یا نو افراد تھے۔ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم نے آپ کی زیارت کر لی۔ پس اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے بھلائی کی دعا کیجیے آپ نے ہمیں کچھ کھجوریں دینے کا حکم فرمایا اور مسلمان ان دنوں خستہ حالی میں تھے جتنے دن ہم ٹھہرے ان میں ہم نے

Marfat.com

فِيهَا الْجُمُعَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصًا أَوْ قَوْسٍ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ كَلِمَاتٍ خَفِيفَاتٍ طَيِّبَاتٍ مُبَارَكَاتٍ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَنْ تُطِيقُوا أَوْ لَنْ تَفْعَلُوا كُلَّمَا أُمِرْتُمْ بِهِ وَلَكِنْ سَدِّدُوا وَأَبْشِرُوا قَالَ أَبُو عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ قَالَ ثَبَّتَنِي فِي شَيْءٍ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِي وَقَدْ كَانَ انْقَطَعَ مِنَ الْقِرْطَاسِ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ بھی پڑھا آپ ایک لاٹھی یا کمان سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے تو آپ نے چند مختصر، پاکیزہ اور مبارک کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا۔ اے لوگو! ہر حکم پر عمل کرنے کی تم میں طاقت نہیں ہے لہٰذا مضبوطی سے قائم رہو اور بشارت پاؤ۔ ابو علی نے کہا، کہ آپ نے ابو داؤد کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میرے بعض دوستوں نے بعض کلمات اور بتائے جو لکھنے سے رہ گئے تھے۔

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَشَهَّدَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللهَ شَيْئًا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو کہتے سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ہم اس سے مدد مانگتے اور بخشش چاہتے ہیں اور اپنے نفسوں کی برائی سے اللہ کی پناہ پکڑتے ہیں جس کو اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کے لیے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں جنہیں حق کے ساتھ بشارت دینے اور ڈرانے کے لیے بھیجا گیا کہ قیامت سامنے ہے لہٰذا جس نے اللہ کا حکم مانا اور اس کے رسول کا تو وہ راستہ پا گیا اور جس نے دونوں کی نافرمانی کی تو اس نے نہیں نقصان کیا مگر اپنی جان کا اور وہ اللہ کا کچھ نقصان نہیں کر سکتا۔

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ تَشَهُّدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ مَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى وَنَسْأَلُ اللهَ رَبَّنَا أَنْ يَجْعَلَنَا مِمَّنْ يُطِيعُهُ وَيُطِيعُ رَسُولَهُ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهُ وَيَجْتَنِبُ سُخْطَهُ فَإِنَّمَا نَحْنُ بِهِ وَلَهُ۔

یونس نے ابن شہاب سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خطبۂ جمعہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کرتے ہوئے کہا۔ جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ بھٹک گیا اور ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں جو ہمارا رب ہے کہ ہمیں ان لوگوں میں سے کرے جو اس کا حکم مانتے ہیں اور اس کے رسول کا اور اس کی رضامندی کی پیروی کرتے ہیں اور اس کی ناراضگی سے بچتے ہیں کیونکہ ہم اسی کے باعث اور اسی کے لیے ہیں۔

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ خَطِيبًا

تمیم طائی نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک خطیب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے کہا۔ جس نے حکم مانا اللہ کا اور اس

Marfat.com

خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَالَ قُمْ أَوِ اذْهَبْ بِئْسَ الْخَطِيْبُ أَنْتَ۔

کے رسول کا اور جو دونوں کی نافرمانی کرے فرمایا اٹھو یا جاؤ کہ تم بُرے خطیب ہو۔

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْنٍ عَنْ بِنْتِ الْحَارِثِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا حَفِظْتُ قَافْ إِلَّا مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِهَا كُلَّ جُمُعَةٍ قَالَتْ وَكَانَ تَنُّوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَنُّوْرُنَا وَاحِدًا قَالَ أَبُوْدَاؤُدَ قَالَ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ بِنْتُ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ أُمُّ هِشَامٍ بِنْتُ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ۔

عبد اللہ محمد بن معن سے روایت ہے کہ حضرت بنت حارث بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے سورۃ ق نہیں یاد کی مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن کر کیونکہ آپ اس کو ہر جمعہ کے خطبے میں پڑھا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اور ہمارا تنور ایک ہی تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روح بن عبادہ نے شعبہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ بنت حارثہ بن نعمان اور ابن اسحاق نے ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان کہا ہے۔

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سِمَاكٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْدًا وَخُطْبَتُهٗ قَصْدًا يَقْرَأُ اٰيٰتٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ۔

سماک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز درمیانی اور خطبہ درمیانہ ہوتا جس میں قرآن کریم کی آیتیں پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ نَا مَرْوَانُ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُخْتِهَا قَالَتْ مَا أَخَذْتُ قَافْ إِلَّا مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَؤُهَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ قَالَ أَبُوْدَاؤُدَ كَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ وَابْنُ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ۔

عمرہ سے ان کی بہن نے فرمایا کہ میں نے سورۃ ق نہیں یاد کی مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن کر کیونکہ آپ اس کو ہر جمعہ میں پڑھا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کی ہے یحییٰ بن ایوب، ابن رجال، یحییٰ بن سعید عمرہ نے ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان سے۔

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُخْتٍ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَتْ أَكْبَرَ مِنْهَا بِمَعْنَاهُ۔

ابن سرح، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، یحییٰ بن سعید عمرہ بنت عبد الرحمٰن نے اپنی بڑی بہن سے معناً مذکورہ حدیث کو روایت کیا ہے۔

Marfat.com

باب ۳۸۰ رَفْعُ الْيَدَيْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ۔

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَأَى عُمَارَةُ ابْنُ رُوَيْبَةَ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ وَهُوَ يَدْعُوْ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ فَقَالَ عُمَارَةُ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ قَالَ زَائِدَةُ قَالَ حُصَيْنٌ حَدَّثَنِيْ عُمَارَةُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ مَا يَزِيْدُ عَلَى هٰذِهٖ يَعْنِي السَّبَّابَةَ الَّتِيْ تَلِي الْإِبْهَامَ۔

منبر پر دونوں ہاتھ اٹھانا

حضرت عمارہ بن رویبہ نے بشر بن مروان کو جمعہ کے وقت دعا مانگتے ہوئے دیکھا۔ پس حضرت عمارہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کا برا کرے۔ زائدہ نے حصین سے روایت کی کہ حضرت عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا کہ آپ صرف انگوٹھے کے پاس والی یعنی شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا کرتے تھے۔

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِيْ ابْنَ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذُبَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِرًا يَدَيْهِ قَطُّ يَدْعُوْ عَلَى مِنْبَرِهٖ وَلَا غَيْرِهٖ وَلٰكِنْ رَأَيْتُهٗ يَقُوْلُ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَعَقَدَ الْوُسْطٰى بِالْإِبْهَامِ۔

ابن ابو ذباب سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بالکل نہیں دیکھا (نماز جمعہ کے وقت) کہ آپ نے منبر پر یا اس کے علاوہ دعا کے لیے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوں۔ ہاں میں نے آپ کو اس طرح فرماتے ہوئے ضرور دیکھا اور اشارہ کیا شہادت کی انگلی سے درمیانی انگلی کو انگوٹھے کے ساتھ ملا کر حلقہ بناتے ہوئے۔

باب ۳۸۱ إِقْصَارُ الْخُطَبِ۔

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ نَا أَبِيْ نَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْ رَاشِدٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِقْصَارِ الْخُطَبِ۔

خطبے چھوٹے پڑھنا

محمد بن عبد اللہ نمیر، ابو العلاء بن صالح، عدی بن ثابت ابو راشد نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں چھوٹے خطبے پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ نَا الْوَلِيْدُ أَخْبَرَنِيْ شَيْبَانُ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السُّوَائِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُطِيْلُ الْمَوْعِظَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِنَّمَا هُنَّ كَلِمَاتٌ

سماک بن حرب سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ سوائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز بوقت خطبہ طویل وعظ نہیں فرمایا کرتے تھے بلکہ وہ چند آسان فقرے ہوا کرتے تھے۔

باب ۳۸۲ الدُّنُوُّ مِنَ الْإِمَامِ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ۔

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا مُعَاذُ

خطبے کے وقت امام کے نزدیک بیٹھنا

یحییٰ بن مالک نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ابْنُ هِشَامٍ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ قَالَ قَتَادَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَالِكٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْضُرُوا الذِّكْرَ وَادْنُوا مِنَ الْإِمَامِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتَّى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ دَخَلَهَا۔

سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خطبے میں حاضر ہوا کرو اور امام کے نزدیک رہا کرو کیونکہ جو ہمیشہ دور رہے گا اگر وہ جنت میں گیا تو تاخیر سے جائے گا۔

باب ۳۸۳ الْإِمَامُ يَقْطَعُ الْخُطْبَةَ لِلْأَمْرِ يَحْدُثُ۔

اگر کوئی حادثہ رونما ہو تو امام خطبہ موقوف کر دے

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ حُبَابٍ حَدَّثَهُمْ نَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ فَنَزَلَ فَأَخَذَهُمَا فَصَعِدَ بِهِمَا ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَأَيْتُ هَذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ ثُمَّ أَخَذَ فِي الْخُطْبَةِ۔

عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے کہ امام حسن اور امام حسین گرتے پڑتے آئے جنہوں نے سرخ قمیصیں پہنی ہوئی تھیں۔ آپ نیچے اترے اور دونوں کو لے کر منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پھر ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں (۸ : ۲۸) میں نے ان دونوں کو دیکھا تو صبر نہ کر سکا۔ پھر آپ نے خطبہ دینا شروع کر دیا۔

باب ۳۸۴ الْاحْتِبَاءِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ۔

امام اگر وں بیٹھ کر خطبہ نہ دے

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحُبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ۔

سہل بن معاذ بن انس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے جبکہ جمعہ کے روز امام خطبہ دے رہا ہو۔

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ نَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ الرَّقِّيُّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ فَجَمَّعَ بِنَا فَنَظَرْتُ فَإِذَا جُلُّ مَنْ فِي الْمَسْجِدِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُمْ مُحْتَبِينَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَبِي وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَشُرَيْحٌ وَصَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ

شداد بن اوس سے روایت ہے کہ میں حضرت معاویہ کے ساتھ بیت المقدس میں حاضر ہوا انہوں نے ہمیں جمعہ پڑھایا میں نے دیکھا کہ مسجد میں اکثر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی تھے میں نے انہیں گوٹ مارے ہوئے دیکھا اور امام خطبہ دے رہا تھا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ امام کے خطبہ دیتے وقت حضرت ابن عمر بھی گوٹ مارا کرتے نیز انس بن مالک، شریح، صعصعہ بن صوحان، سعید بن مسیب، ابراہیم نخعی، مکحول، اسمٰعیل بن محمد بن سعد اور نعیم بن سلامہ نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں

Marfat.com

وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَمَكْحُولٌ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ وَنُعَيْمُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ لَا بَأْسَ بِهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يَبْلُغْنِي أَنَّ أَحَدًا كَرِهَهَا إِلَّا عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ۔

بَاب ۳۸۵ الْكَلَامِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ۔

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُلْتَ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا نَا يَزِيدُ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ رَجُلٌ حَضَرَهَا يَلْغُو وَهُوَ حَظُّهُ مِنْهَا وَرَجُلٌ حَضَرَهَا يَدْعُو فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَعْطَاهُ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِإِنْصَاتٍ وَسُكُوتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا۔

بَاب ۳۸۶ اسْتِئْذَانِ الْمُحْدِثِ لِلْإِمَامِ۔

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ نَا حَجَّاجٌ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَأْخُذْ بِأَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرَا عَائِشَةَ۔

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھے کسی ایک کے متعلق خبر نہیں پہنچی جو اسے ناپسند کرتا ہو سوائے عبادہ بن نسی کے۔

خطبے کے دوران باتیں کرنا

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا امام کے خطبہ دیتے وقت جب تم نے کہا کہ خاموش رہو تو تم نے لغویات کی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز جمعہ میں تین قسم کے آدمی حاضر ہوتے ہیں۔ ایک آدمی بیہودہ باتیں کرنے کے لیے آتا ہے اور اس کا حصہ یہی ہے۔ دوسرا آدمی دعا کرنے کے حاضر ہوتا ہے۔ یہ ایسا آدمی ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کو عطا فرمائے اور چاہے نہ دے تیسرا وہ آدمی جو خاموشی اور اطمینان کے ساتھ حاضر ہوتا ہے۔ کسی مسلمان کی گردن نہیں پھلانگتا اور نہ کسی کو تکلیف دیتا ہے تو یہ اس کے لیے ساتھ والے جمعہ تک کا کفارہ ہے بلکہ تین دن زیادہ کا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو ایک نیکی کرے اس کے لیے دس گنا ہے (۶ : ۱۶۰)

محدث کا امام سے اجازت لینا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب دوران نماز تم میں سے کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنی ناک پکڑے ہوئے وہاں سے ہٹ جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے حماد بن سلمہ اور ابو اسامہ، ہشام ان کے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا حضرت عائشہ صدیقہ کا۔

Marfat.com

باب ۳۸۷ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ۔

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ أَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ۔

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنٰى قَالَا نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ أَصَلَّيْتَ شَيْئًا قَالَ لَا قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزْ فِيهِمَا۔

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ عَنْ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ أَنَّ سُلَيْكًا جَاءَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ زَادَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزْ فِيهِمَا۔

باب ۳۸۸ تَخَطِّي رِقَابِ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ نَا بِشْرُ ابْنُ السَّرِيِّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ قَالَ كُنَّا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ۔

جب کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو

ابن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نماز جمعہ کے وقت آیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ اے فلاں! کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ لو۔

ابو سفیان نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت سلیک غطفانی آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے۔ فرمایا کیا تم نے کچھ نماز پڑھ لی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں فرمایا کہ ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھ لو۔

طلحہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت سلیک آئے پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے یہ بھی بتایا۔ پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایسے وقت آئے کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے چاہیئے کہ ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھ لیا کرے۔

جمعہ کے روز لوگوں کی گردنیں پھلانگنا

معاویہ بن صالح نے ابو الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ جمعہ کے وقت ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عبد اللہ بن بسر کے ساتھ تھے۔ پس ایک آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا تو حضرت عبد اللہ بن بسر نے فرمایا کہ ایک آدمی جمعہ کے وقت کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا ہے جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ تم نے لوگوں کو تکلیف دی ہے۔

Marfat.com

باب ۳۸۹ الرَّجُلُ يَنْعَسُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ۔

۱۱۰۶- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ إِلٰى غَيْرِهٖ۔

جو دوران خطبہ اونگھ رہا ہو

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد کے اندر اونگھنے لگے تو اسے چاہیئے کہ اس جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ چلا جائے۔

باب ۳۹۰ الْإِمَامُ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَا يَنْزِلُ مِنَ الْمِنْبَرِ۔

۱۱۰۷- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَرِيْرٍ وَهُوَ ابْنُ حَازِمٍ لَا أَدْرِيْ كَيْفَ قَالَهُ مُسْلِمٌ أَوَّلًا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ مِنَ الْمِنْبَرِ فَيَعْرِضُ لَهُ الرَّجُلُ فِي الْحَاجَةِ فَيَقُوْمُ مَعَهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ قَالَ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالْحَدِيْثُ لَيْسَ بِمَعْرُوْفٍ عَنْ ثَابِتٍ هُوَ مِمَّا تَفَرَّدَ بِهٖ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ۔

منبر سے اترنے کے بعد امام کا کلام کرنا

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ منبر سے اتر آئے تو ایک آدمی کسی حاجت کے تحت آپ سے عرض گزار ہوا آپ اس کے ساتھ کھڑے رہے یہاں تک کہ اس کی حاجت پوری فرما دی پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ثابت سے یہ حدیث معروف نہیں ہے اور اس کے ساتھ ہی جریر بن حازم منفرد ہے۔

باب ۳۹۱ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً۔

۱۱۰۸- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔

جس نے جمعہ کی ایک رکعت پائی

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز جمعہ کی ایک رکعت پائی اس نے نماز پالی۔

باب ۳۹۲ مَا يُقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ۔

۱۱۰۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ فَقَرَأَ بِهِمَا۔

نماز جمعہ میں کیا پڑھے

حبیب بن سالم نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ میں سورۂ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى اور سورۂ هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ پڑھا کرتے اور جب ایک دن میں ان دونوں کا اجتماع ہو جاتا تب بھی یہی دونوں پڑھتے۔

Marfat.com

١١١٠- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى إِثْرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ۔

قعنبی، مالک، ضمرہ بن سعید مازنی، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جمعہ میں سورۂ الجمعہ کے بعد کونسی سورۃ پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ سورۃ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ پڑھا کرتے تھے۔

١١١١- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

ابن ابورافع سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں نماز جمعہ پڑھائی تو سورۂ الجمعہ پڑھی اور دوسری رکعت میں سورۂ اذا جاءک المنافقون۔ فارغ ہوئے تو میں حضرت ابوہریرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ آپ نے ایسی دو سورتیں پڑھی ہیں جنہیں کوفہ میں حضرت علی پڑھا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انہیں نماز جمعہ میں پڑھتے ہوئے سنا ہے

١١١٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ۔

زید بن عقبہ نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جمعہ میں سورہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور سورہ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ پڑھا کرتے تھے۔

باب ٣٩٣ الرَّجُلُ يَأْتَمُّ بِالْإِمَامِ وَبَيْنَهُمَا جِدَارٌ۔

امام کی اقتدا کرنا جبکہ دونوں کے درمیان دیوار حائل ہو

١١١٣- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجْرَتِهِ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّونَ بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْحُجْرَةِ۔

عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے حجرے میں نماز پڑھا کرتے اور لوگ حجرے سے باہر آپ کی اقتدا کر لیا کرتے تھے۔

باب ٣٩٤ الصَّلَاةُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

جمعہ کے بعد نماز پڑھنا

١١١٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

Marfat.com

دَاوُدَ الْمَعْنٰى قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ نَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَاٰى رَجُلًا يُّصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ مَقَامِهٖ فَدَفَعَهٗ وَقَالَ اَتُصَلِّي الْجُمُعَةَ اَرْبَعًا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ وَيَقُوْلُ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نے ایک آدمی کو نماز جمعہ کے بعد اسی جگہ پر دو رکعتیں پڑھتے دیکھا تو اسے ہٹاتے ہوئے فرمایا کہ کیا تم جمعہ کی چار رکعتیں پڑھتے ہو؟ حضرت عبد اللہ بن عمر جمعہ کے روز دو۲ رکعتیں اپنے گھر میں پڑھا کرتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے۔

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا اِسْمٰعِيْلُ اَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُطِيْلُ الصَّلٰوةَ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَيُصَلِّيْ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ وَيُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمعہ سے پہلے کافی لمبی نماز پڑھا کرتے اور اس کے بعد اپنے دولت خانے پر دو۲ رکعتیں پڑھا کرتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ اَبِي الْخُوَارِ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ اَرْسَلَهٗ اِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ ابْنِ اُخْتِ نَمِرٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ شَيْءٍ رَاٰى مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا سَلَّمْتُ قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا صَنَعْتَ اِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ فَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِذٰلِكَ اَنْ لَّا تُوْصَلَ صَلٰوةٌ بِصَلٰوةٍ حَتّٰى يَتَكَلَّمَ اَوْ يَخْرُجَ۔

عمرو بن عطاء بن ابی الخوار سے روایت ہے کہ نافع بن جبیر نے انہیں سائب بن یزید کے پاس وہ بات پوچھنے کے لیے بھیجا جو حضرت معاویہ نے انہیں نماز میں کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ فرمایا کہ میں نے ان کے ساتھ محراب میں نماز جمعہ پڑھی جب میں نے سلام پھیرا تو کھڑا ہو کر اسی جگہ اور نماز پڑھی جب وہ اپنے دولت خانے میں داخل ہوئے تو میرے لیے پیغام بھیجا کہ تم نے جو کیا ہے آئندہ ایسا نہ کرنا جب تم نماز جمعہ پڑھ لو تو اس کے ساتھ کوئی نماز اس وقت تک نہ پڑھو جب تک کلام نہ کر لو یا باہر نہ نکل جاؤ۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ ایک نماز کے ساتھ دوسری نہ ملائی جائے یہاں تک کہ آدمی کلام کر لے یا باہر

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رِزْمَةَ الْمَرْوَزِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ اِذَا كَانَ بِمَكَّةَ فَصَلَّى الْجُمُعَةَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى اَرْبَعًا وَاِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد بن عبد العزیز بن ابو رزمہ مروزی، فضل بن موسیٰ، عبد الحمید بن جعفر، یزید بن ابی حبیب، عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ مکرمہ میں ہوتے تو جمعہ پڑھ کر آگے بڑھ جاتے اور دو۲ رکعتیں پڑھتے پھر آگے بڑھ جاتے اور چار رکعتیں پڑھتے اور جب مدینہ منورہ میں ہوتے تو جمعہ پڑھ کر اپنے دولت خانے کی طرف لوٹ آتے اور دو رکعتیں پڑھتے جنہیں مسجد میں نہیں پڑھتے تھے۔ ان سے وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

Marfat.com

يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا وَتَمَّ حَدِيثُهُ وَقَالَ ابْنُ يُونُسَ اِذَا صَلَّيْتُمُ الْجُمُعَةَ فَصَلُّوا بَعْدَهَا اَرْبَعًا قَالَ فَقَالَ لِي اَبِي يَا بُنَيَّ فَاِنْ صَلَّيْتَ فِي الْمَسْجِدِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَتَيْتَ الْمَنْزِلَ اَوِ الْبَيْتَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ قَالَ اَبُو دَاوُدَ كَذٰلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ نَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَيَنْمَازُ عَنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْجُمُعَةَ قَلِيلًا غَيْرَ كَثِيرٍ قَالَ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي اَنْفَسَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَرْكَعُ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَمْ رَاَيْتَ ابْنَ عُمَرَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ قَالَ مِرَارًا قَالَ اَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ وَلَمْ يُتِمَّهُ۔

بَاب ۳۹۵ صَلٰوةُ الْعِيدَيْنِ۔

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوا كُنَّا نَلْعَبُ

احمد بن یونس، زہیر۔ محمد بن صباح، بزاز، اسمٰعیل بن زکریا، سہیل ان کے والد ماجد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بروایت ابن صباح کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو چار رکعتیں پڑھے اور پوری حدیث بیان کی۔ ابن یونس کی روایت میں ہے کہ جب تم جمعہ پڑھ لو تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھو۔ میرے والد محترم نے مجھ سے فرمایا کہ بیٹے! اگر تم مسجد میں دو رکعتیں پڑھو پھر اپنی قیام گاہ یا گھر میں آؤ تو دو رکعتیں اور پڑھ لیا کرو۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے بعد اپنے کاشانۂ اقدس میں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے اسے عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر سے۔

ابن جریج کا بیان ہے کہ مجھے عطاء نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ جمعہ کے بعد اپنے نماز پڑھنے کی جگہ سے تھوڑا سا ہٹ گئے جہاں کہ جمعہ کی نماز پڑھی تھی اور وہاں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر وہاں سے کافی دور چل کر گئے اور چار رکعتیں پڑھیں۔ میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ آپ نے کتنی مرتبہ حضرت ابن عمر کو ایسا کرتے دیکھا؟ فرمایا کہ کئی مرتبہ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے عبدالملک بن ابوسلیمان نے بھی نامکمل روایت کیا ہے۔

نمازِ عیدین

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جب مدینہ منورہ میں جلوہ گری ہوئی تو ان لوگوں نے کھیل کود کے لیے دو دن مقرر کر رکھے تھے۔ دریافت فرمایا کہ یہ دو دن کیسے ہیں؟ عرض گزار

Marfat.com

فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ۔

جن میں کہ جاہلیت کے اندر ہم ان سے کھیلا کرتے تھے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی جگہ دو دن عید الاضحیٰ اور عید الفطر ان سے بہتر مرحمت فرمائے ہیں۔

باب ۳۹۶ وَقْتُ الْخُرُوجِ إِلَى الْعِيدِ۔

عید کے لیے نکلنے کا وقت

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا أَبُو الْمُغِيرَةِ نَا صَفْوَانُ نَا يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ الرَّحَبِيُّ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ بُسْرٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّاسِ فِي يَوْمِ عِيدِ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى فَأَنْكَرَ إِبْطَاءَ الْإِمَامِ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا قَدْ فَرَغْنَا سَاعَتَنَا هٰذِهِ وَذٰلِكَ حِينَ التَّسْبِيحِ۔

یزید بن خمیر رحبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے لیے لوگوں کے ساتھ نکلے تو انہوں نے امام کے دیر کرنے کو ناپسند کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت تو ہم فارغ ہو جایا کرتے تھے اور یہ وقت تو تسبیح کا ہے۔

باب ۳۹۷ خُرُوجُ النِّسَاءِ فِي الْعِيدِ۔

عورتوں کا عید کے لیے نکلنا

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ وَحَبِيبٍ وَيَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ وَهِشَامٍ فِي آخَرِينَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُخْرِجَ ذَوَاتِ الْخُدُورِ يَوْمَ الْعِيدِ قِيلَ فَالْحُيَّضُ قَالَ لِيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لِإِحْدَاهُنَّ ثَوْبٌ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ تُلْبِسُهَا صَاحِبَتُهَا طَائِفَةً مِنْ ثَوْبِهَا۔

محمد سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ عید کے روز مستورات بھی نکالی جائیں۔ عرض کی کہ کیا حیض والی بھی؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی دعا میں شامل ہونا ان کے لیے بہتر ہے راوی کا بیان ہے کہ ایک عورت عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اگر کسی کے پاس کپڑا نہ ہو تو کیا کرے؟ فرمایا کہ اس کی سہیلی اپنا کچھ کپڑا اس کے اوپر ڈال دے۔

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادٌ نَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ مُصَلَّى الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ يَذْكُرِ الثَّوْبَ قَالَ وَحَدَّثَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ امْرَأَةٍ تُحَدِّثُهُ عَنِ امْرَأَةٍ أُخْرَى قَالَتْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ فَذَكَرَ مَعْنَى مُوسَى فِي الثَّوْبِ۔

محمد بن عبید، حماد، ایوب، محمد نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسے روایت کرتے ہوئے کہا کہ حیض والی مسلمانوں کے نماز کی جگہ سے علیحدہ رہے اور کپڑے کا ذکر نہیں کیا۔ حفصہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ ایک دوسری عورت نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! پھر موسیٰ بن اسمٰعیل کی طرح معناً کپڑے کا ذکر کیا۔

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَتْ وَالْحُيَّضُ يَكُنَّ

حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا تھا انہوں نے فرمایا کہ حائضہ عورتیں لوگوں سے پیچھے رہتیں اور لوگوں

Marfat.com

خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ مَعَ النَّاسِ۔

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ وَمُسْلِمٌ قَالَا نَا إِسْحٰقُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ جَمَعَ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ فِيْ بَيْتٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ أَنَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُنَّ وَأَمَرَنَا بِالْعِيْدَيْنِ أَنْ نُخْرِجَ فِيْهِمَا الْحُيَّضَ وَالْعُتَّقَ وَلَا جُمُعَةَ عَلَيْنَا وَنَهَانَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ۔

کے ساتھ تکبیر کہتیں۔

اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن بن عطیہ نے اپنی دادی بیان حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو انصار کی عورتوں کو ایک گھر میں جمع کر کے ان کے پاس حضرت عمر کو بھیجا انہوں نے دروازے پر کھڑے ہو کر ہمیں سلام کیا تو ہم نے ان کے سلام کا جواب دیا۔ پھر فرمایا کہ مجھے آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھیجا ہے اور ہمیں حکم فرمایا گیا نماز عیدین کے لیے نکلنے کا خواہ کوئی حیض والی ہو یا کنواری اور یہ کہ جمعہ ہمارے اوپر نہیں ہے اور نہ جنازے کے ساتھ جانا۔

ف۔ نماز جمعہ میں شامل ہونے اور جنازوں کے ساتھ جانے کی عورتوں کے لیے عہد رسالت ہی سے ممانعت تھی فرض نمازوں میں شامل ہونے سے عہد فاروقی میں باجماع صحابہ عورتوں کو روک دیا گیا۔ جائے غور ہے کہ جب صحابۂ کرام کے مبارک زمانے میں عورتوں کو خانۂ خدا کی حاضری سے روک دیا گیا کہ اب تقویٰ و طہارت کی پہلی جیسی حالت نہیں رہی تو اس پرفتن دور میں عورتوں کا مردوں کی طرح کاروبار زندگی میں شامل ہو جانا کہاں تک اسلامی تعلیمات کے مطابق شمار ہو سکتا ہے۔ مسلمان کہلانے والوں کی اسی ذہنی آوارگی کا نتیجہ ہے جس نے مدعیان اسلام کے تقویٰ و طہارت اور دین و دیانت کے خرمن میں آگ لگا رکھی ہے۔ ادھر اس اسلامی غیرت کو چراغ خانہ سے شمع محفل بنایا اور ادھر طاؤس و رباب نے بھی ڈیرہ آ لگایا۔ جب شمشیر زن ہی زن مرید اور راگ رنگ کے رسیا ہو گئے تو پوچھتے ہیں کہ مسلمانوں کے تنزل اور ذلت و رسوائی کے اسباب کیا ہیں۔ مسلمان ساری دنیا میں رسوائی کا نشان اور سامان تضحیک و تماشا ہو کر کیوں رہ گئے ہیں؟ حالانکہ شاعر مشرق نے بڑے واضح لفظوں میں فرمایا ہے۔ ؎

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر و سناں اوّل، طاؤس و رباب آخر

بَاب ۳۹۸ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيْدِ۔

عید کے روز خطبہ دینا

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ح وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنْبَرَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّةَ أَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ فِيْهِ وَبَدَأْتَ

محمد بن علاء، ابو معاویہ، اعمش، اسمٰعیل بن رجاء ان کے والد ماجد نے حضرت ابو سعید خدری سے روایت کی۔ قیس بن مسلم، طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مروان نے عید کے روز منبر نکلوایا اور نماز سے پہلے خطبہ شروع کر دیا پس ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا کہ اے مروان! آپ نے سنت کے خلاف کیا ہے۔ آپ نے عید کے روز منبر نکالا حالانکہ پہلے اس روز نہیں

Marfat.com

بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَبُوْسَعِيْدِنِ الْخُدْرِيُّ مَنْ هٰذَا قَالُوْا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فَقَالَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى بِمَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ اَنْ يُّغَيِّرَهُ بِيَدِهٖ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔

نکالا جاتا تھا اور نماز سے پہلے خطبہ شروع کر دیا۔ حضرت ابو سعید خدری نے فرمایا کہ یہ کون ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ فلاں بن فلاں ہے۔ فرمایا کہ اس نے اپنا فرض ادا کر دیا جیسا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو برے کام کو دیکھے تو اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت رکھتا ہو تو روک دے اگر اتنی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کر دے اور اس کی استطاعت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَاَتَى النِّسَآءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّاُ عَلٰى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهٗ تُلْقِيْ فِيْهِ النِّسَآءُ الصَّدَقَةَ قَالَ تُلْقِي الْمَرْاَةُ فَتَخَهَا وَيُلْقِيْنَ وَيُلْقِيْنَ وَقَالَ ابْنُ بَكْرٍ فَتَخَتَهَا۔

عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے روز کھڑے ہوئے تو آپ نے خطبے سے پہلے نماز پڑھائی پھر لوگوں کو خطبہ دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہو گئے تو اتر آئے۔ پس عورتیں حاضر ہو گئیں تو آپ نے انہیں نصیحت فرمائی اور آپ حضرت بلال کے ہاتھ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلا رکھا تھا جس میں عورتیں صدقہ ڈال رہی تھیں راوی کا بیان ہے کہ کوئی چھلا ڈال دیتی اور دوسری کچھ اور۔ محمد بن بکر نے فتخہا کی جگہ فتختہا کہا ہے۔

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ ح وَنَا ابْنُ كَثِيْرٍ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَشَهِدَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمَ فِطْرٍ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ قَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ اَكْبَرُ عِلْمِ شُعْبَةَ فَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ۔

حفص بن عمر، شعبہ۔ ابن کثیر، شعبہ، ایوب، عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے لیے نکلے تو نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا پھر عورتیں حاضر ہوئیں اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے ابن کثیر نے کہا کہ شعبہ کا غالب گمان یہ ہے کہ آپ نے انہیں صدقے کا حکم فرمایا تو وہ ڈالنے لگیں۔

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَاَبُوْمَعْمَرٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَا نَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَظَنَّ اَنَّهٗ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَآءَ فَمَشٰى اِلَيْهِنَّ وَبِلَالٌ مَعَهٗ فَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَكَانَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ۔

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسے معناً روایت کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے خیال میں عورتوں نے کچھ نہیں سنا ہوگا۔ پس آپ ان کی جانب تشریف لے گئے اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے۔ پس انہیں نصیحت کی اور صدقے کا حکم فرمایا تو عورتیں بالی اور انگوٹھی حضرت بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادُ بْنُ

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس

Marfat.com

نا يزيد عن ايوب عن عطاء عن ابن عباس في هذا الحديث قال فجعلت المرأة تعطي القرط والخاتم وجعل بلال يجعله في كسائه قال فقسمه على فقراء المسلمين۔

باب ۳۹۹ يخطب على قوس۔

۱۱۳۲- حدثنا الحسن بن علي نا عبد الرزاق انا ابن عيينة عن ابي جناب عن يزيد بن البراء عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم نُوول يوم العيد قوسا فخطب عليه۔

باب ۴۰۰ ترك الاذان في العيد۔

۱۱۳۳- حدثنا محمد بن كثير انا سفيان عن عبد الرحمن بن عابس قال سأل رجل ابن عباس أشهدت العيد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم ولولا منزلتي منه ما شهدته من الصغر فأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم العلم الذي عند دار كثير بن الصلت فصلى ثم خطب ولم يذكر اذانا ولا اقامة قال ثم امر بالصدقة قال فجعل النساء يشرن الى آذانهن وحلوقهن قال فامر بلالا فأتاهن ثم رجع الى النبي صلى الله عليه وسلم۔

۱۱۳۴- حدثنا مسدد نا يحيى عن ابن جريج عن الحسن بن مسلم عن طاوس عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى العيد بلا اذان ولا اقامة وابا بكر وعمر او عثمان شك يحيى۔

۱۱۳۵- حدثنا عثمان بن ابي شيبة وهناد لفظه قالا نا ابو الاحوص عن سماك يعني ابن حرب عن جابر بن سمرة قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم غير مرة ولا مرتين العيدين

حدیث کو روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ عورتیں بالی اور انگوٹھی دینے لگیں اور حضرت بلال انہیں اپنے کمبل میں رکھتے گئے راوی کا بیان ہے کہ آپ نے انہیں غریب مسلمانوں میں تقسیم فرمادیا۔

کمان سے ٹیک لگا کر خطبہ دینا

یزید بن براء نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عید کے روز کسی نے کمان دی تو آپ نے اس پر ٹیک لگا کر خطبہ دیا۔

عید کے لیے اذان نہ کہنا

عبدالرحمٰن بن عابس کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید پڑھی ہے؟ فرمایا ہاں اور اگر مجھ پر حضور کی نگاہِ کرم نہ ہوتی تو کمسنی کے باعث میں آپ تک نہ پہنچ سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس جھنڈے کے پاس تشریف لے گئے جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس تھا پس نماز پڑھائی پھر خطبہ پڑھا اور اذان و اقامت کا کوئی ذکر نہ کیا پھر صدقے کا حکم فرمایا تو عورتوں کے ہاتھ ان کے کانوں اور گلوں کی طرف جانے لگے پس آپ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا تو وہ ان کے پاس گئے اور پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لوٹ گئے۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عید بغیر اذان و اقامت کے پڑھی اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر نے بھی حضرت عثمان کے متعلق یحییٰ کو شک ہے۔

سماک بن حرب سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کتنی ہی مرتبہ عیدین کی نماز پڑھی ہے اذان و اقامت کے بغیر۔

Marfat.com

بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ۔

بَابُ ۴۰. التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ۔

عیدین کی تکبیریں

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى فِي الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ سِوَى تَكْبِيرَتَيِ الرُّكُوعِ۔

خالد بن یزید نے اپنی سند کے ساتھ ابن شہاب سے مذکورہ حدیث کو معناً روایت کرتے ہوئے کہا کہ رکوع کی دونوں تکبیروں کے علاوہ۔

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّائِفِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّكْبِيرُ فِي الْفِطْرِ سَبْعٌ فِي الْأُولَى وَخَمْسٌ فِي الْآخِرَةِ وَالْقِرَاءَةُ بَعْدَهُمَا كِلْتَيْهِمَا۔

مسدد، معتمر، عبد اللہ بن عبد الرحمن طائفی، عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عید الفطر کی پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں ہیں اور ان کے بعد قراءت دونوں رکعتوں میں ہے۔

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ حَيَّانَ عَنْ أَبِي يَعْلَى الطَّائِفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ فِي الْأُولَى سَبْعًا ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَرْكَعُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ وَكِيعٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَا سَبْعًا وَخَمْسًا۔

عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد اور جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہا کرتے پھر قراءت پڑھتے پھر تکبیر کہتے پھر کھڑے ہوتے تو چار تکبیریں کہتے پھر قراءت پڑھتے پھر رکوع کرتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ وکیع اور ابن مبارک نے اسے روایت کرتے ہوئے سات اور پانچ کہا ہے۔

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَابْنُ أَبِي زِيَادٍ الْمَعْنَى قَرِيبٌ قَالَا نَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَائِشَةَ جَلِيسٌ لِأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ سَأَلَ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ وَ

محمد بن علاء اور ابن ابی زیاد، زید ابن حباب، عبد الرحمن بن ثوبان، ثوبان، مکحول، ابو عائشہ، سعید بن العاص نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں تکبیریں کس

Marfat.com

حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا تَكْبِيْرَةً عَلَى الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ صَدَقَ فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى كَذٰلِكَ كُنْتُ أُكَبِّرُ فِي الْبَصْرَةِ حَيْثُ كُنْتُ عَلَيْهِمْ قَالَ أَبُوْ عَائِشَةَ وَأَنَا حَاضِرٌ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ۔

طرح کہا کرتے تھے۔ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کہ آپ جنازوں پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے پس حضرت حذیفہ نے کہا کہ سچ فرمایا حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کہ میں بصرے میں اسی طرح تکبیریں کہتا رہا جب تک ان پر حاکم رہا۔ ابو عائشہ نے کہا کہ میں سعید بن العاص کے پاس موجود تھا۔ ف

ف۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۵۰ھ / ۷۶۷ء) کا یہی مذہب ہے کہ نماز عید کی پہلی رکعت میں چار تکبیریں کہی جائیں تکبیر تحریمہ سمیت اور دوسری رکعت میں بھی چار تکبیریں کہی جائیں رکوع کی تکبیر سمیت۔ یوں دونوں رکعتوں میں زائد تکبیریں چھ کہی جائیں گی۔ اس حدیث کی اسناد میں بعض حضرات نے کلام کیا ہے لیکن ہمارے امام اعظم کے امام اعظم یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۳۲ھ / ۶۵۲ء) سے صحیح سند کے ساتھ چھ زائد تکبیریں کہنا مروی ہے اور یقیناً اس مایۂ ناز خادم رسول نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہوگا اسی لیے چھ زائد تکبیروں کو نماز عیدین میں اپنا معمول بنایا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۲۴۰ مَا يُقْرَأُ فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ۔

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔

عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں کیا پڑھے

قعنبی، مالک، ضمرہ بن سعید مازنی، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ ان دونوں میں سورۂ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اور سورۂ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ ۲۴۱ الْجُلُوْسِ لِلْخُطْبَةِ۔

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى السِّيْنَانِيُّ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ إِنَّا نَخْطُبُ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَجْلِسَ لِلْخُطْبَةِ فَلْيَجْلِسْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَذْهَبَ فَلْيَذْهَبْ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ وَهٰذَا مُرْسَلٌ۔

خطبے کے لیے لوگوں کا بیٹھنا

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عید میں حاضر ہوا۔ جب آپ نماز پڑھا چکے تو فرمایا ہم خطبہ پڑھیں گے لہٰذا جو خطبے کے لیے بیٹھنا چاہے وہ بیٹھا رہے اور جو جانا چاہے وہ چلا جائے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

Marfat.com

باب ۷۰۴ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ وَ يَرْجِعُ فِي طَرِيقٍ۔

عید کے لیے ایک راستے سے آئے اور دوسرے سے جائے

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ ثُمَّ رَجَعَ فِي طَرِيقٍ آخَرَ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید کے روز ایک راستہ اختیار کیا پھر واپس لوٹے تو دوسرا راستہ اختیار کیا۔

Marfat.com

پارہ — ۷

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۴۰۵ إِذَا لَمْ يَخْرُجِ الْإِمَامُ لِلْعِيدِ مِنْ يَوْمِهِ يَخْرُجُ مِنَ الْغَدِ.

۱۱۴۴ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي وَحْشِيَّةَ عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَكْبًا جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْهَدُونَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُفْطِرُوا وَإِذَا أَصْبَحُوا أَنْ يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ.

اگر عید کے وقت امام نہ نکل سکے تو اگلے روز نماز عید کیلئے نکلے

ابو عمیر بن انس نے اپنے چچاؤں سے روایت کی ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ تھے کہ کچھ سوار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہ گواہی دینے کے لیے حاضر ہوئے کہ کل انہوں نے چاند دیکھا ہے پس آپ نے لوگوں کو روزے افطار کرنے اور اگلی صبح عیدگاہ کی طرف جانے کا حکم فرمایا۔

۱۱۴۵ - حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ نُصَيْرٍ نَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ أَخْبَرَنِي أُنَيْسُ بْنُ أَبِي يَحْيَى أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ سَالِمٍ مَوْلَى نَوْفَلِ بْنِ عَدِيٍّ أَخْبَرَنِي بَكْرُ بْنُ مُبَشِّرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ كُنْتُ أَغْدُو مَعَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى فَنَسْلُكُ بَطْنَ بَطْحَانَ حَتَّى نَأْتِيَ الْمُصَلَّى فَنُصَلِّيَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْجِعُ مِنْ بَطْنِ بَطْحَانَ إِلَى بُيُوتِنَا.

حمزہ بن نصیر، ابن ابی مریم، ابراہیم بن سوید، انیس بن ابو یحییٰ، اسحٰق بن سالم مولیٰ نوفل بن عدی، بکر بن مبشر انصاری کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ عیدگاہ کو جاتا عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روز صبح کے وقت۔ پس ہم بطنِ بطحان سے ہو کر عیدگاہ جاتے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور بطنِ بطحان کے راستے اپنے گھروں کو لوٹتے۔

باب ۴۰۶ الصَّلَاةُ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِيدِ.

۱۱۴۶ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فِطْرٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ

نماز عید کے بعد نماز پڑھنا

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے لیے نکلے تو دو رکعتیں پڑھائیں ان سے پہلے اور بعد میں کوئی نماز نہیں پڑھی پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے۔ پس آپ نے انہیں صدقے

Marfat.com

بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا۔

بَاب ۴۰۷ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا كَانَ يَوْمُ مَطَرٍ۔

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا الْوَلِيدُ ح وَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنِ رَجُلٍ مِنَ الْفَرْوِيِّينَ وَسَمَّاهُ الرَّبِيعُ فِي حَدِيثِهِ عِيسَى بْنَ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي فَرْوَةَ سَمِعَ أَبَا يَحْيَى عُبَيْدَ اللهِ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِيدِ فِي الْمَسْجِدِ۔

جُمَّاعُ أَبْوَابِ ۴۰۸ صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ وَتَفْرِيعِهَا۔

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا وَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَيُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ الْمَازِنِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ سُلَيْمَانُ ابْنُ دَاوُدَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَقَرَأَ فِيهِمَا زَادَ ابْنُ السَّرْحِ يُرِيدُ الْجَهْرَ۔

کا حکم فرمایا تو وہ اپنی بالی اور ہار ڈالنے لگیں۔

بارش کی وجہ سے مسجد میں نماز عید پڑھنا

ہشام بن عمار، ولید۔ ربیع بن سلیمان، عبد اللہ بن یوسف ولید بن مسلم جو ایک فروی کا بیٹا ہے جس کو ربیع نے اپنی حدیث میں عیسیٰ بن عبد الاعلیٰ بن ابی فروہ کہا ہے، ابو یحییٰ عبید اللہ تیمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ عید کے موقع پر بارش ہو رہی تھی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عید مسجد میں پڑھائی۔

نماز استسقاء اور اس کے احکام

عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لیے نکلے تو لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور ان میں جہری قرأت کی اور اپنی چادر مبارک کو الٹ دیا اور دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر بارش کی دعا مانگی اور قبلے کی جانب رُخ فرمایا۔

عباد بن تمیم مازنی نے اپنے محترم چچا حضرت عبد اللہ بن زید، کو فرماتے ہوئے سنا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لیے نکلے تو آپ نے پشت مبارک لوگوں کی جانب کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ سلیمان بن داؤد کی روایت میں ہے کہ قبلے کی جانب رُخ فرمایا اور اپنی چادر مبارک الٹ دی پھر دو رکعتیں پڑھائیں۔ ابن ابی ذئب نے کہا کہ دونوں میں قرأت پڑھی۔ ابن السرح نے یہ بھی کہا کہ جہرے۔

Marfat.com

۱۱۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ يَعْنِي الْحِمْصِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ لَمْ يَذْكُرِ الصَّلَاةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْمَنَ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْسَرَ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ دَعَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

محمد بن عوف، عمرو بن حارث حمصی، عبداللہ بن سالم، زبیدی نے اپنی اسناد کے ساتھ اسے محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہوئے نماز کا ذکر نہیں کیا اور اپنی چادر مبارک کو لیا کہ اس کا دایاں کنارا اپنے بائیں کندھے پر اور بایاں کنارا اپنے دائیں کندھے پر ڈال لیا پھر اللہ جل شانہٗ سے دعا مانگی۔

۱۱۵۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اسْتَسْقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ بِأَسْفَلِهَا فَيَجْعَلَهُ أَعْلَاهَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَلَبَهَا عَلَى عَاتِقِهِ۔

عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استسقاء کے لیے نکلے اور آپ کے اوپر سیاہ چادر تھی پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ اس کے نچلے حصے کو اوپر کر لیں۔ جب اس میں دشواری ملاحظہ فرمائی تو اسے اپنے دوش مبارک پر ڈال لیا۔

۱۱۵۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي وَأَنَّهُ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهُ۔

عبداللہ بن مسلمہ، سلیمان بن بلال، یحییٰ، ابی بکر بن محمد، عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لیے نکلے اور جب دعا کا ارادہ فرمایا تو قبلہ رو ہو گئے پھر اپنی چادر مبارک کو الٹ لیا۔

۱۱۵۳- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ الْمَازِنِيَّ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

عباد بن تمیم نے حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لیے نکلے اور قبلہ رو ہوتے وقت اپنی چادر مبارک کو الٹ لیا۔

۱۱۵۴- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَحْوَهُ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا هِشَامُ بْنُ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي

ہشام بن اسحٰق بن عبداللہ بن کنانہ کا بیان ہے کہ مجھے ولید بن عتبہ نے جو عثمان بن عتبہ کے بقول مدینہ منورہ کے حاکم تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز استسقاء معلوم

Marfat.com

قَالَ اَرْسَلَنِیْ الْوَلِیْدُ بْنُ عُتْبَۃَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عُقْبَۃَ وَکَانَ اَمِیْرَ الْمَدِیْنَۃِ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُہٗ عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتّٰی اَتَی الْمُصَلّٰی زَادَ عُثْمَانُ فَرَقِیَ عَلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَلَمْ یَخْطُبْ خُطَبَکُمْ ھٰذِہٖ وَلٰکِنْ لَمْ یَزَلْ فِی الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّکْبِیْرِ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ کَمَا یُصَلِّیْ فِی الْعِیْدِ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْاِخْبَارُ لِلنُّفَیْلِیِّ وَالصَّوَابُ ابْنُ عُتْبَۃَ۔

کرنے کے لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں بھیجا۔ انہوں نے فرمایا کہ نماز پڑھنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سادہ کپڑوں میں عاجزی و انکساری کا مظاہرہ کرتے ہوئے نکلے۔ عثمان نے یہ بھی کہا کہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے لیکن تمہارے اس خطبے کی طرح خطبہ نہ پڑھا لیکن دعا گریہ وزاری اور تکبیر میں برابر مصروف رہے پھر نماز عید کی طرح دو رکعتیں پڑھائیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ خبر نفیلی کے لفظوں میں ہے اور درست ابن عتبہ ہے۔

باب ۴۰۹ رَفْعِ الْیَدَیْنِ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ۔

استسقاء میں دونوں ہاتھوں کو اٹھانا

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَۃَ الْمُرَادِیُّ نَا ابْنُ وَھْبٍ عَنْ حَیْوَۃَ وَعُمَرَ بْنِ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ الْھَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عُمَیْرٍ مَوْلٰی اَبِی اللَّحْمِ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَسْقِیْ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّیْتِ قَرِیْبًا مِّنَ الزَّوْرَاءِ قَائِمًا یَدْعُوْ یَسْتَسْقِیْ رَافِعًا یَدَیْہِ قِبَلَ وَجْھِہٖ لَا یُجَاوِزُ بِھِمَا رَاْسَہٗ۔

محمد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمیر مولیٰ ابی اللحم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بارش مانگتے دیکھا کہ زوراء کے قریب احجار زیت کے پاس کھڑے ہو کر بارش کی دعا مانگ رہے تھے۔ اپنے دونوں ہاتھ سامنے کی جانب اٹھائے ہوئے تھے لیکن وہ سر مبارک سے اونچے نہ تھے۔

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ خَلَفٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ نَا مِسْعَرٌ عَنْ یَزِیْدَ الْفَقِیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَوَاکِیْ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَّرِیْئًا مَّرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ قَالَ فَاَطْبَقَتْ عَلَیْھِمُ السَّمَاءُ۔

یزید الفقیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ لوگ روتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دعا فرمائی اے اللہ! ہم پر بارش برسا جو ضرورت کو پوری کرے نیک انجام والی، سبزہ اگانے والی، نقصان سے مبرا اور فائدہ پہنچانے والی جلد آنے والی، دیر نہ کرنے والی ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ ان پر بادل چھا گیا۔

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ اَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ نَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الدُّعَاءِ اِلَّا فِی الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّہٗ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ اِبْطَیْہِ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی دعا میں ہاتھوں کو نہ اٹھاتے مگر استسقاء میں کیونکہ اس میں دونوں ہاتھوں کو اتنے اٹھاتے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیُّ نَا

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

Marfat.com

عَفَّانُ نَا حَمَّادٌ اَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَسْقِي هٰكَذَا يَعْنِي وَمَدَّ يَدَيْهِ وَجَعَلَ بُطُوْنَهُمَا مِمَّا يَلِي الْاَرْضَ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ۔

کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح بارش کے لیے دعا مانگی کہ اپنے دونوں ہاتھ بلند فرمائے اور ہتھیلیاں زمین کی جانب رکھیں یہاں تک کہ میں نے بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ بَاسِطًا كَفَّيْهِ۔

محمد بن ابراہیم کا بیان ہے کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی کہ جب آپ نے احجار زیت کے پاس دعا کی تو اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے۔

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُوْرٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ شَكَا النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوْطَ الْمَطَرِ فَاَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهٗ فِي الْمُصَلّٰى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَالَ اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِيْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهٖ عَنْكُمْ وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَسْتَجِيْبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ فِي الرَّفْعِ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَقَلَبَ اَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهٗ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَاَنْشَاَ اللّٰهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بارشوں کے بند ہونے کی شکایت کی آپ نے حکم فرمایا تو عیدگاہ میں منبر رکھ دیا گیا اور ایک مقررہ دن میں لوگ باہر نکل آئے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ سورج نظر آتے ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو تکبیر کہی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا تم نے اپنے علاقے کی خشک سالی اور مدت سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم فرمایا ہے کہ اس سے دعا کرو اور اس نے تم سے وعدہ فرمایا ہے کہ تمہاری دعا کو شرف قبولیت بخشنے کا پھر کہا۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا روز قیامت کا مالک، نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ جو چاہے کرے، اے اللہ! تو اللہ ہے نہیں ہے کوئی معبود مگر تو، تیرے پاس سب کچھ ہے اور ہم تہی دست ہیں۔ ہم پر بارش نازل فرما اور ایسی برسا جو ایک مدت تک ہمیں قوت اور فائدہ دے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ بلند فرمائے اور برابر بلند کرتے رہے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی پھر لوگوں کی جانب پیٹھ کرکے اپنی چادر الٹ لی اور ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے نیچے اترے اور دو رکعتیں پڑھائیں پس اللہ تعالیٰ نے بادل ظاہر فرما دیئے جن میں گرج اور چمک ہوئی پھر اللہ کے حکم سے برسے

Marfat.com

بِإِذْنِ اللهِ فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتَّى سَالَتِ السُّيُولُ فَلَمَّا رَأَى سُرْعَتَهُمْ إِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَقْرَءُونَ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ وَهٰذَا الْحَدِيثُ حُجَّةٌ لَهُمْ۔

ابھی مسجد نبوی تک پہنچے تھے کہ نالیاں چلنے لگیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کی پھرتی دیکھی تو ہنس پڑے یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے پھر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے اور میں تو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اس کی اسناد مضبوط ہے۔ مدینہ منورہ والے ملک یوم الدین پڑھتے ہیں اور یہ حدیث ان کی دلیل ہے۔

۱۱۶۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَيُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُنَا يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكَ الْكُرَاعُ هَلَكَ الشَّاءُ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَمَدَّ يَدَهُ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ وَإِنَّ السَّمَاءَ كَمِثْلِ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيحٌ ثُمَّ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَتْ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوضُ الْمَاءَ حَتَّى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ يَزَلِ الْمَطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَحْبِسَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ يَتَصَدَّعُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيلٌ۔

مسدد، حماد بن زید، عبد العزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالک، یونس بن عبید، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں مدینہ منورہ والے قحط میں مبتلا ہو گئے، جبکہ جمعہ کے روز آپ خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! گھوڑے ہلاک ہو گئے، بکریاں مر گئیں، دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بارش برسائے پس آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔ حضرت انس نے فرمایا کہ آسمان آئینے کی طرح شفاف تھا لیکن ہوا چلنے لگی پھر بادل نمودار ہوا، پھر بادل اکٹھے ہوئے اور آسمان نے گویا اپنا دہانہ کھول دیا۔ ہم نکلے تو پانی میں بھیگتے ہوئے اپنے گھروں میں پہنچے۔ برابر دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی آدمی یا کوئی دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! گھر گر گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اسے روک لے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبسم ریز ہو گئے پھر فرمایا ہمارے ارد گرد، نہ کہ ہم پر۔ پس میں نے دیکھا کہ بادلوں نے پھٹ کر مدینہ منورہ کے گرد حلقہ بنا لیا۔ ف

ف۔ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر دلالت کرنے والی نشانیوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے بڑی نشانی ہیں اور یہ حضور کے خداداد معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ آپ نے بادلوں کو حوالینا ولا علینا کے لفظوں میں حکم فرمایا اور تعمیل ارشاد کرتے ہی بادل فوراً پھٹ گئے یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ خداداد اور مجازی حکومت ہے جس کا خوارج انکار کرتے آئے ہیں۔ حالانکہ آپ کی معجز نما سعات سے صفات الٰہیہ کا پتہ لگتا ہے۔ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات سے خدا کی صفات بندوں کے ذہن نشین ہوتی اور شرک کی جڑ کٹتی ہے کہ جب ایسے کمالات رکھنے والا بھی یہی کہتا ہے کہ میں بھی خدا نہیں ہوں بلکہ خدا وہی ہے جس نے زمین و آسمان پیدا کیے ہیں اور میں اس کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ جائے غور ہے کہ جب ایسی ہستی بھی خدا کی شریک نہیں

Marfat.com

تو اور کوئی ہرگز شریک نہیں ہو سکتا کیونکہ جب اس عدیم النظیر بندے کے مخصوص کمالات میں کائنات کا ایک فرد بھی شریک نہیں تو اس کے خالق و مالک کی ذات و صفات میں کیسے شریک ہو سکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مخصوص کمالات کا انکار کرنے والے عقیدۂ توحید کو غتر بود کرنا چاہتے ہیں خواہ پیش نظر وہ عقیدۂ توحید کے علمبردار اور ٹھیکیدار ہی کیوں نہ بنتے پھریں۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیان اسلام کو بھی ہدایت نصیب فرمائے آمین۔

۱۱۶۲- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ بِحِذَاءِ وَجْهِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا وَسَاقَ نَحْوَهُ۔

عبداللہ بن ابونمر نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ پھر حدیث عبدالعزیز کی طرح بیان کرتے ہوئے کہا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ سامنے کی جانب اٹھا کر کہا اے اللہ ہم پر بارش برسا اور باقی مذکورہ حدیث کی طرح۔

۱۱۶۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَسْقَى قَالَ اللَّهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ مَالِكٍ۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، یحییٰ بن سعید، عمرو بن شعیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ سہل بن صالح، علی بن قادم، سفیان، یحییٰ بن سعید، عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد ان کے جد امجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب استسقاء کرتے تو کہتے۔ اے اللہ! اپنے بندوں اور اپنے چوپایوں کو پانی پلا اور اپنی رحمت بکھیر دے اور اپنے مردہ شہروں کو حیات تو بخش۔ یہ حدیث مالک کے لفظ ہیں۔

كِتَابُ الْكُسُوفِ

کسوف کا بیان

نمازِ کسوف

بَابُ ۲۱۔ صَلوٰةِ الْكُسُوفِ۔

۱۱۶۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ عُمَيْرٍ أَخْبَرَنِي مَنْ أُصَدِّقُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَتْ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَامًا شَدِيدًا يَقُومُ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ

عبید بن عمیر سے عطاء کے گمان میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ بہت دیر تک قیام فرمایا پھر رکوع کیا، پھر کھڑے ہوئے پھر رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے پھر رکوع کیا، پس دو رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں تین تین رکوع کر کے پھر سجدہ کرتے یہاں تک کہ آپ کے ساتھ قیام

Marfat.com

فِي كُلِّ ثَلٰثٍ رَكَعَاتٍ يَرْكَعُ الثَّالِثَةَ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتّٰى اَنَّ رِجَالًا يَوْمَئِذٍ لَيُغْشٰى عَلَيْهِمْ مِمَّا قَامَ بِهِمْ حَتّٰى اَنَّ سِجَالَ الْمَاءِ يُنْصَبُ عَلَيْهِمْ يَقُوْلُ اِذَا رَكَعَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا رَفَعَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حَتّٰى تَجَلَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهٗ فَاِذَا كُسِفَا فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ۔

کرنے کے باعث بعض لوگ تو اس روز بیہوش ہوگئے اسی دوران گھبرائے اور ان پر پانی برسنے لگی۔ رکوع کے وقت اللہ اکبر اور اٹھتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہتے یہاں تک کہ سورج روشن ہوگیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند کسی کی موت یا زندگی سے نہیں گہناتے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کے ذریعے وہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب انہیں گہن لگے تو نماز کی طرف دوڑا کرو۔ ف

ف۔ چاند اور سورج کو گرہن لگا کر اللہ تعالیٰ اپنی قدرت دکھاتا اور بندوں کو ڈراتا ہے کہ وہ نافرمانی چھوڑ کر فرمانبرداری کریں خدا کو بھلا نہ بیٹھیں بلکہ ہر وقت اس کی قدرت کو مدِّ نظر رکھیں لہٰذا گرہن کا وقت تو یہ الی اللہ کا وقت ہے یہ تائب ہونے نماز اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنے کا وقت ہے۔ ایسے وقت میں صدقہ و خیرات کرنا اور بھی مقبول و مرغوب ہے جیسا کہ دوسری احادیث میں وارد ہوا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۴۱۱ مَنْ قَالَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ۔

جس کے نزدیک چار رکعتیں ہیں

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ اِنَّمَا كُسِفَتْ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ كَبَّرَ ثُمَّ قَرَاَ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَرَاَ دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَرَاَ الْقِرَاءَةَ الثَّالِثَةَ دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَانْحَدَرَ لِلسُّجُوْدِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ اَنْ يَسْجُدَ لَيْسَ فِيْهِمَا رَكْعَةٌ اِلَّا الَّتِيْ قَبْلَهَا اَطْوَلُ مِنَ الَّتِيْ بَعْدَهَا اِلَّا اَنَّ رُكُوْعَهٗ نَحْوٌ مِّنْ قِيَامِهٖ قَالَ ثُمَّ تَاَخَّرَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَتَاَخَّرَتِ

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا اور اسی روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ حضرت ابراہیم کی موت کے باعث گرہن لگا ہے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو چھ رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ لوگوں کو نماز پڑھائی۔ یعنی تکبیر تحریمہ کہی، پھر طویل قرأت پڑھی پھر قیام کے برابر رکوع کیا پھر سر مبارک اٹھایا تو پہلی سے کم قرأت پڑھی، پھر قیام کے برابر رکوع کیا پھر سر مبارک اٹھایا تو تیسری رکعت کی قرأت دوسری رکعت سے کم پڑھی پھر قیام کے برابر رکوع کیا۔ پھر سر مبارک اٹھا کر سجدے کے لیے جھکے اور دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے تو سجدے سے پہلے تین رکوع کیے۔ اس نماز میں کوئی رکعت ایسی نہ تھی جو اپنی بعد والی سے طویل نہ ہو مگر رکوع اپنے قیام کے برابر ہوتا پھر آپ نماز میں پیچھے ہٹے تو صفیں بھی آپ کے ساتھ پیچھے ہٹ گئیں پھر آگے بڑھ کر اپنی جگہ پر کھڑے ہوگئے

Marfat.com

الصُّفُوفُ مَعَهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَامَ فِي مَقَامِهِ وَتَقَدَّمَتِ الصُّفُوفُ فَقَضَى الصَّلٰوةَ وَقَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَصَلُّوا حَتّٰى تَنْجَلِيَ وَسَاقَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ۔

توصفیں بھی اپنی جگہ پر آ گئیں۔ پس نماز پوری ہو گئی اور سورج چمکنے لگا آپ نے فرمایا۔ لوگو! سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی آدمی کی موت سے گہن نہیں لگتا جب تم ایسا دیکھو تو روشن ہونے تک نماز پڑھا کرو۔ باقی مذکورہ حدیث کی طرح۔ ف

ف۔ بخاری شریف میں ہے کہ نماز کسوف کے دوران نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت اور جہنم کا مشاہدہ فرمایا۔ جنت میں پھلوں سے لدی ہوئی ایک ٹہنی آپ کو بہت پسند آئی۔ ادھر امت کی محبت نے جوش مارا تو اسے توڑنے کے لیے دستِ اقدس اٹھایا پھر دنیا کی بے ثباتی پر نظر گئی تو دستِ مبارک پیچھے کر لیا کہ آخر چند روز کی بات ہے پھر بھی تو انہیں کھائیں گے اسی طرح امت کی محبت میں دو تین مرتبہ اسے توڑنے کا ارادہ فرمایا اور ہر دفعہ دنیا کی بے ثباتی کے پیشِ نظر ارادہ ملتوی فرما لیا اور آخر کار نہ توڑا۔ قربان جائیں اس نگاہِ پاک پر کہ آپ عین حالتِ نماز میں جنت اور دوزخ تک دیکھ سکتے تھے ان کا دستِ مبارک بھی کیا معجز نما دستِ قدرت تھا کہ جنت کی ٹہنیوں تک پہنچ سکتا تھا۔ خدا کی طرف سے ایسے ماذون و مختار کہ چاہتے تو جنت کی ٹہنی توڑ لیتے اسی لیے تو ایک دانائے راز نے کہا ہے۔ ؎

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ نَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ هِشَامٍ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى جَعَلُوا يَخِرُّونَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ فَكَانَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز سخت گرمی کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھی اور طویل قیام کیا یہاں تک کہ لوگ گرنے لگے پھر طویل رکوع کیا پھر اٹھے تو کافی دیر رہے پھر طویل رکوع کیا پھر اٹھے تو کافی دیر رہے، پھر دو سجدے کیے، پھر کھڑے ہوئے تو اسی طرح کیا اور یوں چار رکوع اور چار سجدے کیے باقی گذشتہ حدیث کی طرح۔

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

ابن سرح، ابن وہب۔ محمد بن سلمہ مرادی، ابن وہب یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَکَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَہٗ فَاقْتَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِرَاءَۃً طَوِیْلَۃً ثُمَّ کَبَّرَ فَرَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَہٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَأَ قِرَاءَۃً طَوِیْلَۃً ھِیَ اَدْنٰی مِنَ الْقِرَاءَۃِ الْاُوْلٰی ثُمَّ کَبَّرَ فَرَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا ھُوَ اَدْنٰی مِنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ ثُمَّ فَعَلَ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُخْرٰی مِثْلَ ذٰلِکَ فَاسْتَکْمَلَ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ یَّنْصَرِفَ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کی جانب نکلے۔ آپ نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی تو لوگ آپ کے پیچھے صف بستہ ہو گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طویل قرأت پڑھی پھر تکبیر کہہ کر طویل رکوع کیا پھر سر مبارک اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد کہا پھر کھڑے ہوئے تو طویل قرأت پڑھی جو پہلی قرأت سے کم تھی پھر تکبیر کہہ کر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد کہا پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا یوں پورے چار رکوع اور چار سجدے کیے اور فارغ ہونے سے پہلے سورج روشن ہو گیا۔

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَنْبَسَۃُ نَا یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ کَانَ کَثِیْرُ بْنُ عَبَّاسٍ یُحَدِّثُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ کَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ کُسُوْفِ الشَّمْسِ مِثْلَ حَدِیْثِ عُمْرَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ رَکْعَتَیْنِ۔

کثیر بن عباس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ سورج گرہن کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ سے جو مرفوعاً روایت کی ہے اس کے مطابق بیان کیا اور بتایا کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں دو رکوع کیے۔ ف۔

ف۔ اکثر ائمہ اور جمہور اہل علم حضرات کے نزدیک نماز کسوف کی دو رکعتیں ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس میں آہستہ قرأت پڑھنی چاہیئے اور دیگر نمازوں کی طرح اس کی ہر رکعت میں بھی ایک رکوع اور دو سجدے کیے جائیں۔ اگرچہ بعض روایات میں ہر رکعت کے اندر متعدد رکوع بھی وارد ہوئے ہیں لیکن احناف کا معمول وہی ہے جو مذکور ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ بْنِ خَالِدٍ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الرَّازِیُّ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ الرَّازِیُّ قَالَ اَبُوْ دَاؤُدَ وَحُدِّثْتُ عَنْ عُمَرَ بْنِ شَقِیْقٍ نَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِیُّ وَھٰذَا لَفْظُہٗ وَھُوَ اَتَمُّ عَنِ الرَّبِیْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِی الْعَالِیَۃِ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِہِمْ فَقَرَاَ بِسُوْرَۃٍ مِنَ الطُّوَلِ وَرَکَعَ خَمْسَ

احمد بن فرات بن خالد ابو مسعود رازی، محمد بن عبداللہ بن ابو جعفر رازی۔ امام ابوداؤد، عمر بن شقیق، ابو جعفر رازی ربیع بن انس، ابو العالیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی اور طویل سورتوں میں سے تلاوت کی نیز پانچ رکوع اور دو سجدے کیے۔ پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو طویل سورت پڑھی نیز پانچ رکوع اور

Marfat.com

رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَرَأَ سُورَةً مِنَ الطُّوَلِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُو حَتَّى انْجَلَى كُسُوفُهَا۔

دو سجدے کیے پھر قبلہ رو بیٹھے اور دعا کرتے رہے یہاں تک کہ گہن ہٹ کر سورج روشن ہو گیا۔

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ نَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ وَالْأُخْرَى مِثْلُهَا۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت نماز پڑھائی تو قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی اور رکوع کیا پھر قرأت کی اور رکوع کیا پھر قرأت کی اور رکوع کیا پھر سجدہ کیا اور دوسری بھی اسی طرح پڑھی۔

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةً يَوْمًا لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ سَمُرَةُ بَيْنَمَا أَنَا وَغُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ نَرْمِي غَرَضَيْنِ لَنَا حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِيدَ رُمْحَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فِي عَيْنِ النَّاظِرِ مِنَ الْأُفُقِ اسْوَدَّتْ حَتَّى آضَتْ كَأَنَّهَا تَنُّومَةٌ فَقَالَ أَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللّٰهِ لَيُحْدِثَنَّ شَأْنُ هٰذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُمَّتِهِ حَدَثًا قَالَ فَدَفَعْنَا فَإِذَا هُوَ بَارِزٌ فَاسْتَقْدَمَ فَصَلَّى فَقَامَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا قَامَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا قَالَ ثُمَّ رَكَعَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا رَكَعَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا قَالَ ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا سَجَدَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَوَافَقَ تَجَلِّي الشَّمْسِ جُلُوسَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَشَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ سَاقَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اہل بصرہ سے ثعلبہ بن عباد عبدی اس روز خطبے میں موجود تھے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اور انصار کا ایک لڑکا نشانہ بازی کر رہے تھے یہاں تک کہ سورج دو یا تین نیزوں کے برابر ہو گیا۔ دیکھنے والے کو افق سے تو مرگھاس کی طرح سیاہ نظر آتا تھا۔ ہم میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ہمارے ساتھ مسجد چلیے کیونکہ خدا کی قسم ہم سورج کا یہ حال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کریں گے کہ آپ کی امت میں نئی بات ہوئی ہے۔ جب ہم جا رہے تھے تو آپ تشریف لے آئے اور ہمیں نماز پڑھاتے کھڑے ہو گئے اور نماز میں کافی طویل قیام کیا لیکن ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی پھر ہمارے ساتھ خوب طویل رکوع کیا جیسا کسی نماز میں نہیں کیا تھا لیکن ہمیں آپ کی آواز سنائی نہیں دیتی تھی پھر ہمارے ساتھ ایسا طویل سجدہ کیا کہ کسی نماز میں کیا نہیں تھا لیکن ہمیں آپ کی آواز سنائی نہیں دی پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ جب آپ دوسری رکعت میں بیٹھے ہوئے تھے تو سورج روشن ہو گیا۔ پھر سلام پھیرا، پھر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور گواہی دی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دی آپ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر احمد بن یونس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مذکورہ خطبہ بیان کیا۔

Marfat.com

۱۱۷۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا وُهَيْبٌ نَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيصَةَ الْهِلَالِيِّ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِينَةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَأَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَانْجَلَتْ فَقَالَ إِنَّمَا هٰذِهِ الْآيَاتُ يُخَوِّفُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلٰوةٍ صَلَّيْتُمُوهَا مِنَ الْمَكْتُوبَةِ۔

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت قبیصہ ہلالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو آپ گھبرائے ہوئے اور اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ مدینہ منورہ کے اندر اس روز میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا پس آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں اور ان میں طویل قیام فرمایا۔ فارغ ہوئے اور سورج روشن ہو گیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ کی یہ نشانیاں ہیں جن کے ذریعے وہ خوف دلاتا ہے جب تم ایسا دیکھو تو اتنی نماز پڑھو جتنی قریب ہی تم نے فرض نماز پڑھی ہو۔

۱۱۷۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا رَيْحَانُ ابْنُ سَعِيدٍ نَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ قَبِيصَةَ الْهِلَالِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ الشَّمْسَ كُسِفَتْ بِمَعْنَى حَدِيثِ مُوسَى قَالَ حَتَّى بَدَتِ النُّجُومُ۔

احمد بن ابراہیم، ریحان بن سعید، عباد بن منصور، ایوب ابو قلابہ، ہلال بن عامر نے حضرت قبیصہ ہلالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ سورج کو گرہن لگا اور حدیث موسیٰ کی طرح معناً بیان کرتے ہوئے کہا۔ یہاں تک کہ ستارے نظر آنے لگے۔

بَابٌ الْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوفِ۔

نماز کسوف کی قرأت

۱۱۷۴- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ نَا عَمِّي نَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ كُلُّهُمْ قَدْ حَدَّثَنِي عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَقَامَ فَحَزَرْتُ قِرَاءَتَهُ فَرَأَيْتُ أَنَّهُ قَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ فَحَزَرْتُ قِرَاءَتَهُ فَرَأَيْتُ أَنَّهُ قَرَأَ بِسُورَةِ آلِ عِمْرَانَ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے باہر نکلے۔ پس آپ کھڑے ہوئے تو میں نے آپ کی قرأت کا اندازہ کیا کہ سورۂ البقرہ پڑھی اور باقی حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ پھر دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے اور قرأت پڑھی تو میں نے آپ کی قرأت کا اندازہ کیا کہ آپ نے سورۂ آل عمران پڑھی۔

۱۱۷۵- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي نَا الْأَوْزَاعِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طویل قرأت پڑھی اور جہر کے ساتھ یعنی سورج گرہن کی

Marfat.com

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً فَجَهَرَ بِهَا يَعْنِي فِي صَلَوٰةِ الْكُسُوفِ۔

نماز میں۔

۱۱۷۶- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خُسِفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا بِنَحْوٍ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ تو آپ نے بہت طویل قیام کیا سورۂ البقرہ کے برابر۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

باب ۴۱۳ يُنَادِي فِيهَا بِالصَّلوٰةِ۔

اس نماز کے لیے لوگوں کو بلانا

۱۱۷۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا الْوَلِيدُ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ اَنَّهُ سَاَلَ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُسِفَتِ الشَّمْسُ فَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَنَادٰى اَنَّ الصَّلوٰةَ جَامِعَةٌ۔

زہری نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ندا کرنے کا حکم فرمایا کہ نماز جماعت سے ہوگی۔

باب ۴۱۴ الصَّدَقَةِ فِيهَا۔

اس میں صدقہ دینا

۱۱۷۸- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يُخْسَفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَبِّرُوا وَتَصَدَّقُوا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند کو کسی کی موت یا زندگی سے گہن نہیں لگتا جب تم اسے دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو، تکبیر کہو اور صدقہ دو۔

باب ۴۱۵ الْعِتْقِ فِيهَا۔

اس میں غلام آزاد کرنا

۱۱۷۹- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو نَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالْعَتَاقَةِ فِي صَلوٰةِ الْكُسُوفِ۔

فاطمہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کسوف کے وقت لونڈی غلام آزاد کرنے کا حکم فرماتے۔

باب ۴۱۶ مَنْ قَالَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ۔

جس کے نزدیک دو رکعتیں ہیں

۱۱۸۰- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ الْبَصْرِيُّ عَنْ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

ایوب سختیانی نے ابوقلابہ سے روایت کی ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو آپ نے دو دو رکعتیں پڑھیں اور سورج کے روشن ہونے تک اس کے متعلق

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَيَسْأَلُ عَنْهَا حَتَّى انْجَلَتْ۔

۱۱۸۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ وَفَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ نَفَخَ فِيْ آخِرِ سُجُودِهِ فَقَالَ أُفْ أُفْ ثُمَّ قَالَ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِيْ أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيهِمْ أَلَمْ تَعِدْنِيْ أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ فَفَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ وَقَدْ أَمْحَصَتِ الشَّمْسُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَرْمِيْ بِأَسْهُمٍ فِيْ حَيٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُسِفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهُنَّ وَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ مَا أَحْدَثَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسُوفُ الشَّمْسِ الْيَوْمَ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يُسَبِّحُ وَيُحَمِّدُ وَيُهَلِّلُ وَيَدْعُو حَتّٰى حُسِرَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَرَأَ بِسُورَتَيْنِ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ۔

بابٌ الصَّلٰوةِ عِنْدَ الظُّلْمَةِ وَنَحْوِهَا۔

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ ابْنِ أَبِيْ رَوَّادٍ نَا حَرَمِيُّ ابْنُ عُمَارَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ النَّضْرِ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ كَانَتْ ظُلْمَةٌ عَلَى عَهْدِ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ فَأَتَيْتُ أَنَسًا فَقُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ هَلْ كَانَ يُصِيبُكُمْ مِثْلُ هٰذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

دریافت کرتے رہے۔

سائب بن یزید نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے اور رکوع کرنے کا نام نہ لے رہے تھے پھر رکوع کیا تو اٹھنے کا نام نہیں لے رہے تھے پھر اٹھے تو سجدے کا نام نہیں لے رہے تھے۔ پھر سجدہ کیا تو اٹھنے کا نام لے رہے تھے پھر اٹھے اور دوسری رکعت میں اسی طرح کیا۔ پھر آخری سجدے میں سرد آہ بھرتے ہوئے اُف اُف کہا اور عرض گزار ہوئے۔ اے رب! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا کہ انہیں عذاب نہیں دے گا جب تک میں ان میں ہوں؟ کیا تو نے وعدہ نہیں فرمایا کہ انہیں عذاب نہیں دے گا جب تک یہ مغفرت چاہتے رہیں گے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے[۴]

[۴] اور سورج صاف ہو چکا تھا اور پھر باقی حدیث بیان کی۔

حیان بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے اندر میں تیر اندازی کر رہا تھا کہ سورج کو گرہن لگ گیا میں نے انہیں پھینک دیا اور کہا میں دیکھوں گا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آج سورج گرہن کے باعث کیا نیا کام کرتے ہیں میں آپ کی جانب لپکا تو آپ تسبیح تحمید اور تہلیل کے ساتھ دعا کر رہے تھے یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا پس آپ نے دو سورتیں اور دو رکعتیں پڑھیں۔

اندھیرے کے وقت نماز پڑھنے کا بیان

عبید اللہ بن نضر کو ان کے والد ماجد نے بتایا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں سخت اندھیرا ہوا تو میں حضرت انس کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ اے ابو حمزہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی آپ حضرات نے ایسا دیکھا ہے؟ فرمایا معاذ اللہ! اگر تیز

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ إِنْ كَانَتِ الرِّيحُ لَتَشْتَدُّ فَنُبَادِرُ الْمَسْجِدَ مَخَافَةَ الْقِيَامَةِ۔

ہوا بھی چلنے لگتی تو ہم قیامت کے خوف سے مسجد کی جانب دوڑنے لگتے تھے۔ ف

ف۔ اللہ اللہ! صحابہ کرام کی ایمانی رفعت کا اندازہ بھلا کون کر سکتا ہے کہ وہ حضرات خوفِ خدا اور توجہ الی اللہ کے پیکر تھے ذرا تیز ہوا چلے یا زیادہ اندھیرا ہو جائے تو قیامت کے تصور سے لرزتے ہوئے مسجدوں کی جانب دوڑنے لگتے کیونکہ بارگاہِ خداوندی کے سوا ان کے مقدس ذہنوں میں اور کوئی پناہ گاہ نہیں تھی۔ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پروردگار عالم کے سامنے ایسا جھکایا کہ آخری دم تک ادھر ہی جھکے رہے اور دنیا کی کسی بڑی سے بڑی طاقت کے سامنے جھکنے کا تصور وہ اپنے دماغوں سے نکال چکے تھے۔ ایک ہم بھی آج مسلمان کہلانے والے ہیں کہ دنیا کی ہر چھوٹی موٹی طاقت کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔ جس سے ذرا سی غرض بھی وابستہ ہوئی اس کے آگے جھکنے سے بھی عار نہیں حتیٰ کہ خدا کے دشمنوں کے رحم و کرم پر جینا اور گڑگڑا کر ان سے تحفظ کی بھیک مانگنا ہم نے اپنا شعار بنا رکھا ہے۔ کاش! ہم سمجھ جاتے کہ ایمان و کفر تو ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ایمان کفر کو اور کفر ایمان کو مٹانا چاہتا ہے۔ ایمان کبھی کفر کو تحفظ نہیں دیتا اور کفر کبھی ایمان کو تحفظ نہیں دے سکتا۔ کفار کیوں مسلمانوں کو تحفظ دینے پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور مسلمان کیوں کافروں سے تحفظ لینے پر مجبور ہیں؟ اس کا راز شاعرِ مشرق نے یوں سمجھایا ہے۔ ؎

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

باب ۷۱۸ السُّجُودِ عِنْدَ الْآيَاتِ۔

اللہ کی نشانی دیکھنے پر سجدہ ریز ہونا

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ نَا سَلْمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ أَبَانٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَاتَتْ فُلَانَةُ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ سَاجِدًا فَقِيلَ لَهُ تَسْجُدُ هٰذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوا وَأَيُّ آيَةٍ أَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بتایا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فلاں زوجہ مطہرہ کا انتقال ہو گیا ہے تو وہ سجدہ ریز ہو گئے ان سے کہا گیا کہ آپ نے اس وقت سجدہ کیا بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کیا کرو۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے وصال سے بڑھ کر اور کونسی نشانی ہو گی۔

تَفْرِيعُ أَبْوَابِ صَلٰوةِ السَّفَرِ۔

سفر کی نماز کے احکام

باب ۷۱۹ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ۔

مسافر کی نماز

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلٰوةِ الْحَضَرِ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضر اور سفر میں نماز کی دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں۔ سفر کی نماز تو قائم رہی اور حضر کی نماز میں اضافہ ہو گیا۔

Marfat.com

۱۱۸۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا خُشَيْشٌ يَعْنِي ابْنَ أَصْرَمَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَرَأَيْتَ إِقْصَارَ النَّاسِ الصَّلٰوةَ الْيَوْمَ وَإِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَقَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ۔

احمد بن حنبل اور مسدد، یحییٰ، ابن جریج۔ خشیش ابن اصرم، عبدالرزاق، ابن جریج، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابوعمار عبداللہ بن بابیہ، حضرت یعلیٰ بن امیہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا۔ کیا آپ دیکھتے ہیں کہ آجکل لوگ کس طرح نماز قصر کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے "اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے" (۴: ۱۰۱) اور دریں ایام خوف دُور ہو چکا ہے فرمایا کہ مجھے بھی اس بات پر تعجب ہوا تھا جس پر آپ کو ہوا ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تھا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے تم پر احسان فرمایا ہے لہٰذا اس کے احسان کو قبول کرو۔ ف

ف۔ حکم قرآنی سے بظاہر یہی معلوم ہے کہ سفر میں جب فتنۂ کفار کا خوف ہو تو نماز قصر پڑھی جائے گی یعنی چار فرضوں کی جگہ دو فرض۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا صدقہ ہے لہٰذا خوف کے بغیر بھی سفر میں نماز قصر پڑھ لیا کرو۔ معلوم ہوا کہ قرآن کریم کو سمجھنے میں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصریحات کے محتاج ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منشائے ایزدی کو سب سے زیادہ جانتے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۸۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي عَمَّارٍ يُحَدِّثُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ وَحَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ كَمَا رَوَاهُ ابْنُ بَكْرٍ۔

ابن جریج نے عبداللہ بن ابوعمار کو مذکورہ حدیث بیان کرتے ہوئے سُنا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوعاصم اور حماد بن مسعدہ نے بھی اسے ابن بکر کی طرح روایت کیا ہے۔

بَابٌ ۲۴۲ مَتٰى يَقْصُرُ الْمُسَافِرُ۔

مسافر کب قصر کرے

۱۱۸۸- حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ الْهُنَائِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مَسِيرَةَ ثَلٰثَةِ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلٰثَةِ فَرَاسِخَ شَكَّ شُعْبَةُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

یحییٰ بن یزید ہنائی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نماز قصر کرنے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ (نو میل) کے لیے نکلتے تو دو رکعتیں پڑھا کرتے اس میں شعبہ کو شک ہے۔ ف

ف۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تین منزل سے کم سفر ہو تو قصر نماز نہیں پڑھی جائے گی، قصر کم از کم تین منزل کے سفر پر پڑھی جائے گی جس کے تقریباً ستاون میل یا پچھتر کلومیٹر بنتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

Marfat.com

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ۔

محمد بن منکدر اور ابراہیم بن میسرہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور ذی الحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ ف

ف۔ ذوالحلیفہ ایک بستی ہے جو مدینہ منورہ سے تقریباً آٹھ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے معلوم ہوا کہ جب اتنے سفر پہ نکلے جس میں قصر پڑھی جاتی ہے تو اپنے شہر کی حدود سے باہر نکلنے پر نماز قصر پڑھی جائے گی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفر پر جاتے ہوئے ذوالحلیفہ میں قصر نماز پڑھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۴۲۳ الْأَذَانِ فِي السَّفَرِ۔

سفر میں اذان دینا

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا عُشَّانَةَ الْمُعَافِرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَعْجَبُ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِي رَأْسِ شَظِيَّةٍ بِجَبَلٍ يُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ وَيُصَلِّي فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ لِلصَّلَاةِ يَخَافُ مِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارا رب اس چرواہے سے خوش ہوتا ہے جو اپنی بکریاں لے کر پہاڑ کی چوٹی پر رہتا۔ نماز کے لیے اذان کہتا اور نماز پڑھتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کی طرف دیکھو جو مجھ سے ڈرتے ہوئے اذان کہتا اور نماز پڑھتا ہے لہٰذا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔

بَابُ ۴۲۴ الْمُسَافِرُ يُصَلِّي وَهُوَ يَشُكُّ فِي الْوَقْتِ۔

مسافر کا نماز پڑھنا اور وقت میں شک ہو

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْمِسْحَاجِ بْنِ مُوسَى قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَقُلْنَا أَزَالَتِ الشَّمْسُ أَوْ لَمْ تَزُلْ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ ارْتَحَلَ۔

مسحاج بن موسیٰ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ نے کیا سنا ہے؟ فرمایا کہ سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پس ہم نے کہا کہ سورج ڈھلا ہے یا نہیں لیکن حضور نے ظہر پڑھ لی اور کوچ فرمایا۔

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ الْعَائِذِيُّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي ضَبَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

بنی ضبہ کے فرد حمزہ عائذی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی منزل پر اترتے تو اس وقت تک کوچ نہ فرماتے

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ قَالَ وَإِنْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ۔

جب تک ظہر پڑھ نہ لیتے وہ آدمی عرض گزار ہوا کہ خواہ سورج سر پر ہوتا خواہ سورج سر پر ہی ہوتا۔

بَابُ ۲۲۳ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ۔

دو نمازوں کو جمع کرنا

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاصِلَةَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا۔

عامر بن واصلہ کو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تبوک کے لیے نکلے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع فرمایا کرتے تھے چنانچہ ایک روز آپ نے نماز میں تاخیر کر دی پھر باہر تشریف لائے تو ظہر و عصر کی نماز اکٹھی پڑھی۔ پھر اندر تشریف لے گئے۔ پھر باہر تشریف لے آئے تو مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھی۔

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ نَا حَمَّادٌ نَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ اسْتُصْرِخَ عَلَى صَفِيَّةَ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَسَارَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَدَتِ النُّجُومُ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ أَمْرٌ فِي سَفَرٍ جَمَعَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ فَسَارَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ فَنَزَلَ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حضرت صفیہ کے وصال کی خبر پہنچی تو وہ مکہ مکرمہ میں تھے تو چلتے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے نظر آنے لگے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سفر میں جب کسی کام کے باعث جلدی ہوتی تو ان دونوں نمازوں (مغرب و عشاء) کو جمع فرما لیا کرتے۔ پس چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہو گیا تو اترے اور ان دونوں کو جمع کر لیا۔ ف

ف احادیثِ مطہرہ کی رو سے سفر میں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے کی وہی صورت ثابت ہے جس کو جمع تاخیر یا جمع صوری کہتے ہیں یعنی ظہر کو آخر وقت اور عصر کو اول وقت میں پڑھنا۔ اسی طرح مغرب کو آخر وقت اور عشاء کو اول وقت میں پڑھنا۔ جمع تقدیم کی روایات میں اہل علم حضرات کو کلام ہے۔ حدیث کے نام پر عوام کو چھلنے والے حضرات کے پیشوا نے جمع تقدیم کی صحت پر بلند بانگ دعاوی کیے لیکن معاصرین سے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک علمی فرزند نے حاجز بین البحرین کے ذریعے ان کے مزعومہ دلائل کے فلک بوس محل مسمار کر کے رکھ دیا اور ثابت کر دیا کہ اَلْحَقُّ يَعْلُوْا وَلَا يُعْلٰى۔ یعنی حق غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ نَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ الْهَمْدَانِيُّ نَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

ابو طفیل نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جبکہ غزوۂ تبوک میں تھے ان دنوں اگر کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو ظہر عصر کو جمع فرما لیتے اگر سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کر جاتے تو

Marfat.com

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنْ يَرْتَحِلْ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلُ ذٰلِكَ إِنْ غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنْ يَرْتَحِلْ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ الْمُفَضَّلِ وَاللَّيْثِ۔

ظہر میں تاخیر کرتے یہاں تک کہ عصر کے لیے اترتے اور مغرب میں بھی اسی طرح کرتے کہ کوچ سے پہلے سورج غروب ہو جاتا تو مغرب اور عشاء کو جمع کر لیتے اور سورج غروب ہونے سے پہلے اگر کوچ کر جاتے تو مغرب میں تاخیر فرما لیتے یہاں تک کہ عشاء کے لیے اترتے تو دونوں کو جمع فرما لیا کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ہشام بن عروہ، حسین بن عبداللہ کریب، حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مفضل اور لیث کی حدیث کے مانند۔

١١٩٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي مَوْدُودٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَطُّ فِي السَّفَرِ إِلَّا مَرَّةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا يُرْوَى عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ لَمْ يَرَ ابْنَ عُمَرَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا قَطُّ إِلَّا تِلْكَ اللَّيْلَةَ يَعْنِي لَيْلَةَ اسْتُصْرِخَ عَلَى صَفِيَّةَ وَرُوِيَ مِنْ حَدِيثِ مَكْحُولٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ فَعَلَ ذٰلِكَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ۔

سلیمان بن ابو یحییٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفر میں مغرب اور عشاء کو ہرگز جمع نہیں کیا مگر صرف ایک دفعہ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مروی ہے ایوب، نافع، حضرت ابن عمر سے موقوفاً کیونکہ انہوں نے حضرت ابن عمر کو انہیں جمع کرتے ہوئے بالکل نہیں دیکھا مگر اسی رات جبکہ انہیں حضرت صفیہ کے وصال کی خبر ملی اور مکحول کی حدیث میں مروی ہے کہ نافع نے حضرت ابن عمر کو ایسا کرتے ہوئے ایک یا دو دفعہ دیکھا۔

١١٩٧ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ قَالَ مَالِكٌ أُرَى ذٰلِكَ كَانَ فِي مَطَرٍ قَالَ مَالِكٌ أُرَى ذٰلِكَ كَانَ فِي مَطَرٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر کسی خوف اور سفر کے ظہر اور عصر کو ملا کر پڑھا۔ امام مالک نے فرمایا کہ میرے خیال میں وہ بارش کا وقت تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حماد بن سلمہ نے ابوالزبیر سے اسی کے مطابق روایت کی ہے۔ قرہ بن خالد سے روایت ہے کہ ابوالزبیر نے فرمایا کہ یہ اس سفر کی بات ہے جو ہم نے تبوک کی طرف کیا۔

Marfat.com

إِلَى تَبُوكَ۔

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا أَرَادَ إِلَى ذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر کسی خوف اور بارش کے مدینہ منورہ میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع فرمایا۔ حضرت ابن عباس سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا۔ یہ اس لیے کہ امت پر کوئی تنگی نہ رہے۔

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ أَنَّ مُؤَذِّنَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الصَّلٰوةُ قَالَ سِرْ سِرْ حَتَّى إِذَا كَانَ قَبْلَ غُيُوبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ أَمْرٌ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِي صَنَعْتُ فَسَارَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مَسِيرَةَ ثَلَاثٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ جَابِرٍ عَنْ نَافِعٍ نَحْوَ هَذَا بِإِسْنَادِهِ۔

نافع نے حضرت عبد اللہ بن واقد سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مؤذن نے نماز کے لیے کہا تو فرمایا چلتے رہو یہاں تک کہ جب شفق ڈوبنے کے قریب ہوئی تو اترے پھر انتظار کیا یہاں تک کہ شفق غائب ہو گئی تو عشاء کی نماز پڑھی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کسی کام کے باعث جلدی ہوتی تو اسی طرح کرتے جیسے میں نے کیا پس اس روز دن اور رات میں تین دنوں کا سفر کیا امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا کہ اسے ابن جابر نے اسی طرح اپنی اسناد کے ساتھ نافع سے۔

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَنَا عِيسَى عَنِ ابْنِ جَابِرٍ بِهَذَا الْمَعْنَى قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ ذَهَابِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا۔

ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ نے ابن جابر سے اسے معناً روایت کیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے عبد اللہ بن العلاء نے نافع سے اور کہا۔ یہاں تک کہ جب شفق ڈوبنے لگی تو اترے اور دونوں کو جمع کیا۔

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ ثَمَانِيًا وَسَبْعًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَلَمْ يَقُلْ سُلَيْمَانُ وَمُسَدَّدٌ بِنَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ صَالِحٌ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي غَيْرِ مَطَرٍ۔

سلیمان بن حرب، مسدد، حماد بن زید۔ عمرو بن عون حماد بن زید، عمرو بن دینار، جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں مدینہ منورہ میں آٹھ رکعتیں ظہر و عصر اور سات رکعتیں مغرب و عشاء کی پڑھائیں۔ سلیمان اور مسدد نے یہ نہیں کہا کہ ہمیں پڑھائیں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ صالح مولیٰ توأمہ نے اسے حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ بارش کے بغیر۔

Marfat.com

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَابَتْ لَهُ الشَّمْسُ بِمَكَّةَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا بِسَرِفَ۔

احمد بن صالح، یحییٰ بن محمد جاری، عبدالعزیز بن محمد، مالک، ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے سورج مکہ مکرمہ میں غائب ہو گیا تو آپ نے سرف میں دونوں نمازوں کو جمع فرمایا۔

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ جَارُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ بَيْنَهُمَا عَشَرَةُ اَمْيَالٍ يَعْنِي بَيْنَ مَكَّةَ وَسَرِفَ۔

محمد بن ہشام جار، احمد بن حنبل، جعفر بن عون، ہشام بن سعد نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ اور سرف کے درمیان دس میل کا فاصلہ ہے۔

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ قَالَ رَبِيعَةُ يَعْنِي كَتَبَ اِلَيْهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَاَنَا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَسِرْنَا فَلَمَّا رَاَيْنَا قَدْ اَمْسٰى قُلْنَا الصَّلٰوةُ فَسَارَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ وَتَصَوَّبَتِ النُّجُوْمُ ثُمَّ اِنَّهُ نَزَلَ فَصَلَّى الصَّلٰوتَيْنِ جَمِيْعًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ صَلّٰى صَلٰوتِي هٰذِهِ يَقُوْلُ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا بَعْدَ لَيْلٍ قَالَ اَبُوْ دَاؤدَ رَوَاهُ عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَخِيْهِ عَنْ سَالِمٍ وَرَوَاهُ ابْنُ اَبِي نَجِيْحٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ذُؤَيْبٍ اَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَهُمَا مِنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ بَعْدَ غُيُوْبِ الشَّفَقِ۔

عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ سورج غروب ہو گیا تھا اور میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھا اور ہم سفر کرتے رہے جب دیکھا کہ اندھیرا ہو گیا تو ہم نے نماز کے لیے کہا پس سفر کرتے رہے یہاں تک کہ جب شفق غائب ہو گئی اور تارے خوب جگمگا اٹھے تو آپ اُترے اور دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جب سفر میں جلدی ہوتی تو ان دونوں نمازوں کو اسی طرح کچھ رات گزرنے پر جمع فرما لیتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے عاصم بن محمد نے اپنے بھائی سے اور انہوں نے سالم سے نیز روایت کیا ابن ابی نجیح نے اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن بن ذؤیب سے کہ حضرت ابن عمر نے ان دونوں نمازوں کو شفق غائب ہونے پر جمع فرمایا۔

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ مَوْهَبٍ الْمَعْنٰى قَالَا نَا الْمُفَضَّلُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ دَاؤدَ كَانَ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو نماز ظہر کو نماز عصر تک مؤخر فرما لیتے پھر اترتے اور دونوں کو جمع کر لیتے۔ اگر کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر پڑھ کر سوار ہوتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ مفضل مصر کے قاضی تھے اور ان کی دعا مقبول تھی۔ یہی ابن فضالہ ہیں۔

Marfat.com

مُفَضَّلٌ قَاضِي مِصْرَ وَكَانَ مُجَابَ الدَّعْوَةِ وَ هُوَ ابْنُ فُضَالَةَ۔

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ عُقَيْلٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ۔

جابر بن اسمٰعیل نے عقیل سے اس حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا کہ مغرب کو مؤخر کرتے یہاں تک کہ شفق غائب ہونے پر اسے عشاء کے ساتھ جمع فرما لیتے۔

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ ابْنِ وَاثِلَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يَرْوِ هٰذَا الْحَدِيثَ إِلَّا قُتَيْبَةُ وَحْدَهُ۔

ابوطفیل عامر بن واثلہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے سفر میں تھے جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کو مؤخر کر لیتے یہاں تک کہ عصر کے ساتھ ملا کر دونوں کو اکٹھی پڑھ لیتے اور جب سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کرتے تو ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی پڑھ لیتے پھر سفر کرتے اور جب مغرب سے پہلے کوچ کرتے تو مغرب کو مؤخر فرما لیتے، یہاں تک کہ اسے عشاء کے ساتھ پڑھتے اور جب مغرب کے بعد کوچ کرتے تو عشاء میں جلدی کرتے اور اسے مغرب کے ساتھ پڑھ لیتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ نہیں روایت کیا اس حدیث کو کسی نے سوائے قتیبہ کے۔

باب ۴۲۴ قَصْرِ قِرَاءَةِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ۔

سفر میں قرأت کو مختصر کر دینا

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَصَلّٰى بِنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ۔

عدی بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو آپ نے ہمیں نماز عشاء پڑھائی اور اس کی ایک رکعت میں سورہ والتین پڑھائی۔

باب ۴۲۵ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ۔

سفر میں نوافل

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا

بصرہ غفاری سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اٹھارہ سفروں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل کیا لیکن میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے سورج ڈھلنے کے

Marfat.com

مَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ۔

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا عِيسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي الطَّرِيقِ قَالَ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا أَتْمَمْتُ صَلَاتِي يَا ابْنَ أَخِي إِنِّي صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَصَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَصَحِبْتُ عُمَرَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَصَحِبْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

بعد ظہر سے پہلے دو رکعتوں کو ترک کیا ہو۔

حفص بن عاصم بن عمر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ میں ایک سفر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صحبت میں تھا تو انہوں نے ہمیں ۲ دو رکعتیں پڑھائیں پھر ہماری جانب متوجہ ہوئے تو ہم میں سے کچھ لوگوں کو کھڑے دیکھا فرمایا یہ کیا کرتے ہیں میں نے کہا نوافل پڑھتے ہیں۔ فرمایا اے بھتیجے! اگر میں بھی نوافل پڑھتا تو اپنی نماز کو پوری کر لیتا۔ میں دوران سفر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا لیکن انہیں دو رکعتوں سے زیادہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ خدا کے پاس چلے گئے۔ حضرت ابوبکر کی صحبت میں رہا لیکن انہیں بھی ۲ دو رکعتوں سے زیادہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ خدا کے پاس چلے گئے۔ حضرت عمر کی صحبت میں رہا تو انہیں بھی دو رکعتوں سے زیادہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ خدا کے پاس چلے گئے حضرت عثمان کی صحبت میں رہا تو انہیں بھی ۲ دو رکعتوں سے زیادہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ خدا کے پاس چلے گئے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بیشک رسول اللہ کی زندگی تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

ف۔ سفر میں سنت و نوافل پڑھنے کے بارے میں مختلف روایات آئی ہیں جن کے پیش نظر حضرات آئمہ کرام کے درمیان اختلاف ہے بعض روایات میں ہے کہ سنت و نوافل سفر میں نہ پڑھے جائیں بعض روایات میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر سے پہلی دو سنتوں، ظہر سے پہلی ۲ دو سنتوں اور نماز تہجد کو سفر میں بھی ترک نہ کرتے۔ تکبیر تحریمہ کے وقت قبلہ رو سفر رہوتے پھر دوران نماز میں سواری کا رخ خواہ کسی جانب ہو جاتا۔ حضرت انس بن مالک سواری پر نوافل اور وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔ بہر حال اختلاف روایات و اختلاف آئمہ اپنی جگہ لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سفر میں سنت و نوافل کو پڑھ لیا جائے کہ ثواب سے خالی نہیں اور دریں ایام سفر اس میں حائل نہیں اور نہ قافلے سے بچھڑنے کا خدشہ۔ اگر کوئی سفر وقت طلب ہو اور سنت و نوافل کی ادائیگی اس میں دشوار نظر آئے تو رخصت کی احادیث پر عمل کرے ورنہ خواہ مخواہ ثواب کو ضائع نہ کرے اور نہ ادائے آخرت میں تساہل کو حائل ہونے دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۴۲۶ التَّطَوُّعِ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَالْوِتْرِ۔

سواری پر نوافل اور وتر پڑھنا

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَيَّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ عَلَيْهَا۔

سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سواری پر نوافل پڑھ لیا کرتے تھے خواہ اس کا رخ کسی طرف ہوتا اور وتر بھی پڑھ لیتے ہاں اس پر فرض نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ ف

Marfat.com

ف ۔ وتر واجب ہیں جیسا کہ بعض دیگر روایات سے ثابت ہے بعض حضرات نے اس روایت سے دھوکہ کھاتے ہوئے وتر کو نوافل میں شمار کیا ہے ۔ ان کا یہ استدلال درست نہیں کیونکہ یہ روایت ان روایات کی دلالت پر اثر انداز ہونے کے قابل نہیں ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

۱۲۱۲ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا رِبْعِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْجَارُوْدِ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ اَبِی الْحَجَّاجِ حَدَّثَنِی الْجَارُوْدُ بْنُ اَبِیْ سَبْرَةَ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَافَرَ فَاَرَادَ اَنْ یَّتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ بِنَاقَتِهِ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلّٰی حَیْثُ وَجْهُهٗ رِكَابُهٗ ۔

جارود بن ابو سبرہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں نوافل پڑھنا چاہتے تو اپنی اونٹنی کو قبلہ رُو کر کے تکبیر تحریمہ کہتے اور نماز پڑھتے رہتے خواہ سواری کا رُخ کسی جانب ہو جاتا ۔

۱۲۱۳ ۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ یَحْیَی الْمَازِنِیِّ عَنْ اَبِی الْحُبَابِ سَعِیْدِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلٰی حِمَارٍ وَّهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلٰی خَیْبَرَ ۔

سعید بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور آپ کا رخ خیبر کی جانب تھا ۔

۱۲۱۴ ۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ نَا وَكِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاجَةٍ قَالَ فَجِئْتُ وَهُوَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالسُّجُوْدُ اَخْفَضُ مِنَ الرُّكُوْعِ ۔

ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کام کے لیے بھیجا ۔ جب میں حاضر بارگاہ ہوا تو آپ مشرق کی جانب منہ کر کے سواری پر نماز پڑھ رہے تھے اور سجدے رکوع سے نیچے کرتے تھے ۔

باب ۴۲۷ الْفَرِیْضَةِ عَلَی الرَّاحِلَةِ مِنْ عُذْرٍ ۔

عذر کے باعث فرض اونٹ پر پڑھنا

۱۲۱۵ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَیْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ هَلْ لِلنِّسَاءِ اَنْ یُّصَلِّیْنَ عَلَی الدَّوَابِّ قَالَتْ لَمْ یُرَخَّصْ لَهُنَّ فِیْ ذٰلِكَ فِیْ شِدَّةٍ وَّلَا رَخَاءٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شُعَیْبٍ هٰذَا فِی الْمَكْتُوْبَةِ ۔

عطا بن ابی رباح نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا عورتوں کو سواری پر نماز پڑھنے کی اجازت ہے ؟ فرمایا کہ انہیں گرم یا نرم کسی قسم کے حالات میں اس کی اجازت نہیں ۔ محمد بن شعیب نے فرمایا کہ یہ فرض نمازوں کے متعلق ہے ۔

باب ۴۲۸ مَتٰی یُتِمُّ الْمُسَافِرُ ۔

مسافر کب پوری نماز پڑھے

۱۲۱۶ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا حَمَّادٌ

ابو نضرہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین

Marfat.com

ح وحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَ أَنَا عَلِيُّ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ وَيَقُولُ يَا أَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوا أَرْبَعًا فَإِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کیا اور فتح مکہ میں بھی شامل ہوا تو آپ مکہ مکرمہ میں اٹھارہ[18] روز ٹھہرے اور صرف دو رکعتیں ہی پڑھا کرتے اور فرماتے اے مکے والو! تم چار رکعتیں پڑھا کرو کیونکہ ہم تو مسافر ہیں۔ ف

ف۔ احادیث کے اندر اقامت کی مدت مختلف وارد ہوئی ہے کہ مسافر کتنے دن ٹھہرنے کا ارادہ کرے کہ وہ پوری نماز پڑھے اس سلسلے میں انیس، اٹھارہ، سترہ، پندرہ اور دس روز وارد ہوئے ہیں۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک سب سے قابل اعتماد پندرہ روز کی مدت ہے کہ مسافر جب کسی جگہ پر پندرہ روز ٹھہرنے کا ارادہ کرے تو اس جگہ پر پوری نماز مثل مقیم پڑھے اس کے لیے قصر نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَعُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا حَفْصٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ سَبْعَ عَشْرَةَ بِمَكَّةَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَنْ أَقَامَ سَبْعَ عَشْرَةَ قَصَرَ وَمَنْ أَقَامَ أَكْثَرَ أَتَمَّ قَالَ أَبُودَاؤدَ قَالَ عَبَّادُ ابْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ تِسْعَ عَشْرَةَ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سترہ[17] روز مکہ مکرمہ کے اندر ٹھہرے اور نماز قصر کرتے رہے حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جو سترہ[17] روز ٹھہرے تو قصر کرے اور جو زیادہ ٹھہرے تو پوری نماز پڑھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عباد بن منصور عکرمہ، حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ انیس[19] روز ٹھہرے۔

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ خَمْسَ عَشْرَةَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ قَالَ أَبُودَاؤدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَحْمَدُ ابْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ وَسَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ لَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ ابْنَ عَبَّاسٍ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فتح کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں پندرہ روز ٹھہرے اور نماز قصر کرتے رہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے۔ اس حدیث کو عبدہ بن سلیمان اور احمد بن خالد وہبی اور سلمہ بن فضل نے ابن اسحٰق سے اور اس میں انہوں نے حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبِي نَا شَرِيكٌ عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں سترہ روز ٹھہرے اور دو[2] رکعتیں پڑھتے رہے۔

Marfat.com

اَقَامَ بِمَكَّةَ سَبْعَ عَشْرَةَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَا نَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَقُلْنَا هَلْ أَقَمْتُمْ بِهَا شَيْئًا قَالَ أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا۔

یحییٰ بن ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے لیے نکلے تو آپ دو رکعتیں پڑھتے رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ لوٹ آئے۔ ہم نے کہا کہ آپ اس میں کتنے دن ٹھہرے؟ فرمایا کہ دس روز۔

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُثَنّٰى وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ إِذَا سَافَرَ سَارَ بَعْدَ مَا تَغْرُبُ الشَّمْسُ حَتّٰى كَادَ أَنْ تُظْلِمَ ثُمَّ يَنْزِلُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْعُو بِعَشَائِهِ فَتَعَشّٰى ثُمَّ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْتَحِلُ وَيَقُولُ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ عُثْمَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ وَرَوٰى أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَنَسًا كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ وَيَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَرِوَايَةُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابو طالب نے اپنے والد ماجد اور اپنے جد امجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی جب سورج غروب ہونے کے بعد سفر کرتے تو اندھیرا چھا جانے پر ٹھہرتے اور مغرب کی نماز پڑھتے۔ پھر اپنا رات کا کھانا منگا کر تناول فرماتے۔ پھر نماز عشاء پڑھ کر کوچ کرتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔ عثمان نے عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی سے روایت کی ہے کہ میں نے امام ابوداؤد کو فرماتے ہوئے سنا کہ اسامہ بن زید نے حفص بن عبیداللہ یعنی ابن انس بن مالک سے روایت کی کہ شفق غائب ہونے پر حضرت انس ان دونوں نمازوں کو جمع کر لیا کرتے اور فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے زہری، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی ہے۔ ف

ف۔ یہ دو نمازیں جمع کر کے پڑھنے کا بیان ہے جبکہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے ارشادات سے ہر فرض نماز کا ایک خاص وقت علیحدہ مقرر فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے نماز کی صحت اور نہ اس میں تاخیر کی اجازت۔ عرفہ کی ظہر و عصر اور مزدلفہ کی مغرب و عشاء کے سوا دو نمازوں کا قصداً ایک وقت میں جمع کرنا سفراً اور حضراً ہرگز کسی طرح جائز نہیں۔ قرآن عظیم و احادیث صحاح سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی ممانعت پر شاہد عادل ہیں یہی مذہب ہے حضرت ناطق بالحق والصواب، موافق الرائے بالوحی والکتاب۔ امیر المومنین عمر فاروق اعظم و حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص احد العشرۃ المبشرۃ و حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود من اجل فقہاء الصحابۃ البررۃ و حضرت سیدنا و ابن سیدنا عبداللہ

Marfat.com

بن عمر فاروق و حضرت سیدتنا ام المؤمنین صدیقہ بنت الصدیق اعاظم صحابہ کرام و خلیفۂ راشد امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز و امام سالم بن عبد اللہ بن عمر و امام علقمہ بن قیس و امام اسود بن یزید نخعی و امام حسن بصری و امام ابن سیرین و امام ابراہیم نخعی و امام مکحول شامی و امام جابر بن زید و امام عمر بن دینار و امام حماد ابن ابی سلیمان و امام اجل ابو حنیفہ اجلۂ ائمہ تابعین و امام سفیان ثوری و امام لیث بن سعد و امام قاضی الشرق و الغرب ابو یوسف و امام ابو عبد اللہ محمد الشیبانی و امام زفر بن الھذیل و امام حسن بن زیاد و امام دار الہجرۃ عالم المدینہ مالک بن انس فی روایۃ ابن قاسم اکابر تبع تابعین و امام عبد الرحمٰن بن قاسم عتقی تلمیذ امام مالک و امام عیسیٰ بن ابان و امام ابو جعفر احمد بن سلامہ بصری وغیرہم ائمۂ دین کا، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ تحقیق مقام یہ ہے کہ دو نمازیں ملا کر پڑھنے کی دو قسمیں ہیں ایک جمع فعلی کہ جسے جمع صوری بھی کہتے ہیں کہ حقیقت میں ہر نماز اپنے وقت میں واقع مگر ادا میں مل جائیں جیسے ظہر اپنے وقت میں پڑھی کہ اس کے ختم پر وقتِ عصر آ گیا۔ اب فوراً عصر اول وقت میں پڑھ لی۔ یوں ہوئیں تو دونوں اپنے اپنے وقت میں لیکن فعلاً اور صورۃً مل گئیں اسی طرح مغرب میں دیر کی یہاں تک کہ شفق ڈوبنے پر آئی اس وقت پڑھی ادھر فارغ ہوئے کہ شفق ڈوب گئی تو عشاء کا وقت ہو گیا اور وہ پڑھ لی۔ ایسے ملانا بعذر مرض و ضرورت سفر بلا شبہ جائز ہے۔ ہمارے علمائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اس کی رخصت دیتے ہیں۔ جواز جمع صوری صرف مرض و سفر پر مقصور نہیں بلکہ بضرورتِ شدت بارش بھی اجازت ہے۔ مثلاً ظہر کے وقت بارش برستی ہو تو انتظار کر کے آخر وقت مسجد میں حاضر ہوں جماعت ظہر ادا کریں اور وقت عصر کا یقین ہوتے ہی جماعت عصر کر لیں کہ شاید شدتِ مطر بڑھ جائے اور مسجد کی حاضری سے مانع آئے۔ شدید بارش میں تنہا گھر پڑھ لینے کی بھی اجازت ہے مگر اس صورت میں تو دونوں نمازوں کے لیے جماعت اور حاضریٔ مسجد کی محافظت ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

دوسری قسم جمع وقتی ہے جسے جمع حقیقی بھی کہتے ہیں یعنی بمعنی مصطلح قائلان جمع کہ جو معنی جمع ان کا مذہب ہے وہ حقیقۃً اسی صوری میں ہے ورنہ جمع اپنے اصلی معنی پر دونوں جگہ حقیقی ہے کما لا یخفیٰ اور اسی لحاظ سے جمع فعلی کو صوری کہتے ہیں ورنہ حقیقۃً میں یہ جمع بھی جمع صوری ہی ہے۔ ان میں تداخل محال تو جب ملیں گے صورۃً ملیں گے اور معناً جدا۔ فافہم فانہ نفیس جدا۔ اس جمع کے یہ معنی ہیں کہ ایک نماز دوسری کے وقت میں پڑھی جائے جس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک جمع تقدیم کہ وقت کی نماز مثلاً ظہر پڑھ کر اس کے ساتھ ہی متصلاً بلا فصل عصر پیشگی پڑھ لیں اور جمع تاخیر کہ پہلی نماز مثلاً مغرب کو باوصفِ قدرت و اختیار قصداً اٹھا رکھیں کہ جب اس کا وقت نکل جائے گا تو اگلی نماز یعنی عشاء کے وقت میں پڑھ کر پھر متصلاً خواہ منفصلاً نماز عشاء ادا کریں گے۔ یہ دونوں صورتیں بحالت اختیار صرف حجاج کو صرف حج میں، صرف عصر عرفہ و مغرب مزدلفہ میں جائز ہیں۔ اول میں جمع تقدیم اور دوم میں جمع تاخیر عام از یں کہ وہ مسافر یا خاص ساکنان مکہ و منیٰ وغیرہما مواضع قریبہ کہ وہ بوجہ نسک ہے نہ کہ بوجہ سفر اور بحالت اضطرار و عدم قدرت تو سفر و حضر اور ظہر و عصر کسی شے کی تخصیص نہیں۔ جتنی نمازوں تک مشغولی جہاد یا شدتِ مرض یا غشی وغیرہا کے سبب قدرت نہ ملے ناچار سب مؤخر ہیں گی اور وقتِ قدرت بحالتِ عدم سقوط ادا کی جائیں گی جس طرح حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے غزوۂ خندق میں ظہر و عصر و مغرب و عشاء سب عشاء کے وقت پڑھیں۔ ان کے سوا کبھی کسی شخص کو کسی حالت میں کسی صورت میں جمع وقتی کی اصلاً اجازت نہیں۔ اگر جمع تقدیم کرے گا تو آخری نماز محض باطل ضائع اور ناکارہ جائے گی جب اس کا وقت آئے گا تو فرض ہو گی۔ اس وقت نہ پڑھے گا تو ذمے پر رہے گی اور جمع تاخیر کرے گا تو گنہگار ہو گا کہ جان بوجھ کر نماز قضا کر دینے والا ٹھہرے گا۔ اگرچہ دوسرے وقت میں پڑھنے سے فرض سر سے اتر جائے گا۔

یہ تفصیل مذہب مہذب ہے اور اسی پر دلائل قرآن و حدیث ناطق بلکہ توقیت صلوٰۃ کا مسئلہ متفق علیہا ہے۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ

Marfat.com

نماز کو دانستہ قضا کر دینا بلاشبہ حرام ہے تو جس طرح صبح یا عشاء قصداً نہ پڑھنی کہ اگلی ظہر یا فجر کے وقت پڑھ لیں گے یہ حرام قطعی ہے یونہی ظہر یا مغرب عمداً نہ پڑھنی کہ عصر یا عشاء کے وقت ادا کر لیں گے اس کا حرام ہونا لازم ہے اور وقت سے پہلے تو حرمت درکنار نماز ہی بیکار ہے جیسے کوئی آدھی رات کے وقت صبح کی نماز اور آٹھ نو بجے ظہر پڑھ رکھے تو قطعاً نہ ہوگی یونہی جو ظہر کے وقت عصر اور مغرب کے وقت عشاء نبٹا لے تو اس کا نہ ہونا بھی واجب ہے۔

احادیث میں حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ سے جو جمع منقول اس میں صراحۃً وہی جمع صوری مذکور یا مجمل ومحتمل اسی صریح مفصل پر محمول جمع حقیقی کے باب میں اصلاً کوئی حدیث صحیح صریح مفسر وارد نہیں اور جمع تقدیم تو اس قابل ہی نہیں کہ اس پر کسی حدیث صحیح کا نام لیا جائے۔ جمع تاخیر میں احادیث صحیحہ کثیرہ کے خلاف دو حدیثیں ایسی آئیں جن سے بادی النظر میں دھوکا ہو کہ عند التحقیق جب احادیث متنوعہ اور جمع کر کے نظر انصاف کی جائے تو فوراً حق ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ بھی وجوباً یا امکاناً اسی جمع صوری کی خبر دے رہی ہیں۔ غرض جمع وقتی پر شرع مطہر سے کوئی دلیل واجب القبول اصلاً قائم نہیں بلکہ بکثرت صحیح حدیثیں اور قرآن عظیم کی متعدد آیتیں اور اصول شرع کی واضح دلیلیں اس کی نفی پر حجت مبین۔ یہ اجمال کلام ودلائل مذہب ہے ملخصاً (فتاوی رضویہ، جلد دوم)۔

باب ۴۲۹ إِذَا أَقَامَ بِأَرْضِ الْعَدُوِّ يَقْصُرُ

دشمن کی سرزمین میں ہو تو قصر پڑھے

۱۲۲۲ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبُوكَ عِشْرِينَ يَوْمًا يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ غَيْرُ مَعْمَرٍ لَا يُسْنِدُهُ۔

محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ تبوک کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیس۲۰ روز ٹھہرے اور نماز قصر کرتے رہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے معمر کے سوا کسی نے مسند نہیں کیا۔

باب ۴۳۰ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

نماز خوف کا بیان

مَنْ رَأَى أَنْ يُصَلِّيَ بِهِمْ وَهُمْ صَفَّانِ فَيُكَبِّرُ بِهِمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَرْكَعُ بِهِمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَسْجُدُ الْإِمَامُ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ فَإِذَا قَامُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ الَّذِينَ كَانُوا خَلْفَهُمْ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ إِلَى مَقَامِ الْآخَرِينَ فَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْأَخِيرُ إِلَى مَقَامِهِمْ ثُمَّ يَرْكَعُ الْإِمَامُ وَيَرْكَعُونَ جَمِيعًا ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَسْجُدُ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَالْآخَرُونَ يَحْرُسُونَهُمْ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ سَجَدَ الْآخَرُونَ ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا قَوْلُ

جو دیکھے کہ مل جل کر نماز پڑھیں اور ان کی دو صفیں ہوں تو سارے اکٹھے تکبیر تحریمہ کہیں پھر سب اکٹھے رکوع کریں، پھر امام سجدہ کرے اور امام کے نزدیک صف والے اور دوسرے کھڑے ہوئے حفاظت کرتے رہیں جب یہ کھڑے ہو جائیں تو دوسرے سجدہ کر لیں جو ان کے پیچھے ہیں پھر اگلی صف والے پچھلی صف والوں کی جگہ چلے جائیں اور پچھلی صف والے پہلی صف والوں کی جگہ آ جائیں۔ پھر امام رکوع کرے تو سب رکوع کریں۔ پھر وہ سجدے کرے تو موجودہ پہلی صف والے سجدہ کریں اور دوسرے حفاظت کرتے رہیں جب امام اور پہلی صف والے بیٹھ جائیں تو دوسرے سجدہ کر لیں پھر سارے بیٹھ جائیں۔ پھر سب مل جل کر سلام پھیریں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ سفیان کا قول ہے۔

Marfat.com

سُفْيَانَ۔

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُسْفَانَ وَعَلَى الْمُشْرِكِينَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَصَلَّيْنَا الظُّهْرَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لَقَدْ أَصَبْنَا غِرَّةً لَقَدْ أَصَبْنَا غَفْلَةً لَوْ كُنَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ وَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْقَصْرِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَالْمُشْرِكُونَ أَمَامَهُ فَصَفَّ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفٌّ وَصَفَّ بَعْدَ ذٰلِكَ الصَّفِّ صَفٌّ آخَرُ فَرَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلُونَهُ وَقَامَ الْآخَرُونَ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا صَلّٰى هٰؤُلَاءِ السَّجْدَتَيْنِ وَقَامُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ الَّذِينَ كَانُوا خَلْفَهُمْ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ إِلَى مَقَامِ الْآخَرِينَ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْأَخِيرُ إِلَى مَقَامِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الْآخَرُونَ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ سَجَدَ الْآخَرُونَ ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا فَصَلَّاهَا بِعُسْفَانَ وَصَلَّاهَا يَوْمَ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى أَيُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ هٰذَا الْمَعْنَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ دَاوُدُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَذٰلِكَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ وَكَذٰلِكَ قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابو عیاش زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم عسفان کے مقام پر تھے اور مشرکوں کے سردار خالد بن ولید تھے پس ہم نے نماز ظہر پڑھی تو مشرکوں نے کہا کہ ہم چوک گئے ہم غفلت کا شکار ہو گئے کہ جب وہ نماز میں تھے تو ہم نے ان پر حملہ کیوں نہ کیا پس ظہر اور عصر کے درمیان قصر کی آیت نازل ہوئی جب نماز عصر کا وقت ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو گئے اور مشرکین آپ کے سامنے تھے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے مسلمان دو صفوں میں کھڑے ہو گئے۔ جب آپ نے رکوع کیا تو سارے رکوع میں گئے پھر سجدہ کیا تو آپ کے نزدیک والی صف نے سجدہ کیا اور دوسرے کھڑے ہو کر ان کی حفاظت کرتے رہے جب یہ حضرات دونوں سجدے کر چکے تو کھڑے ہو گئے اور پیچھے والوں نے سجدہ کیا پھر پہلی صف والے حضرات دوسروں کی جگہ جا کھڑے ہوئے اور پچھلی صف والے حضرات پہلی صف والوں کی جگہ آ کھڑے ہوئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو سب رکوع میں گئے پھر سجدہ کیا تو موجودہ پہلی صف والوں نے بھی سجدہ کیا اور دوسرے حضرات کھڑے ہو کر ان کی حفاظت کرتے رہے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے اور آپ کے قریب والی صف والے تو دوسرے حضرات نے سجدہ کیا اور وہ بھی سب کے ساتھ بیٹھ گئے۔ پھر سب نے مل کر سلام پھیرا۔ یہ نماز آپ نے عسفان کے مقام پر بنی سلیم کے روز پڑھائی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی ایوب اور ہشام، ابو الزبیر، حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معناً اور اسی طرح روایت کیا اسے داؤد بن حصین، عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے اور اسی طرح عبد الملک، عطاء نے حضرت جابر سے اور اسی طرح قتادہ حسن، حطان نے حضرت ابو موسیٰ سے اور اسی طرح عکرمہ بن خالد نے مجاہد سے مرفوعاً اور اسی طرح ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور یہ سفیان ثوری کا

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی فَعَلَہٗ وَکَذٰلِكَ عِکْرِمَۃُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَذٰلِكَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِیِّ۔

قول ہے۔

باب ۷۳۱ مَنْ قَالَ یَقُوْمُ صَفٌّ مَعَ الْاِمَامِ وَصَفٌّ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَیُصَلِّیْ بِالَّذِیْنَ یَلُوْنَہٗ رَکْعَۃً ثُمَّ یَقُوْمُ قَائِمًا حَتّٰی یُصَلِّیَ الَّذِیْنَ مَعَہٗ رَکْعَۃً اُخْرٰی ثُمَّ یَنْصَرِفُوْا فَیَصُفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَتَجِیْءُ الطَّائِفَۃُ الْاُخْرٰی فَیُصَلِّیْ بِهِمْ رَکْعَۃً وَیَثْبُتُ جَالِسًا فَیُتِمُّوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ رَکْعَۃً اُخْرٰی ثُمَّ یُسَلِّمُ بِهِمْ جَمِیْعًا

امام کے ساتھ ایک صف کھڑی ہو

ایک صف امام کے مقابلے پر کھڑی ہو اور دوسری دشمن کے مقابلے پر ہے پس امام اپنے ساتھ والوں کو ایک رکعت پڑھا کر کھڑا رہے یہاں تک کہ اس کے یہ ساتھی دوسری رکعت پڑھ لیں پھر یہ حضرات دشمن کے مقابلے پر چلے جائیں اور دوسرا گروہ آجائے تو ایک رکعت امام ان کے ساتھ پڑھ کر بیٹھا رہے تاکہ وہ

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا اَبِیْ نَا شُعْبَۃُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِاَصْحَابِہٖ فِیْ خَوْفٍ فَجَعَلَهُمْ خَلْفَہٗ صَفَّیْنِ فَصَلّٰی بِالَّذِیْنَ یَلُوْنَہٗ رَکْعَۃً ثُمَّ قَامَ فَلَمْ یَزَلْ قَائِمًا حَتّٰی صَلَّی الَّذِیْنَ خَلْفَهُمْ رَکْعَۃً ثُمَّ تَقَدَّمُوْا وَتَاَخَّرَ الَّذِیْنَ کَانُوْا قُدَّامَهُمْ فَصَلّٰی بِهِمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَۃً ثُمَّ قَعَدَ حَتّٰی صَلَّی الَّذِیْنَ تَخَلَّفُوْا رَکْعَۃً ثُمَّ سَلَّمَ۔

صالح بن خوات نے حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوف کے وقت اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی تو ان حضرات نے آپ کے پیچھے دو صفیں بنائیں۔ آپ کے نزدیک والے حضرات نے ایک رکعت پڑھی اور کھڑے رہے یہاں تک کہ دوسری صف والوں نے ایک رکعت پڑھی۔ پھر اگلے پیچھے اور پچھلے آگے ہو گئے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موجودہ اگلے حضرات کو ایک رکعت پڑھائی اور قعدہ کیا یہاں تک کہ پچھلے حضرات نے ایک رکعت پڑھی۔ پھر سلام پھیر دیا۔

باب ۷۳۲ مَنْ قَالَ اِذَا صَلّٰی رَکْعَۃً وَثَبَتَ قَائِمًا اَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ رَکْعَۃً ثُمَّ سَلَّمُوْا ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَکَانُوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَاخْتُلِفَ فِی السَّلَامِ۔

جب مقتدی ایک رکعت پڑھ لیں

جب اگلے ایک پڑھ لیں تو امام کھڑا رہے اور وہ دوسری رکعت پڑھ کر سلام پھیریں اور دشمن کے مقابلے پر چلے جائیں سلام

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ یَزِیْدَ ابْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَۃً صَفَّتْ مَعَہٗ وَطَائِفَۃً وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰی بِالَّتِیْ مَعَہٗ رَکْعَۃً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا وَ

صالح بن خوات نے اس شخص سے روایت کی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ذات الرقاع کے روز نماز خوف پڑھی تھی کہ ایک گروہ آپ کے ساتھ صف میں کھڑا ہو گیا اور دوسرا گروہ دشمن کے بالمقابل رہا۔ پس ساتھ والوں نے ایک رکعت پڑھی پھر کھڑے ہوئے اور باقی نماز خود پوری کی پھر وہ دشمن کے مقابلے پر چلے گئے اور دوسرا گروہ آیا تو ان کے

Marfat.com

صَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ قَالَ مَالِكٌ وَحَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ اِلَيَّ۔

ساتھ امام نے باقی نماز پڑھی۔ پھر آپ بیٹھے رہے اور ان لوگوں نے اپنی نماز پوری کی پھر ان کے ساتھ سلام پھیر دیا۔ امام مالک نے فرمایا کہ میں نے جو سنا ان میں سے مجھے یزید بن رومان کی حدیث زیادہ پسند ہے۔

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ خَوَّاتٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ سَهْلَ بْنَ اَبِي حَثْمَةَ الْاَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ صَلَاةَ الْخَوْفِ اَنْ يَقُوْمَ الْاِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنْ اَصْحَابِهِ وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ الْاِمَامُ رَكْعَةً وَيَسْجُدُ بِالَّذِيْنَ مَعَهُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَاِذَا اسْتَوٰى قَائِمًا ثَبَتَ قَائِمًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ سَلَّمُوْا وَانْصَرَفُوْا وَالْاِمَامُ قَائِمٌ فَكَانُوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ ثُمَّ يُقْبِلُ الْاٰخَرُوْنَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا فَيُكَبِّرُوْنَ وَرَاءَ الْاِمَامِ فَيَرْكَعُ بِهِمْ وَيَسْجُدُ بِهِمْ ثُمَّ يُسَلِّمُ فَيَقُوْمُوْنَ فَيَرْكَعُوْنَ لِاَنْفُسِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُوْنَ قَالَ اَبُوْ دَاؤُدَ وَاَمَّا رِوَايَةُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ نَحْوُ رِوَايَةِ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ اِلَّا اَنَّهُ خَالَفَهُ فِي السَّلَامِ وَرِوَايَةُ عُبَيْدِ اللّٰهِ نَحْوُ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ وَيَثْبُتُ قَائِمًا۔

صالح بن خوات انصاری نے حضرت سہل بن ابو حثمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نماز خوف روایت کی ہے کہ امام اپنے ساتھیوں کے ایک گروہ کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابل رہے۔ پس امام ایک رکعت پڑھے اور اپنے ساتھیوں سمیت سجدہ کرے پھر کھڑا ہو جائے اور کھڑا ہی رہے یہاں تک کہ وہ اپنی باقی رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیں اور دشمن کے مقابلے پر چلے جائیں اور امام کھڑا رہے۔ پھر دوسرا گروہ آئے جس نے نماز نہیں پڑھی، پس وہ امام کے پیچھے تکبیر تحریمہ کہیں اور امام ان کے ساتھ رکوع کرے اور سجدہ کرے پھر سلام پھیر دے وہ کھڑے ہو کر رکوع کریں اور باقی رکعت خود پڑھیں، پھر سلام پھیر دیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ بن سعید نے قاسم سے یزید بن ہارون کی طرح روایت کی ہے البتہ سلام میں اختلاف ہے اور عبید اللہ نے یحییٰ بن سعید کی طرح روایت کرتے ہوئے کہا کہ امام کھڑا رہے۔

بَابٌ ۴۳ مَنْ قَالَ يُكَبِّرُوْنَ جَمِيْعًا وَاِنْ كَانُوْا مُسْتَدْبِرِي الْقِبْلَةِ ثُمَّ يُصَلِّي بِمَنْ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَأْتُوْنَ مَصَافَّ اَصْحَابِهِمْ وَيَجِيْءُ الْاٰخَرُوْنَ فَيَرْكَعُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ تُقْبِلُ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ فَيُصَلُّوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَالْاِمَامُ قَاعِدٌ ثُمَّ يُسَلِّمُ بِهِمْ كُلِّهِمْ۔

جس نے کہا کہ تکبیر تحریمہ اکٹھے کہیں

تکبیر تحریمہ سب اکٹھے کہیں خواہ قبلے کی جانب کسی کی پیٹھ ہو پھر امام اپنے ساتھ والوں کے ساتھ ایک رکعت پڑھے۔ پھر یہ اپنے ساتھیوں کی جگہ چلے جائیں اور دوسرے آ کر خود ایک رکعت پڑھ لیں، پھر امام ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھے۔ پھر وہ گروہ آگے آئے جو دشمن کے بالمقابل ہے اور وہ ایک رکعت خود پڑھیں امام بیٹھا رہے پھر سب کے ساتھ سلام پھیر دے۔

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے

Marfat.com

ابو عبد الرحمن المقرئ نا حيوة وابن لهيعة قالا نا ابو الاسود انه سمع عروة بن الزبير يحدث عن مروان بن الحكم انه سأل ابا هريرة هل صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الخوف قال ابو هريرة نعم فقال مروان متى قال ابو هريرة عام غزوة نجد قام رسول الله صلى الله عليه وسلم الى صلوة العصر فقامت معه طائفة واخرى مقابل العدو وظهورهم الى القبلة فكبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فكبروا جميعا الذين معه والذين مقابل العدو ثم ركع رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعة واحدة وركعت الطائفة التي معه ثم سجد فسجدت الطائفة التي تليه والآخرون قيام مقابل العدو ثم قام رسول الله صلى الله عليه وسلم وقامت الطائفة التي معه فذهبوا الى العدو فقابلوهم واقبلت الطائفة التي كانت مقابل العدو فركعوا وسجدوا ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم كما هو ثم قاموا فركع رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعة اخرى وركعوا معه وسجد وسجدوا معه ثم اقبلت الطائفة التي كانت مقابل العدو فركعوا وسجدوا ورسول الله صلى الله عليه وسلم قاعد ومن معه ثم كان السلام فسلم رسول الله صلى الله عليه وسلم وسلموا جميعا فكان لرسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتان ولكل رجل من الطائفتين ركعة ركعة۔

۱۲۲۸- حدثنا محمد بن عمرو الرازي نا سلمة حدثني محمد بن اسحق عن محمد بن جعفر بن الزبير ومحمد بن الاسود عن عروة بن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے؟ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا ہاں۔ مروان نے پوچھا کب؟ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ غزوہ نجد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ ایک گروہ تھا جبکہ دوسرا دشمن کے بالمقابل تھا۔ قبلے کی جانب ان کی پشت تھیں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تکبیر تحریمہ کہی تو جو آپ کے ساتھ تھے اور جو دشمن کے مقابلے پر تھے سب نے تکبیر تحریمہ کہی پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھی اور اس گروہ نے بھی جو آپ کے ساتھ تھا۔ پھر آپ نے سجدہ کیا تو ساتھ والے گروہ نے بھی سجدہ کیا اور دوسرے حضرات دشمن کے مقابلے پر کھڑے رہے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ والے بھی کھڑے ہوئے۔ پس یہ حضرات دشمن کے مقابلے پر چلے گئے اور وہ گروہ آگے آگیا جو دشمن کے مقابلے پر تھا۔ پس انہوں نے رکوع و سجدہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کھڑے رہے۔ پھر وہ کھڑے ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوسری رکعت پڑھائی اور انہوں نے آپ کے ساتھ رکوع و سجدہ کیا۔ پھر وہ گروہ آگے بڑھا جو دشمن کے مقابل تھا پس انہوں نے رکوع و سجدہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے پاس والوں سمیت قعدے میں تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو سب نے سلام پھیر دیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں اور دونوں میں سے ہر گروہ نے ایک ایک رکعت۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف نکلے یہاں تک کہ جب ذات الرقاع کے نخلستان میں

Marfat.com

الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نَجْدٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ لَقِيَ جَمْعًا مِنْ غَطَفَانَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَلَفْظُهُ عَلَى غَيْرِ لَفْظِ حَيْوَةَ وَقَالَ فِيهِ حِينَ رَكَعَ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ قَالَ فَلَمَّا قَامُوا مَشَوُا الْقَهْقَرَى إِلَى مَصَافِّ أَصْحَابِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْتِدْبَارَ الْقِبْلَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأَمَّا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدٍ فَحَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي نَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَتْ كَبَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرَتِ الطَّائِفَةُ الَّذِينَ صَفُّوا مَعَهُ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوا ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوا ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوا ثُمَّ مَكَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا ثُمَّ سَجَدُوا هُمْ لِأَنْفُسِهِمُ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَامُوا فَنَكَصُوا عَلَى أَعْقَابِهِمْ يَمْشُونَ الْقَهْقَرَى حَتَّى قَامُوا مِنْ وَرَائِهِمْ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَقَامُوا فَكَبَّرُوا ثُمَّ رَكَعُوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَجَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدُوا لِأَنْفُسِهِمُ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَامَتِ الطَّائِفَتَانِ جَمِيعًا فَصَلَّوْا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكَعَ فَرَكَعُوا ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوا جَمِيعًا ثُمَّ عَادَ فَسَجَدَ الثَّانِيَةَ وَسَجَدُوا مَعَهُ سَرِيعًا كَأَسْرَعِ الْإِسْرَاعِ جَاهِدًا لَا يَأْلُونَ سِرَاعًا ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَارَكَهُ النَّاسُ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا۔

پہنچے تو غطفانیوں کا ایک گروہ ملا۔ پس معناً ذکر کیا اور ان کے الفاظ حیاۃ کے الفاظ سے مختلف ہیں اور اس میں کہا کہ جب آپ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ رکوع اور سجدہ کیا۔ فرمایا کہ جب وہ کھڑے ہوئے تو اپنے ساتھیوں کی جانب لوٹ گئے اور قبلہ کی جانب پیٹھ کرنے کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبید اللہ بن سعد ان کے چچاجان، ان کے والد ماجد، ابن اسحاق، محمد بن جعفر بن زبیر عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تکبیر تحریمہ کہی اور اس گروہ نے بھی تکبیر کہی جو آپ کے ساتھ صف بستہ تھا۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور انہوں نے بھی پھر آپ نے سجدہ کیا اور انہوں نے بھی، پھر آپ اٹھے اور وہ بھی اٹھے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے رہے پھر دوسرا سجدہ انہوں نے خود کیا۔ پھر کھڑے ہو کر الٹے پیر پھرے اور سب سے پیچھے جا کھڑے ہوئے اور دوسرا گروہ آیا تو اس نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور خود رکوع کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو انہوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ان حضرات نے دوسرا سجدہ خود کیا پھر دونوں گروہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ چنانچہ سب نے آپ کے ساتھ رکوع اور سجدہ کیا۔ پھر آپ نے دوسرا سجدہ کیا اور انہوں نے بھی کمال پھرتی سے آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا اور آپ کھڑے ہو گئے یوں لوگ پوری نماز میں آپ کے ساتھ رہے۔

Marfat.com

باب ۴۳۴ من قال يصلي بكل طائفة ركعة ثم يسلم فيقوم كل صف فيصلون لأنفسهم ركعة۔

١٢٢٩ - حدثنا مسدد نا يزيد بن زريع عن معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى بإحدى الطائفتين ركعة والطائفة الأخرى مواجهة العدو ثم انصرفوا فقاموا في مقام أولئك وجاء أولئك فصلى بهم ركعة أخرى ثم سلم عليهم ثم قام هؤلاء فقضوا ركعتهم وقام هؤلاء فقضوا ركعتهم قال أبو داود وكذلك رواه نافع وخالد ابن معدان عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وكذلك قول مسروق ويوسف ابن مهران عن ابن عباس وكذلك روى يونس عن الحسن عن أبي موسى أنه فعله۔

باب ۴۳۵ من قال يصلي بكل طائفة ركعة ثم يسلم فيقوم الذين خلفه فيصلون ركعة ثم يجيء الآخرون إلى مقام هؤلاء فيصلون ركعة۔

١٢٣٠ - حدثنا عمران بن ميسرة نا ابن فضيل نا خصيف عن أبي عبيدة عن عبد الله ابن مسعود قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الخوف فقاموا صفين صف خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم وصف مستقبل العدو فصلى بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعة ثم جاء الآخرون فقاموا مقامهم فاستقبل هؤلاء العدو فصلى بهم النبي صلى الله عليه وسلم ركعة ثم سلم فقام هؤلاء فصلوا لأنفسهم ركعة ثم سلموا ثم ذهبوا فقاموا مقام

جس نے کہا کہ امام ہر گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے

پھر سلام پھیر دے اور ہر صف کھڑی ہو کر ایک ایک رکعت خود پڑھے۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے پر رہا۔ پھر یہ ان کی جگہ پر چلے گئے اور وہ آ گئے تو آپ نے دوسری رکعت ان کے ساتھ پڑھی پھر سلام پھیر دیا۔ پھر یہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی رکعت پوری کر لی اور وہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے اپنی رکعت پوری کر لی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح نافع اور خالد بن معدان نے حضرت ابن عمر سے مرفوعاً روایت کی ہے اور اسی طرح قول ہے مسروق اور یوسف بن مہران کا حضرت ابن عباس سے اور اسی طرح یونس نے حسن سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ نے ایسا ہی کیا۔

جس نے کہا کہ ہر گروہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے

پھر امام سلام پھیر دے۔ پس جو امام کے پیچھے ہیں وہ ایک رکعت پڑھ لیں۔ پھر دوسرے ان کی جگہ پر آئیں اور وہ ایک رکعت پڑھ لیں۔

ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز خوف پڑھائی۔ پس لوگ دو صفوں میں کھڑے ہوئے ایک صف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے اور دوسری دشمن کے بالمقابل۔ پس ان کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھی۔ پھر دوسرے حضرات آ کر ان کی جگہ پر کھڑے ہو گئے اور یہ دشمن کے مقابلے پر چلے گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رکعت ان کے ساتھ پڑھی پھر سلام پھیر دیا۔ پس ان حضرات نے ایک رکعت خود پڑھ کر سلام پھیر دیا اور یہ چلے گئے تو ان لوگوں کی جگہ پر جا کھڑے

Marfat.com

أُولٰئِكَ مُسْتَقْبِلِي الْعَدُوِّ وَرَجَعَ أُولٰئِكَ إِلٰى مَقَامِهِمْ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمُوا۔

ہوئے جو دشمن کے بالمقابل تھے اور وہ اپنی پہلی جگہ پر لوٹ آئے تو ایک رکعت خود پڑھی پھر سلام پھیر دیا۔ ف

ف۔ نماز خوف کے احادیث میں مختلف طریقے وارد ہوئے ہیں جن کے باعث اس کی صورت میں آئمہ کرام کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے جو اس حدیث میں مذکور ہوا ہے اور اسی کو سب سے زیادہ تقویت ہے واللہ تعالیٰ اعلم

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ نَا إِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ خُصَيْفٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَكَبَّرَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ الصَّفَّانِ جَمِيعًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ بِهٰذَا الْمَعْنٰى عَنْ خُصَيْفٍ وَصَلّٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَمُرَةَ هٰكَذَا إِلَّا أَنَّ الطَّائِفَةَ الَّتِي صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ مَضَوْا إِلٰى أَصْحَابِهِمْ وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ رَجَعُوا إِلٰى مَقَامِ أُولٰئِكَ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَبِيبٍ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُمْ غَزَوْا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ كَابُلَ فَصَلّٰى بِنَا صَلٰوةَ الْخَوْفِ۔

شریک نے خصیف سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے روایت کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تکبیر تحریمہ کہی تو دونوں صفوں نے تکبیر کہی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے معناً ثوری نے خصیف سے اسی طرح روایت کیا ہے اور عبد الرحمٰن بن سمرہ نے اسی طرح نماز پڑھائی تھی مگر جس گروہ کو انہوں نے ایک رکعت پڑھائی تھی، پھر سلام پھیرا تھا تو وہ اپنے ساتھیوں کی جگہ پر چلے گئے اور وہ آئے تو انہوں نے ایک رکعت خود پڑھی پھر یہ ان کی جگہ پر لوٹ گئے اور انہوں نے ایک رکعت خود پڑھی امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ہم سے حدیث بیان کی مسلم بن ابراہیم، عبد الصمد بن حبیب کو ان کے والد ماجد نے خبر دی کہ انہوں نے عبد الرحمٰن بن سمرہ کے ہمراہ کابل میں جہاد کیا تو انہوں نے ہمیں نماز خوف پڑھائی تھی

باب ۲۷۳ مَنْ قَالَ يُصَلِّي بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً وَلَا يَقْضُونَ۔

جس نے کہا کہ ہر گروہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لے اور دوسری نہ پڑھے

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي الْأَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ ابْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ فَقَامَ فَقَالَ أَيُّكُمْ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا فَصَلّٰى بِهٰؤُلَاءِ رَكْعَةً وَبِهٰؤُلَاءِ رَكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا رَوَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَمُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے کہ ہم طبرستان میں حضرت سعید بن العاص کے ساتھ تھے تو انہوں نے کھڑے ہو کر فرمایا آپ میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف کس نے پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے پس انہوں نے اس گروہ کو ایک رکعت پڑھائی اور اس گروہ کو بھی ایک رکعت اور دوسری کسی نے نہ پڑھی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے اسے عبید اللہ بن عبد اللہ اور مجاہد نے حضرت ابن عباس سے مرفوعاً اور عبد اللہ بن شقیق نے حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعاً اور یزید الفقیر و ابو موسیٰ نے حضرت جابر سے مرفوعاً اور بعض نے یزید الفقیر کی حدیث میں کہا ہے کہ انہوں

Marfat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَزِيدُ الْفَقِيرُ وَأَبُو مُوسَى جَمِيعًا عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ بَعْضُهُمْ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ الْفَقِيرِ أَنَّهُمْ قَضَوْا رَكْعَةً وَكَذَلِكَ رَوَاهُ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَتْ لِلْقَوْمِ رَكْعَةً وَلِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ۔

نے ایک رکعت قضا کی اور اسی طرح روایت کیا ہے اسے سماک حنفی نے حضرت ابن عمر سے مرفوعاً اور حضرت زید بن ثابت نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ لوگوں کی ایک ایک رکعت ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو رکعتیں۔

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّلوٰةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

بکیر بن اخنس نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانی نماز فرض فرمائی یعنی حالت حضر میں چار رکعتیں سفر میں دو رکعتیں اور خوف کے وقت ایک رکعت۔

باب ۴۳۷ مَنْ قَالَ يُصَلِّي بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ۔

جس نے کہا کہ ہر گروہ کے ساتھ امام دو رکعتیں پڑھے

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَوْفِ الظُّهْرِ فَصَفَّ بَعْضُهُمْ خَلْفَهُ وَبَعْضُهُمْ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْطَلَقَ الَّذِينَ صَلَّوْا مَعَهُ فَوَقَفُوا مَوْقِفَ أَصْحَابِهِمْ ثُمَّ جَاءُوا أُولَئِكَ فَصَلَّوْا خَلْفَهُ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا وَلِأَصْحَابِهِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَبِذَلِكَ كَانَ يُفْتِي الْحَسَنُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ فِي الْمَغْرِبِ يَكُونُ لِلْإِمَامِ سِتُّ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ قَالَ سُلَيْمَانُ الْيَشْكُرِيُّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حسن نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوف کے وقت نماز ظہر پڑھی تو بعض حضرات نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور بعض دشمن کے مقابلے پر رہے پس انہوں نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ پھر آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والے اپنے ساتھیوں کی جگہ پر چلے گئے اور وہ آ گئے تو انہوں نے آپ کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیر دیا۔ یوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چار اور آپ کے اصحاب کی دو دو رکعتیں ہوئیں اور حسن اسی پر فتویٰ دیتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس طرح نماز مغرب میں امام کی چھ اور لوگوں کی تین تین رکعتیں ہوں گی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے یحییٰ بن ابو کثیر، ابو سلمہ نے حضرت جابر سے مرفوعاً اور اسی طرح سلیمان یشکری نے بھی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

Marfat.com

باب ۴۳۸ صلوٰۃ الطالب۔

۱۲۳۵- حدثنا ابو معمر عبد الله بن عمرو نا عبد الوارث نا محمد بن اسحٰق عن محمد بن جعفر عن ابن عبد الله بن انیس عن ابیه قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی خالد بن سفین الھذلی وکان نحو عرنة و عرفات فقال اذھب فاقتله قال فرأیته وحضرت صلوٰۃ العصر فقلت انی لاخاف ان یکون بینی و بینه ما ان اؤخر الصلوٰۃ فانطلقت امشی وانا اصلی اومی ایماء نحوه فلما دنوت منه قال لی من انت قلت رجل من العرب بلغنی انک تجمع لھذا الرجل فجئتک فی ذلک قال انی لفی ذاک فمشیت معه ساعة حتی اذا امکننی علوته بسیفی حتی برد۔

کفار کو تلاش کرنے والے کی نماز

ابن عبد اللہ بن انیس سے ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرنہ اور عرفات کی جانب مجھے خالد بن سفیان ہذلی کی طرف بھیجا اور فرمایا کہ جا کر اسے قتل کر دو۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے اسے دیکھا اور نماز عصر کا وقت ہو گیا تھا میں نے سوچا کہ اگر میں نماز کے باعث تاخیر کروں گا تو میرے اور اس کے درمیان بہت فاصلہ ہو جائے گا۔ لہٰذا میں چلتا رہا اور اشارے سے نماز پڑھتا رہا۔ جب میں اس کے نزدیک پہنچا تو اس نے مجھ سے کہا آپ کون ہیں۔ میں نے کہا ایک عربی ہوں مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ اس آدمی کے لیے فوج جمع کر رہے ہیں لہٰذا میں بھی اسی ارادے سے آپ کے پاس آیا ہوں۔ اس نے کہا میں اسی فکر میں ہوں پس میں کچھ دیر اس کے ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ جب مجھے موقع ملا تو میں نے اس پر تلوار کا وار کر دیا اور وہ ٹھنڈا ہو کر رہ گیا۔

نوافل کا بیان

باب ۴۳۹ تفریع ابواب التطوع و رکعات السنة۔

۱۲۳۶- حدثنا محمد بن عیسٰی نا ابن علیة نا داؤد بن ابی ھند حدثنی النعمان بن سالم عن عمرو بن اوس عن عنبسة بن ابی سفیان عن ام حبیبة قالت قال النبی صلی الله علیه وسلم من صلی فی یوم ثنتی عشرة رکعة تطوعا بنی له بھن بیت فی الجنة۔

نوافل کے احکام اور سنتوں کی رکعتیں

عنبسہ بن ابو سفیان نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزانہ بارہ رکعت نوافل پڑھا کرے تو ان کے باعث اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ ف

ف۔ ان بارہ رکعتوں کی تفصیل یوں ہے۔ دو رکعت فجر کے فرضوں سے پہلے چار رکعت ظہر کے فرضوں سے پہلے اور دو رکعت ظہر کے فرضوں کے بعد۔ دو رکعت مغرب کے فرضوں کے بعد اور دو رکعت عشاء کے فرضوں کے بعد۔ یہ مؤکدہ سنتوں کی تعداد بارہ ہے اگر عصر کے فرضوں سے پہلی چار رکعت اور عشاء کے فرضوں سے پہلی چار رکعت غیر مؤکدہ سنتوں کو بھی ساتھ ملا لیا جائے تو روزانہ

Marfat.com

مؤکدہ اور غیر مؤکدہ سنتیں بیس٢٠ پڑھی جائیں گی جو بیس٢٠ فرائض و واجبات کی تکمیل کے لیے ہیں جنہیں روزانہ ادا کیا جاتا ہے یعنی دو٢ فرض فجر کے، چار ظہر کے، چار عصر کے، تین مغرب کے اور چار عشاء کے مجموعہ سترہ١٧ ہوا اور روزانہ تین وتر۔ یوں روزانہ فرائض و واجبات کی تعداد بیس٢٠ ہے جن کی کمی پوری کرنے کے لیے روزانہ بیس٢٠ مؤکدہ و غیر مؤکدہ سنتیں پڑھی جاتی ہے اور اگر اب بھی کمی رہی تو رمضان المبارک میں ہر سال روزانہ بیس٢٠ رکعت تراویح پڑھی جاتی ہے۔ یہ سنتوں کا روزانہ اور سالانہ پروگرام حقیقت میں رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرائض و واجبات کی تکمیل کروانے اور اپنی امت کو بخشوانے کی غرض سے طے فرمایا ہے، ورنہ بارگاہِ خداوندی میں حساب تو صرف فرائض و واجبات کا دینا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٢٣٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا هُشَيْمٌ نَا خَالِدٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا فِي بَيْتِي ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِهِمُ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا جَالِسًا فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَاعِدٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْفَجْرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

احمد بن حنبل، ہشیم، خالد۔ مسدد، یزید بن زریع، خالد، عبد اللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ آپ ظہر سے پہلے میرے گھر میں چار رکعتیں پڑھتے۔ پھر نکل کر لوگوں کو نماز پڑھاتے پھر میرے غریب خانے میں تشریف لاتے تو دو٢ رکعتیں پڑھتے۔ آپ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے پھر میرے حجرے میں تشریف لاکر دو٢ رکعتیں پڑھتے اور آپ لوگوں کو نماز عشاء پڑھاتے تو میرے غریب خانے میں داخل ہو کر دو٢ رکعتیں پڑھتے اور آپ رات کو وتر سمیت نو رکعتیں پڑھا کرتے اور آپ کسی رات کو بہت دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور کسی رات بہت دیر تک بیٹھے ہوئے نماز پڑھتے۔ جب آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع و سجدہ بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع و سجدہ بھی بیٹھے ہوئے کرتے اور جب فجر طلوع ہو جاتی تو دو٢ رکعتیں پڑھتے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو نماز فجر پڑھاتے۔

١٢٣٨۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَبَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو٢ رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے اور مغرب کے بعد دو٢ رکعتیں اپنے کاشانۂ اقدس میں اور نماز عشاء کے بعد دو٢ رکعتیں پڑھتے۔ آپ جمعہ کے بعد نماز نہ پڑھتے یہاں تک کہ واپس آکر دو٢ رکعتیں پڑھتے۔

١٢٣٩۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ

ابراہیم بن محمد بن منتشر کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ

Marfat.com

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں کبھی نہ چھوڑتے۔

باب ۲۴۰ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

فجر کی دو رکعتیں

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ۔

عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیگر نوافل کی اتنی پابندی نہیں کیا کرتے تھے جتنی نماز فجر سے پہلی دو رکعتوں کی فرمایا کرتے۔ ف

ف۔ فجر کی سنتیں تاکید کے لحاظ سے تمام سنتوں میں سرفہرست ہیں۔ اسی اہمیت کے پیش نظر فقہائے احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم انہیں واجب کے قریب شمار کرتے اور زوال سے پہلے ان کی قضا پڑھنے کو جائز ٹھہراتے ہیں جبکہ دوسری سنتوں کی وقت گزر جانے کے بعد قضا نہیں پڑھی جاتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۴۱ فِيْ تَخْفِيْفِهِمَا۔

دونوں رکعتوں کو ہلکی پھلکی پڑھنا

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَقُوْلُ هَلْ قَرَاَ فِيْهِمَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔

محمد بن عبد الرحمٰن نے عمرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر سے پہلی دو رکعتیں اتنی ہلکی پھلکی پڑھا کرتے کہ میں کہتی کہ معلوم نہیں ان میں سورۂ فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں۔

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ نَا مَرْوَانُ ابْنُ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ نَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فجر کی ان دو رکعتوں میں سورۂ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی۔

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ زِيَادَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ بِلَالٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤْذِنَهُ

عبید اللہ بن زیاد کندی نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے وہ نماز فجر کی اطلاع کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت عائشہ نے حضرت بلال کو مشغول رکھا اور ان سے ایک بات پوچھی یہاں

Marfat.com

بِصَلٰوةِ الْغَدَاةِ فَشَغَلَتْ عَائِشَةُ بِلَالًا بِاَمْرٍ سَاَلَتْهُ عَنْهُ حَتّٰى فَضَحَهُ الصُّبْحُ فَاَصْبَحَ جِدًّا قَالَ فَقَامَ بِلَالٌ فَاٰذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ وَتَابَعَ اَذَانَهُ فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا خَرَجَ صَلّٰى بِالنَّاسِ وَاَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ شَغَلَتْهُ بِاَمْرٍ سَاَلَتْهُ عَنْهُ حَتّٰى اَصْبَحَ جِدًّا وَاَنَّهُ اَبْطَاَ عَلَيْهِ بِالْخُرُوْجِ فَقَالَ اِنِّىْ كُنْتُ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ اَصْبَحْتَ جِدًّا قَالَ لَوْ اَصْبَحْتُ اَكْثَرَ مِمَّا اَصْبَحْتُ لَرَكَعْتُهُمَا وَاَحْسَنْتُهُمَا وَاَجْمَلْتُهُمَا۔

تک کہ صبح خوب روشن ہو گئی۔ پس حضرت بلال نے بار بار نماز کی اطلاع کی لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف نہ لائے۔ جب تشریف لائے تو لوگوں کو نماز پڑھائی اور آپ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ حضرت عائشہ نے ان سے ایک بات پوچھ کر مشغول کر لیا تھا جس کے باعث صبح خوب روشن ہو گئی اور آپ کی تشریف آوری میں دیر ہوئی۔ فرمایا کہ میں فجر کی دو رکعتیں پڑھ رہا تھا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے صبح بہت روشن کر لی۔ فرمایا کہ اگر صبح اس سے بھی زیادہ روشن ہو جاتی تب بھی میں ان دونوں رکعتوں کو خوب حسین و جمیل کر کے پڑھتا۔

ف۔ معلوم ہوا کہ صبح روشن ہو جانے پر فجر کی نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ از روئے احادیث جتنا اجالا زیادہ اتنا ثواب زیادہ ہوگا۔ امام الائمہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے۔ احادیث کی رُو سے اسی مذہب کو تقویت و فوقیت زیادہ ہے اور ابنائے زمانہ کے تساہل کی وجہ سے آئمہ مساجد کو اسی پر عمل کرنا زیادہ مناسب ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ نماز فجر کی جماعت میں شامل ہو کر جماعت کا ثواب حاصل کر سکیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا خَالِدٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِىْ ابْنَ اِسْحٰقَ الْمَدَنِىَّ عَنِ ابْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ سَيْلَانَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدَعُوْهُمَا وَاِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ۔

ابن سیلان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں رکعتوں کو نہ چھوڑا کرو خواہ تمہیں گھوڑے کیوں نہ روند ڈالیں۔

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا عُثْمَانُ ابْنُ حَكِيْمٍ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ كَثِيْرًا مِمَّا كَانَ يَقْرَاُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِاٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ قَالَ هٰذِهِ فِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَفِى الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ بِاٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔

سعید بن یسار نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر کی ان دو رکعتوں کے دوران پہلی رکعت میں اکثر اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا ... (۲:۱۳۶) والی آیت اور دوسری رکعت میں اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ (۳:۵۲) والی آیت پڑھا کرتے۔

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ يَعْنِىْ ابْنَ مُوْسٰى عَنْ اَبِى الْغَيْثِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِىْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

ابی الغیث نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فجر کی ان دو رکعتوں کے دوران نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہلی رکعت میں اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا .... اور دوسری رکعت میں

Marfat.com

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ اَوْ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ شَكَّ الدَّرَاوَرْدِيُّ۔

بَابُ ۲۴۲ الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَهَا۔

۱۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَاَبُوْ كَامِلٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالُوْا نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَقَالَ لَهٗ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَمَا يُجْزِيْ اَحَدَنَا مَمْشَاهُ اِلَى الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَضْطَجِعَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ لَا قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اَكْثَرَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلٰى نَفْسِهٖ قَالَ فَقِيْلَ لِابْنِ عُمَرَ هَلْ تُنْكِرُ شَيْئًا مِّمَّا يَقُوْلُ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ اجْتَرَاَ وَجَبُنَّا قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فَمَا ذَنْبِيْ اِنْ كُنْتُ حَفِظْتُ وَنَسُوْا۔

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضٰى صَلَاتَهٗ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ نَظَرَ فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ وَاِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اَيْقَظَنِيْ وَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنُهٗ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ يَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَمَّنْ حَدَّثَهٗ ابْنُ اَبِيْ عَتَّابٍ اَوْ غَيْرُهٗ

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ (۳:۵۲) یا اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ... (۲:۱۱۹) پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ دراوردی نے شک کیا ہے۔

ان کے بعد لیٹنا

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی فجر سے پہلے کی دو رکعتیں پڑھے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جائے۔ مروان بن حکم نے ان سے کہا کہ کیا اس کے لیے مسجد تک جانا کافی نہیں ہے کہ داہنی کروٹ پر لیٹے؟ عبید اللہ نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ جب یہ بات حضرت ابن عمر تک پہنچی تو انہوں نے کہا ابوہریرہ نے اپنی جان پر بوجھ ڈالا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر سے کہا گیا کہ کیا آپ ان کی بات کا انکار کرتے ہیں؟ کہا ایسا نہیں ہے بلکہ انہوں نے جرأت کی اور ہم ڈرے۔ جب یہ بات حضرت ابوہریرہ تک پہنچی تو انہوں نے کہا کہ اس میں میرا کیا گناہ ہے جبکہ میں نے یاد رکھا اور دوسرے حضرات بھول گئے۔

ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنی رات کی نماز پوری کر لیتے تو دیکھتے اگر میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے اور اگر میں سوئی ہوئی ہوتی تو مجھے جگا دیتے اور دو رکعتیں پڑھتے پھر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آ کر آپ کو نماز فجر کی اطلاع کرتا۔ پس آپ ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھتے پھر نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَۃُ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَاِنْ کُنْتُ نَائِمَۃً اِضْطَجَعَ وَاِنْ کُنْتُ مُسْتَیْقِظَۃً حَدَّثَنِیْ۔

علیہ وسلم جب فجر کی ان دو رکعتوں کو پڑھ لیتے اس وقت میں سوئی ہوئی ہوتی تو لیٹ جاتے اور اگر جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے۔

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِیُّ وَزِیَادُ بْنُ یَحْیٰی قَالَا نَا سَہْلُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ اَبِیْ مَکِیْنٍ نَا اَبُو الْفَضْلِ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَکَانَ لَا یَمُرُّ بِرَجُلٍ اِلَّا نَادَاہُ بِالصَّلٰوۃِ اَوْ حَرَّکَہٗ بِرِجْلِہٖ قَالَ زِیَادٌ قَالَ نَا اَبُو الْفَضْلِ۔

مسلم بن ابوبکرہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر کے لیے نکلا۔ آپ جس آدمی کے پاس سے بھی گزرتے اسے نماز کے لیے بلاتے یا اس کے پیر کو ہلا دیتے۔ زیاد کا بیان ہے کہ ابو الفضل نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی۔

بَابٌ ۲۷۳ اِذَا اَدْرَکَ الْاِمَامَ وَلَمْ یُصَلِّ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ۔

جماعت ہو رہی ہے تو فجر کی سنتیں نہ پڑھے

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ ابْنُ زَیْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الصُّبْحَ فَصَلَّی الرَّکْعَتَیْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوۃِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ یَا فُلَانُ اَیَّتُہُمَا صَلٰوتُکَ الَّتِیْ صَلَّیْتَ وَحْدَکَ اَوِ الَّتِیْ صَلَّیْتَ مَعَنَا۔

عاصم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی آیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز فجر پڑھا رہے تھے اس نے دو رکعتیں پڑھیں پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شامل ہو گیا فارغ ہونے پر آپ نے فرمایا کہ اے فلاں! ان دونوں میں سے تمہاری نماز کونسی ہے جو تنہا پڑھی یا جو ہمارے ساتھ پڑھی۔

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ نَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَۃَ ح وَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَۃُ عَنْ وَرْقَاءَ ح وَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ح وَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ نَا یَزِیْدُ بْنُ ہَارُوْنَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَکِّلِ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا زَکَرِیَّا بْنُ اِسْحٰقَ کُلُّہُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ

مسلم بن ابراہیم، حماد بن سلمہ۔ احمد بن حنبل، محمد بن جعفر شعبہ، ورقاء، حسن بن علی، یزید بن ہارون، حماد بن زید، ایوب، محمد بن متوکل، عبدالرزاق، زکریا ابن اسحاق، عمرو بن دینار، عطاء بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی اور نماز نہیں پڑھی جاتی۔

Marfat.com

فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ۔

بَاب ۴۲۴ مَنْ فَاتَتْهُ مَتٰى يَقْضِيْهَا۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّیْ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَانِ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْاٰنَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ان کی قضا کب پڑھے

محمد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو نماز فجر کے بعد دو رکعتیں پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز فجر کی دو رکعتیں ہوتی ہیں۔ وہ عرض گزار ہوا کہ جو دو رکعتیں اس سے پہلے ہوتی ہیں وہ میں نے نہیں پڑھی تھیں لہٰذا اب وہ پڑھی ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش رہے۔

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ عَطَاءُ بْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ رَوٰى عَبْدُ رَبِّهٖ وَيَحْيَى ابْنَا سَعِيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ مُرْسَلًا اَنَّ جَدَّهُمْ زَيْدًا صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حامد بن یحییٰ بلخی، سفیان، عطاء بن ابی رباح اس حدیث کو سعد بن سعید سے نقل کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبد ربہ اور یحییٰ یعنی سعید کے دونوں بیٹے اس حدیث کو مرسلاً روایت کرتے کہ ان کے جدِ امجد حضرت زید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔

بَاب ۴۲۵ الْاَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا۔

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ قَالَ قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرُمَ عَلَى النَّارِ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ رَوَاهُ الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

ظہر کے پہلے اور بعد چار رکعتیں پڑھنا

عنبسہ بن ابوسفیان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد چار رکعتوں کی حفاظت کرے وہ آگ پر حرام فرما دیا جائے گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے علاء بن حارث اور سلیمان بن موسیٰ نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَرْثَعٍ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ عَنِ

قرثع نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر سے پہلے چار رکعتیں جن کے درمیان سلام نہ پھیرا جائے تو

Marfat.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيهِنَّ تَسْلِيمٌ تُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ بَلَغَنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ قَالَ لَوْ حَدَّثْتُ عَنْ عُبَيْدَةَ بِشَيْءٍ لَحَدَّثْتُ عَنْهُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ عُبَيْدَةُ ضَعِيفٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ ابْنُ مِنْجَابٍ هُوَ سَهْمٌ۔

باب ۲۴۶ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْعَصْرِ۔

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي جَدِّي أَبُو الْمُثَنَّى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا۔

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ۔

باب ۲۴۷ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّينَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُمَا فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي بِهِ فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ عَلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ

ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں امام ابوداؤد نے فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یحییٰ بن سعید القطان فرمایا کرتے کہ اگر میں عبیدہ سے روایت کرتا تو اس حدیث کو روایت کرتا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبیدہ ضعیف ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن منجاب کا نام سہم ہے۔

نمازِ عصر سے پہلے نفلی نماز پڑھنا

ابوالمثنیٰ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو نماز عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے۔

عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

عصر کے بعد نماز پڑھنا

کریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر اور حضرت مسور بن مخرمہ نے یہ کہہ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا کہ ان سے ہم سب کا سلام کہنا اور عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق پوچھنا اور عرض کرنا کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ آپ انہیں پڑھتی ہیں اور ہمیں یہ بھی خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا ہے۔ پس میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور جس بات کے لیے مجھے بھیجا تھا وہ عرض کر دی فرمایا کہ حضرت ام سلمہ سے پوچھو۔ پس میں نکل کر ان حضرات کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے حضور جواب عرض کر دیا انہوں نے مجھے حضرت ام سلمہ کی خدمت میں بھیجا وہی پیغام دے کر جو

Marfat.com

أُمَّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيْهِمَا أَمَّا حِيْنَ صَلَّاهُمَا فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِيْ نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِيْ حَرَامٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْمِيْ بِجَنْبِهِ فَقُوْلِيْ لَهُ تَقُوْلُ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَسْمَعُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِيْ عَنْهُ قَالَتْ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا ابْنَةَ أَبِيْ أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِيْ نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُوْنِيْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔

حضرت عائشہ کے لیے بھیجا تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے منع فرماتے سُنا۔ پھر میں نے آپ کو انہیں پڑھتے دیکھا جبکہ آپ نماز عصر پڑھ لی تھی تو میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس انصار کے بنی حرام کی کچھ عورتیں تھیں تو آپ انہیں پڑھنے لگے پس میں نے ایک لڑکی کو یہ کہہ کر بھیجا کہ آپ کے پہلو میں کھڑی ہو کر کہنا کہ یا رسول اللہ! ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ کو ان دو رکعتوں سے منع فرماتے سُنا ہے اور آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔ اگر آپ ہاتھ سے اشارہ کریں تو پیچھے ہٹ آنا لڑکی نے ایسا ہی کیا تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا تو وہ پیچھے ہٹ گئی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا۔ اے ابوامیہ کی بیٹی! تم نے مجھ سے عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق پوچھا ہے تو میرے پاس عبدالقیس کے کچھ آدمی اپنی قوم کے اسلام کی خبر دینے آئے تھے جن کے باعث میں ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہ پڑھ سکا یہ دونوں وہی ہیں۔

باب ۲۴۸ مَنْ رَخَّصَ فِيْهِمَا إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً۔

جب سورج بلند ہو تو اس کی اجازت

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ الْأَجْدَعِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

وہب بن الاجدع نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے ماسوائے اس کے کہ سورج بلند ہو۔

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ إِثْرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ۔

عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے ماسوائے فجر اور عصر کے۔

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ نَا أَبَانُ نَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

ابو العالیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میرے پاس کتنے ہی بزرگوں نے شہادت دی

Marfat.com

شَهِدَ عِنْدِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

جن میں حضرت عمر بھی تھے اور ان میں حضرت عمر میرے نزدیک سب سے بزرگ ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز فجر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہو جائے اور نماز عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے۔

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ اللَّيْلِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَصَلِّ مَا شِئْتَ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَكْتُوبَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الصُّبْحَ ثُمَّ أَقْصِرْ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَتَرْتَفِعَ قِيسَ رُمْحٍ أَوْ رُمْحَيْنِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيُصَلِّي لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ مَا شِئْتَ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَكْتُوبَةٌ حَتَّى يَعْدِلَ الرُّمْحُ ظِلَّهُ ثُمَّ أَقْصِرْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ وَتُفْتَحُ أَبْوَابُهَا فَإِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلِّ مَا شِئْتَ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْصِرْ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيُصَلِّي لَهَا الْكُفَّارُ وَقَصَّ حَدِيثًا طَوِيلًا قَالَ الْعَبَّاسُ هٰكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ إِلَّا أَنْ أُخْطِئَ شَيْئًا لَا أُرِيدُهُ فَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ۔

ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! رات کے کون سے حصے میں زیادہ سنی جاتی ہے؟ فرمایا کہ رات کے آخری حصے میں جتنی چاہو نماز پڑھو کیونکہ وہ پیش کی جاتی اور لکھی جاتی ہے یہاں تک کہ صبح ہو جائے پھر جب سورج طلوع ہو کر ایک یا دو نیزوں کے برابر بلند ہو جائے اس وقت تک نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور آفتاب پرست اس کی پوجا کرتے ہیں پھر جتنی چاہو نماز پڑھو وہ پیش کی جاتی اور لکھی جاتی ہے، یہاں تک کہ نیزے کا سایہ اس کے برابر رہ جائے اس وقت نماز نہ پڑھو کیونکہ جہنم بھڑکائی جاتی اور اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جب سورج ڈھل جائے تو جتنی چاہو نماز پڑھو کیونکہ وہ پیش کی جاتی ہے یہاں تک کہ تم نماز عصر پڑھو۔ پھر غروب آفتاب تک نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور کفار اس کی پوجا کرتے ہیں اور کافی طویل حدیث بیان کرتے ہوئے عباس بن سالم نے کہا کہ ابو سلام نے ابو امامہ کے واسطے سے اسی طرح حدیث بیان کی مگر غیر ارادی طور پر مجھ سے اگر غلطی ہوئی ہو تو میں اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتا
ہوں اور اس کی بارگاہ میں رجوع کرتا ہوں۔

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا وُهَيْبٌ نَا قُدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَيُّوبَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ يَسَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَآنِي ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أُصَلِّي بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَالَ يَا يَسَارُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلَاةَ فَقَالَ لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ لَا تُصَلُّوا بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ۔

ابو علقمہ سے یسار مولیٰ ابن عمر نے فرمایا کہ مجھے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے طلوع فجر کے بعد نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا۔ اے یسار! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم یہی نماز پڑھ رہے تھے تو فرمایا حاضرین یہ بات ان لوگوں تک پہنچا دیں جو حاضر نہیں ہیں کہ طلوع فجر کے بعد دو رکعتوں کے سوا نماز نہ پڑھا کریں۔

Marfat.com

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ قَالَا نَشْهَدُ عَلٰى عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا مِنْ يَوْمٍ يَأْتِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا صَلّٰى بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ۔

اسود اور مسروق دونوں گواہی دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ کوئی دن ایسا نہیں آیا جس روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں۔

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ نَا عَمِّيْ نَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلٰى عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْعَصْرِ وَيَنْهٰى عَنْهَا وَيُوَاصِلُ وَيَنْهٰى عَنِ الْوِصَالِ۔

ذکوان مولیٰ عائشہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے اور دوسروں کو ان سے منع کرتے اور وصال کے روزے رکھتے اور دوسروں کو ان سے روکتے۔

بَابٌ ۴۲۹ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ۔

نماز مغرب سے پہلے نفل پڑھنا

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ لِمَنْ شَاءَ خَشْيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً۔

عبد اللہ بن بریدہ نے حضرت عبد اللہ بن المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیا کرو پھر فرمایا۔ اگر چاہو تو نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیا کرو تاکہ لوگ انہیں سنت نہ سمجھنے لگیں۔

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَزَّازُ أَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا مَنْصُوْرُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَرَاكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَآنَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا۔

مختار بن فلفل سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں۔ راوی حضرت انس کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا؟ فرمایا ہاں ہم نے دیکھا لیکن آپ نے نہ ہمیں حکم دیا اور نہ منع فرمایا۔

۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ

عبد اللہ بن بریدہ نے حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔

Marfat.com

اِذَا نَيْنِ صَلٰوةٌ لِمَنْ شَاءَ۔

۱۲۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ شُعَيْبٍ عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا وَرَخَّصَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ يَقُوْلُ هُوَ شُعَيْبٌ يَعْنِيْ وَهِمَ شُعْبَةُ فِيْ اِسْمِهٖ۔

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دو رکعتیں پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا نماز مغرب سے پہلے تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں انہیں پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا اور آپ نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کی اجازت دی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے یحییٰ بن معین کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کا نام شعیب ہے اور شعبہ کو اس کے نام میں وہم ہوا۔

باب ۴۵۰۔ صَلٰوةِ الضُّحٰى۔

چاشت کی نماز

۱۲۷۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ الْمَعْنٰى عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنِ ابْنِ اٰدَمَ صَدَقَةٌ تَسْلِيْمُهٗ عَلٰى مَنْ لَقِيَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُهٗ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ وَبُضْعَةُ اَهْلِهٖ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ رَكْعَتَانِ مِنَ الضُّحٰى حَدِيْثُ عَبَّادٍ اَتَمُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ الْاَمْرَ وَالنَّهْيَ زَادَ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَقَالَ كَذَا وَكَذَا وَزَادَ ابْنُ مَنِيْعٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدُنَا يَقْضِيْ شَهْوَتَهٗ وَتَكُوْنُ لَهٗ صَدَقَةٌ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ غَيْرِ حِلِّهَا اَلَمْ يَكُنْ يَاْثَمُ۔

احمد بن منیع، عباد بن عباد، مسدد، حماد بن زید، واصل یحییٰ بن عقیل، یحییٰ بن یعمر نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صبح ہوتے ہی آدمی کے ہر حصۂ جسم پر صدقہ لازم ہو جاتا ہے کسی سے ملنے پر سلام کرنا بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا بھی صدقہ ہے اور تکلیف دہ چیز کا راستے سے ہٹا دینا صدقہ ہے اور اپنی بیوی کا حق ادا کرنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے چاشت کے وقت دو رکعتیں پڑھنا کفایت کرتا ہے عباد کی حدیث زیادہ مکمل ہے اور مسدد نے امر و نہی کا ذکر نہیں کیا اور علاوہ ازیں باتیں کہیں۔ ابن منیع نے اپنی حدیث میں کہا کہ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر کوئی شہوت کے تحت ایسا کرے تو وہ صدقہ کیسے ہوگا؟ فرمایا کہ اگر وہ حرام جگہ ایسا کرتا تو گنہگار نہ ہو جاتا؟

۱۲۷۲۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ اَنَا خَالِدٌ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ فَلَهٗ بِكُلِّ صَلٰوةٍ صَدَقَةٌ وَصِيَامٍ صَدَقَةٌ وَحَجٍّ صَدَقَةٌ وَتَسْبِيْحٍ صَدَقَةٌ وَتَكْبِيْرٍ

ابو الاسود دیلمی نے فرمایا کہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا تو انہوں نے فرمایا۔ صبح کے وقت تم میں سے ہر ایک کے ہر جزوِ بدن پر صدقہ لازم آ جاتا ہے۔ ہر نماز صدقہ ہے، روزے کا صدقہ ہے، حج صدقہ ہے تسبیح، تکبیر اور تحمید ہر ایک صدقہ ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سارے اعمال صالحہ کو شمار کر کے فرمایا

Marfat.com

صَدَقَةٌ وَتَحْمِيدٌ صَدَقَةٌ فَعَدَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذِهِ الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ ثُمَّ قَالَ يُجْزِئُ أَحَدَكُمْ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَا الضُّحَى۔

کہ ان سب کی طرف سے جو تم میں سے چاشت کے وقت دو رکعتیں پڑھے گا تو اسے کفایت کریں گی۔

۱۲۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيِ الضُّحَى لَا يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ

سہل بن معاذ بن انس جہنی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز فجر پڑھ کر اپنے مصلے پر بیٹھا رہے یہاں تک کہ چاشت کی دو رکعتیں پڑھ لے۔ اس دوران اچھی بات کے سوا کچھ نہ کہے تو اس کی خطائیں معاف فرما دی جائیں گی اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔

۱۲۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ نَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِي إِثْرِ صَلٰوةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ۔

قاسم ابو عبد الرحمٰن نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک نماز سے دوسری نماز تک اگر کوئی لغو کام نہ کیا جائے تو ایسا عمل اعلیٰ نوشتہ ہوگا۔

۱۲۷۵۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ نَا الْوَلِيدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ابْنَ آدَمَ لَا تُعْجِزْنِي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي أَوَّلِ نَهَارِكَ أَكْفِكَ آخِرَهُ۔

کثیر بن مرہ سے روایت ہے کہ حضرت نعیم بن ہمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے آدم کے بیٹے! تو دن کے شروع میں چار رکعتیں پڑھنا نہ چھوڑ وہ تجھے اس دن کے آخر تک کفایت کریں گی۔

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ صَلَّى سُبْحَةَ الضُّحَى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفَتْحِ

کریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھیں اور ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے رہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا ہے کہ احمد بن صالح نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز نماز چاشت پڑھی۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔ ابن السرح سے روایت ہے کہ حضرت ام ہانی نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت

Marfat.com

سُبْحَةَ الضُّحٰى فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ اَنَّ اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ سُبْحَةَ الضُّحٰى بِمَعْنَاهُ۔

میں حاضر ہوئی اور نماز چاشت کا اس میں کوئی ذکر نہ کیا۔

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ مَا اَخْبَرَنَا اَحَدٌ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الضُّحٰى غَيْرَ اُمِّ هَانِئٍ فَاِنَّهَا ذَكَرَتْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِيْ بَيْتِهَا وَصَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ يَرَهُ اَحَدٌ صَلَّاهُنَّ بَعْدُ۔

ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ ہمیں کسی نے نہیں بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا سوائے حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کیونکہ انہوں نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز اپنے کاشانۂ اقدس میں غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں اس کے بعد آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے کسی نے نہ

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى فَقَالَتْ لَا اِلَّا اَنْ يَجِيْءَ مِنْ مَغِيْبِهِ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَ السُّوَرِ قَالَتْ مِنَ الْمُفَصَّلِ۔

عبد اللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز چاشت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا نہیں مگر سفر سے واپس آنے پر۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو سورتوں کو ملایا کرتے تھے فرمایا مفصل کو۔

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحٰى قَطُّ وَاِنِّيْ لَاُسَبِّحُهَا وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ اَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ اَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز ہرگز نہیں پڑھی لیکن میں اسے پڑھتی ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی عمل کو پسند فرماتے ہوئے بھی چھوڑ دیتے تھے کہ لوگ اس پر عمل کریں اور وہ ان پر فرض نہ فرما دیا جائے۔

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ وَاَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَا نَا زُهَيْرٌ نَا سِمَاكٌ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَثِيْرًا فَكَانَ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ الْغَدَاةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سماک نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ کیا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجالس میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا؟ فرمایا ہاں بارہا۔ آپ اس مصلے سے نہ اٹھتے جس پر نماز فجر پڑھی ہوتی یہاں تک کہ سورج نکل آتا جب آفتاب طلوع ہو جاتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوتے۔

Marfat.com

پارہ ــــ ۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۲۵ صَلٰوةِ النَّهَارِ۔

دن کی نماز کا بیان

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَارِقِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى۔

علی بن عبد اللہ بارقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات اور دن کی (نفلی) نماز کی دو دو رکعتیں ہیں۔ ف

ف۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ نوافل کا ہر دوگانہ جدا ہے لہٰذا ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھنا چاہیئے نیز درود ابراہیمی اور دعا بھی خواہ اس کے بعد سلام پھیرے یا نہ پھیرے۔ یہ روایت اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ نوافل کی ایک سلام کے ساتھ دو سے زیادہ رکعتیں نہ پڑھی جائیں بلکہ دیگر روایات کے مطابق نوافل کی دن میں چار اور رات میں آٹھ رکعت تک ایک سلام سے پڑھی جا سکتی ہیں۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ ادائیگی میں غیر مؤکدہ سنتوں کا معاملہ بھی نوافل جیسا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ نَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى اَنْ تَشَهَّدَ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ اَنْ تَبَاْسَ وَتَمَسْكَنَ وَتُقْنِعَ بِيَدَيْكَ وَتَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَللّٰهُمَّ فَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهِيَ خِدَاجٌ سُئِلَ اَبُوْدَاؤُدَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ مَثْنٰى قَالَ اِنْ شِئْتَ مَثْنٰى وَاِنْ شِئْتَ اَرْبَعًا۔

عبد اللہ بن حارث نے حضرت مطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کی دو دو رکعتیں ہیں تاکہ ہر دو رکعت پر تم تشہد پڑھو اور اپنی مصیبت و غربت کا سوال عرض کرتے ہوئے دونوں ہاتھ پھیلا کر کہو اللہ اللہ جو ایسا نہ کرے اس کی نماز نامکمل ہے۔ امام ابوداؤد سے پوچھا گیا کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے؟ فرمایا کہ چاہے دو دو پڑھو اور چاہے چار چار۔ ف

ف۔ اس روایت سے بھی معلوم ہو رہا ہے کہ نوافل کا ہر دوگانہ مستقل اور جدا ہے خواہ اس کے بعد سلام پھیرا جائے یا نہ پھیرا جائے نیز یہ کہ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرنا ضروری نہیں جیسا کہ یہاں امام ابوداؤد رحمۃ اللہ کی رائے سے واضح ہو رہا ہے۔ نماز میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا ابتدائی دور کی بات ہے بعد میں سکون و اطمینان کو ترجیح دی گئی۔ دعا نہ مانگنے کے باعث نماز کا ناقص رہنا ظاہر ہے کہ اس میں بندگی و برتری کے حضور اظہار عجز و نیاز کرنا اور بندہ اپنا عبودیت پیش کرنا ہے دعا کو چھوڑنا گویا مقصود نماز

Marfat.com

سے انحراف کرنا ہے اسی لیے احادیث میں اَلدُّعَاءُ هِيَ الْعِبَادَةُ اور اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ وارد ہوا ہے خدائے ذوالجلال تو فرمائے اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ تم مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ تو بندہ کیوں انحراف کرے اور بھاگے بلکہ رحمت الٰہیہ کے بادل برسنے اور سیراب کرنے کے لیے تلے رہتے ہیں اور اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ۔

باب ۷۵۲ صَلٰوةِ التَّسْبِيْحِ

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ النَّيْسَابُوْرِيُّ نَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ نَا الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَمَّاهُ اَلَا اُعْطِيْكَ اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اَحْبُوْكَ اَلَا اَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ قَدِيْمَهُ وَحَدِيْثَهُ خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ صَغِيْرَهُ وَكَبِيْرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ عَشْرَ خِصَالٍ اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِيْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّيَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ عُمُرِكَ مَرَّةً۔

صلوٰۃ التسبیح کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا۔ اے چچا جان! کیا میں تمہیں نہ دوں؟ کیا تمہیں فائدہ نہ پہنچاؤں؟ کیا تمہیں نہ سکھاؤں؟ کیا تمہیں ایسے دس کام نہ بتاؤں کہ جب تم انہیں کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرما دے پہلے اور پچھلے پرانے اور نئے، نادانستہ یا دانستہ کیے ہوئے چھوٹے یا بڑے، پوشیدہ یا ظاہر۔ دس کام یہ ہیں کہ تم چار رکعت پڑھو۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھو۔ جب حالت قیام میں تم پہلی رکعت کی قرأت سے فارغ ہو جاؤ تو کہو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پندرہ دفعہ۔ پھر رکوع میں اسے دس دفعہ کہو پھر رکوع سے سر اٹھا کر اسے دس دفعہ کہو پھر سجدے میں جھک جاؤ اور دس دفعہ اسے کہو۔ پھر سجدے سے سر اٹھا کر اسے دس دفعہ کہو۔ پھر دوسرے سجدے میں اسے دس دفعہ کہو۔ پھر اپنا سر اٹھا کر دس دفعہ کہو۔ اس طرح ہر رکعت میں پچھتر ہوں اور چار رکعتوں میں ایسا ہی کرو۔ اگر تم سے ہو سکے تو روزانہ ایسا ایک مرتبہ کر لیا کرو۔ اگر ایسا نہ کر سکو تو ہفتے میں ایک بار سہی۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں ایک بار سہی۔ یہ بھی نہ بن پڑے تو سالانہ ایک بار سہی اور یہ بھی نہ کر سکو تو عمر میں ایک بار سہی۔ ف۔

ف۔ اس حدیث کو ابوداؤد کے علاوہ ابن ماجہ، بیہقی، حاکم اور ابن خزیمہ نے روایت کیا۔ امام بخاری نے اسے القراءۃ خلف الامام میں نقل کیا۔ بعض حضرات نے اس کی اسناد میں کلام کرتے ہوئے موسیٰ بن عبدالعزیز کو مجہول قرار دیا ہے جبکہ یحییٰ بن معین

Marfat.com

اور نسائی نے اس کی توثیق کی ہے روایت کے مطابق اس کی تسبیحات کے مواقع میں اختلاف ہے لیکن یہ بات متفق ہے کہ ہر رکعت میں پچھتر اور چاروں رکعت میں یہ تسبیح تین سو بار پڑھی جائے گی۔ یہ نماز بھی گناہوں کی مغفرت کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہے اور اس کا پڑھنا نفع سے خالی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ الْأُبُلِّيُّ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ أَبُو حَبِيبٍ نَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ نَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ حَدَّثَنِي رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ يُرَوْنَ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتِنِي غَدًا أَحْبُوكَ وَأُثِيبُكَ وَأُعْطِيكَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُعْطِينِي عَطِيَّةً قَالَ إِذَا زَالَ النَّهَارُ فَقُمْ فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ يَعْنِي مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فَاسْتَوِ جَالِسًا وَلَا تَقُمْ حَتَّى تُسَبِّحَ عَشْرًا وَتَحْمَدَ عَشْرًا وَتُكَبِّرَ عَشْرًا وَتُهَلِّلَ عَشْرًا ثُمَّ تَصْنَعُ ذَلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَالَ فَإِنَّكَ لَوْ كُنْتَ أَعْظَمَ أَهْلِ الْأَرْضِ ذَنْبًا غُفِرَ لَكَ بِذَلِكَ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أُصَلِّيَهَا تِلْكَ السَّاعَةَ قَالَ صَلِّهَا مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ خَالُ هِلَالٍ الرَّأْيِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوفًا وَرَوَاهُ رَوْحُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَجَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ النُّكْرِيِّ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِ رَوْحٍ فَقَالَ حَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابو الجوزاء کا بیان ہے کہ مجھ سے ایک صحابی نے حدیث بیان کی جو لوگوں کے خیال میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کل میرے پاس آنا میں تمہیں کچھ عنایت کروں گا، رحمت کروں گا، عطا فرماؤں گا۔ میں سمجھا کہ آپ مجھے مال عطا فرمائیں گے فرمایا کہ جب دن ڈھل جائے تو چار رکعتیں پڑھنے کھڑے ہو جانا پھر گزشتہ حدیث کی طرح ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ پھر دوسرے سجدے سے سر اٹھا کر سیدھے بیٹھ جانا اور کھڑے نہ ہونا یہاں تک کہ دس دفعہ سبحان اللہ، دس دفعہ الحمدللہ، دس دفعہ اللہ اکبر اور دس دفعہ لآ الہ الا اللہ پڑھ لو۔ پھر چاروں رکعتوں میں ایسا ہی کرو۔ فرمایا کہ اگر تمہارے تمام اہل زمین سے زیادہ گناہ ہوں تب بھی اس کے باعث معاف فرما دیئے جائیں گے میں عرض گزار ہوا کہ اگر اس وقت نہ پڑھ سکوں؟ فرمایا کہ رات اور دن میں جب بھی پڑھ سکو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حبان بن ہلال، ہلال رازی کے ماموں ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے مستمر بن ریان، ابوالجوزاء نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے موقوفاً اور روح بن مسیب اور جعفر بن سلیمان نے عمرو بن مالک نکری، ابوالجوزاء، حضرت ابن عباس سے اسے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ روح کی حدیث میں حدیث نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے الفاظ بھی ہیں۔

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ حَدَّثَنِي الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَعْفَرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَذَكَرَ نَحْوَهُمْ قَالَ فِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى كَمَا

عروہ بن رویم کا بیان ہے کہ مجھ سے ایک انصاری نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جعفر سے فرمایا پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔ فرمایا کہ پہلی رکعت کے دوسرے سجدے میں۔ یہ مہدی بن میمون کی حدیث میں کہا ہے۔

Marfat.com

قَالَ فِي حَدِيثِ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ۔

باب ۷۵۳ رَكْعَتَيِ الْمَغْرِبِ أَيْنَ تُصَلِّيَانِ۔

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنِي أَبُو مُطَرِّفٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُوسَى الْفِطْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مَسْجِدَ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَصَلَّى فِيهِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلَاتَهُمْ رَآهُمْ يُسَبِّحُونَ بَعْدَهَا فَقَالَ هٰذِهِ صَلٰوةُ الْبُيُوتِ۔

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرْجَرَائِيُّ نَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ نَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ قَالَ أَبُو دَاؤدَ رَوَاهُ نَصْرٌ الْمُجَدَّرُ عَنْ يَعْقُوبَ مِثْلَهُ۔

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَسُلَيْمَانُ ابْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا نَا يَعْقُوبُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ مُرْسَلٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ يَعْقُوبَ يَقُولُ كُلُّ شَيْءٍ حَدَّثْتُكُمْ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ مُسْنَدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۷۵۶ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ۔

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا زَيْدُ ابْنُ الْحُبَابِ الْعُكْلِيُّ نَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ حَدَّثَنِي مُقَاتِلُ بْنُ بَشِيرٍ الْعِجْلِيُّ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ سَأَلْتُهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ

مغرب کے بعد دو رکعتیں کہاں پڑھی جائیں

سعد بن اسحاق، اسحاق بن کعب نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی عبد الاشہل کی مسجد میں جلوہ افروز ہوئے اور وہاں مغرب کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو اس کے بعد نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ یہ نماز تو گھروں میں پڑھنے والی ہے۔

حسین بن عبد الرحمٰن جرجانی، طلق بن غنام، یعقوب بن عبد اللہ، جعفر بن ابو مغیرہ، سعید بن جبیر سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب کے بعد کی دو رکعتوں میں اتنی طویل قرأت پڑھا کرتے تھے کہ جو لوگ مسجد میں ہوتے وہ چلے جاتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے نصر مجذر نے یعقوب سے اسی کے مانند۔

احمد بن یونس اور سلیمان بن داؤد عتکی، یعقوب، جعفر سعید بن جبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے معناً اور مرسلاً روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے محمد بن حمید کو فرماتے ہوئے سنا اور انہوں نے یعقوب کو ارشاد فرماتے سنا کہ میں جعفر عن سعید بن جبیر کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تمہیں حدیث سناؤں وہ مسند ہو گی کہ حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

عشاء کی سنتیں

شریح بن ہانی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی نماز عشاء پڑھ کر میرے پاس تشریف لاتے تو

Marfat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ إِلَّا صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَلَقَدْ مُطِرْنَا مَرَّةً بِاللَّيْلِ فَطَرَحْنَا لَهُ نِطْعًا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى ثُقْبٍ فِيهِ يَنْبُعُ الْمَاءُ مِنْهُ وَمَا رَأَيْتُهُ مُتَّقِيًا الْأَرْضَ بِشَيْءٍ مِنْ ثِيَابِهِ قَطُّ۔

چار یا چھ رکعتیں ضرور پڑھتے اور ایک دفعہ رات کے وقت بارش ہوئی تو ہم نے آپ کے لیے چمڑا بچھا دیا اور گویا میں اب بھی دیکھ رہی ہوں کہ اس کے سوراخ سے پانی نکل کر بہہ رہا ہے اور میں نے کبھی آپ کو نہیں دیکھا کہ مٹی سے اپنے کپڑے بچاتے ہوں۔ ف

ف۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانا کہ "اس سوراخ کو گویا میں اب بھی دیکھ رہی ہوں کہ پانی اس کے اندر سے بہہ رہا ہے"۔ یہی تو سچی محبت کی نشانی ہے کہ محب صادق کے دل و دماغ میں محبوب کی یادوں کا چراغاں رہتا ہے اور پھر بات کس محبوب کی ہے جو مخلوق ہی کا محبوب نہیں بلکہ خالق و مالک کا بھی محبوب ہے جس کی پیروی پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کو موقوف رکھتے ہوئے فرمایا قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ (۳:۳۱) کائنات کا ہر فرد پروردگار عالم کی رضا چاہتا ہے لیکن پروردگار عالم اپنے محبوب کی رضا چاہتا ہے۔ اسی لیے تو فرمایا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ (۹۳:۵) نیز فرمایا فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا (۲:۱۴۴) ایسے محبوب کی یادوں کا محب صادق کے ذہن میں ہر وقت کیوں چراغاں نہ رہے گا وہ تو زبانِ حال سے ہر وقت یہی کہہ رہا ہوگا۔ ؎

ان کی دھن، ان کی لگن، ان کی تمنا، ان کی یاد
مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات

ابواب ۲۵ قِيَامِ اللَّيْلِ۔

باب ۲۵ نَسْخِ قِيَامِ اللَّيْلِ وَالتَّيْسِيرِ فِيهِ۔

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ ابْنُ شَبُّوَيْهِ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي الْمُزَّمِّلِ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا نِصْفَهُ نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الَّتِي فِيهَا عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ وَنَاشِئَةَ اللَّيْلِ أَوَّلَهُ وَكَانَتْ صَلَاتُهُمْ لِأَوَّلِ اللَّيْلِ يَقُولُ هُوَ أَجْدَرُ أَنْ تُحْصُوا مَا فَرَضَ اللهُ عَلَيْكُمْ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَذَلِكَ أَنَّ الْإِنْسَانَ إِذَا نَامَ لَمْ يَدْرِ مَتَى يَسْتَيْقِظُ وَقَوْلُهُ أَقْوَمُ قِيلًا هُوَ أَجْدَرُ أَنْ يَفْقَهَ فِي الْقُرْآنِ وَقَوْلُهُ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا

رات کی نماز کا بیان

تہجد کی فرضیت کا منسوخ ہونا اور اس میں آسانی

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ سورۃ المزمل میں فرمایا گیا۔ "رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے" (۷۳: ۱ تا ۳) یہ حکم آیت۔ "اسے معلوم ہے اے مسلمانو! تم سے رات کا شمار نہ ہو سکے گا تو اس نے اپنے کرم سے تم پر رجوع فرمائی۔ اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو" (۷۳: ۲۰) سے منسوخ فرما دیا۔ رات کا جاگنا ابتدا میں ہے اور صحابہ کرام رات کے پہلے حصے میں نماز پڑھتے تھے۔ فرماتا ہے کہ اس کا شمار کرنا زیادہ آسان ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر رات کا قیام فرض فرمایا ہے کیونکہ انسان جب سو جاتا ہے تو معلوم نہیں کب جاگے اور ارشاد خداوندی اقوم قیلاً سے مراد ہے کہ یہ وقت قرآن مجید سمجھنے کے لیے زیادہ مناسب

Marfat.com

يَقُوْلُ قَرَأَ غَاطِيْلًا۔

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْمَرْوَزِيَّ نَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَوَّلُ الْمُزَّمِّلِ كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهِمْ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى نَزَلَ اٰخِرُهَا وَكَانَ بَيْنَ اَوَّلِهَا وَاٰخِرِهَا سَنَةٌ۔

بَابٌ ۴۵۶ قِيَامِ اللَّيْلِ۔

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطٰنُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ مَكَانَ كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اَبِيْ قَيْسٍ يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ لَا تَدَعْ قِيَامَ اللَّيْلِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُهٗ وَكَانَ اِذَا مَرِضَ اَوْ كَسِلَ صَلّٰى قَاعِدًا۔

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيٰى نَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَاَيْقَظَ امْرَاَتَهٗ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَاَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَاِنْ اَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ۔

ہے اور ارشاد باری تعالیٰ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۲

سماک حنفی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کہ جب سورۂ المزمل کا پہلا حصہ نازل ہوا تو صحابہ کرام رمضان المبارک کے برابر قیام کیا کرتے تھے یہاں تک کہ آخری حصہ نازل ہو گیا۔ پہلے اور آخری حصے کے درمیان ایک سال کا وقفہ ہے

راتوں کو قیام کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے سوئے ہوئے آدمی کی گردن میں شیطان تین گرہیں لگا دیتا ہے ہر گرہ پر یہ بات دلنشین کرتا ہے کہ ابھی کافی رات پڑی ہے لہٰذا سو تا رہ پس اگر وہ جاگ کر اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور نماز پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ پس وہ صبح کرتا ہے خوش و خرم اور ہشاش و بشاش ورنہ پریشان حال اور پژمردہ رہتا ہے۔

عبداللہ بن ابو قیس سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رات کے قیام کو ترک نہ کیا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے نہیں چھوڑا تھا اور آپ جب بیماری یا سستی کی حالت میں ہوتے تو بیٹھ کر نماز پڑھتے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اور اپنی بیوی کو جگاتا ہے اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھتی ہے اور اپنے خاوند کو جگاتی ہے اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکتی ہے۔ ف

Marfat.com

ف۔ راتوں کو اٹھنا اور اپنے پروردگار کی عبادت کرنا بڑی سعادت اور نیک بختی کی بات ہے جو خاوند اس دولت سے مشرف ہو اور اپنی بیوی کو بھی اس میں شریک کرے وہ اور خوش نصیب۔ اسی طرح خاوند کو جگانے والی بیوی ایسے سعادت مند جوڑے کو در و دیوار بھی حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوں گے۔ رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے شیدائیوں کو شب بیداری پر حریص دیکھنا چاہتے تھے کیونکہ اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَّأَقْوَمُ قِيلًا ٥ (٧٣ : ٦) یہ نفس پر تو گراں ہے لیکن بات کو سیدھا کرنے کے لیے نسخۂ کیمیا ہے کیونکہ :۔

عطار ہو، رومی ہو، رازی ہو، غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی !

١٢٩٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ ابْنِ بَزِيعٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا أَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَ فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ ابْنُ كَثِيرٍ وَلَا ذَكَرَ أَبَا هُرَيْرَةَ جَعَلَهُ كَلَامَ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ وَأُرَاهُ ذَكَرَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدِيثُ سُفْيَانَ مَوْقُوفٌ۔

ابن کثیر، سفیان، مسعر، علی بن اقمر، محمد بن حاتم بن بزیع، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، اعمش، علی بن اقمر، اغر، حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کے وقت آدمی اپنی بیوی کو جگائے اور دونوں نماز پڑھیں یا دونوں دو۲ رکعتیں پڑھیں تو وہ ذکر کرنے والوں میں لکھے جاتے ہیں۔ ابن کثیر نے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا اور نہ حضرت ابو ہریرہ کا ذکر کیا اور اسے حضرت ابو سعید کا کلام بتایا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابن مہدی نے اسے سفیان سے روایت کیا ہے اور میرے خیال میں حضرت ابو ہریرہ کا ذکر کیا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ سفیان کی حدیث موقوف ہے۔

بَابُ ٧٥٧ النُّعَاسِ فِي الصَّلَاةِ۔

نماز میں نیند آنا

١٢٩٦ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز میں نیند آئے تو اسے سو جانا چاہیئے یہاں تک کہ نیند دور ہو جائے۔ کیونکہ جب تم میں سے کوئی اونگھتے ہوئے نماز پڑھے گا تو ہو سکتا ہے کہ وہ بخشش مانگنے کی جگہ اپنے آپ کو گالی دے رہا ہو۔

١٢٩٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی رات کے وقت قیام کرے اور قرآن مجید اس کی زبان پر لڑکھڑانے لگے اور معلوم نہ ہو کہ کیا کہہ رہا ہے تو اسے سو جانا

Marfat.com

عَلٰی لِسَانِہٖ فَلَمْ یَدْرِ مَا یَقُوْلُ فَلْیَضْطَجِعْ۔

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ وَھٰرُوْنُ بْنُ عَبَّادٍ الْاَزْدِیُّ اَنَّ اِسْمٰعِیْلَ بْنَ اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَہُمْ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَیْنَ سَارِیَتَیْنِ فَقَالَ مَا ھٰذَا الْحَبْلُ فَقِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذِہٖ حَمْنَۃُ ابْنَۃُ جَحْشٍ تُصَلِّیْ فَاِذَا اَعْیَتْ تَعَلَّقَتْ بِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِتُصَلِّ مَا اَطَاقَتْ فَاِذَا اَعْیَتْ فَلْتَجْلِسْ قَالَ زِیَادٌ فَقَالَ مَا ھٰذَا قَالُوْا لِزَیْنَبَ تُصَلِّیْ فَاِذَا کَسِلَتْ اَوْ فَتَرَتْ اَمْسَکَتْ بِہٖ فَقَالَ حُلُّوْہُ فَقَالَ لِیُصَلِّ اَحَدُکُمْ نَشَاطَہٗ فَاِذَا کَسِلَ اَوْ فَتَرَ فَلْیَقْعُدْ۔

باب ۷۵۸ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِہٖ۔

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ مَرْوَانَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَۃَ الْمُرَادِیُّ قَالَا نَا ابْنُ وَھْبٍ الْمَعْنٰی عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ یَزِیْدَ وَعُبَیْدَ اللّٰہِ اَخْبَرَاہُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ قَالَا عَنِ ابْنِ وَھْبِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِہٖ اَوْ عَنْ شَیْءٍ مِنْہُ فَقَرَاَہٗ مَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَصَلٰوۃِ الظُّھْرِ کُتِبَ لَہٗ کَاَنَّمَا قَرَاَہٗ مِنَ اللَّیْلِ۔

باب ۷۵۹ مَنْ نَوَی الْقِیَامَ فَنَامَ۔

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ عَنْ مَالِکٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ رَجُلٍ عِنْدَہٗ رِضًی اَنَّ عَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

چاہیئے۔

عبدالعزیز نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو دو ستونوں سے رسی بندھی ہوئی دیکھی۔ فرمایا کہ یہ رسی کیسی ہے؟ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! یہ حمنہ بنت جحش نماز پڑھتی ہے جب تھک جاتی ہے تو اس کے ساتھ لٹک جاتی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بساط کے مطابق نماز پڑھے جب تھک رہے تو بیٹھ جانا چاہیئے۔ زیاد کی حدیث میں ہے آپ نے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ زینب کی ہے جو نماز پڑھتی ہے جب سست پڑ جائے یا تھک جائے تو اسے تھام لیتی ہے فرمایا کہ اسے کھول دو۔ فرمایا کہ تم اپنی بساط کے مطابق نماز پڑھا کرو جب سست پڑ جاؤ یا تھک جاؤ تو بیٹھ جانا چاہیئے۔

جس کا سونے کے باعث وظیفہ رہ جائے

قتیبہ بن سعید، ابوصفوان عبداللہ بن سعید بن عبدالملک بن مروان۔ سلیمان بن داؤد اور محمد بن سلمہ مرادی، ابن وہب یونس، ابن شہاب، سائب بن یزید اور عبیداللہ، عبدالرحمن بن عبد، ابن وہب بن عبد القاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو اپنے ورد وظیفے کو چھوڑ کر سو جائے تو اسے نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان میں پڑھ لے ایسا کرنے پر اس کے لیے یہی لکھا جائے گا کہ گویا اس نے رات میں ہی پڑھا ہے۔

جس کا قیام کرنے کا ارادہ تھا لیکن سوتا رہا

سعید بن جبیر نے اپنے ایک معتمد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

سَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنِ امْرِئٍ تَكُوْنُ لَهٗ صَلٰوةٌ بِلَيْلٍ يَغْلِبُهٗ عَلَيْهَا نَوْمٌ اِلَّا كُتِبَ لَهٗ اَجْرُ صَلٰوتِهٖ وَكَانَ نَوْمُهٗ عَلَيْهِ صَدَقَةً۔

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے رات کے وقت نماز پڑھنی تھی لیکن اس پر نیند غالب آگئی تو اس کے لیے نماز کا ثواب لکھ دیا جائے گا اور نیند اس کے لیے صدقہ ہو گی۔

بَابٌ ۴۶۰ اَيُّ اللَّيْلِ اَفْضَلُ۔

رات کا افضل حصہ

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور عبداللہ اغر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارا رب عزوجل ہر رات میں آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جبکہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی ہو اور فرماتا ہے کہ جو مجھ سے دعا کرے گا تو میں دعا قبول فرماؤں گا۔ جو مجھ سے سوال کرے گا تو میں عطا کروں گا۔ جو مجھ سے بخشش چاہے گا تو میں اسے بخش دوں گا۔ ف

ف۔ یہ حدیث اسی سند کے ساتھ مؤطا امام مالک کی مرویات سے ہے۔ اس حدیث میں رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا کے الفاظ سے بدعتیں نے دھوکا کھایا اور فرق باطلہ سے مشبہ وجہمیہ کی ضلالتوں سے حصہ پایا ہے وہ خود گمراہ ہوئے اور دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں کوشاں رہتے ہیں ان کا خیال ہے کہ خدائے سبوح وقدوس عرش پر رہتا ہے اور پچھلی رات پہلے آسمان پر اتر آتا ہے یہ خدا کی ذات وصفات سے ناآشنا ہونے کا ثبوت ہے کیونکہ اترنا چڑھنا اور آنا جانا اس کے افعال ہیں جو مجسم ہو۔ جب باری تعالیٰ عزشانہٗ جسم سے پاک اور بے نیاز ہے تو ایسے افعال کے مواقع پر اس کے حق میں یہی عقیدہ رکھا جا سکتا ہے کہ اس کے ظاہر پر ایمان لائیں اور حقیقی مفہوم کو خدا کے سپرد کر دیں کیونکہ جب خدا کی ذات وصفات کسی عقل میں آ نہیں سکتیں، سما نہیں سکتیں تو اپنی قدرت کو آپ ہی جانے اور کیوں نہ ایسا کہیں کہ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى (۱۶: ۶۰) اگر خدا کے لیے انسانوں یا کسی بھی مجسم مخلوق کی طرح چلنا پھرنا اور اترنا چڑھنا مانا جائے تو اس کے پیر ہوئے جن سے چلتا ہو گا اور جسم ہوا کہ پیر تو جسم کا حصہ ہوتے ہیں۔ یہ فرقہ مشبہ کے راستے پر چلنا اور حق وصداقت سے مچلنا ہوا کیونکہ جو جسم رکھتا اور چلنے کے لیے پیروں کا محتاج ہے اسے اللہ الصمد (۱۱۲: ۲) کس منہ سے کہا جائے گا؟ چلیے ان کا مجسم خدا چل کر آسمان دنیا پر اتر آیا، آسمان میں سما گیا كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ (۵۵: ۲۶) پڑھ کر بتائیں کہ اس طرح انہوں نے خدا کو فانی بنا دیا یا نہیں؟ کیونکہ دنیا کے پردے پر جو چیز کسی جگہ بھی ہے یا ہو گی، خواہ زمین میں تحت الثریٰ تک یا آسمان میں عرش معلیٰ تک وہ فانی ہے۔ قرآن کریم میں مخلوق کے اس ذکر فنا کے ساتھ ہی یہ استثناء موجود ہے۔ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ (۵۵: ۲۷)، یہ اسی وجہ سے ہے کہ باری تعالیٰ عزشانہٗ اس کائنات ارضی و سماوی کی کسی جگہ میں نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے اور نہ کوئی چیز اسے اپنے اندر سما سکتی ہے کیونکہ اس کی ذات کریم باقی ہے اور فانی چیز باقی کا احاطہ نہیں کر سکتی اور نہ ذات باقی کسی بڑی سے بڑی فانی چیز میں سما سکتی ہے خواہ وہ آسمان دنیا ہو یا عرش و کرسی۔ بلکہ اس کی ذات کریم تو نہ کسی کے علم وادراک میں آئے اور نہ کسی کے وہم وگمان میں سمائے کیونکہ اَلَا اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ (۴۱: ۵۴)

Marfat.com

جب اس نے مخلوق کے ہر فرد کا احاطہ کر رکھا ہے تو یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ مخلوق کا کوئی فرد ذات باری تعالیٰ کا احاطہ کرے اسے اپنے اندر سمو سکے اور خدا اس کے اندر سما سکے۔ لہٰذا خداوند قدوس کی ذات تو علم و ادراک میں بھی نہیں سماتی چہ جائیکہ زمان و مکان میں سمائے اسی لیے عارف حقانی، قطب ربانی، غوث صمدانی، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء) نے حقیقت کے چہرے سے پردہ ہٹاتے ہوئے اس اسلامی عقیدے کو یوں بیان کیا ہے۔ "ہم ایسے خدا کی ہرگز پرستش نہیں کرتے جو احاطۂ شہود میں آ سکے، یا دیکھا جا سکے۔ دائرہ معلومات میں آ سکے اور وہم و گمان میں سما سکے۔ کیونکہ مشہود، مرئی، معلوم، موہوم اور متخیل بھی مشاہدہ کرنے والے دیکھنے والے، جانتے والے اور خیال دوڑانے والے کی طرح مخلوق و حادث ہے۔" (مبدا و معاد مترجم، مطبوعہ کراچی ص ۴۷)۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۴۶۱ وَقْتُ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو کس وقت قیام فرمایا کرتے تھے

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ نَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُوقِظُهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِاللَّيْلِ فَمَا يَجِيءُ السَّحَرُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ حِزْبِهِ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب رات کے وقت اللہ تعالیٰ جگا دیتا تو صبح ہونے سے پہلے اپنے ورد و ظائف سے فارغ ہو جایا کرتے تھے۔

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ وَهٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهَا أَيَّ حِينٍ كَانَ يُصَلِّي قَالَتْ كَانَ إِذَا سَمِعَ الصُّرَاخَ قَامَ فَصَلَّى۔

ابراہیم بن موسیٰ، ابوالاحوص، ہناد، ابوالاحوص، ابراہیم، اشعث ان کے والد ماجد، مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق پوچھا کہ کس وقت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ جب مرغ کی آواز سنتے تو نماز پڑھنے کھڑے ہو جاتے۔

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس صبح کے وقت سوئے رہتے تھے۔

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الدُّؤَلِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَخِي حُذَيْفَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت حذیفہ کے بھتیجے عبدالعزیز سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوئی حادثہ پیش آتا تو نماز میں مشغول ہو جاتے

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلّٰى۔

١٣٠٦ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا الْهِقْلُ ابْنُ زِيَادٍ السَّكْسَكِيُّ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيَّ يَقُولُ كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتِيهِ بِوَضُوئِهِ وَلِحَاجَتِهِ فَقَالَ سَلْنِي فَقُلْتُ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَوَغَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گزاری اور آپ کے لیے وضو اور قضائے حاجت کے لیے پانی پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ سے مانگ لو۔ پس میں عرض گزار ہوا کہ جنت میں آپ کی رفاقت فرمایا کہ اس کے سوا اور کچھ؟ عرض کی کہ یہی کافی ہے۔ فرمایا کہ زیادہ سجدے کر کے میری مدد کرتے رہنا۔ ف

ف۔ یہ روایت سنن ابوداؤد کے علاوہ صحیح مسلم، سنن ابن ماجہ اور معجم کبیر طبرانی میں بھی موجود ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ پروردگار عالم کے خلیفۂ اعظم، محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دریائے کرم جوش میں آیا تو حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے فرمایا سَلْ سنن ابوداؤد میں سَلْنِی ہے یعنی مجھ سے مانگ لو۔ طبرانی میں ہے۔ سلنی فاعطیک مجھ سے مانگ لو میں عطا فرما دوں گا۔ موجودہ شرک فروش ٹولے کے بقول تو یہ فرمانا تھا کہ جو کچھ مانگنا ہو خدا سے مانگو اور ہم بھی دعا کریں گے بلکہ اس کے برعکس فرمایا کہ ہم سے مانگو میں عطا فرما دوں گویا یہ خلافتِ عظمیٰ کا اظہار فرمایا جا رہا ہے اور یہ بھی نہیں فرمایا کہ جو کچھ ہمارے کاشانۂ اقدس میں نظر آئے اس میں سے جو جی چاہے مانگ لو۔ بلکہ فرمایا کہ جو جی میں آئے ہم سے مانگو۔ صحابۂ کرام کا بھی یہی عقیدہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ باری تعالیٰ کے خلیفہ اعظم اور ماذون و مختار ہیں لہٰذا دنیا و آخرت کی ہر چیز دے سکتے ہیں اسی لیے حضرت ربیعہ نے نہ صرف جنت مانگی بلکہ حضور سے جنت میں آپ کی رفاقت مانگی۔ اگر حضور سے مانگنا شرک ہوتا تو حضور خود ایسا کیوں فرماتے؟ حضرت ربیعہ کیوں حضور سے مانگتے؟ محدثین کرام کیوں ایسی حدیثوں کو کتب احادیث میں درج کرتے؟ کیا حضور نے حضرت ربیعہ کو شرک کی تعلیم دی کیا حضرت ربیعہ نے حضور سے جنت میں رفاقت مانگ کر شرک کیا؟ کیا محدثین کرام نے ایسی حدیثوں کو اپنی کتابوں میں جگہ دے کر شرک کی نشر و اشاعت کی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ اگر توحید کے نام نہاد علمبرداروں کے نزدیک یہ شرک نہیں تو ان مہربانوں کو بھولے بھالے مسلمانوں پر ترس کھاتے ہوئے توحید اور شرک کی تعریفوں پر نظر ثانی کر لینی چاہیے جبکہ ایسا کرنے سے مسلمانوں کو مشرک ٹھہرا کر ان کے خرمن اتحاد میں آگ لگانے کا ابلیسی منصوبہ دریا برد ہو جائے گا اور بڑی حد تک اتفاق و اتحاد کی جانفزا ہوائیں چلنے لگیں گی۔ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ کے اندر اس حدیث کی شرح لکھتے ہوئے خاتم المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۲ء نے اہل حق کی ترجمانی کا فریضہ یوں ادا کیا ہے۔

از اطلاق سوال کرد کہ فرمود سَلْ بخواہ تخصیص نکرد بمطلوبے خاص معلوم میشود کہ کار ہمہ بدست ہمت و کرامت اوست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہرچہ خواہد ہر کرا خواہد باذن پروردگار خود دہد۔

مطلق سوال کرنے کے لیے فرمانا کہ مانگ لو اور کسی خاص مطلوب چیز کی تخصیص نہ کرنا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام کام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دست مبارک کی ہمت و کرامت سے وابستہ ہیں کہ جو چیز چاہیں اور جس کے لیے چاہیں اپنے پروردگار

Marfat.com

کے حکم سے عطا فرمائیں۔

اسی حدیث کی شرح لکھتے ہوئے گیارہویں صدی کے مجدد برحق اور اہلسنت وجماعت کے مایۂ ناز محقق ومحدث علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری (۱۰۱۴ھ/۱۶۰۵ء) نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اس حقیقت کے چہرے سے یوں نقاب ہٹائی ہے۔

يُؤْخَذُ مِنْ إِطْلَاقِهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللهَ تَعَالَى مَكَّنَهُ مِنْ إِعْطَاءِ كُلِّ مَا أَرَادَ مِنْ خَزَائِنِ الْحَقِّ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس مطلق حکم فرمانے سے معلوم ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مقرر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں سے جس کو جو چیز چاہیں عطا فرمائیں۔

اس لیے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ نے مسلمانوں کو یوں فہمائش کی ہے۔ ؎

اگر خیریت دنیا و عقبیٰ آرزو داری
بدرگاہش بیا و ہرچہ می خواہی تمنا کن

امام محمد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ بردہ شریف میں اس عقیدے کو یوں نظم فرمایا۔ ؎

فَإِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

ماضی قریب کے ایک عاشق صادق نے یہ عقیدہ یوں بیان فرمایا ہے۔ ؎

مانگیں گے، مانگے جائیں گے، منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے!

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ تَتَجَافَى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ قَالَ كَانُوْا يَتَيَقَّظُوْنَ مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ يُصَلُّوْنَ قَالَ وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ قِيَامُ اللَّيْلِ۔

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت "ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں" (۳۲: ۱۶) کے متعلق فرمایا کہ لوگ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھا کرتے تھے۔ حسن بصری کہا کرتے کہ رات کو قیام کیا کرتے تھے۔

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ وَابْنُ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ فِي قَوْلِهِ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ قَالَ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِيْمَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ زَادَ فِي حَدِيْثِ يَحْيَى وَكَذٰلِكَ تَتَجَافَى جُنُوْبُهُمْ۔

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس نے آیت "وہ رات میں کم سویا کرتے" (۵۱: ۱۷) کے متعلق فرمایا کہ لوگ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھا کرتے۔ یحییٰ بن سعید کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اسی طرح آیت تَتَجَافَى جُنُوْبُهُمْ کے متعلق فرمایا۔

بَابُ ۳۶۲ افْتِتَاحِ صَلٰوةِ اللَّيْلِ بِرَكْعَتَيْنِ۔

رات کی نماز میں پہلے دو رکعتیں پڑھے

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ

ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

Marfat.com

نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کے وقت نماز پڑھے تو پہلے دو ہلکی سی رکعتیں پڑھ لے۔

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ نَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ عَنْ رَبَاحٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا بِمَعْنَاهُ زَادَ ثُمَّ لِيُطَوِّلْ بَعْدُ مَا شَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَجَمَاعَةٌ عَنْ هِشَامٍ أَوْقَفُوهُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَيُّوبُ وَابْنُ عَوْنٍ أَوْقَفُوهُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ فِيهِمَا تَجَوُّزٌ۔

مخلد بن خالد، ابراہیم بن خالد، رباح، معمر، ایوب، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معناً روایت کی اور یہ بھی فرمایا۔ پھر اس کے بعد جتنی چاہے طویل پڑھے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو حماد بن سلمہ، زہیر بن معاویہ اور ایک جماعت نے ہشام سے اور اسے حضرت ابوہریرہ پر موقوف کیا اور اسی طرح ایوب اور ابن عون نے حضرت ابوہریرہ سے اسے موقوفاً روایت کیا اور اسے روایت کیا ابن عون نے محمد بن سیرین سے اور ان دونوں میں فیھما تجوز فرمایا۔

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ حَنْبَلٍ يَعْنِي أَحْمَدَ نَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنِ الْأَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقِيَامِ۔

احمد بن حنبل، حجاج، ابن جریج، عثمان بن ابو سلیمان، ازدی عبید بن عمیر، حضرت عبد اللہ بن حبشی خثعمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے، فرمایا کہ طویل قیام کرنا۔

بَابٌ ۲۵ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى۔

نمازِ شب کی دو دو رکعتیں ہیں

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى۔

عبد اللہ بن دینار نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز شب کی دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تم میں سے کسی کو صبح ہونے کا ڈر ہو تو ایک رکعت اور پڑھ کر اپنی پڑھی ہوئی ساری نماز کو وتر بنا لے۔

بَابٌ ۲۶ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ۔

رات کی نماز میں قرأت کا آواز سے پڑھنا

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَكَانِيُّ

محمد بن جعفر ورکانی، ابو الزناد، عمرو بن ابو عمرو مولیٰ مطلب

Marfat.com

نا ابنُ أبي الزِّنادِ عن عَمرِو بنِ أبي عَمرٍو مولى المُطَّلِبِ عن عِكرِمةَ عن ابنِ عبّاسٍ قال كانت قراءةُ النبيِّ صلّى الله عليه وسلّم على قدرِ ما يَسمَعُهُ مَن في الحُجرةِ وهو في البيتِ۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرأت ایسی ہوتی کہ جو حجرے میں ہوتا وہ سن لیتا جبکہ آپ کاشانۂ اقدس میں ہوتے۔

۱۳۱۴۔ حدّثنا محمّدُ بنُ بكّارِ بنِ الرّيّانِ نا عبدُ اللهِ بنُ المُبارَكِ عن عِمرانَ بنِ زائدةَ عن أبيهِ عن أبي خالدٍ الوالبيِّ عن أبي هُريرةَ أنّه قال كانت قراءةُ النبيِّ صلّى الله عليه وسلّم باللّيلِ يَرفَعُ طَوراً ويَخفِضُ طَوراً قال أبو داود أبو خالدٍ الوالبيُّ اسمُهُ هُرمُز۔

ابو خالد والبی سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رات کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرأت ایسی ہوتی کہ کبھی بلند آواز سے پڑھتے اور کبھی آہستہ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابو خالد والبی کا اسم گرامی ہرمز ہے۔

۱۳۱۵۔ حدّثنا موسى بنُ إسمعيلَ نا حمّادٌ عن ثابتٍ البُنانيِّ عن النبيِّ صلّى الله عليه وسلّم ح وحدّثنا الحسنُ بنُ الصّبّاحِ نا يحيى بنُ إسحٰقَ نا حمّادُ بنُ سلمةَ عن ثابتٍ البُنانيِّ عن عبدِ اللهِ بنِ رَباحٍ عن أبي قَتادةَ أنّ النبيَّ صلّى الله عليه وسلّم خرجَ ليلةً فإذا هو بأبي بكرٍ يُصلّي يَخفِضُ من صوتِهِ فقال ومرَّ بعُمرَ بنِ الخطّابِ وهو يُصلّي رافعاً صوتَهُ قال فلمّا اجتمعا عندَ النبيِّ صلّى الله عليه وسلّم قال النبيُّ صلّى الله عليه وسلّم يا أبا بكرٍ مررتُ بكَ وأنتَ تُصلّي تَخفِضُ صوتَكَ قال قد أسمعتُ مَن ناجيتُ يا رسولَ اللهِ قال وقال لعُمرَ مررتُ بكَ وأنتَ تُصلّي رافعاً صوتَكَ قال فقال يا رسولَ اللهِ أُوقِظُ الوَسنانَ وأطرُدُ الشّيطانَ زادَ الحسنُ في حديثِهِ فقال النبيُّ صلّى الله عليه وسلّم يا أبا بكرٍ ارفَعْ من صوتِكَ شيئاً وقال لعُمرَ اخفِضْ من صوتِكَ شيئاً۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، ثابت بنانی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ حسن بن صباح، یحییٰ بن اسحٰق، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، عبد اللہ بن رباح نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات باہر نکلے تو حضرت ابو بکر آہستہ آواز سے نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عمر کے پاس سے گزرے تو وہ بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دونوں حضرات اکٹھے ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابو بکر! میں تمہارے پاس سے گزرا تو تم آہستہ آواز کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں اسے سُنا رہا تھا جس سے سرگوشی کر رہا تھا۔ فرمایا کہ اے عمر! میں تمہارے پاس سے بھی گزرا تو تم بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں سونے والوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ حسن نے اپنی روایت میں یہ بھی کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابو بکر! تم اپنی آواز تھوڑی سی بلند کر لو اور حضرت عمر سے فرمایا کہ تم اپنی آواز تھوڑی سی پست کر لیا کرو۔ ف

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ پروردگارِ عالم کو سنانا اور ریا سے بچنا ہو تو آہستہ ذکر کرنا افضل ہے اور مقصود اگر سوتے ہوئے لوگوں کو جگانا، دور دور تک کی چیزوں کو گواہ بنانا اور ہر قسم کے شیطانوں کو بھگانا ہو تو بلند آواز سے ذکر کرنا افضل

Marfat.com

ہے۔ دونوں کا معاملہ نیت سے وابستہ ہے اور کسی فریق پر اعتراض کرنا مناسب نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُصَيْنِ بْنُ يَحْيَى الرَّازِيُّ نَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ لَمْ يَذْكُرْ فَقَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اِرْفَعْ شَيْئًا وَلَا لِعُمَرَ اخْفِضْ شَيْئًا زَادَ وَقَدْ سَمِعْتُكَ يَا بِلَالُ وَاَنْتَ تَقْرَاُ مِنْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ وَمِنْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ قَالَ كَلَامٌ طَيِّبٌ يَجْمَعُهُ اللّٰهُ بَعْضَهُ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ قَدْ اَصَابَ۔

ابو حصین بن یحییٰ رازی، اسباط بن محمد، محمد بن عمرو، ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مذکورہ واقعہ کو روایت کیا لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کیا کہ آپ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا کہ آواز کچھ بلند کر لو اور حضرت عمر سے فرمایا کہ آواز کچھ پست کر لو بلکہ یہ فرمایا کہ اے بلال! میں نے سنا کہ تم نے اس سورت سے پڑھا اور اس سورت سے بھی۔ عرض گزار ہوئے کہ پاکیزہ کلام ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ایک حصے کو دوسرے سے ملا دیتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نے درست کیا۔

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَاَ فَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْاٰنِ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ فُلَانًا كَاَيِّنْ مِنْ اٰيَةٍ اَذْكَرَنِيْهَا اللَّيْلَةَ كُنْتُ قَدْ اَسْقَطْتُهَا قَالَ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ هٰرُوْنُ النَّحْوِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ فِيْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ فِي الْحُرُوْفِ وَكَاَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے رات کے وقت قیام کیا اور قرأت قرآن کے وقت آواز کو بلند رکھا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فلاں شخص پر رحم فرمائے کہ رات اس نے کاَیِّنْ مِنْ نَبِیٍّ (۳:۱۴۶) والی آیت مجھے یاد کروا دی جسے میں بھولنے لگا تھا امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہارون نحوی نے حماد بن سلمہ سے روایت کی ہے کہ مذکورہ آیت سورۂ آل عمران کی ہے۔

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَمِعَهُمْ يَجْهَرُوْنَ بِالْقِرَاءَةِ فَكَشَفَ السِّتْرَ وَقَالَ اَلَا اِنَّ كُلَّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهُ فَلَا يُؤْذِيَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَلَا يَرْفَعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْقِرَاءَةِ اَوْ قَالَ فِي الصَّلٰوةِ۔

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف بیٹھے کہ لوگوں کی آواز سے قرأت پڑھتے ہوئے آپ نے پردہ ہٹا کر فرمایا۔ دیکھو! تم میں سے ہر ایک اپنے رب سے مناجات کر رہا ہے لہٰذا کوئی دوسرے کے کام میں رکاوٹ نہ ڈالے اور قرأت میں کوئی دوسرے سے اپنی آواز کو بلند نہ کرے یعنی نماز کے دوران۔

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ نَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بُحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ

کثیر بن مرہ بن حضرمی نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ظاہر کر کے قرآن مجید پڑھنے والا ایسا ہے جیسے ظاہر

Marfat.com

ابْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ۔

کر کے صدقہ دینے والا اور چھپا کر قرآن کریم پڑھنے والا ایسا ہے جیسے چھپا کر صدقہ دینے والا۔ ف

ف۔ جس طرح بعض مواقع پر لوگوں کے سامنے خیرات کرنا افضل ہے کہ دوسروں لوگوں کو ترغیب ہو اور بعض مواقع پر چھپا کر دینا افضل ہے کہ ریا سے محفوظ رہ سکے۔ اسی طرح قرآن کریم بھی بعض مواقع پر آہستہ اور بعض مواقع پر آواز سے پڑھنا افضل ہے۔ یہ بات نیت پر موقوف ہے کہ مقصود دوسرے لوگوں کو رغبت دلانا ہے یا اپنی للّٰہیت دکھانا۔ نیتوں کا جاننے والا پروردگار عالم ہے لہٰذا خواہ مخواہ کسی پر فتویٰ نہیں جڑنا چاہیئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۴۶۵ فِي صَلٰوةِ اللَّيْلِ۔

تہجد کی رکعتیں

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ وَيُوْتِرُ بِسَجْدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ الْفَجْرِ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت تہجد کی دس رکعتیں پڑھتے۔ ایک رکعت کے ساتھ وتر بنا لیتے اور دو رکعتیں فجر کی پڑھتے یہ جملہ تیرہ [۱۳] رکعتیں ہیں۔

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ۔

عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے ان میں سے ایک کے ساتھ وتر بنا لیتے۔ جب اس نماز سے فارغ ہوتے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے۔

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَنَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ وَهٰذَا لَفْظُهُ قَالَا نَا الْوَلِيْدُ نَا الْاَوْزَاعِيُّ وَقَالَ نَصْرٌ عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ وَالْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى اَنْ يَنْصَدِعَ الْفَجْرُ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ ثِنْتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَمْكُثُ فِي سُجُوْدِهٖ قَدْرَ مَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ يَرْفَعَ رَاْسَهٗ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَامَ

عبد الرحمٰن بن ابراہیم اور نصر بن عاصم، ولید، اوزاعی، نصر، ابن ابی ذئب، اوزاعی، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء سے فارغ ہونے اور فجر طلوع ہونے کے درمیانی وقت میں گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے ہر دو [۲] رکعت پر سلام پھیرتے اور ایک رکعت کے ساتھ وتر بنا لیتے اور سجدے میں اتنی دیر رہتے جتنی دیر میں تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھے اور سر مبارک کو پھر اٹھاتے۔ جب نماز فجر سے پہلے مؤذن اذان پڑھ کر خاموش ہو جاتا تو آپ کھڑے ہو کر دو [۲] ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھتے پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آپ کی

Marfat.com

فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ۔

خدمت میں حاضر ہو جاتا۔

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَسَاقَ مَعْنَاهُ قَالَ وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ۔

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، ابن ابی ذئب، اور عمرو بن حارث اور یونس بن یزید نے ابن شہاب سے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کو معناً روایت کرتے ہوئے کہا اور ایک رکعت کے ساتھ وتر بنا لیتے اور ایسا سجدہ کرتے جتنی دیر میں تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھے۔ اپنا سر اٹھانے سے پہلے جب مؤذن فجر کی اذان سے فارغ ہوتا اور فجر ظاہر ہو جاتی باقی حدیث معناً بیان کرتے ہوئے کہا کہ ایک کی حدیث میں دوسرے سے کچھ زیادہ ہے۔

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا وُهَيْبٌ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْخَمْسِ حَتَّى يَجْلِسَ فِي الْآخِرَةِ فَيُسَلِّمُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعت پڑھا کرتے جن میں وتر کی پانچ رکعتیں ہوتیں ان پانچوں میں نہ بیٹھتے یہاں تک کہ آخری میں بیٹھ کر سلام پھیر دیتے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن نمیر نے ہشام سے اسی کے مانند روایت کی ہے۔

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّي إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے پھر جب صبح کی اذان سنتے تو نماز پڑھتے یعنی ہلکی پھلکی دو رکعتیں۔

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا نَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَ يُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّي قَالَ مُسْلِمٌ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَيُصَلِّي بَيْنَ أَذَانِ الْفَجْرِ وَالْإِقَامَةِ

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے پہلے آٹھ رکعتیں پڑھتے اور وتر کی ایک رکعت پڑھ کر اور نماز پڑھتے۔ مسلم بن ابراہیم نے کہا کہ وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔ جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو جاتے اور رکوع کرتے اور آپ فجر کی اذان و اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھا کرتے۔

Marfat.com

رکعتین۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلٰثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے تو ان کے حسن وطوالت کے بارے میں کچھ نہ پوچھو۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے حسن وطوالت کے بارے میں کیا پوچھتے ہو۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا اے عائشہ! بیشک میری آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔ ف

ف۔ یہ حدیث بھی مؤطا امام مالک کی مرویات سے ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی یَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي کہ اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔ سبحان اللہ! جس کے سر پر خلافتِ عظمیٰ کا تاج ہو وہ باذن اللہ مُلکِ خدا کا نگران وشاہد ہے۔ کسی حالت میں غافل کیوں رہے۔ بعض حضرات کے نزدیک ہر نبی کی یہی حالت ہوتی تھی کہ وہ اپنی امت کے شاہد تھے کیونکہ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ (۴: ۴۱) ان کے حق میں وارد ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں فرمایا وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا (۴: ۴۱) نیز فرمایا رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُولًا (۷۳: ۱۵) نیز ارشاد ہوا إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا۔ (۴۸: ۸) لہٰذا کائنات ارضی وسماوی کا وہ شاہد ایسا خبردار بنایا گیا کہ بحالت خواب بھی خلافتِ عظمیٰ کی ذمہ داریوں کو ادا کرتا اور کون ومکان سے بے خبر نہیں ہوتا تھا۔

بعض لوگ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کی خلافت کو تسلیم کرتے ہوئے بھی ان کی اس خداداد صلاحیت کا انکار کرنا ضروری سمجھتے اور ان مقدس ہستیوں کو بے خبر ٹھہرانے میں خاص لطف و لذت محسوس کرتے ہیں۔ حقیقت میں وہ نفس نبوت کے منکر اور خصائص نبوت سے بے خبر ہونے کا ثبوت دیتے ہیں ان کی زبانوں پر نبوت و رسالت کا اقرار تو ہوتا ہے لیکن منصب نبوت کی عظمت اور خصائص کو انہوں نے اپنے دلوں میں جگہ دی ہی نہیں ہوتی اس لیے ان کی زبانوں پر خصائص نبوت کا انکار ہی آتا ہے جس سے ایمان بالرسالت کی نفی ہو جاتی ہے۔ ان مہربانوں کی نظر میں نبی بھی محض ایک مولانا صاحب کی طرح ہوتا ہے جو دینی مسائل میں ماہر ہوتا ہے انہیں صرف یہی فرق نظر آتا ہے کہ مولوی صاحب نے علوم دینیہ کسی استاد سے سیکھے اور کتابوں سے پڑھے ہوتے اور نبی کے پاس بذریعۂ وحی آتے ہیں۔ اس کے سوا نبی کا اور کوئی تصور سرے سے ان حضرات کے ذہنوں میں ہوتا ہی

Marfat.com

نہیں۔ بایں وجہ وہ نبی کو کائناتِ ارضی وسماوی سے اپنے مولوی صاحبان کی طرح بے خبر ماننے پر اصرار کرتے اور دوسروں سے ایسا ہی منوانے پر زور لگاتے رہتے ہیں حالانکہ جو بے خبر ہو وہ نبی نہیں ہوتا اور جو نبی ہو وہ بے خبر نہیں ہوتا کیونکہ وہ منصب نبوت پر فائز ہونے کے باعث زمین میں اللہ تعالیٰ جلّ مجدہ کا خلیفہ ہوتا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے محرم راز و صاحب اسرار نے منصب نبوت کی خصوصیت کے چہرے سے پردہ ہٹا کر اس حدیث کے بارے میں یوں تصریح فرمائی ہے۔

حدیث تَنَامُ عَيْنَایَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِی کہ تحریر یافتہ بود اشارت بدوام آگاہی نیست بلکہ اخبار است از عدم غفلت از جریان احوال خویش و امت خویش۔ لہٰذا نوم در حق آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام ناقض طہارت نگشت وچوں نبی در رنگ شبان ست در محافظت امت غفلت شایان منصب نبوت او نباشد (دفتر اول، مکتوب ۹۹)۔

حدیث تَنَامُ عَيْنَایَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِی جو تحریر کی تو اس میں دوام آگاہی کی جانب اشارہ نہیں ہے بلکہ اس میں اپنے اور اپنی امت کے حالات سے باخبر رہنے کی خبر ہے۔ لہٰذا سرور کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں نیند ناقض وضو نہیں ہے کیونکہ نبی امت کے لیے نگران کے رنگ میں ہوتا ہے جس کے باعث غفلت اس کے منصب نبوت کے شایانِ شان نہیں ہوتی۔

نبی کو چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر اپنا خلیفہ مقرر فرمایا ہوتا ہے، اس لیے نبی کو خالق اور مخلوق کا ساری مخلوق سے زیادہ علم عطا فرمایا جاتا ہے۔ احادیث مطہرہ کے اندر مدبرات امر میں سے بعض فرشتوں کا مخلوق کے بارے میں اتنا وسیع علم بیان فرمایا گیا ہے کہ عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے لیکن قرآن کریم شاہد ہے کہ مخلوق خدا کے بارے میں تمام فرشتوں کے مجموعی علم سے تنہا حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کا علم بڑھ چڑھ کر رہا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا پہلا خلیفہ بنا کر زمین پر بھیجنا تھا۔ جملہ فرشتوں نے اپنے عجز کا اظہار ان لفظوں میں کیا لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا (۲: ۳۲) ہمیں سارا علم نہیں مگر جو تم نے سکھایا اور حضرت آدم علیہ السلام کی ہمہ دانی کا یوں ذکر فرمایا گیا فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ (۲: ۳۳) جب اس نے انہیں ان سب چیزوں کے نام بتا دیئے اسی طرح ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم وبیش حضرات کو منصب نبوت پر فائض کر کے ان کے سروں پر تاج خلافت سجایا اور اسی طرح انہیں بھی نور علم سے آراستہ و پیراستہ کیا گیا جو ان کے خلیفۃ اللہ ہونے پر دلالت کرتا رہے اور ساری مخلوق میں وہ علم وعرفان کے لحاظ سے اسی طرح ممتاز نظر آتے رہیں جیسے آسمان میں شمس وقمر نظر آتے ہیں۔

تمام فرشتوں سے بڑھ کر اکیلے حضرت آدم علیہ السلام کو علم دیا گیا اور اسی طرح ہر نبی کو سارے گروہ انبیاء سے بڑھ کر اپنے خلیفۂ اعظم، محبوب اکرم، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم مرحمت فرمایا گیا اور اتنا کثیرہ وافرہ مختصر مرحمت فرمایا گیا کہ ہر بڑے سے بڑا اس کی وسعتوں اور رفعتوں کا اندازہ واحاطہ کرنے سے قاصر رہ گیا۔ بس اپنے علم کو یا وہ خود جانتے ہیں کہ کتنا عطا فرمایا گیا یا ان کا عطا فرمانے والا پروردگار بہتر جانتا ہے کہ اس نے کتنا عطا فرمایا ہے، جس کا ارشاد ہے وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ٥ (۴: ۱۱۳) یعنی اللہ تعالیٰ کا تم پر عظیم فضل ہے۔ ساری دنیا کے بارے میں خدا نے یوں فرمایا ہے قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ (۴: ۷۷) یعنی فرما دو کہ دنیا کا ساز وسامان قلیل ہے۔ دریں حالات عظیم اگر قلیل کا احاطہ نہ کر سکے یا قلیل عظیم کا احاطہ کرلے، یہ دونوں باتیں ہی ناممکن نظر آتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

Marfat.com

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا هَمَّامٌ
ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ
قَالَ طَلَّقْتُ امْرَاَتِىْ فَاَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ لِاَبِيْعَ عِقَارًا
كَانَ لِىْ بِهَا فَاَشْتَرِىْ بِهِ السِّلَاحَ وَاَغْزُوْ فَلَقِيْتُ
نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالُوْا قَدْ اَرَادَ نَفَرٌ مِّنَّا سِتَّةٌ اَنْ يَّفْعَلُوْا ذٰلِكَ
فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَكُمْ
فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
فَسَاَلْتُهُ عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اَدُلُّكَ عَلٰى اَعْلَمِ النَّاسِ بِوِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَائْتِ عَائِشَةَ فَاَتَيْتُهَا
فَاسْتَتْبَعْتُ حَكِيْمَ بْنَ اَفْلَحَ فَاَبٰى فَنَاشَدْتُّهُ
فَانْطَلَقَ مَعِىْ فَاسْتَاْذَنَّا عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ مَنْ
هٰذَا قَالَ حَكِيْمُ بْنُ اَفْلَحَ قَالَتْ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ
سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ هِشَامُ بْنُ عَامِرِ الَّذِىْ قُتِلَ
يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرًا
قَالَ قُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ حَدِّثِيْنِىْ عَنْ خُلُقِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَلَسْتَ تَقْرَاُ
الْقُرْاٰنَ فَاِنَّ خُلُقَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ الْقُرْاٰنَ قَالَ قُلْتُ حَدِّثِيْنِىْ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ
قَالَتْ اَلَسْتَ تَقْرَاُ يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قَالَ قُلْتُ بَلٰى
قَالَتْ فَاِنَّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ نَزَلَتْ فَقَامَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَفَخَتْ اَقْدَامُهُمْ
وَحُبِسَ خَاتِمَتُهَا فِى السَّمَاءِ اثْنَىْ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ نَزَلَ
اٰخِرُهَا فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيْضَةٍ قَالَ قُلْتُ
حَدِّثِيْنِىْ عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
كَانَ يُوْتِرُ بِثَمَانِىْ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ اِلَّا فِى الثَّامِنَةِ
وَالتَّاسِعَةِ وَلَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِى التَّاسِعَةِ ثُمَّ يُصَلِّىْ
رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتِلْكَ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً

سعد بن ہشام کا بیان ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو
مدینہ منورہ حاضر ہوا تا کہ اپنی مملوکہ زمین کو فروخت کر کے ہتھیار
خریدوں اور جہاد کروں۔ پس مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے چند اصحاب کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تو انہوں نے
فرمایا کہ ہم میں سے بھی چھ افراد نے ایسا ہی کرنے کا ارادہ کیا
تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں منع کرتے ہوئے
فرمایا: "تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے" (۳۳ : ۲۱) پس
میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز وتر کے متعلق دریافت کیا تو انہوں
نے فرمایا کہ میں تمہیں وہ شخص بتاتا ہوں جسے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز وتر کا تمام لوگوں سے زیادہ علم ہے ۔ تم
حضرت عائشہ کی خدمت میں جاؤ۔ میں ان کی طرف چل دیا اور
حکیم بن افلح سے اپنے ساتھ چلنے کے لیے کہا۔ انہوں نے انکار
کیا تو میں نے انہیں قسم دی۔ پس وہ میرے ساتھ چل دیئے اور
ہم دونوں نے حضرت عائشہ سے اندر آنے کی اجازت مانگی فرمایا
کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ حکیم بن افلح۔ فرمایا تمہارے ساتھ
کون ہے؟ انہوں نے کہا سعد بن ہشام۔ فرمایا کہ ہشام بن عامر
وہ ہیں جو غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا
کہ عامر بہت اچھے آدمی تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ام المؤمنین
مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلق بتائیے۔ فرمایا کیا تم
قرآن مجید نہیں پڑھتے ہو؟ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کا خلق قرآن کریم تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے رات کی نماز
کے متعلق بتائیے۔ فرمایا کیا تم سورۂ المزمل نہیں پڑھتے۔ عرض
گزار ہوا کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اس سورت کا پہلا حصہ نازل ہوا
تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب اتنا قیام کرتے
کہ ان کے قدموں پر ورم آجاتا اور اس کا آخری حصہ آسمان میں
بارہ مہینے رُکا رہا۔ پھر جب آخری حصہ نازل ہوا تو فرض ہونے
کے بعد رات کا قیام مستحب فرما دیا گیا میں عرض گزار ہوا کہ مجھے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز وتر کے متعلق بتائیے

Marfat.com

يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ لَمْ يَجْلِسْ إِلَّا فِي السَّادِسَةِ وَالسَّابِعَةِ وَلَمْ يُسَلِّمْ إِلَّا فِي السَّابِعَةِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتِلْكَ تِسْعُ رَكَعَاتٍ يَا بُنَيَّ وَلَمْ يَقُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ يُتِمُّهَا إِلَى الصَّبَاحِ وَلَمْ يَقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ قَطُّ وَلَمْ يَصُمْ شَهْرًا يُتِمُّهُ غَيْرَ رَمَضَانَ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ مِنَ اللَّيْلِ بِنَوْمٍ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ هَذَا وَاللَّهِ هُوَ الْحَدِيثُ وَلَوْ كُنْتُ أُكَلِّمُهَا لَأَتَيْتُهَا حَتَّى أُشَافِهَهَا بِهِ مُشَافَهَةً قَالَ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تُكَلِّمُهَا مَا حَدَّثْتُكَ۔

فرمایا کہ آپ آٹھ رکعت وتر پڑھا کرتے تھے نہ بیٹھتے۔ مگر آٹھویں رکعت میں پھر کھڑے ہو کر ایک رکعت اور پڑھتے نہ بیٹھتے مگر آٹھویں اور نویں رکعت میں اور سلام نہ پھیرتے مگر نویں رکعت پر پھر بیٹھ کر دو۲ رکعتیں پڑھتے تو اے بیٹے! یہ کل گیارہ رکعتیں ہیں پھر جب آپ کی عمر زیادہ ہو گئی اور وزن بڑھ گیا اور سات رکعت وتر پڑھنے لگے نہ بیٹھتے مگر چھٹی اور ساتویں رکعت میں اور ساتویں رکعت پر سلام پھیرتے۔ پھر بیٹھ کر دو۲ رکعتیں پڑھتے اور اے بیٹے یہ نو۹ رکعتیں ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح تک کبھی پوری رات قیام نہ فرماتے اور ایک رات میں ہرگز پورا قرآن مجید ختم نہ فرماتے اور رمضان المبارک کے سوا کسی مہینے کے پورے روزے نہ رکھتے اور جب کسی نماز کو پڑھتے تو اس پر ہمیشگی کرتے اور جب رات کو نیند کا غلبہ ہو جاتا تو دن میں بارہ رکعتیں پڑھ لیا کرتے پھر میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں یہ ارشادات عالیہ بتائے تو انہوں نے فرمایا۔ خدا کی قسم بات تو یہی ہے اور اگر میں ان سے کلام کرتا تو ان کی خدمت میں حاضر ہو کر خود ان کی زبان مبارک سے سنتا میں عرض گزار ہوا کہ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ آپ ان سے کلام نہیں فرماتے تو میں آپ سے حدیث بیان نہ کرتا۔

١٣٢٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ قَالَ يُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ ثُمَّ يَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَةً فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا سَلَّمَ بِمَعْنَاهُ إِلَى مُشَافَهَةً۔

یحییٰ بن سعید، سعید نے اپنی اسناد کے ساتھ قتادہ سے مذکور حدیث کی طرح روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ آٹھ رکعتیں پڑھتے جن میں صرف آٹھ رکعت پر بیٹھتے۔ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے پھر دعا کرتے اور سلام پھیر دیتے جسے ہم سنتے۔ پھر بیٹھ کر دو۲ رکعتیں پڑھتے سلام پھیرنے کے بعد۔ اے بیٹے! یہ گیارہ رکعتیں ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہو گئی اور وزن بڑھ گیا تو وتر کی سات رکعتیں پڑھ کر دو۲ رکعتیں پڑھتے بیٹھ کر سلام پھیرنے کے بعد آگے معناً بیان کیا۔

١٣٣٠۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ نَا سَعِيدٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ يُسَلِّمُ

عثمان بن ابوشیبہ، محمد بن بشر نے سعید سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح سلام پھیرتے جسے ہم

Marfat.com

تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا كَمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ۔

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ بِنَحْوِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَيُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً يُسْمِعُنَا۔

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ نَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى أَنَّ عَائِشَةَ سُئِلَتْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَيَرْكَعُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ وَيَنَامُ وَطَهُورُهُ مُغَطًّى عِنْدَ رَأْسِهِ وَسِوَاكُهُ مَوْضُوعٌ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ سَاعَتَهُ الَّتِي يَبْعَثُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيُسْبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُومُ إِلَى مُصَلَّاهُ فَيُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِيهِنَّ أُمَّ الْكِتَابِ وَسُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ وَمَا شَاءَ اللَّهُ وَلَا يَقْعُدُ فِي شَيْءٍ مِنْهَا حَتَّى يَقْعُدَ فِي الثَّامِنَةِ وَلَا يُسَلِّمُ وَيَقْرَأُ فِي التَّاسِعَةِ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَدْعُو بِمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُوَهُ وَيَسْأَلَهُ وَيَرْغَبَ إِلَيْهِ وَيُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً شَدِيدَةً يَكَادُ يُوقِظُ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنْ شِدَّةِ تَسْلِيمِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَيَرْكَعُ وَهُوَ قَاعِدٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الثَّانِيَةَ فَيَرْكَعُ وَيَسْجُدُ وَهُوَ قَاعِدٌ ثُمَّ يَدْعُو مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُوَ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَنْصَرِفُ فَلَمْ تَزَلْ تِلْكَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَّنَ فَنَقَصَ مِنَ التِّسْعِ ثِنْتَيْنِ فَجَعَلَهَا إِلَى السِّتِّ وَالسَّبْعِ وَرَكْعَتَيْهِ وَهُوَ قَاعِدٌ حَتَّى قُبِضَ عَلَى ذَلِكَ۔

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ أَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ

سنتے جیسا کہ یحییٰ بن سعید نے کہا ہے۔

محمد بن بشار، ابن ابی عدی نے سعید سے اس حدیث کو روایت کیا۔ ابن بشار نے یحییٰ بن سعید کے مطابق روایت کی ماسوائے اس کے کہ کہا سلام اس طرح پھیرتے جسے ہم سنتے۔

زرارہ بن اوفیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز شب کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ آپ عشاء کی نماز جماعت سے ادا کرکے کاشانۂ اقدس میں تشریف لے آتے اور چار رکعتیں ادا کرتے پھر اپنے بستر پر جلوہ افروز ہو کر سو جاتے وضو کا پانی آپ کے سر مبارک کے پاس ڈھکا ہوتا اور مسواک رکھی ہوتی۔ رات کی جس ساعت میں اللہ تعالیٰ آپ کو بیدار فرما دیتا تو مسواک کرتے اور اچھی طرح وضو فرماتے۔ پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے اور آٹھ رکعتیں ادا فرماتے۔ ان میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ قرآن کریم کی کوئی سورت پڑھتے اور جو اللہ تعالیٰ چاہتا۔ ان کے دوران مطلقاً نہ بیٹھتے بلکہ آٹھویں رکعت پر بیٹھتے اور سلام نہ پھیرتے بلکہ نویں رکعت پڑھتے پھر بیٹھے رہتے اور دعا کرتے جو اللہ تعالیٰ چاہتا کہ اس سے دعا کریں مانگیں اور اس کی جانب راغب ہوں۔ پھر ایک سلام کافی آواز کے ساتھ پھیرتے گویا اتنی آواز سے سلام پھیر کر گھر والوں کو جگاتے ہیں پھر بیٹھ کر سورۂ فاتحہ پڑھتے، بیٹھے بیٹھے رکوع کرتے اور اسی طرح دوسری رکعت پڑھتے تو بیٹھے بیٹھے رکوع سجدے کرتے پھر جو اللہ تعالیٰ چاہتا دعا کرتے اور سلام پھیر کر فارغ ہو جاتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز متواتر یہی رہی یہاں تک کہ آپ کا وزن بڑھ گیا تو آپ نے نو میں سے دو رکعتیں گھٹا دیں۔ پس انہیں چھ اور سات بنا لیا اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ بارگاہ خداوندی میں ۔

یزید بن ہارون نے بہز بن حکیم سے یہی حدیث اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ عشاء کی نماز پڑھتے پھر

Marfat.com

بِإِسْنَادِهِ قَالَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ لَمْ يَذْكُرِ الْأَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَيُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَإِنَّهُ كَانَ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ وَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي رَكْعَةً يُوتِرُ بِهَا ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ حَتَّى يُوقِظَنَا ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ۔

اپنے بستر پر جلوہ افروز ہوتے اور چار رکعتوں کا ذکر نہیں کیا اور باقی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آٹھ رکعتیں پڑھتے جن کے دوران قرأت رکوع اور سجود برابر ہوتے اور ان میں کسی رکعت کے بعد نہ بیٹھتے مگر آٹھویں میں بیٹھتے۔ پھر سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو جاتے اور ایک رکعت پڑھ کر اس کے ساتھ وتر بنا لیتے۔ پھر ایک سلام بلند آواز سے پھیرتے کہ ہمیں جگا دیتے پھر باقی حدیث معناً بیان فرمائی۔

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُعَاوِيَةَ عَنْ بَهْزٍ نَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَيُصَلِّي أَرْبَعًا ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ لَمْ يَذْكُرْ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي التَّسْلِيمِ حَتَّى يُوقِظَنَا۔

زرارہ بن اوفی سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ آپ لوگوں کو نماز عشا پڑھا کر اپنے کاشانۂ اقدس میں تشریف لے آتے اور چار رکعتیں پڑھتے پھر اپنے بستر پر جلوہ افروز ہوتے۔ پھر طوالت کے ساتھ باقی حدیث بیان کی اور یہ ذکر نہیں کیا کہ ان میں قرأت، رکوع اور سجود مساوی ہوتے اور سلام کے متعلق حتیٰ یوقظنا کا ذکر بھی نہیں کیا۔

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي تَمَامِ حَدِيثِهِمْ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد بن سلمہ، بہز بن حکیم، زرارہ بن اوفیٰ سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس حدیث کو روایت کیا اور یہ دوسری حدیثوں کی طرح مکمل نہیں ہے۔

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ بِتِسْعٍ أَوْ كَمَا قَالَتْ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد بن سلمہ، محمد بن عمرو، ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے۔ وتر کی نو رکعتیں یا جو فرمایا اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔ فجر کی دو رکعتیں اذان و اقامت کے درمیان۔

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

علقمہ بن وقاص نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتیں پڑھا کرتے پھر وتر کی سات رکعتیں پڑھنے لگے اور

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ الْوِتْرِ يَقْرَأُ فِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هٰذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ مِثْلَهُ قَالَ فِيهِ قَالَ عَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ يَا أُمَّتَاهُ كَيْفَ كَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے جن میں قرأت پڑھتے جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو جاتے اور رکوع و سجود کرتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ان دونوں حدیثوں کو خالد بن عبداللہ واسطی نے روایت کیا اور اسی طرح وہ روایت ہے جس میں علقمہ بن وقاص عرض گزار ہوئے کہ اے اماں جان! دو رکعتیں کیسے پڑھا کرتے تھے؟ پس معناً ذکر کیا۔

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ ح وَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى نَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَخْبِرِينِي عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ ثُمَّ يَأْوِي إِلٰى فِرَاشِهِ فَيَنَامُ فَإِذَا كَانَ جَوْفُ اللَّيْلِ قَامَ إِلٰى حَاجَتِهِ وَإِلٰى طَهُورِهِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ثُمَّ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يَضَعُ جَنْبَهُ فَرُبَّمَا جَاءَ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ يُغْفِي وَرُبَّمَا شَكَكْتُ أَغْفٰى أَوْ لَا حَتّٰى يُؤْذِنَهُ بِالصَّلٰوةِ فَكَانَتْ تِلْكَ صَلٰوتَهُ حَتّٰى أَسَنَّ أَوْ لَحُمَ فَذَكَرَتْ مِنْ لَحْمِهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

وہب بن بقیہ، خالد۔ ابن المثنیٰ، عبد الاعلیٰ، ہشام، حسن، سعد بن ہشام نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ پہنچا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق بتائیے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو نماز عشاء پڑھا کر اپنے بستر پر جلوہ افروز ہوتے اور سو جاتے جب کچھ رات رہتی تو قضائے حاجت سے فارغ ہو کر طہارت اور وضو کرتے اور مسجد میں تشریف لے جا کر آٹھ رکعتیں پڑھتے جن کے اندر میرے خیال میں قرأت، رکوع اور سجود برابر ہوتے پھر ایک رکعت وتر پڑھتے۔ پھر بیٹھ کر دو ۲ رکعتیں پڑھتے اور آرام فرما ہو جاتے۔ کبھی حضرت بلال حاضر ہو کر آپ کو نماز کے لیے بلاتے تو کبھی آپ ہلکی نیند سو جاتے اور کبھی مجھے شک گزرتا کہ سوئے بھی ہیں یا نہیں یہاں تک کہ آپ کو نماز کی اطلاع کی جاتی۔ یہی آپ کی نماز رہی جب تک عمر رسیدہ ہوئے اور وزن بڑھا پھر انہوں نے وزن بڑھنے کا ذکر فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اور باقی حدیث بیان فرمائی۔

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى نَا هُشَيْمٌ أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد بن عیسیٰ، ہشیم، حصین، حبیب بن ابی ثابت، عثمان بن ابو شیبہ، محمد بن فضیل، حصین، حبیب بن ابو ثابت، محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس، علی بن عبداللہ بن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سوئے۔ انہوں نے دیکھا کہ آپ نے بیدار ہو کر مسواک کی اور وضو کیا اور کہہ رہے تھے: بیشک آسمانوں

Marfat.com

فَرَاٰهُ اُسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَيَقُوْلُ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ اَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ ثُمَّ اَوْتَرَ قَالَ عُثْمَانُ بِثَلٰثِ رَكَعَاتٍ فَاَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَقَالَ ابْنُ عِيْسٰى ثُمَّ اَوْتَرَ فَاَتَاهُ بِلَالٌ فَاٰذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَاَمَامِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا اللّٰهُمَّ وَاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا۔

"اور زمین کی پیدائش میں" (۳ : ۱۹۰) آخر سورت تک۔ پھر کھڑے ہو کر دو ۲ رکعتیں پڑھیں جن میں طویل قیام، رکوع اور سجود کیے پھر فارغ ہو کر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر تین مرتبہ ایسا ہی کر کے چھ رکعتیں پڑھیں۔ ہر دفعہ مسواک اور وضو کرتے اور یہی آیتیں پڑھتے۔ پھر وتر پڑھے۔ عثمان نے کہا کہ وتر کی تین رکعتیں پڑھیں۔ اب موذن حاضر ہوا اور آپ نماز کے لیے نکلے۔ محمد بن عیسیٰ نے کہا کہ پھر وتر پڑھے۔ پس فجر طلوع ہونے پر حضرت بلال نے حاضر خدمت ہو کر نماز کی اطلاع کی۔ پس آپ نے فجر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر نماز کے لیے نکلے اور آپ یوں عرض گزار تھے۔ اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرما، میری زبان میں نور بھر دے۔ میری سماعت میں نور ڈال دے، میری بصارت میں نور ملا دے، میرے پیچھے آگے اور اوپر نیچے نور کر دے۔ اے اللہ! مجھے نور کے ساتھ عظمت عطا فرما۔

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حُصَيْنٍ نَحْوَهُ قَالَ وَاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَكَذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ عَنْ حَبِيْبٍ فِيْ هٰذَا وَكَذٰلِكَ قَالَ فِيْ هٰذَا قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ رِشْدِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

وہب بن بقیہ، خالد نے حصین سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا یہ "اور مجھ کو نور کے ساتھ عظمت دے۔" امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح ابو خالد دالانی نے حبیب سے اور اسی طرح سلمہ بن کہیل، ابو رشدین نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے۔

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنْظُرَ كَيْفَ يُصَلِّيْ فَقَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قِيَامُهُ مِثْلُ رُكُوْعِهِ وَرُكُوْعُهُ مِثْلُ سُجُوْدِهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ ثُمَّ قَرَاَ بِخَمْسِ اٰيَاتٍ مِنْ اٰلِ عِمْرَانَ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کریب سے روایت ہے کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے یہ دیکھنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس رات گزاری کہ آپ نماز کیسے پڑھتے ہیں پس آپ کھڑے ہوئے وضو کیا اور دو ۲ رکعتیں پڑھیں جن میں قیام رکوع جتنا اور رکوع سجود جتنا تھا۔ پھر سو گئے پھر بیدار ہوئے تو وضو کیا اور مسواک کی پھر سورۂ آل عمران کی پانچ آیتیں: "بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور شب و روز کے بدلنے میں" (۳ : ۱۹۰) پڑھیں۔ پھر کھڑے ہوئے اور وتر کی

Marfat.com

وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فَلَمْ يَزَلْ يَفْعَلُ هٰذَا حَتّٰى صَلّٰى عَشْرَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى سَجْدَةً وَاحِدَةً فَاَوْتَرَ بِهَا وَنَادَى الْمُنَادِيْ عِنْدَ ذٰلِكَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ فَصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ حَتّٰى صَلَّى الصُّبْحَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ خَفِيَ عَلَيَّ مِنِ ابْنِ بَشَّارٍ بَعْضُهٗ۔

ایک رکعت پڑھی اور مؤذن نے اذان کہہ دی اس کے قریب ہی مؤذن کے خاموش ہو جانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور دو۲ ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھیں اور بیٹھ گئے یہاں تک کہ نماز فجر پڑھائی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابن بشار کی حدیث کا کچھ حصہ مجھ پر مخفی رہا۔

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا وَكِيْعٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْاَسَدِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا اَمْسٰى فَقَالَ اَصَلَّى الْغُلَامُ قَالُوْا نَعَمْ فَاضْطَجَعَ حَتّٰى اِذَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَامَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰى سَبْعًا اَوْ خَمْسًا اَوْتَرَ بِهِنَّ لَمْ يُسَلِّمْ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ جان حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری تو شام ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کیا لڑکے نے نماز پڑھ لی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں پس آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ کچھ رات گزر گئی جتنی اللہ تعالیٰ نے چاہی تو آپ کھڑے ہوئے اور وضو کیا پھر سات یا پانچ رکعت وتر پڑھے اور سلام نہ پھیرا مگر آخر میں۔

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِيْ بَيْتِ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَصَلّٰى اَرْبَعًا ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَدَارَنِيْ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَصَلّٰى خَمْسًا ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهٗ اَوْ خَطِيْطَهٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں نے ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں گزاری۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء پڑھ کر تشریف لائے اور چار رکعتیں پڑھیں پھر سو گئے، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو میں آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے گھما کر اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا آپ پانچ رکعتیں پڑھ کر سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو۲ رکعتیں پڑھیں۔ پھر باہر نکلے اور نماز فجر ادا فرمائی۔

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى صَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ لَمْ يَجْلِسْ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہی واقعہ روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو دو دو۲ رکعتیں کر کے کل آٹھ رکعتیں پڑھیں، پھر وتر کی پانچ رکعتیں پڑھیں اور ان کے درمیان نہ بیٹھے۔

Marfat.com

بَيْنَهُنَّ۔

١٣٤٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيْهِ قَبْلَ الصُّبْحِ يُصَلِّي سِتًّا مَثْنَى مَثْنَى وَيُوتِرُ بِخَمْسٍ لَا يَقْعُدُ بَيْنَهُنَّ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ۔

عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، محمد بن جعفر بن زبیر، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے فجر کی دو رکعتوں سمیت چھ رکعتیں تو دو دو کر کے پڑھتے اور وتر کی پانچ رکعتیں پڑھا کرتے جن کے درمیان میں نہ بیٹھتے مگر آخری رکعت میں۔

١٣٤٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

عروہ بن زبیر کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں فجر کی دو رکعتوں سمیت کل تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

١٣٤٧۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَجَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ الْمُقْرِئَ أَخْبَرَهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ قَائِمًا وَرَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْأَذَانَيْنِ وَلَمْ يَكُنْ يَدَعُهُمَا قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ فِي حَدِيثِهِ وَرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا بَيْنَ الْأَذَانَيْنِ زَادَ جَالِسًا۔

نصر بن علی اور جعفر بن مسافر، عبداللہ بن یزید مقری سعید بن ابو ایوب، جعفر بن ربیعہ، عراک بن مالک، ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء پڑھی، پھر آپ نے کھڑے ہو کر آٹھ رکعتیں پڑھیں اور دو رکعتیں اذان و اقامت کے درمیان پڑھیں اور ان دونوں کو کبھی ترک نہ فرمایا۔ جعفر بن مسافر نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ اذان و اقامت کی درمیانی دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھا کرتے۔

١٣٤٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِكَمْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ قَالَتْ كَانَ يُوتِرُ بِأَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَثَلَاثٍ وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ وَعَشْرٍ وَثَلَاثٍ وَ

عبداللہ بن ابو قیس کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کتنے وتر پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ وتر پڑھا کرتے چار اور تین، کبھی چھ اور تین کبھی آٹھ اور تین اور کبھی دس اور تین۔ آپ نے سات رکعت سے کم وتر نہیں پڑھے اور تیرہ رکعت سے زیادہ۔ احمد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ فجر

Marfat.com

لَمْ يَكُنْ يُوتِرُ بِأَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَلَا بِأَكْثَرَ مِنْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ نَا اَحْمَدُ وَلَمْ يَكُنْ يُوتِرُ بِرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ قُلْتُ مَا يُوتِرُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يَدَعُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَحْمَدُ وَسِتٍّ وَثَلٰثٍ۔

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ نَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ اِنَّهُ صَلّٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَتَرَكَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُبِضَ حِيْنَ قُبِضَ وَهُوَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ وَكَانَ اٰخِرُ صَلٰوتِهٖ مِنَ اللَّيْلِ الْوِتْرَ۔

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ اَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَ بِتُّ عِنْدَهُ لَيْلَةً وَهُوَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ فَنَامَ حَتّٰى اِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفُهُ اسْتَيْقَظَ فَقَامَ اِلٰى شَنٍّ فِيْهِ مَاءٌ فَتَوَضَّأَ وَتَوَضَّأْتُ مَعَهُ ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ عَلٰى يَسَارِهٖ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِيْ كَاَنَّهُ يَمَسُّ اُذُنِيْ كَاَنَّهُ يُوْقِظُنِيْ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قُلْتُ فَقَرَأَ فِيْهِمَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى حَتّٰى صَلّٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ ثُمَّ نَامَ فَاَتَاهُ بِلَالٌ فَقَالَ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى لِلنَّاسِ۔

کی پہلی دو رکعتوں کو وتر نہیں بتایا کرتے تھے۔ میں عرض گزار ہوا وتر نہ بناتے۔ فرمایا کہ انہیں ترک نہ فرماتے اور احمد نے چھ اور تین (نو) رکعتوں کا ذکر نہ کیا۔

ابو اسحاق ہمدانی نے اسود بن یزید سے روایت ہے کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ رات میں تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ پھر آپ گیارہ رکعتیں پڑھنے لگے اور دو رکعتیں چھوڑ دیں۔ پھر جب وصال ہوا تو آپ نو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور رات میں آپ کی آخری نماز وتر ہوا کرتی تھی۔

مخرمہ بن سلیمان کو کریب مولیٰ ابن عباس نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز شب کیسی ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے آپ کے پاس رات گزاری جبکہ آپ کی باری حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھی۔ آپ سو گئے یہاں تک کہ جب تہائی یا نصف رات گزر گئی تو آپ بیدار ہوئے اور ایک مشک کی طرف اٹھے جس میں پانی تھا۔ آپ نے وضو کیا اور میں نے بھی آپ کے ساتھ وضو کیا۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے اور میں آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے دائیں جانب کر لیا۔ پھر اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھا گویا مجھے ہوشیار کرنے کے لیے میرا کان ملتے ہیں۔ پس آپ نے دو ہلکی سی رکعتیں پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھی۔ پھر سلام پھیر دیا۔ پھر نماز پڑھی یہاں تک کہ وتر کے ساتھ گیارہ رکعتیں پڑھیں پھر سو رہے تو حضرت بلال حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوئے الصلوٰۃ یا رسول اللہ پس آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر لوگوں کو نماز پڑھائی۔

Marfat.com

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ حَزَرْتُ قِيَامَهُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِقَدْرِ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ لَمْ يَقُلْ نُوحٌ مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ۔

عکرمہ بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک رات گزاری۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو تیرہ ۱۳ رکعتیں پڑھیں جن میں فجر کی دو ۲ رکعتیں بھی شامل ہیں۔ ہر رکعت میں سورۂ المزمل کے برابر پڑھتے۔ نوح بن حبیب نے فجر کی دو رکعتوں کا ذکر نہیں کیا۔

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ قَالَ فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

عبداللہ بن قیس بن مخرمہ کو بتاتے ہوئے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آج رات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا۔ پس میں حضور کے در اقدس یا چوکھٹ پر پڑ رہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو ۲ ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو ۲ طویل رکعتیں پڑھیں جو بہت ہی طویل تھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں جو ان سے کم طویل تھیں۔ پھر دو ۲ رکعتیں پڑھیں جو اپنے سے پہلی والی دو ۲ رکعتوں سے کم طویل تھیں پھر دو ۲ رکعتیں پڑھیں جو اپنے سے پہلے والی رکعتوں سے کم طویل تھیں پھر وتر پڑھے تو یہ تیرہ رکعتیں تھیں۔

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مَخْرَمَةَ ابْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ فَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ

کریب مولیٰ ابن عباس کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری جو ان کی خالہ تھیں۔ فرمایا کہ میں تکیے کے عرض میں لیٹا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی زوجۂ مطہرہ طول میں لیٹے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی تو اس سے تھوڑا سا پہلے یا تھوڑی دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے آپ بیٹھ گئے اور چہرۂ انور پر دستِ مبارک مل کر نیند کے آثار مٹانے لگے پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں۔ پھر لٹکی ہوئی مشک کے پاس تشریف لے گئے۔ اس سے خوب اچھی

Marfat.com

مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ قَالَ
يُصَلِّي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا
صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي
فَأَخَذَ بِأُذُنِي يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ
ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ
قَالَ الْقَعْنَبِيُّ سِتَّ مِرَارٍ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى
جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ
ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ۔

بَابُ ۴۶۶ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْقَصْدِ فِي الصَّلٰوةِ۔

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ
عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ
لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا فَإِنَّ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللّٰهِ
أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ وَكَانَ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَثْبَتَهُ۔

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ نَا
عَمِّي نَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بَعَثَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ فَجَاءَهُ فَقَالَ
يَا عُثْمَانُ أَرَغِبْتَ عَنْ سُنَّتِي قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ وَلٰكِنْ سُنَّتَكَ أَطْلُبُ قَالَ فَإِنِّي أَنَامُ وَأُصَلِّي
وَأَصُوْمُ وَأُفْطِرُ وَأَنْكِحُ النِّسَاءَ فَاتَّقِ اللّٰهَ يَا عُثْمَانُ
فَإِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِضَيْفِكَ عَلَيْكَ
حَقًّا وَإِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَصُمْ وَأَفْطِرْ
وَصَلِّ وَنَمْ۔

طرح وضو فرمایا اور نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ میں بھی کھڑا ہو گیا اور میں نے آپ کی طرح کیا پھر حضور کے پہلو میں جا کھڑا ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑ کر اسے ملا۔ پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں۔ قعنبی نے چھ دفعہ کہا۔ پھر وتر پڑھ کر لیٹ رہے، یہاں تک کہ مؤذن حاضر خدمت ہوا تو آپ نے کھڑے ہو کر دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھیں پھر باہر تشریف لے گئے اور نماز فجر پڑھائی۔

نماز میں میانہ روی اختیار کرنے کا حکم ہے

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی استطاعت کے مطابق عمل کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا جب تک تم نہ اکتا جاؤ اور اللہ تعالیٰ کو وہ عمل بہت ہی پسند ہے جس کی پابندی کی جائے خواہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو اور آپ جب کوئی کام کرتے تو اسے ہمیشہ کیا کرتے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کو بلایا تو وہ حاضر خدمت ہو گئے۔ فرمایا اے عثمان کیا تم میری سنت کو ناپسند کرتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم یا رسول اللہ ایسا نہیں ہے بلکہ میں تو آپ کی سنت کا طالب ہوں۔ فرمایا میں تو سوتا ہوں اور نماز پڑھتا ہوں۔ روزے رکھتا ہوں اور چھوڑتا ہوں نیز عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔ اے عثمان! اللہ سے ڈرو کیونکہ تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے اور تمہاری جان کا تم پر حق ہے پس روزے رکھو اور چھوڑا بھی کرو۔ نماز پڑھو اور سویا بھی کرو۔

ف۔ فرشتوں کی ذمہ داری صرف حقوق اللہ کا ادا کرنا ہے جبکہ انسانی کمال یہ ہے کہ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد بھی پوری طرح ادا کیے جائیں اور اخروی لحاظ سے حقوق العباد کا معاملہ حقوق اللہ سے بھی زیادہ نازک ہے۔ حقوق العباد میں اپنی جان، اپنے بیوی بچے اور زیر کفالت افراد اور مہمان وغیرہ سرفہرست ہیں۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تلقین فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے ساتھ تمام حق داروں کے حقوق ادا کرنے بھی ضروری ہیں اور انہیں نظر انداز کر کے صرف عبادت میں مصروف رہنا ہی کمال نہیں ہے۔ عبادت کے ساتھ حقوق بھی ادا کیے جائیں کیونکہ ان کا ادا کرنا بھی عین عبادت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ۔

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمل کیا ہوتا تھا یعنی کیا آپ کسی کام کو دنوں کے ساتھ مخصوص فرما لیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ حضور کا عمل دائمی ہوا کرتا تھا اور تم میں سے اتنی استطاعت کون رکھتا ہے جتنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں استطاعت تھی۔

رمضان المبارک کے احکام

باب ۴۶۶ تَفْرِيعِ أَبْوَابِ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

باب ۴۶۷ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

تراویح کا بیان

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْمُتَوَكِّلِ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا رَوَاهُ عُقَيْلٌ وَيُونُسُ وَأَبُو أُوَيْسٍ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ۔

حسن بن علی اور محمد بن متوکل، عبد الرزاق، معمر، حسن اور مالک بن انس، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیام رمضان کی ترغیب دیا کرتے لیکن صاف لفظوں میں حکم نہیں فرماتے تھے چنانچہ فرماتے کہ جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان میں قیام کیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور صورت حال یہی رہی۔ حضرت ابو بکر کے دورِ خلافت میں بھی یہی معاملہ رہا اور حضرت عمر کے ابتدائی دور میں ایسا ہی ہوتا رہا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا اسے عقیل اور یونس اور ابو اویس نے کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس میں قیام کیا۔

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہنچی کہ جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے اور جو شب قدر میں بحالت ایمان ثواب کی غرض سے قیام کرے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے

Marfat.com

غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ کَذَا رَوَاہُ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ۔

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی بِصَلٰوتِہٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰی مِنَ الْقَابِلَۃِ فَکَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّیْلَۃِ الثَّالِثَۃِ فَلَمْ یَخْرُجْ اِلَیْہِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَیْتُ الَّذِیْ صَنَعْتُمْ فَلَمْ یَمْنَعْنِیْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَیْکُمْ اِلَّا اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَیْکُمْ وَذٰلِکَ فِیْ رَمَضَانَ۔

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا ہَنَّادٌ نَا عَبْدَۃُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّاسُ یُصَلُّوْنَ فِی الْمَسْجِدِ فِیْ رَمَضَانَ اَوْزَاعًا فَاَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَرَبْتُ لَہٗ حَصِیْرًا فَصَلّٰی عَلَیْہِ بِہٰذِہِ الْقِصَّۃِ قَالَتْ فِیْہِ قَالَ تَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّہَا النَّاسُ اَمَا وَاللّٰہِ مَا بِتُّ لَیْلَتِیْ ہٰذِہٖ بِحَمْدِ اللّٰہِ غَافِلًا وَلَا خَفِیَ عَلَیَّ مَکَانُکُمْ۔

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ نَا دَاؤُدُ بْنُ اَبِیْ ہِنْدٍ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ یَقُمْ بِنَا شَیْئًا مِنَ الشَّہْرِ حَتّٰی بَقِیَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتّٰی ذَہَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ فَلَمَّا کَانَتِ السَّادِسَۃُ لَمْ یَقُمْ بِنَا فَلَمَّا کَانَتِ الْخَامِسَۃُ قَامَ بِنَا حَتّٰی ذَہَبَ شَطْرُ اللَّیْلِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِیَامَ ہٰذِہٖ

جائیں گے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسی طرح اسے یحییٰ بن ابو کثیر نے ابو سلمہ سے اور محمد بن عمرو نے ابو سلمہ سے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اگلی رات آپ نے نماز پڑھی تو لوگ زیادہ ہوگئے۔ تیسری رات اور زیادہ اکٹھے ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف نہ لائے جب صبح ہوئی تو فرمایا کہ میں نے دیکھ لیا جو تم نے کیا تھا لیکن تمہارے پاس آنے سے مجھے صرف اس خدشے نے روکا کہ کہیں تم پر یہ فرض نہ ہو جائے اور یہ رمضان المبارک کی بات ہے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رمضان المبارک کے مہینے میں لوگ مسجد کے اندر علیحدہ علیحدہ نماز پڑھا کرتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے آپ کے لیے ایک بوریا بچھا دیا تو آپ نے اس پر نماز ادا فرمائی۔ پھر مذکورہ واقعہ بیان کرکے اس میں فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قسم کھا کر فرمایا۔ لوگو! باخبر! کہ قسم ہے میں نے یہ رات اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے غفلت میں نہیں گزاری اور نہ تمہارا حال مجھ سے مخفی رہا۔

جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ روزے رکھے تو آپ نے اس مہینے میں کسی روز ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا یہاں تک کہ سات روز باقی رہ گئے۔ بقیہ چھٹے روز بھی آپ نے ہمارے ساتھ قیام نہ فرمایا۔ بقیہ پانچوں روز آپ نے آدھی رات تک ہمارے ساتھ قیام فرمایا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کاش! اس رات آپ ہمیں اور بھی نفل پڑھاتے فرمایا کہ آدمی جب امام کے

Marfat.com

اللَّيْلَةِ قَالَ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ قَالَ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قَالَ قُلْتُ مَا الْفَلَاحُ قَالَ السَّحُورُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ۔

١٣٦٢۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَدَاوُدُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّ سُفْيَانَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو يَعْفُورٍ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ۔

١٣٦٣۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا نَاسٌ فِي رَمَضَانَ يُصَلُّونَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا هٰؤُلَاءِ فَقِيلَ هٰؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي وَهُمْ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابُوا وَنِعْمَ مَا صَنَعُوا قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَيْسَ هٰذَا الْحَدِيثُ بِالْقَوِيِّ مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ ضَعِيفٌ۔

بَابُ ٢٧٨ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔

١٣٦٤۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ فَإِنَّ صَاحِبَنَا سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْهَا فَقَالَ رَحِمَ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ

ساتھ نماز پڑھتا ہے تو فارغ ہوتے ہی اس کے لیے پوری رات کے قیام کا ثواب شمار فرمالیا جاتا ہے جب بقیہ چوتھی رات آئی تو آپ نے قیام نہ فرمایا۔ جب بقیہ تیسری رات آئی تو آپ کی ازواج مطہرات، دیگر عورتیں اور لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا یہاں تک کہ ہم فلاح کے فوت ہو جانے سے ڈرے جبیر نے پوچھا کہ فلاح کیا چیز ہے؟ حضرت ابوذر نے فرمایا[۲]

نصر بن علی اور داؤد بن امیہ، سفیان نے ابو یعفور سے روایت کی۔ امام ابوداؤد، ابن عبید بن نسطاس، ابوالضحیٰ، مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ جب آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راتوں کو جاگا کرتے، تہمد مضبوط باندھ لیا کرتے اور گھر والوں کو جگایا کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو یعفور کا نام عبدالرحمٰن بن عبید بن نسطاس ہے۔

علاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کاشانۂ اقدس سے باہر تشریف لائے تو رمضان المبارک میں لوگ مسجد کے ایک گوشے میں نماز پڑھ رہے تھے فرمایا کہ یہ کون ہیں؟ عرض کی گئی کہ یہ ایسے حضرات ہیں جنہیں قرآن مجید یاد نہیں اور حضرت ابی بن کعب نماز پڑھ رہے تھے تو یہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے درست کیا اور انہوں نے اچھا کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث قوی نہیں ہے کیونکہ مسلم بن خالد ضعیف ہے۔

شب قدر کا بیان

زر نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ اے ابومنذر! مجھے شب قدر کے متعلق بتائیے کیونکہ جب ہمارے بزرگ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ جو سارا سال قیام کرے وہ اسے پالے گا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن (حضرت عبداللہ بن مسعود) پر رحم فرمائے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ شب قدر

Marfat.com

وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِیْ رَمَضَانَ زَادَ مُسَدَّدٌ وَلٰكِنْ
كَرِهَ اَنْ يَّتَّكِلُوْا ثُمَّ اتَّفَقَا وَاللّٰهِ اِنَّهَا فِیْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ
سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ لَا يَسْتَثْنِیْ قُلْتُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ
اِنِّیْ عَلِمْتُ ذٰلِكَ قَالَ بِالْاٰيَةِ الَّتِیْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِزِرٍّ مَا الْاٰيَةُ
قَالَ تُصْبِحُ الشَّمْسُ صَبِيْحَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِثْلَ
الطَّسْتِ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ حَتّٰى تَرْتَفِعَ۔

١٣٦٥۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِیْ
اَبِیْ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ اِسْحٰقَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِیِّ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ فِیْ مَجْلِسِ
بَنِیْ سَلِمَةَ وَاَنَا اَصْغَرُهُمْ فَقَالُوْا مَنْ يَّسْاَلُ لَنَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ
وَذٰلِكَ صَبِيْحَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ
فَخَرَجْتُ فَوَافَيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ قُمْتُ بِبَابِ
بَيْتِهٖ فَمَرَّ بِیْ فَقَالَ ادْخُلْ فَدَخَلْتُ فَاُتِیَ
بِعَشَائِهٖ فَرَاٰيْتُنِیْ اَكُفُّ عَنْهُ مِنْ قِلَّتِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ
قَالَ نَاوِلْنِیْ نَعْلِیْ فَقَامَ فَقُمْتُ مَعَهٗ فَقَالَ كَاَنَّ لَكَ
حَاجَةً قُلْتُ اَجَلْ اَرْسَلَنِیْ اِلَيْكَ رَهْطٌ مِّنْ بَنِیْ
سَلِمَةَ يَسْاَلُوْنَكَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ كَمِ
اللَّيْلَةُ فَقُلْتُ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ قَالَ هِیَ
اللَّيْلَةُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ اَوِ الْقَابِلَةُ يُرِيْدُ لَيْلَةَ
ثَلٰثٍ وَّعِشْرِيْنَ۔

١٣٦٦۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ نَا زُهَيْرٌ
نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ
عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ الْجُهَنِیِّ عَنْ اَبِيْهِ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ بَادِيَةً اَكُوْنُ فِيْهَا
بِحَمْدِ اللّٰهِ فَمُرْنِیْ بِلَيْلَةٍ اَنْزِلُهَا اِلٰى هٰذَا الْمَسْجِدِ

رمضان میں ہے مسدد کی روایت میں یہ بھی ہے لیکن انہوں نے ناپسند فرمایا کہ لوگ بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں۔ حالانکہ ان کے نزدیک وہ رمضان المبارک کی صرف ستائیسویں رات ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ابو منذر میں اسے نشانی کے ذریعے جانتا ہوں جو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتائی ہے۔ میں نے زر سے کہا کہ نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ اس رات کی صبح کو سورج تھالی کی طرح نکلتا ہے اور کچھ بلند ہوتے تک اس میں شعاعیں نہیں ہوتیں۔

ضمرہ بن عبد اللہ بن انیس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ میں بنی سلمہ کی مجلس میں تھا اور میں ان میں سب سے چھوٹا تھا تو لوگوں نے کہا کہ ہمارے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کون شب قدر کے متعلق دریافت کرے گا اور وہ رمضان المبارک کا اکیسواں روز تھا۔ پس میں باہر نکل گیا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب پڑھی پھر میں آپ کے کاشانۂ اقدس کے دروازے پر کھڑا ہو گیا آپ نے فرمایا کہ اندر آ جاؤ تو میں اندر داخل ہوا اور مجھے شام کا کھانا عنایت فرمایا گیا۔ کھانا کم ہونے کے باعث میں نے آہستہ آہستہ کھایا۔ جب میں فارغ ہوا تو فرمایا میرا جوتا لاؤ۔ آپ کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہاری کوئی حاجت معلوم ہوتی ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ ہاں مجھے بنی سلمہ کے کچھ لوگوں نے آپ سے شب قدر کے متعلق پوچھنے کو بھیجا ہے فرمایا کہ آج کونسی رات ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ یہ بائیسویں رات ہے۔ فرمایا کہ یہی رات ہے پھر لوٹنے لگے تو فرمایا یا آنے والی رات ہے یعنی تئیسویں۔

ضمرہ بن عبد اللہ بن انیس جہنی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں جنگل میں رہتا ہوں اور وہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں آپ ایسی رات بتائیں جس کے اندر اس مسجد میں حاضر ہوا کروں فرمایا کہ تئیسویں رات کو آ جایا کرو۔ محمد بن ابراہیم نے ان کے

Marfat.com

فَقَالَ اُنْزِلَ لَيْلَةَ ثَلٰثٍ وَعِشْرِيْنَ فَقُلْتُ لِابْنِهٖ كَيْفَ كَانَ اَبُوْكَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ اِذَا صَلَّى الْعَصْرَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَاِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَهٗ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَيْهَا فَلَحِقَ بِبَادِيَتِهٖ۔

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا وُهَيْبٌ نَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فِيْ تَاسِعَةٍ تَبْقٰى وَفِيْ سَابِعَةٍ تَبْقٰى وَفِيْ خَامِسَةٍ تَبْقٰى۔

بَابُ ۴۶۹ فِيْمَنْ قَالَ لَيْلَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ۔

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتّٰى اِذَا كَانَتْ لَيْلَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ يَخْرُجُ فِيْهَا مِنْ اعْتِكَافِهٖ قَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيْ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ وَقَدْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ مِنْ صَبِيْحَتِهَا فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْهَا فِيْ كُلِّ وِتْرٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَمُطِرَتِ السَّمَاءُ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيْشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَاَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَنْفِهٖ اَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صَبِيْحَةِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ۔

صاحبزادے سے پوچھا کہ آپ کے والد محترم کیسے کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ وہ مسجد میں داخل ہوتے جب نماز عصر پڑھ لی جاتی اور نماز فجر تک کسی کام کے لیے باہر نہ نکلتے جب نماز فجر پڑھ لیتے تو اپنے سواری کو مسجد کے دروازے پر پاتے اور اس پر سوار ہو کر جنگل کی طرف روانہ ہو جاتے۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شب قدر کو رمضان المبارک کی آخری دس راتوں میں تلاش کیا کرو جب کہ نو راتیں، سات راتیں یا پانچ راتیں باقی ہوں (یعنی اکیسویں، تیئسویں اور پچیسویں رات کو)۔

جس نے کہا کہ وہ اکیسویں رات ہے

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان المبارک کے درمیانی عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے۔ ایک سال آپ نے اعتکاف کیا تو اکیسویں رات ہو گئی، جس رات کو آپ اعتکاف سے باہر تشریف لایا کرتے فرمایا کہ جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے تو وہ آخری عشرے کا بھی اعتکاف کرے۔ میں نے شب قدر دیکھی تھی پھر مجھے بھلا دی گئی اور میں نے دیکھا کہ اس کی صبح کو پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پس اسے آخری دس راتوں میں تلاش کرو یعنی ان کی طاق راتوں میں حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ اس رات بارش ہوئی اور مسجد کی چھت ٹہنیوں کی تھی۔ لہٰذا وہ ٹپکی۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اکیسویں کی صبح کو آپ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور مٹی کے نشانات تھے۔

Marfat.com

باب ۴۷۰ اٰخَر

١٣٦٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى نَا سَعِيْدٌ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْتَمِسُوْهَا فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَالْتَمِسُوْهَا فِى التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا سَعِيْدٍ اِنَّكُمْ اَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا قَالَ اَجَلْ قُلْتُ التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ قَالَ اِذَا مَضَتْ وَاحِدٌ وَّعِشْرُوْنَ فَالَّتِىْ تَلِيْهَا التَّاسِعَةُ وَاِذَا مَضٰى ثَلَاثٌ وَّعِشْرُوْنَ فَالَّتِىْ تَلِيْهَا السَّابِعَةُ وَاِذَا مَضٰى خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ فَالَّتِىْ تَلِيْهَا الْخَامِسَةُ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ لَا اَدْرِىْ اَخَفِىَ عَلَىَّ مِنْهُ شَىْءٌ اَمْ لَا۔

باب ۴۷۱ مَنْ رَوٰى اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ۔

١٣٧٠- حَدَّثَنَا حَكِيْمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّىُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِىْ ابْنَ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ يَعْنِىْ ابْنَ اَبِىْ اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْلُبُوْهَا لَيْلَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ وَلَيْلَةَ اِحْدٰى وَّعِشْرِيْنَ وَلَيْلَةَ ثَلٰثٍ وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ سَكَتَ۔

باب ۴۷۲ مَنْ رَوٰى فِى السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔

١٣٧١- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِىُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِى السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔

باب ۴۷۳ مَنْ قَالَ سَبْعٌ وَّعِشْرُوْنَ۔

١٣٧٢- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا اَبِىْ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ مُطَرِّفًا عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شب قدر کو تلاش کرو

ابونضرہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے میں تلاش کرو اور اسے اکیسویں، تئیسویں اور پچیسویں رات میں ڈھونڈو۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے حضرت ابوسعید! آپ اس شمار کو ہم سے بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا ہاں، میں نے نویں، ساتویں اور پانچویں کہا ہے یعنی جب اکیسویں رات گزر جائے تو اس کے ساتھ والی نویں ہے اور جب تئیسویں گزر جائے تو اس کے ساتھ والی ساتویں ہے اور جب پچیسویں گزر جائے تو اس کے ساتھ والی پانچویں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس میں سے کوئی بات مجھ پر مخفی رہ گئی یا نہیں۔

جس نے روایت کی کہ وہ سترھویں رات ہے

حکیم بن سیف رقی، عبیداللہ بن عمرو، زید بن ابی انیسہ، ابواسحاق، عبداللہ بن اسود ان کے والد ماجد نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ اسے رمضان کی سترھویں، اکیسویں اور تئیسویں رات میں تلاش کیا کرو۔ آگے آپ خاموش ہو گئے۔

جس نے روایت کی کہ وہ آخری سات راتوں میں ہے

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کیا کرو۔

جس نے کہا ستائیسویں رات ہے

عبیداللہ بن معاذ، معاذ، شعبہ، قتادہ، مطرف، معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شب قدر ستائیسویں

Marfat.com

فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ۔

رات کو ہوتی ہے۔

بَابٌ ۴۷۴ مَنْ قَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ۔

جس نے کہا وہ سارے رمضان میں ہے

۱۳۷۳۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ النَّسَائِيُّ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ نَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ قَالَ أَبُودَاوُدَ رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ لَمْ يَرْفَعَاهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حمید بن زنجویہ نسائی، سعید بن ابو مریم، محمد بن جعفر بن ابو کثیر، موسیٰ بن عقبہ، ابو اسحاق، سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق دریافت کیا گیا اور میں سن رہا تھا تو آپ نے فرمایا کہ وہ پورے رمضان میں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے سفیان اور شعبہ نے ابو اسحاق سے موقوفاً اور حضرت ابن عمر نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوع نہیں کیا۔ ف

ف۔ اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصریح فرمادی تھی کہ مجھے وہ رات بھلادی گئی ہے لہٰذا اسے تم خود تلاش کیا کرو۔ دریں حالات یہ حتمی تعین نہیں کیا جا سکتا کہ شب قدر فلاں رات کو ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ وہ ہر سال ایک ہی رات میں ہوتی بھی نہیں۔ اختلاف روایات کے باعث شب قدر کے بارے میں اختلاف ہے لیکن تمام روایتوں کو سامنے رکھ کر غور کرنے سے سرفہرست چار باتیں سامنے آتی ہیں اولاً یہ کہ شب قدر رمضان المبارک میں ہوتی ہے ثانیاً یہ کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ہوتی ہے ثالثاً یہ کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہوتی ہے یعنی اکیسویں یا تئیسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں یا انتیسویں۔ رابعاً یہ کہ وہ اکثر رمضان المبارک کی ستائیسویں رات کو ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۴۷۵ فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ۔

قرآن مجید کتنے دنوں میں پڑھے

۱۳۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى ابْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا نَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي عِشْرِينَ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي خَمْسَ عَشْرَةَ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي عَشْرٍ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِيدَنَّ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أَبُودَاوُدَ وَحَدِيثُ مُسْلِمٍ أَتَمُّ۔

ابو سلمہ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا قرآن مجید کو پورے مہینے میں ختم کیا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ فرمایا کہ بیس روز میں پڑھ لیا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی قوت ہے فرمایا تو پندرہ روز میں پڑھ لیا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ فرمایا تو دس روز میں پڑھ لیا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ فرمایا تو سات دن میں پڑھ لیا کرو اور اس پر اضافہ نہ کرنا امام ابوداؤد نے فرمایا کہ

مسلم بن ابراہیم کی حدیث زیادہ کامل ہے۔

Marfat.com

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَاقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي الشَّهْرِ فَنَاقَصَنِي وَنَاقَصْتُهُ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا قَالَ عَطَاءٌ وَاخْتَلَفْنَا عَنْ أَبِي فَقَالَ بَعْضُنَا سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَقَالَ بَعْضُنَا خَمْسًا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرو اور قرآن مجید پورے مہینے میں ختم کیا کرو۔ میں اس سلسلے میں عرض کرتا رہا اور آپ ارشاد فرماتے رہے آخر کار فرمایا کہ ایک روز روزہ رکھا کرو اور ایک روز چھوڑ دیا کرو۔ عطاء کا بیان ہے کہ لوگوں نے میرے والد ماجد سے اختلاف کیا تو بعض نے سات روز کہا اور بعض نے پانچ روز۔

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ الصَّمَدِ نَا هَمَّامٌ نَا قَتَادَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كَمْ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ فِي شَهْرٍ قَالَ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ يُرَدِّدُ الْكَلَامَ أَبُو مُوسَى وَتَنَاقَصَهُ قَالَ اقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ قَالَ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ قَالَ لَا يَفْقَهُهُ مَنْ قَرَأَهُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ۔

یزید بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں کتنے دنوں میں قرآن کریم پڑھا کروں؟ فرمایا کہ ایک مہینے میں عرض گزار ہوئے کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ ابو موسیٰ کی روایت میں ہے کہ کم کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ سات دن میں ختم کر لیا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا جو اسے تین دن سے کم میں پڑھے وہ اسے سمجھ نہ سکے گا۔ ف

ف۔ قرآن کریم کی تلاوت بڑی ہی سعادت مندی ہے جو انسانوں کو مرحمت فرمائی گئی۔ پڑھ کر سمجھنا اور بھی ضروری۔ پھر جو کچھ پڑھا اور سمجھا ہے اس کے مطابق عمل کرنا سب سے ضروری اور منزل مقصود یہی ہے عمل نہ کیا تو پڑھنا اور سمجھنا سب بیکار گیا بلکہ قرآن حکیم کو بھی اپنی بدعملی پر گواہ بنا لیا۔ اگر پڑھا لیکن سمجھا نہیں تو عمل کس پر کرے گا؟ صراط مستقیم پر کیسے چلے گا؟ لہٰذا پڑھنے کے ساتھ سمجھنا اس سے بھی ضروری ہے۔ تین دن سے کم میں قرآن کریم کو پڑھنے والے نے کلام الٰہی کو پڑھ تو لیا لیکن جو کام اس سے ضروری تھا یعنی قرآن مجید کا سمجھنا اسے نظر انداز کر لیا کیونکہ اتنی جلدی سمجھ کر نہیں پڑھ سکتا۔ اسی ضروری پہلو کو نظر انداز کرنے سے روکنے کی خاطر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین دن سے کم مدت میں قرآن مجید ختم کرنے سے منع فرمایا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَطَّانُ خَالُ عِيسَى بْنِ شَاذَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا الْحَرِيشُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ قَالَ إِنَّ لِي قُوَّةً قَالَ اقْرَأْهُ فِي ثَلَاثٍ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ ابْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ عِيسَى بْنُ شَاذَانَ كَيِّسٌ۔

محمد بن حفص ابو عبدالرحمٰن قطان یعنی عیسیٰ بن شاذان کے ماموں ابو داؤد، حریش بن سلیم، طلحہ بن مصرف، خیثمہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ قرآن کریم کو ایک مہینے میں پڑھا کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ فرمایا کہ تین دن میں پڑھ لیا کرو۔ ابو علی نے امام ابوداؤد کو اور انہوں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ عیسیٰ بن شاذان دانش مند تھے۔

Marfat.com

باب ۳۲۶ تَحْزِيبُ الْقُرْآنِ۔

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ قَالَ سَأَلَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ فَقَالَ لِي فِي كَمْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَقُلْتُ مَا أُحَزِّبُهُ فَقَالَ لِي نَافِعٌ لَا تَقُلْ مَا أُحَزِّبُهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَرَأْتُ جُزْءًا مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ ذَكَرَهُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ۔

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ نَا أَبُو خَالِدٍ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ فِي حَدِيثِهِ أَوْسُ بْنُ حُذَيْفَةَ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ قَالَ فَنَزَلَتِ الْأَحْلَافُ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَأَنْزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي مَالِكٍ فِي قُبَّةٍ لَهُ قَالَ مُسَدَّدٌ وَكَانَ فِي الْوَفْدِ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَقِيفٍ قَالَ كَانَ كُلَّ لَيْلَةٍ يَأْتِينَا بَعْدَ الْعِشَاءِ يُحَدِّثُنَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَائِمًا عَلَى رِجْلَيْهِ حَتَّى يُرَاوِحَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ وَأَكْثَرُ مَا يُحَدِّثُنَا مَا لَقِيَ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ قُرَيْشٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا سَوَاءَ كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ مُسْتَذَلِّينَ قَالَ مُسَدَّدٌ بِمَكَّةَ فَلَمَّا خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ كَانَتْ سِجَالُ الْحَرْبِ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ نُدَالُ عَلَيْهِمْ وَيُدَالُونَ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةٌ أَبْطَأَ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يَأْتِينَا فِيهِ فَقُلْنَا لَقَدْ أَبْطَأْتَ عَنَّا اللَّيْلَةَ قَالَ إِنَّهُ طَرَأَ عَلَيَّ حِزْبِي مِنَ الْقُرْآنِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجِيءَ حَتَّى أُتِمَّهُ قَالَ أَوْسٌ سَأَلْتُ أَصْحَابَ

قرآن کریم کے حصے مقرر کرنا

ابن الہاد کا بیان ہے کہ مجھ سے نافع بن جبیر بن مطعم نے دریافت کیا کہ آپ قرآن مجید سے کتنا پڑھتے ہیں؟ میں نے کہا میں اس کے حصے نہیں کرتا۔ نافع نے مجھ سے کہا۔ یہ نہ کہیے کہ میں اس کے حصے نہیں کرتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے قرآن کریم کا ایک حصہ تلاوت کیا۔ ابن الہاد نے کہا۔ میرے خیال میں انہوں نے اسے حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت کیا ہے۔

مسدد، قران بن تمام۔ عبد اللہ بن سعید، ابو خالد، عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن یعلی، عثمان بن عبد اللہ بن اوس نے اپنے جد امجد سے روایت کی۔ عبد اللہ بن سعید نے اپنی روایت میں کہا کہ حضرت اوس بن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم ثقیف کے وفد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو معاہدے والے حضرت مغیرہ بن شعبہ کے پاس اترے اور بنی مالک کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ایک خیمے میں اتارا۔ مسدد نے کہا کہ ثقیف کے وفد میں جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے ان میں سے ایک نے کہا کہ حضور روزانہ عشاء کے بعد ہمارے پاس تشریف لا کر گفتگو فرمایا کرتے۔ ابو سعید نے کہا کہ کھڑے رہتے یہاں تک کہ زیادہ کھڑے رہنے کے باعث باری باری قدموں پر زور دیتے اور اکثر آپ اپنی قوم قریش سے پہنچنے والے مصائب کو بیان کرتے تھے فرماتے کہ ہم اور وہ برابر نہ تھے بلکہ ہم کمزور اور بے سروسامان تھے۔ مسدد نے کہا کہ جب ہم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف نکلے تو لڑائی ہمارے اور ان کے درمیان ڈول کی طرح رہی کبھی ہم ان پر غالب رہتے اور کبھی وہ ہم پر۔ ایک رات آپ خلاف معمول دیر سے تشریف لائے تو ہم عرض گزار ہوئے کہ آج آپ نے دیر کر دی۔ فرمایا کہ قرآن مجید کا ایک حصہ پڑھنے سے رہ گیا تھا تو میں نے اسے پڑھے بغیر آنا ناپسند کیا۔ اوس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے دریافت کیا کہ آپ

Marfat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تُحَزِّبُوْنَ الْقُرْاٰنَ قَالَ ثُلُثٌ وَخَمْسٌ وَسَبْعٌ وَتِسْعٌ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ وَثَلٰثَ عَشْرَةَ وَحِزْبُ الْمُفَصَّلِ وَحْدَهٗ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَحَدِيْثُ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَتَمُّ۔

قرآن کریم کے حصّے کیسے کرتے ہیں؟ فرمایا کہ تین، پانچ، سات، نو، گیارہ، تیرہ سورتیں اور ایک منزل طوال سورتوں کی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابوسعید کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔ ف

ف۔ بعض بزرگوں نے پڑھنے کے لیے قرآن مجید کی سات منزلیں مقرر فرمائی ہیں تاکہ تلاوت میں آسانی رہے اور سات روز میں قرآن مجید ختم ہو جائے۔ وہ منزلیں حسب ذیل ہیں۔

پہلی منزل۔ تین سورتوں پر مشتمل ہے جو یہ ہیں۔ بقرہ، آل عمران، النساء۔

دوسری منزل۔ ان پانچ سورتوں پر مشتمل ہے۔ المائدہ۔ الانعام، اعراف، انفال، التوبہ۔

تیسری منزل۔ میں یہ سات سورتیں ہیں۔ یونس، ہود، یوسف، رعد، ابراہیم، حجر، النحل۔

چوتھی منزل۔ اس منزل کی نو سورتیں ہیں۔ یعنی سورۂ بنی اسرائیل تا سورۂ الفرقان۔

پانچویں منزل۔ اس منزل میں سورۂ الشعراء سے سورۂ یٰسین تک گیارہ سورتیں ہیں۔

چھٹی منزل۔ یہ منزل سورۂ والصافات سے سورۂ الحجرات تک تیرہ سورتوں پر مشتمل ہے۔

ساتویں منزل۔ یہ منزل سورۂ قٓ سے سورۂ والناس تک ہے۔

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْعَلَاءِ يَزِيْدَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِى ابْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فِىْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ۔

یزید بن عبد اللہ بن شخیر نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے تین دن سے کم میں قرآن مجید ختم کیا اس نے سمجھا کچھ نہیں۔

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ كَمْ يُقْرَاُ الْقُرْاٰنُ قَالَ فِىْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ قَالَ فِىْ شَهْرٍ ثُمَّ قَالَ فِىْ عِشْرِيْنَ ثُمَّ قَالَ فِىْ خَمْسَ عَشْرَةَ ثُمَّ قَالَ فِىْ عَشْرٍ ثُمَّ قَالَ فِىْ سَبْعٍ لَمْ يَنْزِلْ مِنْ سَبْعٍ۔

وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ قرآن کریم کتنے دنوں میں پڑھنا چاہیے؟ فرمایا کہ چالیس روز میں۔ پھر فرمایا ایک مہینے میں۔ پھر فرمایا بیس روز میں۔ پھر فرمایا پندرہ روز میں، پھر فرمایا دس روز میں۔ پھر فرمایا سات روز میں سات روز سے کمی نہ فرمائی۔

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوْسٰى نَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ قَالَا اَتَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّىْ اَقْرَاُ الْمُفَصَّلَ فِىْ رَكْعَةٍ فَقَالَ اَهَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ وَ

علقمہ اور اسود سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک شخص عرض گزار ہوا میں مفصل سورتوں (سورۂ قٓ تا آخر) کو ایک ہی رکعت میں پڑھتا ہوں فرمایا جیسے شعر پڑھتے ہیں یا جیسے درخت سے سوکھی کھجوریں

Marfat.com

مَثْرًا كَنَثْرِ الدَّقَلِ لَكِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ النَّظَائِرَ السُّورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ النَّجْمَ وَالرَّحْمٰنَ فِي رَكْعَةٍ وَاقْتَرَبَتْ وَالْحَاقَّةَ فِي رَكْعَةٍ وَالطُّورَ وَالذَّارِيَاتِ فِي رَكْعَةٍ إِذَا وَقَعَتْ وَنُونٌ فِي رَكْعَةٍ وَسَأَلَ سَائِلٌ وَالنَّازِعَاتِ فِي رَكْعَةٍ وَوَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ وَعَبَسَ فِي رَكْعَةٍ وَالْمُدَّثِّرَ وَالْمُزَّمِّلَ فِي رَكْعَةٍ وَهَلْ أَتَى وَلَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي رَكْعَةٍ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَالْمُرْسَلَاتِ فِي رَكْعَةٍ وَالدُّخَانَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ فِي رَكْعَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا تَأْلِيفُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

جھڑتی ہیں جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ساتھ والی دو سورتوں کو ایک رکعت میں پڑھتے جیسے النجم اور الرحمٰن کو ایک رکعت میں القمر اور الحاقہ کو ایک رکعت میں الطور اور الذاریات کو ایک رکعت میں واقعہ اور نٓ والقلم کو ایک رکعت میں المعارج اور النازعات کو ایک رکعت میں تطفیف اور عبس کو ایک رکعت میں المدثر اور المزمل کو ایک رکعت میں الدھر اور القیامہ کو ایک رکعت میں النبا اور المرسلات کو ایک رکعت میں الدخان اور تکویر کو ایک رکعت میں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ ترتیب حضرت ابن مسعود کی ہے۔

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔

عبدالرحمٰن بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے رات میں سورۂ البقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھیں تو یہ اسے کفایت کریں گی۔

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا سَوِيَّةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ حُجَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِينَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ ابْنُ حُجَيْرَةَ الْأَصْغَرُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُجَيْرَةَ۔

ابن حجیرہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دس آیتوں کے ساتھ قیام کیا وہ غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا۔ جس نے سو آیتوں کے ساتھ قیام کیا وہ عبادت گزاروں میں لکھا جائے گا اور جس نے ہزار آیتوں کے ساتھ قیام کیا وہ ثواب سمیٹنے والوں میں لکھا جائے گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن حجیرہ کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن حجیرہ ہے۔

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْرِئْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اقْرَأْ

عیسیٰ بن ہلال صدفی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے قرآن مجید سکھا دیجیے۔ فرمایا کہ راء والی تین سورتیں پڑھ لو۔ عرض گزار ہوا کہ میں عمر رسیدہ ہو گیا ہوں، میرا دل سخت ہو گیا اور زبان موٹی ہو گئی ہے۔ فرمایا تو حٰم والی

Marfat.com

ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ الٓر فَقَالَ كَبُرَتْ سِنِّي وَاشْتَدَّ قَلْبِي وَغَلُظَ لِسَانِي قَالَ فَاقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ حٰمٓ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقَالَ اقْرَأْ ثَلَاثًا مِنَ الْمُسَبِّحَاتِ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقْرِئْنِي سُورَةً جَامِعَةً فَأَقْرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيدُ عَلَيْهَا أَبَدًا ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ۔

باب ۴۷۷ فِي عَدَدِ الْآيِ۔

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُورَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً تَشْفَعُ لِصَاحِبِهَا حَتّٰى غُفِرَ لَهُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔

باب ۴۷۸ تَفْرِيعِ أَبْوَابِ السُّجُودِ وَكَمْ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ۔

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَرْقِيُّ نَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ الْعُتَقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُنَيْنٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ كُلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَهُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَفِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رُوِيَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى عَشْرَةَ سَجْدَةً وَإِسْنَادُهُ وَاهٍ۔

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ أَنَّ مِشْرَحَ بْنَ هَاعَانَ أَبَا الْمُصْعَبِ حَدَّثَهُ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ

تین سورتیں پڑھ لو اس نے پھر وہی عرض دہرائی فرمایا تو مسبحات میں سے تین سورتیں پڑھ لو۔ اس نے پھر وہی گزارش دہرائی اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے کوئی جامع سورت سکھا دیجیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اذا زلزلت الارض والی سورت سکھا دی۔ اس سے فارغ ہونے پر وہ شخص عرض گزار ہوا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا، میں کبھی اس پر اضافہ نہیں کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا کہ یہ چھوٹا سا آدمی نجات پا گیا۔

آیات کی گنتی

عباس جشمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم تیس آیتوں والی ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے گا اور وہ سورۂ الملک ہے۔

سجدۂ تلاوت کا بیان اور قرآن کریم میں کتنے سجدے ہیں

بنی کلال کے عبداللہ بن منین نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں قرآن مجید میں پندرہ سجدے بتائے جن میں سے تین مفصل سورتوں میں ہیں اور دو سورۂ الحج میں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت ابودرداء نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گیارہ سجدے روایت کیے ہیں لیکن اس کی اسناد ناقابل یقین ہے۔

ابومصعب نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ سورۂ الحج میں دو سجدے ہیں؟ فرمایا ہاں

Marfat.com

حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ قَالَ نَعَمْ وَ مَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا۔

اور جو یہ دونوں سجدے نہ کرے وہ انہیں نہ پڑھا کرے۔ ف

ف۔ سجدۂ تلاوت امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے نزدیک سنت ہے۔ امام احمد کے متعلق ایک روایت واجب کی بھی منقول ہے۔ ہمارے احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کے نزدیک ہر قاری و سامع پر سجدۂ تلاوت واجب ہے خواہ نماز میں پڑھا سنا ہو یا نماز سے باہر۔ اختلاف روایات کے باعث اس بات میں بھی اختلاف ہے کہ سارے قرآن مجید میں تلاوت کے کتنے سجدے ہیں چنانچہ عالم مدینہ، حضرت امام مالک رحمۃ اللہ کے نزدیک گیارہ اور تینوں باقی آئمہ کے نزدیک چودہ ہیں جبکہ ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پندرہ ہیں۔ سجدے کی آیتوں کے بارے میں بھی آئمہ مجتہدین کا اختلاف ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک حسب ذیل چودہ آیتیں پڑھنے اور سننے سے سجدہ تلاوت کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

۱۔ پارہ ۹، سورۂ الاعراف، آیت ۲۰۶ یعنی آخری
۲۔ پارہ ۱۳، سورۂ الرعد، آیت ۱۵
۳۔ پارہ ۱۴، سورۂ النحل، آیت ۵۰
۴۔ پارہ ۱۵، سورہ بنی اسرائیل، آیت ۱۰۹
۵۔ پارہ ۱۶، سورۂ مریم، آیت ۵۸
۶۔ پارہ ۱۷، سورۂ الحج، آیت ۱۸
۷۔ پارہ ۱۹، سورۂ الفرقان، آیت ۶۰
۸۔ پارہ ۲۱، سورۂ السجدہ، آیت ۱۵
۹۔ پارہ ۲۳، سورۂ صٓ، آیت ۲۴
۱۰۔ پارہ ۲۴، سورۂ حٰم سجدہ، آیت ۳۸
۱۱۔ پارہ ۲۷، سورۂ والنجم، آیت ۶۲ یعنی آخری
۱۲۔ پارہ ۳۰، سورۂ الانشقاق، آیت ۲۱
۱۳۔ پارہ ۳۰، سورۂ علق، آیت ۱۹ یعنی آخری

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ السُّجُودَ فِي الْمُفَصَّلِ۔

جس کے نزدیک مفصل سورتوں میں سجدہ نہیں ہے

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا أَزْهَرُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ مُحَمَّدٌ رَأَيْتُهُ بِمَكَّةَ نَا أَبُو قُدَامَةَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ إِلَى الْمَدِينَةِ۔

محمد بن رافع، ازہر بن قاسم، محمد، ابوقدامہ، مطر الوراق، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب سے مدینہ منورہ میں جلوہ گری ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی مفصل سورت میں سجدہ نہیں کیا۔

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موجودگی میں سورۂ والنجم پڑھی تو اس میں آپ نے سجدہ نہ کیا۔

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ نَا أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ

ابن قسیط نے خارجہ بن زید بن ثابت سے انہوں نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَانَ زَيْدٌ الْإِمَامَ فَلَمْ يَسْجُدْ۔

بَابُ ۴۸۰ مَنْ رَأَى فِيهَا سُجُودًا۔

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ سُورَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا وَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا سَجَدَ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى وَجْهِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ قُتِلَ كَافِرًا۔

بَابُ ۴۸۱ السُّجُودِ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ۔

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ۔

۱۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ نَا بَكْرٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ السَّجْدَةُ قَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى أَلْقَاهُ۔

بَابُ ۴۸۲ السُّجُودِ فِي ص۔

۱۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا وُهَيْبٌ نَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ ص مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا۔

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ

سے اسے معناً روایت کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت زید امام تھے لیکن سجدہ نہ کیا۔

جس کے نزدیک سورۂ والنجم میں سجدہ ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم پڑھ کر سجدہ کیا تو حاضرین میں سے کوئی باقی نہیں رہا جس نے سجدہ نہ کیا ہو لیکن ایک آدمی نے کنکریوں یا مٹی کی ایک مٹھی پیشانی تک اٹھا کر کہا کہ میرے لیے یہ کافی ہے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ میں نے اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں مارا گیا تھا۔

سورۂ انشقاق اور سورۂ علق میں سجدہ

عطاء بن میناء سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سورۂ انشقاق اور سورۂ علق میں سجدہ کیا۔

ابورافع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عشاء پڑھی تو انہوں نے سورۂ انشقاق پڑھتے ہوئے سجدہ کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یہ سجدہ کیسا ہے؟ فرمایا کہ میں نے حضرت ابوالقاسم کے پیچھے یہ سجدہ کیا تھا لہٰذا یہ سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ ان کی بارگاہ میں حاضری میسر آئے۔

سورۂ ص میں سجدہ

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سورۂ ص کا سجدہ ضروری سجدوں میں سے نہیں ہے لیکن میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں سجدہ کیا کرتے تھے۔

عبداللہ بن سعد بن ابوسرح سے روایت ہے کہ حضرت

Marfat.com

وَهْبٌ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو یَعْنِی ابْنَ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ سَرْحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ صٓ فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهٗ فَلَمَّا كَانَ یَوْمٌ اٰخَرُ قَرَاَهَا فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَشَزَّنَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هِیَ تَوْبَةُ نَبِیٍّ وَلٰكِنِّیْ رَاَیْتُكُمْ تَشَزَّنْتُمْ لِلسُّجُوْدِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدُوْا۔

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منبر پر سورۂ ص پڑھی۔ جب سجدہ تک پہنچے تو نیچے اترے اور سجدہ کیا۔ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا دوسرے روز جب آپ نے اسے پڑھا تو لوگ سجدہ کرنے کے لیے تیار ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایک نبی کی توبہ کا ذکر ہے لیکن میں نے تمہیں سجدے کے لیے تیار دیکھ لیا لہٰذا آپ نے نیچے اتر کر سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔

بَابٌ ۷۸۳ فِی الرَّجُلِ یَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَهُوَ رَاكِبٌ۔

سوار اگر آیت سجدہ سنے

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِیُّ اَبُو الْجَمَاهِرِ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ یَعْنِی ابْنَ نُمَیْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَالسَّاجِدُ فِی الْاَرْضِ حَتّٰی اِنَّ الرَّاكِبَ لَیَسْجُدُ عَلٰی یَدِهٖ۔

محمد بن عثمان دمشقی ابو جماہر، عبد العزیز بن نمیر، مصعب بن ثابت، عبد اللہ بن زبیر، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیت سجدہ تلاوت کی تو سب نے سجدہ کیا جن میں سوار بھی تھے۔ ہر ایک زمین پر سجدہ کر رہا تھا اور ہر سوار نے اپنے ہاتھ پر سجدہ کیا۔

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا یَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ ح وَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ شُعَیْبٍ نَا ابْنُ نُمَیْرٍ الْمَعْنٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ عَلَیْنَا السُّوْرَةَ قَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ فِیْ غَیْرِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَیَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهٗ حَتّٰی لَا یَجِدَ اَحَدُنَا مَكَانًا لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهٖ۔

احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید۔ احمد بن ابو شعیب، ابن نمیر عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں کوئی سورت پڑھ کر سناتے۔ ابن نمیر نے فرمایا کہ نماز کے علاوہ تو آپ سجدہ کرتے اور آپ کے ساتھ ہم بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہم میں سے کسی ایک کو بھی پیشانی رکھنے کے لیے جگہ نہ ملتی۔

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الرَّازِیُّ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ عَلَیْنَا الْقُرْاٰنَ فَاِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہمارے پاس قرآن مجید پڑھتے اور آیت سجدہ سے گزرتے تو تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے۔ عبد الرزاق نے فرمایا کہ

Marfat.com

كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ الثَّوْرِيُّ يُعْجِبُهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ يُعْجِبُهُ لِاَنَّهُ كَبَّرَ۔

بَابُ ۴۸۴ مَا يَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ۔

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا اِسْمٰعِيْلُ نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ يَقُوْلُ فِي السَّجْدَةِ مِرَارًا سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ۔

بَابُ ۴۸۵ فِيْ مَنْ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ بَعْدَ الصُّبْحِ۔

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ نَا اَبُوْ بَحْرٍ نَا ثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ نَا اَبُوْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيُّ قَالَ لَمَّا بَعَثْنَا الرَّكْبَ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ يَعْنِيْ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ كُنْتُ اَقُصُّ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَاَسْجُدُ فِيْهَا فَنَهَانِي ابْنُ عُمَرَ فَلَمْ اَنْتَهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ اِنِّيْ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ يَسْجُدُوْا حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

بَابُ تَفْرِيْعِ اَبْوَابِ الْوِتْرِ۔

بَابُ ۴۸۶ اِسْتِحْبَابِ الْوِتْرِ۔

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَنَا عِيْسٰى عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ اَوْتِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ۔

۱۴۰۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا اَبُوْ حَفْصٍ الْاَبَّارُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

سفیان ثوری اس حدیث کو بہت پسند فرماتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ پسند اس لیے فرماتے کہ اس میں تکبیر کا ذکر ہے۔

سجدہ کے وقت کیا کہے

ابوالعالیہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت سجدہ تلاوت کرتے ہوئے سجدے میں ایک دفعہ کہا کرتے میرا منہ اس ذات کے لیے ہے جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی طاقت قوت سے جس نے اسے سماعت و بصارت عطا فرمائی۔

جو نماز فجر کے بعد آیت سجدہ پڑھے

ابوتمیمہ ہجیمی سے روایت ہے کہ جب ہم سوار ہو کر حاضر ہوئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں۔ فرمایا کہ میں نماز فجر کے بعد تقریر کیا کرتا اور اس کے دوران سجدہ کرتا۔ مجھے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تین دفعہ منع کیا لیکن میں باز نہ آیا۔ جب میں نے اسی طرح کیا تو فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے اور حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان کے ساتھ تو وہ سجدہ نہیں کیا کرتے تھے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا۔

وتر کا بیان

وتر کا استحباب

عاصم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے قرآن والو! وتر پڑھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے۔

عثمان بن ابوشیبہ، ابوحفص آبار، اعمش، عمرو بن مرہ، ابوعبیدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے معناً روایت کرتے ہوئے کہا۔ اعرابی عرض گزار

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاہُ زَادَ قَالَ اَعْرَابِیٌّ مَا تَقُوْلُ قَالَ لَیْسَ لَکَ وَلَا لِاَصْحَابِکَ۔

ہوا کہ آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا تمہارے لیے اور تمہارے ساتھیوں کے لیے نہیں ہے۔

۱۴۰۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ الطَّیَالِسِیُّ وَقُتَیْبَۃُ ابْنُ سَعِیْدٍ الْمَعْنٰی قَالَا نَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّوْفِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ مُرَّۃَ الزَّوْفِیِّ عَنْ خَارِجَۃَ بْنِ حُذَافَۃَ قَالَ اَبُو الْوَلِیْدِ الْعَدَوِیُّ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ اَمَدَّکُمْ بِالصَّلٰوۃِ ھِیَ خَیْرٌ لَّکُمْ مِّنْ حُمْرِ النَّعَمِ وَھِیَ الْوِتْرُ فَجَعَلَھَا لَکُمْ فِیْمَا بَیْنَ الْعِشَآءِ اِلٰی طُلُوْعِ الْفَجْرِ۔

خارجہ بن حذافہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوالولید عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک نماز کے ذریعے تمہاری مدد فرمائی ہے جو تمہارے واسطے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے وہ نماز وتر ہے پس تمہارے لیے اسے عشاء اور طلوع فجر کے درمیان رکھا ہے۔

باب ۴۷۸ فِیْ مَنْ لَّمْ یُوْتِرْ۔

جو وتر نہ پڑھے

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الطَّالِقَانِیُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْعَتَکِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ عتکی نے عبد اللہ بن بریدہ سے روایت کی کہ ان کے والد ماجد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نماز وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ نماز وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے نماز وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ف

ف۔ نماز وتر سے متعلق علمائے اہل حق و آئمہ مجتہدین کے درمیان دو باتوں میں اختلاف ہے اولاً یہ کہ وتر سنت ہیں یا واجب۔ امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، قاضی شرق و غرب یعنی امام ابو یوسف اور ناشر حنفیت امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے نزدیک سنت ہیں اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک واجب۔ قفنا ان کی سب کے نزدیک واجب ہے۔ زیر بحث حدیث میں وارد ہونے والی وعید: فمن لم یوتر فلیس منا یعنی جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں اس نظریہ سے وجوب وتر کے خیال کی تائید ہوتی ہے۔ ثانیاً وتر کی رکعتوں میں بھی اختلاف ہے کہ وہ کتنی ہیں یعنی ایک تین پانچ یا سات؟ اکثر آئمہ کے نزدیک وتر کی ایک رکعت ہے جبکہ حضرات احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کے نزدیک وتر کی تین رکعتیں ہیں۔ دونوں جانب احادیث صحیحہ و آثار کثیرہ وارد ہیں جس کے باعث اس باب میں کلام کی بہت گنجائش ہے۔ بعض متقدمین زمانہ نماز وتر کو مستحب ٹھہرا کر اپنی بے بصری کا ثبوت دیتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ عَنْ مَالِکٍ عَنْ یَحْیَی ابْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ حَبَّانَ عَنْ

بنی کنانہ کے مخدجی نامی شخص نے ابو محمد کو شام میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ وتر واجب ہیں۔ مخدجی کا بیان ہے کہ میں

Marfat.com

ابی محیریز ان رجلا من بنی کنانة یدعی المخدجی سمع رجلا بالشام یدعی ابا محمد یقول ان الوتر واجب قال المخدجی فرحت الی عبادة بن صامت فاخبرته فقال عبادة کذب ابو محمد سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول خمس صلوات کتبهن الله علی العباد فمن جاء بهن لم یضیع منهن شیئا استخفافا بحقهن کان له عند الله عهد ان یدخله الجنة ومن لم یات بهن فلیس له عند الله عهد ان شاء عذبه وان شاء ادخله الجنة۔

باب ۴۸۸ کم الوتر۔

۱۴۰۷۔ حدثنا محمد بن کثیر انا همام عن قتادة عن عبد الله بن شقیق عن ابن عمر ان رجلا من اهل البادیة سال النبی صلی الله علیه وسلم عن صلوة اللیل فقال باصبعیه هکذا مثنی مثنی والوتر رکعة من اخر اللیل۔

۱۴۰۸۔ حدثنا عبد الرحمن بن المبارک نا قریش بن حیان العجلی نا بکر بن وائل عن الزهری عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الوتر حق علی کل مسلم فمن احب ان یوتر بخمس فلیفعل ومن احب ان یوتر بثلاث فلیفعل ومن احب ان یوتر بواحدة فلیفعل۔

باب ۴۸۹ ما یقرأ فی الوتر۔

۱۴۰۹۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبة نا ابو حفص الابار ح ونا ابراهیم بن موسی انا محمد بن انس وهذا لفظه عن الاعمش عن طلحة وزبید عن سعید بن عبد الرحمن بن ابزی عن ابیه

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے فرمایا کہ ابو محمد نے غلط کہا ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں جس نے انہیں ادا کیا اور ہلکی سمجھ کر ان میں سے کچھ ضائع نہ کیں تو اس سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جس نے انہیں ادا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں ہے چاہے اسے عذاب دے اور چاہے اسے جنت میں داخل کر دے۔

وتر کی رکعتیں

عبداللہ بن شقیق نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک دیہاتی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے وقت پوچھا تو آپ نے دو انگلیوں کے اشارے سے بتایا کہ دو دو رکعتیں اور رات کے آخر میں وتر کی ایک رکعت۔

عطا بن یزید لیثی نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وتر کا پڑھنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے لہٰذا جو وتر کی پانچ رکعتیں پڑھنا چاہے تو پڑھ لے اور جو تین رکعتیں پڑھنا چاہے تو پڑھ لے اور جو ایک رکعت پڑھنا چاہے تو پڑھ لے۔

وتر میں کونسی سورتیں پڑھے

عثمان بن ابو شیبہ، ابو حفص آبار۔ ابراہیم بن موسیٰ، محمد بن انس، اعمش، طلحہ اور زبید، سعید بن عبد الرحمن بن ابزی عبد الرحمن بن ابزی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَاللّٰہُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ۔

نمازوتر میں سورۂ الاعلیٰ، سورۂ الکافرون اور سورۂ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔

۱۴۱۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ شُعَیْبٍ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَۃَ نَا خُصَیْفٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ جُرَیْجٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَیِّ شَیْءٍ کَانَ یُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ مَعْنَاہُ قَالَ وَفِی الثَّالِثَۃِ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ۔

عبدالعزیز بن جریج نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کونسی سورتوں کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے؟ پس معناً مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تیسری میں سورۂ اخلاص، سورۂ الفلق اور سورۂ والناس پڑھا کرتے ف

ف ان دونوں روایتوں سے احناف کے مذہب کی واضح تائید ہو رہی ہے کہ نماز وتر کی تین رکعتیں ہیں کیونکہ دونوں روایتوں میں ہی تین تین سورتیں پڑھنا وارد ہوا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۷۹ اَلْقُنُوْتُ فِی الْوِتْرِ۔

وتر میں قنوت پڑھنا

۱۴۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ وَاَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِیُّ قَالَا نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ اَبِی الْحَوْرَاءِ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَاتٍ اَقُوْلُھُنَّ فِی الْوِتْرِ قَالَ ابْنُ جَوَّاسٍ فِیْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ اِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ وَاِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ۔

ابوالحوراء نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے یہ الفاظ سکھائے ہیں کہ انہیں نماز وتر میں کہا کروں۔ ابن جواس نے کہا کہ وتر کی قنوت ہیں یعنی۔ اے اللہ! مجھے اس کے ساتھ ہدایت دے جس کو تونے ہدایت دی اور اس کے ساتھ سلامت رکھ جس کو تونے سلامت رکھا اور اس کے ساتھ دوست رکھ جس کو تونے دوست رکھا اور جو تونے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں برکت دے اور مجھے اپنے فیصلے کی برائی سے بچا۔ بیشک تو فیصلہ کرتا ہے اور کسی کا فیصلہ تجھ پر لاگو نہیں ہوتا اور جس کو تو دوست رکھے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا اور جس سے تو دشمنی رکھے اسے

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَیْلِیُّ نَا زُھَیْرٌ نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ بِاِسْنَادِہٖ وَمَعْنَاہُ قَالَ فِیْ اٰخِرِہٖ قَالَ ھٰذَا یَقُوْلُ فِی الْوِتْرِ فِی الْقُنُوْتِ وَلَمْ یَذْکُرْ اَقُوْلُھُنَّ فِی الْوِتْرِ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ اَبُو الْحَوْرَاءِ رَبِیْعَۃُ بْنُ شَیْبَانَ۔

عبداللہ بن محمد نفیلی، زہیر نے ابواسحاق سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کرتے ہوئے اس کے آخر میں کہا کہ اسے وتر میں قنوت کی جگہ کہے اور دونوں نے ان کا قول صرف وتر کے متعلق ذکر نہیں کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوالحوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے۔

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عَمْرٍو الْفَزَارِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ علی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کے آخر میں کہا

Marfat.com

ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ وِتْرِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد هِشَامٌ أَقْدَمُ شَيْخٍ لِحَمَّادٍ وَبَلَغَنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَرْوِ عَنْهُ غَيْرُ حَمَّادِ ابْنِ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى عِيسَى بْنُ يُونُسَ هَذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَرُوِيَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ رَوَاهُ يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرِ الْقُنُوتَ وَلَا ذَكَرَ أُبَيًّا وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ الْأَعْلَى وَمُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ وَسَمَاعُهُ بِالْكُوفَةِ مَعَ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْقُنُوتَ وَقَدْ رَوَاهُ أَيْضًا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ وَشُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقُنُوتَ وَحَدِيثُ زُبَيْدٍ رَوَاهُ سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ وَشُعْبَةُ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَجَرِيرُ بْنُ

کرتے۔ اے اللہ! میں تیری ناراضگی سے تیری ناراضگی کی پناہ پکڑتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری معافی کی اور تجھ سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔ میں تیری تمام ثنائیں بیان نہیں کر سکتا تو ایسا ہے جیسے تو نے اپنی خود تعریف کی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حماد کے سب سے پہلے شیخ ہشام ہیں اور مجھے یحییٰ بن معین کا یہ قول پہنچا ہے کہ حماد بن سلمہ کے سوا کسی نے اسے روایت نہیں کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عیسیٰ بن یونس، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے والد ماجد نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عیسیٰ بن یونس، فطر بن خلیفہ، زبید، سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے والد ماجد نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مذکورہ کے مانند مرفوعاً روایت کی ہے۔ نیز حفص بن غیاث، مسعر، زبید، سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے والد ماجد نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ جو حدیث سعید نے قتادہ سے روایت کی اسے روایت کیا ہے یزید بن زریع، سعید، قتادہ، عزرہ، سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور اس میں قنوت کا ذکر نہیں کیا اور نہ حضرت ابی بن کعب کا اور اسی طرح روایت کیا ہے اسے عبدالاعلیٰ اور محمد بن بشر عبدی نے جس کا سماع کوفہ میں عیسیٰ بن یونس سے ہے اور انہوں نے قنوت کا ذکر نہیں کیا اور اسے ہشام دستوائی اور شعبہ نے بھی قتادہ سے روایت کیا ہے اور قنوت کا ذکر نہیں کیا اور زبید کی حدیث کو روایت کیا ہے سلیمان اعمش اور شعبہ اور عبدالملک بن ابوسلیمان اور جریر بن حازم سب نے زبید سے روایت کی لیکن کسی ایک نے بھی قنوت کا ذکر نہیں کیا ماسوائے اس کے جو روایت کی حفص بن غیاث، مسعر نے زبید سے تو انہوں

Marfat.com

حَازِمٍ كُلُّهُمْ عَنْ زُبَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمُ الْقُنُوتَ إِلَّا مَا رُوِيَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زُبَيْدٍ فَإِنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثِهِ إِنَّهُ قَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَلَيْسَ هُوَ بِالْمَشْهُورِ مِنْ حَدِيثِ حَفْصٍ نَخَافُ أَنْ يَكُونَ حَفْصٌ عَنْ غَيْرِ مِسْعَرٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يُرْوَى أَنَّ أُبَيًّا كَانَ يَقْنُتُ فِي النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

حدیث میں کہا کہ رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ مشہور نہیں ہے اور حدیث حفص کے متعلق ہمیں خدشہ ہے کہ حفص نے مسعر کے سوا کسی اور سے روایت کی ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب نصف رمضان میں قنوت پڑھا کرتے تھے۔

۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَمَّهُمْ يَعْنِي فِي رَمَضَانَ وَكَانَ يَقْنُتُ فِي النِّصْفِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

محمد نے اپنے بعض ساتھیوں سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان میں ان کی امامت کرتے اور رمضان کے آخری نصف میں قنوت پڑھا کرتے تھے۔

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا يُونُسُ عَنْ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ يُصَلِّي لَهُمْ عِشْرِينَ رَكْعَةً وَلَا يَقْنُتُ بِهِمْ إِلَّا فِي النِّصْفِ الْبَاقِي فَإِذَا كَانَتِ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ تَخَلَّفَ فَصَلَّى فِي بَيْتِهِ فَكَانُوا يَقُولُونَ أَبَقَ أُبَيٌّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الَّذِي ذُكِرَ فِي الْقُنُوتِ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهٰذَانِ الْحَدِيثَانِ يَدُلَّانِ عَلَى ضُعْفِ حَدِيثِ أُبَيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِي الْوِتْرِ۔

یونس بن عبید نے حسن سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب کے پیچھے جمع کر دیا تو وہ انہیں بیس ۲۰ رکعتیں پڑھایا کرتے تھے اور ان کے ساتھ قنوت نہ پڑھتے مگر باقی نصف میں۔ جب آخری دس روز رہ گئے تو وہ چھوڑ کر اپنے اپنے گھر میں نماز پڑھنے لگے۔ پس لوگ کہتے کہ حضرت ابی دوڑ گئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جس نے قنوت کا ذکر کیا ہے وہ قابل اعتبار نہیں اور یہ دونوں حدیثیں حدیث ابی کے ضعف پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وتر میں قنوت پڑھی ہے۔ ف

ف۔ اس حدیث کے الفاظ فَكَانَ يُصَلِّي لَهُمْ عِشْرِينَ رَكْعَةً کا واضح مطلب یہ ہے کہ وہ انہیں بیس ۲۰ رکعتیں پڑھایا کرتے تھے لیکن مولوی وحید الزمان خان صاحب نے ان لفظوں کا یہ ترجمہ کیا ہے۔ "وہ لوگوں کے ساتھ بیس راتوں تک نماز پڑھا کرتے تھے"۔ عشرین رکعۃ کا "بیس راتوں تک" ترجمہ کر کے ممکن ہے علامہ صاحب نے اپنے ہم خیال لوگوں کو مطمئن یا خوش کر لیا ہو لیکن ترجمانی کے پردے میں حدیث کو بازیچۂ اطفال بنا کر خیانت اور دھاندلی کا ایسا ارتکاب کیا ہے جو اہل علم حضرات کو ہرگز زیب نہیں دیتا۔ اختلافی مسائل میں اپنے موقف کو درست منوانے کی خاطر احادیث تک میں کتر بیونت کر جانا اہل علم کا شیوہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۴۹۱ فِي الدُّعَاءِ بَعْدَ الْوِتْرِ۔

وتر کے بعد دعا

۱۴۱۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا

سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے والد ماجد سے روایت

Marfat.com

مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدَةَ نَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ الْاَيَامِيِّ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ فِي الْوِتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ۔

ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز وتر کا سلام پھیرتے تو سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ، کہا کرتے۔

۱۴۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ نَا عُثْمَانُ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ اَوْ نَسِيَهٗ فَلْيُصَلِّهٖ اِذَا ذَكَرَهٗ۔

محمد بن عوف، عثمان بن سعید، ابوغسان محمد بن مطرف مدنی، زید بن اسلم، عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو نماز وتر سے سو جائے یا اسے بھول جائے تو یاد آنے پر انہیں پڑھ لے۔

باب ۴۹۲ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ۔

سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا

۱۴۱۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَا اَدَعُهُنَّ فِيْ سَفَرٍ وَلَا حَضَرٍ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ وَاَنْ لَا اَنَامَ اِلَّا عَلٰى وِتْرٍ۔

ازد شنوءہ قبیلے کے ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میرے خلیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے جنہیں میں نہ سفر میں چھوڑتا ہوں نہ حضر میں یعنی چاشت کی دو رکعتیں، ہر مہینے میں تین روزے اور نہ سویا کروں مگر وتر پڑھ کر۔

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ نَا اَبُو الْيَمَانِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ السَّكُوْنِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَا اَدَعُهُنَّ بِشَيْءٍ اَوْصَانِيْ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَلَا اَنَامُ اِلَّا عَلٰى وِتْرٍ وَبِسُبْحَةِ الضُّحٰى فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ۔

جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے میرے خلیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی کہ انہیں نہ چھوڑا کروں کسی وجہ سے مجھے ہر مہینے میں تین دن کے روزوں کی وصیت فرمائی اور نہ سویا کروں مگر وتر پڑھ کر اور حضر و سفر میں نماز چاشت پڑھنے کی۔

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ خَلَفٍ نَا اَبُوْ زَكَرِيَّا السَّيْلَحِيْنِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

عبداللہ بن رباح نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر سے فرمایا۔ تم وتر کب پڑھا کرتے ہو؟ وہ عرض گزار ہوئے کہ رات کے پہلے حصے میں حضرت عمر سے فرمایا: تم وتر کب

Marfat.com

لِاَبِیْ بَکْرٍ مَتٰی تُوْتِرُ قَالَ اُوْتِرُ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَتٰی تُوْتِرُ قَالَ اٰخِرَ اللَّیْلِ فَقَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ اَخَذَ هٰذَا بِالْحَذَرِ وَقَالَ لِعُمَرَ اَخَذَ هٰذَا بِالْقُوَّةِ۔

پڑھا کرتے ہو؟ وہ عرض گزار ہوئے کہ رات کے آخری حصے میں۔ آپ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا کہ تم نے احتیاط کی بنا پر ایسا کیا اور حضرت عمر سے فرمایا کہ تم نے طاقت کی بنا پر ایسا کیا۔

باب ۲۹۳ فِیْ وَقْتِ الْوِتْرِ۔

وتر کے وقت کا بیان

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ نَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَتٰی کَانَ یُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کُلَّ ذٰلِکَ قَدْ فَعَلَ اَوْتَرَ اَوَّلَ اللَّیْلِ وَوَسَطَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَلٰکِنِ انْتَهٰی وِتْرُهٗ حِیْنَ مَاتَ اِلَی السَّحَرِ۔

مسروق کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کب پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ ہر وقت آپ نے پڑھے ہیں یعنی رات کے پہلے درمیانی اور پچھلے حصے میں لیکن وصال کے وقت آپ فجر کے نزدیک وتر پڑھا کرتے۔

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ نَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ۔

ہارون بن معروف، ابن ابی زائدہ، عبیداللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَیْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ رُبَّمَا اَوْتَرَ اَوَّلَ اللَّیْلِ وَرُبَّمَا اَوْتَرَ مِنْ اٰخِرِهٖ قُلْتُ کَیْفَ کَانَتْ قِرَاءَتُهٗ اَکَانَ یُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ اَمْ یَجْهَرُ قَالَتْ کُلَّ ذٰلِکَ کَانَ یَفْعَلُ رُبَّمَا اَسَرَّ وَجَهَرَ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّاَ فَنَامَ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ غَیْرُ قُتَیْبَةَ تَعْنِیْ فِی الْجَنَابَةِ۔

عبداللہ بن ابو قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز وتر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ کبھی حضور رات کے پہلے حصے میں پڑھتے اور کبھی رات کے آخری حصے میں پڑھا کرتے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کی قرأت کیسی ہوتی تھی، سری یا جہری؟ فرمایا کہ آپ ہر طرح کیا کرتے کیونکہ کبھی آپ آہستہ پڑھتے اور کبھی آواز سے پڑھا کرتے۔ کبھی آپ غسل کر کے سوتے اور کبھی صرف وضو کر کے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ قتیبہ کے سوا دوسروں نے کہا کہ اس سے مراد غسل جنابت ہے۔

۱۴۲۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِکُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات میں اپنی آخری نماز وتر کو رکھا کرو۔

Marfat.com

پارہ — ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۴۹۴ فِي نَقْضِ الْوِتْرِ

۱۴۲۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ قَالَ زَارَنَا طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ فِي يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ وَأَمْسَى عِنْدَنَا وَأَفْطَرَ ثُمَّ قَامَ بِنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَأَوْتَرَ بِنَا ثُمَّ انْحَدَرَ إِلَى مَسْجِدِهِ فَصَلَّى بِأَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ قَدَّمَ رَجُلًا فَقَالَ أَوْتِرْ بِأَصْحَابِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ۔

وتر دو دفعہ نہیں پڑھے جاتے

قیس بن طلق سے روایت ہے کہ رمضان المبارک میں ایک روز حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے شام تک رہے اور روزہ افطار کیا۔ پھر رات ہمارے ساتھ قیام کیا اور نماز وتر پڑھی۔ پھر وہ اپنی مسجد کی طرف چلے گئے اور اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی، یہاں تک کہ جب صرف نماز وتر باقی رہ گئی تو ایک اور آدمی کو آگے کر کے فرمایا کہ تم اپنے ساتھیوں کو نماز وتر پڑھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک رات میں دو دفعہ وتر نہیں ۴

باب ۴۹۵ الْقُنُوتِ فِي الصَّلَوَاتِ

۱۴۲۶- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أُمَيَّةَ نَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ وَاللّٰهِ لَأُقَرِّبَنَّ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكَافِرِينَ۔

نمازوں میں قنوت پڑھنا

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز سے ملتی جلتی نماز پڑھاؤں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخری رکعت میں قنوت پڑھا کرتے اور نماز فجر میں ایمان والوں کے لیے دعا کرتے اور کافروں پر لعنت کیا کرتے۔

۱۴۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالُوا كُلُّهُمْ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ زَادَ ابْنُ مُعَاذٍ وَصَلَاةِ الْمَغْرِبِ۔

ابو الولید، مسلم بن ابراہیم، حفص بن عمر۔ ابن معاذ ان کے والد ماجد شعبہ، عمرو بن مرہ، ابن ابی لیلیٰ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز فجر میں قنوت پڑھا کرتے تھے ابن معاذ نے کہا کہ نماز مغرب میں بھی۔

Marfat.com

۱۴۲۸- حدثنا عبد الرحمٰن بن ابراهيم نا الوليد نا الاوزاعي حدثني يحيى بن ابي كثير حدثني ابو سلمة بن عبد الرحمٰن عن ابي هريرة قال قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلوة العتمة شهرا يقول في قنوته اللهم انج الوليد بن الوليد اللهم انج سلمة بن هشام اللهم انج المستضعفين من المؤمنين اللهم اشدد وطاتك على مضر اللهم اجعلها عليهم سنين كسني يوسف قال ابو هريرة واصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم فلم يدع لهم فذكرت ذلك له فقال وما تراهم قد قدموا۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک نماز عشاء میں قنوت پڑھی۔ آپ اپنی قنوت میں کہا کرتے۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! مضر پر اپنی گرفت سخت فرمالے۔ اے اللہ! ان پر حضرت یوسف جیسے سال بھیج دے۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح تک ان کے لیے کوئی دعا نہ کی تو میں نے اس بات کا آپ سے ذکر کیا فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں کہ وہ آگئے ہیں۔

۱۴۲۹- حدثنا عبد الله بن معاوية الجمحي نا ثابت بن يزيد عن هلال بن خباب عن عكرمة عن ابن عباس قال قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا متتابعا في الظهر والعصر والمغرب والعشاء وصلوة الصبح في دبر كل صلوة اذا قال سمع الله لمن حمده من الركعة الاخرة يدعو على احياء من بني سليم على رعل وذكوان وعصية ويؤمن من خلفه۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متواتر ایک مہینہ ظہر عصر مغرب عشاء اور فجر کی نماز میں قنوت پڑھی۔ ہر نماز کی آخری رکعت میں جب سمع اللہ لمن حمدہ کہہ لیتے تو بنی سلیم کے قبائل رعل، ذکوان اور عصیہ کی تباہی کے لیے دعا کرتے اور آپ کے مقتدی آمین کہتے جاتے۔

۱۴۳۰- حدثنا سليمان بن حرب ومسدد قالا نا حماد عن ايوب عن محمد عن انس بن مالك انه سئل هل قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلوة الصبح فقال نعم فقيل له قبل الركوع او بعد الركوع قال بعد الركوع قال مسدد بيسير۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر میں قنوت پڑھی ہے؟ فرمایا ہاں۔ عرض کی گئی کہ رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد؟ فرمایا رکوع کے بعد۔ مسدد نے کہا تھوڑے دنوں تک۔

۱۴۳۱- حدثنا ابو الوليد الطيالسي نا حماد بن سلمة عن انس بن سيرين عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم قنت شهرا ثم تركه۔

انس بن سیرین نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی، پھر چھوڑ دی۔

Marfat.com

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنِي مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَامَ هُنَيَّةً۔

یونس بن عبید نے محمد بن سیرین سے روایت کی کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر پڑھی تھی کہ جب آپ نے دوسری رکعت سے سر اٹھایا تو تھوڑی دیر ٹھہرے رہے۔

باب ۴۹۶ فَضْلِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ۔

گھر میں نوافل پڑھنے کی فضیلت

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ نَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ حُجْرَةً فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِيهَا قَالَ فَصَلَّوْا مَعَهُ بِصَلَاتِهِ يَعْنِي رِجَالًا وَكَانُوا يَأْتُونَهُ كُلَّ لَيْلَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةٌ مِنَ اللَّيَالِي لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحْنَحُوا وَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا بَابَهُ قَالَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ عَلَيْكُمْ أَنْ سَتُكْتَبَ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلٰوةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوبَةَ۔

بسر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک حجرہ بنوایا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت باہر تشریف لاتے اور اس میں نماز ادا فرماتے راوی کا بیان ہے کہ لوگ بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ لوگ ہر رات حاضر ہو جاتے یہاں تک کہ ایسی رات بھی آئی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف نہ لائے تو وہ کھانسے آوازیں بلند کیں اور آپ کے دروازے کو کنکریاں ماریں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس غصے کی حالت میں تشریف لائے اور فرمایا۔ لوگو! تم برابر یہ کام کیے جا رہے ہو یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ یہ کام تم پر فرض فرما دیا جائے گا۔ لہٰذا گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ آدمی کی بہتر نماز وہ ہے جو اپنے گھر میں پڑھے سوائے فرض نماز کے۔

۱۴۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلٰوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی کچھ نمازیں اپنے گھروں میں پڑھا کرو اور انہیں قبریں نہ بناؤ۔ ف

ف۔ فرض نمازوں کا مسجد میں ادا کرنا زیادہ ثواب رکھتا ہے اور فرائض کے علاوہ دیگر نمازیں گھروں میں پڑھی جائیں تو ثواب زیادہ ہے۔ جن گھروں میں نمازیں نہیں پڑھی جاتیں، وہ گھر قبرستانوں کی طرح ویران ہیں۔ جو دل یادِ الٰہی سے معمور و مخمور نہیں وہ بھی قبرستان کی طرح برباد و ویران ہے۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ جملہ عبادتوں سے پہلے قرآن و حدیث کے مطابق عقائد کی اصلاح ضروری ہے جس طرح کہ انہیں اہلسنت و جماعت کے بزرگوں نے سمجھا اور بتایا ہے اگر ایک عقیدہ بھی ان بزرگوں کے خلاف اختیار کیا تو تمام

Marfat.com

عبادتیں اکارت جائیں گی۔ اسی طرح سنن و نوافل کی ادائیگی سے پہلے فرائض کی پابندی ضروری ہے ورنہ نفلی عبادتیں شرفِ قبولیت محروم رہیں گی۔ قطب ربانی، غوث صمدانی، سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۶۱ھ / ۱۱۶۴ء) نے اس حقیقت کا یوں ذکر فرمایا ہے۔

يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَّشْتَغِلَ اَوَّلًا بِالْفَرَائِضِ فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا اِشْتَغَلَ بِالسُّنَنِ ثُمَّ يَشْتَغِلُ بِالنَّوَافِلِ وَالْفَضَائِلِ فَمَا لَمْ يَفْرُغْ مِنَ الْفَرَائِضِ فَالْاِشْتِغَالُ بِالسُّنَنِ وَالنَّوَافِلِ قَبْلَ الْفَرَائِضِ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ وَاُهِيْنَ۔

(فتوح الغیب، مقالہ ۴۸)

مومن کے لیے ضروری ہے کہ پہلے فرائض میں مشغول ہو۔ جب ان سے فارغ ہو تو سنتوں میں پھر نوافل و فضائل میں جو فرائض سے فارغ نہ ہوا اور سنن و نوافل میں مشغول ہو جائے۔ فرضوں کی ادائیگی سے پہلے تو اس کی وہ عبادتیں قبول نہیں ہوں گی اور وہ ذلیل و خوار ہوگا۔ ؎

کاشکے اندر نمازم جا شود پہلوئے تو
تا بتقریب سلام افتد نظر بر روئے تو

باب ۴۹۷

افضل عمل

۱۴۳۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ الْاَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقِيَامِ قِيْلَ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ قِيْلَ فَاَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قِيْلَ فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ قَالَ فَاَيُّ الْقَتْلِ اَشْرَفُ قَالَ مَنْ اُهْرِيْقَ دَمُهٗ وَعُقِرَ جَوَادُهٗ۔

علید بن عمیر نے حضرت عبداللہ بن حبشی خثعمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ دیر تک قیام کرنا۔ عرض کی گئی کہ کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا کہ کم مال والا جو محنت کر کے دے۔ عرض کی گئی کہ کونسی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا کہ جو ان کاموں کو چھوڑ دے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام فرمائے ہیں۔ عرض کی گئی کہ کونسا جہاد افضل ہے؟ فرمایا کہ جو مشرکوں سے اپنے مال اور جان کے ساتھ جہاد کرے۔ عرض کی گئی کہ کونسا قتل زیادہ شرف والا ہے؟ فرمایا جو اس کا خون بہا دے اور اس کے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دے۔

باب ۴۹۸ اَلْحَثُّ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ۔

رات کے قیام کی ترغیب

۱۴۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيٰى نَا ابْنُ عَجْلَانَ نَا الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَاَيْقَظَ امْرَاَتَهٗ فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَاَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَاِنْ اَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو جگائے اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے اور اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو جگائے اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے۔

Marfat.com

۱۴۳۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ۔

الاغر ابومسلم نے حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو رات کو خود جاگے اور اپنی بیوی کو بھی جگائے پھر دونوں مل کر دو دو رکعتیں پڑھیں تو وہ کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مردوں اور عورتوں میں لکھے جائیں گے۔

باب ۴۹۹ فِي ثَوَابِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ۔

قرآن مجید پڑھنے کا ثواب

۱۴۳۸- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔

حفص بن عمر، شعبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن عبیدہ، ابوعبدالرحمن حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔ ف

ف۔ قرآن مجید کو سیکھنے اور سکھانے والا کیوں بہتر انسان نہ ہو جبکہ یہ کتاب تمام علوم و معارف کی جامع مکمل لائحہ عمل وضابطہ حیات اور دارین میں کامیابی و کامرانی کی ضمانت ہے۔ جنہوں نے قرآن کریم کو سمجھا اور اپنی زندگیوں کو اس کی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالا تو کامیابی و کامرانی نے زندگی کے ہر میدان میں ان حضرات کے قدم چومے اور دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ قوموں اور ملکوں کی تقدیر وہ حضرات اپنی نوک شمشیر سے لکھا کرتے تھے۔ کفر کی بڑی سے بڑی طاقت ان سے کتراتی اور پناہ ڈھونڈنے پر مجبور ہو گئی تھی۔ پہاڑوں کی بلندیاں اور دریاؤں کی طغیانیاں ان کے راستوں میں حائل نہ ہو سکیں اور نہ ان کے حوصلوں کو ذرا بھی پست کر سکیں ان کی جہانداری و جہانبانی اور ترقی و کامرانی کا راز اللہ کے کلام معجز نظام سے وابستہ رہنے اور اس کی مقدس تعلیمات پر عمل پیرا ہونے میں مضمر تھا آج مسلمان ہر ملک میں بیکس و بے بس ہوئے پڑے ہیں اور اللہ و رسول کے دشمنوں، اسلام کے بدخواہوں سے پناہ لینے پر مجبور ہو گئے ہیں تو اس کی سب سے بڑی وجہ قرآن کریم سے لاتعلق ہو جانا ہے۔ اب کلام الٰہی کے الفاظ تو بعض زبانوں پر آ جاتے ہیں لیکن گفتار و کردار اور اقوال و افعال کا کوئی زاویہ اسلامی و قرآنی نہیں رہا۔ انفرادی و اجتماعی زندگیاں سراسر غیر اسلامی ہو کر رہ گئی ہیں صورت اور سیرت، جذبات و نظریات پر صبغۃ اللہ کی چھاپ نظر نہیں آتی۔ قرآنی تعلیمات کو کیا چھوڑا کہ اقبال کا دامن جھٹک کر ادبار کو اپنا مقدر بنا لیا۔ گویا کل جو زبر تھے آج زیر ہو گئے اور کل جو آسمان تھا آج زمین بن گئی۔ شاعر مشرق، ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم نے اس زندہ حقیقت کا ان لفظوں میں اظہار کیا ہے۔ ؎

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

۱۴۳۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ

سہل بن معاذ جہنی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے قرآن مجید پڑھا اور اس کے مطابق عمل کیا تو اس کے والدین کو قیامت

Marfat.com

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ وَالِدُهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ بِكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهٰذَا۔

کے روز تاج پہنایا جائے گا۔ اس کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ حسین ہو گی جو دنیا میں تمہارے گھروں کے اندر چمکتا ہے۔ پس خود اس شخص کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جس نے اس پر عمل کیا۔ ف

ف۔ قرآن کریم کو پڑھ کر اس پر عمل کرنے والے کے والدین کو قیامت کے روز ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی تابانی اس مہر درخشاں کو شرمندہ کرتی ہو گی۔ شمع رسالت نے اپنے پروانوں سے دریافت فرمایا کہ درین حالات اس قرآن مجید پر عمل کرنے والے کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ واقعی کلام الٰہی پر عمل کرنے والوں کو جس درجہ نوازا جائے گا وہاں تک ہمارا وہم و گمان بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اس مقام پر یہ غلام غلامانِ مصطفیٰ اپنے ان مسلمان بھائیوں کو دعوت غور و فکر دیتا ہے جن کا یہ عقیدہ ہے کہ کونین کی ساری بہار حبیب پروردگار کے دامن سے وابستہ ہے کہ عامل قرآن کے والدین کو اس درجہ نوازا جائے گا تو جس ہستی نے انسانوں کو قرآن مجید جیسا نسخۂ کیمیا دیا اور اس پر عمل کرنا سکھایا۔ اس رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین کریمین کو قیامت کے روز کس درجہ نوازا جائے گا؟ اس بارگاہ کے ادنیٰ غلاموں کے والدین کی ایسی تاجپوشی ہو گی تو آقائے کائنات کے محترم والدین کی عزت افزائی کے بارے میں آپ کی عقیدت کا فیصلہ کیا ہے؟

۱۴۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُهُ وَهُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ فَلَهُ أَجْرَانِ۔

سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو قرآن مجید پڑھے اور اس میں مہارت پیدا کرلے تو وہ معزز ہستیوں کے ساتھ ہو گا اور جو اس میں مشقت اٹھائے اس کے لیے دگنا اجر ہے۔

۱۴۴۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب کو پڑھیں اور اس کا آپس میں درس دیں تو ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے، انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے مقربین میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔

۱۴۴۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ نَا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ

موسیٰ بن علی بن رباح نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم ایک سائبان کے اندر تھے اور فرمایا۔ تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ

Marfat.com

فَقَالَ اَیُّکُمْ یُحِبُّ اَنْ یَّغْدُوَ اِلٰی بُطْحَانَ اَوِ الْعَقِیْقِ فَیَاْخُذَ نَاقَتَیْنِ کَوْمَاوَیْنِ زَهْرَاوَیْنِ بِغَیْرِ اِثْمٍ بِاللّٰهِ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ قَالُوْا کُلُّنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَاَنْ یَّغْدُوَ اَحَدُکُمْ کُلَّ یَوْمٍ اِلَی الْمَسْجِدِ فَیَتَعَلَّمَ اٰیَتَیْنِ مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ نَاقَتَیْنِ وَاِنْ ثَلَاثٌ فَثَلَاثٌ مِثْلُ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ۔

وادی بطحان یا وادی عقیق جائے اور وہاں سے کوہان والے دو موٹے تازے اونٹ لے آئے، کوئی گناہ یا قطع رحمی کیے بغیر لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ سارے ہی۔ فرمایا جو ہر روز صبح کو مسجد جائے اور اللہ کی کتاب سے دو آیتیں سیکھے تو یہ دو اونٹوں سے بہتر ہے اور تین تین سے یعنی آیتوں کے برابر اونٹ۔

باب ۵۰: فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ۔

سورۂ فاتحہ کا بیان

۱۴۴۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ شُعَیْبٍ الْحَرَّانِیُّ نَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ نَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اُمُّ الْقُرْاٰنِ وَاُمُّ الْکِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِیْ۔

مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سورۂ فاتحہ ہی ام القرآن، ام الکتاب اور سبع مثانی ہے (یعنی سات آیتوں والی سورت)۔

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا خَالِدٌ نَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَیْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَدَعَاهُ قَالَ فَصَلَّیْتُ ثُمَّ اَتَیْتُهٗ قَالَ فَقَالَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تُجِیْبَنِیْ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ قَالَ اَلَمْ یَقُلِ اللّٰهُ تَعَالٰی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ لَاُعَلِّمَنَّکَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ فِی الْقُرْاٰنِ شَکَّ خَالِدٌ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْلَکَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ هِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِی الَّتِیْ اُوْتِیْتُ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ۔

حضرت ابوسعید بن المعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے اور وہ نماز پڑھ رہے تھے پس آپ نے انہیں بلایا ان کا بیان ہے کہ میں نماز پڑھ کر حاضر خدمت ہوا فرمایا کہ میرا حکم ماننے سے تمہیں کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوئے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا۔ اے ایمان والو! حاضر ہو جایا کرو اللہ اور اس کے رسول کے لیے جبکہ تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے (۸: ۲۴) میں تمہیں قرآن کریم کی ایک بہت بڑی سورت سکھاتا ہوں اس سے پہلے کہ میں مسجد سے باہر جاؤں۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا۔ فرمایا کہ وہ سورۂ فاتحہ ہے۔ یہی سات آیتوں والی ہے جو مجھے عطا فرمائی گئی اور عظمت والا قرآن ہے۔

باب ۵۱: مَنْ قَالَ هِیَ مِنَ الطُّوَلِ۔

جس نے کہا کہ یہ طوال مفصل سے ہے

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ نَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِیْنِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُوْتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سات آیتیں عطا فرمائی گئیں جو طولانی ہیں (بلحاظ معانی) اور حضرت

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم سبعا من المثانی الطول و اوتی موسیٰ ستا فلما القی الالواح رفعت اثنتان وبقین اربع۔

موسیٰ کو چھ مرحمت فرمائی گئی تھیں جب انہوں نے تختیاں ڈالیں تو دو اٹھالی گئیں اور چار باقی رہ گئیں۔

باب ۵۰۲ ما جاء فی آیۃ الکرسی۔

آیۃ الکرسی کا بیان

۱۴۶۰۔ حدثنا محمد بن المثنی نا عبد الاعلی نا سعید بن ایاس عن ابی السلیل عن عبد اللہ بن رباح الانصاری عن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا المنذر ای آیۃ معک من کتاب اللہ اعظم قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال ابا المنذر ای آیۃ معک من کتاب اللہ اعظم قال قلت اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم قال فضرب فی صدری قال لیھن لک یا ابا المنذر العلم۔

عبد اللہ بن رباح انصاری نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوالمنذر! اللہ کی کتاب سے کونسی آیت تمہارے نزدیک سب سے بڑی ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں فرمایا اے ابوالمنذر! اللہ کی کتاب سے کونسی آیت تمہارے نزدیک سب سے بڑی ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ (۲: ۲۵۵) ان کا بیان ہے کہ آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا۔ اے ابوالمنذر! تمہیں علم مبارک ہو۔

باب ۵۰۳ سورۃ الصمد۔

سورۂ اخلاص کا بیان

۱۴۶۱۔ حدثنا القعنبی عن مالک عن عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن عن ابیہ عن ابی سعید الخدری ان رجلا سمع رجلا یقرأ قل ھو اللہ احد یرددھا فلما اصبح جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ وکان الرجل یتقالھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ انھا لتعدل ثلث القرآن۔

عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کو بار بار سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے سُنا۔ سننے والے نے صبح ہونے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا آپ سے ذکر کیا اور وہ اسے کم سمجھتا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ ف

ف۔ اللہ تعالیٰ کا امت محمدیہ پر نزالا کرم ہے کہ پڑھے سورۂ اخلاص کے چند کلمات اور ثواب اسے ملے تہائی قرآن مجید یعنی دس پاروں کے پڑھنے کا۔ یہ حبیب پروردگار کا صدقہ ہے کہ محنت اتنی کم اور مزدوری اتنی زیادہ دریں حالات نہیں چاہیئے کہ ہر وقت حبیب کردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں سے لگے رہیں اور ان کے در سے ہٹنے کا دل میں تصور بھی نہ لائیں اور زبان حال سے کہتے رہیں۔ ؎

اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

Marfat.com

باب ٥٠٤ في المعوذتين

١٤٤٨ - حدثنا احمد بن عمرو بن السرح انا ابن وهب قال اخبرني معاوية عن العلاء بن الحارث عن القاسم مولى معاوية عن عقبة بن عامر قال كنت اقود برسول الله صلى الله عليه وسلم ناقته في السفر فقال لي يا عقبة الا اعلمك خير سورتين قرئتا فعلمني قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس قال فلم يرني سررت بهما جدا فلما نزل لصلوة صلى بهما صلوة الصبح للناس فلما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم من الصلوة التفت الي فقال يا عقبة كيف رايت۔

سورۃ الفلق اور سورۃ والناس کا بیان

قاسم مولیٰ معاویہ سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں دورانِ سفر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اُونٹ کو پکڑ کر چل رہا تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا:۔ اے عقبہ! کیا میں تمہیں دو بہترین سورتیں نہ سکھاؤں جو پڑھی جاتی ہیں؟ پس آپ نے مجھے سورۃ الفلق اور سورۃ والناس سکھائیں۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ان پر میں نے زیادہ اظہارِ مسرت نہ کیا۔ جب آپ نماز کے لیے اُترے تو لوگوں کو ان دونوں سورتوں کے ساتھ ہی نمازِ فجر پڑھائی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو میری جانب متوجہ ہو کر فرمایا:۔ اے عقبہ! تم نے کیسا دیکھا؟

١٤٤٩ - حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي نا محمد بن سلمة عن محمد بن اسحق عن سعيد بن ابي سعيد المقبري عن ابيه عن عقبة بن عامر قال بينا انا اسير مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الجحفة والابواء اذ غشيتنا ريح وظلمة شديدة فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يتعوذ باعوذ برب الفلق واعوذ برب الناس ويقول يا عقبة تعوذ بهما فما تعوذ متعوذ بمثلهما قال وسمعته يؤمنا بهما في الصلوة۔

سعید بن ابو سعید مقبری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جحفہ اور ابواء کے درمیان سیر کر رہا تھا کہ ہمیں آندھی اور سخت اندھیرے نے گھیر لیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۃ الفلق اور سورۃ والناس کے ذریعے پناہ مانگی اور فرماتے اے عقبہ! ان دونوں کے ساتھ پناہ مانگا کرو کیونکہ ان دونوں کے ساتھ پناہ مانگنے والے کی طرح کسی نے پناہ نہیں مانگی اور میں نے سُنا کہ آپ نماز میں ان سورتوں کے ساتھ ہماری امامت فرمایا کرتے۔

باب ٥٠٥ كيف يستحب الترتيل في القراءة

١٤٥٠ - حدثنا مسدد نا يحيى عن سفيان حدثني عاصم بن بهدلة عن زر عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقال لصاحب القرآن اقرأ وارتق ورتل كما كنت ترتل في الدنيا فان منزلك عند آخر آية تقرؤها۔

قرأت میں ترتیل کس طرح مستحب ہے

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھ اور سیڑھیاں چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسے تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا چنانچہ تیرا مقام وہی ہوگا جس آیت پر تو پڑھنا ختم کرے گا۔

Marfat.com

۱۴۵۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا جَرِيرٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَمُدُّ مَدًّا۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرأت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ مدّ کو ادا فرمایا کرتے تھے۔

ف۔ تلاوت کرنے والے کو چاہیے کہ اچھی آواز کے ساتھ اور ٹھہر ٹھہر کر قرآن مجید کو پڑھے تاکہ وہ سمجھ سکے کہ پڑھ کیا رہا ہے اور اس کا پروردگار کون کاموں سے خوش ہے اور وہ کونسے کام ہیں جن کے کرنے والے سے وہ ناراض ہوتا ہے۔ کونسے کام ہیں جو جنت میں لے جاتے ہیں اور کن کاموں کا انجام جہنم میں پہنچنا ہے۔ جب بندہ اس طرح تلاوت کرتا ہے تو قیامت کے روز اسی طرح اس سے پڑھنے اور جنت کے درجات پر چڑھنے کے لیے کہا جائے گا۔ جہاں اس کا پڑھنا تمام ہوگا وہی اس کا مقام ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جنت الفردوس عطا فرمائے، آمین

۱۴۵۲ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ كَانَ يُصَلِّي وَيَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى حَتَّى يُصْبِحَ وَنَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَتَهُ حَرْفًا حَرْفًا۔

یعلیٰ بن مملک نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرأت اور آپ کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا۔ تمہاری نماز کہاں اور حضور کی نماز کہاں۔ حضور نماز پڑھتے اور اتنی دیر سوتے جتنی دیر میں نماز پڑھی تھی۔ پھر نماز پڑھتے جتنی دیر سوئے تھے پھر سوتے جتنی دیر میں نماز پڑھی تھی، یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ آپ کی قرأت کا حال بیان فرمایا کہ حضور کی قرأت کا ہر حرف جدا ہوتا تھا۔

۱۴۵۳ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفَتْحِ وَهُوَ يُرَجِّعُ۔

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا فتح مکہ کے وقت کہ اونٹ پر سوار سورۂ الفتح کی تلاوت فرما رہے تھے اور لوٹا کر پڑھتے۔

۱۴۵۴ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِأَصْوَاتِكُمْ۔

عبد الرحمٰن بن عوسجہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قرآن مجید کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دیا کرو۔

۱۴۵۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ بِمَعْنَاهُ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ عَنْ

ابو الولید طیالسی اور قتیبہ بن سعید اور یزید بن خالد بن موہب رملی، لیث، عبد اللہ بن ابی ملیکہ، عبید اللہ بن ابی نہیک نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے۔ یزید، ابن ابی ملیکہ نے حضرت سعید بن ابی سعید سے۔ قتیبہ نے حضرت سعید بن

Marfat.com

سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَقَالَ يَزِيْدُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَقَالَ قُتَيْبَةُ هُوَ فِیْ كِتَابِیْ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ۔

ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں ہے جو قرآن کریم کو اچھی آواز سے نہ پڑھے۔

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ نَا سُفْيٰنُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ نَهِيْكٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

عبید اللہ بن ابی نہیک نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث مذکورہ کے مانند فرمایا۔

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ يَزِيْدَ مَرَّ بِنَا اَبُوْ لُبَابَةَ فَاتَّبَعْنَاهُ حَتّٰى دَخَلَ بَيْتَهٗ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَاِذَا رَجُلٌ رَثُّ الْبَيْتِ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَرَاَيْتَ اِذَا لَمْ يَكُنْ حَسَنَ الصَّوْتِ قَالَ يُحَسِّنُهٗ مَا اسْتَطَاعَ۔

عبید اللہ بن ابو یزید کا بیان ہے کہ ابولبابہ ہمارے پاس سے گزرے تو ہم ان کے پیچھے چل پڑے یہاں تک کہ وہ اپنے دولت خانے میں داخل ہوئے تو ہم بھی داخل ہو گئے۔ وہاں ٹوٹے پھوٹے گھر میں ایک آدمی پھٹے پرانے لباس میں تھا۔ پس میں نے انہیں فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ وہ ہم میں سے نہیں جو قرآن مجید کو اچھی آواز سے نہ پڑھے۔ پس میں (عبدالجبار) نے ابن ابی ملیکہ سے کہا کہ اے ابو محمد! اگر کسی کی آواز اچھی نہ ہو تو کیا کرے؟ فرمایا کہ بساط بھر اچھی طرح پڑھے۔

۱۴۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ قَالَ قَالَ وَكِيْعٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ يَسْتَغْنِیْ بِهٖ۔

محمد بن سلیمان انباری نے فرمایا کہ وکیع اور ابن عیینہ خوش الحانی سے پڑھا کرتے تھے۔

۱۴۵۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ مَالِكٍ وَحَيْوَةُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ۔

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، عمر بن مالک اور حیوۃ ابن الہاد، محمد بن ابراہیم بن حارث، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اتنی توجہ سے کسی چیز کو نہیں سنتا جتنی توجہ سے نبی کی اچھی آواز کو سُنتا ہے قرآن کریم میں غنا سے مراد آواز سے پڑھنا ہے۔

باب ۵۶ التَّشْدِيْدُ فِیْ مَنْ حَفِظَ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ نَسِيَهٗ۔

قرآن مجید یاد کر کے بھولنے پر وعید

۱۴۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا ابْنُ اِدْرِيْسَ

عیسیٰ بن فائد نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عِيسَى بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَعْدِ ابْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ إِلَّا لَقِيَ اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَجْذَمَ۔

عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو قرآن کریم کو پڑھ کر بھلا دے تو قیامت کے روز بارگاہِ خداوندی میں اس طرح حاضر ہوگا کہ اس کے ہاتھ کٹے ہوئے ہوں گے۔

بَابٌ: أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ۔

قرآن کریم کا نزول سات قراءتوں میں ہوا ہے

۱۴۶۱۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

عبد الرحمٰن بن عبد القاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے سنا کہ حضرت ہشام بن حکیم سورہ الفرقان اور ہی طریقے سے پڑھ رہے تھے اس کے علاوہ جیسے مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں ان پر لوٹ پڑتا لیکن میں نے انہیں مہلت دی یہاں تک کہ وہ فارغ ہوگئے۔ پھر میں نے اپنی چادر ان کے گلے میں ڈالی اور لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے انہیں سورۂ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا اس طریقے کے علاوہ جیسے مجھے پڑھائی گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ پڑھو۔ پس انہوں نے اسی طرح پڑھی جیسے میں نے انہیں پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی طرح نازل فرمائی گئی ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ پڑھو میں نے پڑھی تو فرمایا کہ اسی طرح نازل فرمائی گئی ہے۔ پھر فرمایا کہ اس قرآن مجید کو سات قراءتوں میں نازل کیا گیا ہے پس اسے پڑھو جس طرح کسی کے لیے آسان ہو۔ ف

ف۔ یہ حدیث اکیس[21] صحابہ کرام سے مروی ہے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ ابی[1] بن کعب، انس[2]، حذیفہ[3] بن الیمان، زید[4] بن ارقم، سمرہ[5] بن جندب، سلمان[6] بن صرد، عبد[7] اللہ بن عباس، عبد[8] اللہ بن مسعود، عبد[9] الرحمٰن بن عوف، عثمان[10] بن عفان، عمر[11] بن خطاب، عمرو[12] بن ابوسلمہ، عمرو[13] بن العاص، معاذ[14] بن جبل، ہشام[15] بن حکیم، ابو[16] بکرہ، ابو[17] جہم، ابو[18] سعید خدری، ابو[19] طلحہ انصاری، ابو[20] ہریرہ اور ابو[21] ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ابو عبید نے اس کے متواتر ہونے کی تصریح کی ہے اس حدیث میں واقعہ سبعة احرف یعنی سات حرفوں سے کیا مراد ہے جن میں قرآن کریم کو نازل کیا گیا ہے تو اس کے متعلق نویں صدی کے مجدد برحق یعنی خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ/۱۵۰۵ء) نے فرمایا کہ اس حدیث کے معنی میں چالیس کے قریب مختلف اقوال وارد ہوئے ہیں۔ امام سیوطی نے ان میں سے سولہ اقوال کا الاتقان میں تفصیلاً ذکر کیا ہے۔ قرطبی اور ابن حبان نے امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۵۲ھ/۱۴۴۵ء) صاحب فیض الباری کا قول نقل کیا ہے کہ اس حدیث میں وارد سات حرفوں کے معنی میں اہل علم کا اتنا

Marfat.com

اختلاف ہے کہ بات پینتیس (۳۵) اقوال تک پہنچ گئی۔ ابن حبان نے وہ پینتیس اقوال بیان کیے اور ان سے امام سیوطی نے اپنی الاتقان میں نقل فرمائے ہیں۔

حضرت خاتم الحفاظ نے فرمایا کہ امت محمدیہ پر سات حرفوں میں پڑھنا واجب نہ تھا بلکہ ان کی آسانی کی خاطر اجازت مرحمت فرمائی گئی تھی۔ جس وقت صحابۂ کرام نے دیکھا کہ امت میں تفرقہ اور اختلاف بڑھتا جا رہا ہے لہٰذا ایک ہی حرف پر اگر اجماع نہ کیا گیا تو اختلافات کے سیلاب کو روکا نہیں جا سکے گا۔ بایں وجہ ان حضرات نے عام اور مشہور حرف یعنی مصحف عثمان پر اتفاق کر لیا اور ان حضرات کا اس کے صحیح ترین مصحف ہونے پر اجماع ہو گیا۔ امام محمد بن سیرین سے منقول ہے کہ حضرت جبرئیل السلام ہر سال رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرآن کریم کا ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن جس سال وصال ہوا اس سال آپ نے دو مرتبہ دور کیا۔ لہٰذا اہل علم کا اس پر اتفاق ہے کہ موجودہ قرأت اسی آخری دور کی قرأت کے مطابق ہے۔ امام بغوی نے اپنی کتاب شرح السنہ میں لکھا ہے کہ اس آخری دور میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر رہے۔ قرآن مجید کا جتنا حصہ منسوخ ہوا وہ ان کے علم میں آیا۔ پھر انہوں نے حضور کے لیے لکھا اور اس کے مطابق آپ کو پڑھ کر سنایا تھا اور صحابۂ کرام کو بھی سناتے رہے تھے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر نے اسی کو قابل اعتماد قرار دے کر جمع کروایا اور اسی کو حضرت عثمان نے مصاحف میں لکھ کر جامع القرآن کا لقب پایا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ ملخصاً از الاتقان، جلد اول، نوع ۱۶ مسئلہ سوم۔

۱۴۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ فَارِسٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ إِنَّمَا هٰذِهِ الْأَحْرُفُ فِي الْأَمْرِ الْوَاحِدِ لَيْسَ يَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ۔

معمر نے زہری سے روایت کی ہے کہ یہ قرأتیں حکم میں متفق و متحد ہیں، ان سے حلال و حرام میں کوئی اختلاف واقع نہیں ہوتا۔

۱۴۶۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُبَيُّ إِنِّي أُقْرِئْتُ الْقُرْآنَ فَقِيلَ لِي عَلَى حَرْفٍ أَوْ حَرْفَيْنِ فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعِي قُلْ عَلَى حَرْفَيْنِ قُلْتُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقِيلَ لِي عَلَى حَرْفَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعِي قُلْ عَلَى ثَلَاثَةٍ قُلْتُ عَلَى ثَلَاثَةٍ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ إِنْ قُلْتَ سَمِيعًا عَلِيمًا عَزِيزًا حَكِيمًا لَمْ تَخْتِمْ آيَةَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ أَوْ آيَةَ رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ۔

سلیمان بن صرد خزاعی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابی! مجھے قرآن مجید پڑھایا گیا تو مجھ سے کہا گیا کہ ایک قرأت میں یا دو میں؟ میرے ساتھ والے فرشتے نے کہا کہ دو فرما دیجیے میں نے دو کہہ دیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ دو قرأتوں میں یا تین میں؟ میرے ساتھ والے فرشتے نے کہا کہ تین فرما دیجیے۔ میں نے تین کہہ دیا۔ یہاں تک کہ بات سات قرأتوں تک پہنچی۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ ان میں سے ہر ایک مکمل اور کفایت کرنے والی ہے اگر سمیعاً علیماً کو عزیزاً حکیماً کہہ دیا تو کوئی مضائقہ نہیں جب تک عذاب کی آیت کو رحمت کی آیت سے اور رحمت کی آیت کو عذاب کی آیت سے بدلا نہ جائے۔

۱۴۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدٌ

ابن ابی لیلیٰ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

ابن جعفر نا شعبة عن الحكم عن مجاهد عن ابن أبي ليلى عن أبي بن كعب أن النبي صلى الله عليه وسلم كان عند أضاة بني غفار فأتاه جبريل فقال إن الله يأمرك أن تقرئ أمتك على حرف قال أسأل الله معافاته ومغفرته إن أمتي لا تطيق ذلك ثم أتاه ثانية فذكر نحو هذا حتى بلغ سبعة أحرف قال إن الله يأمرك أن تقرئ أمتك على سبعة أحرف فأيما حرف قرءوا عليه فقد أصابوا۔

سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی غفار کے گڑھے کے پاس تھے کہ حضرت جبرئیل آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے:۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی امت کو ایک قرأت میں قرآن مجید پڑھائیے۔ آپ نے کہا:۔ میں اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت طلب کرتا ہوں، میری امت میں یہ طاقت نہیں ہے۔ پھر دوبارہ حاضر ہوئے اور اسی طرح کہا سنا۔ یہاں تک کہ سات قرأتوں تک بات پہنچی۔ کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم فرماتا ہے کہ اپنی امت کو سات قرأتوں میں پڑھاؤ۔ جس قرأت میں کوئی پڑھے گا وہی درست ہوگی۔

باب ۵۱۳ الدعاء۔

دعا کا بیان

۱۴۶۵۔ حدثنا حفص بن عمر نا شعبة عن منصور عن ذر عن يسيع الحضرمي عن النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الدعاء هو العبادة قال ربكم ادعوني أستجب لكم۔

یسیع حضرمی نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دعا بھی عبادت ہے۔ تمہارے رب نے فرمایا:۔ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا (۴۰: ۶۰)۔

۱۴۶۶۔ حدثنا مسدد نا يحيى عن شعبة عن زياد بن مخراق عن أبي نعامة عن ابن سعد قال سمعني أبي وأنا أقول اللهم إني أسألك الجنة ونعيمها وبهجتها وكذا وكذا وأعوذ بك من النار وسلاسلها وأغلالها وكذا وكذا فقال يا بني إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سيكون قوم يعتدون في الدعاء فإياك أن تكون منهم إنك إن أعطيت الجنة أعطيتها وما فيها من الخير وإن أعذت من النار أعذت منها وما فيها من الشر۔

ابو نعامہ نے ابن سعد سے روایت کی ہے کہ میرے والد ماجد نے سن لیا جبکہ میں کہہ رہا تھا۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت اس کی نعمتیں، رونقیں اور فلاں فلاں چیزیں مانگتا ہوں اور تیری پناہ پکڑتا ہوں دوزخ اس کی زنجیروں، طوقوں اور فلاں فلاں چیزوں سے انہوں نے فرمایا۔ اے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے کہ دعا میں چیزوں کو گنا کریں گے تو تم ان میں شامل ہونے سے بچو کیونکہ اگر تمہیں جنت دی گئی تو اس کی ہر بھلائی تمہیں دے دی جائے گی اور اگر تمہیں دوزخ میں عذاب دیا گیا تو اس کی ہر برائی تمہیں پہنچ جائے گی۔

۱۴۶۷۔ حدثنا أحمد بن حنبل نا عبد الله بن يزيد نا حيوة أخبرني أبو هانئ حميد بن هانئ أن أبا علي عمرو بن مالك أنه سمع فضالة بن عبيد صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم

عمرو بن مالک نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا جبکہ نہ اس نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور نہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجی۔ رسول اللہ

Marfat.com

سمع رجلا يدعو في صلاته لم يمجد الله ولم يصل على النبي صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عجل هذا ثم دعاه فقال له او لغيره اذا صلى احدكم فليبدأ بتمجيد ربه والثناء عليه ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ثم يدعو بعد بما شاء۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے جلدی کی۔ پھر اسے بلا کر اس سے یا کسی دوسرے سے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے رب کی حمد و ثنا سے ابتدا کرے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور اس کے بعد جو چاہے دعا کرے (یعنی اپنے رب سے مانگے)۔

۱۴۶۸۔ حدثنا هارون بن عبد الله نا يزيد بن هارون عن الاسود بن شيبان عن ابي نوفل عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستحب الجوامع من الدعاء ويدع ما سوى ذلك۔

ابو نوفل سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا میں جامع کلمات کو پسند فرماتے اور جو ایسے نہ ہوتے انہیں چھوڑ دیتے

۱۴۶۹۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يقولن احدكم اللهم اغفر لي ان شئت اللهم ارحمني ان شئت ليعزم المسألة فانه لا مكره له۔

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی یہ نہ کہا کرے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے۔ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، بلکہ اس سے حتمی سوال کرے کیونکہ اسے کوئی مجبوری نہیں ہے۔

۱۴۷۰۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن ابي عبيد عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يستجاب لاحدكم ما لم يعجل فيقول قد دعوت ولم يستجب لي۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی کر کے یہ نہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی لیکن قبول نہیں ہوئی۔

۱۴۷۱۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة نا عبد الملك بن محمد بن ايمن عن عبد الله بن يعقوب بن اسحق عن من حدثه عن محمد بن كعب القرظي حدثني عبد الله بن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تستروا الجدر من نظر في كتاب اخيه بغير اذنه فانما ينظر في النار سلوا الله ببطون اكفكم ولا تسئلوه بظهورها فاذا فرغتم فامسحوا بها وجوهكم قال ابو داود روي هذا الحديث من غير وجه عن محمد بن كعب

محمد بن کعب قرظی نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دیواروں کو پردوں سے نہ چھپایا کرو۔ جس نے اپنے بھائی کا خط بغیر اس کی اجازت کے دیکھا اس نے جہنم میں دیکھا اللہ تعالیٰ سے ہتھیلیاں اوپر کر کے سوال کیا کرو اور ہاتھوں کی پشت اوپر نہ رکھا کرو اور جب فارغ ہو جاؤ تو انہیں چہروں پر مل لیا کرو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ محمد بن کعب سے یہ حدیث کئی طریقوں سے مروی ہے جبکہ سب طرق نا معتبر ہیں اور جو اسناد ہم نے بیان کی یہ بھی ضعیف ہے۔

Marfat.com

كُلُّهَا وَاهِيَةٌ وَهٰذَا الطَّرِيقُ أَمْثَلُهَا وَهُوَ ضَعِيفٌ أَيْضًا۔

١٤٧٢۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ قَالَ قَرَأْتُهُ فِي أَصْلِ إِسْمٰعِيلَ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ نَا أَبُو ظَبْيَةَ أَنَّ أَبَا بَحْرِيَّةَ السَّكُونِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ السَّكُونِيِّ ثُمَّ الْعَوْفِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَسَلُوهُ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ سُلَيْمَانُ ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ لَهُ عِنْدَنَا صُحْبَةٌ يَعْنِي مَالِكَ بْنَ يَسَارٍ۔

سلیمان بن عبدالحمید بہرانی، اسمٰعیل بن عیاش، ضمضم، شریح، ابوظبیہ، ابوبحریہ سکونی، حضرت مالک بن یسار سکونی عوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگو تو ہاتھوں کی ہتھیلیاں اوپر رکھو اور ہاتھوں کی پشت اوپر کر کے نہ مانگا کرو۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ سلیمان بن عبدالحمید نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک حضرت مالک بن یسار کو حضور کی صحبت کا شرف ثابت ہے۔

١٤٧٣۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ نَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَبْهَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو هٰكَذَا بِبَاطِنِ كَفَّيْهِ وَظَاهِرِهِمَا۔

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دعا کرتے ہوئے دیکھا اور آپ نے اپنی ہتھیلیوں کے باطن اور ظاہر کو یوں کیا ہوا تھا۔

١٤٧٤۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ مَيْمُونٍ صَاحِبَ الْأَنْمَاطِ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا۔

ابوعثمان نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تمہارا پروردگار زندہ اور کرم فرمانے والا ہے۔ وہ اپنے بندے سے شرماتا ہے کہ وہ اس کی طرف اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور انہیں خالی پھیر دے۔

١٤٧٥۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا وُهَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَعْبَدِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمَسْأَلَةُ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ أَوْ نَحْوَهُمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ أَنْ تُشِيرَ بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ وَالْاِبْتِهَالُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيعًا۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ مانگنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھائے یا گلے تک اور استغفار ایک انگلی سے اشارہ کرنا ہے اور اظہار عجز دونوں ہاتھوں کا اکٹھے پھیلانا ہے۔

١٤٧٦۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا سُفْيَانُ

عمرو بن عثمان، سفیان، عباس بن عبداللہ بن معبد بن عباس نے

Marfat.com

حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ وَالِابْتِهَالُ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُورَهُمَا مِمَّا يَلِي وَجْهَهُ۔

اس حدیث میں کہا کہ اظہار عجز اس طرح ہے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر ان کی پشت اپنے چہرے کی جانب رکھی۔

۱۴۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَخِيهِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، ابراہیم بن حمزہ، عبدالعزیز بن محمد، عباس بن عبداللہ بن معبد بن عباس ان کے بھائی ابراہیم بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کیا۔

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ۔

قتیبہ بن سعید، ابن لہیعہ، حفص بن ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص سائب بن یزید نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور اپنے چہرۂ انور پر مل لیتے۔

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ اللهَ بِالِاسْمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ۔

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو یوں کہتے ہوئے سنا۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ صرف تو ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو، اکیلا، بے نیاز، جو نہ کسی کو جنے اور نہ کسی سے جنا گیا اور جس کی برابری کرنے والا کوئی نہیں۔ فرمایا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے ایسے نام کے ساتھ سوال کیا ہے کہ جب اس کے ساتھ مانگا جائے تو دیا جاتا ہے اور جب دعا کی جائے تو قبول کی جاتی ہے۔

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ الرَّقِّيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ نَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ لَقَدْ سَأَلَ اللهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ۔

عبدالرحمٰن بن خالد رقی، زید بن حباب، مالک بن مغول نے اس حدیث میں کہا کہ تم نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اسم اعظم کے ساتھ سوال کیا ہے۔

۱۴۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْحَلَبِيُّ نَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ حَفْصٍ يَعْنِي ابْنَ أَخِي أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَرَجُلٌ يُصَلِّي ثُمَّ دَعَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ

حضرت انس کے بھتیجے حفص نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا، پھر اس نے دعا کی۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تعریف

Marfat.com

بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى۔

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَفَاتِحَةُ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔

۱۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا حَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُرِقَتْ مِلْحَفَةٌ لَهَا فَجَعَلَتْ تَدْعُوْ عَلٰى مَنْ سَرَقَهَا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُسَبِّخِيْ عَنْهُ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ لَا تُسَبِّخِيْ لَا تُخَفِّفِيْ عَنْهُ۔

۱۴۸۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَاَذِنَ لِيْ وَقَالَ لَا تَنْسَنَا يَا اُخَيَّ مِنْ دُعَائِكَ فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ بِهَا الدُّنْيَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيْتُ عَاصِمًا بَعْدُ بِالْمَدِيْنَةِ فَحَدَّثَنِيْهِ وَقَالَ اَشْرِكْنَا يَا اُخَيَّ فِيْ دُعَائِكَ۔

تیرے لیے ہے نہیں ہے کوئی معبود مگر تو احسان فرمانے والا۔ آسمانوں اور زمین کا نو پیدا کرنے والا۔ اے بزرگی اور بخشش والے اے ہمیشہ زندہ اے ہمیشہ قائم رہنے والے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم نے اللہ تعالیٰ کے عظیم نام کے ساتھ دعا کی ہے کہ جو اس کے ساتھ دعا کی جائے تو قبول ہو اور جو اس سے مانگا جائے تو وہ عطا فرمایا جاتا ہے۔

شہر بن حوشب نے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے (۱) وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۔ ۔ ۔ ۔ (۲ : ۱۶۳) اور سورۂ آلِ عمران کی پہلی آیت :۔ الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝ میں۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ان کا لحاف چوری ہو گیا تو وہ چور کو بد دعا دینے لگیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمانے لگے کہ اس کا بار گناہ نہ گھٹاؤ۔ امام ابو داؤد نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے عذاب میں تخفیف نہ کرو۔

سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عمرہ کی اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت دیتے ہوئے فرمایا۔ بھیا! اپنی دعاؤں میں ہمیں فراموش نہ کرنا۔ آپ نے ایسا کلمہ ارشاد فرمایا جس نے مجھے ساری دنیا سے زیادہ مسرت بخشی۔ پھر میں (شعبہ) اس کے بعد مدینہ منورہ میں عاصم سے ملا تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا۔ بھیا! اپنی دعاؤں میں ہمیں بھی شریک کر لینا۔ ف

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یا اُخَیّ فرمایا تو یہ انتہائی شفقت کا اظہار اور کرم نوازی ہے انہوں نے جس طرح اور جس کو چاہا نوازا لیکن اس بات کا کوئی ثبوت آج تک نہیں مل سکا کہ صحابہ کرام میں سے کسی نے اس لفظ کو سامنے رکھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھائی کہا ہو۔ بدقسمتی سے متحدہ ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت ہوئی تو ان کے زیر سایہ

Marfat.com

مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی (المتوفی ۱۲۴۶ھ/ ۱۸۳۱ء) نے مسلمانوں کو ایمان کی دولت سے محروم کرنے کے لیے تقویۃ الایمان نامی کتاب لکھی اور اُس میں لکھا ہے: "انسان آپس میں سب بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اُس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیے اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اُسی کی چاہیے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء، انبیاء، امام زادے، پیر، شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں، وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی۔ مگر اللہ نے اُن کو بڑائی دی، وہ بڑے بھائی ہوئے۔ ہم کو اُن کی فرمانبرداری کا حکم کیا، ہم اُن کے چھوٹے ہیں" (تقویۃ الایمان، مطبوعہ اشرف پریس لاہور، ص ۱۱۱)۔

جب علمائے اسلام نے اس عبارت پر ٹوکا کہ مسلمانوں کو بارگاہِ رسالت کا گستاخ بنا کر کیوں ایمان کی دولت سے محروم کیا جاتا ہے تو اس برطانوی شرارت کی حمایت میں دیوبندی حضرات کے امام ربّانی اور قطب الاقطاب کہلانے والے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے یوں تصریح کی: "نفس بشر ہونے میں مساوات ہے اگرچہ آپ کی بشریت ازکیٰ واطیب ہے اور بڑا بھائی کہنا بھی اس نفس بشریت کی وجہ سے ہے نہ یہ کہ بشریت کی افضلیت ایسی ہے۔ چونکہ حدیث میں آپ نے خود ارشاد فرمایا تھا کہ مجھ کو بھائی کہو بایں رعایت تقویۃ الایمان میں اس لفظ کو لکھا ہے نہ بایں وجہ کہ آپ کی بشریت کا فضل بڑے بھائی کے فضل کی قدر ہے۔ اس کلمہ پر انھوں نے غل مچادیا ورنہ بعد حق تعالیٰ کے فخرِ عالم کو افضل واکمل وہ خود لکھتے ہیں۔ فقط (فتاویٰ رشیدیہ کامل، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۸۵)۔

جب موصوف سے پوچھا گیا کہ وہ حدیث بتا دیجیے کونسی کتاب میں ہے جس کے اندر حضور نے فرمایا تھا کہ مجھے بھائی کہا کرو۔ تو وہ آنجہانی ہونے تک ایسی کوئی حدیث نہ دکھا سکا اور نہ اُنہیں بزرگ جاننے ماننے والے ایسی کوئی حدیث آج تک دکھا سکے ہیں لیکن اپنی اس خلاف دین ودیانت روش سے باز بھی نہیں آئے جو کسی طرح بھی ان کے لیے مفید نہیں بلکہ اپنے ساتھ اور کتنے ہی مسلمانوں کو بارگاہ رسالت کا گستاخ بنا کر ایمان کی دولت سے محروم کرنے میں کوشاں رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مدعیٔ اسلام کو بھی ہدایت نصیب فرمائے اور رضد بازی میں اپنی ایمان جیسی متاع عزیز کو ضائع کرنے سے محفوظ رکھے آمین۔ سرمایہ ملت کے ایک عدیم المثال نگہبان یعنی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلے میں رقمطراز ہیں۔

باید دانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ بخلق ہیچ فرد از افراد عالم مناسبت ندارد کہ روصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باوجود نشاء عنصری از نور حق جلّ و علا مخلوق گشتہ است کما قال علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ ۔ ۔ ۔ ۔ ودیگراں راایں دولت میسر نشدہ است"۔

(مکتوبات، دفتر سوم، مکتوب ۱۰۰)۔

معلوم ہونا چاہیئے کہ خلق محمدی دوسرے انسانی افراد کی پیدائش کی طرح نہیں ہے بلکہ افراد عالم میں سے کسی بھی فرد کی پیدائش سے مناسبت نہیں رکھتی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنصری پیدائش کے باوجود اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ میں اللہ کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں اور دوسرے افراد کو یہ دولت حاصل نہیں ہوئی ہے۔

دوسرے مقام پر سرمایۂ ملت کے اس نگہبان نے یوں فرمایا ہے۔

محجوباں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را بشر گفتند و در رنگ سائر بشر تصور نمودند ناچار منکر آمدند و صاحب دولتاں کہ اورا علیہ الصلوٰۃ والسلام بعنوان رسالت و رحمت عالمیان دانستند و از سائر ناس ممتاز دیدند بدولت

بے خبر لوگوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشر کہا اور باقی انسانوں جیسا تصور کیا جس کے نتیجے میں منکر ہوگئے اور خوش قسمت لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رسالت کے رنگ میں دیکھا اور انہیں تمام

Marfat.com

ایمان مشرف گشتند وازاہل نجات آمدند۔ (مکتوبات، دفتر سوم، مکتوب ۶۴)۔

جہانوں کی رحمت جانا اور تمام انسانوں سے آپ کو ممتاز دیکھا تو ایمان جیسی متاع عزیز سے مشرف ہو گئے اور ان کا شمار نجات پانے والوں میں ہو گیا۔

یہ ناچیز جملہ مدعیان اسلام کی خدمت میں عرض گزار ہے کہ اسے کلمۂ طیبہ کے ہمراہیو! ضد کو چھوڑیئے، باطل سے منہ موڑیئے، حق سے رشتہ جوڑیئے۔ کسی کے جبہ و دستار کا بھرم بنانے اور بے خبر لوگوں کی بھیڑ اپنے ساتھ ملانے میں اگر آج ایمان جیسی متاع عزیز ضائع کر دی تو سانس کا سلسلہ بند ہونے پر کیا چیز کام آئے گی؟ جب حق و باطل کا امتیاز کھل کر سامنے آجائے گا تو جہنم کا ایندھن بننے سے کونسا عذر بچائے گا؟ خدارا اپنی جانوں پر ترس کھائیے اپنے ساتھ اور کتنے ہی مسلمانوں کو دوزخ کا ایندھن نہ بنائیے۔ شفیع المذنبین کی تنقیص و توہین پر کیوں کمر باندھی ہے؟ یہ تو انسانوں کے بدخواہ شیطان لعین کی آندھی ہے۔ خدارا اپنے بھلے کے لیے آنکھیں کھولیے۔ اپنے خیالات اور مسلمہ بزرگوں کے نظریات کو میزان انصاف پر تولیے۔ وہ اسی وجہ سے تو بزرگ ہوئے کہ حق و صداقت پر قائم رہے تھے لہٰذا کونوا مع الصادقین پر عمل کرتے ہوئے ان کا دامن تھام لیجیے۔ اے سچے خدا! تمام مدعیان اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرما اور جہنم کا ایندھن بننے سے بچا۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

۱۴۸۵۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَدْعُو بِإِصْبَعَيَّ فَقَالَ أَحِّدْ أَحِّدْ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں دو انگلیاں اٹھا کر دعا کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا ایک سے اور انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا۔

باب ۵۰۹ التَّسْبِيحُ بِالْحَصٰى۔

کنکریوں کے ذریعے تسبیح پڑھنا

۱۴۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ حَدَّثَهُ عَنْ خُزَيْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى أَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا أَوْ أَفْضَلُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت کے پاس گئے جس نے اپنے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں رکھی ہوئی تھیں اور ان کے ساتھ تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ نے فرمایا میں تجھے وہ چیز بتاتا ہوں جو اس سے بھی آسان یا افضل ہے فرمایا کہ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللهُ أَكْبَرُ ۔ ۔ ۔ اتنی ہی دفعہ کہا کرو اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔ ۔ ۔ اتنی ہی دفعہ اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ اتنی ہی دفعہ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ اتنی ہی دفعہ۔

Marfat.com

مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۱۴۸۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هَانِئِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ حُمَيْضَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ عَنْ يُسَيْرَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُنَّ أَنْ يُرَاعِينَ بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّقْدِيسِ وَالتَّهْلِيلِ وَأَنْ يَعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ۔

حمیضہ بنت یاسر نے حضرت یسیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اللہ اکبر، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کی محافظت کرنے کا حکم فرمایا اور انہیں انگلیوں پر شمار لیا کریں کیونکہ ان سے پوچھا جائے گا اور وہ بولیں گی۔

۱۴۸۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ فِي آخَرِينَ قَالُوا نَا عَثَّامٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ بِيَمِينِهِ۔

عطاء بن سائب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسبیح شمار کرتے ہوئے دیکھا۔ ابن قدامہ نے فرمایا کہ اپنے دائیں دست مبارک سے۔

۱۴۸۹۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أُمَيَّةَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِ جُوَيْرِيَةَ وَكَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ اسْمَهَا فَخَرَجَ وَهِيَ فِي مُصَلَّاهَا فَرَجَعَ وَهِيَ فِي مُصَلَّاهَا فَقَالَ لَمْ تَزَالِي فِي مُصَلَّاكِ هٰذَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ قَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَى نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ۔

کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت جویریہ کے پاس سے نکلے جن کا نام برہ تھا اور آپ نے تبدیل فرما دیا تھا۔ جب آپ نکلے تو وہ اپنے مصلے پر تھیں۔ جب واپس تشریف لائے تب بھی اپنے مصلے پر تھیں فرمایا کہ تم اسی وقت سے اپنے مصلے پر ہو؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کہ میں نے تمہارے بعد چار کلمے تین مرتبہ کہے ہیں جو تم نے کہا اگر انہیں ان کے ساتھ تولا جائے تو بھاری نکلیں گے یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَى نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ۔

۱۴۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَهَبَ أَصْحَابُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ فُضُولُ أَمْوَالٍ

محمد بن ابو عائشہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوذر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ مالدار ثواب میں آگے نکل گئے۔ وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں وہ ہماری طرح روزے رکھتے ہیں لیکن ان کے پاس زائد مال ہے جس سے وہ خیرات کرتے ہیں اور ہمارے پاس خیرات کرنے کے لیے مال نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

Marfat.com

يَتَصَدَّقُوْنَ بِهَا وَلَيْسَ لَنَا مَالٌ نَتَصَدَّقُ بِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تُدْرِكُ بِهِنَّ مَنْ سَبَقَكَ وَلَا يَلْحَقُكَ مَنْ خَلْفَكَ إِلَّا مَنْ أَخَذَ بِمِثْلِ عَمَلِكَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكَبِّرُ اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَتُسَبِّحُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَتَخْتِمُهَا بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

فرمایا کہ اے ابوذر! کیا میں تمہیں ایسے کلمے نہ بتاؤں کہ جن کے باعث تم اپنے سے سبقت لے جانے والوں کو جا ملو اور جو تم سے پیچھے ہے وہ تمہیں نہ مل سکے مگر جو تمہاری طرح عمل کرے؟ عرض کی یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اور ان کے آخر میں ایک مرتبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥ کہا کرو تو تمہارے گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ ف

ف۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا نادیہ نظر فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ہوتا تھا کہ نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں کوشاں رہتے تھے۔ مال سے محروم حضرات نے محسوس کیا کہ نیکیوں میں وہ اپنے مالدار بھائیوں سے پیچھے رہ جائیں گے۔ لہٰذا بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر اپنی اس محرومی کا مداوا چاہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال سے محروم صحابۂ کرام کی ترجمانی کرنے والے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک خاص ذکر کی تلقین فرمائی اور خاص طور پر دو باتیں ارشاد ہوئیں کہ ایسا کرنے والے سے ثواب میں کوئی بڑھ نہیں سکے گا اور اسے پڑھنے والے کے تمام گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں خواہ وہ کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ ذکر و اذکار کے جو طریقے اور جو وظائف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائے انہیں دیگر وظائف و مشاغل پر ترجیح دی جائے کیونکہ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ضمانت کے باعث ان میں نفع کثیر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۵۱۰ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ إِذَا سَلَّمَ۔

جب سلام پھیرے تو کیا کہے

۱۴۷۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَيُّ شَيْءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ فَأَمْلَاهَا الْمُغِيْرَةُ عَلَيْهِ وَكَتَبَ إِلٰى مُعَاوِيَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

وراد مولیٰ مغیرہ بن شعبہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کے لیے لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز سے سلام پھیرتے تو کیا کہا کرتے تھے؟ حضرت مغیرہ نے اس کا جواب دیا اور حضرت معاویہ کے لیے لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں۔ وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ اے اللہ! کوئی روکنے والا نہیں جو تو عطا فرمائے اور دینے والا نہیں جو تو روکے اور مالدار کو تیرے مقابلے پر مالداری نفع نہیں دے سکتی۔

Marfat.com

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى نَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلٰوةِ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ أَهْلُ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُونَ۔

ابوالزبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوجاتے تو کہتے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ ہم اسی کے ہوگئے ہیں خواہ کافر برُا منائیں وہ نعمت فضل اور اچھی ثنا والا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ ہم اسی کے ہوگئے ہیں خواہ کافر برُا منائیں۔

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُهَلِّلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ فَذَكَرَ نَحْوَ هٰذَا الدُّعَاءِ زَادَ فِيهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَسَاقَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ۔

ہشام بن عروہ نے ابوالزبیر سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر نماز کے بعد لا الٰہ الا اللہ کہا کرتے۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔ یہ دعا زیادہ ہے نہیں ہے طاقت اور قوت مگر اللہ کے ساتھ۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ ہم نہیں عبادت کرتے مگر اسی کی وہ نعمت والا ہے آگے باقی حدیث بیان کی۔

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ وَهٰذَا حَدِيثُ مُسَدَّدٍ قَالَا نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ دَاوُدَ الطُّفَاوِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مُسْلِمٍ الْبَجَلِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَقَالَ سُلَيْمَانُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ دُبُرَ صَلٰوتِهِ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّكَ أَنْتَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ إِخْوَةٌ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اجْعَلْنِي مُخْلِصًا لَكَ وَأَهْلِي فِي كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اسْمَعْ وَاسْتَجِبْ

ابومسلم بجلی کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا سلیمان کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد کہا کرتے۔ اے اللہ ہمارے اور ہر چیز کے رب میں گواہ ہوں کہ رب صرف تو ہے۔ تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اے اللہ! ہمارے اور ہر چیز کے رب، میں گواہ ہوں کہ محمد تیرا بندہ اور رسول ہے۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر چیز کے رب، میں گواہ ہوں کہ بندے سب بھائی ہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر چیز کے رب، مجھے اپنے لیے خاص کرلے اور میرے اہل خانہ کو دنیا اور آخرت میں ہر وقت۔ اے بزرگی اور کرم والے! میری سن اور قبول فرما اللہ بہت بڑا ہے۔ بہت بڑا ہے۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے نور۔ سلیمان بن داؤد نے کہا۔ آسمانوں اور زمین کے رب۔ اللہ بہت بڑا ہے، بہت بڑا ہے۔ میرے لیے اللہ کافی ہے اور اچھا

Marfat.com

اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ۔

کام بنانے والا۔ اللہ بہت بڑا ہے، بہت بڑا ہے۔

۱۴۹۵ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا اَبِيْ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُوْنِ ابْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

عبید اللہ بن ابو رافع سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کا سلام پھیر دیتے تو کہتے۔ اے اللہ! بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور جو بعد میں کروں اور جو چھپا کر کیا اور جو علانیہ کیا اور جو میں نے اسراف کیا جسے تو میری نسبت زیادہ جانتا ہے تو آگے بڑھانے والا اور پیچھے ہٹانے والا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو۔

۱۴۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ طَلِيْقِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْلِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرْ هُدَايَ اِلَيَّ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَاكِرًا لَكَ رَاهِبًا لَكَ مِطْوَاعًا اِلَيْكَ مُخْبِتًا اَوْ مُنِيْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ وَاهْدِ قَلْبِيْ وَسَدِّدْ لِسَانِيْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ قَلْبِيْ۔

طلیق بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا کیا کرتے اے اللہ! میری مدد فرما اور میرے خلاف مدد نہ کرنا میری مدد فرما اور میرے خلاف مدد نہ کرنا۔ میرے لیے خفیہ تدبیر فرما اور میرے خلاف خفیہ تدبیر نہ کرنا۔ مجھے ہدایت دے اور ہدایت کو میرے لیے آسان کر دے اور میری مدد فرما اس کے خلاف جو مجھ پر بغاوت کرے۔ اے اللہ! مجھے اپنے لیے شکر گزار، تیرا ذکر کرنے والا، تجھ سے ڈرنے والا، حکم بجا لانے والا اور رجوع کرنے والا بنا لے۔ اے رب! میری توبہ قبول فرما، میری لغزش دھو دے میری دعا قبول فرما، میری دلیل پختہ کر دے، میرے دل کو ہدایت دے، میری زبان کو سیدھی رکھ اور میرے دل سے میل نکال دے۔

۱۴۹۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مُرَّةَ بِاِسْنَادِهٖ وَمَعْنَاهُ قَالَ وَيَسِّرِ الْهُدٰى اِلَيَّ وَلَمْ يَقُلْ هُدَايَ۔

مسدد، یحییٰ، سفیان نے عمرو بن مرہ سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے کہا اور میرے لیے ہدایت آسان کر دے اور لفظ ہُدَایَ نہیں کہا۔

۱۴۹۸ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ وَخَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ

عبد اللہ بن حارث نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب سلام پھیرا تو کہا اے اللہ! تو سلام ہے اور سلامتی تیری طرف سے

Marfat.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ قَالَ أَبُودَاؤدَ سَمِعَ سُفْيَانُ مِنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ قَالُوا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ حَدِيثًا۔

ہے۔ تو برکت والا ہے، اے بزرگی اور کرم والے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ کہتے ہیں کہ سفیان نے عمرو بن مرہ سے اٹھارہ حدیثیں سنی ہیں۔

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَنَا عِيسَى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ عَائِشَةَ۔

ابواسماء نے ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے لوٹتے تو تین مرتبہ استغفار پڑھتے۔ پھر کہتے۔ آگے معناً حدیث عائشہ بیان کی۔

بَابُ ۵۱ فِي الْاِسْتِغْفَارِ۔

استغفار کا بیان

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ نَا عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ أَبِي نُصَيْرَةَ عَنْ مَوْلًى لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً۔

مولیٰ ابوبکر صدیق نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ استغفار کرنے والا گناہ پر اصرار نہیں کرتا اگرچہ ایک دن میں ستر بار اس کام کا اعادہ کرے۔ ف

ف۔ آدمی کو چاہیئے کہ جب گناہوں سے استغفار کرے یعنی اپنے پروردگار سے ان کی بخشش طلب کرے تو دل بھی زبان کا رفیق رہے یعنی جو کچھ کہہ رہا ہے وہ محض زبانی جمع خرچ یا گردان دہرانے کی طرح نہ ہو بلکہ دلی ارادہ ان گناہوں کو چھوڑنے اور آئندہ ان سے دور رہنے کا ہو۔ اس کے باوجود اگر نفس کی شامت یا شیطان کے ورغلانے سے ان کا مرتکب ہو جائے تو استغفار کرے اور توبہ سے نہ کترائے کہ خدائے ذوالمنن معاف کرنے سے تھکتا نہیں ہے بلکہ اِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ کا مژدہ سناتا ہے اس کے برعکس اگر استغفار کرنے والا محض زبانی جمع خرچ سے کام لے رہا ہے صرف وظیفے کے طور پر استغفار پڑھ رہا ہے اور دلی ارادہ کسی گناہ کو چھوڑنے کا نہیں ہے تو اس طرح استغفار کرنا کسی گناہ کو معاف نہیں کروا سکے گا کیونکہ:۔ ؎

خرد نے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ الْأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ قَالَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ

ابوبردہ سے روایت ہے کہ حضرت اغر مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مسدد نے اپنی حدیث میں کہا کہ انہیں حضور کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دل پر پردہ آجاتا ہے اور بیشک میں روزانہ سو مرتبہ

Marfat.com

لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ۔

استغفار کرتا ہوں۔

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہم گنا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں ایک مجلس کے اندر سو مرتبہ کہا کرتے۔ اے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما۔ بیشک تو توبہ قبول کرنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الشَّنِّيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عُمَرُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُنِيهِ عَنْ جَدِّي أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ۔

بلال بن یسار بن زید مولیٰ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا اور انہوں نے میرے جد امجد سے روایت کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے یہ کہا: "میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے اور میں اسی کی جانب رجوع ہوا"۔ تو اسے بخش دیا جائے گا خواہ وہ لشکر کفار کے مقابلے سے بھاگ گیا ہو۔

۱۵۰۴۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْحَكَمُ بْنُ مُصْعَبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو استغفار کو اپنے لیے لازم کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دے گا اور ہر غم سے خلاصی دے گا اور ایسی جگہ سے اسے رزق دے گا جہاں سے گمان میں بھی نہ آئے۔ ف

ف۔ احادیث مطہرہ کے اندر استغفار کی بہت فضیلت آئی ہے۔ جو شخص اپنے پروردگار سے طالب مغفرت رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کرکے اپنی عنایات بے پایاں سے اسے نوازتا رہے گا۔ گناہوں سے کنارا کش رہنے والے کے بارے میں خدائے ذوالمنن نے فرمایا ہے:۔ وَمَنْ يَتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (۶۵: ۲، ۳) یعنی جو اللہ سے ڈرے تو اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں سے اس کا گمان نہ ہو۔ دوسری جانب جو نفس کی شامت یا شیطان کے بہکانے سے گناہوں کا مرتکب ہو جائے تو دربِ توبہ کو کھٹکھٹائے اور مغفرت کا طلب گار ہو جائے ایسے لوگوں یعنی استغفار کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانی اعلان کروایا:۔ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ

Marfat.com

كَانَ غَفَّارًا ۝ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَارًا ۝ (۷۱: ۱۰ تا ۱۲) یعنی میں نے کہا کہ اپنے رب سے معافی مانگو، وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے تم پر موسلادھار برسنے والی بارش بھیجے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغ بنا دے گا اور تمہارے لیے نہریں بنائے گا گویا اپنے پروردگار سے مغفرت کے طلب گار رہنے والے دارین کی ترقی و کامیابی سے ہمکنار رہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ نَا إِسْمٰعِيلُ الْمَعْنٰى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلَ قَتَادَةُ أَنَسًا أَيُّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُو بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَزَادَ زِيَادٌ وَكَانَ أَنَسٌ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَا فِيهَا۔

مسدد، عبدالوارث۔ زیاد بن ایوب، اسمٰعیل، عبدالعزیز بن صہیب، قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر کونسی دعا مانگا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچانا (۲: ۲۰۱) زیاد بن ایوب نے یہ بھی کہا۔ حضرت انس جب دعا کا ارادہ کرتے تو اسی کے ذریعے دعا کرتے اور جب کوئی اور دعا کرتی ہوتی تو اسے اسی کے ساتھ ملایا کرتے۔

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ۔

ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو سچے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگے تو اللہ عطا اسے شہداء کے درجات تک پہنچا دے گا خواہ وہ اپنے بستر پر ہی وفات پائے۔

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي وَإِذَا حَدَّثَنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي

اسماء بن حکم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایسا آدمی تھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مجھے نفع دیتا جتنا نفع وہ دینا چاہتا اور جب آپ کے اصحاب میں کوئی مجھ سے آپ کی حدیث بیان کرتا تو اس سے حلف لینا۔ جب وہ قسم کھاتا تو میں اس کی تصدیق کرتا ان کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت ابوبکر نے حدیث بیان کی اور حضرت ابوبکر نے سچ کہا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو بندہ گناہ کر بیٹھے پس اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑا ہو کر دو رکعتیں پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا

Marfat.com

يَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ وہ لوگ جو بے حیائی کا کام کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر لیں (۳: ۱۳۴)۔

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ نَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِيْ عُقْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِهٖ وَقَالَ يَا مُعَاذُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ فَقَالَ اُوْصِيْكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ وَاَوْصٰى بِذٰلِكَ مُعَاذٌ الصُّنَابِحِيَّ وَاَوْصٰى بِهِ الصُّنَابِحِيُّ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

صنابحی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ اے معاذ! خدا کی قسم میں تم سے محبت رکھتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد اس دعا کو چھوڑ نہ دینا۔ اے اللہ! میری مدد فرما اپنے ذکر پر اور شکر گزاری پر اور اچھی طرح عبادت کرنے پر۔ حضرت معاذ نے اس کی صنابحی کو اور صنابحی نے ابو عبد الرحمٰن کو وصیت فرمائی (کہ ہر نماز کے بعد ان لفظوں میں دعا کیا کرنا)۔

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ حُنَيْنَ بْنَ اَبِيْ حَكِيْمٍ حَدَّثَهٗ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

علی بن رباح لخمی سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ ہر نماز کے بعد سورۂ الفلق اور سورۂ والناس پڑھا کروں۔

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ السَّدُوْسِيُّ نَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهٗ اَنْ يَّدْعُوَ ثَلَاثًا وَيَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا۔

احمد بن علی بن سوید سدوسی، ابوداؤد، اسرائیل، ابواسحٰق عمرو بن میمون نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین دفعہ دعا اور تین دفعہ استغفار کرنا پسند فرمایا کرتے۔

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُوْلِيْنَهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ اَوْ فِي الْكَرْبِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا قَالَ

ابن جعفر نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمے نہ سکھاؤں کہ تم انہیں مصیبت کے وقت یا مصیبت میں کہا کرو۔ اے اللہ، میرے رب! میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہلال تو مولیٰ عمر بن عبد العزیز تھے اور ابن جعفر سے مراد عبد اللہ

Marfat.com

ابو داود هذا هلال مولى عمر بن عبد العزيز وابن جعفر هو عبد الله بن جعفر۔

بن جعفر ہیں۔

۱۵۱۲۔ حدثنا موسى بن إسمعيل نا حماد عن ثابت وعلي بن زيد وسعيد الجريري عن أبي عثمان النهدي أن أبا موسى الأشعري قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فلما دنونا من المدينة كبر الناس ورفعوا أصواتهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أيها الناس إنكم لا تدعون أصم ولا غائبا إن الذي تدعونه بينكم وبين أعناق ركابكم ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا موسى ألا أدلك على كنز من كنوز الجنة فقلت وما هو قال لا حول ولا قوة إلا بالله۔

ابو عثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک سفر کے دوران میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو لوگوں نے بلند آواز سے تکبیر کہی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے۔ جس کو تم پکارتے ہو وہ تمہارے درمیان اور تمہاری سواریوں کی گردنوں کے درمیان ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابو موسیٰ! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں میں عرض گزار ہوا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ہے۔

۱۵۱۳۔ حدثنا مسدد نا يزيد بن زريع نا سليمان التيمي عن أبي عثمان عن أبي موسى الأشعري أنهم كانوا مع نبي الله صلى الله عليه وسلم وهم يتصعدون في ثنية وجعل رجل كلما علا الثنية نادى لا إله إلا الله والله أكبر فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم إنكم لا تنادون أصم ولا غائبا ثم قال يا عبد الله بن قيس فذكر معناه۔

ابو عثمان نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور وہ ایک گھاٹی پر چڑھ رہے تھے اور لوگ جب کسی گھاٹی پر چڑھتے تو پکارتے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں سناتے۔ پھر فرمایا کہ اے عبد اللہ بن قیس! آگے معناً مذکورہ حدیث بیان کی۔

۱۵۱۴۔ حدثنا أبو صالح أنا أبو إسحق الفزاري عن عاصم عن أبي عثمان عن أبي موسى بهذا الحديث قال فيه فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا أيها الناس اربعوا على أنفسكم۔

ابو عثمان نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو۔

۱۵۱۵۔ حدثنا محمد بن رافع نا أبو الحسين زيد بن الحباب نا عبد الرحمن بن شريح الإسكندراني قال حدثني أبو هانئ الخولاني أنه سمع أبا علي الجنبي أنه سمع أبا سعيد الخدري

محمد بن رافع، ابو الحسین زید بن حباب، عبد الرحمٰن بن شریح اسکندرانی، ابو ہانی خولانی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کہا کہ میں راضی ہوا اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے

Marfat.com

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

دین ہونے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ ف

ف۔ یہی تینوں باتیں ہیں جن کے متعلق قبر میں نکرین سوال کریں گے پہلا سوال ہوگا۔ مَنْ رَبُّكَ اس کا جواب دینے پر بھی نجات نہ ہو گی۔ دوسرا سوال ہوگا۔ مَادِينُكَ اس کا درست جواب دے دینے پر بھی کامیابی نصیب نہ ہو گی۔ مَاتَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ اگر اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچان لیا تو کامیاب ہو جائے گا اور یہ پہچان ایمان اور تعلق بالرسول پر منحصر ہے۔ یہی تینوں باتیں یہاں مذکور ہوئیں کہ جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوا اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ اگر اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اس کا کسی کو شریک ٹھہرایا یا اسلام کو دین مان کر کسی دوسرے دین کی پیروی کی یا مقدس شجر اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگائیں یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لا کر ان کی توہین و تنقیص کا ارتکاب کیا تو یہ اس کے ایمان کی نفی ہو گی جس کے باعث جنت کی جگہ اس کے لیے جہنم واجب ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

علاء بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ایک دفعہ مجھ پر درود بھیجے اس پر اللہ تعالیٰ دس دفعہ رحمت نازل فرماتا ہے۔ ف

ف۔ درود شریف کے حدیثوں میں بڑے فضائل وارد ہوئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہونے کے ساتھ اس کے ذریعے سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت دل میں جاگزیں ہوتی اور رحمتِ الٰہیہ کی بارش برستی ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ حضرات جن کے اوراد و وظائف میں کثرت سے درود ہیں ہوں۔ ہم یہاں اہلِ ذوق کی خاطر فضائل درود شریف میں چند روایتیں مشکوٰۃ شریف سے پیش کر دیتے ہیں۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ بھیجتا ہے (مسلم۔ ابوداؤد)۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا، دس خطائیں معاف کرتا اور اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے (نسائی)۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت میں وہ شخص مجھ سے زیادہ نزدیک ہوگا جس نے کثرت سے مجھ پر درود پڑھا ہو (ترمذی)۔

۴۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ پھرنے والے فرشتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

(نسائی۔ دارمی)

Marfat.com

۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور اور میری قبر کو عید نہ بنالینا اور مجھ پر درود بھیجتے رہنا کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے خواہ تم کہیں ہو۔ (نسائی)

خاتم المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

نگرداند قبرمرا عیدگاہ کہ اجتماع کنید براں بزینت وسرود ولہو و لعب کہ موجب غفلت ست چنانکہ یہود و نصاریٰ بر قبور انبیاء خود کنند و بعض گویند کہ مراد آن ست کہ زیارت مرا مثل عید نسازید کہ در سالے جز یک دو بار حاضر نیائید۔ پس ایں ترغیب و تنبیہ ست بر کثرت زیارت و حاضر آمدن بآن درگاہ عالم پناہ (اشعۃ اللمعات، جلد اول، ص ۴۰۸)

میری قبر کو ایسی عیدگاہ نہ بنالینا جس میں زینت و باجے اور لہو و لعب کے لیے جمع ہوتے ہیں کہ یہ موجب غفلت ہے جیسا کہ یہود و نصاریٰ اپنے انبیاء کی قبروں پر کرتے تھے اور بعض نے کہا کہ اس سے یہ مراد ہے کہ میری زیارت کو عید کی طرح نہ ٹھہرا لینا کہ سال میں ایک دو مرتبہ ہی حاضر ہوا کرو۔ پس اس میں اس بات کی ترغیب و تنبیہ ہے کہ اس بارگاہ بیکس پناہ میں کثرت سے حاضر ہونا چاہیئے۔

۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اس کی ناک خاک آلودہ ہو جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے اس کی ناک خاک آلودہ ہو جو رمضان کا مہینہ پائے اور اپنی بخشش نہ کروائے۔ اس کی ناک خاک آلودہ ہو جو اپنے ماں باپ کو بڑھاپے کی حالت میں پائے یا ان میں سے ایک کو اور پھر جنت میں داخل نہ ہو۔

(ترمذی)

۷۔ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو چہرۂ انور پر مسرت کے آثار تھے۔ فرمایا کہ حضرت جبرئیل میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے:۔ اے محمد! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جو تم پر ایک دفعہ درود بھیجے تو میں اس پر دس دفعہ بھیجوں اور جو تم پر ایک دفعہ سلام بھیجے تو میں اس پر دس دفعہ سلام بھیجوں۔ (نسائی، دارمی)

۸۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں کثرت سے آپ پر درود بھیجا کرتا ہوں۔ پس میں اپنے وظائف میں درود کا کتنا حصہ رکھوں؟ کیا نصف حصہ؟ فرمایا کہ جتنا چاہو لیکن اور بڑھاؤ تو بہتر ہے۔ میں عرض پرداز ہوا کہ دو تہائی؟ فرمایا کہ جتنا چاہو لیکن اور بڑھاؤ تو بہتر ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں سارا وظیفہ درود ہی کو رکھوں گا۔ فرمایا پھر تو یہ تمہارے غموں کے لیے کافی ہے اور تمہارے گناہوں کو دور کر دے گا۔ (ترمذی)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں یہ بھی لکھا ہے:۔

چوں شیخ اجل اکرم عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ ایں مسکین را بزیارت مدینہ طیبہ وداع میکرد فرمود بدانید و آگاہ باشید کہ دریں راہ ہیچ عبادتے بعد از ادائے فرائض چوں صلوٰۃ بر حضرت سید کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیست باید کہ تمامہ اوقات خود را صرف آں کنید و بچیزے دیگر نپردازید عرض کردہ شد کہ آنرا عددے معین ہم باشد فرمود ایں جا تعیین عدد شرط نیست چنداں بخوانید کہ بداں رطب اللسان شوید

جب میرے شیخ محترم جناب عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے مدینہ طیبہ کی زیارت کے لیے رخصت کیا تو فرمایا کہ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اس مبارک سفر کے اندر فرض نمازوں کی ادائیگی کے سوا کوئی عبادت سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے جیسی نہیں ہے چاہیئے کہ اپنے تمام اوقات کو اسی میں صرف کرو اور کسی دوسرے ورد میں نہ لگانا۔ عرض گزار ہوا کہ اس کے لیے

Marfat.com

برنگ او رنگین شوید و دراں مستغرق گردید۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول، ص ۴۰۹)۔

کوئی تعداد مقرر ہونی چاہیئے۔ فرمایا کہ اس جگہ مقرر تعداد شرط نہیں ہے بلکہ اتنا پڑھو کہ زبان اسی سے تر رہے اور اسی کے رنگ سے رنگین ہو جاؤ اور اسی کے اندر سراپا غرق رہو۔

۹۔ حضرت فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے کہ ایک آدمی نے آکر نماز پڑھی اور دعا مانگی۔ اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے نمازی! تم نے جلدی کی۔ جب نماز پڑھ لو تو بیٹھ جایا کرو۔ پس اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرو جو اس کی شان کے لائق ہے اور مجھ پر درود بھیجو، پھر دعا کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد دوسرے آدمی نے نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ اے نماز پڑھنے والے! دعا کرو کہ قبول ہو جائے گی۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)۔

۱۰۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بخیل وہ ہے کہ جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی)

۱۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری قبر کے پاس سے مجھ پر درود بھیجے تو میں خود سنتا ہوں اور جو دور دراز سے بھیجے تو وہ مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ (بیہقی فی شعب الایمان)۔

۱۲۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک دفعہ درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر ستّر مرتبہ درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی (مسند احمد)

۱۳۔ حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو محمد مصطفےٰ پر درود بھیجے اور کہے کہ "اے اللہ! قیامت کے روز انہیں اپنے خاص قرب کی نشست گاہ پر جگہ دینا" تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی (مسند احمد)۔

۱۴۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر نکلے یہاں تک کہ کھجوروں کے باغ میں داخل ہوئے۔ پس سجدہ کیا اور اتنا لمبا سجدہ کیا کہ میں ڈرا کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس تو نہیں بلا لیا۔ میں دیکھنے کے لیے حاضر ہوا تو آپ نے سر مبارک کو اٹھا کر فرمایا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں نے خدشہ بیان کر دیا تو فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا ہے کہ کیا میں آپ کو بشارت نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سے فرماتا ہے۔ جو تم پر درود بھیجے میں اس پر درود بھیجوں ______ اور جو تم پر سلام بھیجے تو میں اس پر سلام بھیجوں (مسند احمد)

۱۵۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دعا آسمان و زمین کے درمیان ہی رہتی ہے اس میں سے کچھ بھی اوپر نہیں جاتا جب تک تم اپنے نبی پر درود نہ بھیجو (ترمذی)۔

مور مسکین ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد
دست برپائے کبوتر زد و ناگاہ رسید

Marfat.com

١٥١٧- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ

ابو اشعث صنعانی نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے تمام دنوں میں روز جمعہ سب سے افضل ہے پس اس روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود میرے حضور پیش کیا جاتا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ کے حضور کس طرح پیش کیا جائے گا جبکہ آپ گل چکے ہوں گے یعنی لوگوں نے کہا کہ آپ کا جسم ختم ہو چکا ہوگا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیائے کرام کے جسموں کو حرام فرما دیا ہے۔ ف

ف- حضرات انبیائے کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں اور ان حضرات کے مقدس اجسام بھی اسی طرح محفوظ ہیں ان حضرات کی موجودہ زندگیاں دنیاوی زندگیوں سے بھی زندہ تر ہیں کیونکہ ان حضرات کا ہر قدم ترقی افزا ہوتا ہے۔ قدرت نے ان میں سے ہر ایک کو ایسی معجزنما زندگی عطا فرمائی تھی جو اپنی حیات بخش معجزنمائی سے لاکھوں کروڑوں انسانوں کو زندہ جاوید کر دیا کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وجود تو دست قدرت کا وہ شہکار ہے کہ ان کے دم قدم ہی سے کونین میں تابندگی اور زندگی کے اندر زندگی ہے۔ اسی لیے ایک مرد حق آگاہ نے کہا ہے :۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

باب ١٧٥ النَّهْيِ أَنْ يَدْعُوَ الْإِنْسَانُ عَلٰى أَهْلِهِ وَمَالِهِ

اپنے گھر والوں اور اپنے مال کے لیے بددعا کرنے کی ممانعت

١٥١٨- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَيَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا نَا حَاتِمُ ابْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُجَاهِدٍ أَبُوْ حَزْرَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى خَدَمِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً نِيْلَ فِيْهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيْبُ لَكُمْ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُتَّصِلٌ عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ لَقِيَ جَابِرًا۔

عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی جانوں کو بددعا نہ دو اپنی اولاد کو بددعا نہ دو، اپنے نوکروں کو بددعا نہ دو، اپنے مال کو بددعا نہ دو کہ مبادا وہ ایسا وقت ہو جس میں اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ پس تمہارا وہ کہنا پورا ہو جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث متصل ہے کیونکہ عبادہ بن ولید بن عبادہ نے حضرت جابر سے ملاقات کی ہے۔

Marfat.com

باب ۵۱۳ الصَّلوٰةُ عَلٰی غَیْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِیْسٰی نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ نُبَیْحٍ الْعَنَزِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ عَلَیَّ وَعَلٰی زَوْجِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكِ وَعَلٰی زَوْجِكِ۔

باب ۵۱۴ الدُّعَاءُ بِظَهْرِ الْغَیْبِ۔

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ الْمُرَجّٰی نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ اَنَا مُوْسٰی بْنُ ثَرْوَانَ حَدَّثَنِیْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِیْزٍ حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ حَدَّثَنِیْ سَیِّدِیْ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ لِاَخِیْهِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ اٰمِیْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ۔

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ۔

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ نَا هِشَامٌ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِیْهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ۔

باب ۵۱۵ مَا یَقُوْلُ اِذَا خَافَ قَوْمًا۔

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا دوسرے پر درود بھیجنا

نبیح عنزی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئی کہ میرے لیے اور میرے خاوند کیلئے دعا فرمائیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم پر اور تمہارے خاوند پر رحمت نازل فرمائے۔

پیٹھ پیچھے کسی کے لیے دعا کرنا

ام درداء سے روایت ہے کہ میرے آقا حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی پیٹھ پیچھے اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں ایسا ہی ہو اور اتنا ہی تیرے لیے۔

ابو عبد الرحمٰن نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہت جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جب ایک غائب دوسرے غائب کے لیے کرے۔

ابو جعفر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں، ان میں شک نہیں ہے۔ والد کی دعا مسافر کی دعا، اور مظلوم کی دعا۔

جب کسی قوم سے خوف ہو تو کیا کہے

ابو بردہ بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کسی قوم سے خوف ہوتا تو کہتے۔ اے اللہ! ہم تجھے ان کے سامنے کرتے ہیں اور

Marfat.com

وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ۔

بَاب ٥ الِاسْتِخَارَةِ۔

١٥٢٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُقَاتِلٍ خَالُ الْقَعْنَبِيِّ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عِيسَى الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ لَنَا إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ وَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ يُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ الَّذِي يُرِيدُ خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَمَعَادِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ اللَّهُمَّ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُهُ شَرًّا لِي مِثْلَ الْأَوَّلِ فَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ وَابْنُ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ۔

بَاب ١٧٥ الِاسْتِعَاذَةِ۔

١٥٢٥۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

ان کی شرارتوں سے تیری پناہ پکڑتے ہیں۔

نمازِ استخارہ

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں اُسی طرح استخارہ سکھاتے جیسے قرآن مجید کی سورت سکھایا کرتے۔ فرمایا کرتے کہ جب کسی کو کوئی خاص کام درپیش ہو تو فرض کے علاوہ دو رکعتیں پڑھے اور کہے۔ اے اللہ! میں تیرے علم سے بھلائی چاہتا ہوں اور تیری قدرت سے طاقت چاہتا ہوں اور تیرے عظیم فضل سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں۔ تو سب کچھ جانتا ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو چھپی باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام "یہاں اس کام کا نام لے جس کا ارادہ ہے" میرے لیے بہتر ہے میرے دین، میری آخرت اور انجام کار میں تو اسے میرے لیے مقرر فرما دے، میرے لیے آسان کر دے اور مجھے اس میں برکت دے اور اے اللہ! اگر تیرے علم میں وہ میرے لیے بُرا ہے "آگے پہلے کی طرح کہے" تو اُسے مجھ سے دُور کر دے اور مجھے اُس سے دُور رکھ اور میرے لیے بھلائی مقرر فرما جہاں بھی ہو، پھر مجھے اُس سے راضی کر دے۔ یا یہ کہے کہ وہ اب یا انجام کار میں اچھا ہو ——— ابن مسلمہ اور ابن عیسیٰ، محمد بن منکدر نے حضرت جابر سے روایت کی ہے۔

کن چیزوں سے پناہ مانگی جائے

عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ بزدلی، بخل، بُری عمر، امراضِ قلب اور عذابِ قبر سے۔

Marfat.com

١٥٢٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں کمزوری، سستی، بزدلی، بخل اور بڑھاپے سے تیری پناہ پکڑتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے۔

١٥٢٧- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَا نَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَعِيدٌ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَخْدِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيرًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ وَذَكَرَ بَعْضَ مَا ذَكَرَهُ التَّيْمِيُّ۔

عمرو بن ابی عمرو سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا پس میں نے اکثر آپ کو کہتے ہوئے سنا اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں مصیبت، غم، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے۔ بعض نے تیمی کی طرح ذکر کیا ہے۔

١٥٢٨- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا لوگوں کو ایسے سکھاتے جیسے قرآن مجید کی سورت سکھایا کرتے تھے، کہتے اے اللہ! میں دوزخ کے عذاب سے تیری پناہ پکڑتا ہوں اور تیری پناہ پکڑتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں۔ مسیح الدجال کے فتنے سے اور میں تیری پناہ پکڑتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے۔

١٥٢٩- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَنَا عِيسٰى نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الْغِنٰى وَالْفَقْرِ۔

ہشام کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں دوزخ کے فتنے سے اور دوزخ کے عذاب سے نیز مالداری اور کنگالی کی برائی سے۔

١٥٣٠- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ

سعید بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں کنگالی، قلت اور ذلت سے اور تیری

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ۔

پناہ پکڑتا ہوں کہ ظالم یا مظلوم ہوں۔

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ نَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحْوِيْلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ۔

عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک دعا یہ تھی۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت کے لوٹ جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیری ہر طرح کی ناراضگیوں سے۔

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا بَقِيَّةُ نَا ضُبَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی السُّلَيْلِ عَنْ دُوَيْدِ بْنِ نَافِعٍ نَا اَبُوْ صَالِحٍ السَّمَّانُ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ۔

ابوصالح سمان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا کرتے ہوئے کہا کرتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں ضد، نفاق اور برے اخلاق سے۔

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے:۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں بھوک سے کیونکہ وہ بُرا ساتھی ہے اور اور میں تیری پناہ لیتا ہوں خیانت سے کیونکہ وہ بُری عادت ہے۔

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَخِيْهِ عَبَّادِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ۔

عباد بن ابوسعید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں چار چیزوں سے [۱] اس علم سے جو نفع نہ دے، [۲] اس دل سے جو نہ ڈرے، [۳] اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور [۴] اس دعا سے جو سنی نہ جائے۔

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ قَالَ اَبُوْ مُعْتَمِرٍ اُرَى اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ صَلٰوةٍ لَا تَنْفَعُ وَذَكَرَ دُعَاءً آخَرَ۔

معتمر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس نماز سے جو نفع نہ دے اور دوسری دعا کا ذکر بھی کیا۔

Marfat.com

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

فروہ بن نوفل اشجعی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا دعا مانگا کرتے تھے؟ فرمایا کہ یوں دعا مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس کام کی برائی سے جو میں نے کیا اور اس کام کی برائی سے جو میں نے نہ کیا۔

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ نَا وَكِيعٌ الْمَعْنَى عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بِلَالٍ الْعَنْبَسِيِّ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فِي حَدِيثِ أَبِي أَحْمَدَ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي دُعَاءً قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي۔

احمد بن حنبل، محمد بن عبد اللہ بن زبیر، احمد، وکیع، سعد بن اوس، بلال، عنبسی، شتیر بن شکل، ان کے والد ماجد حضرت ابو احمد شکل بن حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے کوئی دعا سکھائیے۔ فرمایا یوں کہا کرو۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اپنے کان کی برائی، اپنی آنکھ کی برائی، اپنی زبان کی برائی، اپنے دل کی برائی اور اپنی منی کی برائی سے۔

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ نَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَيْفِيٍّ مَوْلَى أَفْلَحَ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْيَسَرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّي وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ لَدِيغًا۔

افلح مولیٰ ابو ایوب نے حضرت ابو الیسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں یوں دعا مانگا کرتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں کسی چیز کے نیچے دب کر مرنے اور اونچی جگہ سے گر کر مرنے سے اور تیری پناہ لیتا ہوں ڈوبنے، جلنے اور بہت بوڑھا ہونے سے اور تیری پناہ لیتا ہوں کہ موت کے وقت شیطان مجھے خبطی بنائے اور تیری پناہ لیتا ہوں کہ تیری راہ میں پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہوا مروں اور تیری پناہ لیتا ہوں کسی زہریلے جانور کے کاٹنے سے مروں۔

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَنَا عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي مَوْلًى لِأَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْيَسَرِ زَادَ فِيهِ وَالْغَمِّ۔

ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ بن عبد اللہ بن سعید، مولیٰ ابو ایوب نے حضرت ابو الیسر سے روایت کرتے ہوئے غم کا ذکر بھی کیا۔

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُونِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْأَسْقَامِ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں برص، دیوانہ پن، کوڑھ اور جملہ بری بیماریوں سے۔

Marfat.com

۱۵۴۱ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْغُدَانِيُّ نَا غَسَّانُ بْنُ عَوْفٍ اَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ اُمَامَةَ فَقَالَ يَا اَبَا اُمَامَةَ مَالِيْ اَرَاكَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ الصَّلٰوةِ قَالَ هُمُوْمٌ لَزِمَتْنِيْ وَدُيُوْنٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلَامًا اِذَا قُلْتَهٗ اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّكَ وَقَضٰى عَنْكَ دَيْنَكَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّيْ وَقَضٰى عَنِّيْ دَيْنِيْ۔ (اٰخر کتاب الصّلوٰۃ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اور وہاں ایک انصاری کو دیکھا جنہیں ابو امامہ کہا جاتا تھا۔ فرمایا ابو امامہ کیا بات ہے! میں تمہیں مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھتا ہوں حالانکہ نماز کا وقت نہیں ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! تفکرات اور قرضوں نے گھیر رکھا ہوں۔ فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسا کلام نہ سکھا دوں کہ جب تم اسے کہو تو اللہ تعالیٰ تمہارا غم دور کر دے اور تمہارا قرض ادا کروا دے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ صبح و شام یوں کہا کرو۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں فکر اور غم سے اور تیری پناہ لیتا ہوں کمزوری اور سستی سے اور تیری پناہ لیتا ہوں قرض کے غلبے اور لوگوں کے دبانے سے ان کا بیان ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری پریشانی دور کر دی اور میرا قرض ادا کروا دیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَوَّلُ كِتَابِ الزَّكٰوةِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

زکوٰۃ کا بیان

۱۵۴۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّقَفِيُّ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ وَكَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور آپ کے بعد حضرت ابو بکر خلیفہ بنائے گئے تو عرب کے کچھ لوگ کافر ہو گئے حضرت عمر نے حضرت ابو بکر سے کہا کہ آپ ان لوگوں سے کیسے لڑیں گے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم فرمایا گیا ہے یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیں۔ جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ دیا اس نے اپنے مال و جان مجھ سے بچا لیا مگر جو اللہ کا حق و حساب اس پر ہو۔ حضرت ابو بکر نے کہا کہ خدا کی قسم میں ان لوگوں سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرتے ہیں کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ خدا کی قسم اگر انہوں نے اونٹ کا گھٹنا باندھنے کی رسی دینے سے بھی انکار کیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهٗ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهٖ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ قَالَ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ رَوَاهُ رَبَاحُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهٖ قَالَ بَعْضُهُمْ عِقَالًا وَرَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ عَنَاقًا قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ وَمَعْمَرٌ وَالزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا وَرَوٰى عَنْبَسَةُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ عَنَاقًا۔

علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو اس انکار پر میں ان سے لڑوں گا حضرت عمر نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے تو یہی دیکھا کہ جہاد کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کا سینہ کھول دیا ہے اور میں نے جان لیا کہ وہ حق پر ہیں
امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے رباح بن زید، معمر نے زہری سے اپنی اسناد کے ساتھ۔ بعض نے عِقَالًا کہا ہے اور ابن وہب نے یونس سے اسے روایت کرتے ہوئے عَنَاقًا کہا
امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شعیب بن ابوحمزہ اور معمر اور زبیدی نے زہری سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا کہا ہے اور روایت کیا عنبسہ، یونس نے زہری سے اس حدیث کو اور عَنَاقًا کہا (یعنی بکری کا بچہ)۔

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ حَقُّهُ أَدَاءُ الزَّكٰوةِ وَقَالَ عِقَالًا۔

ابن السرح اور سلیمان بن داؤد، ابن وہب، یونس نے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے اور عِقَالًا کہا۔

بَاب ۵۱۸ مَا تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ۔

زکوٰۃ کا نصاب

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک بن انس، عمرو بن یحییٰ مازنی کے والد ماجد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ وسق سے کم غلے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا إِدْرِيْسُ بْنُ يَزِيْدَ الْأَوْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيِّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ يَرْفَعُهٗ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ زَكٰوةٌ وَالْوَسْقُ سِتُّوْنَ مَخْتُوْمًا قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ سَعِيْدٍ۔

ایوب بن محمد رقی، محمد بن عبید، ادریس بن یزید اودی، عمرو بن مرہ جملی، ابوالبختری طائی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے مرفوعاً روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوالبختری کا حضرت ابوسعید سے سماع ثابت نہیں ہے۔

Marfat.com

۱۵۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ اَعْيَنَ نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْوَسْقُ سِتُّوْنَ صَاعًا مَخْتُوْمًا بِالْحَجَّاجِيِّ۔

محمد بن قدامہ بن اعین، جریر، مغیرہ، ابراہیم نے کہا کہ وسق میں حجاج کے ساٹھ مہری صاع ہوتے ہیں۔

۱۵۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ نَا صُرَدُ بْنُ اَبِي الْمَنَازِلِ سَمِعْتُ حَبِيْبًا الْمَالِكِيَّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ يَا اَبَا نُجَيْدٍ اِنَّكُمْ لَتُحَدِّثُوْنَنَا بِاَحَادِيْثَ مَا نَجِدُ لَهَا اَصْلًا فِي الْقُرْاٰنِ فَغَضِبَ عِمْرَانُ وَقَالَ لِلرَّجُلِ اَوَجَدْتُمْ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَمِنْ كُلِّ كَذَا وَكَذَا شَاةً شَاةً وَمِنْ كَذَا وَكَذَا بَعِيْرًا بَعِيْرٌ اَكَذَا وَكَذَا اَوَجَدْتُمْ هٰذَا فِي الْقُرْاٰنِ قَالَ لَا قَالَ فَعَمَّنْ اَخَذْتُمْ هٰذَا اَخَذْتُمُوْهُ عَنَّا وَاَخَذْنَاهُ عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ اَشْيَاءَ نَحْوَ هٰذَا۔

حبیب مالکی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اے ابونجید! آپ ہم سے ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں جن کی اصل ہم قرآن مجید میں نہیں پاتے۔ پس حضرت عمران ناراض ہوئے اور اس آدمی سے فرمایا کیا تم یہ پاتے ہو کہ ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے اور اتنی بکریوں میں ایک بکری ہے اور اتنے اونٹوں میں ایک اونٹ ہے؟ کیا یہ تم قرآن کریم میں پاتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر تم نے یہ کہاں سے حاصل کیں؟ تم نے یہ ہم سے حاصل کیں اور ہم نے انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاصل کیا اور اسی طرح کی کئی اور باتیں ارشاد فرمائیں۔

بَابُ ۵۱۹ الْعُرُوْضِ اِذَا كَانَتْ لِلتِّجَارَةِ هَلْ فِيْهَا زَكٰوةٌ۔

کیا تجارتی سامان پر زکوٰۃ ہے

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ سُفْيَانَ نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى اَبُوْ دَاوٗدَ نَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُنَا اَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِيْ نَعُدُّ لِلْبَيْعِ۔

محمد بن داؤد بن سفیان، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن موسیٰ ابوداؤد، جعفر بن سعد بن سمرہ بن جندب، خبیب بن سلیمان، سلیمان حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ امابعد، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں حکم فرمایا کرتے کہ ہم تجارتی مال میں سے زکوٰۃ ادا کیا کریں۔

بَابُ ۵۲۰ الْكَنْزِ مَا هُوَ وَزَكٰوةِ الْحُلِيِّ۔

کنز کیا ہے اور زیورات کی زکوٰۃ

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْمَعْنٰى اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُمْ نَا حُسَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا ابْنَةٌ

عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے ان کے جد امجد سے روایت کی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی جس نے سونے کے دو بہت بھاری کنگن پہنے ہوئے تھے آپ

Marfat.com

لَهَا وَفِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهَا أَتُعْطِينَ زَكَاةَ هَذَا قَالَتْ لَا قَالَ أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا فَأَلْقَتْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ هُمَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ۔

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا عَتَّابٌ يَعْنِي ابْنَ بَشِيرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْبَسُ أَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ۔

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الرَّازِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ نَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى فِي يَدِي فَتَخَاتٍ مِنْ وَرِقٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ فَقُلْتُ صَنَعْتُهُنَّ أَتَزَيَّنُ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَتُؤَدِّينَ زَكَاتَهُنَّ قُلْتُ لَا أَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ هُوَ حَسْبُكِ مِنَ النَّارِ۔

بَابٌ ۵۲۱ فِي زَكَاةِ السَّائِمَةِ۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ قَالَ أَخَذْتُ مِنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَنَسٍ كِتَابًا زَعَمَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَهُ لِأَنَسٍ وَعَلَيْهِ خَاتَمُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا وَكَتَبَهُ لَهُ فَإِذَا فِيهِ هٰذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا

نے فرمایا کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ عرض گزار ہوئیں کہ نہیں۔ فرمایا کیا یہ تمہیں اچھا لگتا ہے کہ قیامت کے روز ان کے بدلے اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے پس اس نے انہیں اتار کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کر دیا اور عرض گزار ہوئی کہ یہ دونوں اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:- میں سونے کے زیور پہنا کرتی تھی لہٰذا عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا یہ کنز ہیں؟ فرمایا جو زکوٰۃ کی حد کو پہنچ جائیں اور ان کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو وہ کنز نہیں ہیں۔

محمد بن ادریس رازی، عمرو بن ربیع بن طارق، یحییٰ بن ایوب عبید اللہ بن ابو جعفر، محمد بن عمرو بن عطاء نے عبد اللہ بن شداد بن الہاد سے روایت کی کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میرے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھیاں دیکھ کر فرمایا اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! آپ کے لیے سنگار کیا ہے۔ فرمایا کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ میں عرض گزار ہوئی کہ نہیں یا جو اللہ نے چاہا۔ فرمایا کہ یہ تمہیں جہنم کے لیے کافی ہیں۔

چرنے والے جانوروں کی زکوٰۃ

حماد کا بیان ہے کہ میں نے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس سے ایک تحریر لی۔ انہوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر نے یہ حضرت انس کے لیے لکھی تھی اور اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مہر تھی۔ یہ اس وقت لکھوائی جبکہ انہیں مصدق بنا کر بھیجا تھا اور اس میں فرض زکوٰۃ کی شرح تحریر تھی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض فرمائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم فرمایا تھا کہ جس مسلمان سے اس کے مطابق زکوٰۃ مانگی جائے تو ادا کر دے اور جس سے اس کی نسبت زیادہ مانگی جائے وہ نہ دے یعنی جس کے

Marfat.com

وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِهِ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ
مِنَ الْإِبِلِ الْغَنَمُ فِي كُلِّ خَمْسٍ ذَوْدٍ شَاةٌ فَإِذَا
بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ إِلَى
أَنْ تَبْلُغَ خَمْسًا وَثَلَاثِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ فِيهَا بِنْتُ
مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَ
ثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ
فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ
الْفَحْلِ إِلَى سِتِّينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ
فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ
سِتًّا وَسَبْعِينَ فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ
فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ
طَرُوقَتَا الْفَحْلِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ
عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ
وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ فَإِذَا تَبَايَنَ أَسْنَانُ
الْإِبِلِ فِي فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ فَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ
صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَ
عِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَأَنْ يَجْعَلَ مَعَهَا
شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ
بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ وَ
عِنْدَهُ جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ
عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ
صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ وَعِنْدَهُ
ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ مِنْ
هَهُنَا لَمْ أَضْبِطْهُ عَنْ مُوسَى كَمَا أُحِبُّ وَيَجْعَلُ
مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا
وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ
عِنْدَهُ إِلَّا حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِلَى
هَهُنَا ثُمَّ أَتْقَنْتُهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا
أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ لَبُونٍ

پاس پچیس[25] سے کم اونٹ ہوں تو ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری دے۔ جب یہ پچیس[25] ہو جائیں تو ان پر ایک سال کی اونٹنی دی جائے گی پینتیس[35] تک۔ اگر ایک سال کی اونٹنی نہ ہو تو دو سالہ اونٹ دے جب یہ چھتیس[36] ہو جائیں تو دو سالہ اونٹنی دے پینتالیس تک جب یہ چھیالیس[46] ہو جائیں تو ان پر تین سال کی اونٹنی دے جس کے پاس نر جا سکے ساٹھ تک جب یہ اکسٹھ[61] ہو جائیں تو ان پر چار برس کی اونٹنی دی جائے پچھتر[75] تک۔ جب یہ چھہتر[76] ہو جائیں تو ان پر دو سالہ اونٹنیاں نوے تک۔ جب تعداد اکانوے[91] ہو تو ان پر دو تین سالہ اونٹنیاں جن کے پاس نر جا سکے ایک سو بیس تک جب ایک سو بیس سے زائد ہو جائیں تو ہر چالیس پر ایک دو سالہ اونٹنی اور ہر پچاس پر ایک تین سالہ اونٹنی۔ جب اونٹ کی وہ قسم موجود نہ ہو جو زکوٰۃ میں لازم آئے مثلاً کسی پر چار سالہ اونٹنی لازم آتی ہے لیکن اس کے پاس چار سالہ نہیں بلکہ تین سالہ ہے تو وہ قبول کر لی جائے گی اور اگر اسے میسر ہوں تو دو بکریاں یا بیس درہم اور لیے جائیں۔ اگر کسی کی طرف تین سالہ اونٹنی بنتی ہو لیکن اس کے پاس تین سالہ نہیں بلکہ چار سالہ ہے تو وہ قبول کر لی جائے گی اور مصدق اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا۔ زکوٰۃ میں جس کی طرف تین سالہ اونٹنی بنتی ہو لیکن اس کے پاس تین سالہ نہیں بلکہ دو سالہ اونٹنی ہے تو وہ لے لی جائے گی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس جگہ مجھے موسیٰ بن اسمٰعیل سے اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ اگر اسے میسر ہوں تو دو بکریاں یا بیس درہم اس سے لیے جائیں۔ جس کی طرف زکوٰۃ کی دو سالہ اونٹنی بنتی اور اس کے پاس تین سالہ ہے تو قبول کر لی جائے گی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے لے کر مصدق اسے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے اور جس کی طرف دو سالہ اونٹنی بنے اور اس کے پاس صرف ایک سالہ ہو تو وہ لے لی جائے نیز دو بکریاں یا بیس درہم بھی۔ زکوٰۃ میں جس کی طرف ایک سالہ اونٹنی بنے اور اس کے پاس صرف دو سالہ اونٹ ہو تو اسے قبول کر کے واپس کچھ نہیں دینا ہو گا۔ جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو اس پر کچھ نہیں مگر جو مالک خوشی سے دے۔ چرنے والی بکریوں

Marfat.com

وَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَشَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ مَخَاضٍ وَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي سَائِمَةِ الْغَنَمِ إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَلَا يُؤْخَذُ فِي صَدَقَةٍ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ مِنَ الْغَنَمِ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فَإِنْ تَبْلُغْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ أَرْبَعِينَ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ يَكُنِ الْمَالُ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا۔

میں چالیس پر ایک بکری ہے ایک سو بیس تک ـــــــ
جب یہ ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ جب دو سو سے بڑھ جائیں تو تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ جب تین سو سے بڑھ جائیں تو ہر سو پر ایک بکری ہے۔ زکوٰۃ میں بوڑھی اور عیب والی بکری نہیں لی جائے گی اور نہ بکرا مگر جبکہ مصدق لینا چاہے۔ زکوٰۃ کے ڈر سے جدا مال کو اکٹھا اور اکٹھے کو جدا نہیں کیا جائے گا۔ جو مال دو حصے داروں کا ہو تو وہ حصے کے مطابق آپس میں سمجھوتہ کر لیں اگر کسی کی چالیس تک نہ پہنچیں تو ان پر کچھ نہیں مگر جو مالک خوشی سے دے۔ نقدی پر چالیسواں حصہ ہے اگر یہ مال صرف ایک سو نوّے درہم ہوں تو ان پر کچھ نہیں مگر جو ان کا مالک دے۔

١٥٥٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ إِلَى عُمَّالِهِ حَتَّى قُبِضَ فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ فَعَمِلَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى قُبِضَ ثُمَّ عَمِلَ بِهِ عُمَرُ حَتَّى قُبِضَ فَكَانَ فِيهِ فِي خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ وَفِي عَشْرٍ شَاتَانِ وَفِي خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ وَفِي عِشْرِينَ أَرْبَعُ شِيَاهٍ وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ ابْنَةُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ إِلَى

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے متعلق ایک تحریر لکھوائی جو عاملوں کے پاس بھیجنے بھی نہ پائے تھے کہ وصال فرمایا اسے اپنی تلوار سے لگا رکھا تھا۔ حضرت ابوبکر نے اس کے مطابق عمل کیا یہاں تک وفات پائی۔ پھر اس پر حضرت عمر نے آخری دم تک عمل کیا۔ اس میں تھا کہ ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری دس پر دو بکریاں، پندرہ پر تین بکریاں، بیس پر چار بکریاں اور پچیس[۲۵] پر ایک اونٹنی ایک سالہ پینتیس[۳۵] تک جب اس پر ایک بھی بڑھ جائے تو دو سالہ اونٹنی پینتالیس[۴۵] تک۔ اگر اس تعداد سے ایک بھی بڑھ جائے تو ان پر تین سالہ اونٹنی ساٹھ تک۔ اگر ان میں

Marfat.com

خَمْسٍ وَاَرْبَعِيْنَ وَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا حِقَّةٌ اِلٰى سِتِّيْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ اِلٰى خَمْسٍ وَسَبْعِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا ابْنَتَا لَبُوْنٍ اِلٰى تِسْعِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِنْ كَانَتِ الْاِبِلُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ اِبْنَةُ لَبُوْنٍ وَفِي الْغَنَمِ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَشَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ عَلَى الْمِائَتَيْنِ فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَاِنْ كَانَتِ الْغَنَمُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِيْ كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ وَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ حَتّٰى تَبْلُغَ الْمِائَةَ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَيْبٍ قَالَ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ اِذَا جَاءَ الْمُصَدِّقُ قُسِّمَتِ الشَّاءُ اَثْلَاثًا ثُلُثًا شِرَارًا وَثُلُثًا خِيَارًا وَثُلُثًا وَسَطًا فَاَخَذَ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسَطِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيُّ الْبَقَرَ۔

ایک بھی بڑھ جائے تو چار سالہ اونٹنی پچھتر تک ان سے جب ایک بھی بڑھ جائے تو دو سالہ اونٹنیاں نوّے تک۔ جب یہ ایک بھی بڑھ جائیں تو ان پر دو تین سالہ اونٹنیاں ایک سو بیس تک۔ اگر اونٹ ان سے زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس میں تین سالہ اونٹنی اور ہر چالیس پر دو سالہ اونٹنی۔ بکریوں میں ہر چالیس پر ایک بکری ایک سو بیس تک۔ اگر اس سے بڑھ جائیں تو دو سو تک دو بکریاں اگر دو سو سے ایک بھی بڑھ جائے تو تین بکریاں تین سو تک۔ اگر بکریاں ان سے بڑھ جائیں تو ہر سو پر ایک بکری اور جب تک سینکڑہ پورا نہ ہو جائے اس وقت تک ان پر کچھ نہیں۔ زکوٰۃ کے ڈر سے اکٹھے مال کو علیحدہ علیحدہ اور علیحدہ مال کو اکٹھا نہ کیا جائے جو مال دو حصے داروں کا ہو تو حصے کے مطابق سمجھوتہ کر لیں۔ زکوٰۃ میں بوڑھی اور عیب والی بکری نہیں لی جائے گی۔ زہری کا بیان ہے کہ مصدق کے آنے پر بکریوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ گھٹیا، بڑھیا اور درمیانی۔ پس مصدق درمیانی بکریوں سے لے گا اور زہری نے گایوں کا ذکر نہیں کیا۔ ف

ف۔ اونٹ کے بچوں کے مندرجہ ذیل اصطلاحی نام ہیں۔

۱۔ بنت مخاض۔ ایک سال کی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

۲۔ بنت لبون۔ دو سال کی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

۳۔ ابن لبون۔ دو سال کے اونٹ کو کہتے ہیں۔

۴۔ حقہ۔ تین سال کی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

۵۔ جذعہ۔ چار سال کی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا

عثمان بن ابوشیبہ، محمد بن یزید واسطی نے سفیان بن حسین

Marfat.com

مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ وَلَمْ يَذْكُرْ كَلَامَ الزُّهْرِيِّ۔

سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کرتے ہوئے کہا اگر ایک سالہ اونٹنی نہ ہو تو دو سالہ اور زہری کے کلام کا ذکر نہیں کیا۔

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ هٰذِهِ نُسْخَةُ كِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَتَبَهُ فِي الصَّدَقَةِ وَهِيَ عِنْدَ آلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَقْرَأَنِيهَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَوَعَيْتُهَا عَلَى وَجْهِهَا وَهِيَ الَّتِي انْتَسَخَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَإِذَا كَانَتْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ وَحِقَّةٌ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَأَرْبَعِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ خَمْسِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَخَمْسِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ سِتِّينَ وَمِائَةً فَفِيهَا أَرْبَعُ بَنَاتِ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَسِتِّينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ سَبْعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُونٍ وَحِقَّةٌ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَسَبْعِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ ثَمَانِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ وَابْنَتَا لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَثَمَانِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ تِسْعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَثَمَانِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ تِسْعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَتِسْعِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا أَرْبَعُ

یونس بن یزید سے روایت ہے کہ ابن شہاب نے فرمایا یہ اس تحریر کی نقل ہے جو زکوٰۃ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لکھوائی اور وہ حضرت عمر کی اولاد کے پاس تھی ابن شہاب نے فرمایا کہ مجھے وہ سالم بن عبداللہ بن عمر نے پڑھائی اور میں نے اسے ان کے سامنے ہی یاد کر لیا۔ عمر بن عبدالعزیز نے اسے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر اور سالم بن عبداللہ بن عمر سے نقل کروایا پس حدیث بیان کرتے ہوئے کہا:۔ پس جب ایک سو اکیس اونٹ ہو جائیں تو ان پر تین دو سالہ اونٹنیاں یہاں تک کہ ایک سو انتیس ہوں۔ جب ایک سو تیس ہو جائیں تو ان پر دو دو سالہ اونٹنیاں اور ایک دو سالہ ایک سو انچاس تک۔ جب ایک سو پچاس ہو جائیں تو ان پر تین سالہ اونٹنیاں تین عدد یہاں تک کہ ایک سو انسٹھ ہوں جب ایک سو ساٹھ ہو جائیں تو ان پر چار دو سالہ اونٹنیاں یہاں تک کہ ایک سو انہتر ہوں جب ایک سو ستر ہو جائیں تو ان پر تین دو سالہ اونٹنیاں اور ایک تین سالہ یہاں تک کہ ایک سو اناسی ہوں جب ایک سو اسی ہو جائیں تو ان پر دو تین سالہ اور دو دو سالہ اونٹنیاں یہاں تک کہ ایک سو نواسی ہو جائیں۔ جب ایک سو نوے ہو جائیں تو ان پر تین سالہ تین اور دو سالہ ایک اونٹنی یہاں تک کہ ایک سو ننانویں ہو جائیں جب دو سو ہو جائیں تو ان پر تین سالہ چار اونٹنیاں یا دو سالہ پانچ اونٹنیاں جس عمر کی بھی ملیں لے لی جائیں۔ چرنے والی بکریوں کے متعلق حدیث سفیان بن حسین کے مطابق بیان کرتے ہوئے کہا کہ زکوٰۃ میں بوڑھی اور عیب والی بکری نہیں لی جائے گی اور نر بھی نہیں لیا جائے گا مگر جبکہ مصدق خود چاہے۔

Marfat.com

حِقَاقٍ أَوْ خَمْسُ بَنَاتِ لَبُونٍ أَيَّ السِّنَّيْنِ وُجِدَتْ أُخِذَتْ وَفِي سَائِمَةِ الْغَنَمِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ وَفِيهِ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ مِنَ الْغَنَمِ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ۔

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَالَ مَالِكٌ وَقَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ هُوَ أَنْ يَكُونَ لِكُلِّ رَجُلٍ أَرْبَعُونَ شَاةً فَإِذَا أَظَلَّهُمُ الْمُصَدِّقُ جَمَعُوهَا لِأَنْ لَا يَكُونَ فِيهَا إِلَّا شَاةٌ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ إِنَّ الْخَلِيطَيْنِ إِذَا كَانَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةُ شَاةٍ وَشَاةٌ فَيَكُونُ عَلَيْهِمَا فِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا أَظَلَّهُمَا الْمُصَدِّقُ فَرَّقَا غَنَمَهُمَا فَلَمْ يَكُنْ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَّا شَاةٌ فَهٰذَا الَّذِي سَمِعْتُ فِي ذٰلِكَ۔

امام مالک سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے۔ جدا مال کو جمع نہ کیا جائے اور اکٹھے مال کو جدا نہ کیا جائے۔ جیسے دو آدمیوں میں سے ہر ایک کی چالیس بکریاں ہوں اور جب وہ مصدق کو دیکھیں تو دونوں اکٹھی کر لیں تاکہ تمام بکریوں پر ایک ہی دینی پڑے۔ اور اکٹھے مال کو جدا نہ کریں جیسے دو حصے داروں میں سے ہر ایک کی ایک سو ایک بکریاں ہوں تو ان پر تین بکریاں دینا لازم آتا ہے۔ اگر وہ مصدق کو دیکھ کر اپنی بکریاں جدا کر لیں تو ہر ایک کو ایک بکری دینا ہوگی۔ پس اس سلسلے میں یہی میں نے سُنا ہے۔

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ وَعَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ زُهَيْرٌ أَحْسِبُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ هَاتُوا رُبُعَ الْعُشُورِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتّٰى تَتِمَّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلٰى حِسَابِ ذٰلِكَ وَفِي الْغَنَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعًا وَثَلٰثُونَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيهَا شَيْءٌ وَسَاقَ صَدَقَةَ الْغَنَمِ مِثْلَ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ وَفِي الْبَقَرِ فِي كُلِّ ثَلٰثِينَ تَبِيعٌ وَفِي الْأَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ وَفِي الْإِبِلِ فَذَكَرَ صَدَقَتَهَا كَمَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ قَالَ وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ خَمْسَةٌ مِنَ الْغَنَمِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا

حارث اعور نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ زہیر نے کہا کہ میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چالیسواں حصہ زکوٰۃ دیا کرو یعنی ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم۔ جب دو سو درہم ہو جائیں تو ان میں سے پانچ درہم۔ آگے جتنے بھی زیادہ ہوں تو اسی حساب سے اور بکریوں میں سے ہر چالیس پر ایک بکری۔ اگر انتالیس بکریاں ہوں تو ان پر کچھ بھی نہیں ہے آگے بکریوں کی زکوٰۃ زہری کی طرح بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ گایوں میں ہر تیس پر ایک سالہ بچھیا اور چالیس پر دو سالہ اور محنتی جانور پر کچھ نہیں۔ اونٹوں کی زکوٰۃ اسی طرح بیان کی جیسے زہری نے ذکر کیا۔ کہا کہ پچیس اونٹوں میں پانچ بکریاں۔ جب ان سے ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان پر ایک سالہ اونٹنی۔ اگر ایک سالہ اونٹنی نہ ہو تو دو سالہ اونٹ پینتیس تک۔ اگر ان پر ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان پر دو سالہ اونٹنی پینتالیس تک۔ جب ایک کا اضافہ ہو جائے تو ان پر تین سالہ اونٹنی جس کے پاس اونٹ جانے

Marfat.com

ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ إِلَى سِتِّينَ ثُمَّ سَاقَ مِثْلَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً يَعْنِي وَاحِدَةً وَتِسْعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِنْ كَانَتِ الْإِبِلُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَفِي النَّبَاتِ مَا سَقَتْهُ الْأَنْهَارُ أَوْ سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالْغَرْبِ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ وَفِي حَدِيثِ عَاصِمٍ وَالْحَارِثِ الصَّدَقَةُ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ زُهَيْرٌ أَحْسِبُهُ قَالَ مَرَّةً وَفِي حَدِيثِ عَاصِمٍ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الْإِبِلِ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَلَا ابْنُ لَبُونٍ فَعَشَرَةُ دَرَاهِمَ أَوْ شَاتَانِ۔

ساٹھ تک۔ پھر آگے حدیث زہری کی طرح بیان کرتے ہوئے فرمایا جب ایک زیادہ ہو جائے یعنی اکانویں ہو جائیں تو ان پر تین سالہ دو اونٹنی قابل جفتی ایک سو بیس تک۔ اگر اونٹ اس سے زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس پر تین سالہ اونٹنی اور اکٹھے مال کو متفرق نہ کیا جائے اور متفرق مال کو جمع نہ کیا جائے۔ زکوٰۃ کے ڈر سے اور زکوٰۃ میں بوڑھا اور عیب والا جانور نہیں لیا جائے گا اور نہ نر مگر جب کہ مصدق چاہے۔ پیداوار میں جو نہر سے سیراب کی گئی یا بارش سے ہوئی تو دسواں حصہ ہے اور جسے چرس سے سیراب کیا گیا تو اس میں بیسواں حصہ ہے۔ عاصم اور حارث کی حدیث میں ہے کہ زکوٰۃ ہر سال وصول کی جائے گی۔ زہیر کا قول ہے کہ میرے خیال میں ایک مرتبہ کہا حدیث عاصم میں ہے کہ ایک سالہ اونٹنی اور دو سالہ اونٹ نہ ہو تو دس درہم یا دو بکریاں لی جائیں گی۔

۱۵۵۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَسَمَّى آخَرَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ وَالْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ أَوَّلِ الْحَدِيثِ قَالَ فَإِذَا كَانَتْ لَكَ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ يَعْنِي فِي الذَّهَبِ حَتَّى تَكُونَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا فَإِذَا كَانَتْ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا نِصْفُ دِينَارٍ فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذَلِكَ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَعَلِيٌّ يَقُولُ فَبِحِسَابِ ذَلِكَ أَوْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ

عاصم بن ضمرہ اور حارث اعور نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی حدیث کا بعض روایت کرتے ہوئے کہا۔ جب تمہارے پاس دو سو درہم ہو جائیں اور ان پر سال گزر جائے تو ان پر پانچ درہم ہیں اور سونے میں تم پر کچھ نہیں ہے یہاں تک کہ بیس دینار ہو جائیں۔ جب تمہارے پاس بیس دینار ہو جائیں اور ان پر سال گزر جائے تو ان پر نصف دینار زکوٰۃ ہے۔ زیادہ ہوں تو اسی حساب سے نہیں معلوم کہ فبحساب ذلک حضرت علی کا قول ہے کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور مال میں اس وقت تک زکوٰۃ نہیں ہے جب تک اس پر سال نہ گزر جائے۔ جریر نے ابن وہب سے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مال پر اس وقت تک زکوٰۃ نہیں جب تک سال نہ گزر جائے۔

Marfat.com

عَلَيْهِ الْحَوْلُ إِلَّا أَنَّ جَرِيْرًا قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَزِيْدُ فِي الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي مَالٍ زَكٰوةٌ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ۔

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَلَيْسَ فِيْ تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ شَيْئٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ قَالَ أَبُوْ دَاوٗدَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ كَمَا قَالَ أَبُوْ عَوَانَةَ رَوَاهُ شَيْبَانُ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَرَوٰى حَدِيْثَ النُّفَيْلِيِّ شُعْبَةُ وَسُفْيٰنُ وَغَيْرُهُمَا عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ لَمْ يَرْفَعُوْهُ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑے اور لونڈی غلام کی زکوٰۃ میں نے معاف کر دی پس چاندی کی زکوٰۃ لاؤ یعنی ہر چالیس سے ایک درہم اور ایک سو نوے درہم تک کچھ نہیں۔ جب دو سو درہم ہو جائیں تو ان پر پانچ درہم۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اس حدیث کو اعمش نے ابواسحاق سے جیسا کہ ابوعوانہ نے کہا ہے اور روایت کیا اسے شیبان ابومعاویہ اور ابراہیم بن طہمان ابواسحاق، حارث، حضرت علی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور نفیلی کی حدیث کو شعبہ اور سفیان وغیرہ نے ابواسحاق، عاصم، حضرت علی سے روایت کیا اور اسے مرفوع نہیں کیا۔

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ كُلِّ سَائِمَةِ إِبِلٍ فِيْ أَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ لَا يُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ مُؤْتَجِرًا بِهَا فَلَهٗ أَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَإِنَّا آخِذُوْهَا وَشَطْرَ مَالِهٖ عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ مِنْهَا شَيْئٌ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، بہز ابن حکیم۔ محمد بن علاء، ابواسامہ بہز بن حکیم ان کے والد ماجد ان کے جد امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چالیس چرنے والوں اونٹوں پر دو سالہ اونٹنی ہے۔ اونٹوں کو حساب سے جدا نہ کیا جائے جس نے ثواب کی نیت سے زکوٰۃ دی۔ ابن العلاء نے فرمایا کہ اس کے لیے ثواب ہے اور جس نے روکی تو اس سے وصول کر لی جائے گی اور اس کا آدھا مال تاوان ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے تاوانوں سے ہے اور آل محمد کے لیے اس میں سے کچھ نہیں ہے۔

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ أَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهٗ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهٗ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ تَبِيْعًا أَوْ تَبِيْعَةً

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب انہیں یمن کی طرف روانہ کیا تو حکم فرمایا کہ تیس گایوں میں سے ایک سالہ بچھڑا یا بچھیا لیتا اور ہر چالیس میں سے دو سالہ اور ہر بالغ کافر سے ایک دینار جزیہ

Marfat.com

وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِيْ مُحْتَلِمًا دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهُ مِنَ الْمَعَافِرِ ثِيَابٌ تَكُوْنُ بِالْيَمَنِ۔

لینا یا اس کے بدلے یمنی کپڑا لے لینا۔

۱۵۶۲ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَالنُّفَيْلِيُّ وَابْنُ الْمُثَنّٰى قَالُوْا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

عثمان بن ابوشیبہ اور نفیلی اور ابن المثنیٰ، ابو معاویہ، اعمش ابراہیم، مسروق، حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی۔

۱۵۶۳ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَبِي الزَّرْقَاءِ نَا اَبِيْ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ لَمْ يَذْكُرْ ثِيَابًا تَكُوْنُ بِالْيَمَنِ وَلَا ذَكَرَ يَعْنِيْ مُحْتَلِمًا اَبُوْ دَاؤُدَ رَوَاهُ جَرِيْرٌ وَيَعْلٰى وَمَعْمَرٌ وَشُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ يَعْلٰى وَمَعْمَرٌ عَنْ مُعَاذٍ مِثْلَهُ۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں یمن کی طرف روانہ کیا۔ پس پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا لیکن یمنی کپڑے اور بالغ مرد کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے جریر اور یعلی اور معمر اور شعبہ اور ابو عوانہ اور یحییٰ بن سعید، اعمش، ابو وائل نے مسروق سے روایت کی۔ یعلی اور معمر نے حضرت معاذ سے اسی طرح روایت کی۔

۱۵۶۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ مَيْسَرَةَ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ سِرْتُ اَوْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَارَ مَعَ مُصَدِّقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَاْخُذَ مِنْ رَاضِعِ لَبَنٍ وَلَا تَجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَلَا تُفَرِّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَكَانَ اِنَّمَا يَاْتِي الْمِيَاهَ حِيْنَ تَرِدُ الْغَنَمُ فَيَقُوْلُ اَدُّوْا صَدَقَاتِ اَمْوَالِكُمْ قَالَ فَعَمَدَ رَجُلٌ مِنْهُمْ اِلٰى نَاقَةٍ كَوْمَاءَ قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا صَالِحٍ مَا الْكَوْمَاءُ قَالَ عَظِيْمَةُ السَّنَامِ قَالَ فَاَبٰى اَنْ يَقْبَلَهَا قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ تَاْخُذَ خَيْرَ اِبِلِيْ قَالَ فَاَبٰى اَنْ يَقْبَلَهَا قَالَ فَخَطَمَ لَهُ اُخْرٰى دُوْنَهَا فَاَبٰى اَنْ يَقْبَلَهَا ثُمَّ خَطَمَ لَهُ اُخْرٰى دُوْنَهَا

سوید بن غفلہ کا بیان ہے کہ میں ساتھ گیا یا مجھے اس شخص نے بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مصدق کے ساتھ گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تحریر مبارک میں تھا کہ دودھ پلانے والا جانور نہ لیا جائے اور علیحدہ مال کو اکٹھا نہ کیا جائے اور نہ اکٹھے مال کو متفرق کیا جائے اور وہ اس وقت آتا جب بکریاں پانی پینے جاتیں اور کہتا کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو۔ راوی کا بیان کہ ایک آدمی نے اپنی کوماء اونٹنی دینا چاہی۔ میں نے کہا اے ابو صالح! کوماء کیسی ہوتی ہے؟ بتایا کہ اونچے کوہان والی مصدق نے لینے سے انکار کر دیا۔ اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ میرا بہترین اونٹ لیں اس نے لینے سے انکار کیا تو زکوٰۃ دینے والے سے اس سے تھوڑا سا گھٹیا پیش کیا۔ اسے بھی لینے سے انکار کر دیا تو اس سے تھوڑا سا گھٹیا اور پیش کیا۔ اسے قبول کر لیا اور کہا کہ میں نے اسے لے لیا ہے کیونکہ ڈرتا تھا کہ مبادا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہو کر

Marfat.com

فقبلها وقال إني آخذها وأخاف أن يجد علي رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لي عمدت إلى رجل فتخيرت عليه إبله قال أبو داؤد ورواه هشيم عن هلال بن خباب نحوه إلا أنه قال لا يفرق۔

۱۵۶۵۔ حدثنا محمد بن الصباح البزاز نا شريك عن عثمان بن أبي زرعة عن أبي ليلى الكندي عن سويد بن غفلة قال أتانا مصدق النبي صلى الله عليه وسلم فأخذت بيده وقرأت في عهده لا يجمع بين مفترق ولا يفرق بين مجتمع خشية الصدقة ولم يذكر راضع لبن۔

۱۵۶۶۔ حدثنا الحسن بن علي نا وكيع عن زكريا بن إسحاق المكي عن عمرو بن أبي سفين الجمحي عن مسلم بن ثفنة اليشكري قال الحسن روح يقول مسلم بن شعبة قال استعمل نافع ابن علقمة أبي على عرافة قومه فأمره أن يصدقهم قال فبعثني أبي في طائفة منهم فأتيت شيخا كبيرا يقال له سعر فقلت إن أبي بعثني إليك يعني لأصدقك قال ابن أخي وأي نحو تأخذون قلت نختار حتى أنا نتبين ضروع الغنم قال ابن أخي فإني أحدثك أني كنت في شعب من هذه الشعاب على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في غنم فجاءني رجلان على بعير فقالا لي إنا رسولا رسول الله صلى الله عليه وسلم إليك لتؤدي صدقة غنمك فقلت ما علي فيها فقالا شاة فعمدت إلى شاة قد عرفت مكانها ممتلئة محضا وشحما فأخرجتها إليهما فقالا هذه شاة الشافع وقد نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نأخذ

فرمائیں کہ تم نے اس آدمی کا اچھا اونٹ چھانٹ لیا تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے ہشیم نے ہلال بن خباب سے مگر اس میں لَا یُفَرَّقُ کہا۔

ابولیلیٰ کندی سے روایت ہے کہ سوید بن غفلہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ وسلم کا مصدق ہمارے پاس آیا تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کی تحریر کو پڑھا کہ متفرق مال جمع نہ کیا جائے اور اکٹھے مال کو علیحدہ علیحدہ نہ کیا جائے زکوٰۃ کے ڈر سے اور دودھ پلانے والے جانور کا ذکر نہ تھا۔

روح سے روایت ہے کہ مسلم بن شعبہ نے فرمایا کہ میرے والد ماجد کو نافع بن علقمہ نے اپنی قوم پر عامل مقرر کیا اور انہیں زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا۔ پس انہوں نے ان میں سے ایک جماعت کی طرف بھیجا۔ میں ان میں سے ایک بہت بوڑھے آدمی کے پاس پہنچا جسے سعر کہا جاتا تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے آپ کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔ فرمایا بھتیجے! تم کیسا مال لیتے ہو؟ میں نے کہا کہ چھانٹ کر جو اچھے تھنوں والے ہوں۔ فرمایا بھتیجے میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے اندر میں بکریاں لے کر ایک گھاٹی میں تھا تو میرے پاس دو آدمی آئے اونٹ پر سوار ہو کر۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ کی بکریوں کی زکوٰۃ وصول کریں میں نے کہا کہ مجھ پر کیا لازم آتا ہے؟ انہوں نے کہا ایک بکری۔ پس میں ان کے پاس ایک جانی پہچانی ایسی بکری نکال لایا جو دودھ اور چربی سے بھرپور تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ بکری تو حاملہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حاملہ بکری لینے سے منع فرمایا ہے۔ میں نے کہا کہ تم کیسی چیز لو گے انہوں نے کہا کہ ایک سال کی یا دو سالہ۔ پس میں نے ایک موٹی بکری کا ارادہ کیا جو بیاہی نہ تھی مگر گابھن ہو گئی تھی۔ وہ پیش کر دی

Marfat.com

شَافِعًا قُلْتُ فَأَيُّ شَيْءٍ تَأْخُذَانِ قَالَا عَنَاقًا جَذَعَةً أَوْ ثَنِيَّةً قَالَ فَأَعْمِدُ إِلَى عَنَاقٍ مُعْتَاطٍ وَالْمُعْتَاطُ الَّتِي لَمْ تَلِدْ وَلَدًا وَقَدْ حَانَ وِلَادُهَا فَأَخْرَجْتُهَا إِلَيْهِمَا فَقَالَا نَاوِلْنَاهَا فَجَعَلَاهَا مَعَهُمَا عَلَى بَعِيرِهِمَا ثُمَّ انْطَلَقَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ أَيْضًا مُسْلِمُ بْنُ شُعْبَةَ كَمَا قَالَ رَوْحٌ۔

تو انہوں نے اسے لے لیا اور اپنے ساتھ اونٹ پر بٹھا کر لے گئے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے زکریا نے روایت کیا ہے اور روح کی طرح مسلم بن شعبہ نے بھی۔

۱۵۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ نَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ فِيهِ وَالشَّافِعُ الَّتِي فِي بَطْنِهَا الْوَلَدُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ بِحِمْصَ عِنْدَ آلِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْحِمْصِيِّ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ وَأَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْغَاضِرِيِّ مِنْ غَاضِرَةِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ فَعَلَهُنَّ فَقَدْ طَعِمَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ عَبَدَ اللَّهَ وَحْدَهُ وَأَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَعْطَى زَكَاةَ مَالِهِ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ رَافِدَةً عَلَيْهِ كُلَّ عَامٍ وَلَا يُعْطِي الْهَرِمَةَ وَلَا الدَّرِنَةَ وَلَا الْمَرِيضَةَ وَلَا الشَّرَطَ اللَّئِيمَةَ وَلَكِنْ مِنْ وَسَطِ أَمْوَالِكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَسْأَلْكُمْ خَيْرَهُ وَلَا يَأْمُرْكُمْ بِشَرِّهِ۔

زکریا بن اسحاق نے مذکورہ حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا کہ مسلم بن شعبہ نے فرمایا۔ الشافع وہ جانور ہے جس کے پیٹ میں بچہ ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے عبداللہ بن سالم کی کتاب کو حمص میں عمرو بن حارث حمصی کی آل کے پاس پڑھا۔ زبیدی، یحییٰ بن جابر، جبیر بن نفیر، غاضرہ قیس کے حضرت عبداللہ بن معاویہ غاضری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین کام ایسے ہیں جس نے انہیں کیا اس نے ایمان کا ذائقہ چکھا یعنی صرف ایک خدا کی عبادت کرنا اور کہنا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بطیب خاطر اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہر سال اور نہ دے بوڑھا جانور اور نہ خارشی اور نہ بیمار اور نہ بری قسم کا بلکہ درمیانی مال دے کیونکہ اللہ تعالیٰ نہ تم سے بڑھیا مال مانگتا ہے اور نہ گھٹیا مال کا حکم دیتا ہے

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقًا فَمَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمَّا جَمَعَ لِي مَالَهُ لَمْ أَجِدْ عَلَيْهِ فِيهِ إِلَّا ابْنَةَ

عمارہ بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مصدق بنا کر بھیجا۔ پس میں ایک آدمی کے پاس سے گزرا تو اس نے اپنا مال میرے پاس جمع کیا۔ اس پر میرے نزدیک صرف ایک سالہ اونٹنی لازم آتی تھی میں نے کہا کہ اپنی زکوٰۃ میں ایک سالہ اونٹنی دے دو۔ اس نے کہا کہ وہ کیا کام آئے گی کہ نہ دودھ دے اور نہ سواری کے مطلب کی۔ ہاں یہ جوان اونٹنی لے لو جو خوب

Marfat.com

مَخَاضٍ فَقُلْتُ لَهُ أَدِّ ابْنَةَ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا صَدَقَتُكَ فَقَالَ ذَاكَ مَا لَا لَبَنَ فِيهِ وَلَا ظَهْرَ وَلَكِنْ هَذِهِ نَاقَةٌ فَتِيَّةٌ عَظِيمَةٌ سَمِينَةٌ فَخُذْهَا فَقُلْتُ مَا أَنَا بِآخِذٍ مَا لَمْ أُومَرْ بِهِ وَهَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ قَرِيبٌ فَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَأْتِيَهُ فَتَعْرِضَ عَلَيْهِ مَا عَرَضْتَ عَلَيَّ فَافْعَلْ فَإِنْ قَبِلَهُ مِنْكَ قَبِلْتُهُ وَإِنْ رَدَّهُ عَلَيْكَ رَدَدْتُهُ قَالَ فَإِنِّي فَاعِلٌ فَخَرَجَ مَعِي وَخَرَجَ بِالنَّاقَةِ الَّتِي عَرَضَ عَلَيَّ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللهِ أَتَانِي رَسُولُكَ لِيَأْخُذَ مِنِّي صَدَقَةَ مَالِي وَايْمُ اللهِ مَا قَامَ فِي مَالِي رَسُولُ اللهِ وَلَا رَسُولُهُ قَطُّ قَبْلَهُ فَجَمَعْتُ لَهُ مَالِي فَزَعَمَ أَنَّ مَا عَلَيَّ فِيهِ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَذَلِكَ مَا لَا لَبَنَ فِيهِ وَلَا ظَهْرَ وَقَدْ عَرَضْتُ عَلَيْهِ نَاقَةً عَظِيمَةً فَتِيَّةً لِيَأْخُذَهَا وَأَبَى عَلَيَّ وَهَا هِيَ ذِهْ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا يَا رَسُولَ اللهِ خُذْهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ الَّذِي عَلَيْكَ وَإِنْ تَطَوَّعْتَ بِخَيْرٍ آجَرَكَ اللهُ فِيهِ وَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ فَقَالَ فَهَا هِيَ ذِهْ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا فَخُذْهَا قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْضِهَا وَدَعَا لَهُ فِي مَالِهِ بِالْبَرَكَةِ۔

موٹی تازی ہے۔ میں نے کہا کہ میں اسے کیسے لے لوں جس کا مجھے حکم نہیں فرمایا گیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے قریب ہیں اگر آپ یہی چاہتے ہیں تو جو مجھ سے کہا ہے حضور کی خدمت میں عرض کر دیجیے۔ ایسا کیجیے، اگر حضور نے قبول فرمالی تو میں لے لوں گا اور انکار فرمایا تو نہیں لوں گا۔ اس نے کہا میں ایسا کرتا ہوں پس وہ اسی اونٹنی کو میرے ساتھ لے کر نکلا جو مجھے دینے لگا تھا، یہاں تک کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے۔ عرض گزار ہوا کہ یا نبی اللہ! آپ کا مصدق میرے پاس آیا میرے مال کی زکوٰۃ لینے اور خدا کی قسم اس سے پہلے میرے مال کو اللہ کے رسول نے دیکھا اور نہ آپ کے مصدق نے۔ پس میں نے اپنے مال کو اس کے سامنے جمع کیا تو اس کے خیال میں مجھ پر ایک سال کی اونٹنی لازم آتی تھی جس کا نہ دودھ ہوتا ہے نہ سواری کے کام آتی ہے میں نے یہ جوان موٹی تازی اونٹنی پیش کی کہ اسے لے لیا جائے تو انہوں نے اسے لینے سے انکار کر دیا۔ یا رسول اللہ! میں اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا ہوں اسے لے لیجیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تم پر لازم تو وہی ہے لیکن تم اس بہتر کو اپنی خوشی سے دیتے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اجر دے گا اور ہم اسے قبول کر لیتے ہیں وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ یہی ہے جسے لے کر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اسے لے لیجیے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو لے لینے کا حکم فرمایا اور اس کے مال میں برکت کی دعا فرمائی۔

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا وَكِيعٌ نَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ الْمَكِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ

ابو معبد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کو یمن کی طرف روانہ کرتے ہوئے فرمایا۔ تم ایسی قوم کے پاس جاؤ گے جو اہل کتاب ہیں۔ پس انہیں یہ گواہی دینے کی دعوت دینا کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں اس کا رسول ہوں اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی گئی ہیں۔ اگر وہ تمہاری اس بات کو بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مال میں زکوٰۃ فرض فرمائی ہے جو ان کے امیروں سے لے کر ان کے

Marfat.com

أَطَاعُوكَ لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔

غریبوں کو دی جائے گی۔ اگر وہ اسے بھی مان لیں تو ان کا مال چھانٹ کر لینے سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی بددعا سے بچتے رہنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

۱۵۷۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا۔

قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابوحبیب، سعد بن سنان، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زکوٰۃ میں زیادتی کرنے والا اس سے روکنے والے کی طرح ہے۔

باب ۵۲۲ رِضَا الْمُتَصَدِّقِ۔

زکوٰۃ وصول کرنے والے کو راضی کرنا

۱۵۷۱- حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَعْنَى قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ دَيْسَمٌ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ مِنْ بَنِي سَدُوسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فِي حَدِيثِهِ وَمَا كَانَ اسْمُهُ بَشِيرًا وَلٰكِنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ بَشِيرًا قَالَ قُلْنَا إِنَّ أَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا أَفَنَكْتُمُ مِنْ أَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا فَقَالَ لَا۔

ابن عبید سے روایت ہے جو بنی سدوس سے تھے کہ حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ابن عبید نے اپنی حدیث میں کہا کہ ان کا نام بشیر نہ تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نام بشیر رکھ دیا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ ہم عرض گزار ہوئے زکوٰۃ وصول کرنے والے ہم پر زیادتی کرتے ہیں تو جتنا وہ زیادہ لیتے ہیں کیا اس کے مطابق ہم چھپا لیا کریں؟ فرمایا نہیں۔

۱۵۷۲- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَيَحْيَى بْنُ مُوسٰى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَصْحَابَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَفَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ۔

حسن بن علی اور یحییٰ بن موسیٰ، عبد الرزاق، معمر نے ایوب سے اسے اپنی اسناد کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے کہا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! زکوٰۃ وصول کرنے والے ہم سے زیادہ مال لے لیتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبد الرزاق نے اسے معمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۱۵۷۳- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي الْغُصْنِ عَنْ صَخْرِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَأْتِيكُمْ رُكَيْبٌ مُبْغَضُونَ فَإِذَا جَاءُوكُمْ فَرَحِّبُوا بِهِمْ وَخَلُّوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ

عبد الرحمن بن جابر بن عتیک نے اپنے والد ماجد حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب تمہارے پاس ایسے آدمی آیا کریں گے جن کو تم ناپسند کرو گے۔ جب وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں خوش آمدید کہنا اور جو وہ لینا چاہیں انہیں لینے دینا اگر وہ انصاف کریں گے تو اپنی جانوں کے لیے اور اگر ظلم کریں گے

Marfat.com

مَا يَبْتَغُونَ فَإِنْ عَدَلُوا فَلِاَنْفُسِهِمْ وَإِنْ ظَلَمُوا فَعَلَيْهَا وَأَرْضُوهُمْ فَإِنَّ تَمَامَ زَكَاتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوا لَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو الْغُصْنِ هُوَ ثَابِتُ ابْنُ قَيْسِ بْنِ غُصْنٍ۔

تو اپنی جانوں کے لیے اور انہیں خوش رکھنا کیونکہ تمہاری زکوٰۃ کی تکمیل انہیں خوش رکھنے میں ہے تاکہ وہ تمہارے لیے دعا کریں امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوالغصن سے مراد ثابت بن قیس بن غصن ہے۔ ف

ف۔ مصدق کے لیے ضروری ہے کہ وہ لوگوں کے ساتھ انصاف کرے۔ زکوٰۃ کا مال حق و انصاف کے ساتھ لے۔ کمی یا بیشی نہ کرے ورنہ اس کا وبال اسی پر پڑے گا اور لوگوں کے جانوروں میں سے چھانٹ کر نہ لے بلکہ درمیانی جانوروں میں سے وصول کرے اور زکوٰۃ دینے والوں کے لیے دعائے خیر کرے کیونکہ انصاف کرنے والے مصدق کی دعا مقبول ہے اور لوگوں کے لیے ضروری ہے کہ اپنے اس بھائی (مصدق) کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ اس سے مال نہ چھپائیں۔ اپنے تعاون اور مہمان نوازی سے اس کے دل کو ایسے موہ لیں کہ اس کے دل سے دعائیں نکلیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کا پوری طرح خیال رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ ح وَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ابْنُ سُلَيْمَانَ وَهٰذَا حَدِيثُ أَبِي كَامِلٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِسْمٰعِيلَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هِلَالٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ يَعْنِي مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُتَصَدِّقِينَ يَأْتُونَا فَيَظْلِمُونَا قَالَ فَقَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنْ ظَلَمُونَا قَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ زَادَ عُثْمَانُ وَإِنْ ظُلِمْتُمْ قَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ جَرِيرٌ مَا صَدَرَ عَنِّي مُصَدِّقٌ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَهُوَ عَنِّي رَاضٍ۔

ابوکامل، عبدالواحد بن زیاد۔ عثمان بن ابوشیبہ، عبدالرحیم بن سلیمان اور ابوکامل کی یہ حدیث محمد بن اسمٰعیل، عبدالرحمٰن بن ہلال عبسی سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کچھ اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ بعض مصدق جب ہمارے پاس آتے ہیں تو ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ فرمایا کہ اپنے مصدق کو راضی رکھا کرو عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! خواہ وہ ظلم کریں؟ فرمایا کہ اپنے مصدق کو راضی رکھا کرو۔ عثمان کی روایت میں ہے کہ خواہ تم پر ظلم کیا جائے۔ ابوکامل نے اپنی حدیث میں کہا کہ حضرت جریر نے فرمایا۔ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا ہے تو کوئی مصدق میرے پاس سے نہیں گیا مگر وہ مجھ سے راضی تھا۔

Marfat.com

پارہ — ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۵۲۳ دُعَاءِ الْمُصَدِّقِ لِاَهْلِ الصَّدَقَةِ۔

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ وَاَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ الْمَعْنٰى قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ اَبِيْ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ قَالَ فَاَتَاهُ اَبِيْ بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى۔

باب ۵۲۴ تَفْسِيْرِ اَسْنَانِ الْاِبِلِ۔

۱۵۷۶۔ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ سَمِعْتُهُ مِنَ الرِّيَاشِيِّ وَاَبِيْ حَاتِمٍ وَغَيْرِهِمَا مِنْ كِتَابِ النَّضْرِ بْنِ شُمَيْلٍ وَمِنْ كِتَابِ اَبِيْ عُبَيْدٍ وَرُبَّمَا ذَكَرَ اَحَدُهُمُ الْكَلِمَةَ قَالُوْا يُسَمَّى الْحُوَارَ ثُمَّ الْفَصِيْلُ اِذَا فَصَلَ ثُمَّ تَكُوْنُ بِنْتَ مَخَاضٍ لِسَنَةٍ اِلٰى تَمَامِ سَنَتَيْنِ فَاِذَا دَخَلَتْ فِي الثَّالِثَةِ فَهِيَ بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِذَا تَمَّتْ لَهُ ثَلَاثُ سِنِيْنَ فَهُوَ حِقٌّ وَحِقَّةٌ اِلٰى تَمَامِ اَرْبَعِ سِنِيْنَ لِاَنَّهَا اسْتَحَقَّتْ اَنْ تُرْكَبَ وَيُحْمَلَ عَلَيْهَا الْفَحْلُ وَهِيَ تَلْقَحُ وَلَا يُلْقِحُ الذَّكَرُ حَتّٰى يُثْنِيَ وَيُقَالُ لِلْحِقَّةِ طَرُوْقَةُ الْفَحْلِ لِاَنَّ الْفَحْلَ يَطْرُقُهَا اِلٰى تَمَامِ اَرْبَعِ سِنِيْنَ فَاِذَا طَعَنَتْ فِي الْخَامِسَةِ فَهِيَ جَذَعَةٌ حَتّٰى يَتِمَّ لَهَا خَمْسُ سِنِيْنَ فَاِذَا دَخَلَتْ فِي السَّادِسَةِ وَاَلْقٰى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ حِيْنَئِذٍ ثَنِيٌّ حَتّٰى يَسْتَكْمِلَ سِتًّا فَاِذَا طَعَنَ فِي السَّابِعَةِ

مصدق کا زکوٰۃ دینے والے کے لیے دعا کرنا

عمرو بن مرہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ نے فرمایا کہ میرے والد ماجد بیعت رضوان کرنے والوں میں سے تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب لوگ زکوٰۃ پیش کرتے تو کہتے:۔ اے اللہ! فلاں کی آل پر رحمت فرما۔ چنانچہ میرے میرے والد ماجد بھی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو کہا۔ اے اللہ! ابو اوفیٰ کی آل پر رحمت نازل فرما۔

اونٹ کے دانتوں کی تفسیر

ریاشی اور ابو حاتم وغیرہ نے نضر بن شمیل اور ابو عبید کی کتاب سے نقل کیا اور کوئی لفظ ان میں سے ایک کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اونٹ کے بچے کو حُوار کہتے ہیں اور پیدا ہو جانے پر فَصِیْلُ۔ پھر ایک سال سے دو سال تک بنت مخاض۔ جب تیسرے سال میں داخل ہو جائے تو وہ بنت لبون ہے۔ جب تین سال پورے ہو جائیں تو وہ حق اور حقہ ہے چار سال پورے ہونے تک کیونکہ اب وہ سواری اور جفتی کے قابل ہے۔ اب وہ جوان ہو گئی اور نر چھ سال کا جوان ہوتا ہے اور حقہ کو قابل جفتی بھی کہتے ہیں کیونکہ اس پر نر کودتا ہے۔ چار سال کی ہونے تک۔ جب پانچویں سال میں لگے تو وہ جذعہ ہے یہاں تک کہ پانچ سال پورے ہو جائیں۔ جب وہ چھٹے سال میں داخل ہو اور سامنے کے دانت نکالے تو اب وہ ثَنِيٌّ ہے یہاں تک کہ چھ سال پورے کرے۔ جب ساتویں سال میں داخل ہو تو نر کو رَبَاعِيًا اور مادہ کو رَبَاعِيَةً کہا جاتا ہے ساتواں سال پورا ہونے تک۔ جب وہ آٹھویں سال میں لگے اور رباعی کے ساتھ

Marfat.com

سُمِّيَ الذَّكَرُ رَبَاعِيًا وَالْأُنْثَى رَبَاعِيَةً إِلَى تَمَامِ السَّابِعَةِ فَإِذَا دَخَلَ فِي الثَّامِنَةِ وَأَلْقَى السِّنَّ السَّدِيسَ الَّذِي بَعْدَ الرَّبَاعِيَةِ فَهُوَ سَدِيسٌ وَسَدَسٌ إِلَى تَمَامِ الثَّامِنَةِ فَإِذَا دَخَلَ فِي التِّسْعِ طَلَعَ نَابُهُ فَهُوَ بَازِلٌ أَيْ بَزَلَ نَابُهُ يَعْنِي طَلَعَ حَتَّى يَدْخُلَ فِي الْعَاشِرِ فَهُوَ حِينَئِذٍ مُخْلِفٌ ثُمَّ لَيْسَ لَهُ اسْمٌ وَلَكِنْ يُقَالُ بَازِلُ عَامٍ وَبَازِلُ عَامَيْنِ وَمُخْلِفُ عَامٍ وَمُخْلِفُ عَامَيْنِ وَمُخْلِفُ ثَلَاثَةِ أَعْوَامٍ إِلَى خَمْسِ سِنِينَ وَالْخَلِفَةُ الْحَامِلُ قَالَ أَبُو حَاتِمٍ وَالْجُذُوعَةُ وَقْتٌ مِنَ الزَّمَنِ لَيْسَ بِسِنٍّ وَفُصُولُ الْأَسْنَانِ عِنْدَ طُلُوعِ سُهَيْلٍ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ أَنْشَدَنَا الرِّيَاشِيُّ ، شعر

والے دانت نکالے تو وہ سَدِیْسٌ اور سُدُسٌ ہے آٹھ سال پورے ہونے تک۔ جب وہ نویں سال میں داخل ہو اور اس کی کچلیاں نکل آئیں تو وہ بَازِلٌ ہے کہ اس کی کچلیاں نکل آئیں یہاں تک کہ دسویں میں داخل ہو تو اب وہ مخلف ہے پھر اس کے لیے کوئی نام نہیں ہے بلکہ اسے ایک سالہ بازل، دو سالہ بازل وغیرہ یا ایک سالہ مخلف دو سالہ مخلف، تین سالہ مخلف پانچ تک اور الخلفۃ حاملہ کو کہتے ہیں ابوحاتم نے فرمایا کہ الجذوعۃ ایک وقت ہے کسی دانت کا نام نہیں اور دانتوں کی فصل سُہَیل طلوع ہونے تک اُگتی ہے۔
امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ریاشی نے ہمیں یہ شعر سنائے:۔

إِذَا سُهَيْلٌ أَوَّلَ اللَّيْلِ طَلَعْ
فَابْنُ اللَّبُونِ الْحِقُّ وَالْحِقُّ جَذَعْ
لَمْ يَبْقَ مِنْ أَسْنَانِهَا غَيْرُ الْهُبَعْ
وَالْهُبَعُ الَّذِي يُولَدُ فِي غَيْرِ حِينِهِ

جبکہ پہلی رات چمکا تھا سُہَیل
حقہ و جذعہ ہوئی بنتِ لبون
دانت باقی رہ گیا بس اک ہبع
ہبع نکلے جب کہ ہو وہ اندرون

بَاب ۵۲۵ أَيْنَ تُصَدَّقُ الْأَمْوَالُ.

مال کی زکوٰۃ کہاں لی جائے گی

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ۔

عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے ان کے جد امجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہ گناہ کرنا ہے اور میلانِ طبع اور زکوٰۃ نہ لی جائے مگر لوگوں کے گھروں میں۔

۱۵۷۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ فِي قَوْلِهِ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ قَالَ أَنْ تُصَدَّقَ الْمَاشِيَةُ فِي مَوَاضِعِهَا وَلَا تُجْلَبَ إِلَى الْمُصَدِّقِ وَالْجَنَبُ عَنْ هَذِهِ الْفَرِيضَةِ أَيْضًا لَا يُجْنَبُ أَصْحَابُهَا يَقُولُ وَلَا يَكُونُ الرَّجُلُ بِأَقْصَى

محمد بن اسحاق نے لَاجَلَبَ وَلَاجَنَبَ کے بارے میں فرمایا کہ زکوٰۃ کا جانور اپنی رہائش گاہ پر دے دیا جائے اور کھینچ کر مصدق کے پاس نہ لے جانا پڑے۔ اس فرض میں جَنَب کا بھی یہی حکم ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے دور نہ رہیں۔ کہتے ہیں کہ کوئی آدمی زکوٰۃ وصول کرنے والوں سے دور رہتا ہو اور اسے مصدق کے پاس جانا پڑے بلکہ اس کے گھر پر زکوٰۃ لی جائے (یعنی زکوٰۃ وصول کرنے والے

Marfat.com

مَوَاضِعِ أَصْحَابِ الصَّدَقَةِ فَتُجْنَبُ إِلَيْهِ وَلٰكِنْ تُؤْخَذُ فِي مَوْضِعِهِ۔

باب ۵۲۶ الرَّجُلِ يَبْتَاعُ صَدَقَتَهُ۔

۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ۔

باب ۵۲۷ صَدَقَةِ الرَّقِيقِ۔

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ قَالَا نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ نَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ زَكٰوةٌ إِلَّا زَكٰوةُ الْفِطْرِ فِي الرَّقِيقِ۔

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ۔

باب ۵۲۸ صَدَقَةِ الزَّرْعِ۔

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْأَيْلِيُّ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ بَعْلًا الْعُشْرُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّوَانِي وَالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللهِ

خود اس کے گھر آئیں اور وہیں زکوٰۃ لیں۔

آدمی کا اپنے صدقے کو خریدنا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں دیا۔ پھر اسے فروخت ہوتا ہوا دیکھ کر خریدنے کا ارادہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ اسے نہ خریدو اور اپنے صدقے کو واپس نہ لوٹاؤ۔

لونڈی غلام کی زکوٰۃ

عراک بن مالک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑے اور لونڈی غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے ہاں لونڈی غلام کی طرف سے صدقۂ فطر دیا جائے گا۔

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، عبد اللہ بن دینار، سلیمان بن یسار عراک بن مالک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان پر اس کے لونڈی غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

پیداوار کی زکوٰۃ

ہارون بن سعید بن ہیثم ایلی، عبد اللہ بن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بارش نہر یا چشمے سے سیراب ہو یا خود بخود ہو جائے اس میں دسواں حصہ اور جس کو رہٹ یا چرس سے سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ ہے۔

ابو الزبیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

Marfat.com

ابن وهب اخبرني عمرو عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فيما سقت الانهار والعيون العشر وما سقي بالسواني ففيه نصف العشر۔

سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس کو نہر یا چشمے سیراب کریں اس میں دسواں اور جس کو رہٹ سے سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ ہے۔

۱۵۸۴۔ حدثنا الهيثم بن خالد الجهني وابن الاسود العجلي قالا قال وكيع البعل الكبوس الذي ينبت من ماء السماء قال ابن الاسود وقال يحيى يعني ابن ادم سالت ابا اياس الاسدي فقال الذي يسقى بماء السماء۔

ہیثم بن خالد جہنی اور ابن الاسود عجلی، وکیع کا قول ہے کہ بارانی کھیتی وہ ہے جو آسمان کے پانی سے اُگے۔ ابن الاسود، یحییٰ بن آدم سے ابو ایاس اسدی سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جس کھیتی کو آسمان کا پانی سیراب کرے۔

۱۵۸۵۔ حدثنا الربيع بن سليمان نا ابن وهب عن سليمان يعني ابن بلال عن شريك ابن ابي نمر عن عطاء بن يسار عن معاذ بن جبل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثه الى اليمن فقال خذ الحب من الحب والشاة من الغنم والبعير من الابل والبقرة من البقر قال ابوداود شبرت قثاءة بمصر ثلاثة عشر شبرا ورايت اترجة على بعير بقطعتين قطعت وصيرت على مثل عدلين۔

عطاء بن یسار نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں یمن کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا:۔ اناج سے اناج، بکریوں سے بکریاں، اونٹوں سے اونٹ اور گایوں سے گائے لیا کرنا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے مصر میں ایک ککڑی کی پیمائش کی تو تیرہ بالشت تھی اور میں نے اونٹ پر ایک ترنج دیکھا جس کو کاٹ کر دو برابر حصے کر دیئے گئے تھے۔

باب ۵۲۹ زكاة العسل۔

شہد کی زکوٰۃ

۱۵۸۶۔ حدثنا احمد بن ابي شعيب الحراني نا موسى بن اعين عن عمرو بن الحارث المصري عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال جاء هلال احد بني متعان الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعشور نحل له وكان سأله ان يحمي واديا يقال له سلبة فحمى له رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك الوادي فلما ولي عمر بن الخطاب رضي الله عنه كتب سفيان بن وهب الى عمر بن الخطاب يسأله عن ذلك فكتب عمر ان ادى اليك ما

عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد ان کے جد امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بنی متعان کے ہلال اپنے شہد کا دسواں حصہ لے کر حاضر ہوئے اور مطالبہ کیا کہ اس وادی کا ٹھیکہ دے دیا جائے جس کو سلبہ کہا جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وادی کا انہیں ٹھیکہ دے دیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو سفیان بن وہب اس بارے میں حضرت عمر سے پوچھتے ہوئے لکھا حضرت عمر نے لکھا کہ اسے ٹھیکے پر دے دو جب تک جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دسواں حصہ دیتا تھا؛ دیتا رہے ورنہ وہ جنگل کی مکھیاں ہیں جو چاہے ان کا شہد کھائے۔

Marfat.com

كَانَ يُؤَدِّي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُشُورِ نَحْلِهِ فَاحْمِ لَهُ سَلَبَهُ وَإِلَّا فَإِنَّمَا هُوَ ذُبَابُ غَيْثٍ يَأْكُلُهُ مَنْ يَشَاءُ۔

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا الْمُغِيرَةُ وَنَسَبَهُ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيِّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ شَبَابَةَ بَطْنٌ مِنْ فَهْمٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ مِنْ كُلِّ عَشْرِ قِرَبٍ قِرْبَةٌ وَقَالَ سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ قَالَ وَكَانَ يَحْمِي لَهُمْ وَادِيَيْنِ زَادَ فَأَدَّوْا إِلَيْهِ مَا كَانُوا يُؤَدُّونَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَمَى لَهُمْ وَادِيَيْهِمْ۔

عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد نے انکے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ بنی فہم کی ایک شاخ شبابہ۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر دس مشکوں میں سے ایک مشک۔ سفیان بن عبداللہ ثقفی نے فرمایا کہ وہ دو وادیوں کی حفاظت کیا کرتے تھے اور یہ بھی کہا کہ وہ ادا کرتے رہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے اور وہ دونوں وادیوں کی حفاظت کیا کرتے تھے۔

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ بَطْنًا مِنْ فَهْمٍ بِمَعْنَى الْمُغِيرَةِ قَالَ مِنْ عَشْرِ قِرَبٍ قِرْبَةٌ وَقَالَ وَادِيَيْنِ لَهُمْ۔

ربیع بن سلیمان مؤذن، ابن وہب، اسامہ بن زید، عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد، ان کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ بنی فہم کی شاخ۔ معناً مغیرہ کی طرح کہا کہ دس مشکوں میں سے ایک اور کہا کہ دو وادیوں کی۔

بَابٌ ۵۳۰ فِي خَرْصِ الْعِنَبِ۔

انگوروں کا اندازہ کرنا

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ السَّرِيِّ النَّاقِطُ نَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْرَصَ الْعِنَبُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ وَتُؤْخَذُ زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤْخَذُ صَدَقَةُ النَّخْلِ تَمْرًا۔

سعید بن مسیب نے حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ انگوروں کا اسی طرح اندازہ کر لیا کرو جیسے کھجوروں کا اندازہ کرتے ہو اور سوکھنے پر ان کی زکوٰۃ لیا کرو جیسے خشک ہونے پر کھجوروں کی زکوٰۃ لیا کرتے ہو۔

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ التَّمَّارِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ۔

محمد بن اسحٰق مسیبی، عبداللہ بن نافع، محمد بن صالح تمار نے ابن شہاب سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کیا۔

بَابٌ ۵۳۱ فِي الْخَرْصِ۔

پھلوں کا اندازہ کرنا

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ

عبدالرحمٰن بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن ابوحثمہ

Marfat.com

حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ إِلَى مَجْلِسِنَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَصْتُمْ فَجُدُّوا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَدَعُوا أَوْ تَجِدُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری مجلس میں تشریف لائے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جب تم پھلوں کا اندازہ کرو تو لیتے وقت ایک تہائی چھوڑ دیا کرو اگر تم نے نہ چھوڑے اور تہائی بھی وصول کر لیے تو چوتھائی چھوڑ دیا کرو۔

باب ۵۳۲ مَتٰى يُخْرَصُ التَّمْرُ۔

کھجوروں کا اندازہ کب کیا جائے

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ نَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَهِيَ تَذْكُرُ شَأْنَ خَيْبَرَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ إِلَى يَهُودِ خَيْبَرَ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِينَ يَطِيبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جبکہ وہ خیبر کے حالات بیان کر رہی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ کو خیبر کے یہودیوں کے پاس بھیجا کرتے تو وہ ظاہر ہونے پر کھانے سے پہلے کھجوروں کا اندازہ کر آیا کرتے تھے۔

باب ۵۳۳ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الثَّمَرَةِ فِي الصَّدَقَةِ۔

زکوٰۃ میں کون سے پھل جائز نہیں ہیں

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا عَبَّادٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجُعْرُورِ وَلَوْنِ الْحُبَيْقِ أَنْ يُؤْخَذَ فِي الصَّدَقَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ لَوْنَيْنِ مِنْ تَمْرِ الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَسْنَدَهُ أَيْضًا أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

ابو امامہ بن سہل سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جعرور اور لون الحبیق کھجوروں کو زکوٰۃ میں لینے سے منع فرما دیا تھا۔ زہری کا قول ہے کہ یہ مدینہ منورہ کی خراب کھجوریں تھیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اس کی اسناد یہ بھی ہے ابو الولید، سلیمان بن کثیر نے زہری سے اسے روایت کیا۔

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ نَا يَحْيَى يَعْنِي الْقَطَّانَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ ابْنِ مُرَّةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَبِيَدِهِ عَصًى وَقَدْ عَلَّقَ رَجُلٌ قِنًا حَشَفًا فَطَعَنَ بِالْعَصَا فِي ذٰلِكَ الْقِنْوِ وَقَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْهَا وَقَالَ إِنَّ رَبَّ هٰذِهِ

کثیر بن مرہ سے روایت ہے کہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس مسجد میں تشریف لائے اور آپ کے دست مبارک میں ایک لاٹھی تھی اور کسی نے حشف کھجوروں کا ایک گچھا لٹکا رکھا تھا۔ آپ نے اس گچھے میں لاٹھی مارتے ہوئے فرمایا کہ اگر اس خیرات والا چاہتا تو اس سے بہتر خیرات کر سکتا تھا اور فرمایا کہ اس خیرات والا قیامت کے روز حشف کھجوریں ہی کھائے گا۔ ف

Marfat.com

ف۔ صدقہ و خیرات عمدہ چیزوں سے کی جائے گی تو ثواب زیادہ ملے گا اور گھٹیا چیزیں خیرات کی جائیں گی تو ثواب بھی کم ملے گا۔ مال کی محبت انسان کی فطرت میں رچی بسی ہوئی ہوتی ہے۔ خیرات سے دلی کیفیت ظاہر ہوتی ہے کہ وَمَا تُقَدِّمُوا لِاَنْفُسِكُمْ (۲:۱۱۰) کے تحت آخرت کی تیاری کا کتنا خیال ہے اور مال کی محبت میں دل الجھا ہوا ہے یا نہیں۔ اصل بھلائی اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب خدا کی راہ میں انسان اپنے عمدہ مال کو بخوشی صرف کرنے لگتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (۳:۹۲)

الصَّدَقَةَ يَأْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

بَابُ ۵۳۴ زَكٰوةِ الْفِطْرِ۔

۱۵۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّمَرْقَنْدِيُّ قَالَا نَا مَرْوَانُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ نَا اَبُوْ يَزِيْدَ الْخَوْلَانِيُّ وَكَانَ شَيْخَ صِدْقٍ وَكَانَ ابْنُ وَهْبٍ يَرْوِيْ عَنْهُ نَا سَيَّارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ مَحْمُوْدٌ الصَّدَفِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِيْنِ مَنْ اَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَهِيَ زَكٰوةٌ مَقْبُوْلَةٌ وَمَنْ اَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ۔

صدقۂ فطر

عبد اللہ نے ابو یزید خولانی سے اسے روایت کیا جو سچے بزرگ تھے اور ان سے روایت کیا اسے ابن وہب، سیار، عبد الرحمٰن محمود صدفی نے عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کو فرض فرمایا جو روزوں کی لغویات اور بیہودہ باتوں سے پاکی ہے اور غریبوں کی پرورش کے لیے ہے جس نے نماز عید سے پہلے اسے ادا کیا تو یہ مقبول زکوٰۃ ہے اور جس نے اسے نماز عید کے بعد ادا کیا تو یہ دوسرے صدقات کی طرح ایک صدقہ ہوگا۔

بَابُ ۵۳۵ مَتٰى تُؤَدّٰى۔

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُؤَدِّيْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِالْيَوْمِ وَالْيَوْمَيْنِ۔

صدقۂ فطر کب دیا جائے

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ صدقۂ فطر لوگوں کے نماز عید کو نکلنے سے پہلے ادا کر دیا جائے راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر اسے ایک یا دو روز پہلے ادا کر دیا کرتے تھے۔

بَابُ ۵۳۶ كَمْ يُؤَدّٰى فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ۔

۱۵۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا مَالِكٌ وَقَرَأْتُهُ عَلٰى مَالِكٍ اَيْضًا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ قَالَ فِيْهِ فِيْمَا قَرَأْتُهُ عَلٰى مَالِكٍ زَكٰوةُ

صدقۂ فطر کتنا دیا جائے

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کو فرض فرمایا ہے اور اسی میں فرمایا کہ رمضان کا صدقۂ فطر ہر مالک نصاب پر ہے کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو ادا کرے

Marfat.com

الفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

ہر مسلمان خواہ وہ آزاد ہو یا غلام اور مرد ہو یا عورت۔ ف

ف۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک از روئے احادیث صدقۂ فطر واجب ہے اور اس کی مقدار ایک سیر عراقی ہے جو آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔ گندم نصف صاع دی جائے گی، جس کا وزن انگریزی سیر کے حساب سے دو سیر تین چھٹانک چھ ماشے بنتا ہے اور پاکستان کے موجودہ اوزان رائج الوقت کے حساب سے فی کس دو کلوگرام اور تقریباً ستر گرام گندم دینا ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا فَذَكَرَ بِمَعْنٰى مَالِكٍ زَادَ وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ وَعَبْدُ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ قَالَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَرَوَاهُ سَعِيْدٌ الْجُمَحِيُّ عَنْ نَافِعٍ قَالَ فِيْهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمَشْهُوْرُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ لَيْسَ فِيْهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

عمر بن نافع نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کو فرض فرمایا ہے ایک صاع پھر مالک کی طرح معناً بیان کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔ چھوٹا ہو یا بڑا اور حکم فرمایا کہ لوگوں کے نماز عید کے لیے نکلنے سے پہلے اسے ادا کر دیا جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ روایت کیا ہے عبداللہ عمری نے کہ نافع نے فرمایا ہر مسلمان پر۔ اور روایت کیا سعید جمحی نے اسے نافع سے اور اس میں کہا کہ مسلمانوں میں سے عبیداللہ سے روایت مشہور ہے اور مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کا لفظ اس میں نہیں ہے۔

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ اَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ وَبِشْرَ بْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَاهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح وَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اَبَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ زَادَ مُوْسٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ قَالَ فِيْهِ اَيُّوْبُ وَعَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي الْعُمَرِيَّ فِيْ حَدِيْثِهِمَا عَنْ نَافِعٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى۔

مسدد، یحییٰ بن سعید اور بشر بن مفضل، عبیداللہ۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابان، عبیداللہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے صدقۂ فطر کو فرض فرمایا۔ ایک صاع جو یا کھجوریں خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا اور آزاد ہو یا غلام۔ موسیٰ نے یہ بھی کہا کہ مرد ہو یا عورت۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ایوب اور عبداللہ عمری دونوں نے اپنی حدیثوں میں نافع سے روایت کی کہ مرد ہو یا عورت۔

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُخْرِجُوْنَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ تَمْرٍ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں لوگ صدقۂ فطر نکالا کرتے ایک صاع جو یا کھجوریں یا سلت یا کشمش۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ آیا اور گندم کی فراوانی

Marfat.com

أَوْ سُلْتٍ أَوْ زَبِيبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَثُرَتِ الْحِنْطَةُ جَعَلَ عُمَرُ نِصْفَ صَاعِ حِنْطَةٍ مَكَانَ صَاعٍ مِنْ تِلْكَ الْأَشْيَاءِ۔

ہوئی تو حضرت عمر نے مذکورہ چیزوں کے ایک صاع کے بدلے نصف صاع گندم مقرر فرما دی۔

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَعَدَلَ النَّاسُ بَعْدُ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُعْطِي التَّمْرَ فَأَعْوَزَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ التَّمْرُ عَامًا فَأَعْطَى الشَّعِيرَ۔

ایوب نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس کے بعد لوگ نصف صاع گندم دینے لگے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ کھجوریں دیا کرتے تھے ایک سال مدینہ منورہ میں کھجوروں کی کمی رہی تو انہوں نے جو دیئے۔

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ وَمَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا فَكَلَّمَ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ أَنْ قَالَ إِنِّي أَرَى أَنَّ مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ أَبَدًا مَا عِشْتُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ عُلَيَّةَ وَعَبْدَةُ وَغَيْرُهُمَا عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمِ ابْنِ حِزَامٍ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِمَعْنَاهُ وَذَكَرَ رَجُلٌ وَاحِدٌ فِيهِ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ أَوْ صَاعَ حِنْطَةٍ وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ۔

عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں موجود تھے تو صدقۂ فطر کا ہر چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے ایک صاع اناج یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع جو ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع انگور نکالا کرتے تھے۔ ہم اسی طرح نکالتے رہے یہاں تک کہ حضرت معاویہ حج یا عمرہ کرنے آئے تو انہوں نے منبر پر لوگوں سے خطاب کیا اور اس میں لوگوں سے کلام کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے خیال میں شام کی دو مُد گندم ایک صاع کھجوروں کے برابر ہے۔ پس لوگ اس پر عمل کرنے لگے حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ میں تو زندگی بھر ہمیشہ اسی طرح دیتا رہا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن علیہ اور عبدہ وغیرہ نے ابن اسحاق، عبداللہ بن عبداللہ بن عثمان بن حکیم بن حزام، عیاض، حضرت ابوسعید سے معناً اور ان میں سے ایک آدمی نے ابن علیہ سے اَوْ صَاعِ حِنْطَۃٍ نقل کیا لیکن یہ محفوظ نہیں ہے۔

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمَعِيلُ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْحِنْطَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَدْ ذَكَرَ مُعَاوِيَةُ ابْنُ هِشَامٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نِصْفَ صَاعٍ

مسدد نے اسمٰعیل سے روایت کی اور اس میں گندم کا ذکر نہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ذکر کیا اس حدیث میں معاویہ بن ہشام نے ثوری، زید بن اسلم، عیاض، حضرت ابوسعید سے نصف صاع گندم کا اور یہ معاویہ بن ہشام یا ان سے روایت

Marfat.com

مِنْ بُرٍّ وَهُوَ وَهْمٌ مِنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ أَوْ مِمَّنْ رَوَاهُ عَنْهُ۔

١٦٠٤ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى أَنَا سُفْيَانُ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ سَمِعَ عِيَاضًا قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ لَا أُخْرِجُ أَبَدًا إِلَّا صَاعًا إِنَّا كُنَّا نُخْرِجُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعَ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ أَقِطٍ أَوْ زَبِيبٍ هَذَا حَدِيثُ يَحْيَى زَادَ سُفْيَانُ أَوْ صَاعٍ مِنْ دَقِيقٍ قَالَ حَامِدٌ فَأَنْكَرُوا عَلَيْهِ فَتَرَكَهُ سُفْيَانُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ فَهَذِهِ الزِّيَادَةُ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔

باب ۵۳۷ مَنْ رَوَى نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ۔

١٦٠٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَوْ ثَعْلَبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى أَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيهِ اللَّهُ تَعَالَى وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَرُدُّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهُ زَادَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ غَنِيٍّ أَوْ فَقِيرٍ۔

١٦٠٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الدَّرَابَجِرْدِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ نَا هَمَّامٌ نَا بَكْرٌ هُوَ ابْنُ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَوْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ نَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا هَمَّامٌ عَنْ بَكْرٍ الْكُوفِيِّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ

کرنے والے کا وہم ہے۔

حامد بن یحییٰ، سفیان۔ مسدد، یحییٰ، ابن عجلان، عیاض نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ہمیشہ ایک صاع ہی نکالا کروں گا کیونکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ایک صاع کھجوریں یا جو یا پنیر یا انگور نکالا کرتے تھے۔ یہ حدیث یحییٰ ہے۔ سفیان نے یہ بھی کہا کہ ایک صاع آٹا۔ حامد کا قول ہے کہ اس کا انکار کیا گیا تو سفیان نے اسے چھوڑ دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ زیادتی ابن عیینہ کی ہے۔

جس نے نصف صاع گندم روایت کی

مسدد اور سلیمان بن داؤد عتکی، حماد بن زید، نعمان بن راشد زہری، مسدد نے کہا کہ ثعلبہ بن عبد اللہ بن ابوصغیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی۔ سلیمان بن داؤد نے کہا عبد اللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبد اللہ بن ابوصغیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صاع گندم یا گیہوں دو آدمیوں کی طرف سے ہے خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے آزاد ہوں یا غلام، مرد ہوں یا عورت۔ جو تمہارے مالدار ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں پاک کر دے گا اور جو تمہارے غریب ہیں تو جو انہیں دیا ہے اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ دے گا۔ سلیمان نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ خواہ کوئی مالدار ہو یا غریب۔

علی بن حسین درابجردی، عبد اللہ بن یزید، ہمام، بکر بن وائل، زہری، ثعلبہ بن عبد اللہ یا عبد اللہ بن ثعلبہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔ محمد بن یحییٰ نیساپوری موسیٰ بن اسمٰعیل، ہمام، بکر کوفی، محمد بن یحییٰ بکر بن وائل بن داؤد زہری، عبد اللہ بن ثعلبہ بن صغیر کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو

Marfat.com

يحيى هو بكر بن وائل بن داؤد أن الزهري حدثهم عن عبد الله بن ثعلبة بن صعير عن أبيه قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم خطيبا فأمر بصدقة الفطر صاع تمر أو صاع شعير عن كل رأس زاد علي في حديثه أو صاع بر أو قمح بين اثنين ثم اتفقا عن الصغير والكبير والحر والعبد.

صدقۂ فطر کا حکم فرمایا یعنی ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو ہر فرد کی طرف سے علی نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ ایک صاع گندم یا گیہوں دو آدمیوں کی طرف سے پھر دونوں متفق ہو گئے کہ خواہ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا اور آزاد ہو یا غلام۔

۱۶۰۷۔ حدثنا احمد بن صالح نا عبد الرزاق أنا ابن جريج قال وقال ابن شهاب قال عبد الله بن ثعلبة قال ابن صالح قال العدوي وإنما هو العذري خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس قبل الفطر بيومين بمعنى حديث المقري۔

احمد بن صالح، عبد الرزاق، ابن جریج نے کہا کہ ابن شہاب نے عبد اللہ بن ثعلبہ کہا۔ ابن صالح نے انہیں عدوی کہا جبکہ وہ عذری ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید الفطر سے دو روز پہلے لوگوں کو خطبہ دیا یعنی آگے معناً حدیث مقری کی طرح

باب ۵۳۸

صدقۂ فطر کس پر ہے

۱۶۰۸۔ حدثنا محمد بن المثنى نا سهل بن يوسف قال حميد أخبرنا عن الحسن قال خطب ابن عباس في آخر رمضان على منبر البصرة فقال أخرجوا صدقة صومكم فكان الناس لم يعلموا فقال من ههنا من أهل المدينة قوموا إلى إخوانكم فعلموهم فإنهم لا يعلمون فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الصدقة صاعا من تمر أو شعير أو نصف صاع من قمح على كل حر أو مملوك ذكر أو أنثى صغير أو كبير فلما قدم علي رأى رخص السعر قال قد أوسع الله عليكم فلو جعلتموه صاعا من كل شيء قال حميد وكان الحسن يرى صدقة رمضان على من صام۔

حمید نے حسن سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رمضان کے آخر میں بصرے کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنے روزوں کا صدقہ نکالو۔ لوگ کچھ نہ سمجھے تو انہوں نے فرمایا کہ جو یہاں مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں وہ اپنے بھائیوں کے پاس جائیں اور انہیں بتائیں کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کو مقرر فرمایا ہے کہ ایک صاع کھجوریں یا جَو اور نصف صاع گندم ہر آزاد، غلام، مرد، عورت، چھوٹے اور بڑے کی طرف سے۔ جب حضرت علی تشریف لائے اور غلے کی فراوانی دیکھی تو فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں وسعت دی ہے لہٰذا ہر چیز کا ایک صاع رکھ لو۔ حمید کا قول ہے کہ حسن صدقۂ فطر کو اس پر لازم جانتے جس نے روزے رکھے ہوں ف

ف۔ مختار قول یہی ہے کہ ہر صاحبِ نصاب صدقۂ فطر ادا کرے خواہ اس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے ہوں یا کسی وجہ سے نہ رکھے ہوں۔ واللہ تعالیٰ سبحانہٗ اعلم۔

Marfat.com

بَابُ ۵۳۹ تَعْجِيلِ الزَّكٰوةِ

١٦٠٩ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الصَّبَّاحُ نَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَمَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ اِلَّا اَنْ كَانَ فَقِيرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا فَقَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ وَاَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ الْاَبِ اَوْ صِنْوُ اَبِيهِ۔

١٦١٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حُجَيَّةَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ الْعَبَّاسَ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْجِيلِ الصَّدَقَةِ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ قَالَ اَبُودَاوُدَ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ هُشَيْمٍ اَصَحُّ۔

بَابُ ۵۴۰ فِي الزَّكٰوةِ تُحْمَلُ مِنْ بَلَدٍ اِلَى بَلَدٍ۔

١٦١١ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ اَنَا اَبِي اَنَا اِبْرَاهِيمُ ابْنُ عَطَاءٍ مَوْلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ زِيَادًا اَوْ بَعْضَ الْاُمَرَاءِ بَعَثَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ لِعِمْرَانَ اَيْنَ الْمَالُ قَالَ وَلِلْمَالِ اَرْسَلْتَنِي اَخَذْنَاهَا مِنْ حَيْثُ كُنَّا نَاْخُذُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعْنَاهَا حَيْثُ كُنَّا نَضَعُهَا عَلٰى عَهْدِ

زکوٰۃ جلدی دینا

اعرج سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو حضرت ابن جمیل حضرت خالد بن ولید اور حضرت عباس نے انکار کیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن جمیل کو یہی بات بری لگی کہ وہ فقیر تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے غنی کر دیا اور خالد بن ولید پر تم ظلم کرتے ہو کیونکہ خالد نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار اللہ کی راہ میں دے رکھے ہیں۔ رہے عباس یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا تو ان کی زکوٰۃ مجھ پر ہے اور اتنی ہی اور پھر فرمایا کیا تم یہ نہیں جانتے کہ آدمی کا چچا باپ کی طرح یا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے۔

حضرت علی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے انہیں اس کی اجازت مرحمت فرمائی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اس حدیث کو ہشیم، منصور بن زادان، حکم، حسن بن مسلم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور ہشیم کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

زکوٰۃ کا مال ایک شہر سے دوسرے شہر لے جانا

ابراہیم بن عطاء مولیٰ عمران بن حصین نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ زیاد یا کسی دوسرے حاکم نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا جب وہ واپس آ گئے تو عمران سے کہا گیا کہ مال کہاں ہے؟ فرمایا کیا مجھے مال لانے کے لیے بھیجا تھا؟ ہم نے اسے لیا جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں لیا کرتے تھے اور خرچ کر دیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں خرچ

Marfat.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کیا کرتے تھے۔

بَابُ ۵۴ مَنْ يُعْطَى مِنَ الصَّدَقَةِ وَحَدُّ الْغِنٰى

زکوٰۃ کس کو دی جائے اور غنی کون ہے

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ وَلَهٗ مَا يُغْنِيْهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُمُوْشٌ اَوْ خُدُوْشٌ اَوْ كُدُوْحٌ فِيْ وَجْهِهٖ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْغِنٰى قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ قَالَ يَحْيٰى فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ لِسُفْيَانَ حِفْظِيْ اَنَّ شُعْبَةَ لَا يَرْوِيْ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ سُفْيَانُ فَقَدْ حَدَّثَنَاهُ زُبَيْدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ۔

محمد بن عبد الرحمٰن بن یزید کے والد ماجد نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس سے سوال کیا جائے اور وہ غنی ہو تو روز قیامت اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اس کے چہرے پر مختلف قسم کے زخم ہوں گے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! مالداری کیا ہے؟ فرمایا کہ پچاس درہم یا ان کی قیمت کا سونا۔ یحییٰ کا بیان ہے کہ عبد اللہ بن عثمان نے سفیان سے کہا کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ شعبہ تو حکیم بن جبیر سے روایت نہیں کرتے۔ سفیان نے کہا کہ ہم نے اسے زبید سے اور انہوں نے محمد بن عبد الرحمٰن بن یزید سے روایت کیا ہے۔

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ اَنَّهٗ قَالَ نَزَلْتُ اَنَا وَاَهْلِيْ بِبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ قَالَ لِيْ اَهْلِيْ اِذْهَبْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلْهُ لَنَا شَيْئًا نَاْكُلُهٗ فَجَعَلُوْا يَذْكُرُوْنَ مِنْ حَاجَتِهِمْ فَذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ عِنْدَهٗ رَجُلًا يَسْاَلُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا اَجِدُ مَا اُعْطِيْكَ فَتَوَلَّى الرَّجُلُ عَنْهُ وَهُوَ مُغْضَبٌ وَهُوَ يَقُوْلُ لَعَمْرِيْ اِنَّكَ لَتُعْطِيْ مَنْ شِئْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْضَبُ عَلَيَّ اَنْ لَا اَجِدَ مَا اُعْطِيْهِ مَنْ سَاَلَ مِنْكُمْ وَلَهٗ اُوْقِيَّةٌ اَوْ عِدْلُهَا فَقَدْ سَاَلَ اِلْحَافًا قَالَ الْاَسَدِيُّ فَقُلْتُ لَلِقْحَةٌ لَنَا خَيْرٌ مِنْ اُوْقِيَّةٍ وَالْاُوْقِيَّةُ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَسْاَلْهُ فَقَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عطاء بن یسار نے بنی اسد کے ایک فرد سے روایت کی ہے کہ میں اور میری بیوی بقیع غرقد میں اترے تو میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جائیے اور ہمارے لیے کھانے کی کوئی چیز مانگ کر لائیے اور اپنی حاجت بیان کیجیے۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور آپ کے پاس ایک آدمی کو پایا جو سوال کر رہا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔ میرے پاس کچھ نہیں ہے جو تمہیں دوں وہ آپ کے پاس سے لوٹ گیا اور غصے میں کہہ رہا تھا میری عمر کی قسم آپ جسے چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ مجھ پر ناراض ہو رہا ہے کہ میرے پاس اسے دینے کے لیے کچھ نہیں۔ جو تم میں سے سوال کرے اور اس کے پاس ایک اوقیہ چاندی یا اتنی مالیت ہے تو اس نے لپٹ کر سوال کیا۔ اسدی کا بیان ہے کہ میں نے دل میں کہا ہمارے پاس تو اوقیہ چاندی سے بڑھ کر اونٹنی ہے جبکہ اوقیہ تو صرف چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ پس میں لوٹ آیا اور آپ سے سوال نہ کیا۔ پس اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت

Marfat.com

بعد ذلك شعير وزبيب فقسم لنا منه أو كما قال حتى أغنانا الله عز وجل قال أبو داؤد هكذا رواه الثوري كما قال مالك.

میں جو اور خشک انگور آئے اور آپ نے ان میں سے ہمیں مرحمت فرمائے یا جس طرح فرمایا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح اسے سفیان ثوری نے روایت کیا جیسے امام مالک نے فرمایا ہے۔

١٦١٤ - حدثنا قتيبة بن سعيد وهشام بن عمار قالا نا عبد الرحمن بن أبي الرجال عن عمارة بن غزية عن عبد الرحمن بن أبي سعيد الخدري عن أبيه أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل وله قيمة أوقية فقد ألحف فقلت ناقتي الياقوتة هي خير من أوقية قال هشام خير من أربعين درهما فرجعت فلم أسأله شيئا زاد هشام في حديثه وكانت الأوقية على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم أربعين درهما.

عبد الرحمن بن ابو سعید نے اپنے والد ماجد حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے سوال کیا اور اس کے پاس ایک اوقیہ کی مالیت کا مال ہو تو اس نے گڑگڑا کر مانگا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ میری یاقوتہ نامی اونٹنی ایک اوقیہ سے بڑھ کر ہے۔ ہشام نے کہا کہ چالیس درہم سے بڑھ کر ہے۔ پس میں واپس لوٹ آیا اور آپ سے کسی چیز کا سوال نہ کیا۔ ہشام نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا تھا۔

١٦١٥ - حدثنا عبد الله بن سعيد النفيلي نا مسكين نا محمد بن المهاجر عن ربيعة بن يزيد عن أبي كبشة السلولي نا سهل بن الحنظلية قال قدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم عيينة بن حصن والأقرع بن حابس فسألاه فأمر لهما بما سألا وأمر معاوية فكتب لهما بما سألا فأما الأقرع فأخذ كتابه فلفه في عمامته وانطلق وأما عيينة فأخذ كتابه وأتى النبي صلى الله عليه وسلم مكانه فقال يا محمد أتراني حاملا إلى قومي كتابا لا أدري ما فيه كصحيفة المتلمس فأخبر معاوية بقوله رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل وعنده ما يغنيه فإنما يستكثر من النار وقال النفيلي في موضع آخر من جمر جهنم فقالوا يا رسول الله وما يغنيه وقال النفيلي في موضع آخر وما الغنى الذي

ابو کبشہ سلولی سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس حاضر ہوئے اور سوال کیا پس آپ نے ان کے سوال کے مطابق دینے کا حکم فرمایا اور حضرت معاویہ کو حکم دیا کہ ان کے سوال کے مطابق تحریر لکھ دیں۔ اقرع نے تحریر لے کر اپنے عمامے میں لپیٹ لی اور چلے گئے لیکن عیینہ تحریر لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی اے محمد! کیا میں ایسی تحریر اپنی قوم کے پاس لے کر جاؤں جس کے مندرجات سے ناواقف ہوں جیسے صحیفۂ متلمس ہے۔ پس حضرت معاویہ نے ان کی بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور عرض کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے غنی ہونے کے باوجود سوال کیا اس نے جہنم کی آگ جمع کی۔ نفیلی نے دوسرے مقام پر جہنم کی چنگاری کہا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! غنی کون ہے؟ نفیلی نے دوسرے مقام پر کہا کہ غنا کیا ہے جس کے ساتھ سوال مناسب نہیں؟ فرمایا کہ جس کے پاس صبح اور شام کا پیٹ بھر کھانا

Marfat.com

وَيَنْبَغِي مَعَهُ الْمَسْأَلَةُ قَالَ قَدْرَ مَا يُغَدِّيهِ وَيُعَشِّيهِ وَقَالَ النُّفَيْلِيُّ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَنْ يَكُونَ لَهُ شِبَعُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَكَانَ حَدَّثَنَا بِهِ مُخْتَصَرًا عَلَى هَذِهِ الْأَلْفَاظِ الَّتِي ذَكَرْتُ۔

موجود ہو۔ نفیلی نے دوسرے مقام پر کہا کہ ایک دن رات کا پیٹ بھر کھانا ہو یا ایک رات دن کا اور یہ حدیث جو ہم نے بیان کی یہ نفیلی نے ہم سے اختصار کے ساتھ بیان کی ہے۔

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ وَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَعْطِنِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتَّى حَكَمَ فِيهَا هُوَ فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ حَقَّكَ۔

زیاد بن نعیم حضرمی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے بیعت ہوا اور طویل حدیث بیان کی۔ پس ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے مال زکوٰۃ سے کچھ عطا فرمائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مال زکوٰۃ کے بارے میں کسی نبی وغیرہ کے حکم پر راضی نہیں ہوا یہاں تک کہ اس کے متعلق خود حکم فرمایا اور اسے آٹھ قسم کے آدمیوں پر تقسیم فرمایا اگر تم ان آٹھ قسموں میں سے ہو تو میں تمہیں تمہارا حق دے دیتا ہوں۔

۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَالْأُكْلَةُ وَالْأُكْلَتَانِ وَلَكِنَّ الْمِسْكِينَ الَّذِي لَا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَا يَفْطُنُونَ بِهِ فَيُعْطُونَهُ۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو ایک دو کھجوروں یا ایک دو لقموں کے لیے دربدر پھرتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جو لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا اور لوگ اسکی حالت کو جانتے نہیں کہ اسے کچھ دیں۔ ف

ف۔ بغیر ضرورت محض آسان ترین پیشہ جان کر سوال کرتے پھرنا حرام ہے اور اس طرح حاصل کیا ہوا مال حلال نہیں ہے جانتے ہوئے ایسے لوگوں کو دینا ثواب نہیں بلکہ گناہ ہے کیونکہ یہ معصیت پر مدد کرنا ہے جبکہ ارشادِ ربانی تو یہ ہے: تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (۵: ۲) یعنی نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرنا۔ جب غیر ضرورت مند کا سوال کرنا گناہ ہے تو اسے دینا گناہ پر اس کی مدد کرنا ہوا۔ ثواب ان لوگوں کو دینے میں ہے جو واقعی ضرورت مند ہوں اور جو لوگ ضرورت مند ہونے کے باوجود سوال نہیں کرتے ان کی مدد کرنا اور انہیں دینا بڑا کارِ ثواب اور موجبِ رضائے الٰہی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو كَامِلٍ الْمَعْنَى قَالُوا نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح بلکہ

Marfat.com

نا معمر عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله ولكن المسكين المتعفف زاد مسدد في حديثه ليس له ما يستغني به الذي لا يسأل ولا يعلم بحاجته فيتصدق عليه فذاك المحروم ولم يذكر مسدد المتعفف الذي لا يسأل قال ابوداود روى هذا محمد بن ثور وعبد الرزاق عن معمر جعلا المحروم من كلام الزهري۔

مسکین وہ ہے جو سوال کرنے سے بچے۔ مسدد نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ اس کے پاس اتنا مال نہیں کہ لوگوں سے اسے سوال نہ کرنا پڑے اور نہ اپنی احتیاج ظاہر کرتا ہے کہ لوگ اسے صدقہ دیں پس محروم یہی ہے اور مسدد نے یہ ذکر نہیں کیا کہ المتعفف وہ ہے جو سوال نہ کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے محمد بن ثور اور عبد الرزاق نے معمر سے اور دونوں نے کہا کہ المحروم کا لفظ زہری کا قول ہے۔

۱۶۱۹۔ حدثنا مسدد نا عيسى بن يونس نا هشام بن عروة عن ابيه عن عبيد الله بن عدي بن الخيار اخبرني رجلان انهما اتيا النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع وهو يقسم الصدقة فسألاه منها فرفع فينا البصر وخفضه فرآنا جلدين فقال ان شئتما اعطيتكما ولا حظ فيها لغني ولا لقوي مكتسب۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر دو آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ صدقے کا مال تقسیم فرما رہے تھے۔ پس انہوں نے اس میں سے مانگا۔ آپ نے نظر اٹھا کر دیکھا پھر نگاہیں جھکا لیں۔ ہم نے دیکھا کہ وہ دونوں موٹے تازے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں دے دوں ورنہ اس میں غنی اور کمانے کے قابل طاقتور کا حق نہیں ہے۔

۱۶۲۰۔ حدثنا عباد بن موسى الانباري الختلي نا ابراهيم يعني ابن سعد اخبرني ابي عن ريحان بن يزيد عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تحل الصدقة لغني ولا لذي مرة سوي قال ابوداود رواه سفيان عن سعد بن ابراهيم كما قال ابراهيم ورواه شعبة عن سعد قال لذي مرة قوي والاحاديث الاخر عن النبي صلى الله عليه وسلم بعضها لذي مرة قوي وبعضها لذي مرة سوي وقال عطاء بن زهير انه لقي عبد الله ابن عمرو فقال ان الصدقة لا تحل لقوي ولا لذي مرة سوي۔

ریحان بن یزید نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ غنی اور طاقتور تندرست کے لیے حلال نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے سفیان نے سعد بن ابراہیم سے جیسا کہ ابراہیم بن سعد نے کہا ہے اور شعبہ نے اسے سعد سے روایت کرتے ہوئے لِذِی مِرَّۃٍ قَوِیٍّ کہا ہے اور دوسری احادیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے کہ بعض میں لِذِی مِرَّۃٍ قَوِیٍّ اور بعض میں لِذِی مِرَّۃٍ سَوِیٍّ۔ عطاء بن زہیر کا بیان ہے کہ وہ حضرت عبد اللہ بن عمرو سے ملے تو انہوں نے فرمایا کہ صدقہ حلال نہیں ہے طاقتور اور کمانے کے قابل تندرست کے لیے۔

Marfat.com

باب ۵۴۲ مَنْ يَجُوزُ لَهُ أَخْذُ الصَّدَقَةِ وَهُوَ غَنِيٌّ۔

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِغَارِمٍ أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مِسْكِينٌ فَتَصَدَّقَ عَلَى الْمِسْكِينِ فَأَهْدَاهَا الْمِسْكِينُ لِلْغَنِيِّ۔

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدٍ كَمَا قَالَ مَالِكٌ وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الثَّبْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ نَا الْفِرْيَابِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عِمْرَانَ الْبَارِقِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا فِي سَبِيلِ اللهِ أَوِ ابْنِ السَّبِيلِ أَوْ جَارٍ فَقِيرٍ يُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ فَيُهْدِي لَكَ أَوْ يَدْعُوكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ فِرَاسٌ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

باب ۵۴۳ كَمْ يُعْطَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ مِنَ الزَّكٰوةِ۔

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ نَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ وَزَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

جس کو غنی ہونے کے باوجود صدقہ لینا جائز ہے

زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- مالدار کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے مگر پانچ کے لیے:- ۱ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہو، زکوٰۃ ۲ کا عامل ہو، مقروض ۳ ہو، مالِ ۴ زکوٰۃ کو اپنے مال سے خریدے یا وہ ۵ آدمی جس کا ہمسایہ غریب آدمی ہے اس کے مسکین کو صدقہ دیا اور مسکین نے غنی کو ہدیہ دیا۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معناً یہی روایت۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے ابن عیینہ نے زید سے جیسے امام مالک نے روایت کی اور روایت کیا اسے سفیان ثوری نے زید سے اور کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے ایک ثقہ راوی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

عطیہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صدقہ حلال نہیں ہوتا غنی کے لیے مگر جبکہ جہاد کرے یا مسافر ہو یا غریب ہمسائے کو صدقہ دو اور وہ تمہیں ہدیہ دے یا تمہاری دعوت کر دے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے فراس اور ابن ابی لیلیٰ، عطیہ، حضرت ابو سعید خدری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند۔

ایک ہی شخص کو زکوٰۃ کا کتنا مال دیا جا سکتا ہے

بشیر بن یسار کو ان کے گمان میں انصار میں سے حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نامی نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ کے اونٹوں میں سے انہیں دیت کے سو اونٹ ادا کیے یعنی اس انصاری کی دیت جسے خیبر میں شہید کر دیا گیا تھا۔

Marfat.com

وَسَلَّمَ وَدَاهُ بِمِائَةٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ يَعْنِي دِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي قُتِلَ بِخَيْبَرَ۔

بَابٌ ۲۴۵ مَا تَجُوزُ فِيهِ الْمَسْأَلَةُ۔

سوال کرنا کب جائز ہے

۱۶۲۵ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَسَائِلُ كُدُوحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ أَبْقَى عَلَى وَجْهِهِ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ فِي أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا۔

زید بن عقبہ فزاری نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ سوال کرنا زخم ہے جس کے ذریعے آدمی اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے۔ پس جو چاہے اسے اپنے چہرے پر باقی رکھے اور جو چاہے ایسا کرنا چھوڑ دے مگر یہ کہ کوئی آدمی بادشاہ سے مانگے یا ایسے وقت جب اس کے سوا چارہ کار نہ ہو۔

۱۶۲۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِيَابٍ حَدَّثَنِي كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيُّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقِمْ يَا قَبِيصَةُ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ قَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا الْفَاقَةُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا۔

کنانہ بن نعیم عدوی سے روایت ہے کہ حضرت قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک قرضے کی ضمانت کے باعث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ اے قبیصہ! ٹھہرے ہو جاؤ یہاں تک کہ ہمارے پاس صدقے کا مال آئے تو ہم اس میں سے تمہارے لیے حکم دیں گے۔ پھر فرمایا اے قبیصہ! سوال کرنا کسی کے لیے حلال نہیں ہے مگر تین آدمیوں کے لیے۔ ایک وہ آدمی جس پر ضمانت کا بوجھ پڑا تو اس کے لیے سوال حلال ہے۔ پس سوال کیا کہ اتنا مال پالیا، پھر رُک جائے۔ دوسرے اس آدمی کے لیے جس پر کوئی مصیبت پڑی کہ اس کا مال تباہ ہو گیا تو اس کے لیے سوال حلال ہے یہاں تک کہ اتنا پالے کہ گزارے کے لیے کافی ہو۔ تیسرے اس آدمی کے لیے جس پر کوئی مصیبت آپڑے یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین عقلمند آدمی کہہ دیں کہ فلاں پر بڑی مصیبت پڑی ہے تو اس کے لیے سوال کرنا حلال ہے۔ پس اس نے سوال کیا یہاں تک کہ اتنا پالے جو گزارے کے لیے کافی ہو، پھر رُک جائے اے قبیصہ! ان کے سوا دوسروں کو سوال کرنا حرام ہے اور جو اس کے ذریعے کھائے وہ حرام ہے۔ ف

ف۔ جو انصاری بارگاہِ رسالت میں سوال کرنے کی غرض سے حاضر ہوا تھا، اس کے لیے سوال کرنا گناہ نہیں تھا کیونکہ اس کی کل کائنات ایک پیالہ اور کمبل تھا۔ کھانے کے لیے گھر میں کچھ بھی نہ تھا۔ رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے سوال کی ذلت سے

Marfat.com

بچا کر مزدوری کے راستے پر لگا دیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حتی الامکان سوال بچنا چاہیے اور محنت مزدوری کر کے اپنی ضروریات پوری کرنا بہت فضیلت رکھتا ہے کیونکہ اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنْ یَّدِ السُّفْلٰی (حدیث) دینے والے کا ہاتھ لینے والے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اسلامی حکومتوں کا فرض ہے کہ جو لوگ کمانے کے قابل ہیں انہیں کسی نہ کسی کام پر لگائیں اور مسلمانوں کو حتی الامکان سوال کرنے کی ذلت سے بچائیں جیسا کہ فخر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس انصاری کو محنت کے راستے پر لگا کر سوال کرنے کی ذلت و رسوائی سے بچایا۔ نیز ہمارے حکمرانوں کو بھی خدا عقل اور اسلامی غیرت دے کہ وہ بغیر ضرورت دوسرے ملکوں سے قرضے مانگنے اور اللہ و رسول کے دشمنوں، اسلام دشمن طاقتوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی عادتِ بد سے اجتناب و احتراز کیا کریں۔ غور تو فرمائیں کہ کافروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے کہیں اسلامی غیرت کا جنازہ تو نہیں نکلتا؟ خدا پر بھروسہ کر کے اپنے وسائل کو بروئے کار لائیں اور بیکار کاموں میں ملکی خزانے کو نہ لٹائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمیں کسی کا دست نگر ہونا پڑے۔ دوستو! کیا خدا سے بڑھ کر کوئی ہمارا خیر خواہ اور مددگار ہے؟ ؎

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْأَخْضَرِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ فَقَالَ أَمَا فِي بَيْتِكَ شَيْءٌ قَالَ بَلٰى حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَهُ وَنَبْسُطُ بَعْضَهُ وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ قَالَ ائْتِنِيْ بِهِمَا قَالَ فَأَتَاهُ بِهِمَا فَأَخَذَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيْ هٰذَيْنِ قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ قَالَ مَنْ يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ وَأَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا الْأَنْصَارِيَّ وَقَالَ اشْتَرِ بِأَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ إِلٰى أَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْآخَرِ قَدُوْمًا فَأْتِنِيْ بِهِ فَأَتَاهُ فَشَدَّ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوْدًا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا أَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيْعُ فَجَاءَ وَقَدْ أَصَابَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرٰى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُوْلُ

ابوبکر حنفی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا۔ فرمایا کیا تمہارے گھر میں کوئی چیز ہے؟ عرض گزار ہوئے کیوں نہیں ایک کمبل ہے جس کا کچھ حصہ ہم اوڑھتے اور کچھ حصہ بچھاتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس سے پانی پیتے ہیں۔ فرمایا کہ دونوں چیزیں لے آؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ دونوں چیزیں لے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اپنے دست مبارک میں لے کر فرمایا۔ ان دونوں کو کون خریدتا ہے؟ ایک آدمی نے کہا۔ میں انہیں ایک درہم میں لیتا ہوں۔ پھر دو یا تین مرتبہ فرمایا کہ ایک درہم سے کون زیادہ دیتا ہے؟ ایک آدمی نے کہا کہ میں ان دونوں کو دو درہم میں لیتا ہوں۔ آپ نے دونوں چیزیں اسے دے دیں اور دو درہم لے لیے۔ وہ دونوں انصاری کو دے کر فرمایا کہ ان میں سے ایک کا اناج خرید کر اپنے گھر والوں کو دے دو اور دوسرے درہم کی کلہاڑی لا کر میرے پاس لے آؤ۔ پس وہ لے آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں اپنے دست مبارک سے دستہ ڈالا، پھر اس سے فرمایا کہ جاؤ لکڑیاں کاٹو اور بیچو اور پندرہ روز میں تمہیں نہ دیکھوں۔ وہ آدمی گیا،

Marfat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَجِيءَ الْمَسْأَلَةُ نُكْتَةً فِي وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ لِذِي غُرْمٍ مُفْظِعٍ أَوْ لِذِي دَمٍ مُوجِعٍ۔

باب ۵۴۵ كَرَاهِيَةِ الْمَسْأَلَةِ۔

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا الْوَلِيدُ نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ حَدَّثَنِي الْحَبِيبُ الْأَمِينُ أَمَّا هُوَ إِلَيَّ فَحَبِيبٌ وَأَمَّا هُوَ عِنْدِي فَأَمِينٌ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ تِسْعَةً فَقَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا حَدِيثَ عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ قُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا فَبَايَعْنَاهُ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَعَلَى مَا نُبَايِعُكَ قَالَ أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَتُصَلُّوا الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَتَسْمَعُوا وَتُطِيعُوا وَأَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً قَالَ وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا قَالَ فَلَقَدْ كَانَ بَعْضُ أُولٰئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُهُ فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا أَنْ يُنَاوِلَهُ إِيَّاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدِيثُ هِشَامٍ لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا سَعِيدٌ۔

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ وَكَانَ ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

لکڑیاں کاٹتا اور بیچتا۔ وہ حاضر بارگاہ ہوا تو اس کے پاس دس درہم تھے۔ بعض کا کپڑا اور بعض کا اناج خرید لیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے کہ روز قیامت تمہارے چہرے پر سوال کرنے کا داغ ہو۔ سوال کرنا درست نہیں مگر تین کے لیے۔ ایک وہ جو خاک پر لٹا دینے والی محتاجی میں ہو۔ دوسرا وہ جو مت مار دینے والے قرضے میں گھر گیا ہو۔ تیسرا وہ جو مجبور کر دینے والے خون میں پھنس گیا ہو۔ ف

بھیک مانگنے کی کراہیت

ابو مسلم خولانی سے روایت ہے کہ مجھ سے امانتدار دوست نے حدیث بیان کی۔ وہ میرے دوست ہیں اور میرے نزدیک امانتدار بھی یعنی حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم سات یا آٹھ یا نو افراد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھے۔ فرمایا کیا تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کرتے ہو؟ ہم تھوڑا ہی عرصہ پہلے بیعت کر چکے تھے لہٰذا عرض گزار ہوئے کہ ہم آپ سے بیعت کر لی کہنے والے نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم تو پہلے ہی بیعت کر چکے ہیں لہٰذا اب حضور کس چیز پر بیعت فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور پانچ نمازیں پڑھا کرو اور سن کر اطاعت کرو اور ایک بات آہستہ فرمائی یعنی لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگو گے۔ راوی کا بیان ہے کہ ان میں سے بعض حضرات کا یہ حال تھا کہ اگر ان کا کوڑا گر جاتا تو کسی سے یہ سوال نہ کرتے کہ اسے پکڑا دو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حدیث ہشام کو سعید کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا۔

ابو العالیہ نے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور حضرت ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مجھے اس بات کا

Marfat.com

وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَکَفَّلَ لِیْ اَنْ لَّا یَسْاَلَ النَّاسَ شَیْئًا فَاَتَکَفَّلَ لَہٗ بِالْجَنَّۃِ فَقَالَ ثَوْبَانُ اَنَا فَکَانَ لَا یَسْاَلُ اَحَدًا شَیْئًا۔

اطمینان دلادے کہ لوگوں سے کچھ نہیں مانگے گا تو میں اسے جنت کا اطمینان دلادیتا ہوں۔ حضرت ثوبان عرض گزار ہوئے کہ میں۔ چنانچہ وہ کسی سے کچھ نہیں مانگا کرتے تھے۔

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی:۔ "جو مجھے سوال نہ کرنے کی ضمانت دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں" سے معلوم ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ماذون و مختار کر دیا ہے کہ خزائن الٰہیہ سے جو چیز جس کو چاہیں عطا فرمادیں۔ جس کو اجازت نہ دی ہو وہ ضمانت کیسے دے گا اور کس طرح کسی کو کوئی چیز دے گا۔ حالانکہ حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تھا۔ سلنی مجھ سے مانگ لو۔ حضرت ربیعہ عرض گزار ہوئے تھے:۔ اَسْئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ میں آپ سے جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں (مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، طبرانی) اگر ماذون و مختار نہ ہوتے تو فرماتے کہ میرے گھر میں سے کوئی چیز مانگ لو۔ لیکن آپ حقیقی مالک جل جلالہ کے ماذون و مختار حبیب ہیں اس لیے مزید فرمایا:۔ اَوْغَیْرَ ذٰلِکَ کیا اس کے سوا بھی کچھ چاہیے؟ سبحان اللہ۔ س

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہادیئے ہیں، دُربے بہادیئے ہیں

بَابٌ ۵۴۶ فِی الْاِسْتِعْفَافِ۔

سوال سے بچنے کا بیان

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاہُمْ ثُمَّ سَاَلُوْہُ فَاَعْطَاہُمْ حَتّٰی اِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَہٗ قَالَ مَا یَکُوْنُ عِنْدِیْ مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَہٗ وَمَنْ یَّسْتَعْفِفْ یُعِفَّہُ اللّٰہُ وَمَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِہِ اللّٰہُ وَمَنْ یَّتَصَبَّرْ یُصَبِّرْہُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ مِّنْ عَطَاءٍ اَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ۔

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ کچھ انصاری لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے انہیں عطا فرمادیا۔ پھر انہوں نے سوال کیا تو آپ نے عطا فرمادیا یہاں تک کہ جو مال آپ کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا۔ فرمایا کہ میرے پاس جو مال ہوتا ہے میں اسے جمع نہیں کرتا اور جو سوال کرنے سے بچے تو اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا اور جو استغنا اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دے گا اور جو صبر کرنا چاہے تو اسے صبر دیا جائے گا اور صبر سے بہتر کسی کو کوئی نعمت نہیں دی گئی۔

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ دَاوٗدَ ح وَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ حَبِیْبٍ اَبُوْ مَرْوَانَ نَا ابْنُ الْمُبَارَکِ وَھٰذَا حَدِیْثُہٗ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ سَیَّارٍ اَبِیْ حَمْزَۃَ عَنْ طَارِقٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَتْہُ فَاقَۃٌ فَاَنْزَلَہَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُہٗ وَمَنْ اَنْزَلَہَا بِاللّٰہِ اَوْشَکَ اللّٰہُ لَہٗ بِالْغِنٰی اَمَّا بِمَوْتٍ

مسدد، عبداللہ بن داؤد۔ عبدالملک بن حبیب ابومروان ابن مبارک، بشیر بن سلمان، سیار ابوحمزہ، طارق نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو فاقہ پہنچے اور وہ لوگوں کو بتاتا پھرے تو اس کا فاقہ دور نہیں ہوگا اور جو اسے اللہ کے سپرد کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے غنا سے بدل دے گا خواہ جلدی موت بھیج کر یا جلدی امیر کر کے۔

Marfat.com

عَاجِلٍ اَوْ غِنًى عَاجِلٍ۔

١٦٣٢۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ مَخْشِيٍّ عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْأَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كُنْتَ سَائِلًا لَا بُدَّ فَسَلِ الصَّالِحِيْنَ۔

مسلم بن مخشی سے روایت ہے کہ حضرت ابن الفراسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا میں سوال کر لیا کروں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اور اگر سوال کرنے کے سوا کوئی چارۂ کار ہی نہ ہو تو نیک لوگوں سے سوال کرنا۔

١٦٣٣۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَ لِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَاَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ قَالَ خُذْ مَا اُعْطِيْتَ فَاِنِّيْ قَدْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ اَنْ تَسْأَلَهُ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ۔

بسر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابن الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حضرت عمر نے صدقات کا عامل بنایا جب میں اس کام سے فارغ ہوا اور مال ان کے سپرد کر دیا تو انہوں نے مجھے محنت کا صلہ دینے کا حکم فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے یہ کام اللہ کے لیے کیا ہے اور میرا اجر اللہ پر ہے۔ فرمایا کہ جو میں تمہیں دیتا ہوں لے لو کیونکہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عامل رہا تھا۔ آپ مجھے محنت کا صلہ دینے لگے تو میں بھی تمہاری طرح عرض گزار ہوا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:۔ جب بغیر مانگے تمہیں کچھ دیا جائے تو اسے کھا لو اور صدقہ کرو۔ ف

١٦٣٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ مِنْهَا وَالْمَسْأَلَةَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى السَّائِلَةُ قَالَ اَبُوْ دَاؤُدَ اُخْتُلِفَ عَلٰى اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ الْيَدُ الْعُلْيَا الْمُتَعَفِّفَةُ وَقَالَ اَكْثَرُهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ الْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَقَالَ وَاحِدٌ عَنْ حَمَّادٍ الْمُتَعَفِّفَةُ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منبر پر صدقہ لینے اور سوال سے بچنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر والا ہاتھ دینے والے کا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والے کا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ایوب کی نافع سے اس روایت میں اختلاف کیا گیا ہے عبدالوارث نے اَلْيَدُ الْعُلْيَا الْمُتَعَفِّفَةُ ... کہا ہے اور اکثر نے حماد بن زید بواسطہ ایوب میں اَلْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ کہا ہے اور ایک راوی نے حماد سے اَلْمُتَعَفِّفَةُ روایت کیا ہے۔

١٦٣٥۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عُبَيْدَةُ ابْنُ حُمَيْدٍ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبُو الزَّعْرَاءِ عَنْ

ابوالاحوص نے اپنے والد ماجد حضرت مالک بن نضلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيْدِي ثَلَاثَةٌ فَيَدُ اللَّهِ الْعُلْيَا وَيَدُ الْمُعْطِي الَّتِي تَلِيهَا وَيَدُ السَّائِلِ السُّفْلَى فَأَعْطِ الْفَضْلَ وَلَا تَعْجِزْ عَنْ نَفْسِكَ۔

علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاتھ تین ہیں۔ ایک۔ اللہ کا ہاتھ ہے جو سب سے اوپر ہے اور دوسرا دینے والے کا ہاتھ ہے جو اس کے نزدیک ہے اور تیسرا مانگنے والے کا ہاتھ ہے جو سب سے پیچھے ہے بس زائد از ضرورت چیز کو دے دیا کرو اور اپنے نفس کا کہنا نہ مانا کرو۔

بَابُ ۴۷ الصَّدَقَةِ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ

بنی ہاشم کو زکوٰۃ دینا

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي فَإِنَّكَ تُصِيبُ مِنْهَا قَالَ حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَإِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ۔

ابو رافع نے حضرت ابن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بنی مخزوم سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو اس نے ابو رافع سے کہا کہ میرے ساتھ چلیے، آپ کو بھی اس میں سے کچھ مل جائے گا انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے پوچھ لوں۔ پس میں نے حاضر بارگاہ ہو کر آپ سے دریافت کیا تو فرمایا۔ قوم کا مولیٰ اسی قوم میں شمار ہوتا ہے اور صدقہ لینا ہمارے لیے حلال نہیں۔

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِالتَّمْرَةِ الْعَائِرَةِ فَمَا يَمْنَعُهُ مِنْ أَخْذِهَا إِلَّا مَخَافَةَ أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی پڑی ہوئی کھجور کے پاس سے گزرتے جس کا مالک معلوم نہ ہوتا تو اسے اس ڈر سے نہ لیتے کہ مبادا وہ صدقے کی ہو۔

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا أَبِي عَنْ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً لَأَكَلْتُهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ هَكَذَا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک کھجور ملی تو فرمایا۔ اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ کہیں یہ صدقے کی نہ ہو تو میں اسے کھا لیتا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کی ہے ہشام نے قتادہ سے اسی طرح۔

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِي أَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلٍ أَعْطَاهَا إِيَّاهُ مِنَ الصَّدَقَةِ۔

کریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھے میرے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ اونٹ لینے کے لیے بھیجا جو آپ نے انہیں صدقے سے عطا فرمائے تھے۔

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ

محمد بن علاء اور عثمان بن ابو شیبہ، محمد بن ابو عبیدہ، ابو عبیدہ، اعمش، سالم۔ کریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت ابن عباس سے اسی

Marfat.com

أَبِيهِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ قَالَ أَدَّى أَبِي بَدَلَهَا.

باب ٥٤٨ الْفَقِيرُ يُهْدِي لِلْغَنِيِّ مِنَ الصَّدَقَةِ.

١٦٤١ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمٍ قَالَ مَا هَذَا قَالُوا شَيْءٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ.

باب ٥٤٩ مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ وَرِثَهَا.

١٦٤٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِوَلِيدَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَتَرَكَتْ تِلْكَ الْوَلِيدَةَ قَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَجَعَتْ إِلَيْكِ فِي الْمِيرَاثِ.

باب ٥٥٠ حُقُوقِ الْمَالِ.

١٦٤٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْمَاعُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَارِيَةَ الدَّلْوِ وَالْقِدْرِ.

١٦٤٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهُ إِلَّا جَعَلَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جَبْهَتُهُ وَجَنْبُهُ وَظَهْرُهُ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يُرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْفَرَ كَانَتْ فَيُبْطَحُ لَهَا

طرح روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔ میرے والد ماجد نے ان کے بدلے۔

فقیر کا غنی کو صدقہ سے ہدیہ دینا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا تو فرمایا یہ کیسا ہے؟ عرض کی گئی کہ بریرہ کو صدقہ دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ یہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

جس نے صدقہ دیا پھر اس کا وارث ہو گیا

عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میں نے ایک لونڈی اپنی والدۂ ماجدہ کو صدقہ دی تھی۔ اب ان کا انتقال ہو گیا اور لونڈی پیچھے چھوڑی ہے۔ فرمایا کہ تمہارا ثواب واجب ہو گیا اور وہ میراث میں تمہاری طرف لوٹ آئی۔

مال کے حقوق

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم ڈول اور ہانڈی ادھار دینے کو الماعون شمار کیا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مالدار آدمی مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے روز اس مال کو جہنم کی آگ میں گرم کرے گا اور اس کے ساتھ اس کی پیشانی، کروٹوں اور پیٹھ پر داغ لگائے گا یہاں تک کہ بندوں کا فیصلہ ہو جائے اس روز جس کی مقدار آج کے حساب سے پچاس ہزار سال ہے۔ پھر وہ اپنی راہ دیکھے گا کہ جنت کی طرف جاتا ہے یا جہنم کی طرف جو بکریوں والا ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے روز وہ ان کے سامنے چٹیل میدان میں ڈالا جائے گا جو اسے سینگوں سے ماریں گی اور کھروں سے کچلیں گی اور ان میں کوئی ٹیڑھے سینگوں والی یا بغیر سینگوں

Marfat.com

بقاع قرقر فتنطحه بقرونها وتطأه بأظلافها ليس فيها عقصاء ولا جلحاء كلما مضت أخراها ردت عليه أولاها حتى يحكم الله بين عباده في يوم كان مقداره خمسين ألف سنة مما تعدون ثم يرى سبيله إما إلى الجنة وإما إلى النار وما من صاحب إبل لا يؤدي حقها إلا جاءت يوم القيامة أوفر ما كانت فيبطح لها بقاع قرقر فتطأه بأخفافها كلما مضت أخراها ردت عليه أولاها حتى يحكم الله بين عباده في يوم كان مقداره خمسين ألف سنة مما تعدون ثم يرى سبيله إما إلى الجنة وإما إلى النار۔

کے نہ ہو گی۔ جب ایک دفعہ سب باری باری مار چکی ہوں گی تو دوبارہ شروع ہو جائیں گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا فیصلہ فرمائے اس روز جس کی مقدار آج کے حساب سے پچاس ہزار سال ہے۔ پھر وہ اپنی راہ دیکھے گا کہ جنت کی طرف جاتا ہے یا جہنم کی طرف جو اونٹوں والا ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے روز سارے اونٹ جمع ہو کر آئیں گے اور وہ ان کے سامنے چٹیل میدان میں ڈالا جائے گا جسے وہ اپنے پیروں سے روندیں گے۔ جب ایک دفعہ سب گزر جائیں گے تو دوبارہ شروع ہو جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا فیصلہ فرمائے اس روز جس کی مقدار آج کے حساب سے پچاس ہزار سال ہے۔ پھر اپنی راہ دیکھے گا کہ جنت کی طرف جاتا ہے یا جہنم کی طرف۔

۱۶۷۵۔ حدثنا جعفر بن مسافر نا ابن أبي فديك عن هشام بن سعد عن زيد بن أسلم عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه قال في قصة الإبل بعد قوله لا يؤدي حقها قال ومن حقها حلبها يوم وردها۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسی کے مطابق روایت کرتے ہوئے اونٹ کے واقعہ میں لایؤدی حقہا کے بعد کہا کہ یہ بھی ان کے حقوق سے ہے کہ پانی پلاتے کے روز انہیں دوہے۔

۱۶۷۶۔ حدثنا الحسن بن علي نا يزيد بن هارون أنا شعبة عن قتادة عن أبي عمر الغداني عن أبي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم نحو هذه القصة فقال له يعني لأبي هريرة فما حق الإبل قال تعطي الكريمة وتمنح الغزيرة وتفقر الظهر وتطرق الفحل وتسقي اللبن۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔ پھر مذکورہ واقعہ بیان کیا۔ آپ نے حضرت ابو ہریرہ سے فرمایا کہ اونٹوں کا حق کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ عمدہ[1] اونٹ دینا، زیادہ[2] دودھ والی اونٹنی دینا، سواری[3] کے لیے دینا، جفتی[4] کے لیے نر دینا اور دودھ[5] پلانا۔

۱۶۷۷۔ حدثنا يحيى بن خلف نا أبو عاصم عن ابن جريج قال قال أبو الزبير سمعت عبيد بن عمير قال قال رجل يا رسول الله ما حق الإبل فذكر نحوه زاد وإعارة دلوها۔

ابو الزبیر نے حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! اونٹ کا حق کیا ہے؟ پھر اسی طرح بیان کرتے ہوئے کہا۔ اس کے ڈول عاریتاً دینا۔

۱۶۷۸۔ حدثنا عبد العزيز بن يحيى الحراني

عبد العزیز بن یحییٰ حرانی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، محمد

Marfat.com

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ ابْنِ حَبَّانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ مِنْ كُلِّ جَادٍّ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ بِقِنْوٍ يُعَلَّقُ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَسَاكِينِ.

بن یحییٰ بن حبان ان کے چچا واسع بن حبان نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔ جو دس وسق کھجوریں اتارے وہ ایک خوشہ مسجد میں مساکین کے لیے لٹکا دے۔

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ وَمُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَا نَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ فَجَعَلَ يَصْرِفُهَا يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي الْفَضْلِ.

ابونضرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ایک آدمی اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اسے دائیں بائیں پھرانے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے پاس کوئی زائد سواری ہے تو وہ اسے دے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس کے پاس زائد زادِ راہ ہے وہ اسے دے جس کے پاس زادِ راہ نہیں ہے یہاں تک کہ ہم گمان کرنے لگے کہ ہم میں سے کسی کو زائد چیز رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يَحْيَى ابْنُ يَعْلَى الْمُحَارِبِيُّ نَا أَبِي نَا غَيْلَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ أَنَا أُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّهُ كَبُرَ عَلَى أَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْآيَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ إِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيثَ لِتَكُونَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ قَالَ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَإِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ.

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب آیت۔ جو لوگ جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی (۹ : ۳۴) تو مسلمانوں کو یہ بات بہت مشکل نظر آئی۔ حضرت عمر نے کہا کہ آپ حضرات کی مشکل میں حل کرتا ہوں۔ پس یہ جا کر عرض گزار ہوئے:۔ یا نبی اللہ! اس آیت پر عمل کرنا آپ کے اصحاب کو بڑا مشکل نظر آتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو فرض نہیں فرمایا مگر باقی مال کو پاک کرنے کے لیے اور میراث کو فرض فرمایا ہے تاکہ وہ بعد والوں کے لیے ہو جائے۔ پس حضرت عمر نے تکبیر کہی پھر فرمایا کیا میں تمہیں آدمی کا بہترین خزانہ نہ بتاؤں؟ وہ نیک عورت ہے کہ جب آدمی اس کی طرف دیکھے تو خوش کر دے اور جب اسے حکم دے تو تعمیل کرے اور جب وہ غائب ہو تو حفاظت کرے۔

ف۔ یہ بات ملحوظ خاطر رکھنی چاہیئے کہ حلال ذرائع سے کمایا ہوا مال بھی اس وقت تک حلال نہیں ہوتا جب تک شریعت مطہرہ کے

Marfat.com

مطابق اس کی زکوٰۃ ادا نہ کر دی جائے۔ زکوٰۃ ادا کر دینے سے باقی مال پاک ہو جاتا ہے۔ مال بیشک باعث راحت ہے لیکن سب سے زیادہ راحت جان نیک بیوی ہے۔ نیک بیوی کے باعث ایک غریب کا گھر بھی جنت نظیر بن جاتا ہے جبکہ بے شعور عورت اچھے بھلے خوشحال گھر کو جہنم کدہ بنائے رکھتی ہے۔ جس کے حصے میں عفت مآب اور سلیقہ شعار بیوی آئے وہ بڑا ہی خوش نصیب ہے۔ والدین کو اپنی بیٹیوں کی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دینی چاہیئے کیونکہ مستقبل میں دوسرے گھر کی آبادی یا بربادی کا انحصار کافی ان کی بیٹی پر بھی ہوگا۔ بیٹی کو اور کچھ بتایا جائے یا نہ بتایا جائے لیکن یہ ضرور ذہن نشین کروا دیا جائے کہ بیٹی، بیوی اور ماں کی صورت میں اس پر کیا فرائض عائد ہوں گے اور ان سے اسے کس طرح عہدہ برآ ہونا ہوگا۔

باب ۱۵۵ حَقِّ السَّائِلِ

سائل کا حق

۱۶۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ نَا مُصْعَبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيلٍ حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ۔

محمد بن کثیر، سفیان، مصعب بن محمد بن شرحبیل، یعلی بن ابو یحییٰ، فاطمہ بنت حسین نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سائل کا حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے پر آئے۔

۱۶۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا زُهَيْرٌ عَنْ شَيْخٍ قَالَ رَأَيْتُ سُفْيَانَ عِنْدَهُ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهَا عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، زہیر ان کے شیخ، سفیان، فاطمہ بنت حسین ان کے والد ماجد حضرت علی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی۔

۱۶۵۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَيْدٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ إِنَّ الْمِسْكِينَ لَيَقُومُ عَلَى بَابِي فَمَا أَجِدُ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيهِ إِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ تَجِدِي لَهُ شَيْئًا تُعْطِيهِ إِيَّاهُ إِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيهِ إِلَيْهِ فِي يَدِهِ۔

عبد الرحمن بن بجید نے اپنی دادی جان حضرت ام بجید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے یہ ان میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! ایک مسکین میرے دروازے پر آکھڑا ہوتا ہے اور میں اسے دینے کے لیے کوئی بھی چیز نہ پاؤں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اگر تمہیں کوئی چیز دینے کے لیے نہ ملے تو ایک جلا ہوا کھر ہی اس کے ہاتھ میں دے دو۔ ف

ف۔ پیشہ ور اور غیر ضرورت مند سائلوں کو ہرگز نہیں دینا چاہیئے لیکن جو ضرورت مند ہو تو اسے ضرور کچھ نہ کچھ دیا جائے اس کی ضرورت رفع کرنے کی کوشش کی جائے ورنہ جو کچھ میسر آئے اسی کے ساتھ اس کے کھانے پینے کی ضرورت میں مدد کر دی جائے۔ ضرورت مند سائل کو حتی الامکان خالی ہاتھ واپس نہ بھیجا جائے اور جو ضرورت مند سوال ہی نہ کرے اور نہ اپنی حالت ظاہر کرے تو اس کی امداد بصد امکان کرنا اپنی عاقبت آباد کرنا اور بہت بڑی سعادت مندی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

Marfat.com

باب ٥٥٢ الصدقة على اهل الذمة۔

١٦٥٤۔ حدثنا احمد بن ابی شعیب الحرانی انا عیسی بن یونس نا ھشام بن عروة عن ابیه عن اسماء قالت قدمت علی امی راغبة فی عهد قریش وهی راغمة مشركة فقلت یا رسول الله ان امی قدمت علی وهی راغمة مشركة افاصلها قال نعم فصلی امك۔

ذمی کافر کو صدقہ دینا

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میری والدہ میرے پاس آئی جو قریش کے دین پر قائم اور شرک سے محبت رکھتی تھی۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میری والدہ میرے پاس آئی ہے جو مشرکہ ہے۔ کیا میں اس کے ساتھ اچھا سلوک کروں؟ فرمایا ہاں اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

باب ٥٥٣ ما لا یجوز منعه۔

١٦٥٥۔ حدثنا عبید الله بن معاذ نا ابی نا كهمس عن سیار بن منظور رجل من بنی فزارة عن ابیه عن امرأة یقال لها بهیسة عن ابیها قالت استاذن ابی النبی صلی الله علیه وسلم فدخل بینه وبین قمیصه فجعل یقبل ویلتزم ثم قال یا رسول الله ما الشیء الذی لا یحل منعه قال الماء قال یا نبی الله ما الشیء الذی لا یحل منعه قال الملح قال یا نبی الله ما الشیء الذی لا یحل منعه قال ان تفعل الخیر خیر لك۔

جس چیز کا روکنا جائز نہیں

بہیسہ نامی عورت کے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی۔ اندر داخل ہوئے تو آپ کی قمیص مبارک کو اٹھا کر حضور کے جسم اطہر کو چومنے لگے اور لپٹ گئے پھر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ کیا چیز ہے جس کا روکنا حلال نہیں؟ فرمایا کہ پانی۔ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! وہ کیا چیز ہے جس کا روکنا جائز نہیں فرمایا کہ نمک۔ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! وہ کیا چیز ہے جس کا روکنا مناسب نہیں؟ فرمایا کہ جتنی تم بھلائی کرو اتنا ہی تمہارا بھلا ہے۔

باب ٥٥٤ المسألة فی المساجد۔

١٦٥٦۔ حدثنا بشر بن ادم نا عبد الله ابن بكر السهمی نا مبارك بن فضالة عن ثابت البنانی عن عبد الرحمن ابن ابی لیلی عن عبد الرحمن ابن ابی بكر رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هل منكم احد اطعم الیوم مسكینا فقال ابو بكر دخلت المسجد فاذا انا بسائل یسأل فوجدت كسرة خبز فی ید عبد الرحمن فاخذتها فدفعتها الیه۔

مسجدوں میں سوال کرنا

عبد الرحمن بن ابو لیلیٰ نے حضرت عبد الرحمن بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی ہے جس نے آج مسکین کو کھانا کھلایا ہو؟ حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو ایک سائل سوال کر رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ عبد الرحمن کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا ہے۔ پس میں نے لے کر وہ اسے سائل کو دے دیا۔

باب ٥٥٥ كراهیة المسألة بوجه الله عز وجل۔

اللہ کے نام پر مانگنے کی کراہیت

Marfat.com

۱۶۵۷۔ حدثنا ابو العباس القلوري نا يعقوب ابن اسحق الحضرمي عن سليمان بن معاذ التيمي نا ابن المنكدر عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يسأل بوجه الله الا الجنة۔

ابو العباس قلوری، یعقوب بن اسحٰق حضرمی، سلیمان بن معاذ تیمی ابن المنکدر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے نام پر نہ مانگی جائے مگر جنت۔

باب ۵۵۶ عطية من سأل بالله عز وجل۔

اللہ کے نام پر مانگنے والے کو دینا

۱۶۵۸۔ حدثنا عثمان ابن ابي شيبة نا جرير عن الاعمش عن مجاهد عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من استعاذ بالله فاعيذوه ومن سأل بالله فاعطوه ومن دعاكم فاجيبوه ومن صنع اليكم معروفا فكافئوه فان لم تجدوا ما تكافئونه فادعوا له حتى تروا انكم قد كافأتموه۔

مجاہد نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم سے اللہ کے نام پر پناہ مانگے اسے پناہ دے دو۔ جو اللہ کے نام پر سوال کرے اسے عطا کر دو۔ جو تمہیں بلائے اس کی دعوت قبول کرو۔ جو تمہارے ساتھ احسان کرے تو اس کو بدلہ دو۔ اگر تم اس کی نیکی کا بدلہ نہ دے سکو تو اس کے لیے دعا کیا کرو یہاں تک کہ تم دیکھو کہ تم نے اسے بدلہ دے دیا۔ ف

ف۔ اگر آپ پر کسی نے احسان کیا ہو تو اس کے احسان کو یاد رکھنا چاہیے۔ احسان فراموش اور طوطا چشم ہو جانا بہت بری عادت ہے۔ احسان کا بدلہ اتارنے اور مزید احسان کرنے کی نیت ہونی چاہیئے۔ اگر اس کے باوجود اپنی بے بضاعتی کے باعث کوئی احسان کا بدلہ نہ اتار سکے تو اتنا ضرور کرے کہ اپنے محسن کے لیے دعائے خیر ہی کرتا رہے۔ ایسا کرنے سے محسن کا بھلا ہوگا اور آپ کو احسان یاد رہے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۵۵۷ الرجل يخرج من ماله۔

جو اپنا سارا مال صدقہ دے

۱۶۵۹۔ حدثنا موسى بن اسمعيل نا حماد ابن اسحق عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود بن لبيد عن جابر بن عبد الله الانصاري قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ جاءه رجل بمثل بيضة من ذهب فقال يا رسول الله اصبت هذه من معدن فخذها فهي صدقة ما املك غيرها فاعرض عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم اتاه من قبل ركنه الايمن فقال مثل ذلك فاعرض عنه ثم اتاه من قبل ركنه الايسر فاعرض عنه ثم اتاه من خلفه فاخذها رسول الله صلى الله عليه وسلم

محمود بن لبید سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ ایک آدمی انڈے کے برابر سونا لے کر آیا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ مجھے کان سے حاصل ہوا ہے۔ آپ اسے لے لیجیے یہ صدقہ ہے اس کے سوا میرے پاس اور مال نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا پھر وہ دائیں جانب سے آکر مثل سابق عرض گزار ہوا۔ آپ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر وہ بائیں جانب سے آکر عرض گزار ہوا تو آپ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر وہ پیچھے سے آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لے کر اسے پھینک دیا، اگر اسے لگ جاتا تو زخمی کر دیتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی

Marfat.com

فَحَذَفَهُ بِهَا فَلَوْ أَصَابَتْهُ لَأَوْجَعَتْهُ أَوْ لَعَقَرَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي أَحَدُكُمْ بِمَا يَمْلِكُ فَيَقُولُ هٰذِهٖ صَدَقَةٌ ثُمَّ يَقْعُدُ يَسْتَكِفُّ النَّاسَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى۔

اپنا سارا لے کر میرے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ صدقہ ہے تاکہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کے لیے بیٹھ رہے۔ بہتر صدقہ وہ ہے جس کے بعد آدمی مالدار رہے۔

۱۶۶۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ بِإِسْنَادِهٖ وَمَعْنَاهُ زَادَ خُذْ عَنَّا مَالَكَ لَا حَاجَةَ لَنَا بِهٖ۔

عثمان بن ابوشیبہ، ابن ادریس، ابن اسحاق نے اپنی اسناد کے ساتھ اسے روایت کرتے ہوئے کہا اپنا مال ہم سے لے لو ہمیں اس کی حاجت نہیں۔

۱۶۶۱- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنُ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ أَنْ يَطْرَحُوا ثِيَابًا فَطَرَحُوا فَأَمَرَ لَهُ مِنْهَا بِثَوْبَيْنِ ثُمَّ حَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ فَطَرَحَ أَحَدَ الثَّوْبَيْنِ فَصَاحَ بِهٖ فَقَالَ خُذْ ثَوْبَكَ۔

عیاض بن عبداللہ بن سعد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اپنے زائد کپڑے جمع کروا دو۔ لوگوں نے جمع کروا دیئے۔ آپ نے ان میں سے دو کپڑے اسے دینے کا حکم فرمایا۔ پھر آپ نے صدقے کی فضیلت بیان کی تو اس نے آکر دونوں میں سے ایک کپڑا جمع کر دیا۔ آپ نے اسے ڈانٹا اور فرمایا کہ اپنا کپڑا لے لو۔

۱۶۶۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غِنًى أَوْ تُصُدِّقَ بِهٖ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بہتر صدقہ وہ ہے جو مالداری چھوڑے یا صدقہ دینے کے بعد مالدار رہے اور ابتداء اپنے عیال سے کرے۔

باب ۵۵۱ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ۔

اس کی اجازت

۱۶۶۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ قَالَا نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

یحییٰ بن جعدہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا کہ کم مال والا جو تکلیف اٹھا کر دے اور ابتدا اپنے عیال سے کرنی چاہیے۔

۱۶۶۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهٰذَا حَدِيثُهُ قَالَ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز ہمیں صدقہ کا حکم فرمایا۔ حسن اتفاق

Marfat.com

اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا اَنْ نَتَصَدَّقَ فَوَافَقَ ذٰلِكَ مَالًا عِنْدِي فَقُلْتُ الْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَا بَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ قَالَ وَاَتٰى اَبُوبَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ قَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قُلْتُ لَا اُسَابِقُكَ اِلٰى شَيْءٍ اَبَدًا۔

کہ اُس وقت میرے پاس مال تھا۔ اُس روز میں نے اپنے دِل میں کہا کہ اگر میں حضرت ابوبکر سے سبقت لے سکا تو آج لے جا سکتا ہوں۔ پس میں اپنا نصف مال لے کر حاضر ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اپنے اہل وعیال کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اتنا ہی۔ اُن کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر اپنا سارا مال لے آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اپنے اہل وعیال کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ اُن کے لیے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ میں نے دِل میں کہا کہ میں کبھی ان سے سبقت نہیں لے جا سکتا۔ ف

ف حدیث نمبر ۱۶۵۹ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سارا مال خیرات کر دینے سے منع فرمایا ہے لیکن عاشقوں کے احکام ہی اور ہیں۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سارا مال ہی اللہ کے حبیب پر قربان کر دیا اور جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اپنے بال بچوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو۔ تو عرض گزار ہوئے:۔ ؎

پروانے کو چراغ اور بلبل کو پھول بس
صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس

اس حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جان و مال قربان کرنے میں حضرت ابوبکر صدیق اپنی مثال آپ تھے شمع رسالت کے ان عدیم المثال پروانوں میں سے اس میدان کے اندر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے فنا فی الرسول کو بھی جب حضرت صدیق اکبر کے مقابلے پر اپنی شکست کا اعتراف کرنا پڑا تو کسی اور کا کیا ذکر۔ جس طرح رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گروہ انبیاء میں کوئی نظیر نہیں اسی طرح انبیائے کرام کے علاوہ باقی انسانوں میں حضرت ابوبکر صدیق کا کوئی مدِمقابل نہیں۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ٥

بَابٌ ۵۵۹ فِي فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ۔

پانی پلانے کی فضیلت

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدٍ اَنَّ سَعْدًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَعْجَبُ اِلَيْكَ قَالَ الْمَاءُ۔

سعید سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ آپ کو کونسا صدقہ زیادہ پسند ہے؟ فرمایا کہ پانی۔

۱۶۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ اَنَّ عَبْدَالرَّحِيمِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

محمد، عبدالرحیم، محمد بن عرعرہ، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب اور حسن، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

Marfat.com

۱۶۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ۔

ابواسحٰق نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! حضرت امّ سعد کا انتقال ہو گیا ہے، پس کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا پانی۔ پس انہوں نے کنواں کھدوایا اور کہا کہ یہ امّ سعد کی طرف سے ہے۔ ف

ف۔ یہ حدیث ایصال ثواب کا بہت بڑا ثبوت ہے یعنی زندوں کی نیکیوں اور صدقہ و خیرات وغیرہ کا ثواب مردوں کو پہنچ جاتا ہے لہٰذا جس طرح اپنے لواحقین کے ساتھ دنیا میں حسن سلوک کیا جاتا تھا، مرنے کے بعد ایصال ثواب کے ذریعے ان کی امداد جاری رکھنی چاہیئے۔ آج اگر ہم انہیں بھلائیں گے تو ہمارے مرنے کے بعد ہمارے لواحقین بھی ہمیں فراموش کر دیں گے۔ ساتھ ہی اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پانی پلانا بڑے ثواب کا کام ہے اور مسلمانوں کی ضروریات کے لیے پانی کا بندوبست کر دینا بڑی فضیلت رکھتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶۶۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ نَا أَبُو بَدْرٍ نَا أَبُو خَالِدٍ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِي بَنِي دَالَانَ عَنْ نُبَيْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَى مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمَاءٍ سَقَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ۔

نبیح نے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مسلمان کسی ننگے مسلمان کو کپڑے پہنائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے سبز کپڑے پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کی ملائی والی شراب میں سے پلائے گا۔ ف

ف۔ آپس میں حسن سلوک کرنا بڑی اچھی بات ہے کہ زید اگر بکر سے اچھا سلوک کر رہا ہے تو بکر بھی زید سے اچھا سلوک کرے گا لیکن غریب، نادار اور بیکس مسلمان کی مدد کرنے کا درجہ ہی اور ہے کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے کو اللہ تعالیٰ بدلہ دے گا اور اس احسان کو باری تعالیٰ اپنے اوپر لیتا ہے یعنی جو ننگے مسلمان کو کپڑے پہنائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے سبز جوڑے پہنائے گا اور جو بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو پیاسے مسلمان کو پانی پلائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنتی شراب پلائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۵۶۰ فِي الْمِنْحَةِ۔

مستعار کا بیان

۱۶۷۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسٰى وَهٰذَا حَدِيثُ مُسَدَّدٍ وَهُوَ أَتَمُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ

ابراہیم بن موسیٰ، اسرائیل، مسدد، عیسیٰ اور یہ مسدد کی حدیث زیادہ مکمل ہے یعنی اوزاعی، حسان بن عطیہ، ابوکبشہ سلولی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چالیس نیک کاموں میں سے سب سے اعلیٰ دودھ کی بکری کا مستعار دینا ہے

Marfat.com

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً اَعْلَاهُنَّ مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ مَا يَعْمَلُ رَجُلٌ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقِ مَوْعُوْدِهَا اِلَّا اَدْخَلَهُ اللهُ بِهَا الْجَنَّةَ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ فِيْ حَدِيْثِ مُسَدَّدٍ قَالَ حَسَّانُ فَعَدَدْنَا مَا دُوْنَ مَنِيْحَةِ الْعَنْزِ مِنْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِمَاطَةِ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَنَحْوِهٖ فَمَا اسْتَطَعْنَا اَنْ نَبْلُغَ خَمْسَةَ عَشَرَ خَصْلَةً۔

جو ان میں سے کوئی سا نیک کام ثواب کی امید اور خدا کے وعدے کو سچا جان کر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ امام ابوداؤد نے حدیث مسدد میں کہا کہ حسان نے فرمایا۔ ہم نے گنا دودھ کی بکری مستعار دینے کے سوا تو سلام کا جواب دینا، چھینک کا جواب دینا اور تکلیف دہ چیز کا راستے سے ہٹانا ہے اور اسی طرح کے پندرہ نیک کاموں کو ہم شمار نہ کر سکے۔

بَابٌ ۵۶۱ اَجْرِ الْخَازِنِ۔

خازن کا ثواب

۱۶۷۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْنٰى نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْخَازِنَ الْاَمِيْنَ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا اُمِرَ بِهٖ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ حَتّٰى يَدْفَعَهٗ اِلَى الَّذِيْ اُمِرَ لَهٗ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ۔

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امانتدار خازن وہ ہے جو وہی مال دے جس کے دینے کا حکم دیا گیا ہے، پورا پورا دے، دلی خوشی سے دے یہاں تک کہ اسی شخص کو دے جس کے لیے حکم دیا گیا ہے تو وہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔

بَابٌ ۵۶۲ الْمَرْاَةُ تَصَدَّقُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا۔

عورت کا خاوند کے مال سے صدقہ دینا

۱۶۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُ مَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُ مَا اكْتَسَبَ وَلِخَازِنِهٖ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب عورت فساد کی نیت کے بغیر خاوند کے گھر سے خرچ کرے تو اسے خرچ کرنے کا اجر اور اس کے خاوند کو کمانے کا اجر اور ان کے خازن کو بھی اتنا ہی۔ ان میں سے کوئی کسی کے اجر کو کم نہیں کرے گا۔

۱۶۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّارٍ الْمِصْرِيُّ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَاَةٌ جَلِيْلَةٌ كَاَنَّهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ اِنَّا كَلٌّ عَلٰى اٰبَائِنَا وَاَبْنَائِنَا قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَاُرٰى فِيْهِ

زیاد بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں کو بیعت کیا تو ایک بھاری بھرکم عورت گویا وہ قبیلہ مضر کی عورتوں سے تھی، کھڑی ہو کر عرض گزار ہوئی :- یا نبی اللہ! ہم اپنے باپ اور بھائیوں کے تابع ہوتی ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میرے خیال میں خاوند بھی کہا۔ پس ہمارے لیے ان کے مال میں سے

Marfat.com

وَ اَزْوَاجِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ قَالَ الرَّطْبُ تَأْكُلْنَهُ وَتُهْدِيْنَهُ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ الرَّطْبُ الْخُبْزُ وَالْبَقْلُ وَالرُّطَبُ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ كَذَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يُوْنُسَ۔

کیا حلال ہے؟ فرمایا کہ تر چیزیں کھاؤ اور ہدیہ دو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ تر سے مراد روٹی، سبزی اور تر کھجوریں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح سفیان ثوری نے یونس سے روایت کی ہے۔

۱۶۷۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهٖ۔

ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب عورت اپنے خاوند کی کمائی سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ کرے تو اسے خاوند کی نسبت آدھا ثواب ملتا ہے۔

۱۶۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّارٍ الْمِصْرِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِي الْمَرْاَةِ تَصَدَّقُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا قَالَ لَا اِلَّا مِنْ قُوْتِهَا وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا وَلَا يَحِلُّ لَهَا اَنْ تَصَدَّقَ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عورت کے متعلق پوچھا گیا کہ اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ دے؟ فرمایا نہیں مگر کھانے خوراک سے اور ثواب دونوں کو ملے گا اور خاوند کے مال سے صدقہ دینا اسے جائز نہیں ہے مگر اس کی اجازت سے۔

باب ۵۶۳ فِيْ صِلَةِ الرَّحِمِ۔

رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

۱۶۷۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرٰى رَبَّنَا يَسْاَلُنَا مِنْ اَمْوَالِنَا فَاِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ اَرْضِيْ بِاَرِيْحَاءَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا فِيْ قَرَابَتِكَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَبَلَغَنِيْ عَنِ الْاَنْصَارِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامٍ يَجْتَمِعَانِ اِلٰى حَرَامٍ وَهُوَ الْاَبُ الثَّالِثُ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَتِيْكِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت:۔ تم ہرگز بھلائی کو نہیں پا سکتے یہاں تک کہ وہ چیز خرچ کرو جو تمہیں پسند ہے (۳: ۹۲) نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! میرے خیال ہم سے اللہ تعالیٰ ہمارے مال کا سوال کرتا ہے۔ پس میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی اریحا کی زمین اس کے لیے کر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے اپنے قرابت داروں کو دے دو۔ پس انہوں نے حضرت حسان بن ثابت اور حضرت ابی بن کعب میں تقسیم کر دی۔ امام ابوداؤد کہتے فرمایا کہ حضرت محمد بن عبداللہ انصاری سے مجھے یہ بات پہنچی کہ انہوں نے فرمایا۔ ابوطلحہ زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید بن مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار اور حضرت حسان بن ثابت بن منذر بن حرام۔ یعنی حرام میں دونوں مل جاتے ہیں جو ان کے تیسرے دادا ہیں اور حضرت ابی بن کعب بن قیس بن عتیک بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار۔ پس

Marfat.com

فَعَمْرٌو يَجْمَعُ حَسَّانَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيًّا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ بَيْنَ أُبَيٍّ وَأَبِي طَلْحَةَ سِتَّةُ آبَاءٍ۔

عمرو حضرت حسان، حضرت ابوطلحہ اور حضرت ابی کو اکٹھا کر دیتے ہیں انصاری نے فرمایا کہ حضرت ابی اور حضرت ابوطلحہ کے درمیان چھ پشتیں ہیں۔

١٦٧٧۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ فَأَعْتَقْتُهَا فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ آجَرَكِ اللَّهُ أَمَا إِنَّكِ لَوْ كُنْتِ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میری ایک لونڈی تھی تو میں نے اسے آزاد کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کو یہ بات بتائی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اجر دے گا لیکن تم اگر اسے اپنی ننھیال والوں کو دیتیں تو تمہیں زیادہ ثواب ملتا۔

١٦٧٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي دِينَارٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى زَوْجَتِكَ أَوْ زَوْجِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْتَ أَبْصَرُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقے کا حکم فرمایا تو ایک آدمی عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! میرے پاس ایک دینار ہے فرمایا کہ اسے اپنے اوپر خرچ کر لو۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس اور بھی ہے۔ فرمایا کہ اسے اپنے بیٹے پر خرچ کر لو۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس اور بھی ہے۔ فرمایا کہ اسے اپنی بیوی پر خرچ کر لو۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس اور بھی ہے۔ فرمایا کہ اسے اپنے خادم پر خرچ کر لو۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس اور بھی ہے۔ فرمایا کہ جس کے لیے تم مناسب دیکھو۔

١٦٧٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ نَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ وَهْبِ بْنِ جَابِرٍ الْخَيْوَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ۔

وہب بن جابر خیوانی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ آدمی کے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ اپنی روزی کو ضائع کرے۔

١٦٨٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ۔

ابن صالح، یعقوب بن کعب، ابن وہب، یونس، زہری نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ آدمی کی روزی فراخ اور عمر دراز ہو تو وہ صلہ رحمی کرے (یعنی رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرے)۔

١٦٨١۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

Marfat.com

قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَا الرَّحْمٰنُ وَهِيَ الرَّحِمُ شَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنْ اسْمِي مَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ۔

ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا نام رحمٰن ہے جو رحم سے ہے۔ میں نے اس (صلہ رحمی) کا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہے۔ پس جو اسے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو اسے توڑے گا میں اسے توڑوں گا۔

۱۶۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ الرَّدَّادَ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ۔

ابوسلمہ نے رداد لیثی سے روایت کی کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا: پھر معناً مذکورہ حدیث کو روایت کیا۔

۱۶۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ۔

محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی کہ آپ نے فرمایا قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

۱۶۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو وَفِطْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ سُلَيْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ فِطْرٌ وَالْحَسَنُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:- سفیان کا قول ہے کہ سلیمان نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت نہیں کیا جبکہ فطر اور حسن نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پورا بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں بلکہ اصل صلہ رحمی کرنے والا ٹوٹتے ہوئے رشتے کو جوڑنے والا ہے۔

بَابٌ ۵۶۴ فِي الشُّحِّ۔

حرص کا بیان

۱۶۸۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ أَمَرَهُمْ بِالْبُخْلِ فَبَخِلُوا وَأَمَرَهُمْ بِالْقَطِيعَةِ فَقَطَعُوا وَأَمَرَهُمْ بِالْفُجُورِ فَفَجَرُوا۔

ابوکثیر نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ حرص سے بچو کیونکہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا اس نے انہیں بخل کا حکم دیا تو انہوں نے بخل کیا، قطع رحمی کا حکم دیا تو انہوں نے قطع رحمی کی اور بدکرداری کا حکم دیا تو انہوں نے بدکرداری پیش کیا۔

۱۶۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمٰعِيلُ نَا أَيُّوبُ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ

Marfat.com

نا عبد الله بن ابی مليكة حدثني اسماء بنت ابی بكر قالت قلت يا رسول الله ما لی شیء الا ما ادخل علی الزبير بيته افاعطی منه قال اعطی ولا توكی فيوكى عليك۔

میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میرے پاس تو کچھ بھی نہیں مگر جو حضرت زبیر میرے پاس گھر میں لاتے ہیں۔ کیا میں اس میں سے دے دیا کروں؟ فرمایا دے دیا کرو اور نہ روکو ورنہ تمہارا رزق روک لیا جائے گا۔

١٦٨٧۔ حدثنا مسدد نا اسمعيل انا ايوب عن عبد الله ابن ابی مليكة عن عائشة انها ذكرت عدة من مساكين قال ابوداؤد وقال غيره او عدة من صدقة فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطى ولا تحصی فيحصى عليك۔

عبداللہ بن ابو ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مساکین کو گِنا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ دوسرے راویوں نے کہا کہ صدقات کو گِنا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دیتی رہو اور حساب نہ کیا کرو ورنہ تمہیں بھی حساب سے ملے گا۔

كتاب اللقطة

گری پڑی چیز کا بیان

١٦٨٨۔ حدثنا محمد بن كثير انا شعبة عن سلمة بن كهيل عن سويد بن غفلة قال غزوت مع زيد بن صوحان وسليمان بن ربيعة فوجدت سوطا فقالا لی اطرحه فقلت لا ولكن ان وجدت صاحبه والا استمتعت به قال فحججت فمررت علی المدينة فسالت ابی بن كعب فقال وجدت صرة فيها مائة دينار فاتيت النبی صلى الله عليه وسلم فقال عرفها حولا ثم اتيته فقال عرفها حولا فعرفتها حولا ثم اتيته فقلت لم اجد من يعرفها فقال احفظ عددها ووعاءها ووكاءها فان جاء صاحبها والا فاستمتع بها وقال لا ادری اثلاثا قال عرفها او مرة واحدة۔

سوید بن غفلہ کا بیان ہے کہ میں نے زید بن صوحان اور سلیمان بن ربیعہ کے ساتھ جہاد کیا تو مجھے ایک کوڑا ملا۔ دونوں حضرات نے مجھ سے کہا کہ اسے پھینک دو۔ میں نے کہا نہیں بلکہ اس کے مالک کو تلاش کروں گا ورنہ اس سے خود فائدہ حاصل کروں گا ان کا بیان ہے کہ میں نے حج کیا اور مدینہ منورہ میں حاضری ہوئی تو میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے ایک تھیلی ملی جس میں سو دینار تھے۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا۔ ایک سال تک اس کی تشہیر کرو۔ پھر حاضر بارگاہ ہوا تو فرمایا ایک سال تشہیر کرو۔ پس میں نے ایک سال تشہیر کی اور حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے کوئی نہیں ملا جو اسے پہچانتا ہو۔ فرمایا اس کی گنتی یاد رکھنا تھیلی اور اس کا تسمہ محفوظ رکھنا۔ اگر اس کا مالک آجائے تو دے دینا ورنہ خود فائدہ اٹھانا۔ محمد بن کثیر کا بیان ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ شعبہ نے تین دفعہ تشہیر کے لیے فرمایا یا ایک دفعہ۔

١٦٨٩۔ حدثنا مسدد نا يحيی عن شعبة بمعناه قال عرفها حولا وقال ثلث مرار قال فلا ادری قال له ذلك فی سنة او فی ثلاث سنين۔

مسدد، یحییٰ نے شعبہ سے اسے معناً روایت کرتے ہوئے کہا۔ ایک سال تشہیر کرو اور تین دفعہ کہا۔ کہا مجھے معلوم نہیں کہ ایک سال کہا یا تین سال۔

Marfat.com

۱۶۹۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ نَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فِي التَّعْرِيفِ قَالَ عَامَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً قَالَ وَاعْرِفْ عَدَدَهَا وَوِعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا زَادَ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد نے سلمہ بن کہیل سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے کہا۔ دو یا تین سال تشہیر کرے پھر اس کی گنتی، تھیلی اور سر بندھن کو پہچان لے۔ اگر اس کا مالک آکر گنتی اور سر بندھن بتا دے تو اس کے سپرد کر دے۔

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ وَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَأْتِيَهَا رَبُّهَا۔

یزید مولیٰ منبعث نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ ایک سال اس کی تشہیر کرو پھر اس کا سر بندھن اور تھیلی پہچان لو اور مالیت کو خرچ کر لو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو اسے ادا کر دو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! گم شدہ بکری؟ فرمایا کہ اسے پکڑ لو کیونکہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! گم شدہ اونٹ؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوئے کہ مبارک رخسارے تمتا اٹھے اور پر نور چہرہ سرخ ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا سروکار؟ اس کا توشہ دان اور مشکیزہ اس کے ساتھ ہے۔ یہاں تک کہ اس کا مالک آپہنچے گا۔

۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ سِقَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ وَلَمْ يَقُلْ خُذْهَا فِي ضَالَّةِ الشَّاءِ وَقَالَ فِي اللُّقَطَةِ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا وَلَمْ يَذْكُرِ اسْتَنْفِقْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ وَحَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ رَبِيعَةَ مِثْلَهُ لَمْ يَقُولُوا خُذْهَا۔

ابن سرح، ابن وہب، مالک نے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ وہ پانی پیتا، اور درخت کھاتا ہے۔ گم شدہ بکری کے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ اسے پکڑ لو اور گری پڑی چیز کے متعلق فرمایا کہ اس کی ایک سال تشہیر کرو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر ورنہ تم جانو اور خرچ کرنے کا ذکر نہیں کیا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ثوری اور سلیمان بن بلال اور حماد بن سلمہ نے ربیعہ سے اسی طرح لیکن اسے پکڑ لو نہیں کہا۔

۱۶۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَهَارُونُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَعْنَى قَالَا نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ

ضحاک ابن عثمان نے بسر بن سعید سے روایت کی ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ ایک سال تشہیر کرو۔ اگر اس کا تلاش کرنے والا آجائے تو اس کے سپرد کر دو ورنہ اس کی تھیلی اور سر بندھن پہچان لو۔ پھر

Marfat.com

جَاءَ بَاغِيهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَ وِكَاءَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ۔

کہا کہ اگر اس کا تلاش کرنے والا آجائے تو اسے ادا کر دینا۔

۱۶۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ رَبِيعَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ تُعَرِّفُهَا حَوْلًا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا دَفَعْتَهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا عَرَفْتَ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اقْبِضْهَا فِي مَالِكَ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ۔

یزید مولیٰ منبعث سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ پھر حدیث ربیعہ کی طرح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا کہ ایک سال تشہیر کرو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو اس کے سپرد کر دو، ورنہ اس کا سربندھن اور تھیلی پہچان لو اور اپنے مال میں شامل کر لو۔ اگر مالک آجائے تو اس کے سپرد کر دو۔

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَرَبِيعَةَ بِإِسْنَادِ قُتَيْبَةَ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ فِيهِ فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهَا فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَعَدَدَهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَقَالَ حَمَّادٌ أَيْضًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذِهِ الزِّيَادَةُ الَّتِي زَادَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَرَبِيعَةُ إِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ لَيْسَتْ بِمَحْفُوظَةٍ فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَحَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً وَحَدِيثُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً۔

یحییٰ بن سعید اور ربیعہ نے قتیبہ کی اسناد کے ساتھ اسے روایت کرتے ہوئے کہا: ۔ اگر اس کا تلاش کرنے والا آجائے اور اس کی تھیلی اور گنتی بتائے تو اس کے سپرد کر دو۔ حماد نے بھی عبید اللہ بن عمرو عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد ان کے جد امجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ زیادتی جو حماد بن سلمہ بن کہیل اور یحییٰ بن سعید اور عبید اللہ بن عمر اور ربیعہ نے کی کہ اگر اس کا مالک آجائے۔ اس کی تھیلی اور سربندھن بتائے تو اس کے سپرد کر دو۔ یہ محفوظ نہیں ہے کہ اس کی تھیلی اور سربندھن بتائے کیونکہ عقبہ بن سوید کے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرمایا ۔ ایک سال تشہیر کرو اور حضرت عمر بن خطاب کی مرفوعاً روایت میں بھی یہی ہے کہ ایک سال تشہیر کرو۔

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمٰعِيلَ نَا وُهَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ الْمَعْنَى عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ

مسدد، خالد طحان۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب ابن خالد، حذاء، ابوالعلاء، مطرف ابن عبد اللہ، حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عَنْ مُطَرِّفٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْ ذَا عَدْلٍ أَوْ ذَوِي عَدْلٍ وَلَا يَكْتُمْ وَلَا يُغَيِّبْ فَإِنْ وَجَدَ صَاحِبَهَا فَلْيَرُدَّهَا عَلَيْهِ وَإِلَّا فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ۔

علیہ وسلم نے فرمایا جو گری پڑی چیز پائے تو ایک یا دو معتبر آدمیوں کو گواہ بنا لے اور نہ چھپائے اور نہ غائب کرے۔ اگر اس کا مالک آجائے تو اس کے سپرد کر دے ورنہ وہ اللہ کا مال ہے جس کو چاہے دیتا ہے۔

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ أَصَابَ بِفِيهِ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَذَكَرَ فِي ضَالَّةِ الْغَنَمِ وَالْإِبِلِ كَمَا ذَكَرَ غَيْرُهُ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْهَا فِي طَرِيقِ الْمِيتَاءِ وَالْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ فَإِنْ لَمْ يَأْتِ فَهِيَ لَكَ وَمَا كَانَ فِي الْخَرَابِ يَعْنِي فَفِيهَا وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لٹکے ہوئے پھلوں کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا کہ ضرورت مند اگر کھا لے جبکہ چھپا کر نہ لے جائے تو کوئی مضائقہ نہیں اور جس کے پاس سے کچھ نکلے تو دوگنا جرمانہ دے اور سزا اس کے علاوہ ہوگی جس نے اس وقت چوری کی جبکہ پکے ہوئے پھلوں کو سوکھنے کے لیے کھلیان میں ڈال دیا گیا اور وہ ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس پر ہاتھ کاٹا جائے گا نیز گم شدہ بکری اور اونٹ کا ذکر بھی کیا جیسے دوسرے حضرات نے کیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا جو بڑی بستیوں کی عام گزرگاہ سے ملے تو اس کی سال بھر تشہیر کرو۔ اگر اس کا تلاش کرنے والا آجائے تو اس کے سپرد کر دو اور اگر نہ آئے تو تمہارا ہے اور جو غیر آباد جگہ سے ملے تو اس لاوارث میں پانچواں حصہ حکومت کا ہے۔

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ بِإِسْنَادِهِ بِهٰذَا قَالَ فِي ضَالَّةِ الشَّاءِ قَالَ فَاجْمَعْهَا۔

ولید بن کثیر نے عمرو بن شعیب سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے روایت کرتے ہوئے گم شدہ بکری کے متعلق فرمایا کہ اسے پکڑ لو۔

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ بِهٰذَا بِإِسْنَادِهِ وَقَالَ فِي ضَالَّةِ الْغَنَمِ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ خُذْهَا قَطُّ وَكَذَا قَالَ فِيهِ أَيُّوبُ وَيَعْقُوبُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخُذْهَا۔

عبید اللہ بن اخنس نے عمرو بن شعیب سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے گم شدہ بکری کے متعلق فرمایا کہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے لہٰذا اسے پکڑ لو۔ اسی طرح ایوب، یعقوب بن عطا، عمرو بن شعیب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اسے پکڑ لو۔

Marfat.com

١٧٠٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا قَالَ فِي ضَالَّةِ الشَّاءِ فَاجْمَعْهَا حَتّٰى يَأْتِيَهَا بَاغِيهَا۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، ابن العلاء، ابن ادریس، ابن اسحاق، عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد، ان کے جد امجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا۔ گم شدہ بکری کے متعلق فرمایا کہ اسے روک لو یہاں تک کہ اس کا تلاش کرنے والا آجائے۔

١٧٠١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ حَدَّثَهُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعِيدٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَجَدَ دِينَارًا فَأَتَى بِهِ فَاطِمَةَ فَسَأَلَتْ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ رِزْقُ اللهِ فَأَكَلَ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ تَنْشُدُ الدِّينَارَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ أَدِّ الدِّينَارَ۔

محمد بن علاء، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن اشج، عبیداللہ بن مقسم، ایک آدمی سعید سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک دینار ملا تو اسے لے کر حضرت فاطمہ کے پاس آئے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو فرمایا: یہ اللہ کا رزق ہے۔ پس اس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھایا اور حضرت علیؓ حضرت فاطمہ نے بھی۔ جب اس کے بعد ایک عورت دینار کو تلاش کرتی ہوئی آئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے علی! اسے دینار ادا کرو۔

١٧٠٢ - حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ نَا وَكِيعٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ الْتَقَطَ دِينَارًا فَاشْتَرَى بِهِ دَقِيقًا فَعَرَفَهُ صَاحِبُ الدَّقِيقِ فَرَدَّ عَلَيْهِ الدِّينَارَ فَأَخَذَهُ عَلِيٌّ فَقَطَعَ مِنْهُ قِيرَاطَيْنِ فَاشْتَرَى بِهِ لَحْمًا۔

بلال بن یحییٰ عبسی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پڑا ہوا ایک دینار ملا۔ انہوں نے اس کا آٹا خریدا تو آٹے والے نے پہچان کر دینار واپس کر دیا۔ چنانچہ اسے لے کر اس میں سے دو قیراط کاٹ لیے اور ان کا گوشت خرید لیا۔

١٧٠٣ - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ أَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ نَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ يَبْكِيَانِ فَقَالَ مَا يُبْكِيهِمَا قَالَتِ الْجُوعُ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَوَجَدَ دِينَارًا بِالسُّوقِ فَجَاءَ إِلَى فَاطِمَةَ وَأَخْبَرَهَا فَقَالَتِ اذْهَبْ إِلَى فُلَانٍ الْيَهُودِيِّ فَخُذْ لَنَا دَقِيقًا فَجَاءَ الْيَهُودِيَّ فَاشْتَرَى بِهِ دَقِيقًا فَقَالَ الْيَهُودِيُّ أَنْتَ خَتَنُ هٰذَا الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَخُذْ دِينَارَكَ وَلَكَ الدَّقِيقُ

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی حضرت فاطمہ کے پاس گئے تو حضرت حسن اور حضرت حسین رو رہے تھے۔ پوچھا یہ کیوں رو رہے ہیں؟ بتایا کہ بھوک سے۔ حضرت علی باہر نکلے تو بازار میں ایک دینار پایا۔ چنانچہ حضرت فاطمہ کے پاس آئے اور انہیں بتایا۔ انہوں نے کہا کہ فلاں یہودی کے پاس جا کر ہمارے لیے آٹا لے آئیے۔ چنانچہ یہودی کے پاس آٹا خریدنے کے لیے گئے یہودی نے کہا۔ آپ ہی اس شخص کے داماد ہیں جو اللہ کے رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ کہا کہ اپنا دینار لے جائیے اور یہ آٹا لے لیجیے حضرت علی وہاں سے نکلے یہاں تک کہ حضرت فاطمہ کے پاس گئے اور انہیں

Marfat.com

فَخَرَجَ عَلِيٌّ حَتّٰى جَاءَ بِهٖ فَاطِمَةَ فَأَخْبَرَهَا فَقَالَتْ اذْهَبْ إِلٰى فُلَانٍ الْجَزَّارِ فَخُذْ لَنَا بِدِرْهَمٍ لَحْمًا فَذَهَبَ فَرَهَنَ الدِّينَارَ بِدِرْهَمِ لَحْمٍ فَجَاءَ بِهٖ فَعَجَنَتْ وَنَصَبَتْ وَخَبَزَتْ وَأَرْسَلَتْ إِلٰى أَبِيهَا فَجَاءَهُمْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَذْكُرُ لَكَ فَإِنْ رَأَيْتَهُ لَنَا حَلَالًا أَكَلْنَاهُ وَأَكَلْتَ مَعَنَا مِنْ شَأْنِهٖ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ كُلُوا بِسْمِ اللّٰهِ فَأَكَلُوا فَبَيْنَمَا هُمْ مَكَانَهُمْ إِذَا غُلَامٌ يَنْشُدُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ الدِّينَارَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدُعِيَ لَهٗ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ سَقَطَ مِنِّي فِي السُّوقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اذْهَبْ إِلَى الْجَزَّارِ فَقُلْ لَهٗ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكَ أَرْسِلْ إِلَيَّ بِالدِّينَارِ وَدِرْهَمُكَ عَلَيَّ فَأَرْسَلَ بِهٖ فَدَفَعَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ۔

بتایا حضرت فاطمہ نے کہا کہ فلاں قصائی کے پاس جا کر ہمارے لیے ایک درہم کا گوشت لے آئیے۔ وہ گئے اور دینار کو رہن رکھ کر ایک درہم کا گوشت لے آئے۔ انہوں نے آٹا گوندھا، گوشت پکایا اور روٹیاں پکائیں اور اپنے والد ماجد کے لیے پیغام بھیجا تو حضور تشریف لے آئے۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں سارا واقعہ بیان کرتی ہوں۔ اگر آپ ہمارے لیے حلال سمجھیں تو ہم کھائیں اور آپ بھی ہمارے ساتھ تناول فرمائیں۔ فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔ ابھی ہم کھا ہی رہے تھے کہ ایک لڑکا دینار کے لیے اللہ اور اسلام کی قسمیں دے رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو اسے بلا لیا گیا۔ اس سے پوچھا گیا تو بتایا کہ مجھ سے بازار میں گر گیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دینار میرے پاس بھیج دو اور تمہارا درہم مجھ پر ہے۔ اس نے بھیج دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دینار لڑکے کو دے دیا۔

١٧٠٤ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَصَا وَالْحَبْلِ وَالسَّوْطِ وَأَشْبَاهِهٖ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ عَنِ الْمُغِيرَةِ أَبِي سَلَمَةَ بِإِسْنَادِهٖ وَرَوَاهُ شَبَابَةُ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانُوا لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابو الزبیر مکی سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت مرحمت فرمائی کہ آدمی اگر لاٹھی، رسی یا کوڑا وغیرہ ایسی چیز پائے تو اس سے فائدہ اٹھائے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے نعمان بن عبد السلام نے مغیرہ بن ابو سلمہ سے اپنی اسناد کے ساتھ اور روایت کیا اسے شبابہ، مغیرہ بن مسلم، ابو الزبیر نے حضرت جابر سے۔ فرمایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔

١٧٠٥ ـ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَحْسَبُهٗ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَالَّةُ الْإِبِلِ الْمَكْتُومَةُ غَرَامَتُهَا وَمِثْلُهَا مَعَهَا۔

عکرمہ نے میرے خیال میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گم شدہ اونٹ کو چھپانے کا تاوان یہ ہے کہ اونٹ اس کے ساتھ اور دے۔

Marfat.com

١٧٠٦- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي فِي لُقَطَةِ الْحَاجِّ يَتْرُكُهَا حَتّٰى يَجِدَهَا صَاحِبُهَا قَالَ ابْنُ مَوْهَبٍ عَنْ عَمْرٍو۔

یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب نے حضرت عبد الرحمن بن عثمان تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حاجیوں کی گری پڑی چیز اٹھانے سے منع فرمایا ہے۔ امام احمد نے ابن وہب کا قول نقل کیا کہ حاجیوں کی گری ہوئی چیز کو چھوڑ دو یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالے۔ ابن موہب نے عمرو سے اسے روایت کیا۔

١٧٠٧- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ جَرِيرٍ بِالْبَوَازِيجِ فَجَاءَ الرَّاعِي بِالْبَقَرِ وَفِيهَا بَقَرَةٌ لَيْسَتْ مِنْهَا فَقَالَ لَهُ جَرِيرٌ مَا هٰذِهِ قَالَ لَحِقَتْ بِالْبَقَرِ لَا نَدْرِي لِمَنْ هِيَ فَقَالَ جَرِيرٌ أَخْرِجُوهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَأْوِي الضَّالَّةَ إِلَّا ضَالٌّ آخِرُ كِتَابِ الزَّكٰوةِ۔

منذر بن جریر کا بیان ہے کہ میں بوازیج کے مقام پر حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا۔ پس گایوں کا ایک چرواہا آیا جس کی گایوں میں ایک گائے ایسی تھی جو اس کی نہ تھی۔ حضرت جریر نے فرمایا یہ کیسی ہے؟ کہا یہ آملی، معلوم نہیں کس کی ہے حضرت جریر نے فرمایا کہ اسے نکال دو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ گم شدہ جانور کو نہیں ملاتا مگر گمراہ۔ زکوٰۃ کا بیان ختم ہوا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے

أَوَّلُ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ

ارکان حج کا بیان

١٧٠٨- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنٰى قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْحَجُّ فِي كُلِّ سَنَةٍ أَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً قَالَ بَلْ مَرَّةً وَاحِدَةً فَمَنْ زَادَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هُوَ أَبُو سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ كَذَا قَالَ عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ حُمَيْدٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنْ سِنَانٍ۔

ابو سنان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوال کرتے ہوئے عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! حج ہر سال فرض ہے یا زندگی میں ایک دفعہ؟ فرمایا کہ زندگی میں ایک دفعہ فرض ہے اور جو زیادہ کرے تو وہ نفلی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ سنان الدؤلی ہیں۔ اسی طرح عبد الجلیل بن حمید اور سلیمان بن کثیر نے زہری سے روایت کی ہے اور عقیل نے اسے سنان سے نقل کیا ہے۔

١٧٠٩- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

ابن ابو واقد لیثی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے

Marfat.com

مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَزْوَاجِهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ هٰذِهٖ ثُمَّ ظُهُورُ الْحُصْرِ۔

کہ انہوں نے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں اپنی ازواج مطہرات سے فرماتے ہوئے سنا کہ اس حج کے بعد گھروں میں ٹک کر بیٹھنا ہے۔

باب ۵۶۵ فِي الْمَرْأَةِ تَحُجُّ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ۔

عورت کا بغیر محرم کے حج کرنا

۱۷۱۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِنْهَا۔

سعید بن ابوسعید کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کسی مسلمان عورت کے لیے ایک رات کا سفر کرنا بھی جائز نہیں ہے مگر جبکہ اُس کے ساتھ کوئی مرد اس کا محرم ہو۔ ف

ف :۔ مخلوق میں ہمارے سب سے بڑے ہمدرد و خیر خواہ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ جب انہوں نے فرمایا کہ کسی مسلمان عورت کے لیے بغیر محرم مرد کی معیت کے ایک رات دن کا سفر جائز نہیں ہے تو یقیناً اسی میں ہماری بہتری ہوگی۔ دریں ایام ہماری ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کا پورے ملک میں بغیر محرم کے کبڈی کھیلتے پھرنا بلکہ بیرونی ممالک تک کے دورے جا کرنا کہیں سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات اور اُن کی احادیث پر عدم اعتماد کے باعث تو نہیں۔ اس بے راہ روی کے حیاسوز مناظر سب کے سامنے ہیں۔ مرض ہے کہ دن بدن بڑھتا ہی جا رہا ہے اور ایسا مردِ میدان کوئی دیکھنا نصیب نہیں ہو رہا جو چارہ گری کرے اور ملّت اسلامیہ کے اس پھٹے ہوئے دامن کو رفو کر سکے۔ خیر اُمت کہلانے والوں کے بہی خواہوں سے حالاتِ حاضرہ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں :۔ ؎

ایسا نہ ہو یہ درد بنے درد لا دوا
ایسا نہ ہو کہ تم بھی مداوا نہ کر سکو

۱۷۱۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ وَالنُّفَيْلِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا بِشْرُ ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِيهِ ثُمَّ اتَّفَقُوا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ يَوْمًا وَلَيْلَةً فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

عبد اللہ بن مسلمہ نفیلی، مالک۔ حسن بن علی، بشر بن عمر، مالک، سعید بن ابوسعید۔ حسن نے حدیث اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے پھر دونوں متفق ہو جاتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کے لیے حلال نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ ایک دن رات سفر کرے۔ پھر معناً حدیث بیان کی۔

۱۷۱۲ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى عَنْ جَرِيرٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ

سعید بن ابوسعید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور اسی طرح بیان کرتے ہوئے بریداً کہا ہے۔

Marfat.com

نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ بَرِيْدًا۔

١٧١٣۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَهَنَّادٌ اَنَّ اَبَا مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعًا حَدَّثَاهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَهَا اَبُوْهَا اَوْ اَخُوْهَا اَوْ زَوْجُهَا اَوِ ابْنُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ مِّنْهَا۔

ابو صالح نے حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن یا اس سے زیادہ سفر کرے مگر جبکہ اس کے ساتھ اس کا باپ بھائی، خاوند، بیٹا یا کوئی اور محرم ہو۔

١٧١٤۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثًا اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی عورت تین دن سفر نہ کرے مگر جبکہ کوئی محرم مرد ساتھ ہو۔

١٧١٥۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُرْدِفُ مَوْلَاةً لَهُ يُقَالُ لَهَا صَفِيَّةُ تُسَافِرُ مَعَهُ اِلٰى مَكَّةَ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی صفیہ نامی مولاۃ کو اپنے پیچھے بٹھا کر مکہ مکرمہ کو سفر کیا کرتے تھے۔

بَاب ۵۶ لَا صَرُوْرَةَ فِي الْاِسْلَامِ۔

اسلام میں کوئی ضرورت نہیں

١٧١٦۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا اَبُوْ خَالِدٍ يَعْنِيْ سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ الْاَحْمَرَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَرُوْرَةَ فِي الْاِسْلَامِ۔

عثمان بن ابو شیبہ، ابو خالد سلیمان بن حیان الاحمر، ابن جریج، عمر بن عطاء، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام میں ضرورت نہیں ہے۔

بَاب ۵۷ التِّجَارَةُ فِي الْحَجِّ۔

حج میں تجارت کرنا

١٧١٧۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ يَعْنِيْ اَبَا مَسْعُوْدِ الرَّازِيَّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهُ قَالَا نَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوْا يَحُجُّوْنَ وَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ كَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ اَوْ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ

احمد بن فرات ابو مسعود رازی اور محمد بن عبد اللہ مخرمی، شبابہ، ورقاء، عمرو بن دینار، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ لوگ حج کرتے اور زاد راہ ساتھ نہ رکھتے۔ حضرت ابو مسعود نے فرمایا کہ یمن والے یا یمن کے کچھ لوگ حج کرتے اور زاد راہ ساتھ نہ رکھتے اور کہتے کہ ہم خدا پر توکل کرنے والے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا

Marfat.com

وَلَا يَتَزَوَّدُونَ وَيَقُولُونَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُونَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى۔

اور زادِ راہ ساتھ لے لیا کرو جبکہ بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے (۲: ۱۹۷)

١٧١٨- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى نَا جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ قَالَ كَانُوا لَا يَتَّجِرُونَ بِمِنًى فَأُمِرُوا بِالتِّجَارَةِ إِذَا أَفَاضُوا مِنْ عَرَفَاتٍ۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ اس آیت کو پڑھو کہ تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو (۲: ۱۹۸) فرمایا کہ لوگ منیٰ میں تجارت نہیں کرتے تھے لہٰذا تجارت کا حکم فرمایا گیا جبکہ عرفات سے لوٹیں۔

بَاب ۵۶۸

حج کرنے میں جلدی کرے

١٧١٩- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مِهْرَانَ بْنِ أَبِي صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ۔

حسن ابن عمرو اور مہران بن ابی صفوان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو حج کا ارادہ کرے تو اسے جلدی کرنی چاہیئے۔

بَاب ۵۶۹ الْكَرِيِّ۔

کرائے کے جانور

١٧٢٠- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ نَا أَبُو أُمَامَةَ التَّيْمِيُّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا أُكْرِي مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَكَانَ نَاسٌ يَقُولُونَ إِنَّهُ لَيْسَ لَكَ حَجٌّ فَلَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنِّي رَجُلٌ أُكْرِي فِي هٰذَا الْوَجْهِ وَإِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِنَّهُ لَيْسَ لَكَ حَجٌّ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَلَيْسَ تُحْرِمُ وَتُلَبِّي وَتَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَتُفِيضُ مِنْ عَرَفَاتٍ وَتَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَإِنَّ لَكَ حَجًّا جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ مِثْلِ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهُ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ

ابو امامہ تیمی کا بیان ہے کہ میں حج کے لیے جانور کرائے پر دیا کرتا تھا۔ لوگ کہا کرتے کہ تمہارا حج نہیں ہوتا۔ پس میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ اے ابو عبد الرحمٰن! میں حج کے لیے جانور کرائے پر دیتا ہوں اور لوگ کہتے ہیں کہ تمہارا حج نہیں ہوتا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا۔ کیا تم احرام نہیں باندھتے؟ تلبیہ نہیں کہتے؟ بیت اللہ کا طواف نہیں کرتے؟ عرفات سے نہیں لوٹتے؟ کنکریاں نہیں مارتے؟ میں عرض گزار ہوا کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تمہارا حج ہے کیونکہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہی پوچھا تھا جو تم نے مجھ سے پوچھا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش ہو گئے اور اسے کوئی جواب نہ دیا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں ہے کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو (۲: ۱۹۸) پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

Marfat.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَرَأَ عَلَیْہِ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ قَالَ لَکَ حَجٌّ۔

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَۃَ نَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّاسَ فِیْ اَوَّلِ الْحَجِّ کَانُوْا یَتَبَایَعُوْنَ بِمِنًی وَعَرَفَۃَ وَسُوْقِ ذِی الْمَجَازِ وَمَوَاسِمِ الْحَجِّ فَخَافُوا الْبَیْعَ وَھُمْ حُرُمٌ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سُبْحٰنَہٗ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ فِیْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَالَ فَحَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ بْنُ عُمَیْرٍ اَنَّہٗ کَانَ یَقْرَأُھَا فِی الْمُصْحَفِ۔

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْکٍ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ کَلَامًا مَعْنَاہُ اَنَّہٗ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّاسَ فِیْ اَوَّلِ مَا کَانَ الْحَجُّ کَانُوْا یَبِیْعُوْنَ فَذَکَرَ مَعْنَاہُ اِلٰی قَوْلِہٖ مَوَاسِمِ الْحَجِّ۔

بَابٌ ۵۷ فِی الصَّبِیِّ یَحُجُّ۔

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ عُقْبَۃَ عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالرَّوْحَاءِ فَلَقِیَ رَکْبًا فَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا فَمَنْ اَنْتُمْ قَالُوْا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَفَزِعَتِ امْرَاَۃٌ فَاَخَذَتْ بِعَضُدِ الصَّبِیِّ فَاَخْرَجَتْہُ مِنْ مِحَفَّتِھَا فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ لِھٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَکِ اَجْرٌ۔

بَابٌ ۵۷ فِی الْمَوَاقِیْتِ۔

۱۷۲۴۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ عَنْ مَالِکٍ ح وَحَدَّثَنَا

اسے بلایا اور یہی آیت پڑھ کر فرمایا کہ تمہارا حج ہے۔

عبید بن عمیر نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ لوگ حج کے دوران پہلے تجارت کیا کرتے منیٰ، عرفات، ذی مجاز بازار اور حج کے موسموں میں۔ پھر احرام کی حالت میں تجارت سے ڈرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں ہے کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو حج کے موسموں میں۔ عطاء کا بیان ہے کہ عبید بن عمیر اسے قرآن مجید میں پڑھا کرتے تھے۔

عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ احمد بن صالح نے معناً ایک کلام کیا جو یہ ہے۔ مولیٰ ابن عباس نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حج کے دوران لوگ پہلے تجارت کیا کرتے تھے۔ پھر مواسم الحج تک معناً اس حدیث کا ذکر کیا۔

بچے کا حج کرنا

کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روحاء کے مقام پر تھے تو کچھ سوار ملے۔ فرمایا کونسی قوم سے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ مسلمان ہیں۔ انہوں نے کہا۔ آپ کون ہیں؟ صحابہ کرام نے فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ ایک عورت گھبرا کر بچے کا بازو پکڑے ہوئے اسے اپنی پالکی سے نکال کر لائی اور عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! کیا اس کا بھی حج ہے؟ فرمایا ہاں اور تمہیں بھی ثواب ملے گا۔

میقات کا بیان

قعنبی، مالک، احمد بن یونس، مالک، نافع سے روایت

Marfat.com

اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ الْقَرْنَ وَبَلَغَنِيْ اَنَّهُ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ۔

ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کا میقات ذوالحلیفہ اہل شام کا جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن مقرر فرمایا اور مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اہل یمن کے لیے یلملم کو مقرر فرمایا۔

۱۷۲۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَا وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ اَحَدُهُمَا وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَقَالَ اَحَدُهُمَا اَلَمْلَمَ قَالَ فَهُنَّ لَهُمْ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ مِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ قَالَ وَكَذٰلِكَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا۔

سلیمان بن حرب، حماد، عمرو، طاؤس، حضرت ابن عباس اور ابن طاؤس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی۔ دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میقات مقرر فرمائے۔ معناً روایت کرتے ہوئے ایک نے کہا کہ اہل یمن کے لیے یلملم اور ان میں سے دوسرے نے الملم کہا۔ فرمایا یہ ان کے لیے ہیں اور جو یہاں سے گزریں اور یہاں کے رہنے والے نہ ہوں جبکہ حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں اور جو ان کے علاوہ ہوں۔ ابن طاؤس نے کہا کہ خواہ کہیں کے ہوں اور اسی طرح اہل مکہ یہاں سے احرام باندھیں گے۔

۱۷۲۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ بَهْرَامَ الْمَدَائِنِيُّ نَا الْمُعَافِيُّ بْنُ عِمْرَانَ عَنْ اَفْلَحَ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عراق والوں کے لیے ذات عرق کو میقات مقرر فرمایا تھا۔

۱۷۲۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ۔

احمد بن محمد بن حنبل، وکیع، سفیان، یزید بن ابو زیاد، محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرق والوں کے لیے عقیق کو میقات مقرر فرمایا۔

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يُحَنَّسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ الْاَخْنَسِيِّ عَنْ جَدَّتِهِ حُكَيْمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

ابن ابی سفیان نے اپنی دادی جان حکیمہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو حج یا عمرہ کا مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک احرام باندھے اس کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں اور اس

Marfat.com

مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ اَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ شَكَّ عَبْدُ اللّٰهِ اَيَّتَهُمَا قَالَ۔

کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ عبد اللہ راوی کو شک ہے کہ ان دونوں میں سے کونسی بات ارشاد فرمائی۔

١٧٢٩۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو ابْنِ اَبِي الْحَجَّاجِ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ نَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنِيْ زُرَارَةُ بْنُ كُرَيْمٍ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عَمْرٍو السَّهْمِيَّ حَدَّثَهٗ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِمِنًى اَوْ بِعَرَفَاتٍ وَقَدْ اَطَافَ بِهِ النَّاسُ قَالَ فَتَجِيْءُ الْاَعْرَابُ فَاِذَا رَاَوْا وَجْهَهٗ قَالُوْا هٰذَا وَجْهٌ مُبَارَكٌ قَالَ وَوَقَّتَ ذَاتَ عِرْقٍ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ۔

زرارہ بن کریم سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن عمرو سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ منیٰ یا عرفات میں تھے اور لوگوں نے آپ کو گھیر رکھا تھا۔ پس اعرابی آتے اور جب آپ کے چہرۂ انور کو دیکھتے تو کہتے۔ یہ تو مبارک چہرہ ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے عراق والوں کے لیے ذات عرق کو میقات مقرر فرمایا۔

باب ۵۷۲ الْحَائِضُ تُهِلُّ بِالْحَجِّ

حائضہ حج کا احرام باندھ لے

١٧٣٠۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نُفِسَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ۔

عبد الرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ حضرت اسماء بنت عمیس سے شجرہ کے مقام پر حضرت محمد بن ابو بکر کی ولادت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو حکم دیا کہ وہ غسل کر کے احرام باندھ لیں۔

١٧٣١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى وَاِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَا نَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ اِذَا اَتَتَا عَلَى الْوَقْتِ تَغْتَسِلَانِ وَتُحْرِمَانِ وَتَقْضِيَانِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ قَالَ اَبُوْ مَعْمَرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى تَطْهُرَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عِيْسٰى عِكْرِمَةَ وَمُجَاهِدًا قَالَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ عِيْسٰى كُلَّهَا۔

عکرمہ اور مجاہد اور عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حیض اور نفاس والی عورتیں جب مقام میقات پر آئیں تو غسل کر کے احرام باندھ لیں اور حج کے تمام ارکان ادا کریں ماسوائے طواف بیت اللہ کے۔ ابو معمر نے اپنی حدیث میں کہا۔ یہاں تک کہ پاک ہو جائے اور ابن عیسیٰ نے عکرمہ اور مجاہد کا ذکر نہیں کیا بلکہ عطاء کے واسطے سے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے اور ابن عیسیٰ نے لفظ کُلَّهَا نہیں کہا۔

Marfat.com

باب ۵۷۳ الطِّيبُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ۔

۱۷۳۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِإِحْلَالِهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ۔

۱۷۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الْمِسْكِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

باب ۵۷۴ التَّلْبِيدِ۔

۱۷۳۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا۔

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّدَ رَأْسَهُ بِالْعَسَلِ۔

باب ۵۷۵ فِي الْهَدْيِ۔

۱۷۳۶۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ الْمَعْنٰى قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدٰى عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي هَدَايَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا كَانَ لِأَبِي جَهْلٍ فِي رَأْسِهِ بُرَةُ فِضَّةٍ قَالَ ابْنُ مِنْهَالٍ بُرَةٌ مِنْ ذَهَبٍ زَادَ النُّفَيْلِيُّ يَغِيظُ بِذٰلِكَ الْمُشْرِكِينَ۔

احرام کے وقت خوشبو لگانا

عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں احرام باندھنے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوشبو لگایا کرتی تھی اور احرام کھولنے کے بعد بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے بھی۔

ابراہیم نے اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ گویا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مانگ کی تابانی کا اب بھی نظارہ کر رہی ہوں جبکہ آپ حالت احرام میں تھے۔

سر کے بال جمانا

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لبیک کہتے سنا سر کے بال جمائے ہوئے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر مبارک کے بال شہد سے جمائے۔

ہدی کا بیان

نفیلی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، محمد بن منہال، یزید بن زریع، ابن اسحاق، عبداللہ بن ابو نجیح، مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قربانی کے کئی جانور لے گئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ان جانوروں میں ابوجہل کا ایک اونٹ بھی تھا جس کی ناک میں چاندی کا چھلا تھا۔ ابن منہال نے کہا کہ سونے کا چھلا۔ نفیلی نے یہ بھی کہا کہ یہ مشرکین کو جلانے کے لیے کیا تھا۔ ف

Marfat.com

ف۔ کافروں اور مشرکوں کی شان و شوکت کا جنازہ نکالنا ان کے غرور کو خاک میں ملانا اور پھر انہیں جلانا اللہ تعالیٰ کو بہت ہی محبوب و مرغوب ہے کیونکہ کفر کی سربلندی میں اسلام کی پستی اور اسلام کی سربلندی میں کفر کی پستی ہے۔ ایمان اور کفر ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ یہ دونوں اکٹھے نہیں ہو سکتے کہ اجتماع ضدین محال ہے اور ایک کی ترقی میں دوسرے کا تنزل ہے۔ حالات کی ستم ظریفی اور ملی غیرت کا جنازہ نکلنا دیکھیے کہ مسلمان ملکوں کے سربراہ اپنے اپنے ملک کو ترقی و کامرانی کی راہ پر گامزن کرنے میں کوشاں ہیں لیکن کافر ملکوں کے زیرسایہ رہ کر ان کی ہدایات کی روشنی میں اور ان کی امداد و اعانت کے سہارے۔ خدا کے بندو! جب برضا و رغبت کافروں کی غلامی قبول کر لی۔ انہیں اپنا یار و غمخوار ہی نہیں بلکہ آقا و مولیٰ بنا لیا، اندرون خانہ انہیں ایڑی سے چوٹی تک اپنے اوپر مسلط کر لیا تو غور فرمائیے کہ اسلام کے فیوض و برکات سے زبانی جمع خرچ کے سوا پلے کیا رہ گیا؟ پروردگار عالم تو یہ فرماتا ہے۔

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ — اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں جہنم کی آگ چھوئے گی۔

(سورۂ ہود، آیت ۱۱۳)

جب ظالموں یعنی کافروں اور مشرکوں کی طرف جھکنے، تھوڑا سا قلبی میلان رکھنے پر بھی اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جہنم کی آگ میں جانے کی وعید سنائی تو جنہوں نے کافروں کو اپنا ملجا و ماویٰ اور نجات دہندہ بنا لیا ہو ان کا ٹھکانا کیا ہوگا۔ آئیے قرآن کریم ہی سے پوچھ لیتے ہیں کہ کافروں کو کون دوست بنایا کرتے ہیں۔ ارشادِ ربانی ہے۔

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۙ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا

(سورۂ النساء، آیت ۱۳۸)

خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا ان (کافروں) کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں؟ تو عزت ساری تو اللہ کے لیے ہے۔

اس آیت میں کافروں سے دوستی رکھنے والوں کو منافق بتایا گیا ہے۔ اسی سلسلے میں قرآن مجید کا یہ فیصلہ بھی سامنے رکھ لیا جائے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

(سورۂ المائدہ، آیت ۵۱)۔

اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے۔ بیشک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دکھاتا۔

اس آیت میں بتایا کہ ایسے لوگ ظالم ہیں اور جن کافروں سے دوستی رکھیں گے خدا کے نزدیک وہ ان میں ہی شمار ہوں گے یعنی ہندوؤں سے دوستی رکھنے والا ہندو، کمیونسٹوں سے دوستی رکھنے والا کمیونسٹ، یہودیوں سے دوستی رکھنے والا یہودی اور نصاریٰ سے دوستی رکھنے والا نصرانی شمار کیا جائے گا۔ اب مزید اپنے پروردگار کا فیصلہ سنیے اور آنکھیں کھول کر دیکھیے۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ ۭ

مسلمان کافروں کو دوست نہ بنا لیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا تو اسے اللہ سے کچھ علاقہ (تعلق) نہ رہا۔

(سورۂ آلِ عمران، آیت ۲۸)۔

یعنی اللہ تعالیٰ ایسے مسلمانوں کی امداد سے لاتعلق ہو جاتا ہے اور جن کے رحم و کرم پر جینا انہوں نے پسند کر لیا ہوتا ہے ان کے رحم و کرم پر ٹھوکریں کھانے کے لیے چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ کیا ابھی یہ بات ہمارے ذہنوں میں نہیں سمائے گی کہ موجودہ مسلمانوں

Marfat.com

کی ذلت و خواری کا راز کیا ہے اور وہ غیروں کے دست نگر ہوئے کیوں پڑے ہیں۔ قرآن کریم نے تو مسلمانوں کی شان اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (۴۸: ۲۹) بتائی ہے کہ وہ کافروں پر بڑے سخت اور آپس میں بڑے رحمدل ہوتے ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ ہم آپس میں آج ایک دوسرے کے لیے عذاب بنے ہوئے ہیں اور کافروں کے سامنے نہ صرف بھیگی بلی ہیں بلکہ برضا و رغبت ان کے ہاتھوں میں کھلونے بن کر اقوامِ عالم کے سامنے سامانِ تضحیک ہو کر رہ گئے ہیں۔ شاعرِ مشرق اسی لیے تو نوحہ کناں ہوئے تھے۔ ؎

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا!

کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

بَابُ ۵۷۶ فِي هَدْيِ الْبَقَرِ۔

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَقَرَةً وَّاحِدَةً۔

گائے کی ہدی

عمرہ بنت عبد الرحمٰن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی آل کی طرف سے ایک ہی گائے کی قربانی دی۔

۱۷۳۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَا نَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَبَحَ عَمَّنِ اعْتَمَرَ مِنْ نِّسَآئِهِ بَقَرَةً بَيْنَهُنَّ۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ان ازواج مطہرات کی طرف سے ایک ہی گائے ذبح کی جنہوں نے عمرہ کیا تھا۔

بَابُ ۵۷۷ فِي الْإِشْعَارِ۔

۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْمَعْنٰى قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِبَدَنَةٍ فَأَشْعَرَهَا مِنْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ ثُمَّ سَلَتَ عَنْهَا الدَّمَ وَقَلَّدَهَا بِنَعْلَيْنِ ثُمَّ أَتٰى بِرَاحِلَتِهِ فَلَمَّا قَعَدَ عَلَيْهَا وَاسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَآءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ۔

اشعار کا بیان

ابوحسان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ذوالحلیفہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز ظہر پڑھی۔ پھر اپنے اونٹ کو منگوایا اور اس کے کوہان کے دائیں جانب سے اشعار کیا، پھر اس کو دبا کر خون نکال دیا اور دو جوتیاں اس کے گلے میں لٹکا دیں پھر اپنی سواری کے پاس آئے۔ جب اس پر سوار ہو کر بیداء کے مقام پر آئے تو حج کا تلبیہ پکارنے لگے۔ ف

ف۔ جمہور آئمہ کے نزدیک ہدی کی تقلید کرنا یعنی اسے قلادہ پہنانا مستحب اور اشعار کرنا یعنی کوہان کو ایک جانب سے چیر دینا تاکہ ہدی کا امتیاز ہو جائے یہ چاروں آئمہ مجتہدین کے نزدیک سنت ہے یہ صرف اونٹ کا کیا جاتا ہے باقی جانوروں کے لیے قلادہ پہنانا کافی ہے۔

Marfat.com

حضرات نے امام ابوحنیفہ کی جانب اشعار کی جانب اشعار کی کراہیت منسوب کی ہے یہ امام اعظم پر افتراء ہے کیونکہ انہوں نے اشعار کو مکروہ نہیں کہا بلکہ ان کے زمانے میں قرب وجوار کے بعض لوگ اشعار میں مبالغہ کیا کرتے تھے تو آپ نے جانور کی تکلیف کے باعث اشعار میں مبالغہ کرنے کو مکروہ کہا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۷۴۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بِمَعْنَى أَبِي الْوَلِيْدِ قَالَ ثُمَّ سَلَتَ الدَّمَ بِيَدِهٖ قَالَ أَبُوْدَاؤُدَ رَوَاهُ هَمَّامٌ قَالَ سَلَتَ عَنْهَا الدَّمَ بِإِصْبَعِهٖ قَالَ أَبُوْدَاؤُدَ هٰذَا مِنْ سُنَنِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ الَّذِيْ تَفَرَّدُوْا بِهٖ۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ نے اس حدیث کو ابوالولید سے معناً روایت کرتے ہوئے کہا۔ پھر خون بہادیا اپنے ہاتھ سے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہمام نے اسے روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ خون بہادیا اپنی انگلی کے ساتھ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث صرف بصرہ والوں کی روایت سے ہے۔

۱۷۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهٗ وَأَحْرَمَ۔

عروہ نے مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکلے جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو ہدی کی تقلید فرمائی، اس کا اشعار کیا اور احرام باندھ لیا۔

۱۷۴۲- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدٰى غَنَمًا مُقَلَّدَةً۔

اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تقلید کی ہوئی بکریاں کی قربانی پیش کی۔

بَابٌ ۵۷۸ تَبْدِيْلُ الْهَدْيِ

ہدی کا تبدیل ہو جانا

۱۷۴۳- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ أَبُوْدَاؤُدَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ خَالِدُ بْنُ أَبِيْ يَزِيْدَ خَالُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ رَوٰى عَنْهُ حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَهْمِ بْنِ الْجَارُوْدِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَهْدٰى عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ بُخْتِيًّا فَأُعْطِيَ بِهَا ثَلٰثُ مِائَةِ دِيْنَارٍ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَهْدَيْتُ بُخْتِيًّا فَأُعْطِيْتُ بِهَا ثَلٰثُ مِائَةِ دِيْنَارٍ فَأَبِيْعُهَا وَأَشْتَرِيْ بِثَمَنِهَا بُدْنًا قَالَ لَا انْحَرْهَا إِيَّاهَا قَالَ أَبُوْدَاؤُدَ هٰذَا لِأَنَّهٗ كَانَ أَشْعَرَهَا۔

نفیلی، محمد بن سلمہ، ابوعبدالرحیم یعنی خالد بن ابویزید جو ابن سلمہ کے ماموں تھے، حجاج بن محمد، جہم بن جارود، سالم بن عبداللہ سے ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بختی اونٹ کو ہدی کیا۔ پھر کوئی اس کے تین سو دینار دینے لگا یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یارسول اللہ! میں نے ایک بختی اونٹ ہدی کیا ہے اور مجھے اس کے تین سو دینار ملتے ہیں تو کیا میں اسے بیچ دوں اور اس کی قیمت میں دوسرا اونٹ خرید لوں؟ فرمایا کہ اسی کو نحر کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ یہ اس لیے کہ اس کا اشعار کر دیا گیا تھا۔

Marfat.com

باب ۵۷۹ مَنْ بَعَثَ بِهَدْيِهِ وَأَقَامَ۔

جو ہدی بھیجے اور خود بیٹھا رہے

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ نَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلًّا۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹ کے لیے قلادے اپنے ہاتھ سے بٹے۔ پھر آپ نے اس کا اشعار کیا اور اس کو ہار پہنا کر بیت اللہ کی طرف بھیج دیا اور خود مدینہ منورہ میں ٹھہرے رہے۔ اس کے باعث کوئی چیز آپ پر حرام نہ ہوئی جو کہ آپ کے لیے حلال تھی۔

۱۷۴۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ۔

عروہ بن زبیر اور عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے ہدی بھیجتے تو اس ہدی کے لیے ہار میں بٹتی۔ پھر آپ ان میں سے کسی چیز سے اجتناب نہ فرماتے جن سے احرام باندھنے والا اجتناب کیا کرتا ہے۔

۱۷۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُمَا جَمِيعًا وَلَمْ يَحْفَظْ حَدِيثَ هٰذَا مِنْ حَدِيثِ هٰذَا وَلَا حَدِيثَ هٰذَا مِنْ حَدِيثِ هٰذَا قَالَا قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَدْيِ فَأَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا بِيَدَيَّ مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدَنَا ثُمَّ أَصْبَحَ فِينَا حَلَالًا يَأْتِي مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ۔

ابن عون نے قاسم بن محمد اور ابراہیم سے روایت کی دونوں سے سنا لیکن یہ یاد نہیں رہا کہ اس حدیث کا کونسا حصہ ان کا ہے اور کونسا ان کا۔ دونوں حضرات نے کہا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدی بھیجی تو اس کے لیے روئی کے ہار میں نے اپنے ہاتھ سے بٹے جو کہ ہمارے پاس تھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں اسی طرح حلال کام میں رات گزارتے جیسے آدمی اپنی بیوی کے پاس گزارتا ہے۔

باب ۵۸۰ فِي رُكُوبِ الْبُدْنِ۔

ہدی کے جانور پر سوار ہونا

۱۷۴۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لے جا رہا ہے۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ وہ عرض گزار ہوا کہ یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ دوسری یا تیسری دفعہ آپ نے فرمایا۔ تم پر افسوس ہے، سوار ہو جاؤ۔

۱۷۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ

ابو الزبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کے متعلق پوچھا تو

Marfat.com

سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا۔

بَابُ ۱۵۸ الْهَدْيُ إِذَا عَطِبَ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ۔

۱۷۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَاجِيَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهُ بِهَدْيٍ فَقَالَ إِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ فَانْحَرْهُ ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَهُ فِي دَمِهِ ثُمَّ خَلِّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ۔

۱۷۵۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا حَمَّادٌ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَهَذَا حَدِيثُ مُسَدَّدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانًا الْأَسْلَمِيَّ وَبَعَثَ مَعَهُ بِثَمَانَ عَشْرَةَ بَدَنَةً فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ أُزْحِفَ عَلَيَّ مِنْهَا شَيْءٌ قَالَ تَنْحَرُهَا ثُمَّ تَصْبُغُ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اضْرِبْهَا عَلَى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ أَوْ قَالَ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ وَقَالَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلَى صَفْحَتِهَا مَكَانَ اضْرِبْهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ إِذَا أَقَمْتَ الْإِسْنَادَ وَالْمَعْنَى كَفَاكَ۔

فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے۔ مجبوری کے وقت اس پر سوار ہو جاؤ جب دیکھو کہ اس کے سوا اور کوئی سواری میسر نہیں ہے۔

جب ہدی اپنے مقام پر پہنچنے سے پہلے ہی ہلاک ہو جائے

حضرت ناجیہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ہدی کے جانور بھیجے اور فرمایا کہ ان میں سے اگر کوئی مرنے لگے تو اسے نحر کر دینا۔ پھر اس کے خون میں جوتا رنگ لینا۔ پھر لوگوں کے کھانے کے لیے اسے چھوڑ دینا۔

موسیٰ بن ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فلاں اسلمی کو بھیجا اور اس کے ساتھ قربانی کے اٹھارہ اونٹ روانہ کرتے ہوئے فرمایا:۔ اگر ان میں سے تم کسی کو کم ہوتا ہوا دیکھو تو نحر کر دینا۔ پھر اس کی جوتی اس کے خون میں رنگ کر اس کی گردن پر چھاپا لگا دینا۔ تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی اس کا گوشت نہ کھائے یا یہ فرمایا کہ تمہارے رفیقوں میں سے۔ عبد الوارث کی حدیث میں فرمایا پھر اس کے سینے پر چھاپا مارو چھاپا مارنے کی جگہ پر۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ میں نے ابو سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم نے اسناد اور معنی کو درست کر لیا تو تمہارے لیے یہ کافی ہے۔

Marfat.com

سنن ابوداؤد ۔ جلد اوّل

جدول

(پاروں کے لحاظ سے)

نام پارہ	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث	کیفیت
پارہ ۱	۱ تا ۷۵	۷۵	۱ تا ۱۸۶	۱۸۶	
" ۲	۷۶ تا ۱۳۱	۵۶	۱۸۷ تا ۳۵۴	۱۶۸	
" ۳	۱۳۲ تا ۱۸۸	۵۷	۳۵۵ تا ۵۲۷	۱۷۳	
" ۴	۱۸۹ تا ۲۶۳	۷۵	۵۲۸ تا ۷۱۵	۱۸۸	
" ۵	۲۶۴ تا ۳۲۰	۵۷	۷۱۶ تا ۹۲۱	۲۰۶	
" ۶	۳۲۱ تا ۴۰۴	۸۴	۹۲۲ تا ۱۱۴۳	۲۲۲	
" ۷	۴۰۵ تا ۴۵۰	۴۶	۱۱۴۴ تا ۱۲۸۰	۱۳۷	
" ۸	۴۵۱ تا ۴۹۳	۴۳	۱۲۸۱ تا ۱۴۲۴	۱۴۴	
" ۹	۴۹۴ تا ۵۲۲	۲۹	۱۴۲۵ تا ۱۵۷۴	۱۵۰	
" ۱۰	۵۲۳ تا ۵۸۱	۵۹	۱۵۷۵ تا ۱۷۵۰	۱۷۶	
	میزان	۵۸۱	×	۱۷۵۰	

Marfat.com

شرح صحیح مسلم (۷ جلد)

تصنیف:
علامہ غلام رسول سعیدی شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ کراچی

اس صدی کی بہترین شرح جس میں عصر حاضر کے جدید مسائل کا محققانہ حل پیش کیا گیا ہے۔

● یہ شرح قارئین کو دوسری شرحوں سے بے نیاز کرے گی۔

اشعۃ اللمعات (۷ جلد)
شرح مشکوٰۃ

تصنیف لطیف
عارف باللہ شیخ محقق حضرت مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
اردو ترجمہ و حواشی
حضرت علامہ مولانا محمد سعید احمد نقشبندی مدظلہ العالی
علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری نقشبندی

بخاری شریف مترجم (۳ جلد)

امام المحدثین ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ
مترجم: مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

سنن نسائی مترجم (۳ جلد)

امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی رحمۃ اللہ
ترجمہ مولانا دوست محمد شاکر و مولانا حافظ محمد عبد الستار قادری

جامع ترمذی مترجم مع شمائل ترمذی (۲ جلد)

محدث جلیل امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ
مترجم: مولانا علامہ محمد صدیق سعیدی ہزاروی

مشکوٰۃ شریف مترجم (۳ جلد)

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب رحمۃ اللہ تعالیٰ
مترجم افاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

سنن ابن ماجہ مترجم (۲ جلد)

امام حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ الربعی القزوینی رحمۃ اللہ
مترجم: مولانا عبد الحکیم خان اختر شاہجہان پوری

طحاوی شریف مترجم (اول) مع خلاصہ مضامین (سیٹ چار جلد پر مشتمل)

محدث جلیل امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ
مترجم: علامہ محمد صدیق ہزاروی مترجم ترمذی شریف و ریاض الصالحین
تقدیم: علامہ غلام رسول سعیدی شارح مسلم شریف

سنن ابو داؤد شریف مترجم (۳ جلد)

امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ
مترجم: مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

ریاض الصالحین مترجم (۲ جلد)

شیخ الاسلام ابو زکریا یحییٰ بن شرف النووی
مترجم: مولانا محمد صدیق ہزاروی مدظلہ
تقدیم: محمد عبد الحکیم شرف قادری

فرید بک سٹال ◎ ۳۸۔ اردو بازار ◎ لاہور ۲ فون ۷۳۱۲۱۷۳ / ۷۲۲۴۸۹۹

Marfat.com

حنفی مشکوٰۃ شریف

زُجَاجَۃُ المَصَابِیح

مع اُردو ترجمہ

نور المصابیح

جلد اوّل

تالیف، محدثِ دکن حضرت علامہ الحاج ابوالحسنات سیّد عبداللہ شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ، مولانا علامہ محمد منیر الدین شیخ الادب جامعہ نظامیہ حیدرآباد دکن

نظرثانی، ڈاکٹر محمد عبدالستار خاں سابق لکچرار جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن (حال امریکہ)

ناشر، فرید بک سٹال ۳۸، اردو بازار، لاہور ۲

Marfat.com

اشعۃ اللمعات ۴ جلد
شرح مشکوٰۃ

تصنیف منیف

عارف باللہ شیخ محقق حضرت مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ و حواشی

حضرت علامہ مولانا محمد سعید احمد نقشبندی مدظلہ العالی

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی

فیوض غوث یزدانی
ترجمہ

الفتح الربانی

از محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترجمہ: مولانا مفتی محمد ابراہیم قادری بدایونی رحمہ اللہ تعالیٰ

مؤطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ (مکمل)

ترجمہ و تحشیہ علامہ مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری مدظلہ

مترجم صحیح بخاری، سنن ابن ماجہ، سنن ابوداؤد وغیرہ

شواہد الحق (اردو)
فی الاستغاثۃ بسید الخلق

تصنیف: امام علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی قدس سرہ

ترجمہ: مولانا علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہ

غنیۃ الطالبین (اردو)

از محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترجمہ: مولانا علامہ محمد صدیق ہزاروی سعیدی

تقدیم: علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

حجۃ اللہ البالغہ (اردو)

تالیف

حضرت قطب الملۃ حکیم الامۃ مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: مولانا عبدالحق حقانی

فرید بک سٹال ◎ ۳۸ - اردو بازار لاہور ۲ فون ۷۳۱۲۱۷۳ ، ۷۲۲۴۸۹۹

Marfat.com

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

اور آپ اپنی خواہش سے گفتگو نہیں فرماتے نہیں ہے وہ (گفتگو) مگر وحی جو آپ کی طرف کی جاتی ہے

احادیثِ نبویہ کا اوّلیں جامع اور مستند مجموعہ

مؤطّا امام مالِک علیہ الرحمۃ (مکمّل)

قیمت ۱۰۰ روپیہ

ترجمہ و تحشیہ

علّامہ مولانا عبد الحکیم اختر شاہجہانپوری مدظلہٗ

مترجم

صحیح للبخاری سننِ ابن ماجہ سنن ابوداؤد وغیرہا

ناشر

فرید بُک سٹال اردو بازار لاہور

Marfat.com